سلسلۂ تاریخ عالم
نمبر ۱

تاریخ اسلام

جلد اوّل

عمدۃ الکلام فی تاریخ سلاطین الاسلام

جس میں

پچاس سے زیادہ مستند عربی، فارسی، انگریزی اور اُردو تاریخوں سے رسول اللہ صلعم خلفاء اربعہ۔ بنی اُمیّہ اور بنی عباس مصر کے سلاطین بنی فاطمہ سلجوقیوں، مغلوں اور بنی بویہ کے مختصر مگر جامع حالات لکھنے کے بعد تمام اسلامی ملکوں، ہندوستان، افغانستان، ترکستان، ایران، روم، عرب، مصر، طرابلس، الجزائر، مراکش اور اندلس (سپین) کی کامل تاریخ اور ان تمام مسلمان بادشاہوں کے حالات نہایت خوش اسلوبی سے لکھے گئے ہیں جو ان ممالک میں حکمران ہوئے ہیں اور تمام مشہور شاہوں کے تاریخی حالات پر کتاب کو ختم کیا گیا ہے۔ اور طبع سوم میں صلیبی جنگوں۔ جنگ عظیم سلطنتوں کے جدید انقلابات۔ اور سلاطین نجد کے حالات زیادہ کئے گئے ہیں ؛

از

ایس۔ ایم۔ اکبر حسین جعفری پروپرائٹر دفتر اتالیق انگریزی دہلی
مصنف
سیزدہ مجلدات اتالیق انگریزی۔ خلاصۃ الکلام فی تاریخ خیر الانام۔ تحفۃ الاحباب فی تاریخ الاصحاب
زبدۃ الکلام فی مشاہیر الاسلام وغیرہ

سنہ ۱۳۴۲ھ
۱۹۲۴ع
اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھاپی گئی

طبع سوم با جمعیت کاغذ ادنیٰ عہ
با کاغذ اعلیٰ

فہرست مضامین آخر میں ہے

دیباچہ طبع دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وآلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المہدیین المقبولین الی یوم الدین۔ اما بعد علم تاریخ ایک شریف علم ہے جس سے واقعات وسوانحات گذشتہ کی واقفیت اور زمانہ کے انقلابات اور امم سابقہ کے حالات پر نظر رکھنے سے طبیعت کو عبرت حاصل ہوتی ہے اس سے عقل میں زیادتی اور ترقی ہوتی ہے کیونکہ تجربہ کا اور زمانہ کی گردش سے پختگی کا حاصل ہوتا ہے اس کے مطالعہ سے گویا کئی سو برس کی عمر ہو جاتی ہے ہر زمانہ کا معاصر ہو جاتا ہے۔ گھر بیٹھے ان باتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے جو لوگوں نے عمریں گزار کر اور سفر و سیاحی کی مشقتیں عظیم اٹھا کر حاصل کی ہیں اگر ہم نے مصیبتیں جھیل کر تجربے حاصل کئے ہیں گھر بیٹھے تجربہ کار بنتا ہے انقلاب زمانہ کو دیکھ کر قدرت خدا نظر آتی ہے۔ دنیا اس کی آنکھوں میں بے حقیقت ہو جاتی ہے اور حرص و ہوا و ہوس اور دنیا کی رغبت ان عرصات سے منزہ ہو جاتی ہے پس تاریخ کا مطالعہ دنیا اور دین دونوں کے واسطے مفید اور کار آمد ہے۔ انسانی طبیعت کو واقعات سننے اور معلوم کرنے کا ایک قدرتی لگاؤ ہوتا ہے واقعات معلوم کرنے کی طبیعت ایسی ہی بھوکی ہے جیسے بدن پانی اور غذا کا چنانچہ جاہل اور بچے تک کہانی سننے کے شوقین ہوتے ہیں لیکن یہی کہانی سچی ہوتی ہے یعنی کوئی گزرا ہوا واقعہ اور اسی سبب سے اس کا اثر دلوں پر عام کہانیوں سے زیادہ ہوتا ہے جو غیر واقعی اور گھڑے ہوئے قصے ہوتے ہیں اور جن کی تکمیل کرنے میں طبیعت تامل کرتی ہے۔ مجھے بچپن سے تاریخ کا شوق رہا ہے خصوصاً اسلامی تاریخ کا۔ عربی، فارسی، انگریزی، اردو کی شاید ہی کوئی مشہور مطبوعہ تاریخ ہو جو میرے مطالعہ سے نہ گذری ہو اور میرے کتبخانہ میں موجود نہ ہو۔ اسلامی تاریخ نویسوں کا ڈنکا چاردانگ عالم میں بجا ہوا ہے۔ انہوں نے ایسی تاریخیں لکھیں کہ ان سے پہلے کسی قوم نے نہیں لکھیں۔ نہ اب تک کوئی قوم ان سے تاریخ نویسی میں سبقت لیجا سکی ہے مگر ہمارے مورخین میں عموماً دو نقص ضرور پائے جاتے ہیں (۱) اکثر معمولی غیر مشہور واقعات کو طول دیکر لکھا ہے اور غیر ضروری مشہور واقعہ کو بھی مختصر طور پر لکھ دیا ہے اور کہیں نظر انداز ہی کر دیا ہے (۲) طرز تحریر کچھ ایسی طولانی اور بے ترتیب سی ہے کہ مدت مدید تک انکی کتابوں کو پڑھا جائے تب بھی اصلی مطالب یعنی واقفیت کا ذخیرہ بہت کم جمع ہو یہی سبب ہے کہ سوا ایسے معمول شوقینوں کے شاید ہی کوئی انکی کتابوں کو کھول کر بھی دیکھتا ہو۔ چاہتے سب ہیں کہ واقفیت حاصل کریں مگر کتاب کو دیکھ کر ادھر ہی چھوڑ دیا۔ ان ہی دقتوں کے دفع کرنے کی نظر سے میں نے یہ مختصر کتاب تیار کی ہے کہ ہر حالت اور درجہ کا آدمی اسلامی واقعات کی واقفیت سے بہرہ مند ہو۔ باوجود اختصار کے مؤلف کا دعوٰی ہے کہ دنیا بھر میں کسی زبان میں کوئی ایک اسلامی تاریخ اتنے مضامین و حالات پر حاوی نہیں ہے جتنے اس حقیر نے ان تھوڑے سے اوراق میں ناظرین کے سامنے پیش کر دئے ہیں تھوڑے لفظوں میں بہت سے مطلب کا ادا کرنا ہی اس تاریخ کی خصوصیات سے ہے۔ اگرچہ اس کتاب کے مضامین پچاس کتابوں سے زیادہ سے اخذ کئے گئے ہیں مگر جن معتبر مطبوعہ کتابوں میں طبری، مسعودی، ابن اثیر، ابو الفدا، ابن خلدون، صاحب روضۃ الصفا اور صاحب حبیب السیر آسمان تاریخ کے سبعہ سیارہ نظر آتے ہیں ہماری اس کتاب میں زیادہ تر روشنی انہی سے لی گئی ہے۔ حال کے مورخوں میں مسٹر لین پول، مولوی سید امیر علی صاحب اور اسمعیل بیگ آفندی کا سب سے زیادہ شکر گزار ہوں جنکی تصنیفات نے اس کتاب کے لکھنے میں بڑا کام دیا ہے۔ یہ کتاب تاریخ اسلام جلد اول ۳ برس کے تاریخی مطالعہ کے بعد اول جون ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی تھی آٹھ سے دس برس کے تجربہ اور مطالعہ نے بتا دیا کہ وہ نہایت مختصر ہونے کی وجہ سے اپنی غرض اور منشا کے پورا کرنے میں ایسی کامیاب نہیں ہوئی جیسا کہ چاہئے تھا لہذا کامل ۱۲ سال میں دوبارہ از سر نو لکھا گیا اگرچہ میں ہمیشہ خیر الکلام ما قل ودل [illegible] حصہ سوم ہی کے انجام تک یہ کتاب پہلی سی ضخامت میں اور اسی سبب سے قیمت میں بھی دو چند ہو گئی لہذا اس کا چوتھا حصہ جس میں ساڑھے سات سو مشاہیر اسلام کی فہرست تھی اس سے جدا کر دیا گیا اور مشاہیر کی تعداد میں اضافہ کر کے بجائے ساڑھے سات سو کے [illegible] مشاہیر کی فہرست جدا چھاپ کر تاریخ اسلام جلد پنجم کے نام سے (صرف ۱۲ آنہ قیمت ہے) شائع کر دی گئی۔ ہاں ایک دفعہ اس فہرست میں تمام نام بترتیب حروف تہجی لکھے گئے ہیں تاکہ کسی نام کو تلاش کرنے میں دقت نہ ہو۔ ہندوستان، ایران اور روم کی تاریخ تو طبع اول ہی میں خاصی تفصیل سے تھی اب طبع ثانی میں اندلس (سپین) مراکش، الجزائر، تونس، طرابلس اور مصر کی تاریخ بھی ایجاز کے ساتھ مفصل کر دی ہے۔ عہد رسول اللہ صلعم، خلفا اور بنی امیہ، بنی عباس، مصر کے بنی فاطمہ اور بنی بویہ کے حالات میں بہت کچھ اور بہت مفید اضافہ ہوا ہے۔ ایک فصل ترکوں کے حالات میں بڑھائی گئی ہے اسی طرح طبرستان کے علویوں [illegible] بنی عمران [illegible] خلفاء عباسیہ [illegible] کے حالات بھی بڑھائے گئے ہیں علاوہ ازیں ہر باب میں کچھ نہ کچھ ترمیم اور زیادتی کر دی گئی ہے [illegible] چھپائی کے لحاظ سے اس کی چھوٹی تقطیع ہے (تاریخ اسلام جلد دوم و سوم) اس سے سبقت لے گئی بلکہ اس طبع ثانی میں [illegible] امید ہے اس طبع ثانی کو پبلک زیادہ وقعت کی نگاہ سے دیکھے گی۔

احقر ذاکر حسین [illegible] دفتر اتالیق انگریزی۔ کٹرہ [illegible] کلاں محل۔ دہلی

جرہم کی اولاد میں سے کوئی پشت میں مُداد کی بیٹی سے حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم کی شادی ہوئی۔ اسمٰعیل کی نسل میں ورجا کر فہر نام ایک شخص پیدا ہوا جسکا لقب قریش تھا انہیں فہر کی جو اولاد پیدا ہوئی قریش کے نام سے مشہور ہوا اسی فہر کی نسل سے پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ ہیں۔ حضرت ابراہیم بابلستان میں کُوفہ کے قریب پیدا ہوئے تھے نمرود کی دشمنی سے شام اور پھر مصر چلے گئے۔ پھر شام کی سکونت اختیار کی انکی دو بیبیاں تھیں سارہ جن سے اسحٰق پیدا ہوئے اور ہاجرہ جن سے اسمٰعیل دونوں بیبیوں کے آپس میں رنج کے سبب حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کو مکہ میں اور سارہ کو شام میں رکھنا مناسب سمجھا مکہ میں آکر حضرت اسمٰعیل کی مدد سے خانہ کعبہ تعمیر کیا۔

N: Numri

(۲) عرب کی حالت اسلام سے پہلے

زمانۂ سلف سے عرب مختلف خانہ بدوش صحرائی فرقوں اور قبیلوں میں منقسم تھا۔ اہل عرب کبھی کسی فرمانروا کے ظلم و تسلط کے نیچے نہیں آئے۔ خود چڑھ گئے تو فتحیاب ہوئے شکست کھائی تو وطن کو چھوڑ گئے حضرت عیسیٰ سے ۱۹۰۰ برس پہلے اس ملک پر بابل کے بادشاہ نے چڑھائی کی اور فراعنۂ مصر اور شاہان شام کی سعی بے حاصل ہو گئی کیخسرو ایرانی اور سکندر یونانی کے ہاتھ سے بچا رہا۔ روم کی عیسائیوں کی سلطنت تمام دنیا پر چھا گئی مگر یہ اس سے بھی آزاد رہا چھوٹے چھوٹے قبیلے تھے آپس میں کٹتے مرتے تھے محمد مصطفےٰ نے سب کو مذہب کی بندش یعنی اسلام سے جکڑ کر ایک کر دیا ہے یہیں سے عرب کی اصل تاریخ قائم ہوتی ہے۔

اب ہم یہ دکھلاتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ملک عرب کس ذلیل حالت میں تھا اور بعد ظہور اسلام وہ کس عروج کو پہنچا۔

اسلام سے پہلے عرب کے باشندے یا بدوؤں کی طرح جنگلوں اور ویرانوں میں اپنا مال مویشی لیے پھرتے تھے اور سبزے میں گزارہ کرتے تھے اور سب کے سب متفرق فرقوں اور قبیلوں میں منقسم تھے۔ ایک مذہب قائم نہ تھا بعض دہریہ اعتقاد رکھتے تھے اور خدا کی ہستی کے بھی قائل نہ تھے بعض قبیلے بت پرست تھے ہر ایک فرقہ کا بت علیحدہ علیحدہ ہوتا تھا ایک دوسرے سے مشابہت تھی مثلاً ہبل سب سے بڑا بت کعبہ میں اور اساف اور نائلہ صفا اور مروہ میں اور لات قبیلہ ثقیف کا بت طائف میں اور منات اوس اور خزرج کے قبائل کا بت اور عزیٰ قریش کا بت تھا۔ اسی طرح اور قبیلوں کے بت جدا جدا تھے بعض عرب آتش پرستوں اور جنات کے معتقد تھے بعض ستاروں کو پوجتے تھے اور آگ کی تعظیم کرتے تھے یہ صابئین کہلاتے تھے کچھ یہودی اور نصرانی یعنی عیسائی بھی تھے مگر ان لوگوں میں صرف یہ تھا کہ ہم جدیوں کے نسب نامے اور شجرے یاد رکھتے اُنکی تاریخ سے واقف تھے خوابوں کی تعبیر جانور کی آواز اور پرواز سے شگون لیتے اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تھے۔ جیسے یہودی سیدھے سادھے دنیا اور دنیا کی لذتوں سے تارک ہو کر جنگلوں اور پہاڑوں کے غاروں یا عبادت گاہوں میں بیٹھے غیب دانی اور پیشینگوئی کے دعوے باندھتے یہ لوگ کاہن یا راہب کہلاتے تھے۔ رسمیں انکی اس حال میں بھی قریب قریب اسلام کی تھیں مثلاً ماں اور بیٹی سے نکاح نہ کرنا دو سگی بہنوں سے بھی نکاح جائز نہ تھا سوتیلی ماں سے شادی نہایت معیوب تھی ہر سال کعبہ کا حج پہلے بھی کرتے تھے ان کے ... سے لکڑی استنجا کرتے میں پانی دینا بغلوں کے بال منڈانا ناخن کترنا ختنہ کرنا جاری تھا چور کا ہاتھ کاٹا جاتا تھا تجارت بھی جاری رہتی تھی چونکہ سرزمین خشک اور برسات بھی کم ہوتی تھی قبیلے کے قبیلے اپنے اپنے مویشیوں کو لیکر اپنے مسکن چھوڑ کر جہاں پانی یا چشمہ کا پتہ ملتا مقیم ہو جاتے چھپر کے خیمے بنا کے جہاں ہر ایک کا ریگستان کرتے ... تھے اور تھوڑے دن گزارتے جبتک وہاں پانی رہتا جب وہاں کا پانی ہو چکتا دوسری جگہ تلاش کرتے یہ لوگ بدوی یا صحرا نشین کہلاتے تھے اور یہی زیادہ تھے مگر کچھ ایسے تھے جہاں گزارہ کا سامان دائمی دیکھتے تھے وہاں گھر بھی بنا لیتے تھے چنانچہ مکہ مدینہ اور اکثر مقام بھی ایسے تھے کہ جہاں آبادی اختیار کی۔ ان میں ہر جگہ بیٹھ بھی لگتی تھی۔

چونکہ شہر مکہ ایسے موقع پر واقع ہے کہ ہندوستان اور افریقہ کی تجارت کے دو رستے یہاں ملتے تھے اس واسطے یہاں ... ملک میں تھا۔ ... ساتھ ... بھی ملا رہتا تھا چنانچہ ... کبھی ... ہو جاتا تھا کہ لوگوں کی ... تمام عرب میں کوئی بادشاہت تھی اگر تھی تو جمہوری طرز کی تھی کیونکہ طبیعت ...

جب کوئی بڑی مہم پیش آتی تو سب مشورہ کرکے سرانجام کر لیتے اپنے کعبہ کو یہ لوگ بہت مانتے تھے اور دور کے لوگ بھی اسکی عظمت کرتے تھے مگر اتنی کہ جتنی گھر کے لوگ اپنی بزرگی کی
قریش کا قبیلہ مکہ کی قدیم اور معزز قبائل میں تھا ہر کام میں انکی حیثیت بھی مکہ کی آبادی اور شہرت انکی سعی میں اس قبیلے کے لوگ بدل و جان ساعی رہتے تھے
تجارت کا انتظام بھی انہیں کے متعلق تھا اور ملک ملک کو قافلے بھیجتے تھے قریش میں بنی ہاشم کا خاندان نامی اور بزرگ شمار ہوتا تھا اور زیادہ تر عزت
انکی اس سبب سے تھی کہ کعبہ کے متولی انہیں میں ہوتے تھے اور وہ بھی اس خدمت کا حق بخوبی ادا کرتے تھے

عرب کے لوگوں میں فصاحت کلام سخاوت مہمان نوازی غیرت و حمیت استقلال طبیعت انتقام جوئی اور شجاعت و جوانمردی حد سے زیادہ
تھی مگر بہادری کی صفت اور شہسواری اس طرح عام تھی کہ شجاعوں کی شجاعت پلڑوں پر تولی جاتی تھی کوئی بہادر سو سوار کے برابر کہلاتا تھا کوئی
ہزار کے برابر مثلاً مرحب ہزار سوار کے برابر سمجھا جاتا تھا اسی لئے عرب اپنے گھوڑوں کو بھی اپنی اولاد کے برابر عزیز رکھتے تھے اور ابتک یہی حال ہے
اس ملک کے اطراف و جوانب کے حکام نے تسخیر کا ارادہ کئے مگر ویرانی ملک اور وحشت کے سبب سے انکا ارادہ ٹوٹ جاتا تھا اور یہ قومیں آزادانہ گزارہ کرتی
رہیں مگر آپس میں انکی ذرہ ذرہ سی بات پر خونریزیاں واقع ہو جاتی تھیں چنانچہ ایک دفعہ ایک اونٹ کسی کے کھیت میں گھس گیا کھیت والے کی عورت نے اسکو مارا
اونٹ والے نے اسکی چھاتی میں کاٹ کھایا اسی پر بنی بکر اور بنی تغلب میں چالیس برس ۴۹۴ء سے ۵۳۴ء تک لڑائی رہی جو حرب بسوس کے نام سے مشہور ہے
اسی طرح ۵۶۵ء میں داحس نام ایک گھوڑے کی گھوڑ دوڑ میں نکلتے ہوئے گھوڑے کو بدکا دیا چالیس برس ۶۰۵ء تک لڑائی رہی اور [illegible] قبیلے کے [illegible]
یہاں تک کہ ۶۳۱ء میں جب بعض قبیلے مشرف باسلام ہوئے تو حرب داحس کا خاتمہ ہوا

[illegible] میں ملک شام کی [illegible] کو پہنچی کہ ان ہی دنوں حمیر کے قبیلے کا ستارہ شاہانہ روشنی کیساتھ طلوع ہوا اور آتش پرست اور عیسائیوں کا ستارہ غروب ہونے لگا
یہودی عرب کے قدیم رہنے والے نہ تھے بلکہ جب اہل روم نے بیت المقدس کو برباد کیا تو بہت سے یہودی اس ملک میں آ بسے اور یہاں کے اکثر قبیلوں کو
مذہب میں ملا لیا کنانہ کندہ حارث ابن کعب کے لوگوں میں انہوں نے بہت طاقت اور اختیار پایا پیچھے مذہب عیسوی بھی عرب کے جنوب میں پھیلا
اور حمیر غسان تغلب ربیعہ طی قضاعہ تنوخ وغیرہ سوائے حیرہ اور نجران کے سب عیسائی ہو گئے [illegible] تو اس حمیری بادشاہ یمن مشرک یہودی تھا
اسنے [illegible] کر عیسائیوں کو بہت [illegible] قبیلہ حیرہ کیطرف چلے گئے اور بقیہ کی مدد کیلئے حبش کے عیسائی بادشاہ نے فوج بھیجی جسنے کچھ عرصہ میں یمن فتح کر لیا
تمام کعبہ حضرت ابراہیم کے وقت سے مرجع خلائق تھا اور ہزاروں لوگ جمع ہو کر ہر سال حج کیلئے آتے تھے یہ سوچ کر [illegible] پہلے ابرہۃ الاشرم حاکم
یمن نجاشی بادشاہ حبشہ کے حکم سے (جسکا وہ باجگزار تھا) صنعا میں ایک عمارت عالیشان بنائی اور عام منادی کی کہ اہل عرب اس گھر کے
حج کیلئے آئیں وہ گھر ایک کلیسہ تھا اور لاکھوں روپیہ اسکی تیاری پر صرف ہو کر قلیس نام رکھا گیا تھا در و دیوار اسکے زر و جواہر سے مرصع تھے عیسائی
کلیسائی مذہب کے بت اس میں رکھے گئے اور نہایت زیب و زینت کا سامان تیار ہوا مکان کے باہر [illegible] مسافر خانے مسافروں کے آرام کیلئے بنوائے گئے
جب مکان تیار ہو چکا کلیسائی مذہب کے لوگوں کی آمد و رفت شروع ہوئی عرب بھی بعض بعض ادھر رجوع ہو کر خاندان قریش پر یہ امر ناگوار گزرا
اتنے میں ایک شخص بنی کنانہ کے قبیلہ کا یمن جا پہنچا اور اس مکان کا جاروب کش اور فراش مقرر ہوا جب آمد و رفت اسکی بخوبی اس میں ہو گئی اور
[illegible] ایک رات اسنے جا بجا اس معبد مکان میں پاخانہ پھرا اور صبح ہوتے ہی بھاگ گیا جب یہ خبر ابرہہ کو پہنچی کمال غضبناک ہوا
[illegible] کہ عرب کے رہنے والے لوگ جو کعبہ کی حج کیطرف مائل ہیں اس مکان سے عداوت رکھتے ہیں اور جبتک کعبہ مسمار نہ ہوگا اس مکان کی بزرگی شائع
[illegible] تلاش کرنے میں [illegible] اسی ارادہ میں تھا کہ ناگاہ ایک قافلہ عرب کا (کہ حرم کے رہنے والے لوگ نہیں تھے) رات کو اس مکان کے پاس شب باش ہوا
[illegible] جو قافلہ والوں نے آگ روشن کی اتفاقاً ہوا تیز چل رہی تھی آگ اڑ کر اس گھر کے اسباب اور سامان میں جا لگی اور تمام فرش و
[illegible] سیاہ ہو گیا یہ حال دیکھ کر وہ سب عرب بھاگ گئے چونکہ یہ نقصان بھی اہل عرب کے سبب سے ہوا تھا [illegible]
[illegible] فوج لیکر مکہ پر چڑھ آیا کہ کعبہ کو گرا کر [illegible] نام و نشان کر دے [illegible] جب یہ فوج داخل حجاز ہوئی [illegible]
[illegible] نہایت لاغری کی [illegible] کعبہ گرا یا جائے مگر وہ باز نہ آیا [illegible] مکہ کے قریب آ پہنچا

احقر ذاکر حسین [illegible]

ساکنان مکہ خوف کے مارے اپنا مال و اسباب و عیال و اطفال کو چھوڑ کر پہاڑوں پر چڑھ گئے شہر خالی ہوگیا صرف پیغمبر خدا کے دادا عبد المطلب شہر میں رہ گئے کیونکہ یہ کعبہ کے متولی تھے حیران تھے کہ اس مکان کی بچنے کے لیے کیا تجویز کیجائے محاصرہ کے تیسرے روز ابرہہ ہاتھی پر اور لشکر لیکر سوار ہوا اور چاہا کہ آج اس متبرک مکان کو گرا کر خاک سے ملا دے کہ یکایک جدہ کیطرف سے سرخ رنگ کی چڑیاں غول کی غول جمع ہو کر آئیں جو لشکر کیطرف آئیں انمیں سے ہر ایک کے پاس مسور دانہ کے برابر کچھ بڑی کنکری تین تین کنکریاں تھیں ایک ایک دونوں پنجوں میں ایک چونچ میں اور لشکر کے سر پر آ کر وہ کنکریاں ڈالنی شروع کیں جسکے سر پر وہ کنکری پڑتی مار کر پاخانہ کی راہ سے نکل جاتی ہزارہا آدمی اور ہاتھی ان کنکریوں کے صدمہ سے ہلاک ہوئے یہ واقعہ وادی محسر میں واقع ہوا جو مکہ سے چھ کوس عرفات کے راستہ میں ہے تمام اسباب لشکریوں کا جنگل میں پڑا رہا چند روز کے بعد مکہ والے آ کر لے آئے اور وہ کنکریاں مدت مدید تک شہر مکہ میں بطور یادداشت رکھی رہیں)

شروع اسلام و رائے سے سو برس پہلے اہل عرب میں بہت بڑا فخر فصاحت اور بلاغت کا تھا اور ایک فصیح صاحب تقریر جماعت کثیر کو فقط اپنی قدرت کلام سے رام کر لیتا تھا۔ یہ کمال اس مرتبہ کو پہنچا کہ فصاحت قرآن کے لیے معجزہ ٹھیری جب معرکہ جنگ میں رجز خوانی منظوم اشعار سے پڑھی جاتی تو اس سے شجاعوں کی شجاعت کا جوش دوبالا ہو جاتا تھا جب عرب اپنے کشتوں پر نوحہ کرتے تو اس کلام کی تاثیر سے پتھر موم ہو جاتے قدرت کلام اسقدر رکھتی کہ ہر طرف سے دل ادھر سے ادھر پھیر دیتے تھے۔ باوجود اسکے تکلف اور آورد بالکل نہ تھی جو کچھ تھا اصل بیان و صاف بیان تھی ایسے صاحب کمال خطیب کہلاتے تھے اور بڑے معزز اور محترم شمار ہوتے تھے زبان کا کمال عالی خاندانی کی دلیل تھا جبل عرفات کے نیچے مکہ پاس عکاظ ایک مقام تھا وہاں ہر سو بیس دن بازار لگتا تھا میلہ ہوتا تھا صدہا کوس سے لوگ خرید و فروخت کی چیزیں لا کر ہزاروں کا لین دین کرتے تھے اسمیں بڑے بڑے شاعر و خطیب آ کر اپنے اپنے کلام پڑھتے تھے جو نہایت اعلے ہوتے تھے وہ بنظر اشتہار سنہری حرفوں میں نقش و نگار ہو کر کعبہ کے دروازوں پر آویزاں کیے جاتے تھے اور معلقہ یا معلقات کہلاتے تھے [illegible] قصیدہ کیا بڑا فخر ہوتا تھا ہر قبیلہ سے مبارکباد کے خط آتے تھے جب قصائد و خطبہ نویسی کا چرچا پھیلا زبان آور لوگوں کی عزت بڑھ گئی جسقدر ادبیت سیکھ گئی عرب کا ستارہ اوج پر آیا اور ایسے ایسے فصیح پیدا ہو گئے جن سے اہل عرب کی شائستگی بڑھنے لگی جسکی پوری تکمیل پیغمبر مصطفے کے وجود پر نور سے ایسی ہوئی کہ عرب کی ضلالت [illegible] ہو کر اسکی روشنی دور دور پہنچی

(۳) اسلام نے دنیا کو کیا فائدہ پہنچایا

تاریخ کا زمانہ تین طبقوں میں منقسم ہے اور ہر طبقہ کئی کئی سو برس کا ہے۔

(۱) عہد قدیم یعنی وہ زمانہ کہ ابتدا سے حضرت عیسے تک ختم ہوتا ہے اس زمانہ میں اول بابل کی بڑی سلطنت ہی پھر اسکے مصر پھر فارس پھر یونان پھر رومیہ کبرے (یعنی رومن امپائر)

(۲) عہد وسطی کہ حضرت عیسے سے لیکر ۱۴۵۳ء تک جاری رہا جسے انگریزی مورخوں نے عہد ظلمت ڈارک ایجز لکھا ہے روم کی سلطنت بادشاہوں کو تھی جو عیسوی مذہب کی نشو و نما شروع ہوئی۔ مذہب نے عیاشی اخلاق اور حکومت کی سختی کی تو اصلاح کی مگر سلطنت نہ سنبھل سکی آخر چار سو برس کے عرصہ کی کمال ترقی کے بعد سلطنت روم کا خاتمہ ہو گیا اور چند وحشی قوموں نے پہاڑوں سے اٹھکر تمام سلطنتوں کو خاک میں ملا دیا اور دو سو برس کے عرصہ میں آدھے یورپ کی مالک ہو گئیں۔ یہانتک کہ مصر یونان اور روم کے کمالات و قوانین بلکہ خود مذہب بھی انہیں کے سایہ میں دب گیا اور تاریکی عروج کو پہنچ ہو گیا اسوقت روم عرب اور افریقہ کے کسی حصہ میں اجالا تھا عرب کا اجالا رسولخدا کی ذات بابرکات سے مخصوص ہے۔ عباسیوں کے زمانہ افریقہ و ایشیا اور مسلمانوں کے درمیان جہاد ہوا اور روم کی جدید سلطنت قسطنطنیہ [illegible] عرب کے کچھ علوم و فنون یورپ کے ممالک میں پھر آ گئے [illegible] ہی بہت سے

یہی سال [illegible] جبکہ ابرہہ نے کعبہ پر چڑھائی کی عام الفیل کہلاتا ہے [illegible] اس [illegible] کی کل مفتوحہ اقوام میں [illegible] جسکا نام [illegible] [illegible] قریش [illegible] علاج [illegible] کا باعث [illegible]

[illegible] مضمون [illegible] خونریزی [illegible]

[illegible] جنگل [illegible] حیوانات [illegible]

اعمال شروع ہوا یہاں تک کہ سنہ ۱۲۵۰ء میں چھاپہ ایجاد ہوا۔ (۳) یہ طبقہ سنہ ۱۵۰۰ء سے شروع ہو کر آج تک ترقی کرتا چلا آتا ہے۔ اب ہم
اگر غور سے دیکھیں کہ اہل اسلام نے کیا کچھ بنایا اور اسلام نے دنیا کو کیا ہاتھ آیا تو ظاہر ہو کہ یونانی اور لاطینی یعنی رومی زبان کی تصنیفات
کا فلسفہ ریاضی علم ہیئت وغیرہ کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ علم طب کا سرمایہ بہم پہنچایا گیا علاوہ یونانی تحقیقات کے ہمارے بستر سے
اور صالحات اور دوا کی تحقیقات میں ترقی کی۔ بموجب عمدہ کتابیں تصنیف کیں عرب کے پاس یہ خزانہ بھی موجود تھا اور اول سے
اور صنعت اور تجارت بھی ہوئی۔ شیوع علم اطوار و اخلاق کی اصلاح کی اسکے علاوہ سفر کر کے جغرافیہ کی ایجادات تاریخ حیوانات
تحقیق نباتات کے علوم کا نمونہ دنیا کو دکھایا علم کیمیا، ریاضی اور ہیئت میں مہارت کیساتھ قوت ایجاد دکھائی آجکل کے علم کا دری جیسے
عالیشان مسجدیں اور رفاہ عام کی عمارتوں کے فن تعمیر کے نئے ڈھنگ بنا کر نقشے کھینچ دیئے چنانچہ بیت المقدس، قرطبہ، قیروان، دمشق
بغداد میں اس عہد کی عمارتیں شاہد حال ہیں۔ کئی کاموں میں انہوں نے بڑی بڑی کارگزاریاں کیں چنانچہ پہلے یہ بات انہوں نے کہی کہ علم کی ایک شاخ جبتک
تجربہ کا گواہ ساتھ نہ ہو کچھ نہیں اور اول تصنیف کی صورت مختصر تھی بعد میں کتابیں ترتیب سے تصنیف کیں انسائیکلوپیڈیا یعنی قاموس العلوم والفنون
لکھنے کی بات انہی کو حاصل ہوئی کہ عہد وسطیٰ میں علوم و فنون معدوم نہ ہو گئے اور ان ہی کے ذریعہ یورپ میں جا کر حیات تازہ پائی۔ یونیورسٹیاں
قائم کر کے علوم کو رواج دیا غرض اسلام نے علم میں وہ کمال پیدا کیا کہ جسکے سبب یورپ کو شاگرد ہونے کا اعتراف کرنے کے سوا چارہ نہیں ہو سکتا۔
اس بحث کو انشاء اللہ تمدن اسلام میں وضاحت سے لکھا جائیگا۔

فصل دوم سلطنت اسلام کی مجمل تاریخ

عرب کی اشاعت اسلام سے پیشتر جو حالت تھی وہ تو ناظرین کی نظر سے گذر چکی اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت ملک در ملک
کسطرح ہوئی کتنے عرصہ میں کہاں کہاں پہنچا اسکی حالت ابتداء سے انتہا تک کیسی رہی کب تک اسکی شوکت و عظمت کا زمانہ رہا کیونکر زوال شروع

ہوا اور اس زوال کی خرابی کا باعث کیا ہے۔
(۱) سب سے پہلا سبب اسلام کی اشاعت کا تائید آسمانی ہے جس نے تمام اسباب پیدا کئے (۲) اسلام میں دو قسم کے لوگ تھے ایک وہ جو دل سے ایمان لائے تھے
اور دین کے پھیلانے میں جان کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے دوسرے منافق جنہوں نے ظاہری اسلام بطمع دنیا اختیار کر لیا تھا کیونکہ عرب جیسا کہ پہلے
بیان ہوا کمال نکبت اور افلاس کی حالت میں گزران کرتے تھے [illegible] اسلام قبول کر لینے [illegible] کھانے پینے کی غرض سے دونوں قسم کے مسلمان ایک
ہو گئے [illegible] بطمع دنیا [illegible] یہاں تک کہ بقول مورخین [illegible] جس عرصہ میں مسلمان اتنی بڑی
سلطنت کے سلطان و بادشاہ ہو گئے اور اتنے ممالک فتح کر لئے جو عیسائی رومیوں کو سینکڑوں برس میں بھی نصیب نہ ہوئے تھے (۳) مسلمانوں کو
ایسی اقوام سے واسطہ پڑا جنپر سالہا سال سے [illegible] حکومت کی نہایت بیدردی و ظلم کر رکھا تھا اور اس ظلم سے رعایا نہایت تنگ تھی اسیلئے
ان کو ملک گیری کو قبول کر لیا جنکی حکومت میں [illegible] زیادہ آسائش تھی (۴) مفتوح اقوام کیساتھ مسلمان نہایت رحم و انصاف کا
برتاؤ کرتے تھے اشاعت اسلام میں سوائے حالت جنگ کسی کو بلا وجہ نام نہیں لیتے تھے جس ملک کو فتح کرتے اعلان کیا جاتا کہ جو اقوام مفتوحہ
... رسوم اور وضع میں ہر طرح رعایت منظور ہے کسی پر زیادتی نہ کرینگے اگر اسلام قبول کریں تو لوگ [illegible] دین و دنیا دونوں میں بہتر
... تاکہ کسی نام کو تلاش رہی [illegible] ایک خفیف سی رقم اسلام قبول نہ کرینگے ان سے وصول ہو گی یہ وہ رقم ہے جسکا نام جزیہ مشہور ہے [illegible] مطلوبات مقابل
[illegible] یہ محکمہ اسکے وصول کیا کرتے تھے نہایت کم [illegible] جب ان کا [illegible] لیا جاتا تھا اور انکے بیان [illegible]
اضافہ ہوا ہے ایک فصل تک [illegible] لیکن اسلام کیا جاتا تھا اور وہ [illegible] نہایت [illegible] جب کوئی قوم اسلام قبول کر لیتی تھی
[illegible] علاوہ [illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible]

بالکل فضول ثابت ہوگا جب یہ دیکھا جائیگا کہ اسلام نے غلاموں کے کیا کیا حقوق قائم کیے ہیں کسی طرح کی سختی اور ظلم انپر جائز نہیں بساط
سے زیادہ انکو کام دینا منع ہے کھانے پہننے میں آقا کیساتھ قریب مساوات کے حکم ہے چنانچہ تمثیلاً لکھا جاتا ہے کہ حضرت علی جو پیراہن خریدتے تھے
جو انمیں اعلیٰ ہوتا تھا وہ غلام کو دیتے تھے حضرت فاطمہ کی لونڈی فضہ تھیں ایکدن جناب فاطمہ کام کرتی تھیں اور ایکدن جناب فضہ [illegible]
جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ اسوقت کافروں کو غلام بنانا صرف انکو بہتر بنانے کیواسطے نظر بند کرنا تھا کہ آیندہ انکو فساد برپا کرنیکا موقع نہ ملے اور
نیز دوسرے کافروں کو اور دشمنوں کو عبرت ہو۔ (۵) پانچواں سبب اشاعت اسلام کا سیاحت اور تجارت کا شوق تھا مسلمانوں نے پہلی ہی صدی
ہجری میں سفر شروع کر دیا اور بطلیموس کی بنا پر جسکے شمال میں بحر ظلمات جنوب میں خط استوا مشرق میں چین اور مغرب میں جزائر خالدات یعنی
جزائر کناری تھے بہت کچھ اضافہ کیا ابتدائی زمانہ میں مسلمان سوداگر چین اور جزائر شرق الہند سے لیکر مغرب میں بحر ظلمات تک
پھیل گئے تھے شمال میں انکی رسائی روس کی آخری حد تک ہوگئی تھی جو بحیرہ بالٹک کی حدبندی کیے ہوئے ہے چنانچہ روس اور سکنڈی نیویا تک
بھی ابساط تاجرانہ رکھنے لگے تھے جنوب میں ساحل افریقہ طے کرتے ہوئے مڈغاسکر اور زنگبار و موزمبیق تک پہنچتے تھے ۱۴۹۲ء کے قریب
سپین کے عربوں نے امریکہ بھی دریافت کر لیا تھا مگر کسی کو خبر نہ ہوئی اور نہ ان کو اس سے کچھ فائدہ حاصل ہوا جو کولمبس کو ہوا اہل عرب جہاں کہیں جاتے
تھے دین اسلام پھیلانے کی کوشش کرتے تھے اور اکثر انہیں اپنے سیاحت نامے لکھے ہیں ۲ سنہ ہجری میں وہب ابن ابو کبشہ کہ جو رسول خدا کی والدہ
جناب آمنہ کے قبیلہ بنی زہرہ سے ہیں کی سبب آپکے ماموں کہلاتے ہیں رسول اللہ نے شاہ چین کے پاس اسلام کی تلقین کی غرض سے بھیجا تھا کانتن میں
انکو مسجد بنانے اور اپنا مذہب علانیہ تلقین کرنیکی اجازت مل گئی ۸ سنہ ہجری میں واپس آئے تو رسول اللہ کا انتقال ہو چکا تھا اسی سال
ابوبکر کا جمع کیا ہوا قرآن لیکر پھر چین کو چلے گئے مگر بیمار ہو کر پہنچتے ہی انتقال کر گئے کانتن میں اب تک انکی قبر کی زیارت ہوتی ہے ۵۶ھ کے
قریب عقبہ بن نافع فہری دمشق سے روانہ ہوا اور مصر اور ممالک بربر کو طے کرتا ہوا مراکو کے مغربی ساحل بحر ظلمات تک جا پہنچا۔ ✓
ایک شخص سلیمان نامی تاجر نے ۲۳۷ھ میں چین کا کئی مرتبہ بحری سفر کیا اپنے سفرنامہ میں [illegible] کناری اور جزائر [illegible] کا
بھی ذکر لکھا ہے مسلمانوں کا پہلا جغرافیہ نویس ہے اسیطرح ابن بطوطہ ابن جبیر [illegible] وغیرہ دیگر مشہور سیاح ہوئے جنہوں نے اپنے سفرنامے لکھے ہیں
آٹھویں صدی مسیح کے شروع ہونے سے پہلے عرب مسلمانوں نے [illegible]
اہل عرب جزائر ہند میں [illegible] چنانچہ سیلون سماٹرہ جاوا سلیبس میں بھی پہنچے اور کاروان عرب شمال کی طرف [illegible] تک
اور وسط افریقہ میں دریائے نائجر تک گئے جہاں [illegible] اہل اسلام کا مقرر ہو گیا چنانچہ ملک ٹمبکٹو [illegible] اور
[illegible] زنگبار اور موزمبیق تک پہنچے
اور مقامات مفصلہ ذیل میں مسلمانوں کی بندرگاہیں قائم ہوگئیں [illegible] سوفالا [illegible] موزمبیق اور [illegible]
تک پہنچ گئی۔ (۶) چھٹا سبب اشاعت اسلام کا فتوحات ہیں فرنگستان کے مورخ لکھتے ہیں کہ [illegible] قلیل [illegible] ایک جدید [illegible]
کی عمارت کھڑی کر دی اور انہوں نے ایک گروہ اقوام کو اس تمام جدید تمدن کیساتھ اپنے مذہب اور اپنی زبان اختیار کرنے پر آمادہ کر دیا اور [illegible]
[illegible] کیساتھ ہی مصر اور ہندوستان کی قدیم اقوام نے انکا دین انکا لباس انکی طرز معیشت بلکہ انکا طریقہ تعمیر تک اختیار کر لیا عربوں نے
بہت اقوام زمین پر حکومت کی ہے لیکن [illegible] اسلام کا اثر اسوقت تک ان ملکوں میں باقی ہے کل ممالک افریقہ و ایشیا
بحر اٹلانٹک سے لیکر ہندوستان تک جہاں کہیں عرب پہنچے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکا اثر ان ملکوں میں ہمیشہ کیلئے قائم ہو گیا ہے بہت سے
ملک گیروں نے ان ممالک کو عربوں کے بعد فتح کیا ہے لیکن وہ [illegible] زبان کو ہرگز نہ مٹا سکے اسلام کی کل مفتوحہ اقوام میں
اندلس (سپین) ہی کے باشندے ایسے ہیں جنہوں نے اپنے کو تمدن عرب کی پابندی [illegible] اہل سپین [illegible] انکا باعث [illegible]

کولمبس [illegible] دریافت کیا ہے [illegible]
[illegible] ساحل [illegible]
تمدن عرب) سے [illegible]

رسول خدا کی وفات سے پہلے پہلے تقریباً کل عرب مسلمان ہو چکا تھا بعد کی دو چار بغاوتیں ایسی ہی تھیں جیسی جدید مفتوحہ ملکوں میں ہوا کرتی ہیں۔ رسول خدا کی کامیابی کو دیکھکر بعض مسلوب الحواسوں نے نبوت کا دعویٰ کیا انمیں سے ایک شخص نے تقریباً نصف یمن کو مرید بھی کر لیا مگر اسے بعض سچے مسلمانوں نے بطور خفیہ قتل کر ڈالا۔ اسیطرح ایک اور شخص نے کچھ کامیابی حاصل کی اور خلیفہ اول سے شکست کھا کر مارا گیا غرض پیروان اسلام نے جو حقیقت میں کسی خلیفہ کی اطاعت نہ کرتے تھے بلکہ اُس قانون کی اطاعت کرتے تھے جو انکے لئے آسمان سے اترا تھا تمام قوتوں کو مغلوب کر لیا۔ عربوں نے بتدریج سلطنت جمہوری و سلطنت شخصی تک ترقی کی خلفاء راشدین کے زمانہ تک ہر شخص ایک سا سمجھا جاتا تھا اور ایک ہی قانون سب کیلئے تھا مگر یہ مساوی انصاف بہت دنوں نہیں رہا اور خلفاے اسلام بھی بالآخر مثل خود مختار سلاطین کے ہو گئے۔

ابوبکر جب خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلے اُن لوگوں سے مقابلہ کرنا پڑا جو خلافت کے دعویدار تھے پھر ان اشخاص سے جو جزیہ سے بچنا چاہتے تھے۔ ان نااتفاقیوں کو دور کرنیکی یہ ترکیب نکالی کہ عربوں کو ملک سے باہر انکی جبلی جنگ و جدل کی عادت کو کام میں لانیکا موقع دیا جائے اور یہی خوش تدبیری انکے بعد خلفاء نے بھی برتی اور جبتک یہ تدبیر جاری رہی اسلام برابر ترقی کرتا رہا چنانچہ ۸۰ برس کے اندر دنیا میں کوئی ملک فتح کرنے کو باقی نہ رہا اُسی وقت انہوں نے آپس میں خانہ جنگی شروع کر دی یہی خانہ جنگیاں انکی نااتفاقیوں کا باعث ہوئیں اور آپس کی نااتفاقیوں نے انکے تنزل کی بنیاد ڈالی۔ فی الواقع عربوں کی قوت قبل اسکے کہ اسیر دشمنوں کا اثر پڑے خود انکے اپنے ہاتھ سے ضائع و برباد ہو چکی تھی

خلیفہ دوم عمر کے زمانہ میں اسلامی ملک گیریاں شروع ہوئیں اگرچہ ابوبکر کے زمانہ میں کئی فتوحات ہو چکی تھیں اور دریاے فرات کے دہانے پر حلہ پر کوفہ کے قریب بھی لڑائیاں فتح ہو چکی تھیں۔ فی الحقیقت مسلمانوں کی سلطنت کی ابتدا حضرت عمر سے ہوئی تیغ [illegible]

اب ہم ایک مختصر سی تاریخ بقید سنین اُن جنگی واقعات کی لکھتے ہیں جو اسلام کے تمدن کے زمانہ میں جسکا قیام آٹھ صدی تک رہا۔

(۱) پہلی صدی ہجری۔ اسلام کی ابتدائی فتوحات قدیم بابل کے خطہ میں جہاں ایران کی حکومت تھی اور شام میں جہاں شاہنشاہ مشرقی روم امپائر کی حکومت تھی ہوئیں۔ یہ فتوحات حضرت ابوبکر کے زمانہ میں شروع ہوئیں اور حضرت عمر کے وقت میں جاری رہیں۔ ملک شام جسمیں وہی سات سو برس تک حکمران تھے سات برس کے اندر مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔

حضرت عمر کی فوج نے بہت جلد عراق عرب اور ایران کو فتح کر لیا یزدجرد شاہ ایران سے اسکا تخت اور ملک چھین لینے کیلئے صرف دو مہینے کافی ہوئے۔ مصر اور نوبیہ دونوں فتح ہوئے (سنہ ۲۰ھ میں مصر فتح ہو کر بابل مصر کے مقام پر شہر فسطاط آباد کر کے مسجد بنائی گئی وہی دارالخلافہ مصر کا بنا گیا اسکندریہ فتح ہو کر وہاں کا کتب خانہ بحکم حضرت عمر جلا دیا گیا)۔ سنہ ۲۳ھ میں حضرت عمر کی وفات ہوئی انکے جانشین حضرت عثمان نے سلسلہ فتوحات کو جاری رکھا انکے سپہ سالار ایران کا پورا ملک فتح کر کے قندھار تک فوج لے گئے اور پھر ہندوستان تک جا پہنچے سنہ ۲۸ھ میں ساحل پر سے گذر کر [illegible] شہر کا [illegible] پر مسلمانوں نے جھنڈا گاڑ دیا۔ سنہ ۳۵ھ میں حضرت علی خلیفہ ہوئے انکے وقت میں باہمی نااتفاقیاں اور مقابلے شروع ہو گئے جنکے سبب سے سلطنت اسلام کے معرض خطر میں آنیکا اندیشہ تھا حضرت علی سنہ ۴۰ھ میں ایک خارجی کے ہاتھ سے مارے گئے اور خلافت راشدہ کا خاتمہ ہوا (سنہ ۴۱ھ میں) حضرت علی کے بعد معاویہ کی حکومت شروع ہوئی اور خلفاے بنی امیہ کی بنیاد پڑی انہوں نے دمشق کو دارالحکومت مقرر کیا اور سلاطین روم کی شان و شوکت کی تقلید شروع کر دی۔ معاویہ نے اپنی فوج افریقہ کے شمالی حصے میں بھیجی اور سمندر تک فتح کرنیکے بعد اسے

---

(۱) ابوبکر، عمر، عثمان، علی۔ یہ چار خلفاء اسلامی تاریخ میں خلفاء راشدین کے نام سے مشہور ہیں [illegible] سنہ ۱۲ھ میں جنگ [illegible] ان [illegible] دروازہ کھول دیا اور مسلمان عراق عرب میں داخل ہوئے شہر حیرہ انکے قبضہ میں آ گیا۔ سنہ ۱۳ھ میں جنگ [illegible] کے بعد ملک شام پر انکا [illegible] دمشق سنہ ۱۴ھ میں فتح ہوا حمص [illegible] شام (بیت المقدس) سنہ ۱۵ھ میں مفتوح ہوئے سنہ ۱۶ھ [illegible] قیصر [illegible] [illegible] اور سلطنت [illegible] انکے تصرف میں آ گیا الجزیرہ بھی فتح ہوا مسلمانوں نے بصرہ اور کوفہ آباد کئے [illegible] [illegible] ساسانی خاندان کا خاتمہ کر [illegible] سنہ [illegible] میں [illegible] دیگر علاقے فتح ہوئے۔

ایک علیحدہ ولایت قرار دیا۔ اسی زمانہ میں بارہ سو جہاز دفتح بحیرہ روم کا دورہ کرکے کل جزائر پر قبضہ کر لیا بعد جزیرہ صقلیہ (سسلی) پر قبضہ کیا۔ قسطنطنیہ کا محاصرہ سات برس تک ہوا لیکن بیفائدہ۔ ۵۱ھ میں فوج اسلام دریائے جیحون کے پار ہو گئی اور سمرقند تک اسلام پہنچ گیا ۵۵ھ معاویہ ۶۰ھ میں مر گیا مگر اسکے بعد اسکے خاندان میں حکومت باقی رہی اور خلفائے بنی امیہ (جس خاندان سے کہ معاویہ تھا) ملک گیری کا سلسلہ جاری رکھا اور ایشیا میں سرحد چین تک اور یورپ میں بحر ظلمات تک جا پہنچے ۹۲ھ یعنی ۷۱۱ء میں عرب نے جبل طارق کو عبور کرکے اندلس پہنچے اور اس ملک کو عیسائی قوم کے تسلط سے چھین کر ایک سلطنت کی بنیاد ڈالی جو آٹھ سو برس تک قائم رہی۔ پس پہلی صدی ہجری کے آخر میں اسلام کا جھنڈا ہندوستان سے لیکر بحر ظلمات تک اور قفقاز سے خلیج فارس تک لہرا رہا تھا اور یورپ کا ملک اندلس (سپین) انکے قبضہ میں آ چکا تھا

(۲) دوسری صدی عربوں کی ملک گیری کسیقدر ترقی پر رہی لیکن زیادہ تر انہوں نے اپنا وقت اس عظیم الشان سلطنت کے انتظام میں صرف کیا۔ فوج اسلام فرانس کے ملک میں دریائے لوار تک پہنچی لیکن چارلس مارٹل سے شکست کھا کر جنوبی فرانس میں ٹھہر گئی تاہم عربوں کا اخراج اس ملک (فرانس) سے شارلیمین کے وقت میں ہوا۔

اسی صدی میں دار السلطنت اسلام دمشق سے بغداد میں منتقل ہوا جسے منصور عباسی نے ۱۴۵ھ میں بنایا تھا اور خلافت بنی امیہ سے بنی عباس میں آگئی۔ خاندان بنی امیہ کا ہر فرد بشر قتل ہوا صرف ایک عبدالرحمٰن بچ گیا تھا جس نے ۱۳۸ھ میں اندلس میں خود مختار سلطنت قائم کی۔

دوسری صدی کی ابتدا ہی میں حکومت اسلام زیادہ وسعت حاصل کر چکی جس سے زیادہ نہیں ہو سکتی تھی۔ یعنی اسوقت پیرینز اور جبل طارق سے ہندوستان (دریائے اٹک) تک اور سواحل بحیرہ روم سے افریقہ کے ریگستان تک پہنچی تھی۔ ایشیا کا بہت بڑا حصہ عرب تا ترکستان اور کشمیر پارس تک خلفائے اسلام کے ماتحت تھا۔ ایران فتح ہو چکا تھا بادشاہ کابل اور دریائے سندھ کی گھاٹی کی کل رئیس اسلام کے خراج گزار تھے۔ یورپ میں سپین اور جزائر بحیرہ روم۔ افریقہ میں مصر اور تمام شمالی حصہ (ممالک بربر وغیرہ) قانون اسلام کا پابند تھا۔

اب ملک گیری کا زمانہ ختم ہوا اور انتظام کا زمانہ شروع ہوا ملک گیر اہل اسلام ہمہ تن تمدنی ترقی کی طرف متوجہ ہوئے اور پہلے خلفائے عباسیہ کا وہ زمانہ ہے جس میں عربوں نے بڑی ترقی کی انہوں نے یونانی علم کو اخذ کیا اور ایک بڑے تمدن کی بنیاد ڈالی جس میں ادب علوم و فنون نہایت خوش رہتے جلوہ نما تھے۔ ہارون رشید کے وقت میں (۱۷۰ھ سے ۱۹۳ھ تک) علوم و فنون صنعت و تجارت نے بڑی سرعت سے ترقی کی شعرا و علما اور ہر قسم کے اہل کمال کی کثرت ہوئی شاہنشاہ قسطنطنیہ اسکا باج گزار تھا اور فرانس کا شاہنشاہ شارلیمین اسکے پاس سفارت بھیجتا تھا۔
یہی ترقی ہارون رشید کے جانشین مامون رشید کے زمانہ میں قائم رہی ۲۰۴ھ

لیکن جن وسائل کے ذریعے اس عظیم الشان حکومت کی مختلف اقوام ایک ہی سمراٹ کے ماتحت تھیں وہ وسائل ایسے مضبوط نہ تھے کہ زیادہ تر قائم رہ سکتے

---

۱ ۵۵ھ میں قیروان بسا کر اسے مقبوضات افریقہ کا دار الحکومت بنایا ۸۴ھ میں [illegible] فتح ہوا اور اہل عرب بحر ظلمات تک جا پہنچے ۹۲ھ میں سلطان ہرات [illegible] افغانستان فتح کرکے دریائے اندس تک بڑھتے چلے گئے اور سندھ میں اسلامی سلطنت قائم کی [illegible] فتح ہوا ۹۳ھ میں سمرقند [illegible] ابتدائی حملوں سے جیحون [illegible] مسلمانوں کی سلطنت [illegible] قائم نہ رہ سکی غرض مسلمانوں کی [illegible] ابھی ۸۰ برس بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ خلفاء کی سپاہ مشرق میں انتہائی حدود تک پہنچ گئی شمال کی طرف [illegible] فتح ہوا [illegible] قسطنطنیہ کا محاصرہ ہوا جو سات برس رہا [illegible] سسلی [illegible] فتح ہوا جس سلطنت کی تمام [illegible] مسلمانوں کے قبضہ میں آگئی [illegible] قاسم [illegible] حجاج بن یوسف [illegible] آباد کیا [illegible] فرانس [illegible] چارلس مارٹل نے [illegible] انہیں شکست دی [illegible] دریائے نیل [illegible] منصور [illegible] بغداد [illegible] ہارون رشید کی بیوی زبیدہ [illegible] فاطمیہ قاہرہ آباد کیا [illegible]

آگے چلکر عظیم الشان سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی جن میں ہر ایک خود مختار ہوگیا مگر ان ٹکڑوں میں بھی اسلامی تمدن کا چلن ایک مدت دراز تک قائم رہا۔ وہ اسباب جو اس علیحدگی کے باعث ہوئے دوسری صدی کے آخر ہی میں نمایاں ہو چکے تھے لیکن ان ٹکڑوں کا علیحدہ ہونا تیسری صدی سے شروع ہوا۔

(۳) تیسری صدی۔ حکومت اسلام کے اجزا کا جدا ہونا دونوں اطراف سے شروع ہوا۔ ایک طرف قرطبہ (سپین) میں ایک علیحدہ خلافت قائم ہوگئی تھی دوسری طرف ایران اور ہندستان میں اور خود بغداد کے مشرق میں بہت سی چھوٹی چھوٹی حکومتیں پیدا ہوگئیں تھوڑے ہی دنوں میں دارالسلطنت اسلام بغداد کے ارد گرد خود مختار بادشاہ جمع ہوگئے۔

طولون مصری نے اپنی آزادی کو خرید لیا اور ایک خاندان سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ افریقہ کا ملک بالکل مطلق العنان ہوگیا اندلس میں خلفائے خود مختار کی حکومت پوری طرح سے ہوگئی۔

(۴) چوتھی صدی۔ مملکت اسلام کے اجزا اس صدی میں بھی علیحدہ ہوتے رہے اس صدی میں عربوں کے تمدن کا اصلی مسکن اندلس میں تھا طلیطلہ اشبیلیہ غرناطہ (گرینیڈا) قرطبہ (کارڈوا) کے مشہور دارالعلوموں میں تمام دنیا کے طالب العلم جمع ہوتے تھے یہودی و عیسائی یورپ کے طلبا بھی شریک تھے۔

(۵) پانچویں صدی۔ اس صدی میں بڑے واقعات پیش آئے اور جنگ صلیبی شروع ہوئی ترکوں کی سلطنت خلفا پر حاوی ہوگئی طغرل ترک ترکستان سے آیا [illegible] اسکے بعد بغداد میں خلیفہ کی دیوانی پر اسکا خاص بہرہ مقرر ہوا انہوں نے بتدریج قوت پکڑی اور [illegible] پایا اسکے بعد سلجوقیوں نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور تمام ملک شام فتح کر لیا اور عیسائی رعایا کو انصاف اور بے تعصبی حکومت کی بجائے اپنی متعصبانہ حکومت قائم کی اور مذہب عیسوی کی بالکل مخالفت کر دی اور زائرین بیت المقدس پر انواع و اقسام کے ظلم کیے۔

اب یورپ بھی حرکت میں آیا پطرس راہب نے وعظ کہہ کر اور پوپ اربن دوم کی عام دعوت نے پہلی جنگ صلیبی کی بنیاد ڈالی ۱۰۹۶ء میں نصرانیوں نے قونیہ [illegible] اور فلسطین فتح کر لیا اور بیت المقدس پر قبضہ کر کے عیسائیوں کی حکومت رہی [illegible] اسی صدی میں سلطنت جزیرہ صقلیہ جاتی رہی اور عیسائیوں کو اندلس میں بھی کامیابی حاصل ہوئی چنانچہ الفانسو شاہ کاسٹیل نے مسلمانوں سے طلیطلہ چھین لیا۔

(۶) چھٹی صدی۔ اول جنگ صلیبی کی کامیابی سے جو انہوں نے پائی ۱۱۴۷ء میں عیسائیوں نے دوسری جنگ صلیبی شروع کی لیکن یہ جنگ اور اسکے بعد کے کل اور حملے جو بیت المقدس کو مسلمانوں سے چھین لینے کے لیے ہوئے ناکام رہے۔

مصر کے مشہور بادشاہ صلاح الدین نے فلسطین کو فتح کر لیا اور نصرانیوں کو بالکل خارج کر دیا۔ اگرچہ ۱۱۸۹ء میں عیسائیوں نے تیسری جنگ صلیبی برپا کی اور فریڈرک [illegible] انگلینڈ [illegible] حملہ کیا مگر مسلمانوں سے بیت المقدس نہ چھڑا سکے۔

لہ عبد الرحمن [illegible] خلفائے [illegible] سلطنت قائم کی [illegible] عباسیوں [illegible]

سال بعد [illegible] سلطنت کی بنیاد ڈالی [illegible]

[illegible] آزاد ہوگئے [illegible] شام [illegible]

[illegible] سلطنت قائم ہوگئی اسکے بعد

[illegible]

[illegible] جانشین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آخری بادشاہ عباسیہ [illegible] صلیبی [illegible] فلسطین گیا۔

(۶) ساتویں صدی۔ اس صدی میں اگرچہ صلیبی جنگیں اسلام کے خلاف ہوئیں لیکن ان سب میں یورپ کو ناکامی ہوئی چوتھی جنگ میں جو ۱۲۰۴ء میں ہوئی مسلمانوں پر حملہ کرنیکے عوض صلیبیوں نے عیسوی دارالسلطنت قسطنطنیہ کو لوٹا اور وہاں ایک نئی مشرقی حکومت قائم کی جسکی وہی حالت ہوئی جو حکومت بیت المقدس کی اس سے قبل ہو چکی تھی۔ اسکے بعد کی ۴ صلیبی جنگیں بھی بالکل ناکام رہیں آٹھویں جنگ میں یورپ پر ظاہر ہو گیا کہ ابھی اس میں اس قدر قوت نہ تھی کہ وہ مسلمانوں کا مقابلہ کر سکے اور انکو بیت المقدس فتح کرنے کی کوئی اور کوشش نہیں ہوئی چنانچہ اب تک اسلامی جھنڈا ان مقامات پر لہرا رہا ہے۔

جس زمانہ میں عرب اپنے مغربی دشمنوں کا مقابلہ کر رہے تھے اور جس مقابلہ میں وہ پوری طرح کامیاب ہوئے ایک نیا دشمن مشرق سے اٹھا چنگیز خان کے مغل مغلستان سے نکلکر چین ایران و شمالی ہندوستان پر قبضہ کرنیکے بعد ۱۲۵۸ء میں بغداد پر حملہ آور ہوئے اور فتح کر کے عباسیوں کی سوا پانچ سو برس کی سلطنت کو خاک میں ملا دیا۔

اگرچہ مغل بھی ترکوں سے کم وحشی نہ تھے لیکن ان میں کسی قدر تمدن کو اختیار کرنیکی صلاحیت تھی گو کہ انہوں نے خود کوئی تمدن قائم نہیں کیا مگر انہوں نے عربوں کا تمدن اختیار کر لیا مشرق سے نکالے جانیکے بعد عربوں نے اپنی ساری قوت کو مصر اور اندلس میں جمع کیا۔

(۷) آٹھویں صدی۔ اس صدی کی تاریخ ترکوں اور مغلوں کی باہمی جنگوں سے بھری ہوئی ہے ان میں ہر ایک عربوں کی حکومت مشرقی کا دعویدار تھا خود عرب ہونیکے لئے [illegible] کا زمانہ شروع ہو چکا تھا۔

(۹) نویں صدی۔ اس میں عربوں کی حکومت اور انکے تمدن کا پورا اخراج اندلس سے ہو گیا ۱۴۹۲ء میں فرڈیننڈ عیسائی انکی آخری دارالسلطنت غرناطہ پر قابض ہو گیا اور اسکے بعد قتل عام اور اخراج عام کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو اسکے جانشینوں کے دور میں جاری رہا تیس لاکھ عرب یا تو جلا دیے مارے گئے یا نکال دیے گئے اور وہ ساری اسلامی ترقی جس کا پرتو آٹھ سو برس تک یورپ پر جلوہ افگن تھا ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئی۔

(۱۰) دسویں صدی۔ اس صدی میں عربوں کی دنیاوی حکومت کا پورا خاتمہ ہو گیا اور محض انکا دین اور انکا تمدن اور انکی زبان باقی رہ گئی جو اسوقت تک مشرق میں بہت کچھ رائج ہے اور قسطنطنیہ پر ترکی جھنڈا جس پر اسلام کا نشان ہلال و ستارہ قائم ہے بجائے صلیب کے لہرانے لگا جسنے تمام عیسائی یورپ کو دکھلا دیا [illegible] کا قول ختم ہوا۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو حکومت اسلامیہ کا زور شور ۶۰۰ برس تک بڑی دھوم دھام سے رہا ۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء میں حکومت عباسیہ کا زوال بلکہ عربوں کی سلطنت کا خاتمہ ہوا اور سلطنت غیر قوم میں چلی گئی۔

کتب تواریخ کے تتبع سے پایا جاتا ہے کہ عربوں کے بعد ترکوں اور مغلوں میں سلطنت آئی اور کچھ دنوں تک انہوں نے بھی اپنے قدم جمائے ہوئے چراغ کو روشن رکھا تھا۔ اب ہم رسول اللہ صلعم و خلفائے اربعہ اور بنی امیہ و بنی عباس کا حال لکھتے ہیں پھر ترکوں اور مغلوں کے زبردست خاندانوں کے حالات لکھکر عظیم الشان بادشاہوں کے حالات درج کرتے ہیں [illegible] اسلام [illegible] ہر ملک کی جدا تاریخ لکھینگے اور ان ملکوں میں جس جس خاندان کے بادشاہوں نے حکومت کی ہے انکا [illegible] ذکر کرینگے [illegible] زیادہ صاف طریقہ پر واقفیت اسلام [illegible] وہ [illegible] آجتک کسی [illegible] اردو یا انگریزی تاریخ میں نہیں لکھی۔

دوسرا باب — اسلام کی ابتدا اور مسلمانوں کے عظیم الشان بادشاہ — فصل اول ابتدائی زمانہ

رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ابتدائی حالات آپ قریش کے قبیلہ بنی ہاشم سے تھے والد کا نام عبداللہ [illegible] عبدالمطلب [illegible] والدہ کا نام آمنہ بنت وہب ۲۹ اگست [illegible]

ملے [illegible] عربوں [illegible] شامل کر لیا [illegible] خاندان کی بانی [illegible]
[illegible] خاندان کی بانی [illegible]
[illegible]

میں دنیا میں تشریف لائے۔ دو ماہ کے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا اس صدمے سے آپکی والدہ کا دودھ خشک ہوگیا۔ تین چار ماہ تک آپ کے چچا ابولہب کی کنیز ثوبیہ نے دودھ پلایا۔ پھر حلیمہ سعدیہ کو انا مقرر کیا گیا وہ آپکو طائف سے جنوب کیطرف اپنے گھر لے گئی وہاں آپ قبیلہ بنی سعد میں پانچ برس کی عمر تک پرورش پاتے رہے بیچ میں کبھی کبھی حلیمہ آپکی والدہ سے ملانے آیا کرتی تھیں جب آپ پانچ سال کے ہوگئے تو آپ اپنی والدہ کے پاس رہنے لگے۔ چھ برس کے ہونے پائے تھے کہ والدہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ اور آپکی پرورش عبداللہ کی کنیز ام ایمن کے سپرد ہوئی۔ مگر آپکے دادا عبدالمطلب کعبہ کے متولی تھے ہر طرح سے نگرانی رکھتے اور اپنی اولاد سے زیادہ سمجھتے تھے۔ آپ آٹھ سال کے نہ ہونے پائے تھے کہ انکا بھی انتقال ہوگیا۔ اور آپکی پرورش اپنے سب سے بڑے صاحبزادے ابوطالب کو جو آپکے حقیقی چچا تھے سپرد کر گئے یہی اب خانہ کعبہ کے متولی ہوئے۔ پس ابوطالب اور انکی بیوی فاطمہ بنت اسد یہ دونو بزرگ آنحضرت کی پرورش میں اپنی حقیقی اولاد سے زیادہ غور و پرداخت کرتے رہے۔

جب آپ ۹ سال کے ہوئے تو اپنے چچا ابوطالب کیساتھ شام کو تشریف لیگئے جہاں وہ تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ بصرے سے ۲ میل دور ایک قریہ کفر میں بحیرہ راہب نے آپ کی حالات اوصاف پر غور کر کے ابوطالب سے کہا کہ یہ لڑکا پیغمبر ہوگا اسے یہود سے بچانا۔ پس ابوطالب بصرے ہی میں مال فروخت کرکے مکہ واپس چلے آئے۔

جب آپکی عمر زیادہ ہوگئی تو لوگ آپکو ان تجارتی قافلوں میں جو شام و یمن کی تجارت کو جاتے تجارتی گماشتہ بنانے لگے۔ آپ ایسی راستبازی اور دیانت داری سے اس کام کو انجام دیتے کہ آپ کی بے عیب رفتار و کردار سے آپکا نام امین مشہور ہوگیا مکہ کا ہر شخص آپ سے عقیدت رکھنے لگا۔

جب آپکو پچیسواں سال شروع ہوا تو خدیجہ بنت خویلد نے جو قبیلہ قریش کی ایک نہایت شریف اور متمول خاتون تھیں اپنا کارندہ مقرر کیا اور آپ انکا مال تجارت لیکر شام کیطرف روانہ ہوئے اور مقام بصرے سے نہایت نفع پر فروخت کرکے واپس آگئے۔ خدیجہ صاحبہ ثروت بیوہ تھیں اور انکے دو شوہر یکے بعد دیگرے انتقال کر چکے تھے آپ کو راستباز امین اور مکہ میں سب سے زیادہ لائق و فائق دیکھ کر خدیجہ نے آپ سے نکاح کر لیا ابوطالب نے خطبہ پڑھا اور اپنے پاس سے مہر ادا کیا ولیمہ کیا۔ اسوقت آپکی عمر ۲۵ سال اور خدیجہ کی ۴۰ سال کی تھی (دیکھو ۹۵ء ع) جب آپکی عمر کا پینتیسواں ۳۵ سال شروع ہوا تو قریش نے کعبہ جو بوجہ سیلاب یا بوجہ آتش زدگی قریباً منہدم ہوگیا تھا دوبارہ تعمیر کیا آپ بھی اسمیں شریک تھے اور سب کیطرف سے وکیل ہوکر حجر اسود کو آپ ہی نے نصب فرمایا۔

جب آپ ۳۸ سال کے ہوئے تو شوق گوشہ نشینی و عزلت گزینی کا پیدا ہوا۔ کوہ حرا جسکو جبل النور بھی کہتے ہیں اور جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے تشریف لیجاتے اور ایک غار میں جو چار ہاتھ لمبا اور ڈیڑھ ہاتھ چوڑا ہے بیٹھ کر بیت اللہ کو دیکھا کرتے اور ذکر حق میں مشغول رہتے کھانا لیجاتے۔ دو دو چار چار شبانہ روز وہاں رہتے اور سارا ماہ رمضان تو وہیں گزارتے۔

بعثت جب آپکی عمر چالیس سال کی ہوچکی تو ایکدن اسی عالم تنہائی میں حضرت جبرئیل آئے اور آپکو بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اقرأ باسم ربک الذی خلق۔ مالم یعلم تک پڑھایا۔ وضو کرنا سکھایا اور نماز پڑھائی یہ ۲۷ رجب کا واقعہ ہے یہی اول یوم بعثت ہے۔ حضرت خدیجہ نے اسی روز نماز پڑھی اور علی ابن ابیطالب نے بھی جو آپ ہی کے ساتھ رہتے تھے دوسرے روز نماز پڑھی پھر زید بن حارثہ حضرت کے آزاد کردہ غلام اور کنیز ام ایمن اسکے بعد حضرت ابوبکر ۳۸ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے اسکے بعد حضرت عثمان ۳۹ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے اور زبیر بن العوام طلحہ بن عبیداللہ سعد بن ابی وقاص ابو عبیدہ بن الجراح عبدالرحمن بن عوف ابو سلمہ ارقم بن ابو ارقم بلال خباب بن الارت عمار یاسر اور انکے والدین۔ اسماء بنت عمیس اور صہیب بن سنان وغیرہ مسلمان ہوئے پھر سنہ ۶ بعثت میں حمزہ اور انکے بعد عمر ابن خطاب ۳۳ سال کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے۔

نوٹ تاریخ طبری میں ہے کہ حضرت ابوبکر اس وقت مسلمان ہوئے جب پچاس آدمی سے زیادہ مشرف باسلام ہو چکے تھے۔

اعلان رسالت سنہ ۴ بعثت | تین سال تک آنحضرت مخفی طور پر کار رسالت سرانجام دیتے اور دعوت اسلام کرتے رہے چوتھے سال کے شروع میں جب آیات وانذر عشیرتک الاقربین اور فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین نازل ہوئیں تو آپنے ابوطالب کے گھر میں چالیس فرزندان عبدالمطلب کی ضیافت کی ان میں ابوطالب ، حمزہ ، عباس اور ابولہب بھی تھے ۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا کہ اے فرزندان عبدالمطلب میں تمہارے واسطے ایسی چیز لایا ہوں جو دنیا اور آخرت دونوں میں بہتر ہے جو کچھ میں تم سے کہونگا تم اسکا یقین کروگے ؟ انہوں نے کہا ہم آپکو سچا اور امین جانتے ہیں آپنے فرمایا خدا نے مجھے پیغمبر کیا ہے اور تمام عالم کی ہدایت کیواسطے بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ سب سے پہلے اپنے عزیزوں قریبوں کو اس امر کی دعوت کروں اور عذاب آخرت سے خوف دلاؤں تم میں سے کون ایسا ہے جو پہلے میری بیعت کرے اور اس امر میں میرا معین و مددگار رہے اور میں اسکو اپنا بھائی ، وصی اور وزیر اور خلیفہ قرار دوں ۔ یہ سنکر سب چپ ہو رہے مگر حضرت علی جو اسوقت تیرھویں برس میں تھے تاب نہ لاسکے اور نہایت جوانمردی سے بولے "یا رسول اللہ میں آپکا وزیر ہونگا جو حکم آپ کرینگے میں اسکی تعمیل کروں گا ۔ آپکی مدد کرونگا آپکے دشمنوں کی آنکھیں نکال ڈالونگا اور پیٹ پھاڑ ڈالونگا" آپنے فرمایا ٹھہر جاؤ ۔ شاید جو لوگ تم سے بڑے ہیں قبول کریں تین مرتبہ حضرت نے اس مضمون کا اعادہ کیا مگر کسی نے کچھ جواب نہ دیا اور علی اسی طرح کلمات اطاعت و فرمانبرداری دہراتے رہے ۔ آخری مرتبہ آپنے حضرت علی کو اپنے پاس بلایا بیعت لی ہاتھ پھیلا کر گلے سے لگایا اور فرمایا "دیکھو میرا بھائی ہے میرا وزیر ہے میرا وصی ہے میرا خلیفہ ہے سب اسکی بات کو ماننا اور اسکی اطاعت کرنا" قریش قہقہہ مار کر ہنسنے لگے اور ابوطالب سے یہ کہکر کہ علی کو سلام کرو اور اسکا حکم مانو سب چلے گئے (طبری جلد ۲ ص ۲۱۷ ابن اثیر ج ۲ ص ۲۲ ابوالفداء جلد ۱ ص ۱۱۶ حبیب السیر ج ۱ جزو ۳ ص ۱۷ گبن جلد ۳ ص ۹۹ ام اوکلی ص ۱۵ کارلائل ص ۱۹۱ ایرونگ ص ۳۷ گلبن ص ۸۳ ڈیون پورٹ ص ۵ تفسیر لباب التاویل جلد ۳ ص ۱۳۷ تفسیر معالم التنزیل جلد ۵ ص ۱۰۵)

قریش کی دشمنی | اعلان رسالت کا کرنا تھا اور قریش کا دشمن ہوجانا خصوصاً بنی امیہ کا سردار ابوسفیان بن حرب اور خود آپکا چچا ابولہب آپکے دشمن جان ہوگئے ابوسفیان کا خسر عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور ابوجہل بن ہشام بھی آپکے سخت ترین دشمنوں میں سے تھے ۔ آپکے دشمن طرح طرح سے آپکو رنج اور ایذا پہنچاتے کبھی راستہ میں گندگی ڈالدیتے کبھی کانٹے بچھا دیتے ۔ ساحر اور مجنوں کہکر چھیڑتے ۔ ایکدفعہ خانہ کعبہ میں گلے میں چادر ڈالکر اتنا کھینچا کہ گھونٹ دیا ہوتا ۔ اسیطرح جو لوگ مسلمان ہوتے انکو طرح طرح کی عذاب کرتے اور مارتے ۔ مگر حضرت نے ان تمام مصائب کی کچھ پرواہ نہ کی برابر وعظ اور دعوت اسلام کرتے رہے ۔ جب کفار کا ظلم مسلمانوں پر حد سے گزر گیا اور جانوں کے لالے پڑ گئے تو سنہ ۵ بعثت میں آپنے اپنے اصحاب کو ہجرت حبشہ کا حکم دیا جہاں کا بادشاہ نجاشی (اصحمہ) نہایت منصف عادل اور نسطوری فرقہ کا عیسائی تھا پس قریب سو مرد و عورت نے حبشہ کو ہجرت کی ۔ کفار مکہ نے پھر بھی عمارہ بن ولید اور عمرو عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا اور تحائف پیش کرکے بکمال منت انکو واپس کردینے کی درخواست کی مگر نجاشی نے منظور نہ کیا اور وہ خائب و خاسر واپس گئے ۔

مسلمان حبشہ کیطرف مہاجرت کر گئے تو بھی رسول اللہ دعوت اسلام کرتے رہے اور نئے نئے لوگ مسلمان ہوتے رہے ۔ اب تو قریش نے اور زیادہ ستانا شروع کیا یہاں تک کہ آپکو صفا پہاڑ کے ایک مکان میں جا چھپنا پڑا وہیں حمزہ اور پھر عمر مشرف باسلام ہوئے سنہ ۶ بعثت انہیں دنوں میں حضرت ابوبکر کے اصرار پر آنحضرت مسجد کعبہ میں تشریف لائے اور ابوبکر خطبہ پڑھنے لگے کفار نے حضرت ابوبکر کو لاتوں اور جوتوں سے پیٹا ۔ حضرت ارقم بن ابی الارقم کے گھر آگئے اسی دن تک چالیس مسلمان ہو چکے تھے حضرت عمر مشرف باسلام ہوئے ۔ حضرت عمر نے بھی خانہ کعبہ کیطرف جانے پر مجبور کیا ۔ حضرت گئے کفار نے حملہ کیا حمزہ ، علی اور عمر نے انکو ہٹا دیا اور آپ دار ارقم کیطرف واپس آگئے ۔ اس سے قریش کی آتش عداوت اور بھی بھڑکی وہ ابوطالب کے پاس آئے اور صاف لفظوں میں کہا تمہارا بھتیجا ہمارے خداؤں کو برا کہتا ہے ہمیں بیوقوف بتلاتا ہے تو اسکو روکو ورنہ ہم اسے قتل کریں گے ۔ یا ہم سے جنگ کرنے پر آمادہ ہو جاؤ ۔ ابوطالب نے آپکو بلا کر سمجھایا کہ انکے معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دو آپنے جواب دیا کہ اے چچا جو کچھ میں کہتا ہوں

خدا کا حکم پہنچا رہا ہوں کسی کی دھمکی دینے سے میں اس سے باز نہیں آ سکتا اگر آپ میری مدد کریں تو بہتر ورنہ نصرت آسمانی میرے لیے کافی ہے۔ ابوطالب نے کہا بھتیجے تم جاؤ اور جو کچھ چاہو کہو جب تک میں زندہ ہوں تمہاری طرف کوئی نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکیگا اور محرم ۷ بعثت میں بنی ہاشم و بنی مطلب کے چالیس آدمیوں کے ساتھ آپکو اپنی گڑھی میں جسے شعب ابوطالب کہتے ہیں لے گئے اور تین برس تک وہیں رہے۔

قریش نے ابوطالب کو آنحضرت کی حمایت پر سرگرم دیکھکر عہد کر لیا کہ بنی ہاشم و بنی مطلب سے نکاح اور بیع و بیوپار کبھی نہ کرینگے جب تک وہ محمد کو ہمارے حوالہ نہ کر دینگے اور جو کوئی شعب سے نکلیگا اسے مار ڈالینگے پس شعب کے محصورین صرف ماہ رجب میں عمرہ کے موسم میں اور ذی الحجہ میں حج کے موسم میں باہر نکلتے اور خرید و فروخت کرکے شعب میں واپس چلے جاتے اگر ذخیرہ ختم ہو جاتا تو دوسرے موسم کے آنے تک بھوکے رہتے یا درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے۔

۱۰ بعثت میں پانچ قریشیوں کو اپنے شعب کے عزیزوں پر ترس آیا اور انہوں نے اس عہد کو توڑ دیا اور شعب کے محصورین بطور سابق مکہ میں آ کر رہنے لگے شعب سے نکلنے کے کچھ دنوں بعد بعض مہاجرین حبشہ بھی واپس آ گئے بعض چھپکر داخل ہوئے اور بعض کسی کی حمایت میں جا کر مقیم ہوئے۔

شعب سے نکلے ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ ابوطالب نے اور انکے تین دن بعد خدیجہ نے انتقال کیا۔

ابوطالب کے مرجانے سے قریش نے یہ دیکھکر کہ اب آنحضرت اکیلے رہ گئے اور زبردست حامی اٹھ گیا [illegible] آپ پر اور بھی زیادہ ظلم و تعدی کرنی شروع کر دی نوبت یہاں تک پہنچی کہ آنحضرت کو یاس ہو گئی کہ اب قریش [illegible] سے باز نہ آئینگے اور آپکو مکہ میں رہنا محال ہو گیا پس ابوطالب کی وفات کے [illegible] بعد [illegible] طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کے بنی ثقیف [illegible] میری مدد و حمایت کریں [illegible] زید بن حارثہ آپکے ساتھ تھے۔ وہاں بنی ثقیف کو وعظ فرمایا مگر وہ لوگ [illegible] آپکے [illegible] ہو گئے اور آپ کو پتھر مار مار کر نکال دیا۔ آپ نہایت شکستہ دلی کی حالت میں مکہ کی طرف واپس آئے اور مطعم بن عدی نے آپکو اپنی حمایت میں لے لیا۔ مگر یہاں اشاعت اسلام کا دروازہ بند تھا۔ مطعم [illegible] مسلمان نہ ہوئے تھے [illegible] ظاہر [illegible] اور وعظ فرماتے ایک دفعہ موسم عمرہ رجب میں آپ [illegible] چھ شخص خزرجی آپکا وعظ سنکر مسلمان ہو گئے اور مدینہ پہنچکر اپنے بھائی بندوں میں [illegible] اسلام کا چرچا پھیلایا ۱۲ بعثت انہیں میں پانچ خزرجی اور مدینہ والوں کو ساتھ لیکر ۱۲ بعثت کے موسم حج میں آئے وہ بھی اسی عقبہ پر مسلمان ہو گئے اور آپکی حمایت کا وعدہ کیا آپ نے مصعب بن عمیر کو امامت نماز اور تعلیم قرآن کے لیے انکے ساتھ کر دیا اور اسطرح اسلام مدینہ میں پھیلنا شروع ہو گیا ۱۳ بعثت کے موسم حج میں [illegible] مصعب بن عمیر [illegible] مرد اور دو عورتیں مسلمان [illegible] آئے [illegible] بیعت کر لی اور آپ سے مدینہ چلنے کی درخواست کی آپ نے فرمایا میں حکم الٰہی کا منتظر ہوں [illegible] انکو رخصت کر دیا۔

ہجرت کفار [illegible] مسلمانوں کی ایذا رسانی کا [illegible] کر لیا اور آپکی جان کے خواہاں ہو گئے آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ ایک ایک دو دو کرکے مخفی طور پر مدینہ چلے جائیں [illegible] آنحضرت اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر کے سب ہجرت کر گئے [illegible] مختلف قبیلوں کے چیدہ آدمیوں [illegible] آپکا مکان گھیر لیا [illegible] صبح [illegible] آپکو قتل کر ڈالیں اسوقت آپکو [illegible] اور آپ حضرت علی کو اپنے بستر پر [illegible] اسطرح نکل گئے کہ کسی کو خبر نہ ہوئی اور راستہ سے حضرت ابوبکر کو [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور تا تیاری مسجد نبوی و مسکن شریف ایک ماہ یا ۷ ماہ ابو ایوب انصاری کے گھر میں مقیم رہے۔ اسوقت مدینہ میں دو قسم کے مسلمان تھے ایک وہ جو مکہ سے ہجرت کرکے آئے تھے اور مہاجر کہلاتے تھے اور دوسرے مدینہ کے مسلمان جو بسبب حضرت کی نصرت کرنیکے انصار کہلاتے تھے۔

غزوات و سرایات

وطن چھوڑنے پر بھی کفار مکہ کی دشمنی کم نہوئی بلکہ ان کو یہ اندیشہ ہوا کہ یہی مسلمانوں کو ایذائیں بہت پہنچائی ہیں یہ زیادہ قوی ہو جائینگے تو وہ مکہ پر حملہ کرینگے اسکے علاوہ مدینہ کے لوگ جو ایمان نہیں لائے تھے وہ بھی انصار سے ناراض ہو گئے اور چند معزز لوگ مدینہ کو چھوڑ کر مکہ میں قریش سے جا ملے اور ہر طرح مسلمانوں کی تخریب کے درپے رہتے تھے لہذا حفظ ما تقدم آنحضرت پر واجب ہو گیا اور حکم جہاد ہو گیا (سنہ ۲ ہجری) یہ جہاد دو قسم کا ہوتا تھا ایک وہ جس میں آنحضرت خود شریک ہوتے تھے وہ غزوہ کہلاتا ہے دوسرا وہ جس میں آپ خود نہ جاتے تھے بلکہ کسی کو اپنا قائم مقام کرکے بھیجتے تھے اسکو سریہ کہتے ہیں مشہور سرایہ و غزوات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	نام غزوہ	سنہ	کیفیت
۱	غزوہ ابواء	صفر ۲ھ	ابواء مدینہ سے مکہ کی طرف تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں کا قبیلہ بنی ضمرہ مسلمانوں کو ایذا دینے کی غرض سے قریش کے ساتھ متفق ہو گیا تھا۔ آپ نے دو سو آدمی سے چڑھائی کی۔ لڑائی نہیں ہوئی اس امر پر صلح ہو گئی کہ بنی ضمرہ قریش کا ساتھ دینگے نہ مسلمانوں کا۔ یہ اول غزوہ ہے حمزہ علمبردار تھے۔
۲	غزوہ ذو العشیرہ	جمادی الاول ۲ھ	[illegible] سنا کہ ابوسفیان بہت سے قریش کے ساتھ بغرض تجارت شام کو جاتا ہے آپ اسکی تلاش میں نکلے ذو العشیرہ میں پہنچکر معلوم ہوا کہ قافلہ نکل گیا واپس ہوئے [illegible] حضرت علی [illegible] آنحضرت نے آکر دیکھا کہ مٹی بدن میں لگ گئی ہے فرمایا اٹھ اے ابوتراب اسوقت سے حضرت علی کی کنیت ابوتراب ہو گئی
۳	سریہ بطن نخلہ	جمادی الثانی ۲ھ	عبداللہ بن جحش کو ۱۲ یا ۸ آدمیوں کے ساتھ بطن نخلہ کی طرف روانہ کیا جو مکہ و طائف کے درمیان ہے اور حکم دیا کہ قریش کا کاروان [illegible] آپ سے پہلے انہوں نے چھاپہ مارکر ایک کو قتل اور دو کو گرفتار کیا ایک بھاگ گیا۔
۴	غزوہ بدر	رمضان ۲ھ	خبر پہنچی کہ قریش بڑی آمادگی کیساتھ مدینہ پر حملہ کرنیوالے ہیں [illegible] ابوسفیان [illegible] ہزار آدمیوں کے قافلہ کے ہمراہ شام سے [illegible] آپ ۳۱۳ آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوئے [illegible] قریش ۹۵۰ آدمی کی جمعیت ابوسفیان کو بچانے کو مکہ سے روانہ ہوئے لڑائی ہوئی مسلمانوں کو فتح ہوئی [illegible] دشمن اسلام کے مارے گئے [illegible] نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط قتل کر دیئے گئے باقیوں کو زر فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا۔
۵	غزوہ احد	شوال ۳ھ	جنگ بدر کا بدلہ لینے کے لیے ابوسفیان نے تین ہزار فوج سے چڑھائی کی [illegible] فاصلہ پر مسلمانوں کی فتح ہو گئی [illegible] مال غنیمت لوٹنے [illegible] فتح کی شکست ہو گئی حضرت حمزہ شہید ہوئے [illegible] آنحضرت [illegible] ابوسفیان [illegible]

نمبر شمار	نام غزوہ	سنہ	کیفیت
			مراجعت کیا اس لڑائی میں ستر مسلمان مارے گئے اور ستر زخمی ہوئے کفار صرف ۳۰ یا ۲۲ کام آئے جنمیں سے ۱۱ صرف علی کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اسمیں بھی علی علمبردار تھے۔
۶	غزوہ بنی النضیر	سنہ ۴ھ	بنی النضیر مدینہ سے ۳ میل کے فاصلہ پر قلعہ بند ہو کر رہتے تھے ان سے آپکا معاہدہ صلح تھا مگر ایک موقع پر انکے سردار نے آپ کو بلایا معاہدہ توڑ کر دیئے قتل ہوا۔ آپ کسی طرح واپس چلے آئے اور پھر فوج لیکر اور علی کو علم دیکر بنی نضیر کا محاصرہ کر لیا۔ ۶ دن کے محاصرہ کے بعد انہوں نے قلعہ سپرد کر دیا اور بعض شام کو گئے بعض خیبر کو جلا وطن ہو گئے۔ بہت سا مال مسلمانوں کو ہاتھ آیا۔
۷	غزوہ بنی مصطلق	شعبان سنہ ۵ھ	آنحضرت کو خبر پہنچی کہ بنی مصطلق کا سردار حارث بن ابی ضرار مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے آپنے پیش دستی کی۔ لڑائی ہوئی ایک مسلمان شہید ہوا۔ دس کافر مارے گئے۔ یہودی بھاگ گئے مسلمان بہت سا مال غنیمت لیکر واپس آئے اور دو سو قیدی لائے جن میں حارث کی بیٹی جویریہ بھی تھیں جو حضرت کے نکاح میں آئیں [illegible]۔ اسی وقت حضرت عائشہ کا گلوبند کہیں گر پڑا آپ اسکے ڈھونڈنے میں پیچھے رہ گئیں ایک شخص جو فوج کی دیکھ بھال کے لئے پیچھے رہتا تھا وہ انہیں اپنے اونٹ پر بٹھا لایا۔ منافقوں نے حضرت عائشہ کو اسکے ساتھ متہم کیا۔ لیکن چند روز بعد آیت برائت نازل ہوئی اور اتہام کنندوں کو اسی اسی تازیانے لگائے گئے۔
۸	غزوہ خندق یا جنگ احزاب	شوال سنہ ۵ھ	یہود بنی نضیر جو خیبر جلا وطن ہو گئے تھے درپئے انتقام تھے [illegible] قریش کو [illegible] ابو سفیان کو [illegible] اور پھر بنی غطفان اور بنی قیس وغیرہ بہت سے قبائل میں جا کر سب کو ملا لیا ابو سفیان نے دس ہزار آدمی کی جمعیت سے مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ آپ مدینہ سے نکلے اور کوہ سلع کو پشت پر رکھ کے سامنے کی طرف خندق کھدوائی جو ۵ گز گہری [illegible] سلمان فارسی کی صلاح سے کھدوائی گئی [illegible] دشمن آ پہنچا۔ آپ ۳ ہزار آدمی سے مقابل ہوئے غنیم نے ہر طرف سے مسلمانوں کا محاصرہ کر لیا۔ مگر چونکہ خندق بیچ میں تھی جب کفار اسکے پار لگنے کا ارادہ کرتے مسلمان پتھر مارنے شروع کر دیتے تھے۔ ایک دن عمرو بن عبدود جسکو عرب ہزار سوار کے برابر سمجھتے تھے [illegible] خندق کو پھاند کر آ گئے۔ فوج اسلام میں [illegible] عمرو بن عبدود کے مقابلہ کو کوئی نہ نکلا مگر علی [illegible] دونوں میں خوب لڑائی ہوئی آخر علی نے اسے مار لیا۔ اسکے ہمراہی خندق پھاند کر بھاگ گئے۔ کفار محاصرہ کئے رہے [illegible] قبائل میں پھوٹ پڑ گئی [illegible] اور ہوا کا طوفان بھی آیا جس سے ابو سفیان کا جی چھوٹ گیا اور اس نے کوچ کا نقارہ بجا دیا [illegible] بنی قریظہ بھی چھوڑ گئے۔ اس غزوہ میں صرف ۶ مسلمان شہید ہوئے۔
۹	غزوہ حدیبیہ	ذیقعدہ سنہ ۶ھ	حج کا ارادہ ہوا [illegible] آنحضرت [illegible] روانہ ہوئے [illegible] قریش نے جنگ کا سامان کیا [illegible] آپ [illegible] بمقام حدیبیہ پہنچ کر ایک کیکر کے درخت کے نیچے مرتے دم تک جنگ سے نہ ہٹنے پر بیعت لی۔ یہ بیعت الرضوان کے نام سے مشہور ہے بیعت کرنے والے اصحاب الشجرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی اثنا میں قریش نے [illegible] صلح کر لی (۱) دس برس صلح کی میعاد ہوگی ایک فریق دوسرے کے جان و مال سے تعرض نہ کریگا (۲) جو لوگ [illegible] دونوں فریقوں سے ہونگے وہ بھی اس معاہدہ میں شامل

			سمجھے جائینگے (۳) اس سال اہل اسلام عمرہ نہیں کرنے پائینگے (۴) مسلمان سال آئندہ عمرہ کر سکتے ہیں (۵) مسلمان عمرہ کو آئیں تو سوائے تلوار کے کوئی ہتھیار نہ لائیں وہ بھی میان میں (۶) اگر قریش کا کوئی فرد مسلمان ہوکر اہل اسلام میں چلا جائے تو مسلمان اُسے واپس کر دیں (۷) اگر مسلمانوں کا کوئی آدمی مرتد ہوکر قریش میں جا ملے تو وہ واپس نہ کریں آنحضرت نے حضرت علی سے عہدنامہ لکھوایا اور دستخط فریقین کے ثبت ہوگئیں۔ اسکے بعد حضرت نے حکم دیا کہ یہیں قربانی کرکے اور سر منڈا کر مراجعت کریں اصحاب نے بدقت تمام اس حکم کی تعمیل کی حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جیسا شک مجھکو صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت کی نبوت میں ہوا ایسا کبھی نہ ہوا تھا اس صلح کے بعد قریش بکثرت مسلمان ہونے لگے اور مکہ میں بلا مزاحمت قرآن خوانی ہونے لگی مکہ کے مسلمانوں کی ہر قسم کی مزاحمت جاتی رہی۔
۱۰	غزوہ خیبر	صفر ۷ھ	سنا گیا کہ خیبر کے یہودیوں نے جو مدینہ اور اسکی نواح سے جلا وطن ہوکے تھے جنگ کی تیاری کی ہے آپ نے چودہ سو آدمی کو ساتھ لیکر اُن پر چڑھائی کی حضرت ابوبکر کو بھیجا پھر حضرت عمر کو علمدار بنا کر قلعہ خیبر فتح کرنے کو بھیجا گیا دونوں ناکام واپس آئے پھر حضرت علی کو بھیجا گیا آپ نے مرحب پہلوان کو لڑکر قتل کیا اور قلعہ کو فتح کر لیا اہل قلعہ نے امان مانگی آپ نے رسول اللہ سے اجازت لیکر امان دی اس شرط پر کہ اہل قلعہ اپنا مال و اسباب بطور تاوان جنگ کے حوالہ کریں صرف ایک ایک اونٹ غلہ اپنے پاس رہنے دیں خیبر کی زمین میں زراعت کریں انکی پیداوار کا نصف بطور خراج دیا کرینگے کسی وقت بھی جلا وطن کئے جائینگے خیبر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی صفیہ حضرت کی زوجیت میں آئی۔ یہیں ایک یہودیہ نے آپ کی دعوت کی زہر آلود بکری کا گوشت پیش کیا جسے چکھکر آپ نے تھوک دیا۔ مگر وہ زہر آپکو بہت تکلیف دیتا رہا فتح خیبر کے بعد آپ نے علی مرتضیٰ کو فدک پر روانہ کیا وہاں کے لوگوں نے ذرا سی شرط پر صلح کرلی کہ ہمکو جان کی امان دی جائے ہم باغ فدک خاص رسول اللہ صلعم کی ملکیت قرار دیتے ہیں حضرت نے آیہ وآت ذا القربیٰ حقہ کے نازل ہونے پر یہ باغ جناب فاطمہ کو ہبہ کر دیا۔ جس روز خیبر فتح ہوا اسی روز جعفر بن ابی طالب اور انکی بیوی اسما بنت عمیس اور ابو موسیٰ اشعری اور پانچ اور شخص ہجرت حبشہ سے خیبر میں واپس آ گئے۔
۱۱	سریہ موتہ	جمادی الاولیٰ ۸ھ	حضرت کا سفیر بمقام موتہ مارا گیا۔ اس پر آپ نے زید بن حارثہ کو تین ہزار فوج سے رومیوں سے لڑنے روانہ کیا بمقام موتہ رومیوں سے گھمسان کی لڑائی ہوئی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبداللہ بن رواحہ تینوں علمدار یکے بعد دیگرے مارے گئے بہت سے مسلمان مارے گئے اور مسلمان بذیل مرام ناکام واپس آئے۔
۱۲	فتح مکہ	رمضان ۸ھ	صلح حدیبیہ میں جو دس برس کیلئے ہوئی تھی اسوقت سے بنی بکر قریش کا اور بنی خزاعہ آنحضرت کا حلیف تھے پیشتر سے ان دونوں قبیلوں میں جنگ ہوگئی۔ قریش مکہ نے بنی بکر کو ہتھیار دیکر مدد دی حضرت کے حلیف بنی خزاعہ مارے گئے جس سے آنحضرت کے ساتھ عہد صلح ٹوٹ گیا اور آپ دس ہزار فوج لیکر مکہ پر چڑھ گئے آپکی فوج بلا مزاحمت مکہ میں گھس گئی شہر فتح ہوگیا اہل شہر کو اس شرط پر کہ مقابلہ نہ کریں امان دیدی گئی صرف گیارہ مرد و چار عورتوں کا خون ہدر کر دیا گیا جن کے مسلمانوں نے سخت تکلیفیں اٹھائی تھیں انمیں سے بھی بعض کو معاف کر دیا گیا۔
۱۳	غزوہ حنین	شوال ۸ھ	فتح مکہ کی خبر اطراف عرب میں پھیلی تو بنی ہوازن اور بنی ثقیف نے جو سعد و غیرہ قبائل کا آنحضرت سے لڑنے پر اتحاد کر لیا۔ اس اجتماع کی خبر سنکر آپ ۱۲ یا ۱۴ ہزار آدمی کی جمعیت لیکر چل کھڑے ہوئے علی صاحب علم علمبردار تھے حنین

[illegible]

نمبر	واقعہ	تاریخ	تفصیل
			پہنچے تو دشمن پہلے ہی سے آکر چھپ رہے تھے۔ یکایک مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے مسلمان بھاگ گئے حضرت نے آواز دی اصحاب بیعت الرضوان کہاں ہیں کہکر بہت پکارا مگر ایک نہ سنی۔ صرف علیؑ حضرت کے سامنے جہاد کرتے رہے عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث جو دائیں بائیں آپ کی رکاب تھامے تھے سوائے ان تینوں کے کوئی آپ کے ساتھ نہ رہا کچھ عرصہ کے بعد کچھ مسلمان لوٹ کر جمع ہو کر لڑے اور غنیم کو شکست دیکر بھگا دیا۔ اس لڑائی میں چار مسلمان شہید ہوئے ستر کافر مارے گئے جن میں چالیس صرف علیؑ نے مارے اس کامیابی کو دیکھکر بہت کافر مسلمان ہوگئے بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔
۱۴	جنگ اوطاس (سریہ)	شوال ۸ھ	حنین سے آپ نے کچھ فوج اوطاس پر روانہ کی جو حنین اور طائف کے درمیان ہے مسلمان شکست دیکر بہت قیدی اور مال غنیمت لیکر واپس آگئے۔
۱۵	غزوہ طائف	شوال ۸ھ	حضرت نے بنی ثقیف کا تعاقب کیا وہ طائف پہنچکر قلعہ بند ہوگئے۔ کئی دن کے محاصرہ کے بعد قلعہ کے ایک دروازہ پر حملہ کیا گیا لڑائی ہوئی بارہ اصحاب مارے گئے۔ ناچار محاصرہ اٹھا دیا گیا۔ جنگ حنین اور اوطاس و طائف سے فارغ ہو کر آپ ۲۴ ذیقعدہ کو مکہ میں داخل ہوئے اور مدینہ کی طرف معاودت کی
۱۶	جنگ تبوک (غزوہ)	رجب ۹ھ	سنا گیا اطراف شام سے ہرقل بادشاہ روم نے چالیس ہزار فوج مقابلہ پر بھیجی ہے مدینہ پر تاخت کرنیکا ارادہ کیا ہے آپ نے حفظ ما تقدم کی نظر سے تیس یا چالیس ہزار فوج لیکر علیؑ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر شام کی طرف چلے گئے یہاں منافقین نے یہ کہنا شروع کیا کہ ان کو بوجھ سمجھ کر یہاں چھوڑ گئے ہیں حضرت علیؑ ان منافقین کی شکایت کرتے تبوک کی طرف روانہ ہوئے بمقام جرف میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور منافقین کی طعن زنی کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا وہ جھوٹے ہیں میں تم کو اپنی جگہ اپنا خلیفہ بنا کر آیا ہوں جیسے موسیٰ نے نیابت ہارون کو دی تھی کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کیلئے تھے مگر اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ غرض حضرت نے آگے سفر اٹھائے ہوئے بمقام تبوک پہنچے جو مدینہ اور دمشق دونوں کے درمیان میں منزل ہے سلطنت روم کی سرحد پر واقع ہے یہاں بیس دن آنحضرت نے قیام کیا اور گرد و نواح میں حضرت نے اسلام کی تبلیغ کی [illegible] کوئی رومی فوج مقابلہ میں نہ آئی ناچار آپ نے مراجعت کی۔ تبوک سے آتے ہوئے وقت ایک رات عقبہ کی تنگ گھاٹی سے جب آپ کا اونٹ گزر رہا تھا بعض منافقوں نے ٹھہر کر آنحضرت کو ہلاک کر دینا چاہا۔ حذیفہ و عمار یاسر اونٹ کیساتھ تھے انہوں نے انکو ڈانٹا وہ بھاگ گئے اور ماہ رمضان میں حضرت مدینہ واپس تشریف لائے اور حذیفہ کو ان منافقین کے نام بتا دیے۔
۱۷	سریہ ذات السلاسل یا سریہ وادی الرمل	سنہ ۹ھ	سنا گیا وادی الرمل میں عرب کی ایک قوم نے جمع ہو کر مدینہ پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے پہلے حضرت ابوبکر کو پھر حضرت عمر کو پھر عمرو عاص کو فوجیں دیکر ان پر روانہ کیا مگر تینوں کو [illegible] ناکامی ہوئی حالانکہ عمرو عاص کو جب سردار بنایا تھا تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی اسکی ماتحتی میں بھیجے گئے تھے چوتھی مرتبہ علیؑ کو سردار بنا کر روانہ کیا اور ابوبکر عمر اور عمرو عاص کو ان کی ماتحتی میں روانہ کیا گیا حضرت علیؑ نے جا کر اس مہم کو فتح کیا اور دشمن کچھ بھاگ گئے اور کچھ مغلوب ہو گئے پہلے تین حملے سنہ ۸ھ میں ہوئے تھے یہ چوتھا سنہ ۹ھ میں ہوا تھا
۱۸	سریہ علی بطرف یمن	۱۰ھ	[illegible] مغلوب کیا [illegible] مسلمان ہوگیا۔ [illegible] نجران [illegible] اطراف [illegible] بغرض دعوت اسلام بھیجے گئے [illegible] کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ بالآخر شکایتیں آنحضرت کو پہنچنے لگیں۔

آپنے خالد کو معزول کر کے علیؓ کو تین سو سواروں کیساتھ روانہ کیا۔ آپکے پہنچتے ہی سارا قبیلہ ہمدان ایکدن میں مسلمان ہو گیا اور اہل یمن جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ اسکے بعد آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع کا ارادہ کیا اور لکھا کہ تم مکہ میں مجھ سے آملو۔			

حجۃ الوداع سنہ ۱۰ھ ۲۵ ذیقعدہ کو حضرتؐ ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب کے ساتھ مکہ پہنچے۔ حضرت علیؓ بھی حسب الطلب مکہ پہنچ گئے۔ حج سے فارغ ہو کر ۱۴ ذالحجہ کو مدینہ کیطرف معاودت کی۔ راستہ میں قریب جحفہ خم غدیر پر پہنچکر دوپہر کے وقت پالانہائے شتر کا منبر تیار کرایا اُس پر کھڑے ہو کر خطبۂ بلیغ ارشاد فرمایا اور حضرت علیؓ اور اہلبیتؑ کے بارے میں بہت کچھ وصیت کی اور مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ (جسکا میں مولا ہوں اُسکے علیؓ بھی مولا ہیں) ارشاد فرمایا اور اس امر پر حضرت عمرؓ اور دیگر اصحاب اور امہات المؤمنین نے علیؓ کو مبارکباد دی۔

الحاق یمن سنہ ۱۰ھ باذان جو ایرانیوں کیطرف سے یمن کا گورنر تھا اسلام قبول کر کے آنحضرتؐ کی اطاعت قبول کر لی تھی ۱۰ھ میں وہ مر گیا تو حضرتؐ نے یمن کو ۹ حصوں میں تقسیم کر کے انمیں اپنی طرف سے عامل مقرر کر دئے اور صنعا میں باذان کے بیٹے شہر کو گورنر رکھا۔

شاہان اطراف کے نام خطوط سنہ ۷ھ صلح حدیبیہ سے واپس آ کر محرم ۷ھ میں آنحضرتؐ نے ایک مہر تیار کرائی جس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا اور نجاشی بادشاہ حبش، قیصر (ہرقل) بادشاہ روم اور مقوقس گورنر مصر (از طرف ہرقل) اور خسرو پرویز بادشاہ ایران اور باذان گورنر یمن (از طرف خسرو پرویز) اور حارث بن ابی شمر غسانی والی دمشق کے نام دعوت اسلام کے خطوط روانہ کئے۔ خطوں کو پڑھکر نجاشی اور باذان نے اسلام قبول کر لیا۔ قیصر اور مقوقس نے گو اسلام قبول نہیں کیا مگر حضرتؐ کے قاصدوں کی بڑی مدارات کی۔ خسرو پرویز نے آپکے خط کو پارہ پارہ کر ڈالا۔ مقوقس نے بہت سے تحائف اور ایک کنیز ماریہ قبطیہ نامی آپکی خدمت میں ارسال کی جو حضرتؐ کی زوجیت سے مشرف ہوئی اور نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابو سفیان کا نکاح حضرتؐ سے کر دیا جو حبشہ کو ہجرت کر گئی تھیں اور حارث نے آپکا نامہ پھینک دیا اور قاصد بے نیل مرام واپس آیا۔

کثرت وفود مکہ فتح ہوا اور قریش کے مسلمان ہوتے ہی ۹ھ سے قبائل عرب کے وفود کثرت سے آنے لگے اور عرب گروہ گروہ مسلمان ہونے لگے یہانتک کہ آپکی وفات سے پہلے قریب قریب تمام عرب مسلمان ہو گیا۔

مدعیان نبوت حجۃ الوداع سے واپس آ کر حضرتؐ علیل ہو گئے جب یہ خبر اطراف و جوانب میں پہنچی تو بعض لوگوں نے نبوت کا دعوے کیا اور بغاوت پھیلا دی مثلاً بنی حنیفہ میں مسیلمہ کذاب۔ بنو اسد میں طلیحہ بن خویلد اور اسود عنسی اور سجاح بنت حارث تمیمیہ نے۔ سب سے پہلے اسود عنسی نے قبائل مذحج و نجران کو اپنے ساتھ ملا کر تمام یمن میں شورش برپا کر دی اور شہر بن باذان کو مار کر صنعا فتح کر لیا اور اسکی بیوی آزاد کو اپنی بیوی بنا لیا۔ لیکن چار مہینہ نہ گزرنے پائے تھے کہ آزاد کے چچازاد بھائی فیروز اور اسود کے سالار لشکر قیس بن عبد یغوث آزاد سے سازش کر کے ایک رات کو اسود کے گھر میں گھس گئے اور اسود کو ذبح کر ڈالا اور صبح کو اسلامی جھنڈا صنعا میں لہرا دیا اور اسلامی عامل جو بھاگ کر چھپ گئے تھے پھر اپنے علاقوں میں آ کر حکمرانی کرنے لگے۔ باقی مدعیان نبوت کا حال خلافت حضرت ابوبکرؓ میں لکھا جائیگا۔

مختلف واقعات سنہ ۱ھ۔ (۱) نماز پنجگانہ کی ۱۷ رکعتیں قرار پائیں (۲) زکوٰۃ فرض ہوئی (۳) جمعہ یوم السبت قرار پایا (۴) اذان و اقامت مقرر ہوئے (۵) سلمان فارسی مسلمان ہوئے (۶) بعض اصحاب کو ایک دوسرے کا اور علیؓ کو اپنا بھائی بنایا (۷) عبداللہ بن سلام یہودی عالم مسلمان ہوا (۸) زفاف حضرتؐ با عائشہؓ۔

سنہ ۲ھ۔ (۱) نکاح فاطمہؑ علیؓ کیساتھ (۲) حکم جہاد (۳) جزیہ کا تقرر (۴) تحویل قبلہ از جانب بیت المقدس بطرف کعبہ (۵) فرض صیام رمضان (۶) حکم فطرہ و عید الفطر۔

سنہ ۳ھ۔ (۱) ام کلثوم بنت خدیجہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے (۲) آپکا نکاح حفصہ بنت عمرؓ سے (۳) آپکا نکاح زینب بنت خزیمہ کیساتھ (۴) امام حسنؑ پیدا ہوئے۔

سنہ ۴ھ۔ (۱) امام حسینؑ پیدا ہوئے (۲) حرمت خمر کا پہلا حکم ۴ھ میں دوسرا حکم اور ۵ھ میں تیسرا حکم (۳) نماز خوف اور نماز قصر کا آغاز (۴) ام سلمہؓ سے حضرتؐ کا نکاح۔

سنہ ۵ھ - (۱) نزول آیۂ تیمم (۲) عرب کے کئی قبیلے آپکی خدمت میں آکر مشرف باسلام ہوئے (۳) آپکا نکاح زینب بنت جحش سے ہوا (۴) نزول آیۂ حجاب (۵) حج کا فرض ہونا مگر قاضی عیاض نے سنہ ۹ھ میں حج کا فرض ہونا لکھا ہے بعض نے سنہ ۶ھ میں اور بعض نے سنہ ۸ھ میں لکھا ہے۔

سنہ ۶ھ (۱) آپکا نکاح ام حبیبہ سے حبشہ میں (۲) نزول حکم ظہار۔

سنہ ۷ھ (۱) رجعت شمس برائے علی بمقام صہبا بوقت واپسی از خیبر (۲) ماہ ذیقعدہ میں آنحضرت ۲ ہزار مہاجر و انصار کے ساتھ عمرۃ القضا بجالائے (۳) نکاح آنحضرت با میمونہ (۴) اسلام ابوہریرہ۔

سنہ ۸ھ (۱) اسلام خالد و عمرو بن عاص (۲) منبر کی ابتدا (۳) آنحضرت نے فتح مکہ کے بعد خالد کو ساڑھے تین سو آدمی کے ساتھ بنی جذیمہ جو مسلمان ہو چکے تھے انکی حالت دریافت کرنیکے لئے بھیجا اور حکم دیا کہ کسی سے لڑنا نہیں۔ مگر خالد کا چچا ایام جاہلیت میں بنی جذیمہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا خالد نے دل میں انکے انتقام کی ٹھانی اور ایک بہانہ نکالکر بہت سے بنی جذیمہ قتل کرا دئے خالد کے اس فعل کی خبر رسول اللہ کو پہنچی تو خالد سے بہت ناراض ہوئے اور حضرت دعا کی کہ بارالہا میں خالد کے فعل سے بری الذمہ ہوں کیونکہ اسنے مخالفت رسول کا کچھ خیال نہ کیا اور حضرت علی کو مال دیکر بھیجا کہ انکا خون بہا دیکر آؤ حضرت نے خون بہا دیکر جو روپیہ بچا وہ بھی انہیں تقسیم کر دیا جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔

سنہ ۹ھ (۱) بنی تمیم نے بغاوت کی مگر مغلوب ہوئے (۲) کعب بن زہیر شاعر مسلمان ہوا (۳) اہل طائف یعنی بنی ثقیف نے اسلام قبول کیا (۴) علی نے بنی طے میں جاکر اسلام پھیلایا (۵) آنحضرت عائشہ و حفصہ سے ناراض ہو کر ایک ماہ تک معتکف رہے (۶) حضرت ابوبکر سورہ برات کی چند آیتیں لیکر ایام حج میں اہل مکہ کو سنانے بھیجے گئے مگر بحکم خدا راستہ سے واپس بلا لئے گئے اور حضرت علی اس کام پر مامور ہوئے (۷) کلثوم بنت خدیجہ کا انتقال ہوا۔

سنہ ۱۰ھ (۱) نصارائے نجران سے مباہلہ کی ٹھہری نزول آیۂ مباہلہ پر رسول اللہ علی فاطمہ اور حسنین کو ساتھ لیکر مباہلہ کو نکلے۔ نصاریٰ مباہلہ پر راضی نہ ہوئے اور خراج قبول کرکے صلح کر لی۔

سنہ ۱۱ھ - (۱) صفر سنہ ۱۱ھ میں آپ نے اپنے ایام مرض میں اسامہ بن زید کو امیر بنا کر اور حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن الجراح اور دیگر بہت سے صحابہ کو اسامہ کی ماتحتی میں مقرر کرکے رومیوں سے لڑنیکے واسطے شام کیطرف روانہ کیا۔ بعض اصحاب نے جانے میں تامل کیا تو آپ نے فرمایا لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ (خدا کی لعنت ہو اس شخص پر جو لشکر اسامہ کیساتھ نہ جائے) چنانچہ اسکو حکم کے ساتھ جانا پڑا ... مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر مقام جرف اجتماع لشکر کی منتظر تھی کہ آنحضرت کی وفات کی خبر پہنچی اور اسامہ کو مدینہ واپس آنا پڑا۔

رسول اللہ کے ایام مرض اور وفات سنہ ۱۱ھ صفر کے دس دن باقی تھے کہ آپ بیمار ہوئے اور ۱۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ بوقت دوپہر انتقال فرمایا دوشنبہ کا دن گزر کر شب چہارشنبہ آدھی رات کو جس حجرہ میں وفات پائی تھی وہیں دفن ہوئے۔ دفن میں تاخیر نماز کیوجہ سے ہوئی کیونکہ جوق جوق لوگ آکر دس دس کی تعداد سے حجرہ میں جاکر نماز پڑھتے تھے حضرت ابوبکر عمر وغیرہ حضرت کی تجہیز و تکفین اور دفن میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ وہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جو تین میل کے فاصلہ پر خلافت کا جھگڑا چکانے گئے ہوئے تھے جہاں انصار سعد بن عبادہ کو خلیفہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے جب انسے جناب ابوبکر مقدمہ خلافت میں کامیاب ہو کر آئے ہیں تو رسول اللہ دفن ہو چکے تھے۔ آپ کی تجہیز و تکفین حضرت علی اور حضرت عباس اور انکے بیٹوں نے کی۔ (کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ ارجح المطالب صفحہ ۶۱ المرتضیٰ صفحہ ۲۹ نہج البلاغہ ...)

وفات سے تین دن پہلے جمعرات کے دن آپ نے حاضرین کو فرمایا کہ دوات قلم لاؤ تاکہ ایسی بات لکھ جاؤں جسکے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو حضرت عمر بھی موجود تھے بولے کہ رسول اللہ درد کی شدت میں ایسا کہتے ہیں۔ ہمکو خدا کی کتاب بس ہے ... آپ اکثر بیہوش ہو جاتے ... ناراض ہو کر فرمایا تم لوگ میرے سامنے سے چلے جاؤ۔ یہ روایت مشہور ہے ... ایام مرض میں آخری ... دن ... حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور

انہوں نے نماز پڑھائی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ آنحضرت نے حضرت ابوبکر کو اسامہ کی ماتحتی میں شام کیطرف روانہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ جو اسامہ کے لشکر کیساتھ نہ جائے اسپر خدا کی لعنت ہو تو ضرور حضرت ابوبکر اسامہ کے پاس مقام جرف چلے گئے ہونگے اور اسامہ کیساتھ بعد وفات رسول آئے ہونگے حالانکہ نماز والی روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس صبح پیر کو رسول اللہ کی وفات ہوئی ہے اسدن صبح کی نماز پڑھا کر حضرت ابوبکر اپنے مکان کو محلۂ سنح میں چلے گئے تھے۔ اسپر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ باوجود لعنت کرنیکے حضرت ابوبکر لشکر اسامہ کیساتھ کیوں نہیں گئے۔ جب آپکا وقت آخر ہوا تو علی کو بلوا کر اپنے کپڑے میں لے لیا جو آپ اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے بغلگیر رہے یہانتک کہ انتقال کر گئے منجملہ اسکے جو فرمایا کہ جو حضرت علی کو کہیں ایک یہ تھی کہ اے علی میرے بعد تمہیں بہت بہت تکلیف پہنچیگی دلتنگ نہونا اور جب دیکھو کہ لوگ دنیا کیطرف رغبت کرتے ہیں تم آخرت کو اختیار کرنا۔ (منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج جلد ۲ ص ۶۹۰)

اولاد سوائے ابراہیم کے جو ماریۂ قبطیہ سے تھے آپکی تمام اولاد حضرت خدیجہ سے تھی (بیٹے) قاسم بعثت سے پہلے مکہ میں پیدا ہوئے دو برس کے ہوکر مرگئے۔ اسیطرح عبداللہ جو طیب و طاہر کے نام سے مشہور ہیں قبل بعثت ہی انتقال کر گئے ابراہیم ۸ھ میں پیدا ہوئے سوا برس کے ہوکر مرگئے (بیٹیاں) علمائے شیعہ کے نزدیک صرف حضرت فاطمہ حضرت کی اکلوتی بیٹی تھیں بعثت کے پانچویں سال پیدا ہوئیں اور ۱۸ سال کی عمر میں ۱۱ھ میں انتقال کر گئیں۔ اور زینب و رقیہ اور ام کلثوم آنحضرت کی ربیبہ جناب خدیجہ کے پہلے شوہر سے تھیں علمائے اہل سنت لکھتے ہیں کہ یہ آنحضرت کی بیٹیاں تھیں چنانچہ زینب بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں ۸ھ میں انتقال کر گئیں رقیہ بعثت سے ۷ سال پہلے پیدا ہوئیں ۲ھ میں انتقال ہوا ہجرت حبشہ سے پہلے حضرت عثمان سے نکاح ہوا تھا ام کلثوم بعثت سے ۵ سال پہلے پیدا ہوئیں ۹ھ میں انتقال ہوا۔ رقیہ کے بعد انکا بھی حضرت عثمان سے نکاح ہوا تھا۔

ازواج علاوہ ماریہ اور ریحانہ اور چند اور کنیزوں کے آپ کی ۱۲ ازواج تھیں جنمیں سے ۹ آپکے بعد تک زندہ رہیں سوائے عائشہ کے کوئی باکرہ حضرت کے نکاح میں نہیں آئی۔

نمبر شمار	نام زوجہ	سنہ نکاح	سنہ وفات	کیفیت
۱	خدیجہ بنت خویلد	۱۵ سال قبل بعثت	رمضان ۱۰ بعثت	چالیس سال کی عمر میں حضرت کے نکاح میں آئیں سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں۔ آنحضرت آخر دم تک ان کی خوبیاں بیان کرتے رہے۔
۲	سودہ بنت زمعہ	۱۰ بعثت	۲۳ھ	حضرت خدیجہ کی وفات پر حضرت عائشہ سے پہلے آنحضرت نے ان سے نکاح کیا۔
۳	عائشہ بنت ابی بکر	۱۰ بعثت	رمضان ۵۷ھ یا ۵۸ھ	شوال ۱۰ بعثت میں جبکہ عائشہ کی عمر ۶ سال کی تھی نکاح ہوا اور ۲ھ میں ۹ سال کی عمر میں مدینہ میں زفاف واقع ہوا۔
۴	حفصہ بنت عمر	۳ھ	۴۱ یا ۴۵ھ	۵ سال قبل از بعثت پیدا ہوئیں عمر ۶۰ سال۔
۵	زینب بنت خزیمہ	رمضان ۳ھ	ربیع الثانی ۴ھ	ام المساکین ان کا لقب ہے۔
۶	ام سلمہ بنت ابی امیہ	شوال ۴ھ	۶۱ھ	عمر ۸۴ سال
۷	زینب بنت جحش	ذیقعدہ ۵ھ	۲۰ یا ۲۱ھ	حضرت کی پھوپھی امیمہ کی بیٹی تھیں آپنے انکا نکاح زید بن حارثہ سے کر دیا تھا مگر زید نے طلاق دیدی تو آپنے نکاح کر لیا۔ عمر ۵۳ سال۔
۸	جویریہ بنت الحارث	رمضان ۵ھ	۵۰ یا ۵۶ھ	عمر ۲۰ سال جنگ بنی مصطلق میں قید ہوکر آئیں حضرت نے آزاد کرکے نکاح کر لیا۔
۹	ام حبیبہ بنت ابی سفیان	۷ھ	۴۴ھ	عبیداللہ بن جحش کی بیوی تھی انکے ساتھ حبشہ ہجرت کی عبیداللہ ۷ھ میں حبشہ میں مر گیا تو حضرت کی درخواست پر نجاشی نے ام حبیبہ کا آپ سے نکاح کر دیا اور ۷ھ میں حبشہ سے آکر خدمت میں آئیں۔

۱۰	صفیہ بنت حی بن اخطب	سنہ ۷ھ	سنہ ۵۰ یا ۵۲ھ	خیبر سے ۱۷ سال کی عمر میں آپکی زوجیت میں آئیں۔
۱۱	میمونہ بنت الحارث	ذیقعدہ سنہ ۷ھ	سنہ ۵۱ یا ۶۱ھ	میمونہ کی بہن ام الفضل لبابہ کبریٰ حضرت عباس عم رسول کی زوجیت میں تھیں اور اسماء بنت عمیس بھی انکی مادری بہن تھی۔
۱۲	اسماء بنت نعمان ابی الجون بن شراحیل کندی	سنہ ۹ھ	در عہد عثمان	انکو باپ نے آنحضرت کے پاس بھیجا تھا مگر حضرت عائشہ و حفصہ کے حسد کی وجہ سے زفاف سے پہلے ہی انکے باپ کے پاس واپس بھیجدیا گیا سنہ ۹ھ چونکہ آنحضرت نے ان سے زفاف نہیں کیا اس سبب ام المومنین نہیں سمجھی گئیں مہاجر بن ابی امیہ مخزومی نے انسے نکاح کرلیا اور اسکے بعد قیس بن مکشوح نے

حضرت ابوبکر بن ابو قحافہ عثمان

سنہ ۱۱ھ — سنہ ۱۳ھ

آپ قریش کے قبیلہ بنی تیم سے تھے رسول اللہ سے دو سال چھوٹے تھے۔ ۳۸ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے رسول اللہ کی وفات ہوتے ہی انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے سعد بن عبادہ خزرجی کو خلیفہ بنانا چاہا یہ سنکر حضرت ابوبکر حضرت عمر اور ابوعبیدہ بن الجراح بھاگے ہوئے سقیفہ میں پہونچے اور بہت کچھ جھگڑے اور ردوکد کے بعد حضرت عمر حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنانے میں کامیاب ہوگئے۔ اس عرصہ میں علی ع آنحضرت کی تجہیز و تکفین میں مصروف رہے اور جب لوگ سقیفہ سے واپس آئے تو رسول اللہ دفن ہو چکے تھے۔ مدینہ میں آکر تو بیعت عامہ لی علی اور دیگر بنی ہاشم اور نیز سلمان فارسی عمار یاسر مقداد بن الاسود ابوذر غفاری خزیمہ بن ثابت۔ ابوایوب انصاری جابر بن عبداللہ بریدہ بن الحصیب۔ براء بن عازب۔ خالد بن سعید بن عاص ابی بن کعب اور عتبہ بن ابی لہب وغیرہ نے بیعت سے انکار کیا اور کچھ لوگ جناب فاطمہ کے گھر میں پناہ گزین ہوگئے حضرت عمر کچھ آدمیوں کیساتھ آگ اور لکڑیاں لیکر دروازہ فاطمہ پر پہنچے اور قسم کھائی کہ گھر سے نکلکر بیعت کرو ورنہ اس گھر میں آگ لگاکر تم سبکو پھونک دونگا مجبوراً سوائے علی کے اُن سب نے نکلکر بیعت کرلی اور بقیہ لوگوں نے بھی بیعت کرلی مگر حضرت علی نے بیعت نہ کی کیونکہ بروایت بخاری جناب فاطمہ بسبب میراث نہ دینے کے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے ناراض رہیں اور تا وقت وفات جو ۶ ماہ بعد ہوئی ان سے ہمکلام نہ ہوئیں مگر جب فاطمہ کا انتقال ہوگیا تو آپنے بھی مصالحت کرلی اسیطرح سعد بن عبادہ نے بیعت نہ کی اور شام کو چلے گئے جہاں وہ حضرت عمر کے زمانہ میں کسی آدمی کو بھیجکر قتل کرادیے گئے خلیفہ ہوتے ہی حضرت ابوبکر نے لشکر اسامہ کو جو حضرت کی وفات کی وجہ سے جانے سے رک گیا تھا۔ شام کیطرف روانہ کردیا اسامہ ارض بلقاء میں پہنچکر بنی قضاعہ سے لڑائی چھیڑ دی اور تقریباً ۲ ماہ میں بہت سے قیدی اور مال غنیمت لیکر مراجعت کی۔ آنحضرت کی وفات کے وقت تک تقریباً کل عرب مسلمان ہوگیا تھا آپکی وفات کی خبر سنکر بعض عرب نے حضرت ابوبکر کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ نے انکو خلیفہ نہیں بنایا خاندان نبوت میں کوئی شخص خلیفہ ہوتا تو ہمکو انکار نہ تھا تم لوگوں نے مستحقین خلافت کو محروم کرکے خلافت کو غصب کیا ہے اور بعض نے نبوت کا دعویٰ کیا اور بعض مرتد ہوکر اُن مدعیان نبوت سے مل گئے غرض مکہ۔ مدینہ اور بحرین کے شہر جوثا کے سوا تمام اہل عرب نے سرکشی اختیار کی۔ طلیحہ نے جو مدعی نبوت ہوا تھا قبائل بنی اسد غطفان ہوازن اور طے کو اپنے تابع بناکر مدینہ کے مشرق میں بہت دور تک اپنی حکومت وسیع کرلی۔ خالد بن ولید اور عدی بن حاتم نے بمقام بزاخہ شکست دی طلیحہ شام کیطرف بھاگ گیا بنی اسد اور بنی غطفان وغیرہ ایمان لے آئے۔ بعد میں طلیحہ نے حضرت عمر کے زمانہ میں شام سے آکر اسلام قبول کیا۔

بنی تغلب سے سجاح شہر موصل کی ایک نصرانی عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا عرب کے سرکشیوں کا حال سنکر عرب میں اپنی نبوت و ریاست پھیلانے کی غرض سے اپنے چار سو تابعین کے ساتھ بنی تمیم میں آئی اور بنی تمیم و بعض دیگر قبائل کو اپنا پیرو بنالیا اور چار ہزار سوار سے مسیلمہ کذاب جو یمامہ میں مدعی نبوت ہوا تھا چڑھائی کی مسیلمہ نے سفیر بھیجکر ملاقات تنہائی پیدا کرلیا۔ یہاں مسیلمہ نے آس سے آشنائی کرلی اسکے مریدوں نے اسکا جھوٹ ثابت ہوگیا وہ اپنے قبیلوں کو چلے گئے اور سجاح موصل کو واپس چلی گئی اور بحالت گمنامی بسر کرنے لگی معاویہ کے زمانہ میں مسلمان ہوگئی۔ آنحضرت کی حیات ہی میں مسیلمہ نے دعوت نبوت کرکے یمامہ کو وسیع علاقہ میں اپنی ریاست قائم کرلی تھی حضرت ابوبکر نے خالد بن ولید کو بڑی فوج سے سرکوبی کیواسطے بھیجا مسیلمہ چالیس ہزار فوج لیکر مقابلہ کو آیا اور خونریز جنگ ہوئی آخر مسیلمہ شکست کھاکر مارا گیا اس جنگ

۱۰ مسلمان جن میں اکثر حافظ و قاری قرآن تھے مارے گئے۔
مانعین زکوٰۃ میں مالک بن نویرہ یربوعی کا واقعہ نہایت مشہور ہے جو صحابی تھے خالد بن ولید نے باوجود اقرار اسلام مالک اور
انکے قبیلہ کے بہت سے آدمیوں کو قتل کرا دیا اور اسی شب کو اسکی بیوی کو اپنی زوجہ بنا لیا غرض ۱۲ھ کے شروع ہوتے ہوتے اہل بحرین اہل
عمان اہل مہرہ۔ اہل یمن۔ اہل حضر موت وغیرہ جو خلافت صدیقی سے انکار کرتے تھے مغلوب کر لئے گئے۔
بغاوتوں کی سرکوبی سے فارغ ہو کر حضرت ابوبکر نے قرآن کی آیتیں جو چمڑوں۔ پتوں وغیرہ پر متفرق لکھی ہوئی تھیں یا لوگوں کو حفظ
یاد تھیں ایک جگہ جمع کر کے لکھوائیں حضرت عمر کے عہد میں اسکی تکمیل ہوئی۔ پھر حضرت عثمان کے زمانہ میں از سر نو ترتیب دی گئیں۔
وہی اب تمام عالم میں رائج ہیں۔ حضرت ابوبکر کے زمانہ میں ۱۲ھ۔ حیرہ مع تمام عراق عرب کے جو فرات کے مغرب میں ہے ایرانیوں سے
مسلمانوں نے چھین لیا۔ اسی ۱۳ھ میں حضرت ابوبکر نے چار سرداروں کی ماتحت فوج کثیر شام کے مختلف علاقے فتح کرنیکو روانہ کی
چنانچہ زیر ہونے کے بعد اس ۴۴ ہزار فوج کا مقابلہ ۳۰ اگست ۶۳۴ء۔ ۳۰ جمادی الثانی کو بمقام یرموک ۲ لاکھ ۴ ہزار آدمیوں سے
ہو گئے تھے کی لڑائی کے بعد رومی شکست کھا کر بھاگے ایک لاکھ ۴۰ ہزار کھیت رہے مسلمان صرف ۳ ہزار مارے گئے اسی زمانہ میں تمام جنوبی شام مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا
جنگ یمامہ کا معرکہ قتال گرم ہو رہا تھا حضرت ابوبکر سوا دو برس خلافت کر کے ۶۳ سال کی عمر میں ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو انتقال کر گئے
وقت وفات حضرت عمر کو خلیفہ بنا گئے آپ رسول اللہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ مدینہ دار الخلافہ تھا۔

۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ۶۳۴ء حضرت عمر ابن الخطاب ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ھ ۶۴۴ء

حضرت عمر آپ قبیلہ بنی عدی سے تھے۔ ابوجہل کے بھانجے تھے۔ رسول اللہ سے ۱۳ برس چھوٹے تھے ۳۳ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے۔
آپکے عہد میں ۱۳ھ سے ۱۸ھ تک مسلمانوں نے ابوعبیدہ بن الجراح کی ماتحتی میں تمام ملک شام فتح کر لیا۔ دمشق۔ طبریہ۔ حمص۔ حماۃ۔ لاذقیہ۔
قنسرین۔ انطاکیہ۔ قیساریہ۔ اجنادین۔ غزہ۔ عسقلان۔ رملہ۔ عکہ۔ بیروت۔ یافہ۔ نابلس۔ صیدا۔ الفامیہ۔ بیت المقدس وغیرہ
تمام مشہور علاقے فتح کر لئے شام کی فتح میں دمشق (رجب ۱۴ھ) اور اجنادین (۱۵ھ) کی لڑائیاں اور سب سے آخر فتح بیت المقدس (ربیع الثانی
۱۵ھ) مشہور ہیں۔ ۱۷ھ و ۱۸ھ میں مسلمانوں نے عیاض بن غنم کی ماتحتی میں الجزیرہ اور ارمنیہ بھی فتح کر لئے رقہ۔ نصیبین۔
حران۔ رہا۔ سمیساط۔ قرقیسیا۔ حصن کیفا۔ منبج۔ راس عین۔ عین الورد۔ آمد۔ میافارقین۔ باروین۔ موصل۔ ارض روم۔ بدلیس۔
خلاط۔ ملطیہ۔ وغیرہ فتح ہو گئے۔ ۱۳ھ سے ۱۶ھ تک مسلمانوں نے سعد بن ابی وقاص کی ماتحتی میں تمام عراق عرب فتح کر لیا تکریت
ہیت اور قرقیسیا بھی فتح ہو گئے۔ عراق کی فتح میں جنگ قادسیہ (محرم ۱۴ھ) فتح مدائن (صفر ۱۶ھ) جو بغداد کے قریب ایرانیوں کا دار السلطنت تھا
اور جنگ جلولا (ذیقعدہ ۱۶ھ) بہت مشہور ہیں ۱۷ھ میں اہواز۔ شوشتر۔ رامہرمز اور سوس غرض کل خوزستان فتح ہو گیا۔
جنگ جلولا سے شکست کھا کر یزدجرد بادشاہ ایران رے کیطرف بھاگ گیا اور وہاں کام چلتا نہ دیکھ کر مرو میں جا رہا اور مسلمانوں کے مقابلے
میں جمع کرنے لگا چنانچہ ۲۱ھ میں ڈیڑھ لاکھ ایرانی فوج لشکر گیر بمقام نہاوند مسلمانوں کے مقابلے میں آئی نعمان بن مقرن نے
۳۰ ہزار مسلمانوں سے ایرانیوں کو شکست فاش دی مگر نعمان بھی ایک تیر کھا کر مارا گیا اور حذیفہ بن الیمان اسکی جگہ سپہ سالار مقرر ہوا
نہاوند کی فتح فتح الفتوح کے نام سے مشہور ہے مسلمانوں کے تعاقب میں ایک لاکھ سے زیادہ ایرانی تعاقب میں مارے گئے بقیہ ہمدان پہنچ کر
مسلمانوں نے ہمدان کا محاصرہ کر لیا غرض اسی ۲۱ھ میں ہمدان دینور اصفہان اور ۲۲ھ میں قومس جرجان اور آذربیجان اور
[illegible] ۲۲ھ میں احنف بن قیس خراسان فتح کرنے روانہ کئے گئے انہوں نے ہرات فتح کر کے مرو شاہجہان پر چڑھائی کی۔ یزدجرد مرو رود
بھاگ گیا احنف نے مرو فتح کر کے مرو رود پر چڑھائی کی۔ یزدجرد بلخ بھاگ گیا۔ احنف نے مرو رود اور بلخ بھی فتح کر لیا۔
[illegible] ترک کی حکومت میں چلا گیا اور فرغانہ میں مقیم ہوا غرض احنف نے نیشاپور سے طخارستان تک تمام ملک خراسان فتح کر لیا
[illegible] جور۔ اصطخر۔ کازرون۔ فسا۔ دارابجرد۔ شیراز۔ ارجان۔ [illegible]۔ جہرم۔ [illegible]۔ کرمان۔ سیستان۔ مکران [illegible]

اور بیرقہ بھی فتح کر لیے۔ سنہ ۱۸ھ سے سنہ ۲۰ھ تک مسلمانوں نے عمرو عاص کی ماتحتی میں مصر اور سکندریہ فتح کر لیے۔ سنہ ۲۱ھ میں عمرو بن عاص کے خالہ زاد
بھائی عقبہ بن نافع نے علاقہ برقہ فتح کر لیا۔ سنہ ۱۵ھ میں حضرت عمر نے دیوان عطا کا اختراع کیا تمام عرب کے جدا جدا وظائف و تنخواہیں مقرر کیں۔
اس وقت تک نامہ ہو کیا تھا۔ سنہ ۱۶ھ میں حضرت علی کے مشورہ سے جو آپکے مشیر خاص تھے سنہ ہجری یکم محرم سے جاری کیا اس سے پہلے عام الفیل سے
حساب لگایا جاتا تھا۔ اہل فرنگ سنہ ہجری ۲۲ جولائی سنہ ۶۲۲ء سے شمار کرتے ہیں۔[1]
سنہ ۱۴ھ میں حضرت عمر نے بصرہ آباد کرایا تاکہ ہند اور فارس کا راستہ اہل عرب کے قبضہ میں رہے اور سنہ ۱۷ھ میں کوفہ آباد کر کے عراق کا دار الحکومت
مقرر کیا۔ مورخین کہتے ہیں کہ حضرت عمر اول شخص ہیں کہ رمضان سنہ ۱۴ھ میں تراویح پڑھنے کا حکم دیا۔ اول آپ ہی نے درہ بنایا اور رعیت کی
صحیح حالت کے جاننے کے لیے گشتی بازیاں مقرر کیں۔ اول خلیفہ ہیں جو امیر المومنین کے نام سے مشہور ہوئے۔ ام الولد کی فروخت کو منع کرنا، متعہ النساء قرآن حقیقت
کی مخالفت، قاضیوں کا شہروں میں مقرر کرنا مورخین نے آپکی اولیات میں شمار کیا ہے۔ بروایت روضۃ الاحباب آپکے زمانہ میں
چھتیس شہر مع توابع و لواحق کے مسخر ہوئے۔ چار ہزار مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ چار ہزار کنشت ویران ہوئے اور ایک ہزار نو سو
مسجدوں میں روز جمعہ کے خطبہ کے لیے منبر مرتب ہوئے۔ شہروں میں جامع مسجدیں تعمیر ہونی شروع ہوئیں۔ آپنے عمار بن یاسر کو کوفہ کا، ابو موسیٰ اشعری کو بصرہ کا، عمرو بن عاص کو مصر کا،
شام، مصر اور موصل میں گورنر مقرر کیے۔ آپ ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کو ۶۳ سال کی عمر میں مغیرہ بن شعبہ کے ایرانی غلام ابو لولو فیروز کے
ہاتھ سے زخمی ہو کر یکم محرم کو انتقال کر گئے۔ ساڑھے دس سال خلافت کی۔ حضرت ابو بکر کے پہلو میں دفن ہوئے۔ مرتے وقت
مرتے وقت خلافت کو شوریٰ پر چھوڑا۔ شوریٰ کے رکن اعلیٰ عبد الرحمن بن عوف نے حضرت عثمان کو خلیفہ بنایا۔ لوگ جناب
علی کی بیعت کرو

حضرت عثمان بن عفان

سنہ ۲۴ھ — سنہ ۳۵ھ

آپ قریش کے قبیلہ بنی امیہ سے تھے۔ ۳۹ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ سے چھ سال چھوٹے تھے۔ سنہ ۲۳ھ میں محرم کی ۴ تاریخ کو بعد
میں سخت منازعت کے بعد عبد الرحمن بن عوف نے حضرت علی کے مقابلہ میں حضرت عثمان کو ترجیح دیکر خلیفہ بنایا۔ حضرت علی نے
آپکے زمانہ میں سنہ ۲۵ھ میں آذربیجان اور ارمینیہ کی بغاوتیں فرو کی گئیں۔ خلاط، بردعہ، شکور، قلیہ، کسکر اور مقامات
دبیل، شمشاط صلح سے فتح ہوئے۔ پھر جزیرہ ران، جارجیا، تفلیس اور کل قفقاز دربند تک فتح ہو گیا۔ شام کے
رومیوں سے بہت سا علاقہ چھین لیا۔ عمرو بن عاص نے بادشاہ نوبہ کو باجگزار بنایا۔ سنہ ۲۶ھ میں لشکر اسلام بہت سا مال غنیمت لیکر مراجعت کی۔
افریقیہ (تونس) میں جا پہنچا اور قیروان کے قریب رومیوں کی ایک بھاری فوج کو سخت شکست دی۔ سپہ سالار جرجیر مارا گیا۔
اہل افریقیہ نے ۲۵ لاکھ دینار دیکر صلح کر لی۔ عبد اللہ بن نافع افریقیہ کا گورنر مقرر ہوا اور اسنے ملک سپین کا بہت سا علاقہ فتح کر لیا۔
اہل قبرص پر حملہ کیا۔ انہوں نے خراج دینا منظور کیا اور قبرص میں مسلمانوں کی مسجد تعمیر ہوئی۔ سنہ ۲۹ھ میں دوبارہ فارس کی بغاوت
سنہ ۳۰ھ میں طبرستان کا بہت سا علاقہ فتح ہوا۔ اسی سال حضرت عثمان نے قرآن کے تمام نسخے (بسبب اختلاف قراءت) جمع کر کے
لغت قریش کے موافق مرتب کرایا۔ باقی تمام نسخوں کو پھاڑ ڈالا اور جلوا دیا اور اپنے مرتب کیے ہوئے قرآن کو رائج کیا جو اب تک مروج ہے۔ اسی سال
سیستان اور کرمان کی بغاوتیں فرو کی گئیں۔ نیشاپور، جوین، بیہق، بست، خرزخاف، اسفراین، نسا، ابیورد، طوس، سرخس، ہرات
فتح اور طخارستان دوبارہ فتح ہوا۔ حاکم مرو نے صلح کر لی۔ مرو رود، جوزجان، طالقان اور فاریاب، بلخ بھی فتح کر لیے گئے۔ کابل
زابلستان، غزنی فتح ہوئے۔ شاہ کابل مسلمان ہو گیا۔ سنہ ۳۱ھ یعنی سنہ ۶۵۱ء میں یزدجرد مرو کے حاکم کی بیوفائی سے جسکے پاس وہ بھاگ کر چلا گیا تھا کہ اسنے اسکو قتل کرایا۔ اسی سال رومیوں نے مصر و اسکندریہ چھین لینے کے لیے

[1] چونکہ پہلے ایران کا حساب قمری مہینوں ... اور عیسائیوں کا شمسی ... اس سبب سے مسلمانوں کا سال عیسائیوں کے سال سے ...
دس روز چھوٹا ہوتا ہے ... سال کا فرق پڑ جاتا ہے یعنی عیسائیوں کے ۹۷ سال مسلمانوں کے سو برس کے برابر ہوتے ہیں۔ اگر سنہ ...
نکالنا ہو تو سنہ عیسوی سے ۶۲۱ ... سنہ ہجری یکم محرم ۱۳۲۱ ... جمع کر دو ...

حضرت علی کی خلافت ... حضرت ابو بکر کے زمانہ میں ... کیا اس جنگ میں

مسلمانوں نے روکا خلیج قسطنطنیہ میں علیہ کے قریب لڑائی ہوئی رومی شکست کھا کر صقلیہ کی طرف بھاگ گئے یہ لڑائی جنگ صواری (مستولوں کی لڑائی) کے نام سے مشہور ہے۔ ۳۳ھ میں قفقاز میں ترک اور خزر مسلمانوں سے لڑنے کو متفق ہو گئے اور تفلیس کی فتح کے لئے کی جمعیت نے مسلمانوں کو شکست دی بہت سے مسلمان مارے گئے بقیہ ربند اور جرجان کی طرف منتشر ہو گئے اسی سال معاویہ نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے لوٹا بہت قیدی اور مال لیکر واپس آیا اسی سال عامل مصر نے کچھ حصہ حبشہ (نوبہ) کا فتح کر لیا۔ ۳۳ھ میں اہل قبرص نے رومیوں کی مدد سے بغاوت کی مگر معاویہ نے ان کو مغلوب کیا اور ۱۲ ہزار مسلمان قبرص میں بھیجکر مسلمانوں کی ایک آبادی قائم کر دی۔ ۳۵ھ میں مصر کے گورنر نے قیصر روم کو اٹھا کے مغرب میں ایک بحری لڑائی میں بڑی بھاری شکست دی اور رودس پر حملہ کر کے لوٹا اور جزیہ لیکر امان دی۔

حضرت عثمان نے ہند اور سندھ پر بھی فوجکشی کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر فوجکشی سے پہلے ایک شخص ابن جبلہ نامی کو بطور سفیر بھیجا گیا اسنے ہندوستان اہل ہند کی کچھ ایسی کیفیت بیان کی کہ فوجکشی کا ارادہ موقوف رہا۔ حضرت عثمان اول خلیفہ ہیں جنہوں نے پولیس کے طور پر سپاہی مقرر کئے حضرت عثمان نے اکثر صحابہ کو معزول کر کے اپنے نا اہل فاسق و فاجر رشتہ داروں کو جنکو شرف صحابیت بھی حاصل نہ تھا صوبجات کا گورنر مقرر کیا یہ رعایا پر کمال ظلم کرتے تھے۔ لوگوں نے فریادیں کیں لیکن آپ نے انکو معزول نہ کیا اور آپ اپنے کنبہ والوں کے ساتھ فیاضی اور بے انتہا رعایت کرتے تھے۔ ساتھ ہی جلیل القدر صحابیوں عبداللہ ابن مسعود و عمار یاسر اور ابوذر غفاری کیساتھ بے رحمی کی کسی کو پٹوایا کسی کو جلاوطن کسی کا وظیفہ بند کر دیا اور اسی قسم کی بہت سی باتیں آپ سے ایسی ہوئیں کہ رعایا اور اصحاب رسول آپ سے ناراض ہو گئے اور آپ کو گھر ہی میں گھیر لیا اور آخر ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو گھر میں گھسکر آپ کو قتل کر ڈالا مرنیکے بعد دفن بھی نہ کرنے دیتے تھے تین دن تک آپ کی لاش مزبلہ پر پڑی رہی یہانتک کہ آپ کی ایک ٹانگ کتا کھا گیا۔ بعد میں رات کے وقت بمشکل تمام حش کوکب میں دفن کئے گئے جو یہودیوں کا قبرستان تھا حضرت عثمان کا وزیر آپکا داماد مروان تھا جو نہایت بدذات اور شریر تھا اور جسکے برے مشوروں نے زیادہ تر بد انتظامیاں پھیلائیں۔ آپکی عمر ۸۲ سال کی تھی۔ آپنے ۱۲ سال خلافت کی۔ مدینہ دار الخلافہ تھا۔

حضرت علی ابن ابیطالب ۳۵ھ — ۴۰ھ

آپ کے مشہور حضرت علی حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کے شوہر رسول خدا کے چچا زاد بھائی قریش کے قبیلہ بنی ہاشم سے تھے والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا عام الفیل میں ۱۳ رجب کو خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ بعثت کے پہلے یا دوسرے دن رسول کیساتھ نماز پڑھی۔ رسول اللہ نے آپ کو متبنیٰ کر لیا تھا حضرت عثمان کی وفات پر صحابہ نے آپ کو خلافت قبول کرنے پر مجبور کیا مگر خلیفہ ہوتے ہی طلحہ زبیر اور ام المومنین جناب عائشہ نے جو قتل جناب عثمان میں کمال ساعی تھے حضرت علی پر قتل عثمان میں سازش کرنے کا اتہام لگا کر آپ سے مخالفت کی اور بہت سے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنا کر بصرہ پر حضرت علی سے جنگ کی چونکہ اس جنگ میں جناب عائشہ ایک اونٹ پر سوار ہو کر فوج کو لڑا رہی تھیں اس سبب سے یہ لڑائی جنگ جمل کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی جمادی الثانی ۳۶ھ میں ہوئی۔ طلحہ، زبیر اور دس ہزار آدمی حضرت عائشہ کی طرف سے اور پانچ ہزار حضرت علی کی طرف سے مارے گئے۔ حضرت عائشہ شکست کھا کر مغلوب ہوئیں اور حضرت علی نے انکو عزت و حرمت کیساتھ مدینہ بھیجدیا اسی اثنا میں معاویہ نے جو شامیوں کو قتل عثمان کی سازش کے اتہام میں حضرت علی کی طرف سے بھڑکا رہا تھا اور انہیں نہ علی کو خلافت سے معزول کرنے اور خود خلیفہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا جنگ کا سامان کر لیا۔ علی نے بہت سمجھایا نہ مانا آخر علی نوے ہزار فوج لیکر معاویہ کے مقابلہ میں روانہ ہو گئے معاویہ بھی ایک لاکھ ساٹھ ہزار فوج لیکر چلا۔ ذی الحجہ ۳۶ھ میں فریقین کی فوجیں بمقام صفین جمع ہو گئیں۔ مہینہ بھر معمولی لڑائیاں ہوتی رہیں مگر ماہ محرم ۳۷ھ میں لڑائی بند رہی یکم صفر [illegible] سے شام تک لڑائی ہوتی رہی انہوں [illegible] دونوں فوجیں لڑتی رہیں بلکہ نہایت سخت [illegible] معاویہ کی فوج بھاگنے لگی اور شکست ہونے ہی کو تھی کہ [illegible] نیزوں پر قرآن بلند کر لئے اور بآواز بلند [illegible] بھاری لڑائی [illegible]

شور مچاتے تھے لڑائی بند کردی اور علیؑ سے کہا کہ قرآن کو ماننا چاہیے۔ علیؑ نے کہا معاویہ و عمرو عاص اور انکے طرفداروں کو دین سے کوئی واسطہ نہیں میں ان ہی کے واسطے لڑتا ہوں کہ یہ دیندار ہو جائیں۔ انہوں نے فریب دینے کیلئے قرآن بلند کئے ہیں۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور لڑائی بند کردینے پر علیؑ کو مجبور کیا یہ علیؑ سے انحراف کرنیوالے اسوقت سے خارجی کے نام سے مشہور ہوئے۔ پھر اشعث بن قیس علیؑ سے اجازت لیکر معاویہ کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ تم قرآن کیوں بلند کئے ہیں۔ معاویہ نے کہا اس غرض سے کہ تم اور ہم دونوں اس بات پر رجوع کریں جسکا اللہ نے حکم دیا ہے ایک آدمی کو تم اپنی طرف سے حکم مقرر کرو ایک کو ہم اپنی طرف سے مقرر کرتے ہیں۔ وہ دونوں کتاب اللہ کے موافق جو حکم دیں ہم دونوں پر واجب العمل ہو۔ شامیوں نے معاویہ کیطرف سے عمرو عاص کو اور اشعث اور خوارج نے علیؑ کی مرضی کے خلاف ابوموسیٰ اشعری کو علیؑ کی جانب سے حکم مقرر کیا۔ اور ۱۱ صفر ۳۷ھ کو اس امر پر صلح ہوگئی کہ یہ دونوں حکم موافق قرآن و سنت کے حکم دیں اگر خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ حکم دیں تو امت رسول اس حکم سے بیزار ہوجائے۔ اور انکا خون و مال مباح جانے۔ اسوقت فریقین اپنے اپنے گھروں کو پھر جائیں آئندہ ماہ رمضان میں دومۃ الجندل کے قریب مقام اذرح میں فریقین کے حکم چار چار سو آدمیوں کو ساتھ لا کر دونوں حکم آپس میں تنہائی میں بحث کریں اور علیؑ و معاویہ میں سے جسکی نسبت رائے قرار پائے اسکو امیر المومنین بنا دیں۔ غرض ۸ ماہ بعد اذرح میں حسب قرارداد مجمع ہوا۔ عمرو عاص نے ابوموسیٰ اشعری کو دھوکا دیکر معاویہ کو خلیفہ بنا دیا۔ صفین میں نوے لڑائیاں علیؑ اور معاویہ کے درمیان ہوئیں جنمیں معاویہ کے ۹۰ ہزار اور علیؑ کے ۲۰ ہزار آدمی مارے گئے۔

حضرت علیؑ اور انکے طرفداروں نے اس مکاری کے فیصلہ کو منظور نہ کیا۔ اور معاویہ پر دوبارہ فوج کشی کرنے کیلئے لشکر تیار کررہے تھے کہ خارجیوں کی بغاوت کی خبر پہنچی۔ جنگ صفین کے بعد جب فیصلہ تحکیم پر معاویہ سے ۸ ماہ کیلئے صلحنامہ لکھا گیا تو خارجیوں نے شور مچایا کہ ان الحکم الا للہ کہ حکم دینا فقط خدا ہی کیلئے ہے علیؑ انسان کے حکم پر راضی ہوگیا اس لئے مسلمان نہیں رہا اور علیؑ سے علیحدہ ہوکر کوفہ کے پاس مقام حروراء میں آرہے آپ نے بہت سمجھایا کہ حکم کے مقرر کرنیکا حکم خود قرآن میں موجود ہے۔ مگر وہ نہ مانے اور ۱۰ شوال ۳۷ھ کو اپنا ایک سردار مقرر کرکے بغداد سے ۴ فرسخ پر مقام نہروان میں مقیم ہوکر مسلمانوں کو آزار پہونچانے لگے۔ ناچار علیؑ مرتضیٰ نے انپر چڑھائی کی ۱۲ ہزار خارجی تھے ان میں سے بعض نے اطاعت قبول کی بعض کوفہ و مدائن کو چلے گئے ۴ ہزار نے علیؑ کی فوج پر حملہ کیا مگر سب مارے گئے صرف ۹ بچے اور علیؑ کیطرف سے صرف ۹ آدمی شہید ہوئے جنگ نہروان اواخر ۳۸ھ میں ہوئی۔ جنگ نہروان کے بعد علیؑ مرتضیٰ نے براہ موصل شام پر چڑھائی کرنیکا ارادہ کیا مگر سوا چند آدمیوں کے سب نے ماندگی طبیعت و ہتھیاروں کی نادرستی کا عذر کرکے حکم کی تعمیل نہ کی اسواسطے آپنے چند روز تک جنگ کو ملتوی کردیا۔ حضرت عثمانؓ کے محاصرہ کے ایام میں مصر کے گورنر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو محمد بن ابی حذیفہ نے مصر سے نکال دیا اور خود مصر پر قابض ہوگیا۔ علیؑ خلیفہ ہوئے تو صفر ۳۶ھ میں قیس بن سعد بن عبادہ کو اور پھر تھوڑے دنوں بعد محمد بن ابی بکر کو مصر کا گورنر بنایا مگر مصر کے عثمانی گروہ نے بغاوت کی اور معاویہ نے حضرت علیؑ کو خوارج کیساتھ مشغول دیکھکر ۳۸ھ کے شروع میں عمرو عاص کو ۶ ہزار فوج سے مصر پر روانہ کردیا اور حکومت ملک مصر اسکے نام لکھدیا۔ محمد نے تمام حال حضرت علیؑ کو لکھا۔ آپنے مالک اشتر کو محمد بن ابی بکر کی مدد پر روانہ کیا معاویہ کو خبر پہنچی تو راستہ میں عریش کے زمیندار سے مالک کو زہر دلوا دیا۔ الغرض ۳۸ھ میں محمد بن ابی بکر کی عثمانیوں اور عمرو عاص کی فوج سے جنگ ہوئی محمد شکست کھا کر اِدھر اُدھر پوشیدہ ہو گئے اور آخر زندہ ایک گدھے کی کھال میں سیکر جلا دیا گیا اور عمرو عاص نے مصر پر تسلط کرکے معاویہ کی بیعت لی۔

۳۹ھ سے ۴۰ھ تک معاویہ جناب علیؑ کے ملک پر تاخت کرتا رہا یہ وعین التمر۔ ہیت۔ انبار۔ تیمار۔ ثعلبیہ۔ قطقطانہ۔ حجاز۔ مکہ۔ مدینہ وغیرہ اور یمن پر لوٹ مار کیلئے فوجیں بھیجتا رہا جو باشندوں کو قتل و غارت کرتیں جب علیؑ مرتضیٰ کی فوجیں آتیں تو بھاگ جاتیں۔ ۴۰ھ میں باہمی خط و کتابت کے بعد یہ قرار پایا کہ شام و مصر پر معاویہ اور باقی تمام ممالک اسلام پر علیؑ مرتضیٰ حکومت کریں۔ مگر تھوڑے ہی دنوں بعد حضرت علیؑ ۱۹ رمضان کو مسجد کوفہ میں حالت نماز میں عبدالرحمن ابن ملجم خارجی کی زہر آلود تلوار سے زخمی ہوکر بعمر ۶۳ سال ۲۱ رمضان ۴۰ھ کو رحلت کرگئے اور امام حسنؑ کو اپنا جانشین قرار دے گئے۔ [illegible] جنگ جمل ۱۰ رجب ۳۶ھ

۱ ابوالفداء ج ۱ ص ۱۸۱ مروج الذہب ج ۲ ص [illegible] طبری [illegible] ابوالفداء ج ۱ ص ۱۷۹ روضۃ الصفا ج ۲ ص [illegible] حبیب السیر جزو ۴ ص [illegible] طبری فارسی ص ۵۹۱

کو دارالحکومت قرار دیا تھا۔ چونکہ آپ کی تمام ایام خلافت باغیوں سے لڑنے میں بسر ہوئے۔ اس سبب سے فتوحات آپ کے زمانہ میں بہت کم ہوئیں۔ تاہم جنگ جمل کے بعد خراسان و سیستان کی بغاوتیں فرو کر کے انکو مطیع و فرمانبردار بنایا گیا۔ آپ کے عہد میں فارس کا لشکر مکران اور تہرج اور کوہ سی ہو کر قیقان کی پہاڑ تک آیا۔ مگر اہل اسلام لڑ بھڑ کر پھر مکران میں جا ٹھہرے۔

حضرت حسن بن علیؓ

سنہ ۴۰ھ — سنہ ۴۱ھ

حضرت علیؓ کے بعد حضرت امام حسنؓ عراق۔ ایران۔ خراسان۔ حجاز اور یمن وغیرہ میں خلیفہ ہوئے۔ اُن چالیس ہزار آدمیوں نے جنہوں نے حضرت علیؓ سے معاویہ سے جنگ کرنے پر آپ کی نصرت میں مرجانے کی بیعت کی تھی امام حسنؓ سے بیعت کرلی۔ اتنے میں معاویہ نے آپ پر چڑھائی کر دی اور ۶۰ ہزار فوج لیکر مقام مسکن میں آ اترا جو بغداد سے دس فرسخ تکریت کی جانب دوانا کے قریب واقع ہے۔ امام حسنؓ یہ سنکر خود تو بڑا حصہ فوج کا لیکر کوفہ سے ساباط مدائن میں آ گئے اور ۱۲ ہزار فوج قیس بن سعد کی ماتحتی میں معاویہ کی پیش قدمی روکنے کیلئے روانہ کر دی۔ چند روز بعد مدائن میں ایک جھوٹی افواہ مشہور ہو گئی کہ قیس معاویہ کی فوج سے شکست کھا کر مارے گئے اور اس سے امام حسنؓ کی فوج میں بغاوت پھیل گئی۔ فوجی آپکی کمپ پر لوٹ پڑے آپ کا سب مال و متاع لوٹ لیا۔ آپ کے نیچے سے مصلے تک گھسیٹ لیا۔ دامن بھی وحشی پر سے اُتار لی مگر ربیعہ و ہمدان بعض بہادروں نے آپ کو بچا لیا اور بعض گمراہوں نے معاویہ سے سازش کر کے اور رشوتیں لیکر ارادہ کر لیا کہ آپ کو گرفتار کر کے معاویہ کے حوالہ کر دیا۔ ان کے بعض رئیسوں نے خفیہ خط کتابت کر کے معاویہ کی اطاعت قبول کر لی اور اُسے لکھا کہ بہت جلد عراق چلے آئیے ہم ذمہ کرتے ہیں کہ امام حسنؓ کو پکڑ کر آپکے حوالہ کر دینگے۔ آپ کمال شکستہ دلی کی حالت میں اپنے مدائن کے گورنر (مختار کے چچا) سعد بن مسعود ثقفی کیطرف روانہ ہو گئے۔ راستہ میں ایک خارجی نے موقع پا کر ران پر ایسا زخم لگایا کہ ہڈی تک پہنچا۔ یہ خارجی (جراح بن قبیصہ اسدی) تو قتل کر دیا گیا اور آپ زخمی حالت میں مدائن کے قصر ابیض میں جا کر اُترے۔ سعد بن مسعود نے علاج کرایا کچھ مدت میں اچھے ہو گئے۔ یہ حالت دیکھکر آپنے خلق خدا کی خونریزی کا اندیشہ کر کے ترک خلافت کا ارادہ کر لیا اور ۶ ماہ کی خلافت کے بعد معاویہ سے ان شرائط پر صلح کر کے حکومت سے دستبردار ہو گئے (۱) معاویہ مسلمانوں پر بموجب کتاب اللہ اور سیرت خلفاء صالحین کے حکومت کریگا (۲) بیت المال کوفہ میں سے پچاس لاکھ درہم جو موجود ہیں امام حسنؓ کو دئیے جائینگے تاکہ وہ اپنا قرضہ ادا کریں (۳) فسا اور دارابجرد کا خراج امام حسنؓ کو ملتا رہیگا کہ اہلبیت کے صرف میں آتا رہے (۴) آپکے سامنے حضرت علیؓ پر سب و شتم نہ کیا جائیگا (۵) معاویہ کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ اپنا کوئی ولیعہد مقرر کرے بلکہ شوریٰ کی رو سے اُسکے بعد مسلمانوں کا حاکم مقرر ہوگا اور بروایت وکیل حیوۃ الحیوان۔ طبری ابن قتیبہ و اعثم کوفی یہ شرط اسطرح تھی کہ معاویہ کے بعد امام حسنؓ خلیفہ ہونگے اور اگر انکا انتقال ہو جائے تو امام حسینؓ (۶) زمین خدا پر شام مصر عراق حجاز یمن وغیرہ میں سب جگہ لوگ جان و مال کی امن و امان میں رہینگے (۷) اصحاب علیؓ و شیعیان علیؓ کا جان و مال عورتیں اور اولاد سب مامون و محفوظ رہینگے (۸) حسن بن علیؓ و انکے بھائی حسینؓ اور اہلبیت میں سے کسی شخص کے حق میں کبھی خفیہ یا علانیہ معاویہ تعرض یا بدی نہیں کریگا تمام مخلوق خدا رہینگے انہیں کسیطرح کا خوف نہیں دلایا جائیگا (۹) معاویہ اس عہدنامہ پر خدا سے عہد و میثاق کریگا اور اسے پورا کریگا (صواعق محرقہ و حبیب السیر)

بروایت عقد الفرید معاویہ اور امام حسنؓ کوفہ کے قریب مقام انبار میں جمع ہوئے اور وہاں اس عہدنامہ پر فریقین کے دستخط اور گواہیاں ثبت ہوئیں۔ مگر بروایت ابوالفدا و ابن اثیر معاویہ نے ان شرطوں میں سے کسی شرط کو بھی پورا نہیں کیا۔ البتہ اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ معاویہ نے امام حسنؓ کا وظیفہ مقرر کر دیا تھا جسکی مقدار سیوطیؒ نے ایک لاکھ درہم سالانہ اور وکیل نے تاریخ الاسلام میں اکثر سر جلوت سے ۱۵ لاکھ درہم لکھ دیا ہے سالانہ لکھی ہے۔ یہ عہدنامہ ۲۵ ربیع الاول۔ ربیع الآخر یا جمادی الاول سنہ ۴۱ھ کو لکھا گیا اسی وجہ سے امام حسنؓ کی مدت خلافت میں ۶ یا ۸ ماہ کا اختلاف ہو گیا۔ مصالحت کتب احادیث و تواریخ میں عام الجماعت یا سنۃ الجماعت کے نام سے مشہور ہے۔ جسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس سال اُمت بعد

حبیب السیر و ابن اثیر ۔ صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں کہ اسی مدت میں مشہور ہو گیا کہ آپ نے معاویہ کی بیعت کر لی مگر آپ کا ایسا اتفاق کبھی بھی بیعت نہیں کی۔ مؤلف کہتا ہے کہ جو مورخین اسکے قائل ہیں مصالحت کو بیعت سے تعبیر کرتے ہیں حالانکہ بیعت کرنا نہیں لکھا۔

متفق ہو کے ایک خلیفہ پر مجتمع ہو گئی (طبری۔ ابن اثیر۔ تاریخ الخمیس۔ تاریخ الخلفاء۔ عقد الفرید۔ حیوۃ الحیوان)
اسکے بعد معاویہ اور امام حسنؑ کوفہ میں آئے اہل کوفہ نے معاویہ کی بیعت کر لی۔ امام حسنؑ کے سمجھانے سے قیس بن سعد نے بھی مصالحت کر لی
[illegible] یہ کہ قیس نے بیعت نہ کی جبتک معاویہ سے تمام شیعیان علیؑ کے جان و مال کیلئے امان نامہ نہ لکھوا لیا۔

امام حسنؑ اور معاویہ کے درمیان صلحنامہ لکھے جانیکے بعد معاویہ نے عمرو عاص کی صلاح سے امام حسنؑ کو خطبہ دینے پر مجبور کیا آپ نے
منبر پر جا کر فرمایا کہ اے لوگو خدائے تعالیٰ نے ہم میں کے اول کے ذریعہ سے تمہاری ہدایت کی اور آخر کے ذریعہ سے خونریزی سے بچایا معاویہ نے
اس امر میں مجھ سے جھگڑا کیا جسکا میں اس سے زیادہ مستحق ہوں لیکن میں نے لوگوں کی خونریزی کی نسبت اس کا ترک کر دینا زیادہ بہتر سمجھا۔
تم ملامت اور سرزنش نہ کرو کیونکہ میں نے خلافت اسکے نااہل کو دیدی اور اسکے حق کو بے موقع جگہ رکھا میرا قصد اس معاملہ میں صلاح حال امت ہے تم اسکی
بیعت کرو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ وہ فتنہ ہے واسطے تمہارے اور متاع ہے ایک میعاد مقررہ تک اس اشارہ کیا طرف معاویہ کے یہانتک فرمانے پائے تھے کہ
معاویہ نے کہا بس اے ابو محمد (امام حسنؑ کی کنیت) اتر آیئے (روضۃ الصفا۔ ابن قتیبہ۔ ابو الفرج۔ تاریخ الخمیس۔ حبیب السیر)

اعثم کوفی اور ابو الفرج نے لکھا ہے کہ اس خطبہ کے بعد معاویہ منبر پر گیا خطبہ دیا اور کہا الحمد للہ آج تمام امور کا انتظام ہو گیا ہے بہت سی ہلچل کے بعد
حق اپنے مرکز پر آٹھہرا ہے میں نے اس معاملہ کی ابتداء میں شرطیں کی تھیں وہ محض باہمی میل ملاپ اور امت کی ایک بات ہونیکے واسطے تھیں۔ اب
خرابیاں جاتی رہی ہیں [illegible] منظور خلائق ہو گیا ہے اس لئے تمام شرطیں جو میں نے کی تھیں زیر قدم کر دی ہیں۔ اپنے وعدوں کا مجھے اختیار ہے پورا کروں
یا نہ کروں۔ اب کسی کی مجال نہیں کہ میری مخالفت کرے سب کو اطاعت و فرمانبرداری لازم ہے والسلام۔ معاویہ کی یہ باتیں سنکر تمام آدمی
برہم ہوئے اسے گالیاں دیں اور مار ڈالنے کا قصد کیا معاویہ ڈر گیا اور اپنے اظہار گفتگو پر پشیمان ہوا اور اسکی یہ باتیں سنکر لوگوں نے امام حسنؑ سے
کہا کہ جب معاویہ اپنے عہد پر قائم نہیں ہے تو آپ بھی اس صلح سے انکار کر دیجئے حضرت نے فرمایا کہ مجھے اپنے قول سے پھرنا زیبا نہیں۔ لڑائی
جھگڑا نہ کرو توکل بخدا اس معاملہ کو معاویہ پر چھوڑ دو تا کہ مفسدے انکے ہاتھوں سے پیچھے رہیں۔

اسکے بعد امام حسنؑ مع امام حسینؑ و عبد اللہ بن جعفر اپنے عیال .. و اطفال کو لیکر مدینہ میں آ کر رہنے لگے معاویہ کی طرف سے پنشن
پہنچتی رہتی تھی کبھی ناغہ بھی ہو جاتی تھی۔ آپ اپنا اکثر روپیہ خیرات میں صرف کر دیتے تھے لیکن آپکا وجود معاویہ کی آنکھوں میں کھٹکتا تھا خصوصاً
اس وجہ سے کہ وہ اپنے بیٹے یزید کو ولیعہد کرنا چاہتا تھا اور اقرار نامہ کی رو سے یہ امر ممکن نہ تھا۔ لہذا امام حسنؑ کی بیوی جعدہ بنت الاشعث کو
ایک لاکھ درہم اور اپنے بیٹے یزید سے اسکی شادی کر دینے کا لالچ دیکر ۴۹ھ یا ۵۰ھ میں آپ کو زہر سے شہید کرا دیا (ابو الفداء ج ا ص ۱۸۳
مروج الذہب برحاشیہ کامل ج ۶ ص [illegible] طبری ج [illegible] ترجمہ اعثم کوفی ص ۲۵۵ روضۃ الصفا ج ۳ ص [illegible] حبیب السیر
ج ۲ جز ۱ [illegible] اوکلی ص ۲۷۳ استیعاب ج ا ص ۱۴۳ طبری فارسی ص ۱۴۰) اور جب معاویہ کو امام حسنؑ کے شہید ہو جانے کی خبر پہنچی
تو مارے خوشی کے اللہ اکبر کہکر سجدہ میں گر پڑا (عقد الفرید ج ۲ ص ۱۱ اوکلی ص ۲۷۲ ابو الفداء ج ا ص ۱۸۳۔ روضۃ المناظر ج ا ص ۱۳۳
تاریخ الخمیس ج ۲ ص [illegible] حیوۃ الحیوان ج ا ص [illegible] نزل الابرار ص [illegible]) امام حسینؑ نعش مبارک کو روضہ رسولؐ میں دفن
کرنے لائے بنی امیہ گروہ عثمانی مروان وغیرہ مانع ہوا اور حضرت عائشہ ایک خچر پر سوار ہو کر آئیں اور فرمایا کہ گھر میرا ہے میں دفن نہیں
ہونے دونگی (اوکلی ص ۲۷۳ روضۃ المناظر ج ا ص ۱۳۳ ابن شحنہ [illegible] ابو الفداء ج ا ص ۱۸۳) ابن عباس یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ
اے عائشہ کبھی اونٹ پر سوار ہو کر (جنگ جمل) لڑتی ہو اور کبھی خچر پر سوار ہو کر پیغمبرؐ کے نواسے کے جنازہ پر مزاحمت کرتی ہو اور اسکے
نانا کے پاس دفن نہیں ہونے دیتیں۔ [illegible] لوگوں نے کہا [illegible] نہیں جھگڑا بڑھ گیا۔ یہانتک کہ جو گروہ عائشہ کی طرف تھا وہ تیر [illegible]
اور چند تیر امام حسنؑ کے تابوت میں پیوست ہو گئے (روضۃ الصفا [illegible]) ناچار نعش مبارک کو بقیع میں لا کر دفن کر دیا گیا
[illegible] اس دن کا نام یوم [illegible] رکھا [illegible] (طبری فارسی) حضرت امام حسنؑ
[illegible] خلافت کر لینے کے بعد معاویہ تمام دنیائے اسلام کا بادشاہ ہو گیا [illegible]

حال بیان کریں یہ بتا دینا ضرور ہے کہ حکومت دو قسم کی ہوتی ہے دینی اور دنیاوی۔ رسول اللہ صلعم کو دونوں قسم کی حکومت حاصل تھی اس سبب سے آپکی خلافت بھی دو قسم کی ہے خلافت باطنی (دینی حکومت۔ امامت) اور خلافت ظاہری (دنیاوی حکومت۔ بادشاہت) خلافت باطنی آپ کے اہلبیت سے حضرت علی سے حضرت امام مہدی تک ۱۲ اماموں کے ساتھ تا قیام قیامت مخصوص ہوئی جو ائمہ اہلبیت اور ائمہ اثنا عشر اور دوازدہ امام کے نام سے مشہور ہیں جنمیں سے سوا حضرت علی کے جو پونے پانچ سال اور حضرت امام حسن جو ۶ ماہ خلافت ظاہری پر بھی متمکن رہے باقی سب خلافت ظاہری سے محروم رہے۔ مگر دینی لحاظ سے نبوت کے بعد انکا درجہ سب سے اعلے سمجھا جاتا ہے اور جنکو مولوی شاہ عبد العزیز صاحب نے ائمہ ما بقای نبوت اور محفوظ عن الخطا تحریر فرمایا ہے۔ یہ امام کسی کے شاگرد نہ تھے بلکہ خدا تعالے نے انکو علم لدنی عطا فرمایا تھا اور جناب رسالتماب صلعم کے علوم سینہ بسینہ ایک سے دوسرے کو پہنچے تھے جیسا کہ امام غزالی نے احیاء العلوم میں اور ملا معین نے دراسات اللبیب میں اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ انکے علوم وہبی اور لدنی تھے۔ ان بارہ اماموں کے ساتھ جناب رسالتماب اور جناب فاطمہ کو شامل کرکے چہاردہ معصوم کہا جاتا ہے یعنی ان چودہ شخصوں کی نسبت مسلمانوں کا عموماً یہ اعتقاد ہے کہ وقت پیدائش سے ہنگام وفات تک ان سے کوئی گناہ یا خطا سرزد نہیں ہوئی۔ رسول اللہ صلعم کی وفات پر حضرت ابوبکر خلافت ظاہری پر اور حضرت علی خلافت باطنی پر فائز ہوئے۔ حضرت عثمان تک خلافت ظاہری و باطنی جدا جدا رہیں پھر علی مرتضیٰ اور حسن مجتبیٰ دونوں خلافتوں کو جامع ہوئے۔ سنہ ۴۱ھ میں معاویہ نے امام حسن سے خلافت ظاہری لے لی اور اسوقت سے پھر دونوں خلافتیں جدا ہو گئیں۔ خلافت ظاہری پر بادشاہ متمکن ہوتے رہے اور خلافت باطنی پر اولاد علی فائز ہوتی رہی اور ایک کے بعد دوسرا امام منصوص ہوتا رہا۔ ائمہ اہلبیت دنیاوی معاملات سے کوئی سروکار نہ رکھتے تھے۔ سلطنت کے معاملات میں کوئی دخل نہ دیتے تھے جہاں تک ممکن ہوتا تھا یاد خدا اور اپنے نانا کا سچا مذہب پھیلانے میں سرگرم رہتے تھے مگر گوشہ رسول ہونے کی حیثیت سے لوگ بھی انکا بہت پاس و ادب کرتے تھے اس سبب سے سلاطین جور ان سے بدگمان اور اندیشہ مند رہتے تھے کہ کہیں لوگ انکے گرویدہ ہو کر خلافت ظاہری بھی انکے سپرد نہ کردیں اور سلطنت ہاتھ سے جاتی رہے۔ اس سبب سے انکے فتووں پر عمل نہ کرتے تھے بلکہ اپنی طرف سے امام کھڑے کرکے انکے فتووں کو رواج دیتے تھے۔ تاکہ ائمہ اہلبیت مرجع خلائق نہ بنجائیں۔ انکو نظر بندی کی حالت میں رکھتے تھے اور جب موقع پاتے تھے زہر سے کام تمام کرا دیتے تھے چنانچہ سوا حضرت علی اور امام حسین کے جو تلوار سے شہید ہوئے ۹ امام بنی امیہ و بنی عباس کی زہر خورانی سے شہید ہو گئے۔ گیارھویں امام حسن عسکری کو زہر سے شہید کرنے کے بعد معتمد عباسی انکے صاحبزادے محمد (مہدی) کے قتل کے درپے ہوا۔ یہی آخری بارھویں امام سنہ ۲۶۰ھ میں پانچ سال کی عمر میں دو سامرہ سے سرداب میں غائب ہو گئے۔ ذیل کی جدول میں ہم چہاردہ معصومین علیہم السلام کے مختصر حالات درج کرتے ہیں۔

نمبر	اسم مبارک	ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مدفن	اولاد	کیفیت
۱	محمد مصطفیٰ ابو القاسم خیر البشر	والد عبد اللہ والدہ آمنہ	۱۷ ربیع الاول سنہ ۵۳ قبل ہجرت یوم جمعہ	[illegible]	مدینہ	آپ کی اولاد و ازواج کے نام پہلے لکھے جا چکے ہیں۔	بعض کے نزدیک ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور ۲۸ صفر کو علالت انتقال کیا۔
۲	فاطمہ زہرا لقب بتول خیر النساء	والد محمد مصطفیٰ والدہ خدیجہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حسن۔ حسین۔ محسن۔ زینب۔ ام کلثوم	علیل رہ کر انتقال کیا۔
۳	علی مرتضیٰ ابو الحسن ابو تراب امیر المومنین [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نجف	حسن۔ حسین۔ محسن۔ زینب کبریٰ۔ زینب صغریٰ یعنی ام کلثوم۔ محمد بن حنفیہ۔ عباس۔ عثمان۔ [illegible]	انکی نسل حسن۔ حسین۔ محمد بن حنفیہ۔ عباس اور عمر سے جاری ہوئی۔ عبد الرحمن ابن ملجم نے تلوار زہر آلود سے حالت نماز میں مسجد کوفہ میں شہید کیا۔

نمبر	اسم مبارک	ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مدفن	اولاد	کیفیت
۴	امام حسن مجتبیٰ (ابو محمد) لقب سبط اکبر نبی مجتبیٰ	[illegible]	۱۵ رمضان ۳ھ	۲۸ صفر ۵۰ھ (عمر ۴۷)	جنت البقیع	زید، حسن مثنیٰ، عمر، قاسم، عبداللہ، عبدالرحمن، حسین اثرم، عبداللہ اصغر، اسمٰعیل، محمد، یعقوب، جعفر، طلحہ، حمزہ، ابوبکر، ام الحسن، ام الحسین، فاطمہ کبریٰ، فاطمہ صغریٰ، ام عبداللہ، ام سلمہ، رقیہ۔	آپ کی نسل صرف زید اور حسن مثنیٰ سے جاری ہوئی۔ معاویہ نے حضرت کی بیوی جعدہ بنت الاشعث کو لالچ دیکر زہر سے شہید کرا دیا۔
۵	امام حسین (ابو عبداللہ) لقب سبط اصغر، [illegible]، سید الشہداء	″	۳ ماہ شعبان سنہ ۴ھ	۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ (عمر ۵۷)	کربلا	علی اکبر، علی اوسط یعنی امام زین العابدین، علی اصغر، عبداللہ، محمد، جعفر، فاطمہ، سکینہ، بعض نے فاطمہ صغریٰ اور زینب دو بیٹیاں اور لکھی ہیں۔	آپ کی نسل صرف امام زین العابدین سے جاری ہوئی۔ شمر نے کربلا میں ذبح کر ڈالا
۶	امام علی زین العابدین (ابو الحسن) لقب سجاد، سید الساجدین	والد حسین، والدہ شہربانو بنت یزدجرد	۱۵ جمادی الاولیٰ یا ۵ شعبان سنہ ۳۸ھ	۲۵ ماہ محرم سنہ ۹۵ھ (عمر ۵۷)	جنت البقیع	محمد باقر، زید، عمر، عبداللہ، حسن، حسین، حسین اکبر، حسین اصغر، عبدالرحمن، سلیمان، محمد اصغر، علی اصغر، خدیجہ، فاطمہ، علیہ، ام کلثوم، ملیکہ۔	آپ کی نسل امام محمد باقر، عبداللہ، زید، عمر واشرف، حسین اصغر اور علی اصغر سے جاری ہوئی۔ ولید بن عبدالملک نے زہر دلوا دیا۔
۷	امام محمد باقر (ابو جعفر)	[illegible]	۳ صفر یا یکم رجب سنہ ۵۷ھ	۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ (عمر ۵۷)	″	جعفر صادق، عبداللہ، ابراہیم، عبداللہ اصغر، علی، زینب، ام سلمہ۔	آپ کی نسل صرف امام جعفر سے جاری ہوئی۔ ہشام بن عبدالملک نے ابراہیم بن ولید سے زہر دلوا دیا۔
۸	امام جعفر صادق (ابو عبداللہ) لقب فاضل، صابر، طاہر	والد محمد باقر، والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر	۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۳ھ	۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ھ (عمر ۶۵)	″	اسمٰعیل، امام موسیٰ کاظم، عبداللہ افطح، اسحق، عباس، محمد، علی، ام فروہ، فاطمہ۔	حضرت کی والدہ ام فروہ بیٹی قاسم کی اور [illegible] بنت عبدالرحمن بن ابی بکر کی۔ آپکی نسل موسیٰ کاظم، اسمٰعیل، علی، محمد اور اسحق سے جاری ہوئی۔ منصور عباسی نے زہر دلوا دیا
۹	امام موسیٰ کاظم (ابو الحسن اول یا ابو ابراہیم) عالم اور عبد صالح آپ کے القاب ہیں	والد جعفر صادق، والدہ حمیدہ بربریہ	۷ صفر سنہ ۱۲۸ھ	۲۵ رجب سنہ ۱۸۳ھ (عمر ۵۵)	کاظمین بغداد	علی رضا، ابراہیم، عباس، قاسم، اسمٰعیل، جعفر، ہارون، حسین، احمد یعنی شاہ چراغ مدفون شیراز، محمد، حمزہ، عبداللہ، اسحق، عبیداللہ، زید، حسن، فضل، سلیمان، فاطمہ کبریٰ، فاطمہ صغریٰ، رقیہ، حکیمہ، رقیہ صغریٰ، کلثوم، ام جعفر، لبابہ، زینب، خدیجہ، علیہ، آمنہ، حسنہ، بریہ، عائشہ، ام سلمہ، میمونہ، ام کلثوم صغریٰ۔	آپ کی نسل علی، ابراہیم، عباس، اسمٰعیل، محمد، اسحق، حمزہ، عبداللہ، عبیداللہ اور جعفر سے جاری ہوئی۔ ہارون رشید نے زہر دلوا دیا۔
۱۰	امام علی الرضا (ابو الحسن ثانی)	والد موسیٰ کاظم، والدہ نجمہ	۱۱ ماہ ذیقعدہ ۱۴۸ھ	۱۷ ذیقعدہ یا [illegible] ۲۰۳ھ (عمر ۵۵)	[illegible]	محمد تقی، محمد قانع، ابو جعفر، حسن، ابراہیم، حسین، عائشہ۔	مامون نے سنہ ۲۰۱ھ میں اپنا ولیعہد بنایا۔ اپنی بیٹی ام حبیب کا نکاح آپ سے کر دیا۔ پھر زہر دیا۔ صرف امام محمد تقی سے نسل جاری ہوئی۔
۱۱	امام محمد تقی (ابو جعفر ثانی)	والد علی رضا، والدہ [illegible]	۱۰ رجب ۱۹۵ھ	[illegible] ذیقعدہ ۲۲۰ھ (عمر ۲۵)	[illegible]	علی النقی، موسیٰ مبرقع، فاطمہ، امامہ۔	ام الفضل بنت مامون نے معتصم کے اغوا سے زہر دیدیا۔ مامون نے [illegible] حضرت سے

[illegible] مشہور [illegible] علی اصغر [illegible] شہید ہوا [illegible] مشہور [illegible] نام عبداللہ اصغر ہے

[illegible]

…ہاتھ سے نکل گئی۔ افریقیہ میں ۱۲۴ھ میں عقبہ بن نافع کی نسل سے عبدالرحمان بن حبیب نے بغاوت کرکے حنظلہ کو قیروان سے بھگا دیا
… قبضہ کرکے افریقیہ کا وائسرائے بن گیا۔ مگر ۱۳۸ھ میں اپنے ہی بھائی سے لڑتا ہوا مارا گیا۔
… اور علانیہ بداخلاقی کے کاموں نے اسکے بڑے بڑے بہی خواہوں کو اس سے بیزار کر دیا بہت سے افراد بنی امیہ اس سے جدا ہو گئے ادھر عراق کے
… ۱۲۶ھ میں خالد قسری کو قتل کرا دیا اور ولید نے چشم پوشی کی۔ اس سے بنی حمیر سخت غضبناک ہو گئے۔ انہوں نے غصہ میں
… بلند کر دیا۔ یزید بن ولید بن عبدالملک باغیوں کا سردار بنا۔ دمشق کے لوگ بھی باغیوں سے مل گئے اور جمادی الآخر ۱۲۶ھ
… دروازہ توڑ کر اندر گھس گئے اور اسے قتل کر ڈالا۔

(۱۲) ابو خالد یزید الناقص بن ولید بن عبدالملک

۱۲۶ھ ۷۴۴ء … ۱۲۶ھ ۷۴۴ء

… فوج کی تنخواہ گھٹا دی تھی اس سبب سے ناقص کہلاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ پارسا اور فرائض مذہبی کا پابند اور اپنے قول و فعل میں ستقل…
… قدریہ کی اشاعت کی اور سب سے پہلے ہی ہتھیار لگا کر نماز عیدین کیلئے نکلا۔ اس وقت قلعہ کے دروازہ سے مسجد تک دو رویہ ہتھیار بند
… جاتے تھے۔ اسکے مختصر ایام حکومت میں ہنگامے برپا ہوئے حمص اور فلسطین کی بغاوتیں فرو کر دی گئیں۔ ارمینیہ کے گورنر
… نے اسکی بیعت ہی نہ کی اور ولید مقتول کے بیٹے کو تخت پر بٹھانے کی غرض سے شام کی طرف روانہ ہوا۔ یزید نے اسکے باپ کا مقبوضہ
… میں دیکھا رکھا اور ولید کے بیٹوں کو قید کر دیا۔ یوسف ثقفی کو قید کرکے عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کو عراق کا گورنر بنایا۔
… نصر بن سیار نے یزید کی خلافت اور عبداللہ کی گورنری عراق تسلیم نہیں کی۔ انہیں فسادوں کی حالت میں یزید بعمر ۴۶ برس یا ۳۰ سال
… حکومت کرکے بمرض طاعون انتقال کر گیا اور اسکا بھائی ابراہیم بادشاہ ہوا۔

(۱۳) ابو اسحٰق ابراہیم بن ولید بن عبدالملک

۱۲۶ھ … ۱۲۷ھ ۷۴۴ء

… سے مروان بن محمد کا بھائی تھا اسکی حکومت دارالخلافہ اور اسکے آس پاس کے علاقہ کے سوا کہیں بھی جاری نہیں
ہوئی مروان نے بظاہر ولید کے بیٹوں کو رہائی دلانے کی غرض سے دمشق پر چڑھائی کی اور بعلبک کے قریب عین الجار پر ابراہیم کی فوج کو شکست
دیکر دمشق کیطرف بڑھا ابراہیم اور اسکے رفیق ولید کے بیٹوں اور یوسف ثقفی کو قتل کرکے بھاگ گئے۔ ولید مقتول کے طرفداروں نے
یزید اور ابراہیم کے طرفداروں کیساتھ ہنگامہ کشت و خون برپا کرکے بہت سے قتل کر ڈالے اور یزید ناقص کی لاش کو قبر سے نکالکر دمشق کے دروازہ پر
لٹکا دیا اتنے میں مروان آپہنچا اور اہل دمشق نے اسے بادشاہ بنا لیا یہ صفر ۱۲۷ھ کا واقعہ ہے۔ ابراہیم صرف ۲ ماہ دس یوم بادشاہ رہا
اور ۱۳۲ھ میں بحالت سلطنت گردی دیگر بنی امیہ کے ساتھ ابراہیم بھی عباسیوں کے ہاتھ سے بعمر … سال مارا گیا۔

(۱۴) ابو عبدالملک مروان الحمار بن محمد بن مروان

۱۲۷ھ ۷۴۴ء … ۱۳۲ھ ۷۵۰ء

حمار گدھے کو کہتے ہیں جو بڑا جفاکش، صابر اور بردبار ہوتا ہے چونکہ سختی جنگ کے موقع پر مروان بھی ایسا ہی تھا اسواسطے مروان الحمار کے
نام سے مشہور ہو گیا ۷۲ھ میں جزیرہ میں پیدا ہوا جہاں اسکا باپ گورنر تھا۔ یہ اعلیٰ درجہ کا سپاہی جفاکش متحمل مزاج بیحد چالاک
مستعد مگر خود سر ضدی اور تنگ گیر تھا۔ اسنے بڑی لیاقت سے ارمینیہ پر حکومت کی۔ پے درپے کوہ قاف کے وحشیوں کو پسپا کرتا رہا اور ۱۰۵ھ
میں قونیہ فتح کر لیا تھا۔ مگر اسمیں قوم بندیوں اور خانہ جنگیوں کی آگ بجھانے کی قابلیت نہ تھی بلکہ خود بنی مضر کا طرفدار بنکر بنی حمیر کیساتھ
سختی کرتا تھا اسکو تخت نشین ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ حمص و فلسطین میں بغاوت برپا ہو گئی اور خوارج اپنے صحرائی قلعوں
سے نکل کر … بنی امیہ کی زندانہ ملحدانہ حکومت مٹا دینے کی … انہوں نے یمن عراق اور حجاز کو پامال کر ڈالا مروان نے ان بغاوتوں کو فرو کر دیا مدینہ
ابو حمزہ خارجی اور یمن پر عبداللہ بن یحییٰ حضرمی نے جو اعلیٰ الحق لقب اختیار کر کے قبضہ کر لیا تھا مگر مروان کے نائب عمن ابن … نے چند سخت لڑائیوں
… اور یمن پر … یہ … فتح … کے بعد … بہت سے … قتل کر ڈالا … عطا … بنی مضر کے
قتل کر ڈالا۔ … دو فوجیں فرو ہو گئیں … مروان نے یزید بن عمر بن ہبیرہ کو … اور خراسان کا وائسرائے بنا … اور … سلطنت …

عبدالملک اور عبداللہ کے سپرد کرکے حران میں رہنے لگا؛ جس وقت مروان کے ملک میں شورشیں برپا ہو رہی تھیں اور وہ بغاوتوں کے فرو کرنے میں مصروف تھا اور خراسان کا گورنر نصر بن سیار کرمانی حمیری کی بغاوت فرو کرنے گیا ہوا تھا رمضان سنہ ۱۲۹ھ میں عباسیوں کے داعی ابو مسلم نے جو چپکے چپکے خراسان میں بہت طرفدار بہم پہنچا لئے تھے خروج کیا اور ہرات اور شرقی قصبے کا اکثر علاقوں سے بنی اُمیّہ کی فوجیں نکال دیں اور آخر نصر کو مرو سے نکال باہر کیا اور بہت جلد فرغانہ اور خراسان پر تسلط ہو گیا۔ ابو مسلم کے ماتحت سردار قحطبہ بن شبیب نے نصر کا تعاقب کر کے جرجان کیطرف بھگا دیا یہاں اُسنے ایک اور شکست کھائی اور فارس کیطرف بھاگتا ہوا راستہ میں مرگیا (سنہ ۱۳۱ھ)

مشرق کی یہ خبریں سنکر مروان نے عباسیوں کے امام ابراہیم بن محمد بن علی کو حمیمہ[۱] سے حران میں بلا کر قید کر دیا۔ نصر کو جرجان پر شکست دیکر قحطبہ رے میں آیا خالد بن برمک بھی اُسکے ساتھ تھا اور قحطبہ کے بیٹے حسن اور نائب ابو عون نے آگے بڑھکر نہاوند فتح کر لیا۔ اب قحطبہ نے عراق پر چڑھائی کی بمقام کربلا بنی اُمیّہ کو سخت شکست دی مگر خود میدان میں کھیت رہا۔ اُسکے بیٹے حسن نے کمان لی اور یزید عامل عراق کو واسط کیطرف بھگا کر کوفہ پر قابض ہو گیا؛ قحطبہ کی عراق پر چڑھائی کی خبر سنکر مروان نے امام ابراہیم کو مروا ڈالا تھا مگر مرنے سے پہلے اُسنے اپنے بھائی عبداللہ کے پاس وصیت نامہ بھیجنے کا موقع لگیا تھا اور اب وہ عباسیوں کا امام ہو گیا تھا۔ ابراہیم کی وفات پر اُسکے بھائی کوفہ بھاگ گئے جہاں وہ صفر سنہ ۱۳۲ھ میں پہنچے اور روپوش رہنے لگے یہانتک کہ حسن بن قحطبہ نے کوفہ پر قبضہ پایا۔

بنی عباس کی کامیابی کا بڑا باعث یہ ہوا کہ وہ امداد و انتقام اہلبیت کی دعوت کرتے تھے جس سے عام طور پر آل محمد یعنی فاطمہ کی اعانت سمجھی جاتی تھی اسی وجہ سے شیعیان بنی فاطمہ کو بھی اُن سے ہمدردی پیدا ہو گئی تھی اور وہ اُنکے معاون ہو گئے تھے جب حسن کوفہ میں داخل ہوا تو ابو سلمہ جعفر بن سلیمان کوفی بھی جو سرکہ فروشوں کے محلہ میں رہنے کے سبب خلال کہلاتا تھا اُس سے آملا۔ وہ آل محمد کا وزیر تجویز کیا گیا۔ بظاہر یہ شخص بنی فاطمہ کے گماشتہ کے طور پر کام کرتا تھا مگر امام آل محمد کیطرف سے اسکو باقاعدہ منظوری حاصل نہ تھی حسن ابو سلمہ سے نہایت تعظیم سے پیش آیا اور کہا کہ ابو مسلم کا حکم ہے کہ تمام امور میں آپکے حکم کی تعمیل کیجائے۔ ابو سلمہ اس خوشامد سے بہت خوش ہوا اور حسن اور ابو سلمہ دونوں نے ملکر ابو العباس کو اُسکی روپوشی کے مقام سے بلا کر ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲ھ مطابق ۲۵ نومبر سنہ ۷۴۹ع کو مسلمانوں کا امام اور خلیفہ بنا لیا؛

اسی اثنا میں ابو عون نے عبداللہ بن مروان کو بمقام شہرزور شکست دی اور ابو العباس کے چچا عبداللہ نے کوفہ سے فوج لیجا کر ابو عون کے ساتھ ملا کر جو اسوقت سے عبداللہ کا نائب مقرر ہوا مروان کو دریائے زاب کبیر کے بائیں کنارہ بمقام کشاف پر شکست دی یہ یادگار لڑائی جسنے خاندان بنی اُمیّہ کا خاتمہ کر دیا ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲ھ کو ہوئی عبداللہ نے مروان کا تعاقب کیا یہانتک کہ موصل حران حمص دمشق میں کہیں اُسے دم نہ لینے دیا اور ان علاقوں کو فتح کر لیا اور ۵ رمضان سنہ ۱۳۲ھ کو بنی اُمیّہ کے دار السلطنت میں عباسی سیاہ جھنڈا لہرانے لگا۔ عبداللہ نے دمشق میں پہنچتے ہی کو خوب قتل کرایا بلکہ اس خاندان کی قبریں کھود والیں انکی ہڈیاں جلا کر خاک کر دی گئیں اور وہ خاک ہوا میں اُڑا دی گئی۔ ابن الطقطقی کتاب الفخری میں لکھتا ہے کہ معاویہ کی قبر کھودی گئی تو صرف ایک تاگا مثل غبار کے پایا اور یزید کی قبر میں زیرہ مثل خاکستر کے پایا۔ اسکے بعد عبداللہ مروان کو دباتا چلا گیا یہانتک کہ وہ فلسطین سے مصر کے شہر فیوم کیطرف روانہ ہو گیا عبداللہ نے اپنے بھائی صالح اور اپنے نائب ابو عون کو اسکے تعاقب میں روانہ کیا اور اُسے بمقام بوصیر ایک چھوٹے سے گرجا میں جا لیا اور وہاں ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲ھ مطابق ۵ اگست سنہ ۷۵۰ع کو یہ دمشق کی بنی اُمیّہ کا آخری بادشاہ ۶۲ سال کی عمر میں قتل کر دیا گیا یعنی ۵ سال ۱۰ ماہ سلطنت کی

اسطرح بنی اُمیّہ کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا جو اتنا عروج پا گیا تھا کہ جسکے زمانہ میں سلطنت چین کی سرحدات تک اور دریائے گنگ سے شمالی سپین تک پھیلی ہوئی تھی۔ اسکے بعد ابو العباس سفاح[۲] نے کہ جسنے مستقر آل ہاشم کا لقب اختیار کیا تھا بنی اُمیّہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر بلکہ ذبح کرا کر ویرانوں اور سنسان کوہستانی غاروں میں انکی تلاش کیجاتی اور جو ملجاتا قتل کر دیا جاتا پھر بھی بہت سے بھاگ گئے جنمیں بہت سے بنی اُمیّہ

۱؎ حمیمہ کو علاقہ بلقا میں شراۃ کے پاس ایک قریہ ہے جہاں بنی عباس نے اپنی سکونت اختیار کر رکھی تھی ۲؎ سفاح کے معنی خونریز ہے انکا لقب بنی اُمیّہ اور انکے طرفداروں کی خونریزی بہت کی اسی سبب اس نام سے مشہور ہو گیا۔

کو بنی فاطمہ نے بچا لیا عراق میں سفاح کے چچا سلیمان نے انکے لئے فرمان معافی حاصل کر لیا اور آیندہ بنی امیہ کا قتل موقوف ہو گیا یہ بچے ہوئے بنی امیہ سفاح کے جانشینوں کے سایۂ عاطفت میں خوشحالی سے بسر کرتے رہے منجملہ انکے جو تعاقب سے بچکر نکل گئے تھے ہشام کا پوتا عبد الرحمن تھا جو ہسپانیہ کیطرف چلا گیا تھا جہاں اہالی اندلس نے اسکو ہاتھوں ہاتھ لیکر اپنا سرتاج بنا لیا اور وہ ۱۳۹ھ میں ہسپانیہ کا بادشاہ ہو گیا پھر تو بقیۃ السیف بنی امیہ ایشیا سے بھاگ بھاگ کر اسکے سایۂ عاطفت میں کمال خوشحالی سے بسر کرنے لگے عبد الرحمان کی اولاد میں جو حکمران ہوئے ان کا حال آیندہ تاریخ سپین میں بیان کیا جائیگا۔

فصل سوم ۔ بنی عباس

۱۳۲ھ / ۷۵۰ع — ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ع — ۵۲۴ سال

یہ لوگ رسول اللہ صلعم کے چچا عباس کی اولاد میں ہیں عباس ۳۲ھ میں اور انکے بیٹے عبد اللہ ۶۸ھ میں انتقال کر گئے عبد اللہ کا بیٹا علی بھی اپنے والد کیطرح بنی فاطمہ سے شدید محبت رکھتا تھا۔ وہ ۱۱۷ھ میں انتقال کر گیا اور علی کا بیٹا محمد اسکی جگہ اولاد عباس کا رئیس و پیشوا ہوا یہ بڑا لائق اور بڑے درجہ کا حریص تھا اور بنی عباس میں پہلا شخص ہے جسنے خود خلافت پر قبضہ کرنیکی تدبیریں سوچیں۔ شام کے علاقہ بلقا میں شراۃ کے قریب حمیمہ میں رہا کرتا تھا۔ وہ اپنے خاندان کا حق امامت پر ثابت کرنیکے لئے لوگوں کو یہ مسئلہ تلقین کرنے لگا کہ امام حسین کے شہید ہونیکے بعد امامت انکے بیٹے زین العابدین کو نہیں پہنچی بلکہ محمد بن حنفیہ کو۔ اور محمد بن حنفیہ کی وفات پر انکے بیٹے ابو ہاشم کو اور ابو ہاشم نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو امامت سپرد کر دی ہے بعض لوگوں نے اسکے بیان کو باور کر لیا مگر زیادہ تر لوگ آل رسول ہی کی امامت کو مانتے رہے اور انکو بنی عباس کے داعی جو نقیب کہلاتے تھے یہی یقین دلاتے تھے کہ ہم آل رسول کے لئے کوشش کر رہے ہیں یہاں اولاد فاطمہ کے اکثر طرفدار بھی پردہ کسی دغا اور جعلسازی کا گمان نہ کرکے بغیر ائمہ اہلبیت کے علم اور بغیر انکی اجازت کے محمد بن علی اور اسکے طرفداروں کی پشتی اور حمایت پر ایسے آمادہ ہو گئے کہ گویا انہوں نے اپنے اس فعل کیلئے اماموں کی منظوری حاصل کر لی تھی۔ محمد بن علی کی دعوت کی ابتدا ۱۰۰ھ سے ہوئی۔ محمد بن علی نے اپنی وفات سے پہلے جو ۱۲۴ھ میں ہوئی اپنے بیٹوں ابراہیم۔ ابو العباس عبد اللہ السفاح اور ابو جعفر عبد اللہ المنصور کو سلسلہ وار اپنا جانشین مقرر کیا پس محمد کے بعد اسکا بیٹا ابراہیم امام ہوا اسنے بھی اسی مستعدی۔ استقلال اور تحمل اور دلیری کے ساتھ دعوت کا سلسلہ جاری رکھا اور اندر خانہ ہر طرف ہم خیال اور طرفدار پیدا کئے جاتے تھے یزید بن عبد الملک کے عہد میں آل عباس کو تخت نشین کرنیکی کوششیں خراسان میں زور شور سے ہوئی لیکن امر بنی عباس کے داعی سوائے گرد و نواح کے بھیس میں نمودار ہو گئی۔ محمد نے خراسان میں ابو مسلم کو دعوت عباسیہ پھیلانے کی غرض سے مقرر کیا تھا اسنے اپنی لیاقت اور سلیقہ سے بہت سے آدمیوں کو بنی ہاشم کا طرفدار بنا لیا اور موقع کی تاک میں رہا یہانتک کہ جب مروان الحمار کے عہد میں شورشوں اور بغاوتوں سے کمال بدنظمی پھیل گئی تو رمضان ۱۲۹ھ میں علم بغاوت بلند کر دیا اور دو برس کے عرصہ میں خراسان سے کوفہ تک کا تمام ملک فتح کرکے ابو العباس سفاح کو خلیفہ بنا دیا جیسا کہ مروان الحمار کے حال میں بیان ہوا ہے۔

صاحب حقائق الاخبار لکھتے ہیں کہ حکومت عباسی کی بنیاد جن اصول پر ڈالی گئی اور جن تدابیر کے ساتھ وہ قائم ہوئی تھی اگر اسکے لحاظ سے دیکھا جائے تو کہنا پڑیگا کہ بہ نسبت وفور طاقت اور رقابانہ عزم و استقلال کے بنی عباس کا اعتماد زیادہ تر چالبازیوں اور جعلسازیوں کا دھوکہ ہی پر رہا ہے مکر و فریب کے سوا انکو بہت کم جرأت و دلیری کا غلبہ حاصل ہوا۔ مگر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس حکومت کے عہد میں سلطنت کی حالت قابل تعریف رہی علوم و فنون کے پھیلنے کا موقع ملا۔ ادب و ہنر کو سرسبزی حاصل ہوئی زراعت و تجارت کا بازار گرم رہا۔ ممالک اسلام کی سرحدیں مستحکم کی گئیں اور امن و آزادی کی برکتیں عام رہیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس مبارک خاندان کی ریاست دنیا کیلئے رحمت الٰہی ہو کر نہ تھی۔ ابن الطقطقی نے کتاب الفخری میں لکھا ہے کہ بنی عباس کی حکومت مکر حیلہ و حیلہ بازیوں سے بنی تھی۔ چونکہ دین اور دنیا دونوں کا مجموعہ تھی اہل فضیلت تو دینی لحاظ سے اور باقی خوف یا لالچ سے انکی اطاعت کرتے تھے۔ لوگوں کو حسن اعتقاد انکے ساتھ اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ بڑے بڑے سلطان و بادشاہ انکا رعب مانتے تھے اجازت لیکر بغداد میں قیام رکھتے تھے اور حاضر ہو کر زمین خدمت کو بوسہ دیتے تھے بغیر انکے فرمان کے کسی کی سلطنت جائز اور مستند نہ سمجھی جاتی تھی بیٹھے بیٹھے بادشاہ ہمراہ رکاب پیدل چلتے اور غاشیہ برداری کرتے تھے کبھی کبھی کچھ قرض

عباسی جب خلیفہ مسترشد عباسی نے مسعود سلجوقی سے شکست کھائی اور خلیفہ کا لشکر بھاگ گیا تو مسعود رکاب تھامے غاشیہ برداری کرتے ہوئے اسے اپنے خیمہ میں لایا جو اسکے لیے تیار کیا گیا تھا سلطان ہلاکو نے جب بغداد فتح کیا اور خلیفہ کو قتل کرنا چاہا تو لوگوں نے اسکے کان میں ڈالا کہ خلیفہ مارا جائیگا تو نظام عالم میں خلل واقع ہو جائیگا سورج چھپ جائیگا بارش اور نباتات سے زمین خالی ہو جائیگی ہلاکو نے اپنے کسی عالم سے حقیقت حال دریافت کی اسنے کہا کہ علی اور حسین اور اس خلیفہ کے اجداد جو اس سے بہتر تھے انکے قتل پر تو ایسا ہوا نہیں اسکے قتل پر ایسا کیونکر ہو سکتا ہے پس ایسا اعتقاد تھا لوگوں کا بنی عباس کے بارہ میں سو تاتاریوں کے کسی سلطنت کی بھی بنی عباس کی سلطنت کو ختم کرنے کی ہمت نہ پڑسکی۔ ان تاتاریوں نے بنی عباس کو ایسا ملیا میٹ کیا کہ جو بنی عباس کا نام بھی لیتا اسکو خطرہ تھا۔"

مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ اس خاندان کے شروع کے ۹ بادشاہ باستثناء ایک کے عجیب لیاقت کے آدمی تھے اعلیٰ درجہ کے مدبر اور اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کی ترقی میں دل و جان سے مصروف رہتے تھے جیسی سپاہیانہ خاصیت رکھتے تھے ویسے ہی عالی دماغ اور عقیل فہیم بھی تھے۔

اگرچہ خاندانی پالیسی اور اقتضائے زمانہ کے باعث انمیں سے بعض کی قبائے حکومت پر ظلم کا دھبہ لگا ہوا ہے۔"

بنی امیہ کے ساتھ خلافت کی یکرنگی بھی معدوم ہو گئی بنی امیہ کے عہد میں کل دنیائے اسلام کا ایک بادشاہ ہوتا تھا عباسی خلافت میں سپانیہ نے تو عباسیوں کی خلافت کو تسلیم ہی نہیں کیا اور وہاں تھوڑے دنوں بعد عبدالرحمان مغرور نے اپنی جدا سلطنت جمالی جو شان و شوکت میں عباسیوں کی ہمسری کرتی تھی۔ افریقیہ میں تاہرت اور طبنہ سے سوڈان تک باغیوں نے دبالیا۔ باقی قلمرو بنی امیہ میں عباسیوں کی سلطنت قائم ہو گئی۔ اس خاندان میں ۳۷ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں جنہوں نے سوا پانسو برس سلطنت کی۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	جلوس سنہ	وفات سنہ	مدت سلطنت	عمر		نمبر شمار	نام بادشاہ	جلوس سنہ	وفات سنہ	مدت سلطنت	عمر
۱	ابوالعباس سفاح بن محمد	۱۳۲ھ ۷۵۰ء	۱۳۶ھ ۷۵۴ء	۴ سال ۹ ماہ	۳۳ سال		۱۸	مقتدر بن معتضد	۲۹۵ھ ۹۰۸ء	۳۲۰ھ ۹۳۲ء	۲۵ سال	۳۸ سال
۲	ابوجعفر منصور بن محمد	۱۳۶ھ ۷۵۴ء	۱۵۸ھ ۷۷۵ء	۲۲ سال	۶۳		۱۹	قاہر بن معتضد باللہ	۳۲۰ھ ۹۳۲ء	۳۳۹ھ ۹۵۰ء	ایکسال ۶ ماہ	۵۳
۳	مہدی بن منصور	۱۵۸ھ ۷۷۵ء	۱۶۹ھ ۷۸۵ء	۱۰ سال ایک ماہ	۴۲		۲۰	راضی بن مقتدر	۳۲۲ھ ۹۳۴ء	۳۲۹ھ ۹۴۰ء	۶ سال ۱۰½ ماہ	۳۲
۴	موسیٰ ہادی بن مہدی	۱۶۹ھ ۷۸۵ء	۱۷۰ھ ۷۸۶ء	ایکسال ۳۰ یوم	۲۵		۲۱	متقی بن مقتدر باللہ	۳۲۹ھ ۹۴۰ء	۳۵۷ھ ۹۶۸ء	۳ سال ۶ ماہ	۶۲
۵	ہارون الرشید بن مہدی	۱۷۰ھ ۷۸۶ء	۱۹۳ھ ۸۰۹ء	۲۳ سال ۱½ ماہ	۴۵		۲۲	مستکفی بن مکتفی	۳۳۳ھ ۹۴۴ء	۳۳۸ھ ۹۴۹ء	ایکسال ۴ ماہ	۴۱
۶	امین بن ہارون	۱۹۳ھ ۸۰۹ء	۱۹۸ھ ۸۱۳ء	۴ سال ۸ ماہ	۲۷		۲۳	مطیع بن مقتدر	۳۳۴ھ ۹۴۵ء	۳۶۴ھ ۹۷۵ء	۲۹ سال ۵ ماہ	۶۳
۷	مامون بن ہارون	۱۹۸ھ ۸۱۳ء	۲۱۸ھ ۸۳۳ء	۲۰ سال ۶ ماہ	۴۸		۲۴	طائع بن مطیع	۳۶۳ھ ۹۷۴ء	۳۹۳ھ ۱۰۰۳ء	۱۷ سال ۸ ماہ	۷۶
۸	معتصم بن ہارون (المعتصم باللہ)	۲۱۸ھ ۸۳۳ء	۲۲۷ھ ۸۴۱ء	۸ سال ۸ ماہ	۴۸		۲۵	قادر بن مقتدر	۳۸۱ھ ۹۹۱ء	۴۲۲ھ ۱۰۳۱ء	۴۱ سال ایک ماہ	۸۶ سال ۱۰ ماہ
۹	واثق بن معتصم باللہ	۲۲۷ھ ۸۴۱ء	۲۳۲ھ ۸۴۷ء	۵ سال ۹ ماہ	۳۶		۲۶	قائم بن قادر	۴۲۲ھ ۱۰۳۱ء	۴۶۷ھ ۱۰۷۵ء	۴۴ سال ۶ ماہ	۷۶ سال
۱۰	متوکل بن معتصم باللہ	۲۳۲ھ ۸۴۷ء	۲۴۷ھ ۸۶۱ء	۱۴ سال ۱۰ ماہ	۴۰		۲۷	مقتدی بن محمد ذخیرۃ الدین بن قائم	۴۶۷ھ ۱۰۷۵ء	۴۸۷ھ ۱۰۹۴ء	۱۹ سال ۸ ماہ	۳۸ سال ۸ ماہ
۱۱	منتصر بن متوکل باللہ	۲۴۷ھ ۸۶۱ء	۲۴۸ھ ۸۶۲ء	۶ ماہ	۲۶		۲۸	مستظہر بن مقتدی	۴۸۷ھ ۱۰۹۴ء	۵۱۲ھ ۱۱۱۸ء	۲۴ سال ۳½ ماہ	۴۱½ سال
۱۲	مستعین بن معتصم باللہ	۲۴۸ھ ۸۶۲ء	۲۵۲ھ ۸۶۶ء	۳ سال ۹ ماہ	۳۱		۲۹	مسترشد بن مستظہر	۵۱۲ھ ۱۱۱۸ء	۵۲۹ھ ۱۱۳۵ء	۱۷ سال ۷ ماہ	۴۳ سال
۱۳	معتز بن متوکل	۲۵۲ھ ۸۶۶ء	۲۵۵ھ ۸۶۹ء	۳ سال ۶ ماہ	۲۴		۳۰	راشد بن مسترشد	۵۲۹ھ ۱۱۳۵ء	۵۳۲ھ ۱۱۳۸ء	ایکسال	۳۰
۱۴	مہتدی بن واثق	۲۵۵ھ ۸۶۹ء	۲۵۶ھ ۸۷۰ء	ایکسال	۳۸		۳۱	مقتفی بن مستظہر	۵۳۰ھ ۱۱۳۶ء	۵۵۵ھ ۱۱۶۰ء	۲۴ سال ۳½ ماہ	۶۶
۱۵	معتمد بن متوکل	۲۵۶ھ ۸۷۰ء	۲۷۹ھ ۸۹۲ء	۲۳ سال	۵۰		۳۲	مستنجد بن مقتفی	۵۵۵ھ ۱۱۶۰ء	۵۶۶ھ ۱۱۷۱ء	۱۱ سال	۵۸
۱۶	معتضد بن موفق بن متوکل	۲۷۹ھ ۸۹۲ء	۲۸۹ھ ۹۰۲ء	۹ سال ۹ ماہ	۴۶		۳۳	مستضی بن مستنجد	۵۶۶ھ ۱۱۷۱ء	۵۷۵ھ ۱۱۸۰ء	۹ سال ۷ ماہ	۳۹
۱۷	مکتفی بن معتضد	۲۸۹ھ ۹۰۲ء	۲۹۵ھ ۹۰۸ء	۶ سال ۷ ماہ	۳۲		۳۴	ناصر بن مستضی	۵۷۵ھ ۱۱۸۰ء	۶۲۲ھ ۱۲۲۵ء	۴۷ سال	۷۰

۳۲۲ھ میں ... سے نکالا گیا ۳۳۴ھ ۹۴۵ء میں معزول ہوا ۳۶۳ھ ۹۷۴ء میں معزول ہوا ۳۸۱ھ ۹۹۱ء میں معزول ہوا ۵۳۰ھ ۱۱۳۶ء میں معزول

۳۵	ظاہر بن ناصر	۶۲۲ھ ۱۲۲۵ء	۶۲۳ھ ۱۲۲۵ء	۹ ماہ	۵۲		۳۷	مستعصم بن مستنصر	۶۴۰ھ ۱۲۴۲ء	۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء	۱۶ سال	۴۷ برس
۳۶	مستنصر بن ظاہر	۶۲۳ھ ۱۲۲۶ء	۶۴۰ھ ۱۲۴۲ء	۱۷ سال	۵۱							

۳ ربیع الاول ۱۳۲ھ (۱) ابوالعباس عبد اللہ السفاح[1] ۱۳۶ھ

اپنے بھائی منصور سے ۹ سال چھوٹا تھا۔ نہایت وجیہ، فیاض اور خوش اخلاق تھا۔ اس نے بنی امیہ کو بہت قتل کیا اور انکی خونریزی کے سبب سفاح کے نام سے مشہور ہوگیا۔ زندوں کے قتل سے پیٹ نہ بھرا تو معاویہ، یزید، عبد الملک، مروان، ہشام وغیرہ کی لاشیں قبر کھود کر دیکھی گئیں جن میں صرف ہشام کی لاش سالم ملی اسکو دار پر کھینچکر آگ میں جلوا دیا۔ خلاصہ یہ کہ بجز چند جو شریک لوگوں کی یا اُن اشخاص کے جو بھاگ کر اندلس چلے گئے تھے باقی کوئی اموی سفاح کی خونریزی سے نہ بچ سکا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی امیہ کے طرفدار دمشق، حمص، قنسرین، فلسطین اور جزیرہ میں سفاح کے مقابلہ میں اُٹھ کھڑے ہوئے مگر یہ بغاوتیں مصلحت آمیز اور عاقلانہ طریقہ سے فرو کر دی گئیں۔

یزید بن ہبیرہ مروان کا گورنر عراق اب تک عراق پر قابض تھا۔ حسن بن قحطبہ اور ابوجعفر منصور نے جا کر واسط کا محاصرہ کر لیا۔ گیارہ مہینے کے محاصرہ کے بعد تاب مقاومت نہ لا کر یزید نے اس شرط پر اطاعت قبول کر لی کہ اُسکے اور اُسکے ساتھیوں کے جان و مال مطلق تعرض نہ کیا جائیگا۔ ابوجعفر منصور نے شرط تو منظور کر لی مگر بعد میں اسکا ایفا نہ کیا اور بدعہدی کر کے یزید کے مکان پر ایک فوج بھیجدی اور یزید اور اُسکا بیٹا اور بہت سے ساتھی مارے گئے۔ ۱۳۲ھ میں سفاح نے دار السلطنت انبار میں منتقل کر لیا اور اُسکے قریب ہاشمیہ آباد کیا۔ ابو سلمہ کو اپنا وزیر بنایا اور اسلام میں پہلا شخص ہے جو وزیر کے نام سے موسوم ہوا۔ سفاح نے اپنی سلطنت کی گورنریوں کو اسطرح تقسیم کیا (۱) ابوجعفر منصور جزیرہ، آرمینیہ اور آذربیجان کا والی ہوا (۲) اُسکا چچا داؤد بن علی حجاز، یمن اور یمامہ کا (۳) دوسرا چچا عبد اللہ بن علی شام و مصر کا (۴) تیسرا چچا سلیمان بن علی بصرہ اور اُسکے متعلقات احسا، بحرین، عمان اور اہواز وغیرہ کا (۵) ابو مسلم خراسان کا اور (۶) ابو عون مصر کا گورنر بنایا گیا اور خالد بن جعفر برمکی خزانہ کا افسر اعلیٰ مقرر ہوا۔ مغربی افریقیہ نے بھی سفاح کی بادشاہی تسلیم کر لی تھی۔

حقائق الاخبار میں ہے کہ ابو سلمہ دیکھکر کہ بنی عباس اُس وعدہ کے خلاف عمل کرتے ہیں جس پر انہوں نے لوگوں سے بیعت لی تھی یعنے آل محمد کی نصرت، بنی عباس سے بددل ہو گیا اور انکی حکومت کا خاتمہ کر کے آل علی کی حکومت کا سامان کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ سفاح کو یہ خبر لگ گئی۔ اس نے یہ واقعہ ابو مسلم کو لکھ بھیجا۔ ابو مسلم تو اُسکے رتبہ اور اقتدار سے حسد کرتا ہی تھا اُسنے خراسان سے چند آدمی بھیجکر ابو سلمہ کو انبار میں قتل کرا دیا۔ اب خالد بن جعفر برمکی وزیر بنایا گیا (۱۳۵ھ)۔ سفاح ذی الحجہ ۱۳۶ھ میں عارضہ چیچک فوت ہو گیا۔ ابوجعفر منصور کو اپنا جانشین اور اپنے بھتیجے عیسیٰ بن موسیٰ کو اُسکا ولیعہد مقرر کر گیا۔ سفاح نے بمصلحت وقت عربوں کا زور گھٹانے کیلئے ترکوں کو دربار میں دخل زیادہ دیا جسکا انجام اچھا نہ ہوا جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

ذی الحجہ ۱۳۶ھ (۲) ابوجعفر عبد اللہ المنصور الدوانیقی ۱۵۸ھ

مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ منصور بنی عباس کا وہ بادشاہ ہے جسکی عاقبت اندیشی اور دوربینی سے اس خاندان کو اتنا قیام اور استقلال اقتدار حاصل ہوا اور دنیوی سلطنت جاتی رہنے کے بعد بھی اس خاندان کا اثر باقی رہا۔ اسنے اُس مذہب کی بنیاد ڈالی جس نے تخت خلافت کی عزت کو قائم رکھا اور بڑھایا اور آگے چل کر اسکی قوت اور استحکام اور اقتدار کی تقویت کا باعث ہوا۔ اسنے بتدریج ایسے ایسے اصول قائم کیے جن سے لوگوں کے دل و دماغ پر بادشاہ کا تسلط ہو گیا اور ان کو تخت و تاج سے ہمدردی پیدا ہو گئی اور اس خاندان کی امامت کو دل و جان سے ماننے لگے۔ اس مدبرانہ پالیسی کا سنگ بنیاد وہ مذہبی عقیدہ ہے جو اجماع اُمت کے ساتھ قائم کیا گیا ہے۔ اسنے لوگوں کو یہ منوایا کہ اجماع اُمت نص ربانی کا رتبہ رکھتا ہے اور اسطرح اجماع سے مقرر کیا ہوا بادشاہ گویا خدا کا مقرر کیا ہوا خلیفہ ہے۔

منصور بہت منتظم مگر دغاباز، بیرحم، شکی اور وسواسی اور سفاک تھا۔ جس پر اُسنے ذرا بھی شبہ ہوتا کہ اُسکی ذات یا خاندان کیلئے مضر ثابت ہوگا اُسے ہرگز زندہ نہ چھوڑتا۔ حضرت علی کی اولاد کیساتھ جو ظلم اسنے کیے ہیں انہوں نے عباسی تاریخ کے صفحوں کو سب سے زیادہ

[1] سفاح سے دسویں عباسی خلیفہ تک کی قبریں دشمنوں کے اندیشہ سے مخفی رکھی گئیں۔ گیارھویں خلیفہ منتصر کے زمانہ میں [illegible] کا مقبرہ تیار کیا گیا۔

سیاہ کیا ہے۔

سیوطی لکھتا ہے کہ منصور پہلا شخص ہے جس نے علویوں اور عباسیوں میں عداوت کا بیج بویا۔ اس سے پہلے ان دونوں میں اتفاق تھا۔ وہ بڑا ادیب۔ فقیہ۔ فصیح و بلیغ مقرر اور عالم کامل تھا۔ کنجوس بہت تھا۔ ایک ایک دانگ پر جان دیتا تھا اس سبب سے دوانیقی کے نام سے مشہور ہو گیا۔

اسکے عہد میں عبداللہ بن علی گورنر شام نے خود خلافت حاصل کرنیکی خواہش میں بغاوت کی مگر صفر ۱۳۷ھ میں نصیبین پر شکست کھا کر بھاگ گیا۔ ہاشمیہ کے قریب قید کر دیا گیا اور ۱۴۷ھ میں مروا دیا گیا۔ چونکہ ابو مسلم کا اقتدار حد سے زیادہ بڑھ گیا منصور کو اندیشہ ہوا اور دھوکے سے اسے بلا کر ۱۳۷ھ میں بھرے دربار قتل کرا دیا۔ ہاشمیہ میں فرقہ راوندیہ نے جو تناسخ کا قائل تھا اور ابو مسلم کا طرفدار اور سنباد مجوسی کی ماتحتی میں بغاوت کی۔ دونوں بغاوتیں فرو کر دی گئیں۔ بغداد کو از سر نو آباد کر کے ۱۴۹ھ میں دار الخلافہ بنایا۔ ۱۴۱ھ میں رومیوں نے ملطیہ، مصیصہ وغیرہ کو برباد کر ڈالا۔ منصور نے ان کو دوبارہ تعمیر کرایا اور رومی سرحد کو قلعوں سے مستحکم کر لیا۔ اسی سال طبرستان اور گیلان فتح ہو کر سلطنت عباسیہ میں شامل ہوئے۔ اہل دیلم کی ترکتازیوں کا انسداد کیا۔ ۱۴۴ھ میں تمام صوبوں اور شہروں میں انکے واقعات سے مطلع کرنیکے لئے اتنے جاسوس مقرر کئے گئے کہ حال کی کسی سلطنت میں بھی اتنے جاسوس نہیں ہیں۔

امام حسن اور امام حسین کی اولاد مدینہ میں عزلت گزینی اور عسرت میں بسر کرتی اور سلطنت کے معاملات سے الگ تھلگ رہتی تھی۔ وہ علمی اور فلسفیانہ باتوں میں مشغول رہتی تھی خصوصاً ائمہ اہل بیت صرف اپنے نانا کے دین کو فروغ دینے اور خلق خدا کو ہدایت کرنیکے کام میں لگے رہتے تھے۔ مگر باوجود اس کے تمام اہل شہر انکی اسقدر زیادہ تعظیم کرتے تھے کہ کسی اور کی نہ کرتے تھے۔ اس سبب سے منصور کو خواہ مخواہ انکی طرف سے کھٹکا لگا رہتا تھا کہ کہیں لوگ انکے گرویدہ ہو کر انکو خلیفہ نہ بنا لیں۔ اس سبب سے وہ انکی رسوائی اور تخریب کے درپے ہو گیا۔ منصور کے بسا اوقات دشمنی کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ جس زمانہ میں بنی امیہ کی سلطنت کا شیرازہ بکھر رہا تھا بنی ہاشم نے ایک جلسہ کر کے عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی کے بیٹے محمد کو جو اپنی نیک سیرتی کی وجہ سے نفس الزکیہ کہلاتے تھے خلیفہ انتخاب کر لیا تھا اور خود منصور نے جو اس جلسے میں شریک تھا انکی بیعت کر لی تھی۔ مگر امام جعفر صادق اس جلسہ میں شریک نہ ہوئے تھے۔ آپ اس حرکت کے خلاف تھے۔ منصور بادشاہ ہوا تو اس بیعت کا خیال کر کے اسے اور بھی اندیشہ ہوتا تھا۔ پس اس نے نفس الزکیہ اور انکے بھائی ابراہیم کو گرفتار کرنیکی کوشش کی مگر وہ ہاتھ نہ آئے۔ منصور نے عبداللہ بن حسن مثنیٰ کو مع ۱۳ دیگر بنی فاطمہ کے اور ابراہیم کے خسر محمد بن عبداللہ بن عمر بن عثمان کو پا بجولاں کوفہ میں بلا کر قید کر دیا اور محمد اور ابراہیم کی تلاش میں جا بجا جاسوس مقرر کر دیئے۔ ناچار ہو کر محمد نے [illegible] ابراہیم کو [illegible] عباسیوں کی خلافت [illegible] کر کے منصور کی معزولی کا اعلان کر دے اور [illegible] کی تیاری مکمل ہونے سے پہلے ہی اعلان کرنا پڑا اور اس طرح منصور [illegible] مدینہ سے نکال دیا اور [illegible] محمد کو خلیفہ اسلام تسلیم کر لیا۔ امام مالک نے محمد کی بیعت کر لی اور [illegible] منصور نے یہ حالات دیکھ کر اپنے بھتیجے عیسیٰ بن موسیٰ کو نفس الزکیہ کی سرکوبی پر روانہ کیا [illegible] نفس الزکیہ [illegible] رہ گئے اور ۱۵ رمضان ۱۴۵ھ کی لڑائی میں سب کے سب لڑ کر شہید ہو گئے۔ [illegible] ابراہیم [illegible] بصرہ [illegible] پر قابض ہو گئے تھے خروج کیا اور امام ابو حنیفہ انکی تائید میں لوگوں کو [illegible] ابراہیم [illegible] منصور کی فوجوں کو شکستیں دیں۔ مگر آخر کوفہ کے قریب عیسیٰ بن موسیٰ کی فوج کے مقابلہ [illegible] ذیقعدہ ۱۴۵ھ کو ایک تیر کھا کر شہید ہو گئے۔

اسکے بعد [illegible] اہل بصرہ اور اہل مدینہ [illegible] بہت آدمی قتل کئے [illegible] بنی حسن [illegible] بنی حسین کی جائدادیں ضبط کر لیں [illegible] قید کر دیئے گئے۔ امام مالک کو تازیانے لگوائے اور امام ابو حنیفہ کو قید کر دیا [illegible] عبداللہ بن حسن مثنیٰ اور انکے ہمراہی قیدیوں میں سے بعض کو [illegible] قتل کرا دیا [illegible] ۱۵۸ھ میں منصور کی حکومت [illegible]

ایشیا اور افریقیہ پر مسلم ہوگئی اور اگرچہ سپین پر اسے دنیاوی اقتدار حاصل نہ تھا تاہم اس ملک میں بھی اس حیثیت سے کہ وہ حرمین شریفین کا محافظ تھا اسی کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ ایک دفعہ افریقیہ کے گورنر نے سپین فتح کرنے کے لئے حملہ کیا بھی تو عبدالرحمٰن اموی نے اسے شکست دی تھی۔ ۱۵۰ھ میں استادسیس کی سرکردگی میں خراسان میں سخت بغاوت ہوئی مگر جلد فرو ہوگئی اگرچہ ستر ہزار آدمی اس جنگ میں مارے گئے۔ اغلب تمیمی جو ۱۴۸ھ میں افریقیہ کا گورنر بنایا گیا تھا ۱۵۰ھ میں تونس کے قریب باغی خارجیوں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ اسکا جانشین عمر بن حفص بھی ۱۵۴ھ میں باغیوں سے لڑتا ہوا مارا گیا اور باغی قیروان پر قابض ہوگئے مگر منصور نے یزید مہلبی کو بھیجا اور اسنے خارجیوں سے قیروان فتح کر لیا اور جابجا شکستیں دیکر ملک میں امن و انتظام قائم کر دیا۔ ۱۷۰ھ میں اسکی وفات پر اسکا بیٹا داؤد افریقیہ کا گورنر بنایا گیا۔ ۱۵۳ھ میں منصور نے حکم دیا کہ تمام رعیت مسلمانوں کی لمبی ٹوپیاں پہنا کرے جن پر سیاہ کپڑا منڈھا ہو۔

منصور نے ۱۵۱ھ میں بغداد کے شرق میں رصافہ اور ۱۵۵ھ میں شہر رافقہ آباد کیا۔ اسکے عہد میں سندھ پر بھی ایک حملہ کیا گیا۔ اور ۱۵۵ھ میں مردم شماری کی گئی۔ قیصر روم نے بلاد اسلام پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر خراج دینا منظور کیا۔ ۱۴۵ھ میں منصور نے مدینہ کی حکومت زید کو دی جو امام حسن کی اولاد سے تھے۔ منصور نے سفاح کی وصیت کے خلاف عیسیٰ بن موسیٰ کے بدلے اپنے بیٹے مہدی کو ۲۳ سال کی عمر میں ولیعہد بنایا۔ منصور نے ۶ ذی الحجہ ۱۵۸ھ کو بمقام بیر میمون جو مکہ سے چند منزل کی راہ پر ہے انتقال کیا۔

خالد بن جعفر بن برمک اور اسکے بعد ابو ایوب سلیمان بن مخلد اسکا وزیر رہا اور ابو جعفر ربیع اسکا مشہور حاجب تھا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ منصور کی صورت پر رعب و جلال برستا تھا۔ کھانے پینے اور گانا سننے کے وقت وہ اپنے اور مصاحبوں کے درمیان پردہ ڈالکر پردہ سے بیس گز کے فاصلہ پر بیٹھتا تھا اور دوسری طرف ندیم پردہ سے بیس گز پر بیٹھتے تھے۔ وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اپنے مخاطب کا مافی الضمیر تاڑ لیتا تھا۔ اسنے خارجیوں شیعوں اور دوسرے مذہبی مفسدوں کی نہایت سرگرمی سے سرکوبی کر کے ملک کو آفات خانہ جنگی سے پاک کر دیا (حقائق الاخبار)۔

منصور علم و کمال کا شائق تھا۔ اسنے سنسکرت سے کلیلہ و دمنہ کا اور روم و فارس کی قانونی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کرایا۔ منطق و اقلیدس[1] کا یونانی سے عربی میں ترجمہ ہوا۔ ۱۴۳ھ میں علماء اسلام نے تدوین حدیث و تفسیر شروع کی۔ اسوقت تک علماء مذہبی یا علمی مسائل اور تاریخی حالات جو کچھ تھے زبانی بیان کرتے یا بعض لوگوں کے پاس غیر مرتب نسخے تھے جنسے تعلیم دیتے تھے۔ منصور کے وقت تمام علوم کی تدوین شروع ہوئی چنانچہ ابن جریج مکہ میں، امام مالک مدینہ میں، امام اوزاعی شام میں، ابن ابی عروبہ اور حماد بن سلمہ بصرہ میں، معمر یمن میں، سفیان ثوری کوفہ میں احادیث وغیرہ کی کتابیں لکھنے لگے۔ امام ابو حنیفہ کوفی نے فقہ کو رائے و قیاس سے ترتیب دیا۔ محمد بن اسحق کی کتاب السیر المغازی لکھی گئی۔ تاریخ کا ڈھنگ نکالا۔ اسحاق بن حنین وغیرہ نے علم ہیئت میں کتابیں لکھیں۔ ابن شہلا نے طب و نجوم وغیرہ علوم پر تصنیفیں لکھیں۔ علماء ہر قسم کی تصنیفات میں منصور کی قدردانی سے بڑے بڑے عالم اور مصنف بغداد میں جمع ہوئے۔ خلفاء اسلام میں سب سے اول اسی نے نجومیوں کے قول پر عمل کیا اور اپنے بیٹے کو [illegible] مقدم کیا جسکا انجام برا ہوا۔

منصور کے عہد میں ۱۴۲ھ میں عمرو بن عبید معتزلی ۱۴۶ھ میں محمد بن سائب کلبی اور ہشام بن عروہ بن زبیر ۱۴۸ھ میں امام جعفر صادق اور سلیمان اعمش ۱۵۰ھ میں امام ابو حنیفہ اور مقاتل بن سلیمان اور عبدالملک بن جریج ۱۵۱ھ میں [illegible] اور محمد بن اسحق ۱۵۳ھ میں معمر بن راشد ۱۵۷ھ میں ابو عمرو اوزاعی اور ۱۵۸ھ میں زفر کا انتقال ہوا اور ۱۵۰ھ میں امام شافعی پیدا ہوئے۔

ذی الحجہ ۱۵۸ھ (۳) ابو عبداللہ محمد المہدی ۱۶۹ھ

مہدی نہایت نرم مزاج اور فیاض تھا۔ اسنے سوا خونیوں اور [illegible] کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔ حسن بن ابراہیم کو رہا کر کے اسکی معقول پنشن مقرر کر دی اور آل رسول کی ضبط کی ہوئی جائدادیں واپس کیں۔ ۱۶۰ھ میں حج کو گیا اور [illegible] ہزار روپیہ صرف اہل مکہ و مدینہ پر تقسیم کیا۔ ۱۶۷ھ میں مسجد حرام و مسجد نبوی کی توسیع کی اور [illegible] ڈاک بٹھائی اور مسافروں کے لئے درست کرائیں۔ اسکی بیوی خیزران کو حکومت میں بڑا دخل حاصل تھا اور اسکا بیٹا ہارون الرشید ولیعہد [illegible]

---

[1] اقلیدس کا عربی میں ترجمہ ہونا سنین اسلام [illegible] الفخری میں لکھا ہے [illegible] حقائق الاخبار [illegible] ہارون کے عہد میں۔

بطرح بیٹا تھا۔ منصور کی وصیت کے خلاف مہدی نے ۱۵۹ھ میں عیسےٰ کو ولیعہدی سے بالکل دستبردار ہو جانے پر مجبور کیا اور اپنے بڑے بیٹے ہادی کو ولیعہد اور دوسرے بیٹے ہارون کو اسکا جانشین مقرر کیا۔ مہدی کے تیسرے بیٹے کا نام ابراہیم تھا۔

۱۵۹ھ میں خراسان میں ایک شعبدہ باز ہاشم بن حکیم نامی جسکو بعض فارسی مورخین نے حکیم بن عطا لکھا ہے اور جو نقاب پوش رہنے کے سبب مقنع کہلاتا تھا اور جو تناسخ کا قائل تھا اور نہایت گندی تعلیم دیتا تھا اور اپنے کو خدا کا اوتار بتاتا تھا خراسان میں نمودار ہوا اسکے بہت سے پیرو ہو گئے جو اُسے سجدہ کرتے تھے اور سفید کپڑے پہننے کے سبب مبیضہ کہلاتے تھے۔ مہدی کی فوج نے قلعہ کش میں اسکا محاصرہ کر لیا زمانۂ محاصرہ میں دو ماہ تک وہ چاہِ نخشب سے ایک مصنوعی چاند آسمان کے نیچے ہر شام نمودار کر دیتا تھا جسکی روشنی چند میل تک جاتی تھی جب محاصرہ طول کھینچا تو اسنے اپنی تمام عورتوں بچوں مال و اسباب کو جلا کر خاک کر دیا اور خود جل کر خاک ہو گیا (۱۶۱ھ) پھر جرجان میں ایسے ہی گندے عقائد کا ایک اور فرقہ پیدا ہوا جو سرخ پوشش رہنے کے سبب محمرہ کہلاتا تھا مگر انکی شورش آسانی سے دفع ہو گئی۔ مہدی کے عہد میں مزدک کے ملحدانہ سوفسطائیہ عقائد کم و بیش مانی کے فلسفہ سے مخلوط ہو کر خراسان میں پھیلنے لگے اور مغربی ایران و عراق میں بھی انکا چرچا ہونے لگا۔ یہ لوگ جو زندیق کہلاتے تھے اصول معاشرت اور عقائد مذہبی کو بیخ و بُن سے اکھیڑنا چاہتے تھے۔ مہدی نے ان کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کرایا اور سب سے پہلے اسی نے ۱۶۳ھ میں زنادقہ و ملحدین کے رد میں مناظرہ کی کتابیں لکھوائیں جسکا نام کتاب الجدل رکھا گیا تھا۔

۱۶۰ھ میں رومیوں نے بہت دور تک اسلامی علاقہ پامال کر کے مرعش فتح کر لیا۔ حسن بن قحطبہ نے جا کر انکو بھگا دیا۔ ۱۶۵ھ میں رومیوں نے پھر حملہ کیا مگر حسن بن قحطبہ، عیسیٰ بن موسیٰ نے انہیں مار بھگایا اور سمیلیون اور بعض دیگر مقامات فتح کر لیے۔ اسکے بعد مہدی نے ہارون کو ارمینیہ آذربیجان کا والی سرحد بنا دیا اور ثابت بن موسیٰ کو اُسکا وزیر مال اور یحییٰ بن خالد برمکی کو اسکا مشیر اعظم مقرر کیا۔ مگر رومیوں نے پھر اسلامی علاقوں پر حملہ کر کے شور قیامت برپا کر دیا۔ ہارون نے جا کر انکو شکست دی اور بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ قسطنطنیہ کے قریب جا پہنچا۔ رومیوں کی ملکہ ایرینی نے ڈر کر ستر ہزار دینار خرچ جنگ اور سالانہ خراج دینا کر کے صلح کر لی۔ ۱۶۰ھ میں اربد یعنی دیول یا ٹھٹھہ سندھ میں فتح ہوا۔ مہدی کے حکم سے عبدالرحمان بن حبیب عامل افریقیہ نے اندلس پر حملہ کیا مگر عبدالرحمان اموی نے اُسے شکست دی اور اسکا بیڑا جلا کر تباہ کر دیا۔ یہ لڑائی ۱۶۲ھ میں ہوئی اسکے بعد پھر کسی عباسی حکمران نے اندلس پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔

شروع میں ابو عبید اللہ [illegible] مہدی کا وزیر تھا [illegible] (یعقوب بن داؤد) [illegible] وزیر اعظم مقرر ہوا [illegible] مہدی کے زمانہ میں [illegible] یعقوب [illegible] کی اصلاح [illegible] اہل البیت [illegible] یحییٰ بن زید اور ابراہیم برادر نفس الزکیہ [illegible] تھا [illegible] ابراہیم [illegible] قید کر دیا [illegible] ایک دن مہدی نے اسے حکم دیا کہ قید خانہ میں جا کر فلاں علوی کو قتل کر ڈال۔ یعقوب نے جا کر اس علوی کو [illegible] جب مہدی کو یہ بھید معلوم ہوا تو یعقوب کو قید کر دیا۔ اور وہ [illegible] سال قید رہا۔ ہارون رشید نے اُسے رہا کر دیا [illegible] مکہ چلا گیا اور وہیں مر گیا۔ یعقوب کے بعد مہدی نے یحییٰ بن خالد برمکی کو وزیر بنایا۔ ۱۶۹ھ میں مہدی مشرق کا دورہ کو روانہ ہوا مگر راستہ میں بمقام ماسبذان ۴۳ سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔ سب سے پہلے اسی نے آیۂ صلوٰۃ کو خطبہ میں داخل کیا۔ اسکے عہد میں ۱۶۱ھ میں سفیان ثوری اور سیبویہ کا، ۱۶۲ھ میں ابراہیم ادہم اور داؤد طائی کا اور ۱۶۹ھ میں خلیل بن احمد عروضی کا انتقال ہوا اور ۱۶۴ھ میں امام احمد بن حنبل بغداد میں پیدا ہوئے۔

۲۳ محرم ۱۶۹ھ (۴) موسیٰ الہادی بن المہدی ۔ ۱۶ ربیع الاول ۱۷۰ھ
۷۸۵ع — ۷۸۶ع

ہادی [illegible] مہدی [illegible] بہادر [illegible] علم ادب کا [illegible] شوقین [illegible] اور لہو و لعب میں مصروف رہتا تھا [illegible] صاحب [illegible] سطوت بھی تھا [illegible] بغداد و جرجان [illegible]

۱ [illegible] سلطنت پر قبضہ کرنا چاہتا تھا [illegible] تھا۔

ہادی کے زمانہ میں بھی خیزران نے وہی دربار لگانا شروع کر دیا جو اپنے شوہر کے زمانہ میں لگاتی تھی۔ ہادی نے منع کیا نہ مانی اور ۱۵ ربیع الاول ۱۷۰ھ کو خیزران نے اُسے ۲۶ سال کی عمر میں زہر دلوا دیا۔

عمرو بن بزیع بن یونس ہادی کا وزیر تھا۔ ۱۶۹ھ میں زندیقیوں نے اپنے امام عبداللہ بن مقفع کی سرکردگی میں سر اٹھایا مگر شکست کھا کر بھاگ گئے۔ مدینہ کے گورنر عبداللہ بن عمر کے پوتے عمر بن عبدالعزیز نے امام حسن کی اولاد سے بعض افراد پر بادہ خواری کا جھوٹا الزام لگا کر انکو پٹوایا اور گلے میں رسیاں بندھوا کر مدینہ کے کوچہ و بازار میں تشہیر کرایا تھا۔ اس پر حسین بن علی بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ نے لوگوں کو جمع کر کے اُس گورنر کو شکست دیکر شہر سے نکال دیا اور مکہ و مدینہ پر قابض ہو گئے۔ ہادی نے یہ خبر سنکر محمد بن سلیمان عباسی کو حسین بن علی سے لڑنے روانہ کیا۔ مدینہ کے قریب بمقام فخ (ذی طوی) ۹ ذیقعدہ ۱۶۹ھ کو لڑائی ہوئی۔ حسین اور انکے بہت سے رفیق مارے گئے۔ حسین کا سر بغداد بھیجا گیا اور عباسی پھر سادات بنی حسن کے درپے استیصال ہو گئے۔ اس موقع پر حسین کے ایک چچا نفس الزکیہ کے بھائی ادریس روپوشی کے عالم میں ملک مغرب کی طرف بھاگ گئے اور کچھ عرصہ طنجہ میں ہو کر ۱۷۲ھ میں مغرب الاقصیٰ کے بادشاہ بن گئے اور اسطرح مراکش سلطنت عباسیہ سے جدا ہو گیا اور ادریس کے دوسرے بھائی یحییٰ نے بھاگ کر دیلم میں پناہ لی۔

۱۵ ربیع الاول ۱۷۰ھ (۵) ابوجعفر ہارون الرشید بن المہدی ۱۹۳ھ

ہارون الرشید نہایت فصیح البیان اور ادیب تھا۔ علماء اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا۔ ابن سماک اعظ اور فضیل بن عیاض صوفی کی از حد تعظیم کرتا تھا۔ رات کو مسرور خادم کے ساتھ بغداد کی گلیوں میں گشت کرتا تھا۔ مستقل مزاجی عقل کی رسائی قوت ہمت شہرت عزت کے اعتبار سے دنیا کا اعظم ترین بادشاہوں سے تھا۔ اسکا عہد علم و ہنر تمدن و تہذیب خوشحالی اور تمول کی سرسبزی کا اور دولت اسلامیہ کے عروج و اقبال اور ترقی سلطنت کا زمانہ تھا۔ مسجدیں، کالج، مدرسے، شفاخانے، سرائیں، سڑکیں، پل، نہریں تعمیر ہوئیں۔ رشید اول خلیفہ ہے جسکے دربار میں فغفور چین اور شارلمین شہنشاہ فرانس و جرمن کے سفیر آئے۔ شارلمین نے اسکو تحائف بھیجا اور ہارون نے اسکو بھیجا تھا۔ ہارون نے اسکو ایک شطرنج اور گھنٹہ تحفہ میں بھیجا جو رخ میں دیتا تھا کہ اس گھنٹہ میں مختلف گھنٹے اسطرح بجتے تھے کہ ایک پیتل کی طشتری پر گولیاں گرا پڑتی تھیں جب گھنٹہ بجتا تھا اچانک ایک دروازہ کھلتا تھا اُس سے گھنٹوں کی تعداد کے موافق سوار نکلتے تھے اور جب بجنے کی آواز ختم ہو جاتی تھی پھر وہ اندر چلے جاتے تھے اور دروازہ بند ہو جاتا تھا۔ ان دونوں تحفوں کو دیکھ کر عقلائے فرنگ دنگ رہ گئے تھے۔

رشید نے تخت پر بیٹھتے ہی یحییٰ بن خالد برمکی کو وزیر بنا کر سلطنت کے سیاہ و سپید کا مختار کر دیا اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید امام ابو یوسف کو قاضی القضاۃ بنایا جو اسلام میں سب سے پہلے قاضی القضاۃ ہیں۔

رشید نے رومیوں کے سرحدی علاقہ کی چھاونیوں کو جو الجزیرہ اور قنسرین کے علاقوں میں تھیں ایک جدا صوبہ عواصم کے نام سے مقرر کیا اور ۱۷۰ھ میں قلقیہ (ایشیائے کوچک) علاقہ عواصم میں شہر طرسوس دوبارہ آباد کر کے ایک مستحکم قلعہ بنایا گیا۔ ۱۷۱ھ میں طخارستان ۱۷۲ھ میں کابل اور سانہر سلطنت میں شامل کر کے سرحد کوہ ہندوکش تک بڑھائی گئی۔

۱۸۴ھ میں ابراہیم بن اغلب کو افریقہ کی موروثی حکومت عطا کر دی اور ۱۷۲ھ میں ادریس بن عبداللہ بن حسن نے مراکش میں اپنی خود مختار سلطنت قائم کر لی۔ ۱۸۰ھ میں یونانیوں کی سازش سے دربند خزر کی ارمینیہ پر حملہ کر کے ایک لاکھ سے زیادہ آدمی پکڑ لیگئے مگر رشید کے دو جرنیلوں نے جا کر انکی گوشمالی کر دی۔ ۱۸۱ھ میں رومیوں نے عہد شکنی کر کے اسلامی علاقہ پر حملہ کیا مگر پسپا کر دئے گئے اور رشید کی فوج نے مطرہ، انقرہ (انگورا) فتح کر لیا۔ سائپرس جو خاندان امیہ کے زمانہ میں اسلامی سلطنت سے نکل گیا تھا پھر فتح کر لیا گیا۔ قبرص تا قسطنطنیہ تاراج کیا گیا۔ آخر رومیوں نے ستر ہزار دینار سالانہ خراج دینا کر کے صلح کر لی۔ رومیوں نے ۱۸۷ھ میں ملکہ ایرینی کو جلا وطن کر دیا اور نائسی فورس (نقفور) کو بادشاہ بنا لیا۔ نقفور نے ہارون کو لکھا کہ ملکہ ایرینی نے تجھ کو شطرنج کا فرزین پیادہ سمجھا تھا اور خود پیادہ بنگئی تھی۔ تجھکو اُس نے جو دولت بار کر کے بھیجی رہی ہے وہ لوٹا دے جس کو وصول کی ہو واپس کر دے ورنہ تلوار میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کریگی۔ یہ خط پڑھ کر رشید آگ بگولہ ہو گیا اور اُسکی پشت پر لکھا

نقفور رومی کے تئیں معلوم ہو کہ اسکا جواب تو سنیگا نہیں بلکہ آنکھوں سے دیکھ لیگا۔" اور خود ایک لاکھ تیس ہزار فوج اور ہزاروں رنگروٹ ساتھ لیکر
رومی ممالک کو پامال کرتا ہوا ہرقلیہ تک جا پہنچا۔ نقفور نے شکست کھا کر پہلے سے زیادہ خراج دینا کر کے صلح کر لی۔ اور ۱۸۹ھ میں رشید نے
رقہ کی طرف مراجعت کی مگر رشید کے واپس ہوتے ہی نقفور نے پھر اسلامی ممالک پر حملہ کر دیا۔ رشید فوراً مقابلہ پر پہنچا اور نقفور چالیس ہزار
فوج کٹا کر اور خود تین زخم کھا کر بھاگا اور پھر ۱۸۹ھ میں صلح کر لی۔ ۱۹۰ھ میں جب رشید رے کو [illegible] کی بغاوت فرو کرنے گیا تو نقفور نے
پھر حملہ کر دیا مگر رشید کے بیٹے مؤتمن نے جو عواصم کا گورنر تھا اسکو شکست دی۔ اسکے تھوڑے دنوں بعد رومی نے پھر حملہ کیا۔ اب رشید خود ایک لاکھ
پینتیس ہزار سپاہ کے ساتھ روانہ ہوا اور ایشیائے کوچک میں شمال میں تھنیا تک مغرب میں بیتھنیا اور [illegible] تک اسلامی فوج چھا گئی۔ قونیہ، نقفوریہ،
افسوس، مقابلہ، ذبہ (تھباسہ)، ملیکوپیا، سانڈروپولس، انطرسوس (انڈریسس)، نقیہ فتح کر لئے اور ہرقلیہ نطس کو جو بحیرہ اسود پر
ہے گھیر لیا اور ۱۹۰ھ میں فتح کر لیا۔ آخر نقفور نے پہلے سے زیادہ خراج دینا کر کے صلح کر لی۔ ۱۷۵ھ میں رشید نے محمد امین کو جو عباسی
بیوی زبیدہ سے تھا اپنا ولیعہد بنایا۔ پھر ۱۸۲ھ میں عبداللہ مامون کو جو محمد امین سے چند ماہ بڑا تھا مگر ایرانی بیوی سے تھا امین کا جانشین اور
تیسرے بیٹے مؤتمن[1] کو مامون کا جانشین مقرر کیا اور چوتھے بیٹے معتصم کو یونہی چھوڑ دیا کیونکہ وہ بالکل ناخواندہ تھا۔ حکم دیا کہ جبتک تینوں
بیٹے زندہ ہوں سلطنت کے جدا جدا حصوں پر حکمرانی کرتے رہیں اور امین کے ماتحت رہیں۔ امین مغربی حصہ کی حکومت جسمیں بغداد، واسط، بصرہ
کوفہ، شام، سواد عراق، حجاز اور مصر و افریقیہ شامل تھے امین کو دی اور بغداد اسکا دار الحکومت قرار دیا۔ مشرقی حصہ کی حکومت جسمیں کرمانشاہ
نہاوند، قم، کاشان، اصفہان، فارس، کرمان، رے، قومس، طبرستان، خراسان، کابل، زابل، ہند کا علاقہ، ماوراء النہر اور ترکستان شامل تھے
مامون کے حوالے کی اور مرو اسکا دار الحکومت مقرر کیا اور الجزیرہ اور عواصم کی حکومت مؤتمن کے سپرد کی اور تینوں بیٹوں کو باہم امن سے رہنے کی وصیت کی۔
۱۸۶ھ میں زبیدہ نے حج کیا اور اہل مکہ کی پانی کی دقت رفع کرنے کے لئے ۱۷ لاکھ دینار سے وہ نہر بنوائی جو اب تک نہر زبیدہ کے نام سے مشہور ہے۔
۱۷۶ھ میں نفس الزکیہ کے بھائی یحییٰ نے دیلم میں خروج کیا۔ فضل بن یحییٰ برمکی پچاس ہزار فوج سے انکے مقابلہ پر بھیجا گیا۔ فضل نے یحییٰ کے
ساتھ لطف و مہربانی کی اور [illegible] صلح پر راضی کر لیا۔ یحییٰ نے اس شرط پر صلح کی کہ فضل ہارون رشید کی دستخطی تحریر امان کی لے دے۔ ہارون نے امان نامہ
لکھکر اور [illegible] علماء و فقہا اور اجلہ بنی ہاشم کے دستخط کرا کے یحییٰ کے پاس بھجوا دیا اور یحییٰ فضل کے ساتھ بغداد چلے آئے۔ ہارون
یحییٰ سے بہت اچھی طرح پیش آیا مگر بعد میں عبداللہ زبیری کی چغلخوری الزام پر یحییٰ کو قید اور جعفر بن یحییٰ برمکی کے سپرد کر دیا لیکن چند جعفر نے
یحییٰ کو رہا کر دیا جس سے ہارون سخت ناراض ہوا اور یحییٰ کو پھر قید کر دیا اور آخر زہر سے ہلاک کر دیا۔ بروایت صحاح الاخبار دیوار میں چنوا دیا۔
ہارون نے سادات کشی میں منصور کا تتبع کیا۔ امام موسیٰ کاظم کو بھی اس اندیشہ سے کہ کہیں شیعہ انکے ساتھ میرے خلاف علم بغاوت بلند کریں
اپنے ساتھ حجاز سے عراق میں لا کر قید کر دیا اور ۱۸۳ھ میں زہر سے ہلاک کر دیا۔
رشید کی حکومت کی عظمت و شہرت کا باعث برامکہ کی دانائی اور قابلیت تھی جنکو اسنے وزیر بنایا تھا۔ برامکہ کا مورث اعلیٰ جعفر بن برمک
شاہان فارس کی نسل سے تھا۔ سلیمان بن عبد الملک کے زمانہ میں بلخ سے شام میں آیا [illegible] دربار میں [illegible] جعفر کا بیٹا خالد
سفاح اور مہدی کا وزیر رہا۔ خالد کا بیٹا یحییٰ ہارون رشید کا وزیر تھا۔ یحییٰ نے جب [illegible] استعفا دیدیا تو رشید نے اسکے بیٹے فضل کو پھر
جعفر کو وزیر بنایا۔ [illegible] اور لائق خاندان نے [illegible] سلطنت [illegible] حکومت کی [illegible] لوگ خوشحالی [illegible] سلطنت
[illegible]
[illegible]
[illegible]

---

[1] مؤتمن کو مامون نے اپنے عہد میں [illegible] معتصم کو جسکو رشید نے
خلافت سے [illegible] خلیفہ ہوا اور آخر دم تک خلافت [illegible] نسل میں رہی۔

اراکین سلطنت اُن سے حسد کرنے لگے فضل بن ربیع جو بادشاہ کے حضور میں کمال ممتاز تھا انکا جانی دشمن تھا اور انکے خلاف سازش کا عنصر یہانتک کہ بادشاہ کو برامکہ سے بدظن کر دیا۔ برامکہ کی تباہی کا اصل اور سب سے بڑا سبب جو اکثر مورخین نے لکھا ہے (مگر ابن خلدون لکھتا ہے) یہ ہے کہ ہارون مجلس عیش و طرب کا دلدادہ تھا اور جعفر برمکی اور اپنی بہن عباسہ کی جدائی اُسے ایکدم گوارا نہ تھی کیونکہ یہ دونو ظرف طبع اور جدت ذہن میں یکتائے زمانہ تھے اور از روئے شرع دونوں کا ایک جلسہ میں اجتماع ناممکن تھا اس سبب سے اُسنے جعفر کا نکاح عباسہ سے کر دیا مگر اس شرط پر کہ مقاربت نہ کریں لیکن عباسہ نے دھوکا دیکر جعفر سے مقاربت کی اور بروایت ابن عبری دو توام لڑکے پیدا ہوئے یہ لڑکے ریاش خادم اور برة قابلہ کے ساتھ مکہ بھیجوا دیے گئے۔ بعد میں رشید کو یہ بھید معلوم ہو گیا اور اسنے عباسہ اور ان دونوں بچوں کو کنوئیں میں ڈلوا کر کنواں بند کرا دیا اور جعفر کو قتل کرا دیا۔ اُسکے باپ یحییٰ اور تینوں بھائیوں فضل، محمد اور موسیٰ کو رقہ میں قید کر دیا۔ انکے اور رشتہ دار اور قرابتی بھی قید کر دیئے گئے۔ انکے مال و اسباب ضبط کر لئے گئے۔ یہ ۱۸۷ھ کا واقعہ ہے۔ ۱۹۰ھ میں یحییٰ اور ۱۹۲ھ میں فضل بھی قید میں مر گئے۔ موسیٰ اور محمد رہا کر دیئے گئے۔ بعد میں مامون تخت پر بیٹھا تو اسنے برمکیوں کو انکی جائداد دیکر منصب پر بحال کر دیا۔ جعفر ۳۷ سال کی عمر میں قتل ہوا اسنے سونے کو کھوٹا ور کرایا تھا جسکی وجہ سے زر جعفری خالص سونے کی وجہ سے آجتک مشہور چلا آتا ہے۔ جعفر کے بعد رشید نے فضل بن ربیع کو وزیر بنا لیا۔

۱۹۲ھ میں رافع بن لیث بن نصر بن سیار نے خراسان میں بغاوت کی اور رشید کے عامل کو قتل کر کے سمرقند پر قبضہ کر لیا۔ یہ خبر سنکر رشید نے رقہ میں (جہاں رشید نے سکونت اختیار کر رکھی تھی) اور بغداد میں امین کو اپنا نائب چھوڑ کر اور مامون کو اپنے ساتھ لیکر خراسان کی طرف روانہ ہوا۔ ایران میں پہنچکر مامون کو تو طلیعہ اول مرو کی طرف روانہ کیا اور خود بڑی فوج کے ساتھ آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کیا یہانتک کہ نواح طوس (مشہد) میں بمقام سناباد پہنچکر ۳ جمادی الثانی ۱۹۳ھ کو ۲۳ برس سلطنت کر کے ۴۵ سال کی عمر میں رحلت کر گیا۔ ذہبی لکھتا ہے کہ اگرچہ رشید نے بہت سے کام اچھے بھی کئے مگر اسکے لہو و لعب، حصول لذات ممنوعہ اور گانا سننا وغیرہ کے حالات کی بھی کمی نہیں ہے۔ ابن خلدون لکھتا ہے کہ وہ بالکل اپنے دادا منصور کے نقش قدم پر چلتا تھا فرق صرف یہ ہے کہ منصور کنجوس تھا اور رشید فیاض۔ رشید کے برابر کوئی عباسی خلیفہ فیاض نہیں ہوا۔ دنیاوی اعتبار سے رشید عظیم ترین بادشاہوں میں تھا۔ اسکا دربار شان و شوکت اور رونق میں سب سے بڑھا ہوا تھا دنیا کے ہر گوشہ سے عالم و دانا لوگ اسکے دربار میں آتے تھے یہودی، عیسائی، پارسی اور ہندو عالم اسکے دربار میں موجود تھے۔ سب کے ساتھ رواداری اور فیاضانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ علوم و فنون اور دماغی مطالعہ کی ہر شاخ و شعبہ کی حمایت اور ترقی میں بہت کوشش کرتا تھا۔ یہ پہلا اسلامی خلیفہ ہے جسنے راگ و موسیقی کو شریف پیشہ قرار دیا ہے۔ برامکہ اسکے نام پر اسکے دیگر اہل خاندان [illegible] مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ رشید نے امام ابو یوسف کو قاضی القضاۃ بنایا اور انکے مقرر کردہ قاضیوں کے فتاویٰ کی قدر کی۔ اسکا اثر یہ ہوا کہ ایک نیا سلسلہ قائم ہو گیا اسطرح سنی مذہب کی عمارت کھڑی ہوئی جسکی بنیاد منصور نے ڈالی تھی اور آگے چلکر انہیں اجماع کو نص بنا دینے والوں نے اپنا نام اہل السنت والجماعت رکھ لیا۔"

اسکے زمانہ میں یہ لوگ زیادہ مشہور ہوئے ہیں: عبد اللہ بن ادریس شافعی، عیسیٰ بن یونس، سفیان بن ثوری، صوفی، ابو اسحٰق ابراہیم موصلی مغنی، مروان بن حفصہ شاعر، فضل بن ربیع حاجب، جبرئیل بن بختیشوع طبیب، اصمعی نحوی جو اسکے بچوں کو تعلیم دیتا تھا۔ زبیدہ اسکی بیوی۔ رشید کے عہد میں اہل علم نے کتابیں لکھنی شروع کیں تصنیفات کا دور شروع ہوا۔ الف لیلیٰ کی تصنیف شروع ہو کر تین سو سال تک پہنچی۔ رشید کا زمانہ مسلمانوں میں علم نجوم، فلسفہ، فن عمارت اور علم ادب کا سب سے بڑا زمانہ تھا اگرچہ پہلا مغنی اسلام میں طویس ہوا ہے مگر ہارون کے دربار میں ابو اسحٰق ابراہیم موصلی بڑا ماہر موسیقی کا تھا۔ اسکے عہد میں ۱۷۹ھ میں امام مالک، ۱۸۰ھ میں سیبویہ نحوی، ۱۸۱ھ میں عبد اللہ بن مبارک، ۱۸۳ھ میں ابن سماک، ۱۸۷ھ میں فضیل بن عیاض، ۱۸۹ھ میں کسائی اور امام محمد بن حسن، ۱۹۴ھ میں شقیق بن ابراہیم بلخی کا انتقال ہوا۔

۶ جمادی الثانی ۱۹۳ھ (۶) ابو عبد اللہ محمد الامین ۱۹۸ھ

رشید کی وفات پر امین خلیفہ تسلیم کر لیا گیا اور فضل بن ربیع جو رشید کے ہمراہ تھا اسنے سارا لشکر فوج و خزانہ ساتھ لیکر بغداد چلا آیا امین کی

نکیا حالانکہ رشید کی وصیت تھی کہ یہ فوج و خزانہ ماموں کو دیا جائے ماموں نے بھی وفاداری کیساتھ مرو سے مبارکباد بھیجی۔
امین عیاش لاابالی اور کمزور طبیعت کا آدمی تھا سلطنت کے تمام حقوق سے بازیگر مسخرے نجومی اور جوتشی بلوائے نہایت خوبصورت طوائفوں اور نہایت کامل گانیوں اور خواجہ سراؤں کو بڑی بڑی رقمیں خرچ کرکے بلوایا اور ناٹک کی ایک محفل مثل اندر سبھا کی ترتیب دی یہ تھیٹر اپنے زرق برق سے پریوں کا اکھاڑا معلوم ہوتا تھا خود تو عیش و عشرت میں مشغول رہتا تھا اور سلطنت کا سیاہ سپید فضل بن ربیع کو سپرد کر رکھا تھا برخلاف اسکے ماموں نہایت سمجھدار اور ہشیار تھا۔ حالانکہ خزانہ اور فوج دونوں سے محروم رہا مگر اسکا اپنا وزیر و مشیر فضل بن سہل اور مشہور جرنیل ہرثمہ بن اعین اور طاہر بن حسین جو اعلی ایک ہی لائق صلاح کار اور خیر خواہ تھے ماموں نے خوش سلیقگی اور عمدہ برتاؤ سے اپنے صوبے کے لوگوں کو اپنا ہوا خواہ بنا لیا اور چونکہ اسکی ماں ایرانی تھی ایرانی اُسے اپنا بھانجا سمجھکر اُسکے گرد جمع ہو گئے مال و اسباب لیکر امین کیساتھ وفادار مگر اُسکیطرف سے چوکنا اور ہوشیار رہا۔ امین ایسا بیوقوف تھا کہ رومیوں نے اسلامی علاقہ پر حملہ کرکے لوٹ مار مچا دی اسکی تو اُسنے پرواہ کی نخواہ مخواہ اپنے بھائی ماموں سے لڑ بیٹھا چنانچہ سنہ ۱۹۴ھ میں فضل بن ربیع اور علی بن عیسٰے بن ماہان کی صلاح سے اُسنے ماموں کو اپنی جانشینی سے محروم کرنیکا اعلان دیا اور قاسم موتمن سے بھی اُسکا علاقہ لے لیا ماموں نے اس عہد کے جواب میں سنہ ۱۹۵ھ میں امین کا نام فرامین اور سکوں سے نکلوا ڈالا اسطرح دونوں بھائیوں میں علانیہ خاصمت قائم ہو گئی امین نے پچاس ہزار فوج علی بن عیسٰے کی سرکردگی میں ماموں سے لڑنے کیطرف روانہ کر دی یہاں ماموں کی فوج کے ہراول کا سردار طاہر بن حسین تھا اُسنے شکست دی علی بن عیسٰے مارا گیا اور اسکی فوج طاہر سے آملی کئی اور فوجیں بغداد سے بھیجی گئیں اُنکا بھی یہی حشر ہوا یہانتک کہ طاہر قزوین فتح کرتا ہوا حلوان پہنچا اور ہرثمہ کو اس شمالی علاقہ میں چھوڑ کر ہواز پر آ گیا۔ اب رجب سنہ ۱۹۶ھ میں ماموں نے امیر المومنین کا لقب اختیار کر لیا اور فضل بن سہل کو اس علاقہ پر جو بیت ہمدان سے لیکر بحر ہند بحیرۂ کیسپین تک پھیلا ہوا ہے سیاہ و سپید کا اختیار دیدیا اور وزیر جنگ و وزیر مال دونوں عہدے عنایت کر دئیے انہیں دنوں میں خالد بن یزید بن معاویہ کے پوتے علی بن عبداللہ نے جو سفیانی کہلاتا تھا اور جسکی والدہ نفیسہ عباس بن علی بن ابی طالب کی پڑپوتی تھی اور ساتھ ہی مسلمہ مروانی کے پوتے نے شام میں سلطنت کا دعوے کیا مگر انکی بغاوتیں بہت جلد فرو ہو گئیں۔ انہی ایام میں ماموں کے جرنیل داؤد بن یزید نے بحرین اور عمان فتح کر کے واسط پر قبضہ کر لیا عباس بن ہادی گورنر کوفہ منصور بن مہدی گورنر بصرہ اور داؤد بن عیسٰے گورنر حجاز نے ماموں کی اطاعت قبول کر لی پھر طاہر نے مدائن فتح کیا اسکے بعد طاہر و ہرثمہ اور ایک تیسرے جرنیل زہیر بن مسیب نے مل کر بغداد کا محاصرہ کر لیا۔ پندرہ ماہ تک محاصرہ رہا امین کے رفیق غنیم سے جا ملے مجبور ہو کر امین اس شرط پر کہ اُسے ماموں پاس بھیجا جائیگا کشتی میں بیٹھکر ہرثمہ کے کیمپ کی طرف روانہ ہوا لیکن طاہر نے پکڑ لیا اور ۲۴ محرم سنہ ۱۹۸ھ کو ایک کوٹھڑی میں قید کر دیا اور اُسی رات کو چند ایرانی بھیجکر اُسے قتل کرا دیا۔ اسطرح امین ۴ سال ۸ ماہ کی پرآشوب سلطنت کے بعد راہی ملک بقا ہوا ماموں کو اپنے بھائی کے قتل کا سخت صدمہ ہوا اُسکے بیٹوں کو اپنے متبنے کر کے اُن کو اپنی بیٹیاں بیاہ دیں فضل بن ربیع جو اس موقع پر روپوش ہو گیا تھا سنہ ۲۰۴ھ میں ماموں کے پاس گیا ہوا آیا ماموں نے اُسے معاف کر دیا۔ امین کے عہد میں سنہ ۱۹۶ھ میں ابو نواس حسن بن ہانی شاعر سنہ ۱۹۷ھ میں وکیع بن جراح اور عبداللہ بن وہب مصری سنہ ۱۹۸ھ میں سفیان بن عیینہ کوفی اور یحیٰے بن سعید القطان البصری سنہ ۱۹۴ھ میں ابوبکر عیاش کا انتقال ہوا۔

(۷) ابو العباس عبداللہ المامون۔ محرم سنہ ۱۹۸ھ ۸۱۴ء – سنہ ۲۱۸ھ ۸۳۳ء

امین کے قتل کے بعد بھی ماموں ۴ سال تک مرو ہی میں رہا سلطنت کا کاروبار تو فضل بن سہل کے سپرد کر رکھا تھا اور خود عالموں فاضلوں سے جو اُسکے دربار میں بھرے رہتے تھے فلسفی مباحثوں میں مصروف رہتا تھا عراق میں فضل کا بھائی حسن بن سہل گورنر بنایا گیا تھا۔
الجزیرہ میں نصر بن شبث عقیلی نے بغاوت کی اور پانچ سال تک شاہی فوج کا مقابلہ کرتا رہا عراق میں بدوؤں نے کچھ بدمعاشوں کو ملا کر حسن بن سہل کے خلاف علم بغاوت بلند کیا یہ حالت دیکھکر حضرت امام جعفر صادق کے بعض علوی جو فطرتاً نیک نہاد اور شائستہ تھے انکے حقوق کا خیال کیا اور ابن طباطبا علوی جنکے لئے ماموں کے زمانے سنہ ۱۹۹ھ ۸۱۴ء جمادی الثانی میں ابن طباطبا نے کوفہ میں خروج کیا۔

ابن طباطبا یعنے ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابراہیم المعروف بہ طباطبا بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب۔

اور لوگوں کو آلِ رسول کی بیعت اور متابعت کی دعوت دی۔ انکی مدد پر بنی شیبان کا معزز سردار ابو السرایا سری بن منصور شیبانی جو ہرثمہ کے فوجی سرداروں میں سے تھا اٹھ کھڑا ہوا۔ انہوں نے اپنی متفقہ افواج سے حسن کی فوج کو کوفہ کے باہر شکست دیکر تمام جنوبی عراق پر قبضہ کر لیا۔ فتح کے دوسرے دن محمد بن ابراہیم مرگ مفاجات سے فوت ہو گئے۔ ابو السرایا نے انکی جگہ محمد بن محمد بن زید شہید کو امیر بنا لیا۔ حسن نے پھر فوج بھیجی ابو السرایا نے اُسے بھی مار کر فنا کر دیا۔ اسی دوران میں علوی ہر چہار جانب سے ابو السرایا کی مدد کو جمع ہو گئے اور جا بجا شہروں میں پھیل گئے۔ اور ابو السرایا نے کوفہ میں امام رضا کے نام کے درہم و دینار مسکوک کرائے اور بصرہ و واسط اور مدائن کیطرف فوج روانہ کی اور عراق کے بہت سے شہر و قریے فتح کر لئے۔ علویوں کی قوت و شوکت بہت بڑھ گئی انہوں نے عباسیوں کے گھر جو کوفہ میں تھے پھونک دئے اور جو عباسی ملا اُسے قتل کر ڈالا۔ اور زید بن موسیٰ کاظم نے جو ابو السرایا کیطرف سے بصرہ اور اہواز کے گورنر تھے عباسیوں اور انکے طرفداروں کو اتنا پھونکا کہ وہ زید النار کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اسکے بعد موسم حج آیا تو ابو السرایا نے حسین بن حسن ابن امام زین العابدین کو جنہیں افطس کہتے ہیں مکہ کا گورنر مقرر کیا۔ اور ابراہیم بن موسیٰ کاظم کو یمن کا عامل بنایا اور فارس پر اسماعیل بن موسیٰ کاظم کو گورنر کیا۔ اور مدائن کیطرف محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ جانب شرقی سے بغداد پر حملہ کرے۔ اسطرح ابو السرایا کی سلطنت بہت وسیع ہو گئی۔ فضل نے ہرثمہ کو ابو السرایا کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا اور ابو السرایا نہروان کے قریب شکست کھا کر مارا گیا اور محمد بن محمد بن زید مامون کے پاس مرو بھیجے گئے جہاں وہ اُنسے بہت اچھی طرح پیش آیا۔ ابو السرایا کا دور دورہ کل ۱۰ ماہ رہا۔ ابو السرایا کے قتل ہو جانیکے بعد حجاز میں لوگوں نے محمد بن جعفر الصادق کو امیر المؤمنین بنا لیا۔ افطس نے بھی انکی بیعت کر لی اور یمن میں ابراہیم بن موسیٰ کاظم نے جو شدت قتل کے سبب جزار کے نام سے مشہور ہو گئے سر اٹھایا۔ اور اسطرح ایران کی سرحد سے یمن تک تمام ملک میں خانہ جنگی پھیل گئی۔

ابو السرایا کے قتل کے بعد ہرثمہ مغرب کے حالات بیان کرنے بادشاہ کی خدمت میں مرو میں حاضر ہوا کیونکہ فضل وزیر ان تمام حالات کو بادشاہ سے مخفی رکھتا تھا۔ حالات بیان کرکے وہ بادشاہ کے پاس سے واپس آ رہا تھا کہ وزیر نے راستہ میں اُسے قتل کرا دیا (سنہ ۲۰۰ھ)۔ ہرثمہ کے قتل کی خبر سنکر بغداد کے سپاہیوں نے جو اُسے دوست رکھتے تھے بغداد میں بغاوت کرکے حسن بن سہل کو نکال دیا اور منصور بن مہدی کو اپنا گورنر بنا لیا۔ مامون کو جب باغیوں اور مفسدوں کی کثرت اور اہل بیت کے طلب خلافت میں اُٹھنے کی خبر پہنچی گھبرا گیا اور بمصلحت وقت امام علی الرضا کو اپنا ولیعہد بنانا چاہا۔ چنانچہ اُن کو مدینہ سے بلا کر ۲ رمضان سنہ ۲۰۱ھ کو باوجود انکے سخت انکار کے اپنا ولیعہد بنا لیا۔ اُن سے اپنی بیٹی اُم حبیب کی شادی کر دی اور انکے نام درہم و دینار میں مسکوک کرایا۔ شاہی وردی سے عباسیوں کا سیاہ رنگ ترک کرکے بنی فاطمہ کا سبز رنگ اختیار کیا۔ امام رضا کی ولیعہدی کی خبر سنکر بغداد کے عباسی یہ خیال کرکے کہ خلافت ہمارے خاندان سے نکل جائیگی سخت برہم ہوئے اور انہوں نے ابراہیم بن مہدی کو بغداد کے تخت پر بٹھا دیا اور محرم سنہ ۲۰۲ھ میں مامون کی معزولی کا اعلان کر دیا۔ بغداد اور اسکے نواح میں بالکل بدنظمی پھیل گئی تھی۔ غنڈے دن دہاڑے لوٹ مار کرنے لگے۔ جنوبی عراق اور حجاز میں بھی معاملات کی حالت ایسی ہی خراب ہو رہی تھی۔ فضل سب خبروں کو بادشاہ سے پوشیدہ رکھتا تھا۔ مگر امام رضا نے اُسے خبردار کر دیا۔ بادشاہ وزیر کیطرف سے بدظن ہو گیا۔ مامون کو جب ان شورشوں کی خبر ہوئی تو بغداد کیطرف روانہ ہو گیا۔ سرخس پہنچا تھا کہ کسی نے فضل کو حمام میں قتل کر دیا (سنہ ۲۰۲ھ)۔ پھر جب طوس میں پہنچا تو امام رضا کو بھی جنکو ولیعہد کرنے کے سبب بغداد میں بغاوت ہوئی تھی انگوروں میں زہر دیکر شہید کر دیا (صفر سنہ ۲۰۳ھ)۔ مامون نے ظاہر میں ماتم کیا انہیں دفن کرکے مقبرہ تعمیر کرایا۔ مامون نے اُنکی وفات کا حال بغداد لکھ بھیجا جس سے وہاں امن و امان قائم ہو گیا۔ مامون آگے بڑھا۔ یہانتک کہ مدائن پہنچکر ۸ دن قیام کیا۔ یہاں بغداد کے جنگی سردار اور لوگ نیز عباسیوں نے اُسکا استقبال

(۱) مولوی امیر علی اور ابن خلدون مامون کو امام کو زہر دینے کے الزام سے بری کہتے ہیں کہ یہ انکی [illegible] مامون کیساتھ صرف حسن ظن ہے کیونکہ بڑے بڑے مورخین نے اس واقعہ کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے دیکھو کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۱۹، مروج الذہب جلد ۲ ص ۴۴، کتاب الفخری ص ۱۹۹، فصول [illegible] مطالب السئول ص ۲۸۰، حبیب السیر جلد ۲ جزو اول ص ۸۵، روضۃ الصفا جلد سوم ص ۲۷، تتمۃ المنتہی ص ۲۰۲، تاریخ آل عباس ص ۱۲۲، روضۃ المصطفیٰ ص ۱۲۴

کیا اور اُسنے بعض علمائی درخواست پر پھر وہی عباسی سیاہ رنگ اختیار کر لیا مامون کے آنیکی خبر سنکر ابراہیم اور اُسکے طرفدار بھاگ گئے مگر پھر پکڑا ہوا آیا اور مامون نے اُسے معاف کر دیا۔ شروع سنہ ۲۰۴ھ میں خلیفہ بغداد میں داخل ہوا حرمین کی حکومت ایک علوی کو دی گئی اور کوفہ و بصرہ کی حکومت پر خلیفہ کے دو بھائی مقرر ہوئے اور طاہر شاہی بوڈی گارڈ کا کپتان اور پھر سنہ ۲۰۵ھ میں خراسان و ماوراء النہر وغیرہ کا گورنر بنایا گیا۔ دو برس بعد طاہر مر گیا تو اُسکا ایک بیٹا طلحہ اُسکے علاقہ کا اور دوسرا بیٹا عبداللہ مصر و شام کا گورنر بنایا گیا عبداللہ نے نصر عقیلی کو گرفتار کر کے مامون کے پاس بھیجا جس نے اُسے معاف کر دیا۔ محمد بن جعفر نے بھی جو حجاز میں امیر المومنین بنائے گئے تھے مامون کی بیعت کر لی اور مامونی فوج نے یمن بھی فتح کر لیا۔ اندلس کے اُمیہ بادشاہ نے بعض مسلمانوں کو جلا وطن کر دیا تھا جو سکندریہ میں آ بسے تھے اُنھوں نے سنہ ۲۱۰ھ میں جزیرہ قریطش فتح کر کے وہاں کی سکونت اختیار کر لی۔

سنہ ۲۱۲ھ میں افریقیہ کے گورنر زیادۃ اللہ اغلبی نے جزیرہ صقلیہ کا بہت سا حصہ مع پلرم (پلرمو) کے فتح کر کے خلیفہ کے زیر نگین کر لیا بلکہ اسکے بعد مجاہدین افریقیہ نے روما کا محاصرہ کر لیا اور سینٹ پیٹر و سینٹ پال کے گرجا تاراج کر کے مراجعت کی۔

سنہ ۲۰۱ھ میں جبکہ سلطنت اندرونی فسادوں کے سبب متزلزل ہو رہی تھی بابک نامی ایک لٹیرے نے جو مجوسیوں کے فرقہ خرمیہ سے متعلق اور تناسخ کا قائل تھا مازندران کے ایک دشوار گزار قلعہ پر قابض ہو کر ارد گرد کے علاقہ میں لوٹ مار مچا دی۔ کئی سال تک خلیفہ کی فوج کے قابو میں نہ آیا یہاں تک کہ اُسنے رومیوں سے اتحاد کر کے اُنکو اسلامی علاقہ پر حملہ کرنے کی تحریک کی تاکہ مسلمانوں کا دھیان اسکی طرف سے ہٹ جائے۔ پس رومی بادشاہ طوفیل (تھیوفائیلس) نے حملہ کر کے بہت سے مسلمانوں کو قتل کر ڈالا مگر سنہ ۲۱۵ھ میں مامون نے تین متواتر معرکوں میں اُسکا ایسا بھرکس نکالا کہ وہ صلح کرنے پر مجبور ہوا۔ رمضان سنہ ۲۱۰ھ میں مامون نے حسن بن سہل کی بیٹی بوران سے نہایت دھوم دھام سے شادی کی حسن کو مامون نے فضل کے بعد اپنا وزیر بنایا تھا۔ رومیوں کو بار بار حملے سے روکنے کے لئے مامون طرسوس سے ۶ میل شمال کی طرف طیانہ پر ایک زبردست چھاؤنی تیار کر رہا تھا کہ ۱۸ رجب سنہ ۲۱۸ھ (۸۳۳ء) بمقام طرسوس انتقال کیا وہیں دفن کیا گیا۔ اپنے بیٹے عباس کو سلطنت کے ناقابل خیال کر کے معتصم کو جانشین مقرر کر گیا۔

مامون حزم و احتیاط۔ رحم و انصاف۔ تدبیر و دانائی۔ رعب و داب۔ جوانمردی۔ عظمت و سخاوت کے لحاظ سے خاندان عباسیہ کا سب سے ممتاز بادشاہ تھا۔ وہ عفو کو انتقام پر ترجیح دیتا تھا۔ بیمثل فاضل ذی علم اور حکیم تھا۔ عزم و دور اندیشی دلیری اور تدبیر میں سب پر فائق تھا۔ اُسنے ہر علم میں کافی مہارت بہم پہنچائی تھی۔ ادب، فقہ، تاریخ، نجوم اور فلسفہ کا متبحر عالم تھا نہایت فصیح و بلیغ اور بذلہ گو تھا۔ اُسنے سب سے پہلے اقلیدس کا [illegible] عربی میں ترجمہ کرایا اُسی کی توجہ سے اہل عرب میں تحصیل علوم کا شوق پیدا ہوا اور اُنھوں نے فلسفہ، علم ادب، علم ریاضی، علم ہیئت، علم طب وغیرہ میں نہایت نمایاں ترقی کی۔ اور علم کی لہریں یہاں تک [illegible] اندلس [illegible] طلیطلہ اور قرطبہ [illegible] زمانہ حال کی یورپ [illegible] مامون نے سلطنت کے ہر حصہ میں ترقی علوم کی خاطر مدرسے اور کالج قائم کئے [illegible] حکیموں ادیبوں اور [illegible] مختلف مذاہب و اقوام کے فلسفیوں طبیبوں اور شاعروں سے بھرا رہتا تھا سب کے ساتھ بلا لحاظ قوم و ملت بیحد فیاضانہ اور مربیانہ سلوک کرتا تھا۔ اسکا زمانہ ہی علوم و فنون کی ترقی کے سبب عہد مامونی مشہور ہو گیا۔ اُسنے قسطنطنیہ [illegible] شاہان یورپ [illegible] فلسفہ و حکمت وغیرہ کی کتابیں منگا کر [illegible] [illegible] عربی [illegible] ترجمہ کیلئے ایک [illegible] مقرر کیا تھا مامون کے زمانہ میں [illegible] [illegible] کی بابت [illegible] علم ہیئت [illegible] [illegible] کیا گیا [illegible] [illegible] علم حساب [illegible] [illegible] تالیف و تصنیف کی [illegible] علم طب [illegible] [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible]

بنائی گئیں۔ مامون نے فارسی زبان کی ترویج و ترقی پر بہت زور دیا اور بیچ حمایت و امداد سے قدیم ایرانی علوم کو زندہ کیا۔ جدید فارسی نظم کا بانی عباس مروزی مامون ہی کے عہد میں ہوا ہے۔ واقدی نے تاریخ فتوح الشام و المصر و العجم اسی کے عہد میں لکھی۔ مامون سلطنت کے تمام صیغوں اور محکموں پر خود نظر رکھتا تھا اور تمام درخواستوں کو خود دیکھتا اور ان پر توجہ کرتا تھا۔ ترکی غلام اسکے عہد میں اعلیٰ عہدے پانے لگے۔ مامون نے فضل کے بعد احمد بن خالد کو اور پھر حسن بن سہل کو وزیر بنایا تھا۔ یحییٰ بن اکثم قاضی القضاۃ تھا۔

مامون مذہبی یا قومی تعصب نہ رکھتا تھا۔ دوسرے مذہبوں کے ساتھ بھی نہایت کشادہ دلی کا برتاؤ کرتا تھا۔ اسنے ایک مجلس شوریٰ قائم کی تھی جسکے ممبروں میں مسلمان، یہودی، عیسائی، صابئین اور مجوسی سب شامل تھے۔

تاریخ الخمیس اور تاریخ الخلفاء سیوطی میں ہے کہ ۲۱۱ھ میں مامون نے تشیع کا اظہار کر دیا۔ اُسنے متعہ کی حلت کا بھی اعلان کر دیا تھا مگر علما کی مخالفت سے ترک کیا۔ اُسنے اعلان کرایا کہ جو شخص معاویہ کا ذکر بخیر کرے ہم اُسکی حفاظت سے دست بردار ہیں اور بعد رسول اللہ کے دنیا بھر کے لوگوں میں علی سب سے افضل ہیں۔ عقد الفرید میں ایک مناظرہ بھی لکھا ہے جو مامون نے اپنی سلطنت کے بڑے بڑے علما کو جمع کر کے کیا تھا اور جس میں اُسنے علما کو معقول کر کے علی کی افضلیت کو ثابت کیا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ مامون کو تمام علمی ملکہ اور شوق زیادہ تر امام رضا علیہ السلام کی تین سال کی صحبت اور تعلیم سے ہوا تھا۔ دیگر مورخین نے اسکو معتزلی لکھا ہے۔ اسکے زمانے میں مذہب معتزلی اور معتزلہ کو کمال عروج ہوا۔ مامون مثل شیعہ اور معتزلہ کے خلق قرآن کا قائل تھا۔ (اور مثل اہلسنت کے) ازلی نہ سمجھتا تھا۔ انسان کو فاعل مختار (جانتا تھا)۔ خدا کی صفات کو عین ذات مانتا تھا اور معتزلہ و امامیہ کی طرح آنکھ سے خدا کی رویت سے انکار کرتا تھا اور چونکہ اسلام کی ترقی اور سلامتی انہیں عقائد کی قبولیت عامہ پر سمجھتا تھا اس لئے انکو اپنی سلطنت میں رواج دینے کی کوشش کی۔ چنانچہ مختلف موقعوں پر خصوصاً ۲۱۸ھ میں اسنے اپنی سلطنت کے بڑے بڑے عالموں کا (مثل امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، محمد بن سعد کاتب، قواریری، ابشر بن ولید کندی، ابن حرب، ابو نصر تمار، ابو مسلم اور یزید بن ہارون کے) خاص مسئلہ قرآن میں امتحان لیا۔ سب نے سوائے احمد بن حنبل کے تلوار کے خوف سے تقیہ کر کے خلق قرآن کا اقرار کر لیا۔ سیوطی لکھتا ہے کہ بعد میں یحییٰ بن معین کہا کرتے تھے کہ ہمنے مسئلہ خلق قرآن کو صرف تلوار کے خوف سے مانا ہے۔ امام احمد بن حنبل کو انکار کرنے کے جرم میں بغداد کے نائب نے بغداد سے پابزنجیر روانہ کیا تھا جہاں مامون زیادہ تر رہا کرتا تھا مگر انکے پہنچنے سے پہلے مامون کا انتقال ہو گیا۔

مامون کے عہد میں ۲۰۵ھ میں خراسان و ماوراء النہر میں خاندان طاہریہ، ۲۰۳ھ میں یمن میں خاندان زیادیہ اور ۲۰۵ھ میں کردستان و ہمدان میں خاندان دلفیہ کی حکومت قائم ہو گئی۔ مامون کے عہد میں ۲۰۶ھ میں معروف کرخی، ۲۰۴ھ میں امام شافعی اور ابو داؤد طیالسی، ۲۰۶ھ میں قطرب کوفی نحوی اور محمد بن عمر واقدی، ۲۰۷ھ میں فضل بن ربیع، ۲۰۸ھ میں شیخ ممشاد دینوری، ۲۰۶ھ میں ابو عمرو شیبانی اور ۲۱۶ھ میں عبد الملک اصمعی لغوی کا انتقال ہوا۔

۱۹ رجب ۲۱۸ھ (۸) ابو اسحاق محمد معتصم باللہ ۲۲۷ھ

یہ بادشاہ سنگدل اور آتش مزاج تھا مگر قاضی القضاۃ احمد بن ابی داؤد کا اقتدا رہا جو معتزلہ کا پیشوا تھا۔ بقول مسعودی نہایت استبداد پسند تھا۔ لکھنے پڑھنے سے بے بہرہ تھا۔ بچپن ہی کی کاموں سے روکتا رہتا تھا۔ معتصم بڑا بہادر اور زبردست شخص تھا۔ اکثر آدمی کے پہنچے کی ہڈی دو انگلیوں سے دبا کر توڑ ڈالتا تھا۔ اسنے کئی ہزار ترکی غلاموں کی جماعت بہم پہنچائی تھی جن میں سے آٹھ ہزار کو باڈی گارڈ بنایا تھا اور پچاس ہزار کے قریب زبردست جماعتوں میں رکھی گئی تھی۔ اور ترکوں کی بھرتی کا سبب یہ ہوا کہ عربی فوج عباس بن مامون کو خلیفہ بنانا چاہتی تھی اور معتصم کو عربوں کی طرف سے اندیشہ رہتا تھا۔ مگر اسکا انجام اچھا نہ ہوا کیونکہ بعد میں ان ترکوں نے ایسا اقتدار حاصل کر لیا کہ جسے چاہتے خلیفہ بنا دیتے اور جسے چاہتے معزول کر دیتے۔ بغداد کے بازاروں میں گھوڑے دوڑاتے پھرتے۔ لوگ چھپتے پھرتے۔ آخر کار ترک لوگوں کے گھروں میں گھس جاتے اور عورتوں پر ہاتھ ڈالتے تھے۔ دار الخلافہ میں چیخ پکار مچی۔ فساد کے اندیشہ سے خلیفہ نے اپنی منظور نظر فوج کو ساتھ لیکر بغداد سے شمال مغرب کی طرف چند میل کے فاصلہ پر مقام سامرہ کو آباد کر کے دار السلطنت بنایا (۲۲۱ھ)۔ اسی کے عہد میں ہندوستان کے ان راجاؤں نے جو عرب مقبوضات کے قریب تھے ادھر کا رخ کیا۔ معتصم

۱۔ امام احمد نے یہ جواب دیا تھا کہ یہ کلام اللہ ہے اور پوچھا گیا کہ مخلوق ہے تو فرمایا کہ اللہ کا کلام ہے اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ کلام اللہ ہے تو یہ بھی تقیہ کے الفاظ ہیں۔

انہیں قلیقیہ (ساحلِ ایشیا) میں آباد کرادیا مگر رومیوں نے بلاد و جبال پر حملہ کیا۔ بہت سے قتل کئے گئے اور بہت سے پکڑ لئے گئے۔

۲۲۰ھ میں معتصم نے بابک کی سرکوبی کو افشین کے ماتحت ایک فوج روانہ کی جس نے کئی لڑائیوں کے بعد ۲۲۲ھ میں اسکا قلعہ فتح کر لیا۔ بابک اور اسکا بھائی پکڑا گیا اور دونوں بغداد کے بازاروں میں تشہیر کرا کر قتل کرا دئے گئے۔ جب افشین مازندران میں بابک سے لڑ رہا تھا بابک کے طرفدار بادشاہ روم نے قبطرشیہ (کپادوشیہ) پر حملہ کر کے اسلامی شہروں کو لوٹ لیا اور جلا دیا اور رومی مردوں کو تہ تیغ کر کے عورتوں بچوں کو لونڈی غلام بنا لئے گئے۔ معتصم خود انتقام کشی کو روانہ ہوا۔ انقرہ (انگورہ) سے آگے اسکے ہراول نے قیصر تھیوفائی لس کو شکست دی اور پھر معتصم نے عموریہ (بروصہ) کو فتح کر کے تیس ہزار رومی قتل اور تیس ہزار گرفتار کر لئے۔

اسکے بعد معتصم نے پروپونٹس اور باسفورس کا رخ کیا کہ جا کر رومی سلطنت کا خاتمہ ہی کر دے۔ مگر خود اپنی فوج میں ایک سازش کے طشت از بام ہو جانیکے سبب رک گیا اور وہ یہ تھی کہ بعض عرب جرنیلوں نے ترکوں کے رسوخ اور خلیفہ کے برتاؤ سے نفرت کر کے بھائی ہونیکو عباس بن مامون کے ساتھ ملکے معتصم کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ بھید کھل جانے پر معتصم نے عباس اور اس کے طرفداروں کو ہلاک کرا دیا اور خود تھیوفائی لس سے جسکا عموریہ فتح ہو جانے سے بالکل جی چھوٹ گیا تھا عہد و پیمان کر کے سامرہ کو مراجعت کی۔

۲۲۴ھ میں طبرستان کے مجوسی اصبہبذ مازیار نے بغاوت کی عبداللہ بن طاہر نے شکست دیکر پکڑ کر بغداد بھیج دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

۱۹ ربیع الاول ۲۲۷ھ / ۸۴۲ء کو معتصم کچھ دنوں بیمار رہ کر مر گیا۔ اس نے خلق قرآن کے منکروں کو قتل کرایا۔ امام احمد بن حنبل کے خود طمانچہ رسید کیا۔ اور اسقدر پٹوایا کہ بیہوش ہو گئے۔ اور تازیانوں سے انکی کھال جا بجا سے اڑ گئی پھر انکو قید کرا دیا مگر وہ اپنے عقیدہ سے باز نہ آئے۔ سوا اندلس کے تمام ممالک اسلام میں اسکا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ ناخواندہ مگر شاعر اچھا تھا عجیب نام ایک غلام کی تعریف میں خود شعر کہتا اور کہواتا تھا محمد بن عبدالملک الزیات اور فضل بن مروان اسکے وزیر تھے اسکے عہد میں ۲۲۱ھ میں عبدان مروزی ۲۲۴ھ میں ابراہیم بن مہدی اور ۲۲۷ھ میں بشر حافی کا انتقال ہوا۔

۱۹ ربیع الاول ۲۲۷ھ / ۸۴۲ء (۹) ابوجعفر ہارون الواثق باللہ ۲۳۲ھ / ۸۴۷ء

یہ بادشاہ بڑا فیاض متحمل بردبار علم و ادب اور سائنس کا مربی اہل حرفہ اور تاجروں کی حوصلہ افزائی کرتا تھا اور بڑا خوش بیان ادیب اور شاعر تھا اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے بڑا عالم تھا اسکی حرکات و سکنات مامون سے بہت ملتی جلتی تھیں اسنے استقلال اور حق شناسی سے حکومت کی۔ سیوطی لکھتا ہے کہ آل ابوطالب سے جیسی بھلائیاں واثق نے کی ہیں کسی نے نہ کی ہونگی جب وہ مرا ہے تو علویوں میں ایک آدمی بھی مفلس نہ تھا۔ صاحب حقائق الانبار لکھتے ہیں کہ واثق سادات علویہ کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا اور انکے اعزاز میں بہت مبالغہ کیا کرتا تھا اور حرمین شریفین کے لوگوں کو اسنے اسقدر مال و زر عطا کیا تھا کہ سب متمول ہو گئے تھے اور مکہ و مدینہ میں سائل کا وجود نہ پایا جاتا تھا۔ علمی مذاق کیساتھ وہ راگ میں بھی دستگاہ کامل رکھتا تھا اسنے ایک سو راگ اور گیتیاں ایجاد کی تھیں۔

۲۳۱ھ میں واثق نے احمد بن نصر خزاعی کو جو اہل حدیث میں سے تھا نفی رویت باری تعالیٰ اور خلق قرآن نہ ماننے کے جرم میں ثواب سمجھکر اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ اسی سال ۱۶ سو مسلمان قیدی روم سے چھڑا لئے گئے۔ قاضی احمد بن داؤد نے حکم دیا کہ قیدیوں میں سے جو کوئی خلق قرآن کو مانے اسکو دو دینار دیکر چھوڑ دیا جائے اور جو نہ مانے اسے قید رکھیں۔

واثق بھی ترکوں کی عظمت گھٹانے میں اپنے باپ کی غلطی پر قائم رہا۔ اسنے اشناس ترکی کو نائب السلطنت مقرر کیا۔

واثق کے تخت پر بیٹھتے ہی قیسیہ فرقہ والوں نے دمشق میں بغاوت کر کے امیر دمشق کو محصور کر لیا مگر خلیفہ کی فوجوں نے وقت پر پہنچکر انکی واجبی گوشمالی کر دی۔ اسکے بعد واثق نے اسد بن فرات ایک نامی جرنیل کی ماتحت ایک فوج صقلیہ فتح کرنیکو روانہ کی جسنے ۲۳۲ھ میں صقلیہ کا بہت سا حصہ فتح کر لیا۔ اسکے علاوہ زیادہ اہمیت والی فتح اسی زمانہ میں ایک جنگی بیڑا صقلیہ کی طرف روانہ کیا تھا جسے راستہ میں رومی بیڑوں سے مقابلہ پیش آیا مسلمانوں نے رومیوں کے جہاز پکڑ لئے اور سامان لوٹ لیا۔

انہیں دنوں میں مسلمانوں نے جہاز رانی میں قطب نما کا استعمال ایجاد کر کے بحری سفر اپنے لئے آسان کر لیا۔ وہ دور دراز بحری سفر کرنے لگے خلیج فارس زنگبار اور جنوبی افریقہ کے علاوہ اُن کا گزر بحر ظلمات اور جزائر خالدات (کناریز) تک ہونے لگا۔ انہوں نے جزائر خالدات یعنی جزیرۂ مدیرہ کو دور دراز بحری سفر کا مرکز بنا لیا۔ واثق نے ۲۴ ذی الحجہ ۲۳۲ھ کو بمرض استسقاء انتقال کیا۔ محمد بن عبد الملک زیات اسکا وزیر اور احمد بن ابو داؤد قاضی القضاۃ تھا۔ اُس کے زمانہ میں ۲۳۱ھ میں ابو تمام طائی شاعر اور ابو یعقوب یوسف بویطی شاگرد شافعی اور ۲۳۲ھ میں ابو الولید احمد بن ابو الرجاء نے انتقال کیا۔

ذی الحجہ ۲۳۲ھ (۱۰) ابو الفضل جعفر متوکل علی اللہ ۲۴۷ھ

یہ بڑا ظالم۔ دائم الخمر اور عیاش بادشاہ تھا۔ اسکی چار ہزار کنیزیں تھیں۔ اُن سب سے مجامعت کر چکا تھا۔ اسکے دربار میں ہزل اور مسخرا پن بہت ہوتا تھا۔ جو مسخرا پن میں بڑھ کر ہوتا تھا وہی اسکا زیادہ مقرب ہوتا تھا۔ وہ محفل بزم میں مصاحبوں اور ندیموں کے ساتھ ناخوش ظرافتیں کرتا تھا۔ کبھی مجلس میں شیر کو چھوڑوا دیتا کبھی کسی کی آستین میں سانپ چھوڑ دیتا جب وہ کاٹتا تو تریاق سے مداوا کرتا۔ کبھی مشکوں میں بچھو بھروا کر انہیں مجلس میں توڑوا دیتا وہ مجلس پر پھیل جاتے کسی کو حرکت کرنیکا یارا نہ ہوتا یا وجود اسکے کہ وہ متوکل چونکہ اہل سنت کے عقائد کی ترویج میں گرم جوش تھا اور ایک فرمان کی رو سے مذہب اعتزال کو خلاف حکومت قرار دیا تھا معتزلیوں کو سرکاری عہدوں سے معزول کر دیا تھا یہاں تک کہ فلسفہ کا بحث ممنوع قرار دیا تھا۔ قاضی ابو داؤد اور اُسکے بیٹے کو جو نامی معتزلی تھے قید کر دیا تھا۔ علی اور اولاد علی سے دشمنی رکھتا تھا۔ اہلسنت اُسکو محی السنۃ (سنت کا زندہ کرنیوالا) کہتے تھے سیوطی لکھتا ہے کہ متوکل ناصبی تھا۔ علی اور اُنکی اولاد کا سخت دشمن تھا۔ صاحب گلزار شاہی لکھتے ہیں کہ اُسکے وقت میں سادات بیچارے مصیبت کے مارے جلا وطن ہو گئے۔ کربلا کے روضے جو عمر بن عبد العزیز نے بنوائے تھے اور اُنکے گرد کے مکانات اُسنے مسمار کرا دئیے اور لوگوں کو زیارت سے منع کیا۔ صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں کہ ۲۳۶ھ میں متوکل نے حکم دیا کہ کوئی مزار حیدر کرار اور اُنکی اولاد بزرگوار کی زیارت کو نہ جایا کرے اور حکم دیا کہ امام حسین اور شہدائے کربلا کے روضے ہموار کر کے اُن پر زراعت کے لئے پانی چھوڑ دیں اور گزیدہ میں ہر چند فرمانبرداروں نے کوشش کی مگر پانی امام انام اور تمام شہدائے عترت طاہرہ کی قبروں پر جاری نہ ہوا جس سے خلقت کو سخت حیرت ہوئی اور اس وقت اور اس سبب سے اُس مشہد مقدس کو حائر کہنے لگے متوکل کی اس حرکت سے مسلمانوں کو صدمہ ہوا اہل بغداد نے مسجدوں اور گھروں کی دیواروں پر اسے گالیاں لکھیں اور ہجو میں کہیں۔ اُسنے بنی فاطمہ سے باغ فدک بھی چھین لیا تھا غیر مسلم عہدوں سے برطرف کر دئیے گئے نصاریٰ کو حکم دیا کہ گلے میں زنار باندھیں گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔ گدھے یا خچر پر سوار ہوں [illegible] کی کہیں ۲۳۴ھ میں اُسنے تمام محدثین کو سامرہ میں جمع کیا اور انعام و اکرام دیکر حکم دیا کہ صفات و رویت خلق قرآن [illegible] بیان کریں چنانچہ اسی لئے ابو بکر بن ابی شیبہ کو جامع رصافہ میں اور اُنکے بھائی عثمان کو جامع منصور میں مقرر کیا ان دونوں کے وعظ میں ہر روز قریب تیس ہزار آدمی کے جمع ہوتے تھے ۲۴۴ھ میں متوکل نے یعقوب ابن سکیت امام عربیہ کو جو اسکے بیٹوں معتز اور مؤید کو پڑھاتے تھے ہلاک کرا دیا صرف اس جرم پر کہ اُسنے اس سوال پر کہ میرے دونوں بیٹے اچھے ہیں یا حسن و حسین اُنھوں نے جواب دیا تھا کہ اُن سے تو حضرت علی کا غلام قنبر بدرجہا اچھا ہے سیوطی لکھتا ہے کہ وہ اول خلیفہ ہے جسنے شافعی مذہب اختیار کیا۔

متوکل کے زمانہ میں بڑی بڑی آفتیں نازل ہوئیں۔ بہت سے علاقوں میں زلزلے آئے زمینیں دھنس گئیں آگیں لگیں آسمان سے ہولناک آوازیں سنائی دیں۔ بادسموم سے بہت سے آدمی اور جانور ہلاک ہوئے آسمان سے ٹڈی دل کی کثرت سے ستارے گرے [illegible] پتھر برسے [illegible] بہت سے مقامات [illegible] حلب میں ایک پرندہ [illegible] آدمیوں اور [illegible] چالیس دفعہ آواز لگا کر اڑ گیا۔ دوسرے دن ایسا ہی ہوا۔

متوکل کے عہد میں عباس بن فضل حاکم صقلیہ نے شہر قصریانہ جسکو عیسائیوں نے سر قوسہ کے ہاتھ سے نکل جانیکے بعد دار الحکومت بنایا تھا

فتح کر لیا اور صقلیہ کا اور بہت سے حصہ پر قبضہ کر لیا۔ ۲۳۸ھ میں رومیوں نے دمیاط پر حملہ کیا اور بہت کچھ آفت برپا کر کے صاف بچ کر نکل گئے
پھر قلیقیہ پر حملہ کر کے بیس ہزار قیدی پکڑ لے گئے جن میں سے ۱۲ ہزار قتل کرا دئے گئے بقیہ جو عیسائی ہو گئے انکی جان بخشی ہوئی۔
متوکل کے ترکی سپہ سالار بغا نے تفلیس فتح کر لیا اور اسکے وزیر فتح بن خاقان نے جنگی بیڑے کے ذریعہ سے انطاکیہ فتح کر لیا متوکل نے
وزیر زیات کو ۲۳۳ھ میں قتل کرا کر فتح بن خاقان کو وزیر بنایا تھا۔
۴ شوال ۲۴۷ھ کو اسکے بیٹے منتصر نے اسکی حرکتوں سے ناراض ہو کر ترکوں سے متوکل کو قتل کرا دیا۔ فتح بن خاقان بھی جو اپنے بادشاہ
کو بچانے اسپر گر گیا تھا مارا گیا۔ باغر ترکی کی ایک تلوار نے دونوں کا فیصلہ کر دیا۔
متوکل کے عہد میں ۲۳۴ھ میں بایزید بسطامی ۲۳۹ھ میں عثمان بن ابی شیبہ ۲۴۰ھ میں احمد خضر ویہ صوفی ۲۴۱ھ میں
امام احمد بن حنبل ۲۴۲ھ میں یحییٰ بن اکثم ۲۴۳ھ میں احمد ابن منیع ۲۴۵ھ میں ذوالنون مصری ۲۳۸ھ میں اسحاق بن
راہویہ ۲۳۴ھ میں علی بن مدینی۔ ۲۳۷ھ میں حاتم اصم اور بشر بن ولید کندی ۲۳۸ھ میں ابراہیم موصلی مغنی اور ابوالہذیل معتزلی،
اور ۲۴۵ھ میں دعبل خزاعی شاعر کا انتقال ہوا یحییٰ بن معین۔ ابوبکر بن ابی شیبہ دیک الجن شاعر بھی فوت ہوئے۔

شوال ۲۴۷ھ (۱۱) ابو جعفر محمد منتصر باللہ ۲۴۸ھ

یہ بادشاہ منصف۔ پارسا متحمل حلیم عفو پسند۔ فیاض عقیل و فہیم مہیب شجاع اور سچے دل سے رعیت کی فلاح و بہبود کا
خواہاں تھا اس نے حضرت علی و حضرت حسین کے روضے جو متوکل نے ناپاک قرار دیکر مسمار کرا دیے تھے دوبارہ تعمیر کیے اور انکی اولاد سادات کی
کی جائداد میں فدک وغیرہ جو متوکل نے ضبط کر لی تھیں واپس دیدیں علماء و صلحاء و سادات جو اسکے باپ کے ظلم سے جلاوطن ہو گئے تھے پھر اپنے گھروں
میں آباد ہوئے وہ قیدیں بھی ہٹا دیں جو اسکے باپ نے عیسائیوں پر لگائی تھیں۔ ترکوں کا خصوصاً انکے سرداروں بوغا کبیر۔ بوغا صغیر۔ وصیف
باغر اور بلغور کا اقتدار اسکو ناگوار گزرا انکی تخریب کے درپے ہوا بعض کو سزائیں بھی دیں۔ اسپر ترکوں نے اسکے طبیب کو رشوت دیکر زہر آلود نشتر سے
فصد کھلوا دی جس سے وہ ۵ ربیع الثانی ۲۴۸ھ کو ۶ ماہ سلطنت کر کے انتقال کر گیا۔ اس کا مقبرہ بنایا گیا اور یہ پہلا عباسی خلیفہ ہے
جس کی قبر کو ظاہر کیا گیا۔ احمد بن الخصیب اسکا وزیر تھا۔

ربیع الثانی ۲۴۸ھ (۱۲) ابو العباس احمد مستعین باللہ ۲۵۲ھ

یہ بادشاہ فاضل و ادیب فصیح و بلیغ تھا جس سال بادشاہ ہوا اسی سال بوغا کبیر نے انتقال کیا اور اسکا بیٹا موسیٰ خلیفہ کا مقرب ہو گیا۔
۲۵۰ھ میں زید شہید کے پوتے یحییٰ کے پوتے یحییٰ بن عمرو نے افلاس سے تنگ آ کر کوفہ میں خروج کیا۔ مگر عباسی امیر محمد بن عبداللہ بن طاہر سے بمقام
شاہی (قریب کوفہ) شکست کھا کر شہید ہوا ۔ ۲۵۱ھ میں وصیف اور باغر میں جھگڑا ہو گیا۔ بادشاہ نے وصیف کا ساتھ دیا اور باغر کو
قید کر دیا۔ باغر کے طرفداروں نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ وصیف نے ہنگامہ فرو کرنے کی خیال سے باغر کو قتل کرا ڈالا مگر اب تو قیامت ہی برپا ہو گئی
اور بادشاہ کو وصیف بوغا اور شاہک لیکر سامرہ سے بھاگ کر بغداد میں محمد بن عبداللہ بن طاہر کے مکان میں پناہ لینی پڑی۔ بلوائیوں نے
معتز کو قید سے نکالکر سامرہ میں بادشاہ بنا لیا معتز نے اپنے بھائی ابو احمد موفق کو پچاس ہزار فوج سے بغداد پر روانہ کیا کئی مہینہ کی
سخت لڑائی کے بعد جب شکست کی نوبت پہنچی تو بوغا۔ وصیف اور محمد بن عبداللہ نے بھی مستعین کا ساتھ چھوڑ دیا۔ بلکہ معتز سے
ملکر مستعین کو قید کر دیا۔ نو مہینے بعد معتز نے اپنے حاجب سعید کو بھیجکر مستعین کو قتل کرا دیا۔ یہ تیسری شوال ۲۵۲ھ کا واقعہ ہے
اسنے پونے چار سال بادشاہی کی۔ احمد بن صالح جو شیرزاد اسکا وزیر تھا اسکے عہد میں ۲۵۵ھ میں عمرو بن بحر جاحظ معتزلی اور فضل
بن مروان وزیر معتصم کا اور ۲۵۲ھ میں ابوبکر بن بشار راوی حدیث کا انتقال ہوا۔

شوال ۲۵۲ھ (۱۳) ابو عبداللہ محمد معتز باللہ ۲۵۵ھ

معتز نے محمد بن اسرائیل کو وزیر بنایا اور بغداد کی حکومت پر محمد بن عبداللہ کو اور وصیف بوغا کو عہدوں پر بحال رکھا اپنے بھائی مؤید

کو ہلاک اور موفق کو قید کر دیا۔ اب ترک آپس میں لڑے۔ چنانچہ ۲۵۱ھ میں وصیف اور ۲۵۳ھ میں بغا اپنے اپنے رقیبوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اور بایکیال نامی ایک ترک سردار نے اقتدار حاصل کر لیا۔ بایکیال نے احمد بن طولون کو مصر و شام میں اپنا نائب مقرر کیا۔ جب بعد میں بایکیال مارا گیا تو احمد بن طولون مصر میں خود مختار ہو گیا۔ معتز ہی کے عہد میں یعقوب صفار نے ہرات، کرمان اور فارس وغیرہ کے علاقے دبا لئے۔ ۲۵۵ھ میں تنخواہیں ادا نہ کر سکنے کے سبب ترک خلیفہ پر چڑھ گئے اور صالح بن وصیف اور محمد بن بغا خلیفہ کی ٹانگ پکڑ کر محل سے باہر نکال لائے۔ پھر قاضی ابو شوارب کو بلا لائے اور اسکے سامنے طمانچے مار مار کر خلع کرا لیا اور محمد بن واثق کو جسے ساتھ لیتے آئے تھے خلیفہ بنا لیا۔ اسکے پانچ دن بعد معتز کو ہلاک کر دیا۔ یہ ۲ شعبان ۲۵۵ھ کا واقعہ ہے۔ اس نے ساڑھے تین سال حکومت کی۔ اسی کے عہد میں سری سقطی ۲۵۳ھ میں اور محمد بن کرام سجستانی بانی فرقہ کرامیہ ۲۵۵ھ میں فوت ہوا۔

۲۹ رجب ۲۵۵ھ (۱۴) ابو عبد اللہ مہتدی باللہ ۲۵۶ھ

یہ بادشاہ عمر بن عبد العزیز کی تقلید کرتا تھا۔ عابد، پرہیزگار، مستقل مزاج، مستعد، شجاع اور متشرع تھا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بہت خیال رکھتا تھا۔ لہو و لعب کو منع کر دیا اور گانے بجانے کو حرام ٹھیرایا تھا۔ سونے چاندی کے برتن توڑ ڈالے۔ مطربوں اور ناچنے گانے والی عورتوں کو محل سے نکلوا دیا۔ اور ضابطہ اور شریعت کے موافق حکومت کرنے کی کوشش کی۔ عاملوں کو ظلم کرنے کی ممانعت کی۔ خود اجلاس کر کے اپنے سامنے حساب کتاب کراتا۔ امیر جعفر بن محمود کو جس سے رافضی ہونے کے سبب سخت نفرت کرتا تھا سامرہ سے بغداد بھیج دیا۔ موسیٰ بن بغا اکبر کو امیر الامراء بنایا۔ جسنے صالح بن وصیف کو قتل کر دیا۔ بادشاہ کو ناگوار ہوا اور ترکوں کی تخریب کے درپے ہو گیا۔ موسیٰ کو معلوم ہو گیا تو بادشاہ پر چڑھ آیا۔ بادشاہ کی طرف سے اہل مغرب اور اہل فرغانہ نے خوب مقابلہ کیا اور ایک دن میں ۴ ہزار ترک قتل کر دئیے گئے۔ آخر خلیفہ شکست کھا کر گرفتار ہو گیا اور دشمنوں نے اسے مار ڈالا۔ یہ رجب ۲۵۶ھ کا واقعہ ہے۔ اس نے ۱۵ دن کم ایک سال سلطنت کی۔

اسکے عہد میں ۲۵۵ھ میں زنگیوں نے جن میں اکثر اہل بصرہ کے مملوک تھے اپنے آقاؤں کی اطاعت چھوڑ کر علی بن محمد بن احمد کو جو اپنے کو علوی[1] کہتا تھا اور جو صاحب الزنج کے نام سے مشہور ہوا اپنا خلیفہ بنا کر خروج کیا اور بصرہ اور عراق کے بہت سے حصے پر تسلط کر لیا۔ انکا فتنہ ۱۴ سال تک رہا۔ معتمد کے عہد میں مغلوب ہوئے۔

رجب ۲۵۶ھ (۱۵) ابو العباس احمد معتمد علی اللہ ۲۷۹ھ

یہ کمزور، متلون مزاج اور عیش پسند تھا۔ اسنے بجائے سامرہ کے پھر بغداد کو دار الخلافہ بنایا۔ اپنے بھائی ابو احمد موفق طلحہ کو سلطنت کا تمام انتظام سپرد کر دیا اور خود سلطنت سے بے فکر شراب نوشی اور عیاشی میں بسر کرتا تھا۔ موفق بڑا مستعد اور بہادر تھا اور در اصل خلافت وہی کرتا تھا۔ اور اسکی قابلیت سے معلوم ہوتا تھا کہ مامون کی مردہ سلطنت میں پھر جان پڑ جائیگی۔

اسکے عہد میں یعقوب بن لیث صفار نے طاہریوں سے سجستان چھین لیا اور آہستہ آہستہ ایران کے کل علاقوں پر تسلط ہو گیا۔ ۲۵۹ھ میں طاہریوں کو خراسان سے بھی نکال دیا اور … طبرستان کو بھی الحاق کر لیا۔ ۲۶۲ھ میں عراق پر حملہ کیا مگر بغداد کے قریب موفق سے شکست کھائی۔ دوسرے سال خلیفہ سے پھر لڑائی کی غرض سے … چڑھ گیا اور اسکے جانشین بھائی عمرو بن لیث نے ممالک مقبوضہ پر آزادانہ حکومت شروع کی … ۲۷۱ھ میں صلح کر لی … ماوراء النہر کا گورنر اسمٰعیل سامانی بھی خود مختار ہو گیا اور … سالانہ خراج خلیفہ نے اسکی آزادی منظور کر لی۔

اسکے عہد میں صاحب الزنج نے زور پکڑ لیا اور واسط اور اہواز کا مالک بن گیا۔ ۲۶۲ھ میں ابو العباس بن موفق نے نواح واسط میں اسکی فوج کو شکست دی اور ۲۶۷ھ میں موفق نے اسے اہواز کے قریب شکست فاش دی اور ایک بغاوت میں اسکا سر اتار لیا۔ سیوطی لکھتا ہے کہ صاحب الزنج کا اصل نام بہبود تھا۔ اس نے رسالت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس نے ۵ لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا تھا۔ ایک دن بصرہ ہی میں تین لاکھ قتل کئے گئے۔ منبر پر چڑھ کر علی، عثمان، معاویہ، طلحہ، زبیر اور عائشہ کو برا کہتا … اسکے لشکر میں علوی عورتیں دو دو درہم کو فروخت ہوتی تھیں۔ ایک ایک لشکری کے پاس دس دس بیس بیس علوی عورتیں ہوتیں جن سے وہ مجامعت کرتا اور خدمت لیتا تھا۔

[1] ابن خلدون لکھتا ہے کہ یہ ہرگز علوی نہ تھا بلکہ عبد القیس قبیلہ سے تھا … اصل نام علی بن عبد الرحیم ہے … خوارج ازارقہ کے عقائد رکھتا تھا۔

۱۱۱ صاحب الزنج کا سر بغداد میں آیا تو اُس کی رعیت منافق گئی۔

۲۶۲ھ میں معتمد اور موفق میں بگاڑ ہو گیا نتیجہ یہ ہوا کہ موفق نے معتمد پر قبضہ حاصل کر لیا اور اپنے کاتب صاعد بن مخلد کو ناظم مقرر کر دیا ۲۷۰ھ میں ابن طولون مر گیا اُسکا بیٹا خمارویہ اُسکی جگہ مصر و شام کا بادشاہ ہوا ۲۷۵ھ میں موفق نے اپنے بیٹے ابوالعباس معتضد کو مصر و شام کا گورنر بنا کر روانہ کر دیا مگر خمارویہ نے اُسے مار کر بھگا دیا ۲۷۸ھ میں بعمر ۴۹ سال موفق مر گیا اور اُسکا بیٹا ابوالعباس معتضد جسکو موفق نے قید کر دیا تھا اور ایام مرض میں رہا کر دیا تھا اپنے باپ کی جگہ معتمد پر مسلط ہو گیا اور اُسے مجبور کر کے اپنی ولیعہدی کا فرمان جاری کرا لیا آخر معتمد ۱۹ رجب ۲۷۹ھ کو بمرض خناق پچاس سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔

۲۷۸ھ میں کوفہ میں قرمطیوں کا ظہور ہوا یہ لوگ فی الاصل ملحد تھے انہوں نے غسل جنابت کو ناجائز اور شراب کو جائز قرار دیا۔ اذان میں اشہد ان محمد بن الحنفیۃ رسول اللہ زیادہ کیا سال بھر میں صرف دو روز نوروز اور مہرجان کے مقرر کیے بیت المقدس کا حج اور اُسکو اپنا کعبہ قرار دیا۔ معتمد کے عہد میں ۲۶۳ھ میں اہل فرنگ اسلامی علاقے فتح کرتے ہوئے دیار بکر الجزیرہ اور موصل تک آ پہنچے مگر موفق نے ان کو دفع کیا۔ ادھر طرسوس کے طولونی گورنر نے ان کو شکستیں دیکر بھگا دیا اسی سال حجاز کے اعراب کعبہ کی پوشش اُتار لے گئے اسی سال آذربیجان میں ساجیہ خاندان کی حکومت قائم ہوئی اسی سال صقلیہ کے نزدیک مسلمانوں کے جنگی بیڑے نے رومیوں کے جنگی بیڑے سے بحری لڑائی میں بُری طرح شکست کھائی ۲۶۹ھ میں اسماعیلیہ یمن میں زور پکڑا۔

۲۷۹ھ تک عباسی سلطنت خاصی وسیع تھی عربیہ بابل جزیرہ عراق عرب عراق عجم آرمینیہ اور ہند کے ساحلی صوبجات اس میں شامل تھے خاندان نبوت کے گیارھویں امام حسن عسکری ۲۶۰ھ میں زہر سے شہید کر دیے گئے تھے اُنکی وفات پر اُنکے صاحبزادے محمد الملقب مہدی شیعوں کے آخری امام ہوئے مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ خاندان رسالت کے ان ناموروں کے حالات نہایت دردناک ہیں خلیفہ متوکل نے حضرت امام حسن عسکری کے والد امام علی نقی کو مدینہ سے سامرہ میں بلا لیا تھا اور وہاں اُنکی وفات تک انکو نظربند رکھا تھا پھر زہر سے ہلاک کر دیا تھا اسی طرح متوکل کے جانشینوں نے بدگمانی اور حسد کے مارے حضرت امام حسن عسکری کو قید رکھا تھا اُنکے کمسن صاحبزادے محمد المہدی جنکی عمر والد کی وفات کے وقت ۵ سال کی تھی خوف کے مارے اپنے گھر کے قریب ہی ایک غار میں چھپ گئے اور غائب ہو گئے شیعوں کا اعتقاد ہے کہ یہی امام مہدی ابھی تک زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں ظاہر ہو کر دنیا کو گناہ اور ظلم سے نجات دینے کے لئے ظہور کریں گے اسی وجہ سے شیعہ انکو منتظر اور قائم بھی کہتے ہیں اور چونکہ انکی زندگی کے قائل ہیں اس سبب سے صاحب العصر والزمان بھی آپکے القاب میں داخل ہے"

معتمد کے عہد میں ۲۵۶ھ میں محمد بن اسماعیل بخاری صاحب صحیح بخاری اور زبیر بن بکار ۲۶۱ھ میں مسلم بن حجاج نیشاپوری صاحب صحیح مسلم ۲۷۵ھ میں ابو داؤد ۲۷۳ھ میں ابن ماجہ ۲۷۹ھ میں ترمذی ۲۷۶ھ میں ابن قتیبہ ۲۷۷ھ میں ابو حاتم رازی ۲۵۸ھ میں یحیی بن معاذ ۲۷۰ھ میں داؤد ظاہری ۲۸۳ھ میں سہل بن عبداللہ تستری ۲۶۱ھ میں بایزید بسطامی اور ۲۷۹ھ میں ابراہیم ... کا انتقال ہوا۔

رجب ۲۷۹ھ (۱۶) ابوالعباس احمد معتضد باللہ ۲۸۹ھ
۸۹۲ء

شجاع مہیب سیاستدان صاحب جبروت عقیل مگر تیز مزاج بیرحم تھا عورتوں اور عمارتوں کا بہت شوقین تھا بارہا دیکھا گیا کہ تنہا شیر کے مقابلہ کو جاتا تھا غصہ میں کسی پر رحم نہیں کرتا تھا مجرم کو اکثر زندہ گڑوا دیتا تھا اسکے رعب سے اکثر صوبے جو جدا ہو گئے تھے پھر سلطنت میں شامل ہو گئے بہت سے شہر اپنے قبضہ میں لئے اور رومیوں کو جزیرہ سے نکال دیا موصل کے امیر حمدان کی بغاوت کو فرو کیا جس نے آزاد ہو جانیکی کوشش کی تھی مصر کو خمارویہ کے پاس سالانہ دینا کر کے مصر و شام کا والی مقرر کیا خمارویہ نے فرمان حاصل کیا اور اطاعت قبول کی اور ۲۸۲ھ میں اپنی

۱۔ معتضد کہتا تھا کہ جس روز میرے باپ نے ناراض ہو کر مجھے قید کر دیا تھا حضرت علی بن ابی طالب میرے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ تیری اولاد بادشاہ ہو گی دیکھ میری اولاد کو رنج نہ پہنچے اور اپنی اولاد کو وصیت کر کہ میری اولاد کو نہ ستائیں اسی سبب سے جب معتضد بادشاہ ہوا تو سادات کیساتھ نہایت انعام و اکرام سے پیش آتا رہا (حبیب السیر روضۃ الصفا) ... اسلامیہ ... قرمطی اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس فرقہ کا بانی حمدان قرمط کا رہنے والا تھا جو واسط کا ایک گاؤں

بیٹی قطر الندیٰ سے اُس نے بیاہ کیا۔ اُس نے نجومیوں بدمعاشوں کو شہر بغداد سے نکال دیا جو دن کو بازاروں میں بیٹھکر قصہ گوئی نجومی اور رمال بنکر روپیہ کماتے اور رات کو ڈاکہ ڈالتے تھے اور کتب فروشوں کو فلسفہ اور مناظرہ کی کتابیں فروخت کرنیکی ممانعت کردی۔ سنہ ۲۸۲ھ میں اسنے بیزنطینیوں سے ملکوریہ فتح کرلیا سنہ ۲۸۴ھ میں معتضد نے باوجود عبید اللہ وزیر کے منع کرنیکے فرمان جاری کرنا چاہا جس میں حضرت علی کے بڑے بڑے مناقب درج کیے اور معاویہ کے سخت مثالب و معائب دکھائے تھے۔ قاضی یوسف بن یعقوب نے کہا کہ اس سے بڑے بڑے فتنے برپا ہو جائینگے معتضد نے جواب دیا کہ فتنوں کا جواب تلوار سے دیا جائیگا مگر جب قاضی نے کہا جو علوی اطراف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اپنے مناقب سنینگے اور اپنے حقوق یاد کرینگے تو آپکے خلاف ہتھیار اٹھائینگے اور لوگ فضائل اہلبیت پر خیال کرکے اُن کے ساتھ ہو جائینگے۔ یہ سنکر معتضد اس ارادہ سے باز رہا مگر بروایت حقائق الاخبار معاویہ کو برا کہنے کی عام اجازت دیدی۔ معتضد کے عہد میں قرمطیوں نے تمام عرب شام اور عراق میں قتل و غارت کا بازار گرم کردیا۔ ان کا اول ظہور فلاح کوفہ میں ہوا۔ وہاں سے انکے عقائد بحرین میں پہنچے اور وہاں ابو سعید حسن الجنابی کی سرکردگی میں انہوں نے اتنا زور پکڑا کہ سنہ ۲۸۷ھ (۹۰۰ع) میں شاہی فوج کو شکست دیکر بصرہ فتح کرلیا اور دو سال بعد شام کو تاراج کرڈالا۔ سنہ ۳۰۱ھ (۹۱۴ع) میں ابو سعید اپنے غلام کے ہاتھوں قتل ہو جانے پر اسکا ہفت سالہ بیٹا ابو طاہر قرمطیوں کا سردار رہا۔ اسکی سرداری میں قرمطیوں نے بصرہ پر پورا تسلط کرلیا جو علاقے انکی زد میں آتے اُن کو آگ اور تلوار سے برباد کرڈالتے۔ شاہی فوج مقابلہ پر آتی مار ہٹاتی یہانتک کہ سنہ ۳۱۷ھ (۹۲۹ع) میں مقتدر کے عہد میں حج کے دن کعبہ میں گھسکر حاجیوں کو قتل اور کعبہ کی بے حرمتی کیا اور حجر اسود کو اٹھا لیگئے۔ اسپر سب طرف کے مسلمان انکی قلع قمع پر متفق ہو گئے اور ایک عجمی کی خونریز جنگ نے جو تقریباً ۱۵ سال تک قائم رہی اس فرقہ کو نیست و نابود کردیا تاہم قرمطیوں کی سرکشیوں سے جو تباہی اور بربادی وارد ہوئی اُس کا اثر یہ ہوا کہ عراق عرب اور شام کا ایک حصہ ویران ہو گیا سلطنت کا بازو شل ہو گیا اور رومی دشمن اسلامی علاقوں کو تاخت و تاراج کرنے کے قابل ہو گئے۔ معتضد کئی مرضوں میں مبتلا ہو کر ۲۲ ربیع الثانی سنہ ۲۸۹ھ کو انتقال کرگیا۔

اسکے عہد میں سنہ ۲۸۲ھ میں ابن ابی الدنیا سنہ ۲۸۵ھ میں مبرد نحوی اور ابو سعید خراز صوفی اور سنہ ۲۸۴ھ میں بحتری شاعر کا انتقال ہوا۔

ربیع الثانی سنہ ۲۸۹ھ (۹۰۲ع) (۱۷) ابو محمد علی مکتفی باللہ سنہ ۲۹۵ھ (۹۰۸ع)

سوانح: اسکو دانا فیاض اور منصف لکھا ہے۔ تخت پر بیٹھتے ہی اُسنے قید خانوں کو مسمار کرکے انکی جگہ مسجدیں بنوائیں۔

سنہ ۲۹۰ھ میں یحیی بن زکرویہ قرمطی نے رقہ فتح کیا مگر سنہ ۲۹۱ھ میں خلیفہ کی فوج سے شکست کھاکر مارا گیا۔ اسکے بعد اسکے بھائی حسین نے مہدی کا لقب اختیار کیا تھا اور تاریخ میں صاحب الشامہ کے نام سے مشہور ہے اور اسکے چچیرے بھائی عیسیٰ بن مہرویہ نے مدثر کا لقب اختیار کیا تھا اور اسکے غلام نے جس کا مطوق النور نام رکھا تھا انہوں نے ملک شام میں بڑا اودھم مچایا اور حمص و بعلبک فتح کرلیے مگر سنہ ۲۹۱ھ میں یہ سب پکڑ کر قتل کر دیے گئے اور بقیہ قرمطیوں نے واپس جاکر یحیی کے باپ زکرویہ کو اپنا سردار بنایا۔ اسی سال مسلمانوں نے انطالیہ (اداليه) رومیوں سے فتح کرلیا۔ سنہ ۲۹۳ھ میں قرمطیوں نے زکرویہ کی ماتحتی میں خلیفہ کی فوج کو شکست دیکر دمشق فتح کرلیا اور وہاں کی لوٹ کے مال سے قوت حاصل کرکے عراق پر چڑھائی کی اور بیس ہزار سے زیادہ حاجیوں کو انکے ہاتھوں قتل کیا۔ خلیفہ نے اپنی سرکردگی کی فوج بھیجی جس نے قرمطیوں کو فاش شکست دی زکرویہ گرفتار کیا گیا اور اسکی فوج بھاگ گئی۔ ۱۳ ذیقعدہ سنہ ۲۹۵ھ کو مکتفی کا انتقال ہو گیا۔

مکتفی کے عہد میں سنہ ۲۹۱ھ میں ثعلب نحوی سنہ ۲۹۰ھ میں عبد اللہ بن احمد بن حنبل سنہ ۲۹۴ھ میں احمد بن عمر بزار صاحب مسند اور قاضی ابو حازم عبد الحمید حنفی کا انتقال ہوا۔

ذیقعدہ سنہ ۲۹۵ھ (۱۸) ابو الفضل جعفر مقتدر باللہ سنہ ۳۲۰ھ (۹۳۲ع)

سیوطی لکھتا ہے کہ مقتدر بہت عقلمند اور صحیح الرائے تھا لیکن شہوات و شراب میں مبتلا اور سخت فضول خرچ تھا۔ جو ہیرے جواہر اسکے پاس تھے ... مکتفی کی وصیت کے موافق ۱۳ سال کی عمر میں خلیفہ بنایا گیا لیکن ۲۰ ربیع الاول سنہ ۲۹۶ھ کو چند لوگوں نے اسکو معزول کرکے عبد اللہ بن معتز کو جو ایک مشہور شاعر اور ادیب تھا تخت پر بٹھایا ...

[illegible]

غالب باللہ کا لقب دیکر خلیفہ بنا لیا مگر ایک ہی دن کی خلافت کے بعد ابن المعتز کو معزول کر کے قید اور ربیع الآخر ۲۹۶ھ میں قتل کر دیا گیا۔
ابن المعتز کی معزولی پر مقتدر دوبارہ خلیفہ اور علی بن فرات وزیر بنایا گیا۔ بادشاہ تمام کاروبار سلطنت وزیر پر چھوڑ کر خود عیش و عشرت میں مصروف ہو گیا۔ مقتدر کی بے پروائی کی سبب ۳۰۶ھ میں زمام حکومت محل کی عورتوں خصوصاً اسکی والدہ کے ہاتھ میں آ گئی۔ جو بڑی لائق تھی وہ اپنے دستخطوں سے احکام و فرامین صادر کرتی اور ہر جمعہ کو قاضیوں اور ارکین سلطنت میں بیٹھکر دربار کرتی اور لوگوں کی عرضیاں اور شکایتیں سنتی تھی۔ ۲۹۷ھ میں عبید اللہ المہدی فاطمی کا غلبہ ملک مغرب پر ہو گیا اور اسنے زیادۃ اللہ اغلبی سے افریقہ چھین لیا۔ اس طرح مصر سے مغرب کا علاقہ عباسیوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ ۳۰۱ھ میں علی بن عیسے وزیر بنایا گیا جس نے ایمانداری اور عدل و انصاف سے کام کیا اور شراب نوشی اور شراب فروشی کے خلاف سخت احکام جاری کئے۔
۳۰۱ھ اور ۳۰۷ھ میں افریقہ کے فاطمی بادشاہ نے حملہ کر کے مصر کے بعض علاقے فتح کر لئے مگر عباسی خادم مونس نے دونوں دفعہ فاطمی فوج کو مصر سے نکال دیا۔ ۳۰۱ھ میں ملک دیلم حسن بن علی علوی کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا اور اطروش ہادی نے طبرستان و گیلان عباسیوں سے چھین لئے۔
۳۰۶ھ میں مقتدر نے شفاخانہ کا افتتاح کیا اور اسکے خرچ کے لئے ۷ ہزار دینار سالانہ آمدنی مستقل طور پر وقف کر دی گئی۔
۳۰۹ھ میں حسین بن منصور حلاج جو کہ انا الحق کہتا تھا اور کہتا تھا کہ انسان میں خدا حلول کر سکتا ہے اور علم قرآن و حدیث سے بالکل بے بہرہ تھا قاضی القضاۃ ابو عمر اور دیگر علماء و فقہاء کے فتوے سے سولی چڑھا دیا گیا۔
۳۱۲ھ میں ماوراء النہر نے فرغانہ لے لیا۔ ۳۱۳ھ میں رومیوں نے ملطیہ فتح کر لیا۔ ۳۱۴ھ میں رومیوں نے آرمینیہ پر قبضہ کر کے شہر کو لوٹ لیا اور جامع مسجد میں ناقوس بجایا۔ اسی سال خلاط پر قبضہ کر کے جامع مسجد میں منبر کی جگہ صلیب نصب کی۔ ۳۱۶ھ میں دیلمیوں نے دیلم اور رے وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ محرم ۳۱۷ھ میں مونس خادم نے ناراض ہو کر مقتدر کو معزول کر کے محمد بن معتضد کو قاہر باللہ کے لقب سے خلیفہ بنا لیا مگر تیسرے دن مونس کی عدم موجودگی میں فوجیوں نے مقتدر کو پھر خلیفہ بنا لیا اور مقتدر نے قاہر کو معاف کر دیا اسی سال موصل و دیار بکر میں حمدانیہ خاندان آزاد ہو گیا۔ اسی سال مقتدر نے حج کا ارادہ ملتوی کر دیا کیونکہ سنا اسی وقت ابو طاہر قرمطی مکہ پہنچا تیس ہزار حاجیوں کو مکہ میں قتل کیا۔ مکہ کا امیر اور اسکے ہمراہی بھی مارے گئے بہت سی لاشیں چاہ زمزم میں ڈلوا دیں تیس ہزار عورتیں اور بچے گرفتار کر لئے خانہ کعبہ کا دروازہ توڑ ڈالا غلاف کعبہ کو پارہ پارہ کر کے تمام غنیمت آپس میں تقسیم کر لیا حجر اسود کو گرز مار کر توڑ دیا اور پھر اسے لیکر ہجر کی طرف مراجعت کر گئے بیس برس تک زیادہ حجر اسود انہیں کے قبضے میں رہا آخر مطیع کے زمانہ میں واپس لیا گیا۔
مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ مقتدر کے زمانہ میں مفسد شیعوں نے بڑا زور پکڑ لیا انکی مخالفت و تعصب سے اکثر بغداد میں ہنگامے برپا ہو جاتے تھے حکومت کی کمزوری سے ہمت پاکر [illegible] بے خوف ہو گئے تھے وہ لوگوں کے گھروں میں گھس جاتے جو چیز انکے مذاق کے خلاف پاتے زبردستی چھین کر ضائع کر دیتے فلسفہ اور سائنس کی کتابوں کا خاص کر دشمن تھے جن کو کتب فروشوں کی دوکانوں سے چھین کر سر بازار جلا دیتے تھے طبری مورخ کو صرف اس جرم میں دفن نہ ہونے دیا کہ اسنے اپنی تصنیف میں احمد بن حنبل کی تعریف کیوں نہیں کی یا چار مذہبوں کو مستند کیوں لکھا آخر اسکو مخفی دفن کیا۔
۳۱۹ھ میں قرمطی کوفہ میں آ گھسے اور اہل شہر بہت تنگ ہوئے ۳۲۰ھ میں مونس کی خلیفہ سے بگڑ گئی اور اس نے بہت سی فوج جمع کر کے گھیر لیا مقتدر بذات خاص فوج لیکر اسکے مقابل ہوا مگر ہنگامہ جنگ میں مارا گیا اور اسکا سر کاٹ لیا گیا [illegible] شوال ۳۲۰ھ
اسکے عہد میں ۳۰۲ھ میں فقیہ بغدادی ۳۰۳ھ میں امام نسائی اور محمد جبائی معتزلی ۳۰۷ھ میں ابو یعلی موصلی اور ابو بکر رویانی اور ۳۱۰ھ میں ابو جعفر طبری مفسر و مورخ ۳۱۱ھ میں زجاج نحوی اور ابن خزیمہ اور ابن زکریا رازی طبیب ۳۱۶ھ میں ابو عوانہ کا انتقال ہوا

(۱۹) ابو منصور محمد قاہر باللہ ۳۲۰ھ شوال ۳۲۲ھ

قاہر بہت ظالم بد طینت اور بد اخلاق آدمی تھا ہر وقت ایک حربہ یا نیزہ ہاتھ میں رکھتا تھا اور جس کسی پر اسکی نظر پڑتی اسکو کسی بہانہ سے قتل کرتا تھا ہاتھ سے نہ رکھتا تھا اسکے ظلم کے سبب سے لوگوں نے اسکو معزول کر کے ابن مکتفی کو خلیفہ بنانے کی سازش کی قاہر کو معلوم ہوا تو

مونس کو قتل کرا دیا۔ ابن مقلہ کہیں چھپ گیا۔ ابن مکتفی کو دیوار میں چنوا دیا۔ سنہ ۳۲۰ھ میں ترکستان میں ایک خانیہ سلطنت قائم ہوئی ۳۲۲ھ میں علی بن بویہ دیلمی نے فارس میں اپنی جدا سلطنت قائم کر لی۔ اسی سال ۶ جمادی الآخر کو ابن مقلہ کی سازش سے فوج نے غدر کر دیا اور قاہر کو پکڑ کر اندھا کر دیا اور محمد بن مقتدر کو راضی باللہ کے خطاب سے خلیفہ بنا کر قاہر کو قید کر دیا۔ پھر وہ ۳۳۳ھ میں رہا کر دیا گیا۔ اسکے بعد ہر جمعہ کو اندھے فقیروں کے ساتھ بھیک مانگنے جایا کرتا تھا اور اسی حالت میں ۳۳۹ھ میں انتقال کر گیا۔ اسکے عہد میں اخشید ترکی نے مصر میں آزاد حکومت قائم کر لی۔ اسکے عہد میں ۳۲۱ھ میں احمد طحاوی اور محمد ابن درید اور محمد بن یوسف فربری نے انتقال کیا۔

جمادی الآخر ۳۲۲ھ (۲۰) ابوالعباس محمد راضی باللہ ۳۲۹ھ

سیوطی لکھتا ہے کہ راضی عقیل سخی، ادیب، شاعر اور فصیح تھا۔ علما کی خدمت کرتا تھا۔ یہ آخری خلیفہ تھا جس نے جمعہ کو خطبہ پڑھا اور خلفائے متقدمین کی رسم کے موافق انعام تقسیم کیے۔ اس کے ساتھ ہی خلفا کی رہی سہی قوت و شوکت کا خاتمہ ہو گیا۔ اسکے عہد میں طوائف الملوکی پھیل گئی۔ خلیفہ کے پاس سوائے بغداد اور اسکے مضافات کے کچھ نہ رہا اور اس پر بھی امیر محمد بن رائق کا تسلط تھا۔ جو ۳۲۴ھ میں بصرہ اور واسط کا حاکم اور پھر بس خلیفہ کا امیر الامرا بن گیا تھا۔ اس وقت میں اسلامی سلطنت کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ (۱) ملک فارس علی بن بویہ کے پاس تھا۔ (۲) موصل، دیار بکر، دیار مضر، دیار ربیعہ پر بنی حمدان متصرف تھے (۳) مصر و شام پر اخشید کا تسلط تھا (۴) بصرہ اور واسط پر محمد بن رائق کا قبضہ تھا (۵) خوزستان و اہواز پر بریدی حکمران تھا (۶) کرمان ابو علی محمد بن الیاس کے ہاتھ میں تھا (۷) اصفہان و جبل کے علاقوں پر رکن الدولہ حسن بن بویہ اور مرداویج کی لڑائیاں باہم چھڑی ہوئی تھیں (۸) خراسان اور ماوراء النہر نصر بن احمد سامانی کے قبضہ میں تھا (۹) طبرستان و جرجان پر دیلمیوں کی حکومت تھی (۱۰) بحرین و یمامہ ابوطاہر قرمطی کے زیر اثر تھے (۱۱) افریقیہ و مغرب اقصٰی میں محمد بن عبیداللہ المہدی خلیفہ اور امیر المومنین بنا ہوا تھا (۱۲) عباسی سلطنت کی کمزوری دیکھ کر اندلس کے اموی بادشاہ عبدالرحمن سوم نے خلیفہ اور امیر المومنین الناصر لدین اللہ اپنا لقب اختیار کر لیا تھا۔ ابن رائق نے ۳۲۷ھ میں حج کے بعد آدمی پچاس ہزار دینار سالانہ قرمطیوں کو دینا کر کے اُنکے فساد کو دبا لیا تھا۔ غرض خلافت کا صرف نام ہی رہ گیا تھا۔ حکومت تمام مختار ٹوٹ گئی تھی۔ تمام ملک ویران ہو گیا تھا اور رعایا پریشان۔ یہ حالت دیکھ کر رومیوں نے ملطیہ وغیرہ سرحدی شہروں کو فتح کر کے مسلمانوں کو قتل کیا۔ ۳۲۶ھ میں ابن رائق پر اسکے ترکی جرنیل بجکم نے خروج کیا۔ ابن رائق کہیں چھپ گیا اور بجکم امیر الامرا بن گیا۔

راضی کے عہد میں ۳۲۲ھ میں ابن ابی القراقر محمد بن علی شلمغانی نے خدائی کا دعوی کیا مگر وہ اور اسکے بہت سے پیرو قتل کر دئیے گئے۔

ابن عبری لکھتا ہے کہ ۳۲۳ھ میں حنبلیوں نے بڑا زور اٹھایا اور بغداد میں ہنگامہ برپا کر دیا۔ اسپر کوتوال شہر نے سوار ہو کر تمام بغداد میں منادی کرا دی کہ کہیں دو حنبلی اکٹھے نہ ہوں۔ انکا کوئی امام نماز نہ پڑھے۔ جبتک صبح مغرب و عشا کی نماز میں بسم اللہ جہر سے نہ پڑھیں۔ اسکے بعد راضی کا شاہی فرمان پڑھ کر سنایا گیا جس کے بعض فقرے یہ ہیں "تم لوگ کبھی تو یہ گمان کرتے ہو کہ تمہاری قبیح صورتیں رب العالمین کی صورت کے مانند ہیں اور اسکی ہتھیلیاں، انگلیاں اور پاؤں اور سونے کی جوتیاں اور گھونگریالے بال بتاتے ہو اور کہتے ہو کہ وہ دنیا کی طرف اُتر کر آتا ہے پس لعنت ہے اللہ کی اُس شیطان پر جس نے یہ بات تمہارے لیے زینت دی ہے۔ امیر المومنین نہایت سچی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے اس مذموم مذہب سے باز نہ آؤ گے اور اپنے اس ٹیڑھے طریق کو نہ چھوڑو گے تو تم کو خوب پیٹا جائیگا اور پراگندہ اور قتل کیا جائیگا۔ تمہارے گھر اور محلے پھونک دئیے جائیں گے۔" ۳۲۳ھ سے قرمطیوں نے بغداد کا حج بالکل بند کر رکھا تھا۔ ۳۲۷ھ میں ابو علی عمر بن یحیٰی علوی کی سفارش سے ٹیکس دینا قبول کر کے فی اونٹ ٹیکس لیکر حج کی اجازت دی۔ ۳۲۶ھ میں ابن مقلہ جو ابن رائق سے دشمنی رکھتا تھا بجکم پر جو عراق عرب کے بعض علاقوں پر قابض ہو گیا تھا

لہ سب سے پہلے یہ خطاب منصوبا ابن رائق ہی کو ملا۔ ایجاد ہوا تھا امیر الامرا وہ اصل میں کل فوج کا افسر اعلیٰ ہوتا تھا اور خلیفہ کی طرف سے کل اختیارات کلی حاصل ہوتا تھا۔

ابن عبری لکھتا ہے کہ اسوقت سے خلفا کی وزارت باطل ہو گئی۔ ۳۲۸ھ بجکم ماکان۔ مرداویج دیلمی کا غلام تھا۔ مرداویج کے قتل کے بعد عرب کے بعض بلاد پر قابض ہو گیا تھا۔ بجکم نے انھیں لاکھ دینار سالانہ پر علاقہ واسط بھی خلیفہ سے لے لیا تھا۔

ابن رائق کے مقابلہ میں طلبی کا خط لکھا وہ خط پکڑا گیا تو ابن مقلہ کے ہاتھ کاٹے گئے۔ ربیع الآخر ۳۲۹ھ میں راضی بھی بمرض استسقاء انتقال کر گیا اس وقت بجکم واسط میں تھا اُسنے ہرکارہ کے ہاتھ لکھ بھیجا کہ علماء و قضاۃ و اشراف بنی ہاشم بنی عباس میں سے جسے لائق دیکھیں خلیفہ بنا لیں چنانچہ سب نے مشورہ کرکے ابراہیم بن مقتدر کو متقی کے لقب سے خلیفہ بنا لیا۔

راضی کے عہد میں ۳۲۳ھ میں ابراہیم نفطویہ نحوی ۳۲۴ھ میں ابن ابی حاتم ۳۲۷ھ میں ابوبکر انباری اور ۳۲۸ھ میں ابن حاتم رازی مفسر کا انتقال ہوا۔

(۲۱) ابو اسحق ابراہیم متقی للہ ربیع الآخر ۳۲۹ھ — ۳۳۳ھ

سیوطی لکھتا ہے کہ متقی روزے بہت رکھتا اور بڑا عبادت گزار تھا نبیذ اُسنے کبھی نہیں پی متقی خلیفہ تھا برائے نام تمام نظم و نسق بجکم کے کاتب ابو عبداللہ احمد بن علی کے ہاتھ میں تھا۔ اسکی تخت نشینی کے پہلے ہی سال قبۃ الخضراء جو عباسیوں کا شعار تھا کثرت باران سے گر پڑا یہ اسی گز اونچا تھا۔ اسی سال بجکم کو ایک کرد نے مار ڈالا اور اسکی جگہ کورتکین دیلمی امیر الامراء مقرر ہوا مگر اسی سال ابن رائق نے حملہ کرکے کورتکین کو بھگا دیا اور خود امیر الامراء بن گیا ۳۳۰ھ میں ابو الحسین علی بن محمد بریدی نے خروج کیا خلیفہ اور ابن رائق دونوں شکست کھا کر تکریت میں ابو الحسن علی بن عبداللہ بن حمدان کے پاس پہنچے جو اپنے بھائی حسن کے ساتھ موصل اور تکریت وغیرہ میں حکمرانی کر رہا تھا۔ خلیفہ نے علی کو سیف الدولہ اور حسن کو ناصر الدولہ خطاب دیا اور حسن کو امیر الامراء بنا لیا اور انکے ساتھ بغداد آیا۔ بریدی واسط کی طرف بھاگ گیا ابن رائق قتل کر دیا گیا اور یہ دونوں خلیفہ کے محافظ بنے۔ اب بریدی نے بغداد پر چڑھائی کی مگر سیف الدولہ نے اُسے مدائن پر شکست دیکر واسط کی طرف بھگا دیا۔ پھر وہاں سے نکالا تو اُسنے بصرہ میں آ کر دم لیا ۳۳۱ھ میں واسط کے امیر ترکی توزون کی سرکردگی میں جو بجکم کے امیروں میں تھا بغداد پر چڑھائی کی۔ سیف الدولہ اور ناصر الدولہ موصل کو چلے گئے اور متقی نے توزون کو امیر الامراء بنا لیا مگر ۳۳۲ھ میں خلیفہ کی توزون سے چشمک ہو گئی۔ توزون نے واسط کے ایک امیر ابو جعفر بن شیرزاد نامی کو بلا لیا جو بغداد پر قابض ہو گیا۔ متقی نے ابن حمدان کو اپنی مدد کو بلایا وہ لشکر کثیر لیکر آ پہنچا ابن شیرزاد کہیں چھپ گیا مگر توزون نے مقابلہ کر کے ناصر الدولہ کو شکست دی۔ ناصر الدولہ خلیفہ کو ساتھ لیے ہوئے موصل چلا آیا۔ توزون نے ایک اور شکست دی اور خلیفہ اور ناصر الدولہ کو نصیبین کی طرف بھاگنا پڑا۔ اب خلیفہ نے اخشید کو اپنی مدد کے لیے بلایا۔ ادھر بنی حمدان خلیفہ سے بگڑ گئے۔ ناچار خلیفہ نے توزون سے صلح کر لی اور اُسنے خلیفہ کو بلا لیا۔ خلیفہ بغداد چلا آیا توزون اول تو بڑے تپاک سے پیش آیا مگر پھر خلیفہ اور ابن مقلہ اور دیگر ہمراہیوں کو اپنے قبضہ میں کر کے خلیفہ کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی اور ۱۰ محرم ۳۳۳ھ کو عبداللہ بن المکتفی کو خلیفہ بنا لیا متقی کو قید کر دیا اور وہ ۲۵ برس قید رہ کر شعبان ۳۵۷ھ میں مر گیا۔

متقی کے عہد میں ۳۳۰ھ میں قاضی ابو عبداللہ محاملی ۳۳۲ھ میں ابو العباس احمد ابن عقدہ اور ابو طاہر قرمطی کا انتقال ہوا اور ابو طاہر کا بھائی سعید قرامطیوں کا سردار ہوا ۳۳۲ھ میں رومیوں نے ارزن میافارقین اور نصیبین میں پہنچکر بہت مسلمانوں کو قتل اور قید کیا۔ اور وہ رومال طلب کیا جو ادیسہ (رُہا) کے گرجا میں تھا جسکی نسبت نصاریٰ کا گمان تھا کہ مسیح نے اُس سے اپنا منہ پونچھا تھا اور اسمیں آپکی صورت منقش ہو گئی تھی اور وہ اس شرط پر دیدیا گیا کہ تمام مسلمان قیدی رہا کر دیے گئے جو دس ہزار تھے۔ اسی کے عہد میں روسیوں کی ایک جماعت نے تابیت کو جو آذربیجان کا دیلمی بادشاہ تھا شکست دیکر بردعہ پر قبضہ کر لیا آخر مرزبان بن محمد شاہ دیلم نے انکو سخت لڑائیوں کے بعد حدود اسلامی سے نکال باہر کیا۔

(۲۲) ابو القاسم عبداللہ مستکفی باللہ محرم ۳۳۳ھ — ۳۳۴ھ

محرم ۳۳۴ھ میں توزون کا انتقال ہو گیا۔ اور اسکا کاتب ابو جعفر بن شیرزاد امیر الامراء مقرر ہوا اسکے ظلم و تعدی سے بغدادیوں کی حالت نہایت پریشان ہو گئی۔ یہ خبر سنکر بویہ کے تینوں بیٹوں علی حسن اور احمد نے عراق پر یورش کر دی۔ یہاں تک کہ احمد بن بویہ نے جس نے اہواز وغیرہ میں قوت پکڑی تھی ۳۳۴ھ میں بغداد فتح کر لیا۔ ترک [illegible] ابن شیرزاد کہیں چھپ گیا مستکفی نے [illegible] کیا اور احمد کو امیر الامراء بنا لیا۔ اُسے معز الدولہ اسکے بھائی علی کو عماد الدولہ اور حسن کو رکن الدولہ خطاب دیا۔ یہ خطاب سکوں پر مسکوک کرائے گئے۔ تھوڑے ہی دنوں میں معز الدولہ خلیفہ اور بغداد پر مسلط ہو گیا۔ اُسکو سلطان کا خطاب بھی عطا ہوا اور یہ پہلا شخص ہے جو

اس خطاب سے ممتاز ہوا خطبہ میں خلیفہ کیساتھ اُسکا بھی نام لیاجاتا تھا معز الدولہ نے خلیفہ کا پانچ ہزار درہم یومیہ مقرر کرکے ایک گوشہ میں بٹھادیا معز الدولہ شیعہ تھا مستکفی کے عہد میں رومیوں نے اسلامی علاقوں میں لوٹ مار مچادی اسی کے عہد میں ٣٣٣ھ میں حلب میں بھی بنی حمدان کی حکومت قائم ہوگئی۔ جمادی الآخر ٣٣٤ھ (٩٤٦ء) میں مستکفی نے معز الدولہ کو بے اختیار کردینے اور قید کرنیکی کوشش کی معز الدولہ کو معلوم ہوگیا اُسنے مستکفی کو اندھا کرکے قید کردیا اور مطیع للہ کو خلیفہ بنالیا مستکفی ٤٦ سال کی عمر میں ٣٣٨ھ میں قید ہی میں مرگیا مستکفی کے عہد میں ٣٣٤ھ میں علی بن عیسٰے بن داؤد وزیر ابوبکر جعفر بن یونس شبلی صوفی اور ابو علی محمد بن سعید القشیری مؤرخ کا انتقال ہوا

جمادی الآخر ٣٣٤ھ (٩٤٦ء) (٢٣) ابو القاسم فضل مطیع للہ ٣٦٣ھ (٩٧٤ء)

معز الدولہ نے سو دینار یومیہ اسکا مقرر کردیا اسی سال بغداد میں ایسا قحط پڑا کہ لوگ مردار کھاتا۔ بلی اور بچھوں تک کو کاٹ کر کھاگئے معز الدولہ کیلئے آٹے کی ایک بوری بیس ہزار درہم میں خریدی گئی ٣٣٨ھ میں معز الدولہ کی درخواست پر مطیع نے کاروبار سلطنت میں عماد الدولہ شاہ فارس کو بھی معز الدولہ کا شریک کردیا اور جب عماد الدولہ اسی سال مرگیا تو رکن الدولہ شاہ عراق عجم دیلمے کو اسکا شریک کردیا معز الدولہ نے بغداد سے رے تک خبریں جلدی پہنچنے کی غرض سے دو ہرکارے مقرر کئے جن میں سے ہر ایک ٤٠ فرسخ روزانہ سے زیادہ طے کرتا تھا۔

٣٣٩ھ (٩٥١ء) میں حجر اسود قرامطہ سے لیکر پھر اپنے مقام پر نصب کردیا گیا ٣٤٣ھ میں بادشاہ خراسان نے مطیع کے نام کا خطبہ پڑھوایا ٣٥٠ھ میں معز الدولہ نے ابو العباس عبداللہ بن حسن بن ابو الشوارب کو قاضی القضاۃ بنایا کیونکہ انہوں نے ٢ لاکھ درہم سالانہ معز الدولہ کو دینے کئے تھے ٣٥١ھ میں معز الدولہ کے حکم سے شیعوں نے مساجد بغداد پر لکھدیا کہ معاویہ پر لعنت ہو اور اُس شخص پر جسنے فاطمہ سے باغ فدک غصب کیا اور اُسپر جسنے امام حسن کو رسول اللہ کے پاس دفن نہونے دیا اور اُسپر جسنے ابوذر کو جلاوطن کیا۔ اسپر لوگوں نے فساد مچایا تو وزیر مہلبی کی رائے سے صرف یہ رکھا گیا کہ معاویہ پر لعنت ہو اور اُن لوگوں پر لعنت ہو جنہوں نے اہلبیت پر ظلم کیا ٣٥٢ھ میں معز الدولہ نے عاشورہ کے دن بغداد کے بازار بند کرادئے۔ باورچیوں کو کھانا پکانے سے منع کردیا۔ عورتوں کو حکم دیا کہ شارع عام میں پھر کر بال کھولے منہ پر طمانچے مارتی نکلیں اور ہر جگہ ماتم حسین کیا گیا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ بغداد میں ایسا کیا گیا۔ اسی سال ١٨ ذی الحجہ کو بغداد میں عید غدیر بڑی دھوم دھام سے منائی گئی تھی۔ رومیوں نے حلب مصیصہ انطاکیہ طرسوس وغیرہ کو فتح کرکے ہزارہا مسلمان قتل و اسیر کرلئے مگر سیف الدولہ بن حمدان نے ٣٥٣ھ میں اُنکو مع اُنکے معاونوں روسیوں صقالبہ اور بلغاریوں کے شکست فاش دی رومیوں کا سپہ سالار بھی میدان میں کھیت رہا ٣٤٤ھ (٩٥٥ء) میں روسیوں نے قریطش (کریٹ بفتح) لیا جو مسلمانوں نے ٢٣٠ھ میں فتح کیا تھا اور حدود کے علاقے دبالئے ٣٥٥ھ (٩٦٥ء) میں شاہ روم نے حدود اسلام کے پاس قیساریہ تعمیر کیا کہ فوج کشی میں کام دے اسی کے عہد میں ٣٤٠ھ (٩٥١ء) میں کردستان میں بنی حسنویہ کی اور ٣٦٢ھ (٩٧٢ء) میں تونس میں خاندان زیری کی حکومت قائم ہوگئی اور ٣٥٨ھ میں بنی فاطمہ نے مصر اور پھر تھوڑے عرصہ میں دمشق و شام بھی فتح کرلیا اور ٣٦٣ھ میں مصر و دمشق میں اذانیں حی علی خیر العمل کہا گیا۔

٣٥٦ھ میں معز الدولہ مرگیا اور اُسکی جگہ اُسکا بیٹا عز الدولہ بختیار امیر الامراء مقرر ہوا۔

٣٦٣ھ میں مطیع کو فالج ہوگیا تو عز الدولہ نے ٢٣ ذیقعدہ ٣٦٣ھ کو مطیع کے بیٹے طائع کو خلیفہ بنادیا مطیع نے واسط کی سکونت اختیار کی اور وہاں ۹ محرم ٣٦٤ھ میں فوت ہوگیا اسکے عہد میں بغداد میں ایک ایک رطل وزن کے پتھر برسے ابن جوزی کہتا ہے کہ اسکے وقت سے خلافت کی وزارت جاتی رہی صرف خلیفہ کی جائداد خالصہ کے حساب کیلئے ایک کاتب رہا کرتا تھا۔

مطیع کے عہد میں ٣٣٩ھ میں ابو نصر فارابی اور ابو القاسم زجاجی نحوی ٣٤٦ھ میں مسعودی مورخ ٣٥٤ھ میں متنبی شاعر اور ابن حبان صاحب صحیح ٣٥١ھ میں ابوبکر نقاش مفسر ٣٥٤ھ میں ابو احمد العسال اور ٣٦٠ھ میں سلیمان بن احمد طبرانی کا انتقال ہوا۔ ابو اسحٰق مروزی۔ نحاس نحوی۔ ابو حنیفہ دینوری۔ ابو علی قالی۔ ابو الفرج صاحب اغانی بھی اسی زمانہ میں فوت ہوئے۔

٢٣ ذیقعدہ ٣٦٣ھ (٩٧٤ء) (٢٤) ابوبکر عبدالکریم طائع للہ ٣٨١ھ (٩٩١ء)

سنہ ۳۶۲ھ میں حرمین شریفین میں معز فاطمی بادشاہ کا خطبہ پڑھا جانے لگا اور حجاز بنی فاطمہ کے قبضہ میں آگیا۔ اسی سال معز الدولہ اور عز الدولہ
کا حاجب سبکتگین ترکی جو بغداد میں عز الدولہ کی طرف سے بطور ریزیڈنٹ کے رہتا تھا اور طائع نے نصر الدولہ کا اسکو خطاب دیا تھا عز الدولہ سے
باغی ہوگیا۔ عز الدولہ اور سبکتگین کے درمیان خوب خوب جنگ ہوئی۔ عضد الدولہ بن رکن الدولہ عز الدولہ کی مدد کو آیا اور ۳۶۴ھ میں کوئی
واسطہ و بغداد اور شکست دیکر خود بغداد پر قبضہ کر لیا مگر رکن الدولہ کی تنبیہ سے عز الدولہ کو بغداد حوالہ کرکے واپس چلا آیا۔ ۳۶۵ھ میں
رکن الدولہ نے اپنا ملک اپنے بیٹوں میں اس طرح تقسیم کر دیا کہ فارس و کرمان عضد الدولہ کو دیا اور اصفہان مؤید الدولہ کو اور
ہمدان اور دینور فخر الدولہ کو دیا۔ ۳۶۶ھ میں رکن الدولہ مر گیا۔ عضد الدولہ نے بغداد پر حملہ کیا۔ عز الدولہ کو شکست دیکر قتل کر دیا۔ طائع نے
عضد الدولہ کو امیر الامرا اور اپنا ولیعہد بنا لیا۔ ۳۶۸ھ میں خطبہ میں بھی اسکا نام داخل کر دیا اور ۳۶۹ھ میں تاج الملۃ کا خطاب
عطا کیا اور تاج پہننے کی اجازت دی اور تمام سلطنت کا مختار کل بنا دیا۔ ۳۷۲ھ میں عضد الدولہ مر گیا تو اسکا بیٹا صمصام الدولہ
بلقب شمس الملۃ اسکی جگہ نائب السلطنت بنایا گیا۔ ۳۷۳ھ میں مؤید الدولہ مر گیا۔ ۳۷۵ھ میں شرف الدولہ بن عضد الدولہ نے صمصام الدولہ
کو شکست دیکر اندھا کر دیا اور طائع کا نائب السلطنت بن گیا اور خلیفہ سے شہنشاہ کا خطاب حاصل کر لیا۔ سب سے پہلے اسی کو شہنشاہ کہا گیا۔
۳۷۹ھ میں شرف الدولہ مر گیا اور اپنے بھائی ابو نصر کو اپنی جگہ مقرر کر گیا۔ طائع نے اسکو ضیاء الملۃ بہاء الدولہ کا خطاب اور امیر الامرا بنایا۔
بہاء الدولہ کی ایک خاص غرض سے طائع قید ہوا۔ اسپر بہاء الدولہ نے ۱۹ شعبان ۳۸۱ھ کو طائع کو قید کر کے احمد بن مقتدر کو جو طائع کے خوف سے
بطیحہ میں مہذب الدولہ کی حمایت میں بسر کرتا تھا بلا کر قادر باللہ کے لقب سے خلیفہ بنا لیا۔ طائع قادر باللہ کے پاس باعزت و احترام رہا کیا
یہاں تک کہ شوال ۳۹۳ھ کو فوت ہوگیا۔ طائع آل ابو طالب سے بہت بغض رکھتا تھا۔

طائع کے عہد میں ۳۶۴ھ میں ابن السنی ۳۶۵ھ میں قفال کبیر ۳۶۸ھ میں سیرافی نحوی ۳۷۰ھ میں ابو بکر رازی ۳۷۱ھ میں ابو زید
مروزی ۳۷۷ھ میں ابو علی فارسی نحوی اور ۳۸۰ھ میں آجری نیشاپوری کا انتقال ہوا اور ابن خالویہ لغوی امام اللغت ابو بکر ابہری اور
ابو اللیث سمرقندی بھی فوت ہوگئے۔ اسی کے زمانہ میں ۳۷۳ھ میں عمان کے کنارہ دریا پر ایک سفید پرندہ سمندر سے نکل کر ایک ٹیلہ پر
بیٹھ گیا تین مرتبہ با آواز بلند زبان فصیح سے پکارا قد قرب الامر (امر قریب آگیا ہے) تین دن تک اسنے ایسا ہی کیا۔ پھر نہ آیا۔

شعبان ۳۸۱ھ (۲۵) ابو العباس احمد قادر باللہ ۴۲۲ھ

سیوطی لکھتا ہے کہ قادر باللہ صاحب دیانت و سیادت تہجد گزار کثیر الصدقہ و بہتر کا قصیدہ تھا۔ امیر علی لکھتے ہیں اگرچہ وہ ہمدردی سے لکھتا
تھا اور متعصب تھا اسی بنیاد اور اعتقاد سے مجرم ہوکر وہ عباسی خلافت کا روح رواں اور مذہبی اقتدار جائز میں مصروف ہوا اسلئے وہ ایسی ہی کاملیں
کی مجلس منعقد کرتا تھا جو بحیثیت امام مذہب کے میں بیٹھا تھا خلفائے بنی فاطمہ پر لعنت کرایا اور اس امر کا ثبوت دیا کہ وہ بنی فاطمہ نہیں ہیں۔ سنہ
میں اسنے ایک محضر تیار کرایا جسپر سنی اور شیعہ تمام مشاہیر علماء کے دستخط لیکر مذہب اعتزال کو جرم قرار دیا اور اجماع مذہب اہلسنت و
جماعت کا لازمی اور ضروری جزو قرار دیا گیا۔ اسنے خود معتزلیوں کے خلاف میں سایک مذہب اعتزال کو بدعت اور الحاد قرار دیا ان سب باتوں کا
نتیجہ یہ ہوا کہ مذہبی عداوت کی آگ بھڑک اٹھی اور مذہب اہلسنت میں تیج اور تعصب السنی کی ساتھ داخل ہوگئی کہ پھر اسکے بعد دین کی
اصلاح نہایت مشکل ہوگئی۔ سیوطی لکھتا ہے کہ اسنے ایک کتاب فضائل صحابہ اور تکفیر معتزلہ اور قائلین خلق قرآن میں اور ایک کتاب
سنت اور ذم معتزلہ اور روافض میں لکھی۔ یہ اسلئے تھی تاکہ تمام جمعہ کی تمام مسجدوں میں پڑھی جائے اور اصحاب حدیث کے حلقوں میں پڑھی
جاتی ہیں۔ قادر باللہ کے عقیدہ کے مطابق وہ اپنے ہمعصر کو شام کے بعض مقامات فتح کر لیئے اور لوٹ مار مچا دی۔

---

۱ حبیب السیر میں ہے کہ بسبب ان بہاء الدولہ کی آدمی ہجوم میں قادر باللہ کو لینے گئے ہیں اسی شب کو قادر باللہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت علی نے اس سے
فرمایا کہ تو عنقریب خلیفہ ہوگا اور تجھے الامر ہوگا میری اولاد و شیعوں کے ساتھ نیکی کرے۔ قادر باللہ نے بہاء الدولہ کے کاتب ہبۃ اللہ سے یہ خواب
بیان کر رہا تھا کہ بہاء الدولہ کے آدمی اسکے لینے کو آپہنچے۔

غزنی کا بادشاہ ناصر الدین سبکتگین ۳۸۷ھ میں مر گیا اور اسکا بیٹا محمود بادشاہ ہوا قادر باللہ نے اسے یمین الدولہ و امین الملۃ کا خطاب عطا کیا۔
۳۸۹ھ میں ایلک خان جو ہارون بغرا خان بادشاہ کا بھتیجا تھا بخارا کے بادشاہ عبد الملک بن نوح سامانی کو گرفتار کر کے سامانی حکومت کا بالکل خاتمہ کر دیا تو ۳۹۰ھ میں محمود نے خراسان پر بھی قبضہ کر لیا جس زمانہ میں محمود ہندوستان میں سرگرم پیکار تھا ترکوں کا ایک بڑا جتھا ماوراء النہر میں آ گیا محمود نے انکا زور توڑ دیا [illegible] ایک قبیلہ کے لوگوں کو جنکا سردار سلجوق تھا خراسان میں [illegible] بسا دیا یہاں انہوں نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی تعداد اور طاقت بڑھا کر محمود کے بیٹے مسعود کو ہرات کے قریب بھاری شکست دی اور ۴۲۹ھ میں خراسان کے بادشاہ بن گئے اور سلجوق کے پوتے طغرل نے بہت جلد جرجان، عراق عجم، خوارزم اور مغرب کی طرف دیگر صوبجات فتح کر لئے اور بنی بویہ کے [illegible] جھگڑوں سے کمزور ہو گئے تھے غلبہ حاصل کر لیا۔ ان میں بعض کو انکے علاقوں سے نکال دیا اور بعض کو باجگذار بنا لیا۔
۳۹۴ھ میں بہاء الدولہ نے شریف ابو احمد حسین بن موسیٰ [illegible] رضی اور سید مرتضیٰ کے والد کو قاضی القضاۃ بنایا لیکن قادر باللہ کے منظور نہ کرنے کی وجہ سے وہ اپنے عہدہ کا کام نہ کر سکے ۴۰۳ھ میں بہاء الدولہ مر گیا اسکا بیٹا سلطان الدولہ امیر الامراء ہوا اسوقت بنی بویہ کا زور بہت گھٹ گیا اور قادر باللہ آزادانہ حکومت کرنے لگا محمود غزنوی نے اپنی سلطنت میں قادر باللہ کا خطبہ جاری کر دیا ۴۱۱ھ میں مشرف الدولہ بن بہاء الدولہ نے عراق عرب پر غلبہ پایا اور امیر الامراء بن گیا ۴۱۶ھ میں مشرف الدولہ مر گیا اور اسکا بھائی جلال الدولہ امیر الامراء بنایا گیا۔
۴۲۰ھ میں بغداد میں سنیوں شیعوں میں فساد ہو گیا۔ قادر باللہ کے حکم سے شیعوں کو دبا کر فساد رفع کیا گیا۔
اسی زمانہ میں ایلک خان والی ترکستان پر [illegible] کفار نے چڑھائی کی اس نے خلیفہ سے مدد مانگی قادر باللہ نے تمام اسلامی حاکموں کے نام اسکی مدد کرنے کے لئے فرمان جاری کر دئیے۔ اس طرح بیشمار فوج اسکی مدد کو پہنچ گئی۔ لڑائی ہوئی بیشمار کافر قتل ہوئے اور ایک لاکھ [illegible] گرفتار ہوئے
فردوسی، رودکی، دقیقی اور عنصری شاعر اور فلسفی [illegible] البیرونی اسی عہد میں ہوئے ۴۱۱ھ میں افریقیہ میں [illegible]
اسی عہد میں ۴۱۴ھ میں حلب میں بنی مرداس خاندان [illegible] ۴۰۷ھ میں علاقہ [illegible] ۴۱۵ھ میں [illegible] علاقہ شام میں بنی عقیل اور ۳۸۶ھ میں کردستان میں بنی [illegible] ۴۰۵ھ میں علاقہ بجایہ میں بنی حماد کی حکومت قائم ہو گئی اور اندلس میں بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ ہو کر علوی سلطنت قائم ہو گئی۔ قادر باللہ نے ۴۲۲ھ کو انتقال کیا۔ تقی الدین ابن صلاح نے اسکو فقہائے شافعیہ میں شمار کیا ہے۔
قادر باللہ کے عہد میں ۳۸۵ھ میں دارقطنی اور ابن شاہین ۳۸۶ھ میں ابو طالب مکی صوفی ۳۹۲ھ میں ابن جنی نحوی ۳۹۳ھ میں جوہری صاحب صحاح اللغۃ ۳۹۵ھ میں ابن مندہ ۳۹۸ھ میں بدیع الزمان ہمدانی ۴۰۳ھ میں قاضی ابو بکر باقلانی ۴۰۵ھ میں حاکم صاحب مستدرک [illegible] ۴۰۶ھ میں ابو حامد اسفرائنی اور سید رضی ۴۱۲ھ میں [illegible] ۴۱۳ھ میں ابن البواب صاحب الخط اور شیخ مفید ۴۱۷ھ میں قفال الصغیر مروزی ۴۱۸ھ میں ابو اسحاق اسفرائنی [illegible] ابن بطہ حنبلی [illegible] ابن فارس [illegible] ابو حیان توحیدی ابن نباتہ صاحب خطب، ابو بکر رازی، ابن مردویہ، عبد الجبار معتزلی [illegible] اندلسی کا انتقال ہوا۔

(۲۶) ابو جعفر عبد اللہ قائم بامر اللہ ۴۲۲ھ تا ۴۶۷ھ

کہتے ہیں کہ قائم [illegible] فاضل تھا [illegible] کمال [illegible]
[illegible]
۴۳۵ھ میں [illegible] ابو کالیجار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خلیفہ [illegible]

سے لکھا کہ بساسیری کو نکالدو اور تم میرے پاس چلے آؤ۔ ملک الرحیم نے ایسا ہی کیا۔ اسوقت تک طغرل بیگ سلجوقی آذربیجان و آرمینیہ کو مغلوب کر چکا تھا۔ شیراز و اہواز میں اُسکا خطبہ پڑھا جا چکا تھا اور ۴۴۶ھ میں بغداد کے گرد بھی بہت سا علاقہ فتح کر چکا تھا۔ اب وہ دیلمیوں سے بغداد کی حکومت چھین لینے کے لئے حلوان آپہنچا اور خلیفہ کو ایک خط لکھکر اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا اور ترکوں کو وعدہ وعید کرکے ملانے کی کوشش کی ترک نہ مانے اور کہا کہ طغرل کی درخواست منظور نہ کیجئے مگر خلیفہ نے رئیس الرؤسا کی رائے پر عمل کیا جو بنی بویہ کو بغداد سے نکالکر طغرل کی حکومت قائم کرنی چاہتا تھا۔ پس خلیفہ نے ملک الرحیم کو حکم دیا کہ ترکوں کے خیمے میں واپس دو اور طغرل کی اطاعت قبول کرلو۔ ملک الرحیم نے ایسا ہی کیا۔ پس قائم نے طغرل کے نام کا خطبہ پڑھوا دیا اور ۲۵ رمضان ۴۴۷ھ کو طغرل بغداد کے باب شماسیہ پر آاترا اور اُسکی فوج بغداد کے بازاروں میں پھیل گئی۔ ایک سلجوقی سپاہی کسی دکاندار سے جھگڑ پڑا۔ بازاری جمع ہو گئے۔ لوگوں نے جانا کہ ملک الرحیم نے طغرل سے لڑنیکا حکم دیا ہے اور ہر طرف سے آکر طغرل کے آدمیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ اسوقت ملک الرحیم اگر اپنی فوج کو حکم دیتا تو سلجوقیوں کا بغداد میں نشان بھی نہ رہتا مگر وہ کیا کرتا خلیفہ تو طغرل سے ملا ہوا تھا لہذا ملک الرحیم اور اہل کرخ جو شیعہ تھے بالکل خاموش رہے بلکہ طغرل کے آدمیوں کو پناہ دی عامۂ بغداد نے فساد و قتال کو طول دیا اور طغرل کی چھاؤنی پر جا پڑے۔ ملک الرحیم اپنے اصحاب کے ساتھ خلیفہ کے پاس چلا آیا کہ اُسکی طرف سے کسیطرح کی بیگانگی نہو۔ حالت دیکھکر طغرل کی فوج نے عامہ کو شکست دیکر بہت سے قتل و اسیر کرلئے بقیہ بھاگ گئے۔ طغرل نے اس ہنگامہ کو ملک الرحیم کیطرف منسوب کیا اور دوسرے دن قائم کو بہت کچھ عتاب کے ساتھ لکھا کہ ملک الرحیم اور اُسکے اصحاب کو ہمارے پاس بھیجدو۔ اسکے لئے امان نامہ بھی لکھ بھیجا۔ یہ بھی لکھا کہ اگر ہمارے پاس آجائیگا تو اُسکی بیگناہی ثابت ہو جائیگی۔ خلیفہ نے اُنکو روانہ کر دیا مگر طغرل نے ان سبکو گرفتار کر لیا اور ملک الرحیم کو قلعہ سیروان میں قید کر دیا اور وہ وہیں ۴۵۰ھ میں انتقال کر گیا۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ طغرل نے قتل کرا دیا۔ بغداد پر قبضہ کرکے طغرل نے ملک الرحیم کے لشکریوں کا نام کاٹ دیا اور انمیں سے اکثر بساسیری کے پاس چلے گئے جو اسوقت اپنے ہمدم نور الدولہ دبیس کے پاس حلہ میں تھا مگر تھوڑے ہی دنوں بعد دبیس طغرل کا خطبہ پڑھنے اور بساسیری کو اپنے پاس سے نکالدینے پر مجبور ہوا۔ اور اسیطرح کرخ کے شیعہ طغرل و خلیفہ کے مشترکہ حکم سے صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم داخل کرنے اور اذان سے حی علی خیر العمل نکال ڈالنے پر مجبور ہوئے۔

دبیس سے جدا ہوکر بساسیری نے رحبہ (شام) میں آکر مصر کے علوی خلیفہ مستنصر کو عریضۂ اطاعت ارسال کیا۔ مستنصر نے اُسے رحبہ کا گورنر بنا دیا اور عباسیوں کے استیصال کی ہدایت کی۔ پس شوال ۴۴۸ھ میں بساسیری اور دبیس نے ملکر قریش بن بدران والی موصل کو سنجار پر شکست دی۔ اب قریش بھی بساسیری اور دبیس سے مل گیا۔ اور تینوں نے موصل میں آکر مستنصر علوی کے نام کا خطبہ پڑھدیا۔ اور ۴۵۰ھ میں جبکہ طغرل اپنے بھائی ابراہیم نیال کی بغاوت فرو کرنے ہمدان کیطرف گیا ہوا تھا بساسیری نے بغداد فتح کرکے قائم کو قید کر دیا اور رئیس الرؤسا کو گائے کی کھال میں سلوا کر دار پر کھینچ دیا۔ اور بغداد میں مستنصر علوی کا خطبہ ایک سال تک جاری رکھا مگر ۴۵۱ھ میں طغرل نے واپس آکر بساسیری کو کوفہ کے قریب شکست دی۔ بساسیری مارا گیا اور طغرل نے دوبارہ قائم کو تخت پر بٹھا دیا۔ قائم نے طغرل کو رکن الدولہ خطاب دیکر اُن تمام اسلامی ممالک کی پوری پوری حکومت سپرد کر دی جو اب تک خلفائے عباسیہ کی مذہبی و روحانی پیشوائی کو مانتے تھے۔ ۴۴۸ھ میں قائم نے طغرل کی بھتیجی ارسلان خاتون بنت داؤد سے نکاح کیا اور ۴۵۴ھ میں خلیفہ نے اپنی بیٹی سیدہ کا طغرل سے غائبانہ نکاح کر دیا۔ ابو الفدا لکھتا ہے کہ ۴۵۵ھ میں طغرل بہت سی فوج کے ساتھ بغداد میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور زفاف کیا اور اُسکے تمام لشکریوں نے بغداد کے مردوں کو اُنکے گھروں سے نکال کر اُنکی عورتوں سے صحبت کی۔ پھر طغرل نے سیدہ اور ارسلان کو ساتھ لیکر رے کیطرف مراجعت کی۔

دسویں صدی عیسوی کے اختتام پر رومی سلطنت جنوب میں اٹالیہ تک اور مشرق میں آرمینیہ خاص کی حد تک پھیل گئی تھی۔ مگر ۴۴۶ھ میں طغرل نے ان کو کپاڈوشیا و فریجیہ سے نکالدیا۔ طغرل ۴۵۵ھ میں مر گیا۔ اُسکا بھتیجا الپ ارسلان اُسکی جگہ بادشاہ ہوا تو خلیفہ نے اُسکو عضد الدولہ کا خطاب اور طغرل کے تمام اختیارات عطا کئے

الپ ارسلان گرجستان اور ارمینیہ فتح کرکے آذربیجان کے شہر خوی میں آیا تھا کہ اُسے خبر پہنچی کہ قیصر ارمانوس دیوجانس (ارمانوس) بقصد فتح کرنے کی نیت سے دو لاکھ فوج لیکر ارض روم اور روان کے درمیان ملاذ جرد تک گیا ہے۔ ۴۶۳ھ میں الپ ارسلان وہیں پہنچا اور رومیوں کو شکست دیکر قیصر ارمانوس اور اُسکے سرداروں کو گرفتار کر لیا آخر یہ عہد نامہ لکھنے کے بعد رہا کر دیا گیا کہ وہ سلطان کے بیٹوں کو اپنی بیٹیاں اور دس لاکھ دینار زر فدیہ دیگا اور تین لاکھ ساٹھ ہزار دینار سالانہ خراج دیتا رہیگا اور تمام اسیران جنگ کو واپس کردیگا۔ مگر راستہ ہی میں اسکی اپنی رعایا نے اُسے معزول کرکے قتل کر ڈالا۔ ۴۶۳ھ میں سلیمان بن قتلمش نے جو الپ ارسلان کیطرف سے ایشیا کوچک کا گورنر تھا اپنی حکومت بحیرہ روم تک وسیع کر لی اور قیصر روم کو باجگزار بنا لیا۔

۴۶۵ھ میں ارسلان ایک باغی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اُسکا بیٹا ملک شاہ اسکی جگہ بادشاہ ہوا۔ خلیفہ نے جلال الدولہ خطاب اور اُسکے باپ کے اختیارات عطا کیے۔ ۴۴۳ھ میں معز بن بادیس والی افریقیہ نے مستنصر علوی کا خطبہ موقوف کرکے قائم عباسی کا خطبہ جاری کر دیا۔

۴۶۲ھ میں مکہ میں ۴۶۳ھ میں حلب میں مستنصر علوی کا خطبہ موقوف ہو کر قائم کا خطبہ پڑھا گیا۔ قائم کے زمانہ میں ۴۵۵ھ میں ایک ستارہ چاند کے برابر نمودار ہوا اور دس راتوں کے بعد غائب ہو گیا۔ ۴۵۹ھ میں الپ ارسلان و ملک شاہ کے وزیر نظام الملک نے بغداد میں فقیہوں کے واسطے مدرسہ نظامیہ تیار کرایا۔ ۴۴۴ھ میں قائم نے بھی قادر باللہ کی طرح مصر کے بنی فاطمہ کی قدح نسب میں محضر تیار کرایا۔ قائم نے اپنے پوتے عبداللہ بن محمد کو اپنا جانشین مقرر کیا اور ۱۳ شعبان ۴۶۷ھ کو رحلت کر گیا۔ اسکی حکومت صرف شہر بغداد میں تھی باقی سلطنت سلجوقی مالک تھے۔ چنانچہ جب طغرل مر گیا تو بغداد میں خطبہ میں پہلے الپ ارسلان کا پھر قائم کا نام لیا گیا۔

قائم کے زمانہ میں ۴۲۵ھ میں ابوالحسن خرقانی صوفی ۴۲۸ھ میں ابوعلی سینا طبیب و حکیم و قدوری ۴۲۷ھ میں ثعلبی مفسر ۴۳۰ھ میں حافظ ابونعیم قاضی القضاۃ حسین بن علی بن ماکولا اور ۴۵۰ھ میں اقضی القضاۃ علی بن محمد ماوردی ۴۵۶ھ میں علی بن احمد بن حزم ظاہری ۴۵۸ھ میں ابوبکر احمد بن حسین بیہقی ۴۵۸ھ میں ابن سیدہ اندلسی لغوی ۴۶۳ھ میں ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی اور ابن عبدالبر اندلسی ۴۳۲ھ میں ابوالعباس مستغفری ۴۳۶ھ میں سید مرتضیٰ علم الہدیٰ اور ۴۴۷ھ میں عبداللہ بن عمر بن شاہین واعظ اور ۴۶۵ھ میں ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری کا انتقال ہوا۔

شعبان ۴۶۷ھ (۲۷) ابوالقاسم عبداللہ مقتدی باللہ ۴۸۷ھ

مقتدی علم و دین میں تھا۔ اسکا باپ ذخیرۃ الدین محمد بن قائم انتقال کر گیا تھا۔ مورخین نے مقتدی کو دیندار، متقی، مستقل مزاج، عالی حوصلہ، بنی عباس کے نہایت لائق اور شریف بادشاہوں میں شمار کیا ہے۔ اس نے بدمعاشوں اور بد اخلاق لوگوں کو دار الخلافہ سے نکلوا دیا۔ گانے بجانے کی ممانعت کر دی۔ مقتدی فقہ حنفی کے رواج میں بہت کوشش کرتا تھا۔ اسکے عہد میں متعصب حنبلی ہمیشہ فساد مچاتے رہے اور اشعریوں (یعنی حنفی شافعی) سے لڑتے رہے۔ اکثر طرفین سے بہت سے آدمی مارے جاتے تھے۔ چنانچہ ۴۶۹ھ میں ابو نصر بن ابوالقاسم قشیری نے مدرسہ نظامیہ میں وعظ کہا اور دلائل و عقائد اشعریہ بیان کئے۔ حنبلیوں نے جوش میں آکر فتنہ برپا کر دیا جسمیں طرفین کے بہت آدمی مارے گئے۔ آخر مقتدی کے حکم سے فخر الدولہ بن جہیر جو متعصب حنبلی تھا معزول کر دیا گیا۔ مقتدی کے اول سال خلافت میں بنی فاطمہ مصر کا خطبہ حجاز میں پڑھا جانے لگا تھا مگر ۴۶۹ھ میں پھر مقتدی ہی کا خطبہ جاری ہو گیا اور اذان سے حی علیٰ خیر العمل نکال ڈالا گیا۔

۴۷۹ھ میں یوسف بن تاشفین بادشاہ سبتہ و مراکش نے اظہار اطاعت کرکے فرمان جواز حکومت طلب کیا۔ مقتدی نے خلعت، فرمان، نشان اور امیر المسلمین کا خطاب روانہ کر دیا۔ ۴۸۴ھ میں فرنگیوں نے مسلمانوں سے تمام جزیرہ صقلیہ چھین لیا۔

۴۸۰ھ میں ملک شاہ سلجوقی نے اپنی بیٹی کی شادی مقتدی سے کر دی تھی مگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہوئی اور بغداد سے شہزادی اپنے بیٹے ابوالفضل جعفر کو جو مقتدی سے تھا اپنے ساتھ لیکر ربیع الاول ۴۸۲ھ میں اپنے باپ کے دار السلطنت اصفہان میں چلی آئی اور اسی سال ذیقعدہ میں انتقال کر گئی۔ ۴۸۵ھ میں ملک شاہ خود بغداد میں آیا اور مقتدی کو کہلا بھیجا کہ بغداد کو خالی کرکے جہاں سینگ سمائیں چلے جاؤ۔ مقتدی نے بمشکل

دس دن کی مہلت لی مگر یہ مدت ختم نہ ہوئی تھی کہ ۴۸۵ھ میں اسماعیل خدائی نے ملک شاہ کو زہر سے ہلاک کر دیا اور مقتدی نے اسکے بیٹے برکیارق کو رکن الدولہ خطاب دیکر سلطان بنا دیا۔ ملک شاہ کا خطبہ حدود چین سے بحیرہ روم تک اور حجاز سے یمن تک پڑھا جاتا تھا۔ مقتدی کے عہد میں ۴۷۰ھ میں خوارزم شاہیہ خاندان خوارزم شاہیہ وسط ایشیا کو چلا [illegible] سلجوقیہ کی ایک شاخ اور ۴۸۷ھ میں شام میں سلجوقیہ کی دوسری شاخ کی سلطنت قائم ہو گئی مقتدی کو اسکی کنیز شمس النہار نے زہر دیدیا جس سے ۱۵ محرم ۴۸۷ھ کو ہلاک ہو گیا۔ اور برکیارق نے اسکے بیٹے مستظہر کو خلیفہ بنا دیا۔ مقتدی کے عہد میں ۴۶۸ھ میں علی بن محمد واحدی مفسر ۴۷۱ھ میں عبد القاہر جرجانی ۴۷۵ھ میں ابو محمد عبد الوہاب بن مندہ ۴۷۶ھ میں ابو اسحاق شیرازی ۴۷۸ھ میں امام الحرمین اور قاضی القضاۃ محمد بن علی حنفی دامغانی ۴۸۱ھ میں خواجہ عبد اللہ انصاری ۴۸۲ھ میں شیخ القضاء ابو المعالی محمد بن محمد بن زید علوی اور ۴۸۳ھ میں ابو علی ابن البناء کا انتقال ہوا اور ابو الولید باجی ابن الصباغ صاحب شامل اور ابن دوست حنفی بھی فوت ہو گئے۔

(۲۸) ابو العباس احمد مستظہر باللہ — محرم ۴۸۷ھ — ۵۱۲ھ

مورخین لکھتے ہیں کہ مستظہر ۱۰۹۴ء نرم مزاج کریم الاخلاق [illegible] خوشنویس انشاء پرداز اور شاعر تھا۔ وہ علم وسیع رکھتا اور علماء و صلحاء کو دوست رکھتا تھا۔ اسکے عہد میں مسلمانوں کی تمام سلطنتیں [illegible] ملوک کی [illegible] بہت [illegible] سلجوقیوں نے موقع پا کر یورپ کے سرداران مذہب عیسوی نے [illegible] قوموں کو بیت المقدس فتح کرنے اور مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے ابھار دیا اور لکھو کھا عیسائی بیت المقدس مسلمانوں کو نکالنے کے لئے بلاد اسلام پر ٹوٹ پڑے یہ لڑائیاں دو صدی تک رہیں جنگ صلیبی (کروسیڈ) کے نام سے مشہور ہیں۔ ان ہی کے ضمن میں یورپ کی موجودہ ترقی اور ایشیا کی تنزل کا دور شروع ہوا۔ اول جنگ صلیبی ۴۸۹ھ میں شروع ہوئی اہل فرنگ خلیج قسطنطنیہ عبور کر کے شام تک طوفان برپا کر دیا اور سب سے پہلے شہر نیقیہ فتح کر لیا۔ ۴۹۱ھ میں انطاکیہ ۴۹۲ھ میں بیت المقدس ۴۹۴ھ میں سروج حیفا ارسوف اور قیساریہ ۴۹۷ھ میں عکہ ۵۰۲ھ میں طرابلس الشام ۵۰۳ھ میں بیروت اور صیدا مسلمانوں سے چھین لئے مستظہر کے عہد میں ۴۸۴ھ میں فرنگیوں نے اہل اندلس سے بلنسیہ بھی چھین لیا مگر ۴۷۹ھ میں یوسف بن تاشفین والی مراکش نے ان کو بھاری شکست دی۔

حسن صباح کا فرقہ باطنیہ بھی زور پکڑ رہا تھا ۴۹۲ھ میں اصفہان میں بھی انکی دعوت پھیل گئی اور گو ۵۰۰ھ میں سلطان محمد سلجوقی نے ان سے اصفہان چھین لیا مگر ۵۰۰ھ میں انہوں نے شیراز پر قبضہ کر لیا اور جا بجا مسلمانوں کو مارنا شروع کر دیا مسلمان انکے خوف سے کانپتے رہتے تھے۔ ۴۹۸ھ میں سلطان برکیارق مر گیا اور مستظہر نے اسکے بھائی محمد کو خلعت سلطانی عطا کیا ۵۱۱ھ میں وہ بھی مر گیا اور اسکا بیٹا محمود سلطان بنایا گیا مستظہر ۲۳ ربیع الآخر ۵۱۲ھ کو انتقال کر گیا اسکے عہد میں ۵۱۱ھ میں سلجوقیوں کی ایک شاخ کی حکومت عراق کردستان ۴۹۷ھ میں دمشق میں اتابکیوں کی ۴۹۵ھ میں [illegible] اور ۴۹۴ھ میں [illegible] اور ۴۹۳ھ میں [illegible] اور ۴۹۹ھ میں [illegible] حکومت قائم ہو گئی۔

مستظہر کے عہد میں ۴۸۸ھ میں [illegible] الکیا [illegible] کی تفسیر ۵۰ جلد میں لکھی گئی اسی کے عہد میں ۴۸۸ھ میں [illegible] ۵۰۵ھ میں امام محمد غزالی ۵۰۸ھ میں ابو [illegible] اور ۵۰۹ھ میں ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی کا انتقال ہوا اور ابو المظفر سمعانی ابو الفرج [illegible] خطیب تبریزی الکیا ہراسی اور شاشی صاحب مستظہر کے عہد میں انتقال کر گئے۔

لہ حسن بن صباح حمیری [illegible] مصر میں عبیدی خلیفہ [illegible] کی دعوت [illegible] ایران میں پھیلا دی [illegible] ۴۸۳ھ میں قلعہ الموت پر قابض ہو گیا [illegible] کہ وہ لوگوں کو بیہوش کرنے کے لئے حشیش یعنی بھنگ استعمال کرتے تھے حشیشین [illegible] اسماعیلی ملاحدہ [illegible] قائم ہو گئے تھے اور [illegible] اور بادشاہوں کا کام تمام کر دیا [illegible] کہلاتے تھے۔

لہ [illegible] جنگ صلیبی کا حال کتاب [illegible] مفصل ملاحظہ ہو۔

ربیع الآخر ۵۱۲ھ ۱۱۱۸ء (۲۹) ابو منصور فضل مسترشد باللہ ۵۲۹ھ ۱۱۳۵ء

کہتے ہیں کہ مسترشد بڑا صاحب ہمت و جرأت، دیندار، صاحب الرائے، باہیبت و رعب شخص تھا۔ اسنے رسم خلافت کو از سر نو زندہ کیا۔
ابن صلاح اور ابن سبکی نے اسکو علمائے شافعیہ میں شمار کیا ہے خوشنویس اعلیٰ درجہ کا تھا محدث اور شاعر بھی تھا۔
سلطان محمود سلجوقی ۵۲۵ھ میں مر گیا اور اسکا بھتیجا مسعود بن محمد سلطان بنا اگیا اور اسکے نام کا خطبہ بغداد میں پڑھا گیا چونکہ مسترشد بوجہ تکبر اسے خاطر میں لاتا تھا جنگ کی نوبت پہنچی اور ۵۲۹ھ میں خلیفہ بمقام ہمدان مسعود سے شکست کھا کر گرفتار ہو گیا سلطان بعزت واحترام خلیفہ کو اپنی چھاؤنی میں لایا اور ایک خیمہ میں قید کر دیا اور پھر اسکی سازش سے بعض فدائیوں نے خیمہ میں گھس کر خلیفہ کو قتل کر کے ناک کان کاٹ لئے۔ یہ ۱۷ ذیقعدہ ۵۲۹ھ ۱۱۳۵ء کا واقعہ ہے۔
مسترشد کے عہد میں ۵۱۴ھ میں موصل میں بڑی آگ برسی جس سے بہت سے شعبے اور مکانات جل گئے اسی سال بغداد میں بہت بچھو نمودار ہوئے جن سے بہت سے بچے ہلاک ہوئے۔ مسترشد ہی کے عہد میں محمد بن تومرت نے مرابطین کی حکومت کا خاتمہ کر کے موحدین کی حکومت قائم کی[1] اور ۵۱۳ھ میں حضرت ابراہیم و حضرت اسحاق و حضرت یعقوب کی قبریں بیت المقدس کے قریب نمودار ہوئیں جنمیں انکے اجسام صحیح و سالم ہوبہو دیکھے۔
سلطان محمود سلجوقی نے ۵۲۱ھ ۱۱۲۷ء میں عماد الدین زنگی کو جو ملک شاہ سلجوقی کے ترکی غلام اور حاجب آق سنقر کا بیٹا تھا واسط و بصرہ جاگیر میں دیا تھا اور ۵۲۲ھ ۱۱۲۸ء میں موصل اور بالائی جزیرہ کی حکومت عطا کر دی تھی ابن اثیر لکھتا ہے کہ اس زمانہ میں عیسائیوں کا بڑا زور بڑھ رہا تھا انکا علاقہ شہر ماردین سے جو بالائی جزیرہ میں ہے شہر عریش تک جو مصر کی سرحد پر ہے پھیل گیا تھا۔ وہ خراسان اور رقہ میں بادشاہیاں کرتے ہوئے نصیبین کے دروازہ تک آگئے تھے دمشق کی ناکہ بندی کر دی تھی اور حلب پر بھاری ٹیکس لگا دئے تھے۔ عماد الدین نے بہت جلد فوج بھرتی کر کے فرنگیوں کو جزیرہ سے نکال دیا ۵۲۳ھ ۱۱۲۹ء میں منبج اور بزاعہ فتح کر کے موصل کا مستحکم انتظام ہو گیا اور اسی سال اہالیان حلب کی درخواست پر جو صلیبیوں کے ہاتھ سے تنگ آگئے تھے حلب پر اور پھر حماۃ پر قابض ہو گیا اور ۵۲۴ھ ۱۱۳۰ء میں اثارب پر صلیبیوں کو شکست دیکر قلعہ پر قبضہ کر لیا اور کچھ دنوں کے لئے عیسائیوں سے صلح ہو گئی۔
مسترشد کے عہد میں ۵۱۳ھ میں شمس الائمہ ابو الفضل بکر انصاری حنفی ۵۱۳ھ میں قاضی القضاۃ علی بن محمد دامغانی حنفی ۵۱۶ھ میں محی السنۃ ابو محمد حسین بغوی اور ابو القاسم بن علی البصری حریری صاحب مقامات اور ۵۲۶ھ میں خواجہ مودود چشتی کا انتقال ہوا۔

ذیقعدہ ۵۲۹ھ ۱۱۳۵ء (۳۰) ابو جعفر منصور راشد باللہ ۵۳۰ھ ۱۱۳۶ء

مسترشد کے قتل کی خبر بغداد پہنچی تو امرائے بغداد نے جنمیں مسعود سلجوقی کا شحنہ بغداد بھی تھا راشد کو خلیفہ بنا دیا پھر دنوں کے بعد راشد اور مسعود کی چپقلش ہوئی امرائے بغداد نے مسعود کے سلجوقیوں کو مار کر نکال دیا یہ موقع دیکھکر مسعود کا دشمن داؤد بن محمود سلجوقی آذربیجان سے اور عماد الدین زنگی موصل سے خلیفہ کی مدد کو بغداد میں آن پہنچے۔ راشد نے مسعود کا نام خطبہ سے نکالکر داؤد کا نام داخل کر دیا۔ اسپر مسعود نے بغداد پر چڑھائی کر دی خلیفہ داؤد اور زنگی کے ساتھ فوج لیکر مقابلہ کو نکلا لیکن مسعود نے شکست دی۔ داؤد نے اپنے دار الحکومت مراغہ کو اور راشد زنگی کے ساتھ موصل چلا گیا۔ مسعود بغداد میں داخل ہوا۔ علماء نے راشد کے ظلموں، خونریزیوں، شراب پینے اور اپنے باپ کی امہات اولاد سے نکاح کرنیکا محضر تیار کر کے اسکے خلع کا فتویٰ لے لیا اور ۱۷ ذیقعدہ ۵۳۰ھ کو محمد بن مستظہر کو مقتفی کے لقب سے خلیفہ بنا لیا۔ راشد یہ خبر سنکر داؤد کے پاس مراغہ آگیا۔ داؤد اسکی مدد کو تیار ہو گیا۔ مسعود نے مراغہ پر چڑھائی کر دی اور بمقام پنج انگشت راشد کو شکست دی۔ راشد شکست کھا کر داؤد کیساتھ خوزستان کی طرف چلا گیا اور اصفہان کا محاصرہ کر لیا اور وہیں ۱۶ رمضان ۵۳۲ھ کو ایک فدائی نے موقع پاکر اسکو قتل کر دیا۔ سیوطی نے اسے فصیح ادیب شاعر شجاع سخی نیک سیرت اور عادل لکھا ہے۔

ذیقعدہ ۵۳۰ھ ۱۱۳۶ء (۳۱) ابو عبد اللہ محمد مقتفی لامر اللہ ۵۵۵ھ

مسعود نے مقتفی کو اس شرط پر خلیفہ بنایا تھا کہ گھوڑے اسکے پاس چھوڑ کر جائیگا تمام آلات سفر نیز مسعود کو تمام جواہر، سونا، چاندی کا سامان اور

[1] ممالک مغرب یعنی مراکش وغیرہ میں۔

پڑے وغیرہ سب لیے لئے اور اصطبل خلافت میں چار گھوڑوں اور آٹھ خچروں کے سوا کچھ نہ چھوڑا۔ مگر ۵۳۳ھ میں مسعود سلجوقی اور سنجر سلجوقی کے امیروں نے سرکشیاں کر کے سلطنت سلجوقیہ کو کمال کمزور کر دیا۔ جوں جوں سلجوقیوں کا زور گھٹتا گیا مقتفی کی قوت بڑھتی گئی اور ۵۴۷ھ میں مسعود کے مرتے ہی خلیفہ نے سلجوقیوں کا جوا اپنے کاندھے سے بالکل اتار پھینکا اور اپنے ہاں سے انکا خطبہ بند کر کے آزادانہ حکومت کرنے لگا کاروبار خلافت خود کرتا تھا۔ کوئی چھوٹا بڑا کام بغیر اسکے دستخطوں کے ہو نہیں سکتا تھا مسعود کے جانشین محمد بن محمود سلجوقی نے خلیفہ سے بغداد میں اپنا خطبہ جاری کرنے کی درخواست کی مقتفی نے صاف انکار کر دیا اس پر ۵۵۱ھ میں اسنے بغداد کا محاصرہ کر لیا۔ مدت تک محاصرہ رکھا مگر انہیں ایام میں آذربیجان کی بغاوت کے سبب اسکو واپس چلا جانا پڑا۔

مورخین نے لکھا ہے کہ مقتفی سرتاج خلفائے عالم عقیل۔ فاضل۔ عادل۔ ادیب شجاع حلیم خوش اخلاق۔ ایماندار عابد اور پرہیزگار۔ حدیث کا عاشق اور عالموں کا قدردان تھا اور خلافت کی تمام قابلیتیں رکھتا تھا اسنے معاملات امامت کو درست کیا۔ رسوم خلافت کو قایم کیا۔ ابن جوزی کہتا ہے کہ ایام مقتفی میں بغداد اور عراق پھر خلیفہ کے ہاتھ میں آگئے کوئی منازعت کرنیوالا باقی نہ رہا اس سے پہلے نائب السلطنت بادشاہ اور خلیفہ انکے غلام تھے سلطان سنجر سلجوقی اور عماد الدین زنگی اسکے نائب السلطنت تھے۔

۵۳۱ھ میں باوجود مطلع صاف ہونیکے ۳۰ رمضان کو چاند نہ دکھائی دیا۔ دوسرے روز لوگوں نے روزہ رکھا اس شام کو بھی چاند نہ دکھائی دیا یہ نہایت عجیب واقعہ ہے ۵۴۵ھ میں یمن میں خون برسا ۵۴۷ھ میں نواحی بغداد میں لوگوں نے سرکشی کی خلیفہ خود لشکر لیکر پہنچا اُن کی سرکوبی کی۔ حلہ و کوفہ پر قبضہ کر کے بغداد کیطرف مراجعت کی۔ اس سے مقتفی کی شوکت اور بھی بڑھ گئی اور مخالفین اس سے خوف کھانے لگے۔ آخر ۲ ربیع الاول ۵۵۵ھ کو رحلت کر گیا۔ بہادری شجاعت اور ظاہری ہیبت میں معتصم کے بعد کوئی ایسا خلیفہ نہیں ہوا اس کے عہد میں فرنگیوں نے ۵۳۲ھ میں براعہ فتح اور شیزر کا محاصرہ کر لیا۔ مگر عماد الدین زنگی کے پہنچتے ہی وہ محاصرہ چھوڑ کر بھاگ گئے زنگی نے ارکا اور بعلبک فتح کر کے ۵۳۳ھ میں حبرین اور ۵۳۹ھ میں رہا (اڈیسہ) اور پھر سروج اور بعض اور قلعے صلیبیوں سے چھین لئے اور قلعہ جعبر کا محاصرہ کر لیا۔ دوران محاصرہ میں ۵۴۱ھ میں اسکے دشمنوں نے اسکے ایک مملوک سے سازش کر کے اسے ہلاک کرا دیا۔

رہا کو دوبارہ ہاتھ سے نکل جاتے دیکھ کر یورپ میں ہلچل مچ گئی۔ اب جرمن اور فرانس کے بادشاہ ۹ لاکھ سے زیادہ آدمی لیکر اپنے شام اور فلسطین کے بھائیوں کی مدد کو روانہ ہو گئے۔ اور اسطرح دوسری جنگ صلیبی شروع ہو گئی۔ مگر عماد الدین زنگی کے جانشین نور الدین محمود اور اسکے بھائی سیف الدین غازی والی موصل نے صلیبیوں کو مار مار کر تہس نہس کر دیا اور ۵۴۹ھ میں نور الدین نے دمشق کا الحاق کر کے دار الحکومت بنا لیا خلیفہ نے ملک العادل اسکو خطاب دیا۔ مقتفی کے عہد میں ۵۴۳ھ میں خاندان غوری کی ۵۳۹ھ میں اتابکان اربل کی ۵۳۱ھ میں اتابکان آذربیجان کی ۵۴۵ھ میں اتابکان شیراز کی ۵۴۳ھ میں اتابکان کردستان کی حکومت قائم ہوئی۔ اور ۵۴۳ھ میں سیستان میں ایک جدا حکومت قائم ہو گئی۔

مقتفی کے عہد میں ۵۳۸ھ میں محمود زمخشری صاحب کشاف ۵۴۸ھ میں محمد بن عبد الکریم شہرستانی ۵۳۶ھ میں احمد جام ۵۴۰ھ میں نجم الدین عمر نسفی ۵۴۳ھ میں ابو بکر محی الدین عربی ۵۴۴ھ میں قاضی عیاض ۵۳۵ھ میں خواجہ یوسف ہمدانی اور رزین بن معاویہ کا ۵۳۵ھ میں مولانائے مغربی حکیم سوزنی اور شیخ عبد الواسع جبلی کا انتقال ہوا۔ اور ابن برجان مالکی ابن الحقی ابن عطیہ ابن شجری۔ ابن دباغ اور ابو الکرم شہرزوری نے وفات پائی۔

ربیع الاول ۵۵۵ھ (۳۲) ابو المظفر یوسف مستنجد باللہ ۵۶۶ھ

ابن جوزی لکھتا ہے کہ مستنجد صائب الرائے۔ ذکی اور فاضل تھا شعر بلیغ اور نظم بدیع لکھتا تھا علم ہیئت اسطرلاب میں دستگاہ کامل رکھتا تھا اسوقت مصر کے خاندان فاطمیہ کا ایوان حکومت متزلزل ہو رہا تھا اس خاندان کا آخری بادشاہ عاضد اور دائم المریض تھا سلطنت کے تمام اختیار اسکے وزیر شاور نے اپنے قبضہ میں کر رکھے تھے شاور ایک سازش کا شکار ہو کر وزارت سے محروم ہو گیا اور دمشق میں آ کر نور الدین محمود سے مدد کا خواستگار ہوا اور مصر کے بعض علاقے اور بہت سا خراج دینے کا وعدہ کیا نور الدین نے اپنے سپہ سالار شیرکوہ کو فوج دیکر اسکے ساتھ کر دیا جسنے اسے وزارت پر

اگر شاور اپنے عہد سے پھر گیا اور شام کے فرنگیوں کو اپنی مدد پر بلا کر ۵۵۹ھ (۱۱۶۴ء) میں شیرکوہ کو مصر سے نکالدیا۔ ۵۶۲ھ (۱۱۶۷ء) میں شیرکوہ نے سکندریہ پر قبضہ کر لیا اگر شاور نے بیت المقدس کے عیسائی بادشاہ اموری کی مدد سے اُسے مصر خالی کرنے پر مجبور کیا۔ اور اسوقت سے فرنگیوں کا اقتدار مصر میں بڑھ گیا۔ ان صلیبیوں نے اہل مصر کو ایسا تنگ کیا کہ خود عاضد نے نورالدین سے مدد کی درخواست کی۔ نورالدین نے پھر شیرکوہ کو روانہ کر دیا اور وہ ۸ جنوری ۱۱۶۹ء (۵۶۴ھ) کو قاہرہ میں داخل ہو گیا۔ شاور قتل کر دیا گیا اور شیرکوہ اُسکی جگہ وزیر اعظم اور امیر الجیوش مقرر ہوا۔ دو ماہ بعد جمادی الثانی میں شیرکوہ مر گیا تو اُسکا بھتیجا صلاح الدین یوسف اُسکی جگہ مقرر ہوا۔ عاضد نے الملک الناصر اُسکو خطاب دیا۔ صلاح الدین ظاہر میں عاضد کا وزیر تھا مگر وہ اپنے کو نورالدین کا وزیر سمجھتا تھا۔ وہ پکا حنفی تھا۔ اُسنے عاضد کو شاہ شطرنج بنا دیا کل امور سلطنت اپنے قبضہ میں کر کے عباسی خلیفہ کا روحانی اقتدار مصر میں قائم کر دیا۔

مستنجد نے ۸ ربیع الثانی ۵۶۶ھ (۱۱۷۰ء) کو انتقال کیا۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ اُسکا برتاؤ اپنی رعایا کیساتھ تمام خلفا سے بہتر تھا۔ اُسنے جابرانہ اور ناجائز ٹیکس موقوف کر دیے تھے۔ اسکے عہد میں ۵۶۱ھ (۱۱۶۶ء) میں شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی ۵۶۲ھ (۱۱۶۷ء) میں عبدالکریم سمعانی مروزی ۵۶۳ھ (۱۱۶۸ء) میں عبدالقاہر سہروردی کا انتقال ہوا۔ اور دیلمی صاحب فردوس فوت ہوا۔

ربیع الثانی ۵۶۶ھ (۱۱۷۰ء) (۳۳) ابو محمد حسن مستضی بامر اللہ ۵۷۵ھ (۱۱۸۰ء)

عاشورہ ۵۶۷ھ کو عاضد بادشاہ مصر کا انتقال ہو گیا۔ صلاح الدین نے اُسکی وفات سے چند یوم پہلے مستضی کا خطبہ مصر میں پڑھوا دیا تھا۔ عاضد کی وفات پر صلاح الدین کی حکومت دریا سے خلیفہ کا اقتدار مصر میں پورا پورا قائم ہو گیا۔ خلیفہ نے نورالدین اور صلاح الدین کو خلعت و نشان وغیرہ عطا کیے۔ یہ تو شام اور یمن میں بھی مستضی کا خطبہ پڑھا گیا۔ مورخین کہتے ہیں کہ یہ امام عادل نیک سیرت شریف النفس جواد اور کریم تھا۔ رعیت پر حلیم و شفیق تھا۔ اہلسنت حنبلیوں وغیرہ سے محبت اور رافضیوں سے کراہت رکھتا تھا۔

اسکے زمانہ میں ابوالفرج ابن جوزی کی وعظ میں ایک لاکھ کے قریب آدمی جمع ہوتے تھے خلیفہ بھی پردہ کے پیچھے آ بیٹھتا تھا۔ اسکے زمانہ میں نامہ بر کبوتروں سے کام لیا جانا شروع ہوا۔ اسنے قطب الدین قایماز کو امیر الامراء بنایا تھا جسنے اسقدر اقتدار حاصل کر لیا تھا کہ خلیفہ کے حکم کی پروا نہ کرتا تھا۔ ایک دفعہ خلیفہ کے خواص ظہیر الدین عطار کو پکڑنے کیلئے قصر خلافت پر فوج لیکر چڑھ آیا۔ اسپر خلیفہ نے اُسکا مال و دولت لٹوا دیا اور اُسکا خون ہدر کر دیا۔ وہ موصل کیطرف بھاگا مگر راستہ ہی میں مر گیا۔

مستضی ۲ ذوالقعدہ ۵۷۵ھ (۱۱۸۰ء) کو انتقال کر گیا۔ اسکے عہد میں صلاح الدین کا ایوبیہ خاندان ۵۶۹ھ (۱۱۷۳ء) میں حجاز و یمن میں ۵۷۰ھ (۱۱۷۴ء) میں حماۃ اور حمص میں بھی قائم ہو گیا اور اسطرح اُسنے اپنی حکومت علاوہ مصر و شام کے عراق حجاز اور یمن میں بھی جمالی اور صلیبیوں سے جنگ کرتا رہا۔

مستضی کے زمانہ میں ۵۷۱ھ میں ابوالقاسم علی بن حسین ابن عساکر مورخ اور ۵۶۹ھ میں نورالدین زنگی کا انتقال ہوا اور ابن الدہان نحوی۔ ابو العلاء ہمدانی اور حیص بیص شاعر فوت ہوئے۔

ذیقعدہ ۵۷۵ھ (۱۱۸۰ء) (۳۴) ابو العباس احمد ناصر لدین اللہ ۶۲۲ھ (۱۲۲۵ء)

یہ بڑا عقلمند دانا خلیفہ تھا۔ شجاعت۔ صدمت ذہن۔ جودت طبع۔ وفور فطنت اور کثرت فضیلت سے متصف تھا۔ بہت فصیح و بلیغ تھا۔ دقائق امور مملکت اور احوال سپاہ و رعیت کی رتی رتی خبر رکھتا تھا۔ رعایا کے حال کی تفتیش بذات خود کرتا تھا۔ راتوں کو بغداد کے محلوں میں گشت لگاتا۔ نہایت پابند شرع اور محدث تھا۔ شیعہ مذہب تھا۔ اسنے علم و شرع کو رونق دی۔ نہایت عدل کیا۔ نہایت نیکنام اور خوش انتظام رہا۔ صاحب اقبال۔ خوش خلق اور ظریف تھا۔ اسنے نامشروع باتوں کو بغداد سے دور کر دیا۔ مدرسے۔ خانقاہیں۔ لنگرخانے معمور کیے۔ اسکے جاسوس تمام ممالک میں گشت لگاتے پھرتے تھے۔ وہ بادشاہوں حکام امرا اور رؤساء کے جزوی و کلی حالات سے اطلاع کرتے رہتے تھے۔ چین و ہندوستان اندلس تک تمام حالات سے اسقدر باخبر رہتا تھا کہ بڑے بڑے لوگوں کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ کشف و الہام غیب کی خبریں بیان کرتا ہے یا جن اُسکے تابع ہیں۔ موفق عبداللطیف کہتا ہے کہ ناصر کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں اسقدر بیٹھی ہوئی تھی کہ اہل مصر و شام بھی اُس سے اتنا ہی ڈرتے تھے جتنا خاص بغداد کے باشندے۔ معتصم کے بعد ہیبت خلافت جو گھٹ گئی تھی۔ اسنے پھر زندہ کر دی۔ سلاطین اُسکا

خدمت میں حاضر ہو کر اظہار اطاعت کرتے تھے۔ اسکا ملک اسقدر وسیع ہو گیا تھا کہ خلفائے بنی عباس میں سے کسی کا نہ تھا جتنے کہ چین
اور سپین کے چند شہروں میں بھی اسکے نام کا خطبہ پڑھا گیا اُس کے ایام خلافت بھی تمام عباسی خلفاء سے زیادہ ہوئے یعنی ۴۷ سال
خلافت کی اور مدت العمر عزت و جلالت میں بسر کی کسی کو اُس سے سرکشی کی جرأت نہوئی۔ پولیٹیکل چالیں ایسی غضب کی چلتا تھا کہ کوئی سمجھ
مقتفی مستنجد اور مستضیٔ عراق عرب سے بڑھ کر جزیرہ، فارس، اہواز اور ڈیلم کے صوبے پر اپنی دنیاوی حکومت
نہ سکتا تھا۔
از سر نو قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ اس نے فوج بھرتی کر کے ۵۹۰ھ میں خوزستان اور ۶۰۰ھ میں سیستان بھی فتح کر کے
ممالک محروسہ میں شامل کر لئے۔

سیوطی لکھتا ہے کہ ناصر اپنے بزرگوں کے خلاف مذہب امامیہ کی طرف میلان رکھتا تھا اُسنے ایک دفعہ ابن جوزی سے سوال کیا کہ رسول اللہ
صلعم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کس کو حاصل ہے۔ ابن جوزی گھبرا گئے جواب دیا من کانت ابنته فی بیته (یعنی اسکو کہ اسکی بیٹی اسکے گھر میں
تھی) جس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ شخص افضل ہے جسکے گھر میں رسول اللہ کی بیٹی تھی یعنی حضرت علی (اس سے ثابت ہو کہ رقیہ
اور ام کلثوم جو حضرت عثمان سے بیاہی گئی تھیں رسول اللہ کی بیٹیاں نہ تھیں) اور دوسرے یہ کہ جس کی بیٹی رسول اللہ کے گھر میں
تھی یعنی حضرت ابوبکر۔ ۶۰۴ھ میں ناصر نے حکم دیا کہ جو شخص امام موسیٰ کاظم کے روضہ میں پناہ لے اُس سے باز پرس نہ کیجائے۔
عبداللطیف لکھتا ہے کہ وسط ایام خلافت میں اسنے دور دور سے محدثین کو بلا کر حدیث سنی اور اجازت حاصل کی۔
پھر خود بہت سے بادشاہوں اور عالموں کو روایت حدیث کی اجازت دی۔ اسکے زمانہ میں غلیل بازی اور کبوتر بازی کا بہت رواج ہوا۔
مورخین لکھتے ہیں کہ ناصر کا عہد حکومت گویا عروج پر تھا۔ اسکے عہد میں کامل امن و امان رہا ہر جگہ رعایا امن و خوشحالی میں بسر کرتی ہے
آخر عمر میں ناصر کی نظر کمزور ہو گئی تھی لیکن غیر رعایا اور گھر والوں تک کو بھی یہ معلوم نہ ہوا۔ ایک کنیز کو اسنے اپنی خط کی مشق کرا دی تھی
اُسکا خط بالکل ناصر کا سا ہو گیا تھا اُس سے حکم احکام لکھوایا کرتا تھا کسی کو شبہ بھی نہ ہوتا تھا۔
۵۹۲ھ میں عجیب اتفاق ہوا کہ سال کی پہلی تاریخ ہفتہ کے پہلے دن یعنی یکشنبہ کو تھی۔ رومی و فرس کی پہلی تاریخ سال شمسی کی اور پہلی
سال فارس کی تھی۔ آفتاب و ماہتاب پہلے برج میں تھے۔ ۵۸۹ھ میں سلطان صلاح الدین کا اور ۵۹۰ھ میں سلطان طغرل سلجوقی کا انتقال
ہو گیا۔ ۵۹۹ھ میں سلخ محرم کو صبح تک اسقدر تارے ٹوٹے کہ ٹڈیوں کے اُڑنے کا عالم نظر آتا تھا۔
کعبہ پر عباسیوں کے زمانہ سے سفید ریشمی پردے ڈالے جاتے تھے۔ ناصر نے اول سبز اور پھر ۶۱۳ھ میں سیاہ غلاف چڑھایا جو اب تک چلے آتے ہیں۔
اسکے عہد میں صلاح الدین نے ۵۸۳ھ (۱۱۸۷ء) میں شام کے بہت سے علاقے صلیبیوں سے واپس لے لئے اور بیت المقدس جو ۹۱ سال انکے قبضہ میں تھا
چھین لیا۔ ۵۸۵ھ (۱۱۸۹ء) میں تیسری جنگ صلیبی کا آغاز ہوا ۵۹۲ھ (۱۱۹۵ء) میں چوتھی کا ۵۹۷ھ (۱۲۰۰ء) میں پانچویں کا ۶۱۳ھ (۱۲۱۶ء) میں چھٹی کا جو دو
سال ختم ہو گئی۔ ۶۱۵ھ میں صلیبیوں نے دمیاط اور اسکی نواح کے بہت سے شہر لے لئے مگر صلاح الدین کے جانشین ملک کامل نے
اُن کو مار کر نکال دیا۔ ۶۱۶ھ (۱۲۱۹ء) میں مغلوں کا فتنہ شروع ہوا چنگیز خاں کی آمد کا اندیشہ ہوا۔
۶۱۴ھ (۱۲۱۷ء) میں محمد خوارزم شاہ نے ۳ لاکھ فوج سے بغداد پر چڑھائی کی کہ ناصر کو معزول کر کے سید علاء الملک ترمذی کو جو سادات
جلیل القدر سے تھے خلیفہ بنائے اور حلوان تک آپہنچا۔ اسپر ناصر نے چنگیز خاں بادشاہ مغل کو اُس پر ابھار دیا پس جب چنگیز خاں
اسکے ملک پر حملہ آور ہوا تو وہ اپنا ملک بچانے کے لئے الٹا چلا گیا۔ ۶۱۶ھ (۱۲۱۹ء) میں چنگیزی مغل خوارزم شاہ کو شکست دیتے اور
بھگاتے ہوئے ملک خطا و ترکستان و ماوراء النہر و خراسان و عراق عجم کو لیتے ہوئے قزوین ہمدان اور تبریز تک پہنچ گئے اور دوسری طرف
ہرات و دشت قبچاق فتح کر لیا اور انکے ایک گروہ نے کرمان و غزنی وغیرہ کے علاقے فتح کر لئے۔ ان میں سے بعض بت پرست اور بعض آتش
پرست تھے۔ ۶۵۶ھ میں مغلوں نے بغداد کا قلع قمع کر دیا۔ ناصر نے ان کو بلا لیا۔
ناصر سلخ رمضان ۶۲۲ھ (۱۲۲۵ء) کو ستر سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔ اسکے عہد میں شہاب الدین غوری نے ہندوستان فتح کر لیا اور ۶۰۲ھ (۱۲۰۶ء) میں ...

اول مرتبہ دہلی میں مسلمانوں کی سلطنت قائم ہوئی قطب الدین ایبک و شمس الدین التمش شاہان دہلی اسکے معاصر تھے۔
اسکے عہد میں ایوبیہ خاندان کی حکومت ۵۸۹ھ میں دمشق و حلب میں جدا جدا اور ۵۹۶ھ میں الجزیرہ میں قائم ہو گئی ۱۱۹۳ع
الجزیرہ کے ایک حصہ میں اتابکون کا خاندان ۶۱۹ھ میں کرمان میں قراختائیہ خاندان قائم ہو گیا۔ ۱۲۲۲ع
ناصر کے عہد میں ۵۷۸ھ میں ابو القاسم خلف ابن بشکوال قرطبی ۵۸۱ھ میں ابو محمد قاسم شاطبی ۵۹۰ھ میں ابو الفرج جمال الدین
عبد الرحمن ابن جوزی حنبلی واعظ ۵۹۷ھ میں امام محمد فخر الدین رازی اور روزبہان شیرازی ۶۰۶ھ ابو السعادات مبارک ابن اثیر
جزری ۶۰۶ھ میں ابو البقاء عبد اللہ عکبری ۶۱۶ھ میں نجم الدین کبرا احمد بن عمر ۶۱۸ھ میں سید احمد رفاعی ۵۷۸ھ میں شہاب الدین مقتول
۵۸۷ھ میں ابو محمد عبد الغنی مقدسی ۶۰۰ھ میں سید ابو الحسن بن ناصر وزیر ناصر ۶۱۷ھ میں عبد اللہ ابن قدامہ مقدسی ۶۲۰ھ
میں رشیدی سمرقندی ۵۷۳ھ میں حکیم ازرقی ۵۹۸ھ میں اوحد الدین انوری ۵۸۷ھ میں خاقانی ۵۹۵ھ میں نظامی الدین گنجوی
۵۹۹ھ میں ظہیر فاریابی اور ۶۱۶ھ میں مجد الدین بغدادی کا انتقال ہوا اور ابو طاہر سلفی سہیلی۔ برہان مرغینانی صاحب ہدایہ
قاضی خاں۔ ابو الولید احمد ابن رشد فلسفی۔ ابو بکر بن زہر طبیب۔ قاضی فاضل۔ عماد کاتب۔ رکن طاوسی علی الصباغ مالکی
اور ابن ابی اصیبعہ طبیب فوت ہوئے۔

رمضان ۶۲۲ھ (۳۵) ابو نصر محمد ظاہر بامر اللہ ۶۲۳ھ

۱۲۲۵ع ۱۲۲۶ع

سو برس کا تھا نیک سیرت متقی عادل۔ رحمدل۔ سخی تھا یہ مورخوں نے لکھا ہے علماء و صلحا کو دوست رکھتا تھا یہ اپنے باپ کی طرح تشیع کی طرف مائل تھا اسی وجہ سے اسکے ساتھ آنا اختیار کیا۔ ورنہ اس سے پہلے خلفاء بہت کم بار عام دیا کرتے تھے محکمہ جاسوسی کو توڑ دیا
عمر بن عبد العزیز کے بعد کوئی خلیفہ اسکے حسن سیرت کو نہیں پہنچا۔ ۱۴ رجب ۶۲۳ھ کو انتقال کر گیا

رجب ۶۲۳ھ (۳۶) ابو جعفر منصور مستنصر باللہ ۶۴۰ھ

۱۲۲۶ع ۱۲۴۲ع

مستنصر کو منصف۔ عادل۔ سخی۔ بہادر۔ عاقل اور بیدار لکھا ہے۔ اس نے اہل علم و دین کو اپنا مقرب بنایا مستنصر
کے عہد میں خوارزم شاہ تاتاریوں سے لڑا۔ قلعہ فتح کیا۔ حشمت کو رواج دیا مغلوں کی دست برد سے اپنی سلطنت کو محفوظ رکھنے کے لیے
ایک زبردست فوج تیار کی جو کہ حفاظت کی اور قلعے فتح کئے۔ اپنے سے پہلی خلافت کی عظمت کو بحال رکھا۔ بغداد میں ۶۳۱ھ
میں مدرسہ مستنصریہ تیار ہوا اس میں ایک کتب خانہ قائم کیا جس میں ایک سو ساٹھ اونٹوں پر لاد کر نہایت نفیس و نایاب کتابیں
لا کر رکھی گئیں۔ دو سو اڑتالیس فقیہ طالب علم اس میں پڑھتے تھے۔ انکے کھانے پینے کا انتظام بھی مدرسہ سے متعلق تھا خرچ کے لیے کئی گاؤں
وقف کئے گئے حدیث۔ طب۔ نحو اور فرائض کی تعلیم ہوتی تھی۔ ابن اصیل نے لکھا ہے کہ مدرسہ میں ہر ہر مذہب کے چار استاد مقرر کئے گئے تھے
وزیر مؤید الدین علقمی اسکا وزیر تھا ۶۲۸ھ میں جلال الدین خوارزم شاہ کا مقابلہ مستنصر کی فوج سے ہوا تو الٹی ہزیمت ہوئی ۶۳۴ھ میں ہلاکو خاں تاتار
کے لشکر نے سال اسکی فوج کو شکست دی اور ایران کے مختلف صوبوں کو فتح کر کے لوٹ مار کی اور اربل فتح کرلیا۔
۶۲۶ھ میں نور الدین عمر بن علی بن رسول الترکمانی والی یمن نے مستنصر سے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے حکومت یمن کا پروانہ منگا لیا
۶۳۰ھ میں ماوراء النہر میں چغتائی حکومت قائم ہو گئی۔ مستنصر نے ۱۰ جمادی الآخر ۶۴۰ھ کو انتقال کیا۔
۱۲۲۸ع ۱۲۳۲ع ۱۲۴۲ع
مستنصر کے عہد میں ۶۲۳ھ میں امام عبد الکریم رافعی ۶۳۰ھ میں عز الدین علی بن اثیر جزری صاحب تاریخ الکامل ۶۳۱ھ میں
سیف الدین علی آمدی ۶۳۲ھ میں شہاب الدین عمر سہروردی ۶۳۲ھ میں ابن فارض شاعر اور محمد بن سعد مورخ ۶۳۶ھ میں محمود
ابن منصور قاضی القضاۃ بغداد ابو صالح نصر بن عبد الرزاق بن عبد القادر جیلانی اور خواجہ معین الدین چشتی اور خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی ۶۳۳ھ میں ضیاء الدین نصر اللہ ابن اثیر ۶۳۷ھ میں شیخ فرید الدین عطار ۶۳۸ھ میں ابو بکر محی الدین محمد
علی بن عربی ۶۲۶ھ میں یاقوت حموی کا انتقال ہوا اور انکے علاوہ ابن القفطی مورخ عبد اللطیف بغدادی اور یحییٰ بن معطی
فوت ہوئے۔

جمادی الآخر ۶۴۰ھ (۳۷) ابو احمد عبد اللہ مستعصم باللہ ۶۵۶ھ

۱۲۴۲ع ۱۲۵۸ع

مورخین لکھتے ہیں کہ مستعصم کمزور طبیعت کا آدمی ۔ کم ہمت، متلون مزاج ۔ بزدل، عیش پسند، متکبر اور پر نخوت شخص تھا۔ کسی بادشاہ۔
حاکم یا امیر کو امیر المومنین کی خدمت میں باریابی کی اجازت نہ تھی ۔ آستانۂ دار الخلافت میں حجر اسود کے طور پر ایک پتھر ڈال رکھا
تھا اور جھروکے میں سے طلسی تھان بطور آستین کے لٹکا رکھا تھا ۔ جو کوئی وہاں پہنچتا اُس آستین کو مانند خانہ کعبہ کے آنکھوں سے ملتا اور اُس
پتھر کو حجر اسود کی طرح بوسہ دیتا ۔ ساتھ ہی سُنیوں کی طرفداری کرتا اور شیعوں سے دشمنی کرتا تھا مگر باوجود اسکے ابو طالب موید الدین
بن احمد علقمی اسدی کچھ ایسا لایق اور فایق شخص تھا کہ باوجود شیعہ ہونے کے مستعصم نے ۶۴۲ھ میں اُسے اپنا وزیر بنالیا۔
مستعصم کے تمام عہد میں اندر باہر فتنہ و فساد کا بازار گرم رہا ۔ حنفیوں کے جھگڑے حنبلیوں کے ساتھ جو ہمیشہ بغداد میں آفت برپا رکھتے تھے
سنیوں کی لڑائیاں شیعوں کے ساتھ جو بغداد کے مغربی حصہ کرخ میں رہتے تھے ۔ اور سب سے بڑھکر رذیلوں اور بدمعاشوں کا شر فارو
منگولین سے لڑنا یہ ایسے سخت امور تھے جنھوں نے مستعصم کی زندگی کو حرام کر دیا تھا ۔ یہ خرابیاں اور بھی بڑھ گئیں جب خزانہ کی بچت میں
اُسنے اپنے باپ کی فوج کو موقوف کر کے تجارت اور زراعت میں لگا دیا ۔ ۶۵۵ھ میں جو سُنی اور شیعہ میں جھگڑا ہوا تو اُسنے اپنے بیٹے ابو بکر
کو حکم دیا کہ محلہ کرخ کو مسمار کر ڈالیں اور شیعوں کو غلام بنالیں ۔ چنانچہ ابو بکر اور رئیس الرؤسا مجاہد الدین ایبک دوادار[1] فوج
لیکر کرخ پر چڑھ گئے اور وہاں پہنچکر بروایت ابو الفدا تمام کرخ کو لوٹ لیا اور شیعوں کی بیبیوں کو پکڑ کر انکے خاوندوں کے سامنے انسے
زنا کیا اور بہت سے سادات کو گرفتار کر کے نہایت ذلت و خواری کیساتھ محبوس کر دیا ۔ اس بات پر وزیر موید الدین علقمی کو کمال صدمہ
ہوا اور کہتے ہیں کہ اُسنے مغلوں کو بغداد کی طرف بلا لیا ۔ عرب مورخین ابن خلدون ، ابو الفدا ، مقریزی اور سیوطی وزیر پر غداری کا الزام
لگاتے ہیں ۔ فارسی مورخ صاحب روضۃ الصفا ، صاحب حبیب السیر اور صاحب وصاف بھی اس الزام میں عربی مورخوں کے شریک ہیں
صرف رشید الدین صاحب جامع التواریخ وزیر کو نمک حلال اور شاہی خاندان کو آنیوالی مصیبت سے بچانیکا خواہاں بتاتا ہے وہ لکھتا ہے
"خلیفہ خود نالایق تھا ۔ اُسکی کمزوری ، تلون مزاجی ، بیدماغی اور ضعیف الرائی کے آگے وزیر کیا کر سکتا تھا"
عربی مورخین میں ابن طقطقی کتاب الفخری میں جو واقعہ بغداد کے ۴۵ برس بعد ۷۰۱ھ میں لکھی گئی ہے لکھتا ہے کہ موید الدین علقمی اہل علم کا
مربی بڑا لایق ، فایق اور منتظم وزیر تھا لیکن خلیفہ کے مشیران خاص اُس سے جلتے اور حسد کرتے تھے اور خلیفہ کو جو اُسپر اعتقاد رکھتا اور اُس سے
محبت کرتا تھا اُسکی طرف سے لگاتے بجھاتے رہتے تھے ۔ آخر اس ایک کی اتنوں کے مقابل میں کیا چلتی ۔ اگر اسوقت علقمی نے بھی جھل
دنیا چھوڑ دیا تھا جب لشکر مغل ہلاکو کے ساتھ بڑھا چلا آرہا تھا خبریں برابر پہنچ رہی تھیں مگر مستعصم نے بالکل پروا نہ کی ۔ ذرا بھی
خواب غفلت سے نہ جاگا (وہ تو گانے بجانے والوں اور مسخروں میں اپنا وقت گزارتا تھا) اور جتنے اصحاب اُسکی ناک کا بال بنے ہوئے تھے
اور اُسپر حاوی اور مستولی ہو گئے تھے وہ سب جاہل اور اراذل عوام تھے سوائے وزیر موید الدین ابو طالب محمد علقمی کے جو اعیان الناس
اور عقلاء الرجال سے تھا مگر یہ مکفوف الید اور مردود القول تھا ۔ نہ اسکی شنوائی ہوتی تھی ۔ نہ یہ کچھ کر سکتا تھا بلکہ اسکی یہ حالت تھی کہ صبح
شام میں وزارت سے معزول ہونیکا کھٹکا لگا رہتا تھا جب کوئی خبر آتی کہ ہلاکو نے یہ احتیاط اور یہ تیاریاں کی ہیں خلیفہ اور بھی زیادہ
بے پروائی کرتا اور کچھ حقیقت نہ سمجھتا ۔ وزیر علقمی سب کچھ سمجھتا تھا اور مغلوں کی قوت اور طاقت سے واقف تھا وہ خلیفہ کو ڈراتا تنبیہ کرتا
جتاتا احتیاط کرنے اور مستعدی کی صلاح دیتا مگر مستعصم کے کان پر جوں نہ چلتی اور اُسکے خواص اُسے یقین دلاتے کہ حضور کوئی بات
نہیں کچھ خطرہ نہیں ہے ۔ یہ وزیر ہلاکو کے مد الکو بڑھا چڑھا کر اسلیئے کہتا ہے کہ مال بھیج بھیجکر اُسکی قوت بڑھا دیجائے کہ جس سے وہ اور فوج
بھرتی کرے اور اسطرح اپنے ہاتھ بھی رنگے اور جاگیر حاصل کرے ۔ پس خلیفہ کی غفلت ہی زیادہ ہوتی گئی خواب خرگوش ہی میں پڑا رہا ۔
یہانتک کہ ہلاکو کی فوج ہمدان میں آگئی اور وہ عرصہ تک یہاں مقیم رہا اور یہاں سے اُسنے مستعصم سے خط و کتابت شروع کی مگر یہاں سے جو جواب جاتا
اوندھا جو منشاء الطاف و مدارا نعمت سے بھی بہرا تھا تو دیا ۔ آخر ہلاکو نے اپنے بھائی بایجو کو فوج کثیر دیکر کہا کہ تم تکریت پہنچکر مغرب کی طرف سے بغداد پر
حملہ کرو اور میں خود مشرق کی طرف سے حملہ کرتا ہوں ۔ مورخوں کے ان تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ خلاف علقمی ایسا لبریز ہو گیا تھا

[1] چونکہ یہ خلیفہ کا کاتب (سکریٹری) تھا اور دوات خلافت اُسکے پاس رہتی تھی اس سبب دوادار یا دویدار یعنی دوات دار کہلاتا تھا۔

کہ خلیفہ کی بدعقلی اور اُسکے شیاطین مشیروں کے آگے اُسکی کچھ نہ چلتی تھی اسی وجہ سے اُسنے اکثر امور میں دخل دینا چھوڑ دیا تھا اور حقیقت میں اگر کوئی اُسکی سُنتا یا اُسکی کچھ چلتی تو وہ اپنے بیکس و بے بس ہم مذہب اہل کرخ ہی کو تباہی اور شرمناک بےعزتی سے نہ بچا لیتا کیوں انکی عصمت آبرو ریزی اور خونریزی ہونے دیتا اور کیا وہ کرخ کے واقعہ کے موقع پر چپکا رہا ہوگا کیا اُسنے خلیفہ سے اہل کرخ کی سفارش نہ کی ہوگی مگر خلیفہ اپنے شیاطین کے آگے کب اُسکی پروا کرنیوالا تھا پس بغداد کی وہ تباہی جسکا آگے بیان ہوگا بیچارے علقمی سے اگر کوئی تعلق رکھتی ہے تو فقط اُسکا صبر کرنا اور ضبط کرنا اور اپنے ولی نعمت کیساتھ اس حالت میں بھی وفادار رہنا اسکا باعث ہوسکتا ہے یا کرخ کے اُن بیگناہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کی آہیں جنکی حکومت بغداد نے بے جرم و بے خطا خونریزی اور آبروریزی کی تھی علم و قدرت الٰہی ہر چیز پر حاوی اور غالب ہے بنی عباس کو بہت کچھ مہلت دیگئی کہ اب بھی اپنی حرکات ناشائستہ سے باز آجائیں پیغمبر کے جگر گوشے قتل کئے گئے۔ اسیر کئے گئے۔ زندہ دیواروں اور بنیادوں میں چنوا دئے گئے اُنکے مقبرے مسمار کئے گئے اُنکے زائروں کو عقوبتیں دی گئیں۔ مگر خدائے تعالےٰ نے اپنے عذاب کو روک رکھا جب معاملہ حد سے گزر گیا اور عباسی خلیفہ نے ظلم و ستم کے ساتھ اپنی پرستش بھی مثل کعبہ کے کرانی شروع کردی تو قہر و غضب الٰہی جوش زن ہوا اور اس سلطنت کو جو سوا پانسو برس سے حکومت کر رہی تھی لمحہ بھر میں تباہ و برباد کر ڈالا۔ ہر صاحب بصیرت۔ ہر انصاف کی نظر ڈالنے والا بادی النظر میں صاف دیکھ لیگا کہ بیچارہ علقمی بغداد کی تباہی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تمام الزام جو اس بیگناہ کی نسبت تھوپے گئے ہیں بالکل بے بنیاد قصے اور فسانے ہیں جو مستعصم کے شیطان مشیروں یا اُنکے طرفداروں نے اُن شیاطین کو بری کرنے اور بیچارے وزیر کو جس سے وہ علاوہ حسد کے مذہبی عناد بھی رکھتے تھے ملزم ٹھیرانے کی غرض سے گھڑ لئے ہیں۔ اور بعد میں سُنی مورخ اُنھیں افسانوں کو اپنی تاریخوں میں درج کرتے چلے آئے ہیں سوا اس واقعہ کے دو معاصر سُنیوں کے جنھوں نے تعصب سے کام نہیں لیا کذب سے اجتناب کرکے راستبازی اور انصاف سے کام لیا ہے اور جنکے قول ہمنے اوپر ترجمہ کئے ہیں۔

اصل معاملہ کچھ یوں ہے ہلاکو جو ایران میں اپنے بھائی منگو خان کی نیابت میں حکومت کرتا تھا ربیع الاول سنہ ۶۵۵ھ میں حشیشیوں اور اُنکے قلعوں کا قلع قمع کرنیکے بعد تبریز و ہمدان کی طرف آیا اور یہاں سے کچھ قاصد ذیل کا پیغام دیکر مستعصم کے پاس روانہ کئے "جب ہمنے باطنیہ کے علاقہ رودبار پر حملہ کیا تھا تو قاصد بھیجکر تجھ سے مدد مانگی تھی۔ تونے وعدہ تو کیا مگر آدمی ایک بھی نہ بھیجا۔ اب ہم ہدایت کرتے ہیں کہ تو اپنے رویہ کو بدل دے۔ اپنی ڈھٹائی اور گردن کشی سے باز آ۔ اگر تو باز نہیں آئیگا تو اپنی سلطنت اور خزانہ کا خاتمہ سمجھ لے" بہکے ہوئے خلیفہ نے جسکے پاس سپاہ تو تھی نہیں۔ وزیر تھا تو دل شکستہ اور جسکا شہر اندرونی فساد و تباہی کا شکار ہو رہا تھا بجائے اسکے کہ اس طوفان کے آگے سر تسلیم خم کردیتا مغرورانہ جواب دیا یہ بھی ہوا کہ جب قاصد واپس جا رہے تھے بازاری آدمی کمال گستاخی اور سخت کلامی سے پیش آئے۔ ان امور نے ہلاکو کو آگ بگولہ کردیا۔ بغداد پر چڑھائی کردی مغرب کی طرف سے باجو نویان مشرق کی طرف سے خود ہلاکو نے حملہ کیا۔ خلیفہ نے مجاہد الدین کی سرکردگی میں ایک فوج باجو سے لڑنے بھیجی جس نے اول تو بغداد کے مغرب میں شہر کے قریب ہی باجو کو شکست دی مگر پھر باجو نے شکست دیتا قتل کرتا ہوا مغربی بغداد میں گھس گیا اور تاج کے مقابل اپنی فوج کیساتھ ٹھیر گیا ہلاکو نے ۱۲ محرم سنہ ۶۵۶ھ کو مشرقی طرف سے بغداد کو گھیر لیا ۲۹ محرم تک خلیفہ کی فوج مدافعت کرتی رہی مگر ہلاکو کی فوج نے تمام بلند برجوں پر قبضہ

ہ منگو یا مغل ترک کہلاتے تھے انھوں نے سنہ ۵۹۹ھ (۱۱۸۹ع) میں چنگیز خان کو اپنا خاقان بنالیا اس نے سنہ ۶۱۶ھ (۱۲۱۹ع) سے پہلے چین اور تمام ترکستان کو فتح کرلیا۔ اور سنہ ۶۱۵ھ (۱۲۱۸ع) میں اسکی سلطنت کی سرحد محمد شاہ خوارزمی کی سلطنت سے جا ملی کر اسی سنہ ۶۱۶ھ (۱۲۱۹ع) میں دس لاکھ فوج لیکر خجند۔ بخارا۔ سمرقند۔ بلخ۔ ارگنج اور نسا کو فتح کرکے (۱۲۲۱ع) میں نیشاپور۔ ہرات۔ رے۔ دینا ور اور ہمدان میں قتل و تاراج کرکے عراق کی طرف بڑھا مگر مستنصر نے اُسکو ہٹا دیا۔ غرض ترکستان اور ایران فتح کرکے اپنے دارالملک قراقرم کو چلا گیا اور سنہ ۶۲۴ھ (۱۲۲۷ع) میں مر گیا اور اُس کا بیٹا اغتائی خان بادشاہ ہوا۔ اغتائی خان سنہ ۶۳۹ھ میں مر گیا تو اُس کا بھتیجا منگو خان بن تولیخان بن چنگیز خان خاقان اعظم بنایا گیا منگو خان نے سنہ ۶۵۱ھ میں اپنے بھائی ہلاکو خان کو ستر ہزار فوج دیکر ایران کی حکومت پر مقرر کرکے فتح بغداد کے واسطے قراقرم سے روانہ کیا۔ ہلاکو ایران میں حکومت کرتا رہا یہانتک کہ سنہ ۶۵۵ھ میں منگو کی وفات پر ایران کا آزاد بادشاہ ہوگیا۔ اسی سال اُس نے فرقہ باطنیہ حشیشیین کے تمام علاقے فتح کرکے بغداد پر چڑھائی کی۔

اور محلوں پر جن سے شہر بچا تھا منجنیق اور توپوں کی قسم کی کلیں لگا کر بڑے بڑے پتھر اور نفت کے دہکتے ہوئے گولے باری شروع کردی
جس سے فصیلیں شق ہو گئیں اور عمارتوں میں آگ لگ گئی۔ جب محاصرہ کو ۴۰ دن گزر چکے تو مستعصم مزاج خلیفہ نے ناچار ہو کر پیغام اطاعت
دیا ہلاکو نے نامنظور کیا اور چالاکی سے مستعصم کے بڑے بڑے سرداروں کو اپنی کیمپ میں بلایا اور ایک رسمی بہانہ پر انکو اور انکے ملازموں اور
ہمراہیوں کو قتل کرا دیا۔ اب مستعصم کی حالت سخت مایوسی کی ہو گئی تھی۔ اسے صلاح دیگئی کہ شہر کو حوالہ کر کے اپنی اور باشندوں کی جان
بچا لے۔ پس ۴ صفر کو مستعصم ہلاکو کے کیمپ کی طرف گیا اسکے ساتھ اسکا بھائی اور دو بیٹے اور تقریباً تین ہزار سربرآوردہ اشخاص
قاضی مشائخ امام اور دیگر عمائد سلطنت وغیرہ تھے مگر خلیفہ بارہ میں صرف خلیفہ کے بھائی و دونوں بیٹوں اور ساتھ کے آدمیوں میں سے تین
کو اندر جانے کی اجازت ملی۔ ہلاکو نہایت تواضع اور خندہ پیشانی سے پیش آیا خلیفہ سے کہا کہ شہر والوں کو کہلا بھیجیے کہ ہتھیار بند
اپنے ہتھیاروں کو پھینک کر شہر کے دروازوں پر آ کر جمع ہو جائیں تا کہ مردم شماری کیجائے خلیفہ کا حکم پہنچتے ہی اہل شہر نے اپنے محافظ
نہتے کر کے باہر بھیج دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے مغلوں نے ان کو اپنے قابو میں کر لیا۔ دوسرے دن طلوع آفتاب کے وقت ہلاکو نے حکم صادر کیا کہ
شہر کو لوٹ لیا جائے اور باشندوں کو قتل کر دیا جائے۔ عورتیں اور بچے جو قرآن ہاتھوں میں لیے ہوئے پناہ مانگتے ہوئے گھروں سے نکلے
لاتیں مار مار کر موت کے آغوش میں دھکیل دیئے گئے۔ نازوں کی پلی بیگمات جنھوں نے کبھی غیروں کی صورت تک نہ دیکھی تھی گھروں سے نکال
نکال کر کشاں کشاں بازاروں میں لائی گئیں۔ جو برتاؤ انکے دوستوں نے اہل کرخ کی بیگناہ عورتوں سے کیا تھا وہی ان دشمنوں نے انکے ساتھ کیا
وہ علمی خزانے جو پانچ سو برس میں یکے بعد دیگرے بڑی محنت و جانفشانی سے جمع کیے گئے تھے اور قدیم ایرانی تہذیب کی بچی کچھی یادگاریں
چند گھنٹوں کے اندر صفحہ ہستی سے نابود کر دیئے گئے۔ تین دن تک شہر میں خون بہتا رہا اور دریائے دجلہ کا پانی کئی میل تک سرخ ہو گیا۔ لوٹ مار
قتل و غارت کا بازار چھ ہفتے تک گرم رہا۔ بالکل مسجدیں۔ مقبرے یا تو آگ کی نذر ہو گئے یا انکے سنہرے گنبدوں کی خاطر زمین کے برابر کر دیئے گئے
شفاخانے ویران پڑے اور مدرسوں میں طلبا اور مدرسین تلوار کے گھاٹ اتارے گئے مقبروں میں مشائخ اور مقدس اماموں کی لاشیں
بے حرمتی سے نکال کر جلا دی گئیں نادر و نایاب تصانیف کا ذخیرہ جلا کر خاکستر کر دیئے گئے کتابیں آگ کی بھینٹ چڑھیں جو بچ رہیں وہ دریائے دجلہ میں پھینک دی گئیں اور پانی کی آغوش میں
پنہاں کر دی گئیں۔ ۲۰ صفر ۶۵۶ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۲۵۸ء کو مستعصم معہ اپنے بیٹوں اور خاندان کے سربرآوردہ افراد کے مار کر ہلاک کر دیا
گیا۔ انکی بیٹیاں اور بیویاں قید کر دی گئیں خاندان عباسیہ کے صرف چند گمنام نونہال جان سلامت لیکر نکل سکے۔ بغداد ہمیشہ ہمیشہ
کے لیے برباد ہو گیا۔ اسکی آبادی ۲۰ لاکھ سے زیادہ تھی اس چند ہفتے کے قتل عام میں بروایت ابن خلدون ۱۶ لاکھ اور بروایت ذہبی ۸ لاکھ
قتل ہوئے نصیر الدین محقق طوسی ہلاکو کا وزیر دربار میں تھے بعض مورخین لکھتا ہے کہ اس قتل عام میں سادات کی حفاظت کی گئی تھی۔
ابن علقمی کی نسبت لکھا ہے کہ ہلاکو نے اسکو وزیر علقمی بنایا مگر بغداد کی حکومت علقمی اور ایک بہادر شخص کے سپرد کر دی چند روز بعد علقمی بیمار
ہو کر مر گیا۔ مستعصم شخص خوش نویس فصیح۔ فاضل کامل۔ لبیب۔ کریم۔ صاحب قدرت ریاست کثیر التحمل قانون سلطنت میں
فن سیاست میں ماہر نہایت لائق و فائق تھا اہل ادب و اہل علم کا قدردان تھا اسکے خزانہ میں دس ہزار نہایت نفیس کتابیں تھیں
حسن صغانی لغوی کی کتاب عباب اور عز الدین عبد الحمید ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ اسی کی خواہش کے لیے تصنیف کی تھی
ان دونوں کو اس نے بہت سے انعام و اکرام دیا شعرا و فضلا نے اس کی بڑی بڑی تعریفیں کی ہیں۔ اموال دیوان اموال رعیت سے
بالکل جدا رہتا تھا اسکا خیال بالکل نہ تھا۔ سیوطی لکھتا ہے کہ اس طرح ۶۵۶ھ میں خلافت کا خاتمہ ہو کر ساڑھے تین
برس تک دنیا امام و خلیفہ سے خالی رہی۔ یہانتک کہ رجب ۶۵۹ھ میں مصر میں دوبارہ خلافت قائم ہوئی مصر کے سلطان
بیبرس نے ایک عباسی نونہال کو جو ادھر جا نکلا تھا خلیفہ بنا لیا اس طرح مصر میں ۹۲۳ھ تک ۱۸ عباسی خلیفہ بنائے گئے جنکا حال
تاریخ مصر میں بیان ہوگا + مستعصم کے عہد میں ۶۴۷ھ میں آخری ساتویں جنگ صلیبی ہوئی صلیبیوں نے دمیاط فتح کر لیا مگر
مصریوں نے ۶۴۸ھ میں صلیبیوں کو نکال کر دمیاط واپس لیا + مستعصم کے زمانہ میں ۶۵۲ھ میں تقی الدین

ابوالمظفر یوسف بن علی قزاوغلی بغدادی یعنی سبط ابن جوزی ۶۵۴ھ میں عبدالحمید بن ابی الحدید ۶۵۵ھ میں عبدالعظیم منذری اور سید ابوالحسن علی شاذلی۔ ابن الآبار مورخ اور احمد بن عمر قرطبی کا انتقال ہوا۔ اور محب الدین ابن النجار مورخ ابو علی شلوبینی نحوی، ابن بیطار صاحب مفردات، قفطی صاحب تاریخ نحاۃ اور شمس الائمہ کردری حنفی فوت ہوئے۔

نوٹ۔ ہمارے ناظرین پر ظاہر ہو چکا ہے کہ بنی عباس کے عہد حکومت میں جا بجا مختلف حکومتیں قائم ہو گئی تھیں۔ ان میں سے بعض بنی بویہ اور بنی سلجوق تو ایسے زبردست ہوئے کہ خود خلفاء عباسیہ انکے زیر دامن حکومت کرتے تھے پھر مغل جنہوں نے سلطنت عباسیہ کا خاتمہ کر دیا اور مصر کی بنی فاطمہ جو بنی عباس کے بہت سے ممالک پر متسلط ہو کر شان و شوکت، دولت و اقتدار میں بنی عباس کے ہمسر تھے ان خاندانوں کے بادشاہ نہایت اولوالعزم اور انکی سلطنتیں نہایت وسیع اور عظیم الشان ہوئی ہیں۔ انکی حکومت کسی ایک ملک تک مخصوص نہ تھی بلکہ دور دور مختلف ملکوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ لہذا کسی خاص ملک کی تاریخ میں انکا حال لکھنا مناسب نہ سمجھ کر یہاں لکھا جاتا ہے۔ انکے بعد ہر اسلامی ملک کی اور اسکے حکمرانوں کی تاریخ جدا جدا لکھی جائیگی۔

(۳۲۰ھ سے ۴۴۷ھ تک) فصل چہارم۔ بنی بویہ۔ (مدت سلطنت ۱۲۵ سال)

۲۵۰ھ میں سادات زیدیہ کی حکومت طبرستان میں قائم ہو کر جرجان، رے، کاشان اور اصفہان تک پھیل گئی تھی۔ انکے آپس کے جھگڑوں اور اختلاط کے زمانہ میں ۳۱۶ھ میں انکا امیر الجیوش ماکان بن کاکی طبرستان پر قابض ہو گیا مگر سادات کے ایک دوسرے سپہ سالار اسفار نے ماکان کو خراسان کی طرف بھگا کر طبرستان پر قبضہ کر لیا۔ پھر اسفار ہی کے ایک سردار مرداویج نامی نے اسفار پر خروج کیا اور ۳۱۶ھ میں اسے قتل کر کے اسکی سلطنت پر قابض ہو گیا۔ اور رستمدار، ماژندران، رے، قزوین، ابہر و زنجان پر بھی تسلط کر لیا۔

ابو شجاع فنا خسرو بویہ یزدجرد بادشاہ فارس کی نسل سے تھا اسکے بزرگوں نے ابتدائے ظہور اسلام میں سپاہ عرب سے بھاگ کر گیلان میں سکونت اختیار کر لی تھی چونکہ مدتوں دیلمیوں میں رہے خود بھی دیلمی کہلانے لگے تھے۔ بویہ ایک مرد متوسط الحال تھا جو اکثر مچھلیاں پکڑ کر گذارہ کرتا تھا اسکے تین بیٹے تھے علی، حسن اور احمد۔ یہ ماکان بن کاکی کے ملازم ہو گئے تھے ماکان کا حال بگڑ گیا تو انہوں نے ۳۲۱ھ میں مرداویج کی ملازمت اختیار کر لی۔ مرداویج نے علی کو ہمدان اور اصفہان کے درمیان علاقہ کرج کا حاکم بنا دیا۔ علی اپنے بھائیوں کے ساتھ کرج میں آیا اور ایسے سلیقہ و حسن سلوک سے حکومت کی کہ لوگ اسکے گرویدہ ہو گئے۔ اسکی قوت بڑھ گئی اور اس نے ۳۲۱ھ میں عباسی خلیفہ کے گورنر مظفر بن یاقوت سے اصفہان چھین لیا۔ اسی سال ارجان اور ۳۲۲ھ میں نوبندجان فتح کیا اور ۳۲۲ھ میں شیراز فتح کر کے دار الحکومت قرار دیا اور اس سلسلہ سلطنت کا بانی ہوا جو عراق عجم، کرمان، فارس، آذربیجان اور خوزستان وغیرہ ممالک ایران کے علاوہ عراق عرب، عمان، احسا، بحرین اور جزیرہ تک پھیل گئی تھی۔ خود بغداد کے خلفاء بنی عباس انکے دست نگر اور محکوم بن گئے تھے نام کو خلفاء عباسیہ کے امیر الامرا مگر اصل میں خلیفہ گر تھے جسکو چاہتے خلافت سے معزول کر دیتے جسے چاہتے خلیفہ بنا لیتے خلیفہ کا روزینہ مقرر کر دیتے اور کل ملکی، مالی اور فوجی حکومت کے آپ مالک تھے خطبہ و سکہ میں خلیفہ کے شریک تھے خلیفہ صرف دستخط کرنیکا نوکر تھا تاہم بنا بر مصلحت خلفاء کے سامنے مثل خدام کے حاضر ہوتے تھے چونکہ اس خاندان کے اکثر بادشاہ خود بھی بہت بڑے عالم ہوئے ہیں اور علماء و فضلا و اہل کمال کی کمال قدر کرتے تھے سنی اور شیعہ دونوں فرقوں کے علماء و فضلا و اہل کمال ادیب، فلسفی، سائنس دان، شاعر، فقیہ، محدث اور مورخ انکے عہد میں کثرت سے ہوئے ہیں۔ مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ بنی بویہ تقریباً ایک صدی تک اس شان سے حکومت کرتے رہے کہ کوئی انکی رقابت نہ کر سکا۔ نہ کوئی ان سے آنکھ ملا سکا۔ انکی بغداد کی شگفتگی اور امیر الامرائی کے زمانہ میں لوگ خوشحال رہے اور علوم و فنون نے ترقی کی۔ انکو رفاہ عام، بہبودی خلائق کا بہت خیال تھا اور علوم و فنون کو ابھارا تھا۔ اس خاندان میں ۱۸ بادشاہ ہوئے جنکی مختصر کیفیت ذیل کی جدول سے معلوم ہوگی۔ اس جدول کے بعد انکے حالات کسی قدر تفصیل سے بیان کئے جائینگے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس و مدت سلطنت	سنہ وفات و عمر	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	عماد الدولہ علی بن بویہ	۳۲۲ھ ۹۳۴ء [illegible]	۳۳۸ھ ۹۴۹ء [illegible]	فارس و عراق	شیراز	۳۲۲ھ میں شیراز فتح کرکے فارس کا بادشاہ ہوا ۳۲۳ھ میں اسکے حکم سے اسکا بھائی حسن ہمدان و قزوین فتح کرکے صفہان دار الحکومت بنا کر اپنے بھائی کے ماتحت حکومت کرتا رہا اور چھوٹے بھائی رکن الدولہ احمد نے اہواز وغیرہ فتح کرکے ۳۳۴ھ میں بغداد فتح کر لیا اور عراق میں اپنے بھائی کی ماتحتی میں حکومت شروع کر دی۔ عباسی خلیفہ نے تینوں بھائیوں کو خطاب عطا کیے
۲	رکن الدولہ حسن بن بویہ	۳۲۳ھ ۹۳۵ء [illegible]	۳۶۶ھ ۹۷۶ء [illegible]	صفہان رے ہمدان	صفہان پھر رے	عماد الدولہ کی وفات کے بعد بنی بویہ کا رئیس اعظم ہوا عراق میں معز الدولہ فارس میں اسکا بڑا بیٹا عضد الدولہ اسکے فرمانبردار ہے۔ اسکے بعد اسکا منجھلا بیٹا فخر الدولہ رے میں اور چھوٹا بیٹا موید الدولہ اصفہان میں حکمران ہوا۔
۳	معز الدولہ احمد بن بویہ	۳۲۴ھ ۹۳۵ء [illegible]	۳۵۶ھ ۹۶۷ء [illegible]	کرمان اہواز عراق	اہواز و بغداد	عماد الدولہ کی حیات میں عماد الدولہ کا اور اسکے بعد رکن الدولہ کا مطیع رہا۔ یہانتک کہ رکن الدولہ کی حیات ہی میں فوت ہو گیا۔
۴	بختیار عز الدولہ بن معز الدولہ	۳۵۶ھ ۹۶۷ء ۱۱ سال	۳۶۷ھ ۹۷۷ء ۳۶ سال	”	”	معز الدولہ کے بعد عراق کا بادشاہ ہوا لیکن رکن الدولہ کے مرتے ہی ۳۶۷ھ میں عضد الدولہ نے جو عماد الدولہ کی جگہ فارس کا بادشاہ ہوا تھا اس سے عراق چھین لیا اور اسے قتل کر دیا۔
۵	عضد الدولہ بن رکن الدولہ	۳۳۸ھ ۹۴۹ء ۳۴ سال	۳۷۲ھ ۹۸۲ء ۴۷ سال	فارس عراق کرمان	شیراز و بغداد	۳۳۸ھ میں فارس کا بادشاہ تھا پھر ۳۶۷ھ میں عز الدولہ سے بغداد چھین لیا اور فخر الدولہ کی بغاوت پر ناراض ہو کر اسکا علاقہ رے بھی موید الدولہ کو دیدیا اور بنی بویہ کا رئیس اعظم بنگیا۔
۶	موید الدولہ بن رکن الدولہ	۳۶۶ھ ۹۷۶ء [illegible]	۳۷۳ھ ۹۸۳ء	اصفہان ہمدان رے	اصفہان پھر رے	عضد الدولہ کے ماتحت رے۔ ہمدان اور اصفہان پر حکومت کرتا رہا۔
۷	فخر الدولہ بن رکن الدولہ	۳۷۳ھ ۹۸۳ء [illegible]	۳۸۷ھ ۹۹۷ء [illegible]	”	رے	موید الدولہ کی وفات پر لوگوں نے خراسان سے بلا کر جہاں عضد الدولہ نے اسے بھگا دیا تھا موید الدولہ کی جگہ مستقل بادشاہ بنا لیا۔ اسکے زمانہ میں عضد الدولہ کے بیٹے صمصام الدولہ اور بہاء الدولہ ایک دوسرے کے بعد بغداد کے امیر الامراء رہے۔
۸	صمصام الدولہ بن عضد الدولہ	۳۷۲ھ ۹۸۲ء [illegible]	۳۸۸ھ ۹۹۸ء [illegible]	[illegible] بغداد [illegible] سال فارس میں	بغداد پھر شیراز	عضد الدولہ کے بعد بغداد کا امیر الامراء۔ اسکے بھائی شرف الدولہ نے ۳۷۶ھ میں بغداد لے لیا سو اور میں قید رہا۔ شرف الدولہ کی وفات پر رہا ہو کر فارس پر قابض ہو گیا۔ یہاں ۹ سال ۸ ماہ حکومت کرنے کے بعد قتل ہوا۔
۹	شرف الدولہ بن عضد الدولہ	۳۷۲ھ ۹۸۲ء [illegible]	۳۷۹ھ ۹۸۹ء [illegible]	[illegible] سال فارس میں [illegible] بغداد میں	شیراز پھر بغداد	عضد الدولہ کے زمانہ میں کرمان کا گورنر تھا۔ اسکی وفات پر فارس پر قابض ہو گیا۔ ۳۷۶ھ میں صمصام الدولہ کو شکست دیکر بغداد لے لیا اور اسے قید کر دیا۔ اسکے عہد میں سلطنت بویہی دو حصے تھے۔ عراق فارس و کرمان میں شرف الدولہ اور رے و اصفہان میں فخر الدولہ بادشاہ تھا۔
۱۰	بہاء الدولہ بن عضد الدولہ	۳۷۹ھ ۹۸۹ء [illegible]	۴۰۳ھ ۱۰۱۲ء [illegible]	عراق اہواز فارس	بغداد و اہواز	شرف الدولہ کی وفات پر عراق کا بادشاہ ہوا اسکے زمانہ میں فخر الدولہ رے اصفہان و ہمدان وغیرہ میں حکمران تھا اور فارس میں صمصام الدولہ۔ ۳۸۸ھ میں صمصام الدولہ کے بعد فارس بھی اسکے قبضہ میں آگیا۔

۱۱	مجد الدولہ رستم بن فخر الدولہ	۳۸۷ھ ۹۹۷ء ۳۳ سال	۴۲۰ھ ۱۰۲۹ء	رے	رے	فخر الدولہ کی وفات پر یہ رے کا بادشاہ ہوا ہمدان میں اسکا بھائی شمس الدولہ اور اصفہان میں اسکا ماموں علاء الدولہ کاکویہ ۴۲۰ھ میں اسکا ملک محمود غزنوی نے چھین لیا اسے گرفتار کرکے غزنی لے گیا اور وہ وہیں مر گیا
۱۲	شمس الدولہ بن فخر الدولہ	۳۸۷ھ ۹۹۷ء ۲۵ سال	۴۱۲ھ ۱۰۲۱ء	ہمدان	ہمدان	فخر الدولہ کے بعد علاقۂ ہمدان کا بادشاہ ہوا
۱۳	سماء الدولہ بن شمس الدولہ	۴۱۲ھ ۱۰۲۱ء ۲ سال	۴۱۴ھ ۱۰۲۳ء	؍؍	؍؍	شمس الدولہ کے بعد ہمدان کا بادشاہ ہوا ۴۱۴ھ میں علاء الدولہ کاکویہ نے اسکا ملک چھین لیا۔
۱۴	سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ	۴۰۳ھ ۱۰۱۲ء ۱۲ سال	۴۱۵ھ ۱۰۲۴ء ۱۲ سال	عراق و اہواز و فارس	اہواز و شیراز	بہاء الدولہ کے بعد عراق کا بادشاہ ہوا اسکا بھائی ابو الفوارس کرمان میں خود مختار ہو گیا دوسرے بھائی مشرف الدولہ نے ۴۱۱ھ میں عراق پر قبضہ کر لیا اور سلطان الدولہ صرف فارس مع اہواز کا بادشاہ رہ گیا اسوقت رے میں مجد الدولہ اور اصفہان ہمدان میں علاء الدولہ حکمرانی کرتا تھا۔
۱۵	مشرف الدولہ بن بہاء الدولہ	۴۱۱ھ ۱۰۲۰ء ۵ سال	۴۱۶ھ ۱۰۲۵ء ۵ سال	عراق	بغداد	۴۱۱ھ میں سلطان الدولہ سے عراق لے لیا اور اس سے اکثر لڑتا رہا۔ ۵ سال حکومت کر کے مر گیا۔
۱۶	جلال الدولہ بن بہاء الدولہ	۴۱۶ھ ۱۰۲۵ء ۱۹ سال	۴۳۵ھ ۱۰۴۴ء ۱۹ سال	عراق	بغداد	مشرف الدولہ کے بعد بصرہ کی گورنری سے آ کر بغداد پر قابض ہو گیا۔ سلطان الدولہ کے بیٹے ابو کالنجار سے جو فارس و اہواز کا بادشاہ تھا اکثر لڑائی رہی ابو الفوارس کرمان پر قابض رہا۔
۱۷	حسام الدولہ ابو کالنجار بن سلطان الدولہ	۴۱۵ھ ۱۰۲۴ء ۲۵ سال	۴۴۰ھ ۱۰۴۸ء ۲۵ سال	فارس اہواز کرمان عراق	شیراز و اہواز	سلطان الدولہ کی وفات سے فارس مع اہواز کا بادشاہ تھا ۴۱۹ھ میں ابو الفوارس بن بہاء الدولہ کی وفات پر کرمان بھی اسی کو مل گیا ۴۳۵ھ میں جلال الدولہ کی وفات پر عراق پر بھی اسکا تسلط ہو گیا۔
۱۸	ملک الرحیم خسرو فیروز بن ابو کالنجار	۴۴۰ھ ۱۰۴۸ء ۱۰ سال	۴۵۰ھ ۱۰۵۸ء	عراق	اہواز	ابو کالنجار کی وفات پر عراق کا بادشاہ ہوا اور اسکا بھائی فولاد ستون فارس پر قابض ہو گیا اور پھر فارس میں اسنے طغرل سلجوقی کا خطبہ پڑھ دیا۔ ۴۴۷ھ میں طغرل نے بغداد فتح کرکے ملک الرحیم کو قید کر لیا اور بنی بویہ کے تمام ملک پر سلجوقیوں کا قبضہ ہو گیا۔ ملک الرحیم ۴۵۰ھ میں مر گیا۔
۱۹	ابو منصور فولاد ستون بن ابو کالنجار	۴۴۰ھ ۱۰۴۸ء ۸ سال	۴۴۸ھ ۱۰۵۶ء	فارس	شیراز	سلجوقیوں کی حمایت میں ۴۴۸ھ تک فارس میں حکمران رہا ۴۴۸ھ میں اسکے سپہ سالار فولاد نے اسے گرفتار کر لیا اور خود بادشاہ ہو گیا۔ سلجوقیوں نے چڑھائی کرکے اس سپہ سالار کو گرفتار اور فارس پر قبضہ کر لیا۔
۲۰	ابو علی کیخسرو بن ابو کالنجار	۴۴۸ھ ۱۰۵۶ء	۴۸۷ھ ۱۰۹۴ء	نوبندجان و کرمانشاہ	نوبندجان	اپنے بھائیوں کے واقعات کے بعد سلطان الپ ارسلان سلجوقی کے پاس چلا گیا۔ اسنے نوبندجان اور کرمانشاہ اسے جاگیر میں دیدیا اور وہ ۴۸۷ھ میں مر گیا۔ اسپر بنی بویہ کی حکومت کا بالکل ہی خاتمہ ہو گیا

(۱) عماد الدولہ علی بن ابو شجاع فنا خسرو بویہ دیلمی نے جب ۳۲۲ھ میں شیراز فتح کیا تو اسکے اقبال سے زمین سے اسپر خزانے اگل دیئے بہت سے دفینے نکلے جن سے اسکی قوت و شوکت بہت بڑھ گئی اور اسنے خلیفۂ عباسی سے ۸ لاکھ سالانہ خراج دینا کرکے

فارس و عراق عجم کی حکومت کا فرمان منگا لیا۔ مرداویج کو علی کے فارس پر مستولی ہو جانیکا حال معلوم ہوا تو بہت جلا اور ۳۲۲ھ میں اصفہان میں
اکر ایک فوج بھیجکر اہواز فتح کر لیا۔ علی نے مرداویج کی اطاعت قبول کر لی مگر ۳۲۳ھ میں مرداویج کو اُسکے ترک سرداروں نے اصفہان کے حمام
میں قتل کر ڈالا اور اُسکی جگہ اُسکا بھائی وشمگیر رے میں بادشاہ ہوا۔ اسوقت سے علی پھر آزاد ہو گیا۔

۳۲۳ھ میں علی کے منجھلے بھائی حسن نے اصفہان اور بلاد جبل (عراق عجم) کی اکثر شہر وشمگیر کے نائبوں سے چھین لیے اور چھوٹے بھائی احمد نے
کرمان فتح کر لیا اور ۳۲۶ھ میں اہواز اور تمام خوزستان پر تسلط جما لیا اور ۳۳۳ھ سے عراق عرب پر حملے شروع کیے یہانتک کہ ۳۳۴ھ
میں خلیفہ کا امیر الامراء ابن شیرزاد کو شکست دیکر بغداد فتح کر لیا۔ خلیفہ نے احمد کو امیر الامراء بنا کر معز الدولہ خطاب دیا اور اُسکے بڑے بھائی
علی کو عماد الدولہ اور منجھلے بھائی حسن کو رکن الدولہ۔ معز الدولہ نے تمام امور ملکی پر قبضہ کر کے خلیفہ کا صرف پانچ ہزار درہم یومیہ مقرر کر دیا۔ ۳۳۶ھ میں
معز الدولہ نے بصرہ کے گورنر ابو القاسم عبد اللہ بریدی کی بغاوت فرو کر کے بصرہ پر قبضہ کر لیا اور ۳۴۷ھ میں موصل پر چڑھائی کی ناصر الدولہ
نے شکست کھائی اور علاقہ موصل و جزیرہ و شام سے اٹھ لاکھ درہم سالانہ خراج دینے اور تینوں بھائیوں کا خطبہ جاری کرنیکا وعدہ کر کے صلح کی
۳۳۸ھ میں حسن نے رے فتح کر لیا اور بنی بویہ کی سلطنت علاقہ رے عراق عجم فارس اہواز اور عراق میں قائم ہو گئی۔ عماد الدولہ نے ۳۳۸ھ
میں ۵۷ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ تمام مورخین نے لکھا ہے کہ وہ نیک نہاد۔ عادل حلیم شجاع مکارم اخلاق سے آراستہ اور محاسن آداب سے
پیراستہ تھا عامۂ خلائق سے مروت و ملاطفت سے پیش آتا اور ضعفا و رعایا کی دلجوئی کرتا تھا اُسکے زمانہ حکومت میں رعایا مرفہ الحال اور
آسودہ رہی۔ عماد الدولہ نے چونکہ لا ولد تھا اپنی زندگی میں اپنے منجھلے بھائی رکن الدولہ کے بڑے بیٹے عضد الدولہ کو اپنی جگہ شیراز میں
فارس کا بادشاہ بنا دیا تھا۔ پس عماد الدولہ کی وفات پر رکن الدولہ تو اُسکی جگہ بنی بویہ کا رئیس اعظم ہوا اور حسب سابق رے میں
عراق عجم وغیرہ پر حکمران رہا اور اُسکی نیابت میں معز الدولہ بغداد میں عضد الدولہ فارس میں حکومت کرتا رہا۔

(۲) رکن الدولہ حسن ۳۳۸ھ میں عماد الدولہ کی وفات پر رکن الدولہ علی بن کامہ کو رے میں نائب چھوڑ کر فارس کا انتظام
کرنے شیراز میں آیا تو سامانیوں نے موقع پاکر رکن الدولہ کے ملک پر چڑھائی کر دی۔ اور رے کرمان شاہ اور ہمدان وغیرہ تک تمام ملک فتح کر لیا
رکن الدولہ نے معز الدولہ کو لکھا کہ بغداد سے فوج بھیجکر انکو دفع کرے۔ معز الدولہ نے اپنے حاجب سبکتگین ترکی کی ماتحت فوج روانہ کر دی جسنے
کرمان شاہ اور ہمدان فتح کر لیے اور ادھر رکن الدولہ نے بڑھکر رے فتح کر لیا اور پھر ۳۴۲ھ میں رے میں داخل ہو گیا اور ۳۴۳ھ میں طبرستان
جرجان اور فتح کر لیے۔ مگر تھوڑے ہی دنوں بعد وشمگیر نے سامانیوں کی مدد سے جرجان و طبرستان پر قبضہ کر لیا لیکن ۳۵۱ھ میں رکن الدولہ
نے پھر وشمگیر کو نکالکر ان علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ ۳۵۶ھ میں سامانیوں اور وشمگیر نے ملکر رکن الدولہ پر چڑھائی کی۔ رکن الدولہ بھی رے سے مقابلہ
کو نکلا مگر دامغان کے قریب پہنچکر وشمگیر گھوڑے سے گر کر مر گیا اور حملہ آور فوج اُلٹی پھر گئی۔ اُسکے بیٹے بہستون نے رکن الدولہ سے صلح کر لی۔ چونکہ رکن الدولہ
سامانیوں سے دفعیہ پیکار تھا ایک کرد سردار حسنویہ بن حسین نامی نے کردستان کا ایک بڑا حصہ دینور اور نہاوند پر قبضہ کر کے
سرماج کو اپنا دار الحکومت بنا لیا تھا۔ رکن الدولہ کا وزیر ابو الفضل ابن عمید جو نہایت لائق فائق اور اول درجہ کا ادیب تھا
۳۵۹ھ میں اُسکی سرکوبی کو روانہ ہوا مگر راستہ میں انتقال کر گیا اور اُسکے بیٹے ابو الفتح ابن عمید نے مال لیکر حسنویہ سے صلح کر لی۔ ۳۶۱ھ
میں امیر منصور بن نوح سامانی اور رکن الدولہ کے درمیان اس شرط پر صلح ہو گئی کہ رکن الدولہ اور عضد الدولہ ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ دینار سالانہ
اُسے بھیجتے رہیں۔ اور عضد الدولہ نے اپنی بیٹی کی شادی منصور سے کر دی۔

۳۶۵ھ میں رکن الدولہ بیمار ہوا اور ماہ جمادی الاول میں اصفہان آیا اور امیروں اور اپنی اولاد کو جمع کر کے عضد الدولہ کو اپنا ولیعہد
بنایا اور دوسرے بیٹے فخر الدولہ ابو الحسن کو ہمدان۔ رے طبرستان اور عراق عجم کا اور تیسرے بیٹے موید الدولہ ابو منصور یوسف کو اصفہان
اور اُسکے متعلقات پر والی بنایا۔ اور ان دونوں کو عضد الدولہ کی اطاعت کی اور آپس میں محبت و اتفاق سے رہنے کی وصیت کی ماہ رجب
میں رے پہنچا اور وہاں محرم ۳۶۶ھ میں مر گیا۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ اس بادشاہ نے دین اور دنیا دونوں کو حاصل کیا کیونکہ

اسکا تمام زمانہ نیکیاں ہی کرنے میں گزرتا تھا۔ یہ بادشاہ حلیم کریم۔ نیک طینت۔ پاک سیرت۔ نہایت فیاض اور سخی تھا۔ رعایا اور لشکر کے ساتھ اسکا برتاؤ بہت اچھا تھا۔ بڑا عادل۔ صاحب حوصلہ عالی ہمت۔ ارادہ کا پکا ظلم سے روکنے والا خونریزی سے پرہیز کرنیوالا تھا۔ قبیلداروں کی روزیاں مقرر کر دیتا۔ ماہ صیام میں مسجد جامع میں نماز پڑھتا۔ سادات علویہ کیساتھ اموال کثیرہ سے سلوک کرتا۔ حاجتمندوں کو بڑی بڑی رقمیں دیتا۔ خاص و عام سے محبت و مروت سے ملتا اور بات کرتا۔ پھر بھی بڑا صاحب ہیبت تھا۔ علم و علما کی بہت قدر کرتا صالحین سے اعتقاد رکھتا اور اُن سے احسان سے پیش آتا۔ صلہ رحم اور وعدہ کا پابند اور صاحب اقبال تھا۔ بڑا جلیل القدر بادشاہ تھا۔ شیخ اجل ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی مجتہد شیعہ اور ابو حنیفہ دینوری مشہور منجم اسی کے عہد میں ہوئے ہیں۔ ابو حنیفہ اصفہان کی مسجد رکن الدولہ ہی کے حکم سے تعمیر ہوئی تھی

(۴۳) معز الدولہ ابو الحسین احمد بویہ۔ گو معز الدولہ کی بادشاہی ۳۳۴ھ فتح کرنے کے وقت سے شمار کیجاتی ہے مگر اصل میں اُس کی حکومت ۳۲۶ھ فتح اہواز خوزستان کے وقت سے سمجھنی چاہئے اور زیادہ تر اقتدار اُسکو ۳۳۴ھ فتح بغداد سے ہوا۔ بغداد فتح کرنے کے بعد اُسنے بصرہ کی بریدیوں کے مظالم کا انسداد کیا اور ۳۳۸ھ میں عمران بن شاہین کو جس نے بصرہ اور واسط کے درمیان اودھم مچا رکھا تھا اور علاقہ بطیحہ کیلا ماہی دیکر امن قائم کر دیا۔ ۳۴۵ھ میں روزبہان دیلمی نے اہواز میں اور اُسکے بھائی بلکا نے شیراز میں خروج کیا۔ شیراز کے فتنہ کو وزیر ابن عمید نے اور اہواز کے فتنہ کو ترکی فوج سے معز الدولہ نے فرو کیا۔ بہت سے دیلمی پکڑے اور قتل کئے گئے روزبہان پہلے قید اور بعد میں قتل کر دیا گیا۔ اور ترکوں کو بصرہ اور واسط میں جاگیریں عطا کیں۔ ۳۴۵ھ سے ۳۴۷ھ تک ناصر الدولہ سے لڑائی ہوتی رہی آخر معز الدولہ موصل میں داخل ہو گیا اور ناصر الدولہ نے اپنے بھائی سیف الدولہ کے پاس حلب میں پناہ لی۔ اور اُسنے ۱۱۲۹ کروڑ درہم سالانہ ناصر الدولہ سے دلوانیکا وعدہ کرکے صلح کر لی مگر ۳۵۳ھ میں پھر کسی بات پر بگڑ گئی اور معز الدولہ نے موصل اور نصیبین فتح کر لئے آخر پھر صلح ہو گئی

۳۵۱ھ میں معز الدولہ نے بغداد کی مسجدوں کے دروازوں پر لکھوا دیا کہ خدا لعنت کرے اُس پر جس نے فاطمہ سے فدک غصب کیا اور اُس پر جس نے امام حسن کو انکے نانا کے پاس دفن نہ ہونے دیا اور اُس پر جس نے ابوذر غفاری کو جلا وطن کیا اور اُس پر جس نے عباس کو شوریٰ سے خارج کیا۔ خلیفہ جو معز الدولہ کا محکوم تھا منع نہ کر سکا۔ اسپر سنیوں میں بڑی شورش پیدا ہوئی اور رات کو اس عبارت کو مٹا دیا۔ معز الدولہ نے دوبارہ لکھوانا چاہا مگر وزیر ابو محمد حسن مہلبی نے فتنہ کے خوف سے مشورہ دیا کہ اس عبارت کے بدلے یہ لکھوا دیجئے کہ خدا لعنت کرے معاویہ بن ابو سفیان پر اور خدا لعنت کرے اُن لوگوں پر جنہوں نے آل رسول پر ظلم کیا۔ چنانچہ یہی لکھوایا اور فتنہ فرو ہو گیا۔ ۳۵۲ھ میں معز الدولہ نے بغداد میں حکم دیا کہ عاشورہ کے دن دوکانیں بند کر دیں۔ باورچی کھانے نہ پکائیں اور امام حسین کے غم میں اظہار نوحہ و ماتم کریں اور عورتوں کو بازاروں میں اسطرح نکالیں کہ بال پراگندہ ہوں منہ پر خاک پڑی ہو۔ کپڑے پھٹے ہوں اور سینہ پر طمانچہ مارتی ہوں۔ اسی سال ۱۸ ذی الحجہ کو عید غدیر نہایت دھوم دھام سے منائی گئی۔ مالکم لکھتا ہے کہ معز الدولہ تشیع میں غلو رکھتا تھا اُسنے حکم دیا کہ ہر سال اول محرم سے دسویں تک امام حسین کی تعزیت کے سوا کسی اور کام میں مصروف نہ ہوں۔ اسوقت سے یہ رویہ شیعوں میں شایع ہو گیا۔

۳۵۳ھ میں جب محرم میں مثل سال گذشتہ بازار وغیرہ بند کئے گئے سنیوں نے بلوہ کر دیا سخت لڑائی ہوئی طرفین کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔

۳۵۴ھ میں شریف ابو احمد حسین ابن موسیٰ (سید مرتضیٰ اور سید رضی کے والد) علویوں کی نقابت اور امارت حج پر مقرر ہوئے۔

۳۵۵ھ میں بحرین فتح ہوا اور وہاں معز الدولہ کا سکہ و خطبہ جاری ہو گیا۔ ربیع الآخر ۳۵۶ھ میں معز الدولہ نے ۲۱ برس بغداد میں حکومت کرکے بعمر ۵۳ سال انتقال کیا۔ مورخوں نے اسکو سخی و دریا دل ہنرمند۔ فاضل۔ امور سلطنت کے نظم و نسق اور مہابت و سیاست میں اپنے امثال و اقران پر فائق اور دانشمند لکھا ہے۔ اس نے جملہ ویرانہائے بغداد کو معمور کیا۔ نیک رسمیں قائم کیں اور تمام رسموں کو جو بغداد کی مجلسوں میں رائج تھیں دور کیا۔ پہلا شخص ہے جسنے ہرکارے مقرر کئے اور ملاحی اور تیراکی کا شوق لوگوں میں پھیلا دیا۔ پہلے ابو جعفر محمد صیمری اسکا وزیر تھا۔ ۳۳۹ھ میں وہ مر گیا تو ابو محمد حسن مہلبی اور اسکی وفات پر ۳۵۲ھ میں ابو الفضل عباس شیرازی (سنی) اور ابو الفرج محمد بن عباس بن فسانجس (شیعہ) دیوان کے کام پر مقرر ہوئے مگر ۳۵۵ھ میں ابو الفرج کو بحرین کا گورنر بنا دیا گیا۔

(۴) عز الدولہ بختیار ۔ یہ بڑا عیاش تھا۔ لہو ولعب میں مشغول، مسخروں اور عورتوں کی مجالست میں بسر کرتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ بدنظمی پھیل گئی۔ وزیر ابوالفضل عباس ابن حسین وحشت کرنے لگا اور سبکتگین حاجب جو ترکوں کا سردار تھا دربار میں آنا بند کر دیا۔ ۳۶۱ھ میں بغداد میں سنی شیعہ کا جھگڑا ہوا سنیوں نے شیعوں کے محلہ کرخ میں آگ لگا دی۔ اسی طرح ۳۶۲ھ میں فرقہ جھگڑے پر وزیر ابوالفضل عباس نے جو سنی متعصب تھا کرخ میں آگ لگوا دی جس سے علاوہ مکانات کے ۳۳ مسجدیں اور تین سو دوکانیں جل گئیں اور بیس ہزار جانیں تلف ہوئیں۔ اور مال کا کچھ حساب ہی نہیں۔ اسپر بختیار نے ابوالفضل کو قید کر دیا اور تھوڑے دنوں بعد وہ قید ہی میں مر گیا۔ ابوطاہر محمد بقیہ وزیر بنایا گیا مگر یہ بھی بد تدبیر تھا۔ ۳۶۶ھ میں سنیوں نے مغربی بغداد میں ایک عورت کو عائشہ بنا کر اور دو مردوں کو طلحہ اور زبیر بنا کر ایک جمعیت اکٹھی کر لی اور کہا کہ ہم اصحاب علی سے لڑتے ہیں شیعوں پر جہاد کر دیا۔ مگر ان بدمعاشوں کے ایک گروہ کو قتل کر کے امن قائم کر دیا گیا۔

معز الدولہ کی فوج میں دو قسم کے لوگ تھے دیلمی اور ترک۔ ترکوں کا سردار اسکا حاجب سبکتگین تھا۔ ۳۶۳ھ میں بختیار روپیہ وصول کرنے اہواز میں آیا۔ یہاں ایک ترک اور ایک دیلمی میں جھگڑا ہو جانیکے سبب ترکوں اور دیلمیوں میں جنگ ہو گئی جب مختلف کوششوں سے فساد رفع نہوا تو بختیار نے دیلمیوں کا ساتھ دیا اور ترکوں کے سرداروں کو گرفتار کر لیا۔ اور سبکتگین کی جاگیریں ضبط کر لیں جو اسوقت بغداد میں تھا اور بصرہ میں ترکوں کا خون مباح کر دیا۔ اور دیلمیوں نے ترکوں کو مار بھگایا۔ یہ خبریں سنکر سبکتگین نے بغداد میں ۹ ذیقعدہ ۳۶۳ھ کو بختیار کے محل اور تمام مقبوضات پر قبضہ کر لیا اور ترکوں نے دیلمیوں کے گھروں میں گھس گھس کر تمام مال واسباب لوٹ لیا چونکہ سبکتگین سنی تھا تمام اہلسنت اسکے ساتھ ہو گئے۔ کرخ کو آگ لگا دی شیعوں سے بہت لڑے اور انکو مغلوب کر لیا بختیار نے یہ خبر سنکر جن ترکوں کو قید کیا تھا رہا کر دیا اور واسط میں آکر اپنے چچا رکن الدولہ اور بھائی عضد الدولہ کو تمام واقعات کی اطلاع دی اور امداد طلب کی۔ رکن الدولہ نے ابوالفتح ابن عمید کے ساتھ ایک فوج روانہ کر دی اور عضد الدولہ کو لکھا کہ وہ بھی فوج لیکر مقام اہواز ابوالفتح کے ساتھ ملکر عراق پر چڑھ جائے۔ مگر عضد الدولہ نے بہت دیر لگائی وہ چاہتا تھا کہ بختیار کا زور ترکوں سے شکستیں کھا کر ٹوٹ جائے تو خود عراق پر قبضہ کر لوں۔ الغرض سبکتگین خلیفہ اور ترکوں کو ساتھ لیکر بختیار سے لڑنے واسط کیطرف روانہ ہوا مگر راستہ ہی میں مر گیا۔ ترکوں نے الپتگین کو اپنا سردار بنا لیا۔ اور پچاس دن تک واسط پر بختیار کو شکست دیتے رہے۔ جب عضد الدولہ نے دیکھ لیا کہ بختیار کی طاقت فنا ہو چکی تو ظاہرا اسکی مدد کو اور باطنا عراق پر قبضہ کرنیکو اہواز سے ابوالفتح کو ساتھ لیتا ہوا ۳۶۴ھ میں واسط پہنچا۔ الپتگین بغداد کیطرف بھاگ گیا۔ عضد الدولہ بغداد کیطرف بڑھا اور دیالی اور مدائن کے درمیان سخت لڑائی کر کے ترکوں کو شکست دی بہت سے ترک مارے گئے بہت سے دریا میں ڈوب گئے۔ باقی تکریت کیطرف بھاگ گئے عضد الدولہ خلیفہ کو جو مجبوراً ترکوں کے ساتھ گیا تھا اپنے ہمراہ بغداد میں لایا اور امن قائم ہو گیا۔ اسکے بعد عضد الدولہ نے بختیار اور اسکے بھائیوں کو گرفتار کر لیا۔ مگر بختیار کے بیٹے مرزبان حاکم بصرہ نے رکن الدولہ کو تمام حال لکھ بھیجا اور رکن الدولہ کی تہدید و توبیخ سے عضد الدولہ نے اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار لیکر سلطنت عراق پر بختیار کو بحال کر کے واپس چلا آیا۔ گو بختیار اپنے عہد پر قائم نہ رہا پس رکن الدولہ کی حیات میں تو عضد الدولہ کچھ بول نہ سکا۔ اسکے مرتے ہی ۳۶۷ھ میں بغداد پر قبضہ کر کے بختیار کو قتل کرا دیا۔ اور اسکے چھیوں بیٹوں کو فارس میں قید کر دیا اور اسکے وزیر ابن بقیہ کو ہاتھی کے پاؤں تلے کچلوا دیا۔

(۵) **عضد الدولہ ابو شجاع فنا خسرو**۔ عماد الدولہ کی وفات سے عضد الدولہ اپنے والد رکن الدولہ کی ماتحتی میں حکومت کرتا تھا۔ رکن الدولہ کا انتقال ہوتے ہی بویہ کا رئیس اعظم اور ۳۶۷ھ میں بغداد فتح کر کے خلیفہ کا امیر الامراء بھی ہو گیا۔ کرمان کا ایک حصہ فتح کرنا باقی تھا وہ بھی ۳۶۸ھ میں فتح کر لیا۔ اور کرمان کا ملک اپنے بیٹے ابوالفوارس شرف الدولہ کو جاگیر میں دیدیا اور کورتگین کو وہاں کا گورنر بنایا اور حاکم سیستان نے بھی مارے خوف کے سامانیوں کا خطبہ منقطع کر کے عضد الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھ دیا۔ ۳۶۷ھ میں خلیفہ طائع نے عضد الدولہ کو اپنا ولیعہد بنایا۔ ۳۶۸ھ میں صبح مغرب اور عشاء تین وقت اسکے دروازہ پر نوبت بجنے کا حکم دیا اور خطبہ میں اسکا نام داخل کیا ۳۶۸ھ میں ابو تغلب حاکم موصل پر چڑھائی کر کے اسکا کل علاقہ موصل جزیرہ ابن عمر دیار بکر بدلیس ارزن روم خرتبرت میافارقین۔

اور دیار مضر جس میں رقہ ہے اور رحبہ اور کواشی فتح کر لئے۔ اور سعد الدولہ بن سیف الدولہ حمدان نے اطاعت قبول کی۔ پھر موصل میں ابو الوفا کو گورنر بنا کر عضد الدولہ نے مراجعت کی۔

۳۶۹ھ میں عضد الدولہ نے نصر بن ہارون نصرانی کو وزیر بنایا جو شیراز میں رہتا تھا اور اسکا نائب ابو الریان احمد بن محمد کو اپنے پاس رکھا اور بغداد کی ان عمارتوں کی تعمیر کی جو فتنوں میں برباد ہو گئی تھیں اور مسجدوں اور بازاروں کی درستی کی۔ اماموں اور موذنوں کے وظیفے مقرر کئے جو شہر خراب ہو گئے تھے انکی درستی کی۔ عراق اور مکہ کے درمیانی راستہ کو اور اسکے کنوؤں کو درست کرایا۔ مکہ۔ مدینہ۔ نجف کربلا اور دیگر اماکن مقدسہ کے مجاوروں کو صلے بھیجے فقیہوں محدثوں متکلموں مفسروں نحویوں شاعروں نسابوں طبیبوں حسابدانوں۔ ہندسوں غرض ہر قسم کے ماہران فنون و علوم کے وظیفے مقرر کئے۔ عیسائیوں کو خیرات دینے اور انکے گرجا تعمیر کرانے کی اجازت دی گئی۔ کردستان میں ابو النعیم بدر بن حسنویہ کو بادشاہ اور اپنا خبردار بنایا۔ خلیفہ طایع نے عضد الدولہ کو تاج پہننے کی اجازت دی اور اسکے القاب میں تاج الملۃ زیادہ کیا اور اپنی تمام حکومت پر اختیار کامل عطا کیا اور عضد الدولہ نے اپنی بیٹی خلیفہ سے بیاہ دی۔ ۳۷۰ھ میں کردوں کا علاقہ ہکاریہ اور سند جو اسی کے پاس واقع ہے فتح کیا۔ فخر الدولہ کی کسی گستاخی پر ناراض ہو کر چڑھائی کی وہ بھاگ کر قابوس بن وشمگیر والی استرآباد و جرجان کے پاس چلا گیا۔ عضد الدولہ نے اسکا علاقہ بھی موید الدولہ والی اصفہان کو دیدیا۔ ۳۷۱ھ میں ہمدان سے واپسی پر خلیفہ طایع نے بغداد سے نکل کر اسکا استقبال کیا۔ ۳۷۱ھ میں موید الدولہ نے جرجان اور استرآباد فتح کر لئے۔ قابوس اور فخر الدولہ نیشاپور بھاگ گئے اور سامانیوں کی مدد لیکر موید الدولہ کو جرجان میں گھیر لیا۔ موید الدولہ نے شکست دیکر بھگا دیا۔ شوال ۳۷۲ھ کو عضد الدولہ مرض صرع سے انتقال کر گیا۔ حسب وصیت نجف اشرف میں دفن کیا گیا۔ مورخین لکھتے ہیں کہ یہ بڑا صاحب ہمت۔ بلند نظر فضائل اور اہل فضائل علم اور اہل علم کی قدر کرنے والا اور نہایت خیرات اور احسان کرنیوالا بادشاہ تھا۔ دربار میں علماء کے ساتھ بیٹھتا اور انسے مناظرہ کرتا تمام شہروں کے علماء آکر اسکے دربار میں جمع ہو گئے اور اسکے نام پر انہوں نے کتابیں تصنیف کیں مثلاً ابو علی فارسی نے ایضاح نحو میں لکھی۔ و حجۃ قرأت میں۔ کامل الصناعۃ طب میں اور تاجی تواریخ میں اسکے نام پر لکھی گئیں۔ وہ خود ادیب فاضل اور علوم و فنون میں ماہر تھا۔ اسکے جاسوس دور دور کے ملکوں کی اسے خبر پہنچاتے تھے بلکہ لکھتا ہے کہ اگرچہ وہ بنا بر مصلحت انکو امیر المومنین کہتا رہا اور مثل وزیروں کے خلیفہ کے سامنے آتا تھا مگر رعایا اور ملوک اطراف بھی اسی طرح پیش آتے تھے جسطرح بادشاہوں کے۔ اسکی عزت و احترام و لوازم آداب اسطرح بجا لاتے تھے جسطرح سلاطین با اقتدار کی۔ قیصر روم بھی اسکے پاس تحفے بھیجتا تھا۔ بلکہ لکھتا ہے کہ ایشیا میں ایسے لائق بادشاہ بہت کم ہوئے ہیں۔ اپنی ۳۴ سالہ حکومت میں برابر آسائش و رفاہ خلائق میں کمال سعی و کوشش کرتا رہا۔ ابتک اسکا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ علمائے شیعہ میں سے شیخ الطائفہ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان الملقب بہ شیخ مفید اسکے ہمعصر تھے۔ عضد الدولہ انکی کمال تعظیم و تکریم کرتا تھا اور اکثر شیخ کی خدمت میں جایا کرتا تھا۔ ابو الطیب احمد بن الحسین المتخلص متنبی شاعر اسی کے زمانہ میں ہوا ہے۔ عضد الدولہ کے بعد بویہی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ ہمدان وغیرہ میں رکن الدولہ کی اولاد اور فارس عراق و کرمان میں عضد الدولہ کی اولاد جدا جدا حکومت کرنے لگی۔ یہانتک بھی خیر تھی اگر وقت پر ایک دوسرے کے معاون رہتے مگر انہوں نے تو آپس ہی میں جنگ و جدل کا بازار گرم کر دیا اور کوئی ایسا سر پھرا پیدا نہوا جو سب کو سمیٹ کر ایک کر لیتا۔ آخر یہی نا اتفاقی اس سلطنت کی بھی تباہی کا باعث ہوئی۔

(۶) موید الدولہ ابو منصور یوسف۔

رکن الدولہ کی وصیت کے موافق تین سال تک عضد الدولہ فارس و عراق پر موید الدولہ علاقہ اصفہان پر اور فخر الدولہ علاقہ رے و ہمدان وغیرہ پر حکومت کرتا رہا مگر ۳۶۹ھ میں عضد الدولہ نے فخر الدولہ کا ناراض ہو کر اسکا علاقہ بھی موید الدولہ کو دیدیا۔ موید الدولہ ۳۷۳ھ میں مر گیا۔ تو وزیر ابو القاسم اسمعیل صاحب ابن عباد نے ارکین سلطنت کے مشورہ سے فخر الدولہ کو نیشاپور سے بلا کر دوبارہ بادشاہ بنا لیا۔

(۷) فخر الدولہ ابو الحسن علی ۳۸۵ھ میں صاحب بن عباد ۱۸ سال وزارت کر کے انتقال کر گیا اور وزارت ابو طاہر اصفہانی اور ابو العباس احمد ضبی کے سپرد ہوا۔ فخر الدولہ ۳۸۷ھ میں مر گیا۔ اسکی وفات پر اسکا بیٹا مجد الدولہ چار برس کی عمر میں بادشاہ

بنا دیا گیا اور دوسرے بیٹے شمس الدولہ کو ہمدان اور کرمان شاہ کا علاقہ حدود عراق تک دیدیا گیا مگر دونوں کی حکومت کا انتظام مجد الدولہ کی والدہ کے ہاتھ میں تھا اُسی کی رائے سے احکام صادر ہوتے اور اُسی کی ماتحتی میں ابو طاہر اور ابو العباس کارِ وزارت سرانجام دیتے تھے۔

(۸) **صمصام الدولہ ابو کالنجار مرزبان:** عضد الدولہ کی وفات پر صمصام الدولہ اپنے باپ کی جگہ بغداد کا امیر الامراء ہوا اور دوسرے بیٹے شرف الدولہ ابو الفوارس نے جو کرمان کا گورنر تھا فارس پر قبضہ کر کے صمصام الدولہ کا خطبہ بند کر کے اپنا خطبہ جاری کر دیا اور شیراز میں آکر وزیر نصر بن ہارون کو قتل کرا دیا۔ اور بصرہ فتح کر کے اپنے بھائی ابو الحسین احمد کو بصرہ کا گورنر بنا دیا۔ اور مقام قرقوب پر صمصام الدولہ کی فوج کو شکست دی اسی عرصہ میں ابو الحسن احمد نے اہواز اور رامہرمز پر قبضہ کر کے خود اہواز میں سکونت اختیار کی اور اپنے بھائی ابو طاہر کو اپنی جگہ بصرہ کا گورنر بنا دیا اور ۳۷۵ھ میں ان دونوں نے فخر الدولہ کا سکہ و خطبہ جاری کر دیا ۳۷۳ھ میں ابو شجاع باد بن دوستک کردی نے شیر سے ایک جمعیت بہم پہنچا کر دیار بکر آمد میافارقین موصل اور نصیبین پر قبضہ کر لیا اور بغداد سے دیلمیوں کے نکالنے کی کوشش کرنے لگا مگر صمصام الدولہ کی فوج نے باد کو شکست دیکر موصل پر قبضہ کر لیا۔ باد نے دیار بکر میں پھر بہت سی فوج جمع کر لی مگر آخر اس شرط پر صلح ہو گئی کہ دیار بکر اور نصف طور عبدین باد کے قبضہ میں چھوڑ دیا جائے۔

فتح فارس کے وقت عمان میں بھی شرف الدولہ کا گورنر استاد ہرمز حکومت کرتا تھا ۳۷۴ھ میں صمصام الدولہ نے عمان فتح کر کے استاد ہرمز کو قید کر دیا ۳۷۵ھ میں صمصام الدولہ کا ایک دیلمی امیر جس کا نام اسفار بن کردویہ تھا شرف الدولہ سے مل گیا اور یہ تجویز کی کہ جب تک شرف الدولہ فارس سے بغداد آئے اُسکے چھوٹے بھائی ابو نصر بہاء الدولہ کو بغداد میں اُسکا نائب بنا لے۔ مگر صمصام الدولہ نے اسفار ہی کے ایک امیر فولاد زماندار کو اس سے توڑ لیا اور فولاد نے اسفار کو شکست دیکر اہواز کی طرف بھگا دیا اور بہاء الدولہ کو جسکی عمر اسوقت پندرہ سال کی تھی صمصام الدولہ کے پاس بھیج دیا اُسنے اُسے قید کر دیا۔ اسی ۳۷۵ھ میں شرف الدولہ اہواز کی طرف بڑھا ابو الحسین احمد اصفہان میں فخر الدولہ کی حمایت میں آگیا۔ بعد میں اصفہان پر قبضہ کر لینے کا ارادہ کیا اہل اصفہان کی فوج نے اُسے پکڑ کر فخر الدولہ کے پاس بھیج دیا۔ فخر الدولہ نے اُسے قید کر دیا اور اپنی وفات سے پہلے فتنہ کے اندیشہ سے قتل کرا دیا۔ شرف الدولہ نے اہواز کے بعد بصرہ فتح کر لیا اور وہاں کا گورنر ابو طاہر فیروز کو شیراز کے پاس قلعہ فردوس میں قید کر دیا اور ۳۷۶ھ میں واسط پر قبضہ کر لیا۔ یہ حالت دیکھ کر صمصام الدولہ اُسکے پاس چلا آیا۔ شرف الدولہ نے اُسے بھی قلعہ فردوس میں قید کر دیا اور ۳۷۹ھ میں اپنے مرض موت میں اُسکو فتنہ کے اندیشہ سے اندھا کر دیا۔ صمصام الدولہ کو قید کرنیکے بعد شرف الدولہ بغداد کا امیر الامراء بن گیا مگر اسکے دو سال ۸ ماہ بعد مر گیا اور اُسکی جگہ ابو نصر بہاء الدولہ امیر الامراء بنایا گیا۔

شرف الدولہ کی وفات پر قلعہ فردوس کے محافظوں نے صمصام الدولہ اور ابو طاہر کو رہا کر دیا اور فولاد اور بہت سے دیلمی انکے ساتھ ہو گئے صمصام الدولہ نے شیراز لے لیا اور فوج کو آگے روانہ کیا۔ ابو طاہر راستہ ہی میں مر گیا ۳۸۰ھ میں بہاء الدولہ نے جو فوج اُسکی سرکوبی کو بھیجی اُسکو صمصام الدولہ کے سپہ سالار فولاد نے شکست دی اور آخر اس شرط پر صلح ہو گئی کہ فارس و ارجان صمصام الدولہ کے پاس اور خوزستان و عراق بہاء الدولہ کے پاس رہے۔ جن دنوں صمصام الدولہ اور بہاء الدولہ میں جنگ ہو رہی تھی عمرو لیث کے نواسے خلف بن احمد نے اپنے بیٹے کو بھیج کر کرمان فتح کر لیا مگر محرم ۳۸۳ھ میں صمصام الدولہ کی فوج نے اُسے سیرجان کے قریب شکست دیکر بھگا دیا۔ اور خلف بن احمد نے عہد شکنی کر کے پھر کرمان پر حملہ کیا مگر صمصام الدولہ کی فوج نے شکست دی۔

بختیار کے چھ بیٹوں کو عضد الدولہ نے قید کیا تھا شرف الدولہ نے انکو رہا کر کے شیراز میں جاگیریں دیدی تھیں شرف الدولہ کی وفات پر وہ پھر فارس کے ایک قلعہ میں قید کر دیئے گئے تھے۔ ۳۸۳ھ میں قلعدار کو رشوت دیکر قید سے رہا ہو گئے اور دیلمیوں کو ملا کر شورش برپا کی صمصام الدولہ کی فوج نے انکو شکست دیکر گرفتار کر لیا دو قتل اور باقی قید کر دیئے گئے اسی سال بہاء الدولہ نے عہد شکنی کر کے فارس فتح کر لینے کی کوشش کی۔ اسپر صمصام الدولہ نے چڑھائی کر کے خوزستان فتح کر لیا مگر ۳۸۴ھ میں بہاء الدولہ نے شکست دیکر خوزستان واپس لے لیا ۳۸۵ھ میں صمصام الدولہ نے ترکوں کے قتل عام کا حکم دیا بہت سے قتل ہوئے اور بہت سے مختلف علاقوں میں بھاگ گئے ۳۸۶ھ میں صمصام الدولہ

ایک سردار لشکرستان نامی نے بہاء الدولہ سے بصرہ چھین لیا۔ بہاء الدولہ نے فوج بھیجی لشکرستان نے شکست دی۔ اسپر بہاء الدولہ نے مہذب الدولہ والی بطیحہ کو لکھا کہ تم بصرہ لیلو مہذب الدولہ نے شکست دی اور آخر اس شرط پر صلح ہوگئی کہ لشکرستان بصرہ پر حکومت کریگا اور صمصام الدولہ مہذب الدولہ اور بہاء الدولہ تینوں کا خطبہ پڑھتا رہیگا۔ ۳۸۵ھ میں صمصام الدولہ کے سپہ سالار ابوعلی بن استاد ہرمز نے بہاء الدولہ کی فوجوں کو شکست دیکر بہت سے خوزستان کا حصہ فتح کر لیا مگر ۳۸۸ھ میں صمصام الدولہ کے مارے جانے کی خبر سنکر اُسنے بہاء الدولہ کی اطاعت قبول کر لی۔ صمصام الدولہ کے قتل کی کیفیت اسطرح ہے کہ بختیار کے بیٹے ابو القاسم اور ابو نصر موکلوں کو دھوکا دیکر قید سے نکل آئے اور ارجان میں جاکر انہوں نے بہت سی جمعیت اکٹھی کر لی اسوقت اسکے کمانڈر انچیف ابوعلی استاد ہرمز کی بھی فوج بگڑ گئی اور صمصام الدولہ کو اُسی کے آدمیوں نے پکڑکے ابو نصر بن بختیار کے پاس بھیجدیا اور اُسنے اُسے قتل کرا دیا۔

صمصام الدولہ ایک ماہ کم چار سال بغداد کا امیر الامراء رہا پھر دو برس قید رہا اور ۹ سال ۹ ماہ فارس کا بادشاہ رہا مورخین نے اسکو کریم و حلیم لکھا ہے۔

(۹) ابو الفوارس شرف الدولہ شیرذیل۔ ناصر الدولہ ہمدانی کے بیٹے ابو طاہر ابراہیم اور ابو عبد اللہ حسین بغداد میں آگئے تھے اور شرف الدولہ کے پاس رہتے تھے ۳۷۹ھ میں شرف الدولہ سے اجازت لیکر اپنے وطن موصل کو روانہ ہوگئے بعد میں مشیروں کی صلاح سے کہ انکا موصل جانا مناسب نہیں شرف الدولہ نے انھیں راستے سے واپس چلے آنے کا حکم بھیجا اور اپنے موصل کے گورنر ابو نصر خواشادہ کو لکھا کہ انکو موصل میں داخل نہونے دے۔ مگر وہ واپس نہ ہوئے اور شہر کے باہر پہنچکر ڈیرا ڈالدیا۔ اہل موصل انسے مل گئے اور موصل کے دیلمیوں اور ترکوں کو مار کر نکالدیا۔ انکو ابراہیم اور حسین جب موصل میں داخل ہوئے تو خواشادہ اور انکے ہمراہیوں کو امن و امان کیساتھ بغداد کیطرف روانہ کر دیا۔ اسی سال ماہ جمادی الآخر میں شرف الدولہ کا انتقال ہو گیا اور بہاء الدولہ بغداد کا سلطان اور امیر الامراء بنایا گیا۔

(۱۰) ابو نصر فیروز بہاء الدولہ ۳۷۹ھ میں ترکوں اور دیلمیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ ۱۲ دن کی لڑائی کے بعد دیلمی بغداد سے نکل گئے انکا زور ٹوٹ گیا اور ترکوں کی قوت زور پکڑ گئی ۳۸۰ھ میں بہاء الدولہ صمصام الدولہ سے لڑنے اہواز کیطرف گیا تو تمام بغداد میں سنی اور شیعوں میں فساد برپا ہوگیا مہینے ہنگامہ برپا رہا طرفین کے بہت سے آدمی مارے گئے آخر اسکی واپسی پر امن قائم ہوا ۳۸۰ھ میں بہاء الدولہ نے سید رضی کے والد ابو احمد حسین کو علویوں کی نقابت اور امارت حج پر مقرر کیا (عضد الدولہ نے انکو معزول کر دیا تھا)

۳۸۱ھ میں بہاء الدولہ نے ابو الحسین ابن معلم کی صلاح سے جو اسکی ناک کا بال بنا ہوا تھا طایع کو گرفتار کر لیا اُسکے گھر کا سب مال منگوا لیا اور قادر باللہ کو خلیفہ بنا لیا جسنے بہاء الدولہ کو محل کے دروازے سے باہر ہر چیز کا مالک و مختار بنا دیا چونکہ ابن معلم کی صلاح سے بڑے بڑے امور جاری ہوتے تھے ۳۸۲ھ میں لشکریوں نے ہجوم کر کے بہاء الدولہ سے ابن معلم کو مانگ لیا اور گلا گھونٹ کر دفن کر دیا۔ ۳۸۶ھ میں باد مارا گیا اور اُسکا بھانجا ابو علی بن مروان حصن کیفا پر قابض ہوا ابراہیم اور حسین آگے لڑنے نکلے مگر شکست کھا کر بھاگ گئے اسوقت ابو ذواد محمد بن مسیب عقیلی نے موصل پر قبضہ کر لیا ۳۸۷ھ میں ابو ذواد مر گیا تو اُسکے بھائی علی اور قلد موصل پر مشترکہ حکومت کرنے لگے۔ عراق کا تمام وہ حصہ جو فرات کے قریب ہے مقلد کی نقابت و نگرانی میں تھا۔ بغداد میں بھی اُسکا ایک نائب رہتا تھا بہاء الدولہ کا دس ہزار دینار سالانہ خراج مقرر کر دیا تھا تھوڑے دنوں بعد مقلد نے اپنی قوت و شوکت بڑھا کر بغداد فتح کرنے کی کوشش کی مگر ۳۹۱ھ میں اپنے ترکی غلام نے اُسے مار ڈالا اور اُسکا بیٹا قرواش اسکی جگہ بادشاہ ہوا ۳۸۳ھ میں ابو الحسن علی بن مزید الی حلہ نے بغاوت کی بہاء الدولہ نے شکست دیکر اُسے مطیع کر لیا ۳۸۸ھ میں بختیار کے بیٹے صمصام الدولہ کو مار کر فارس کے بادشاہ ہوگئے اور ابو علی بن استاد ہرمز اہواز میں بہاء الدولہ کے پاس چلا گیا تو بہاء الدولہ نے کل خوزستان پر قبضہ کر لیا اور فارس پر حملہ کر کے شیراز فتح کر لیا ابو نصر بن بختیار بلاد دیلم

لہ اس زمانہ میں قرمطیوں نے پھر زور پکڑا تھا انکا نائب بغداد میں رہتا اور شہر کا انتظام کرتا تھا صمصام الدولہ نے انکے آدمی گرفتار کر لیا اور ۳۷۵ھ میں قرمطیوں نے کوفہ میں ہنگامہ برپا کر دیا اور شرف الدولہ کے نام کا خطبہ بند کر دیا۔ مگر صمصام الدولہ کی فوج نے شکست دیکر اُنکی قوت توڑ دیا بہت قتل ہوئے اسیر ہوئے اور انکی دھاک جاتی رہی۔ ورنہ انکا ایسا زور تھا کہ عضد الدولہ ایسا بادشاہ بھی انکو کچھ نہیں دیتا تھا بلکہ کئی جاگیریں دیکر ساکت رکھا تھا۔

کیا اور اسکا بھائی ابوالقاسم ولد الی الطیب کے پاس بھاگ گیا۔ اسکے بعد بہاء الدولہ کی فوج نے کرمان بھی فتح کرلیا۔ اسکے بعد بہاء الدولہ نے
اہواز میں قیام کیا اور بغداد میں ابوعلی بن استاد ہرمز کو عمید العراق کا خطاب دیکر اپنا نائب مقرر کیا۔ اسوقت سے بویہ خاندان کے بادشاہ
خود تو اہواز میں رہنے لگے اور بغداد میں اپنا نائب رکھنے لگے (۳۸۹ھ)

ابن اثیر لکھتا ہے کہ ۳۸۹ھ میں بغداد میں سُنیوں نے شیعوں کی عید غدیر کے مقابلہ میں ۲۶ ذی الحجہ کو حضرت رسول خدا اور حضرت ابوبکر کے
غار میں چھپنے کی یادگار میں عید منائی۔ نہایت خوشی اور زینت کی اور عاشورہ کے مقابلہ میں ۱۸ محرم کو مصعب بن زبیر کے مارے جانے کی
یادگار میں نہایت سختی سے ماتم کیا۔ حالانکہ ہجرت ۲ ربیع الاول کو ہوئی تھی اور مصعب ۱۲ جمادی الآخر کو مارا گیا تھا۔ ۳۹۰ھ میں ابو نصر بن بختیار نے
دیلم سے جمعیت بہم پہنچا کر کرمان کا بہت سا علاقہ فتح کرلیا۔ مقام دارزین میں بہاء الدولہ کی فوج سے سخت لڑائی ہوئی۔ مگر اسی ہنگامہ میں ابو نصر
کو اسی کے ایک ملازم نے قتل کر ڈالا اور اسطرح پھر کرمان پر بہاء الدولہ کا قبضہ ہوگیا۔ ۳۹۱ھ میں طاہر بن خلف نے جیرفت اور کرمان کا
اور بہت سا علاقہ فتح کرلیا مگر پھر بہاء الدولہ کی فوج نے اُسے شکست دیکر کرمان کیطرف بھگا دیا۔ ۳۹۲ھ میں قرواش بن مقلد نے علی بن مزید کو
ملاکر بہاء الدولہ کے عراق کے علاقوں پر حملہ کیا مگر بہاء الدولہ کے نائب بغداد نے اُن کو مدائن اور کوفہ پر شکست دیکر بھگا دیا۔ ۳۹۳ھ میں
بغداد میں پھر سُنّی شیعہ میں فساد ہوا نائب بغداد نے مفسدوں کا قلع قمع کرکے اور شیخ مفید کو شہر بدر کرکے امن قائم کردیا اور سنی شیعہ
دونوں کو اپنے مذہب کے اظہار کی مخالفت کردی۔ ۳۹۴ھ میں مہذب الدولہ کے ایک امیر ابوالعباس بن واصل نامی نے مہذب الدولہ کو
نکالکر بطیحہ پر قبضہ کرلیا اور بطیحہ میں اپنا نائب چھوڑ کر لشکرستان سے بصرہ چھین لیا مہذب الدولہ اور لشکرستان بغداد آگئے ۳۹۵ھ میں
نائب بغداد نے بطیحہ کو ابوالعباس سے چھینکر مہذب الدولہ کو اُسکے ملک پر بحال کردیا۔ مہذب الدولہ نے پچاس ہزار دینار سالانہ خراج بہاء الدولہ کو
دینا منظور کیا۔ اسکے بعد ابوالعباس نے بہاء الدولہ پر چڑھائی کی اور شکست دیکر اہواز فتح کرلیا۔ بہاء الدولہ نے ابوالعباس کے دار الامارہ بصرہ پر
چڑھائی کردی۔ پھر ابوالعباس نے بہاء الدولہ سے صلح کرکے بصرہ کیطرف مراجعت کی۔ ۳۹۴ھ میں بہاء الدولہ نے نقیب ابو احمد کو جنہیں پہلے
نظر بند کردیا تھا پھر اُنکے عہدہ پر بحال کردیا۔ اور طاہر ذو المناقب خطاب عطا کیا۔ اور ۳۹۶ھ میں انکو زیادہ ضعیف ہوجانے پر انکے چھوٹے
بیٹے سید رضی کو عراق کے علویوں کا نقیب بناکر رضی ذو الحسبین اور بڑے بیٹے کو مرتضےٰ ذو المجدین کا خطاب عطا کیا۔ ابو احمد ۴۰۰ھ میں
انتقال کرگئے۔ ۳۹۶ھ میں ابوالعباس نے پھر اہواز پر حملہ کردیا بہاء الدولہ فوج کی کمی کے باعث اہواز چھوڑ کر ہٹ گیا۔ ابوالعباس اہواز
فتح کرکے آگے بڑھا مگر بہاء الدولہ سے شکست کھا کر واپس بصرہ چلا گیا۔ اب بہاء الدولہ کی فوج نے بصرہ کا محاصرہ کرلیا۔ اور ابوالعباس کو
شکست دیکر بصرہ پر قبضہ کرلیا۔ ابوالعباس بھاگتا ہوا پکڑا گیا اور اسکا سر بہاء الدولہ کے پاس بھیجدیا گیا۔ ۳۹۷ھ میں بدر بن حسنویہ پر چڑھائی
کیگئی اُسنے روپیہ دیکر صلح کرلی۔ رجب ۳۹۸ھ میں باب البصرہ کے چند عباسیوں نے کرخ کی مسجد میں آکر شیخ مفید کو جو وہیں بیٹھے ہوئے تھے
بہت ایذا پہنچائی اور خوب گالیاں دیں۔ اسپر سُنی شیعہ کے درمیان سخت ہنگامہ برپا ہوگیا بہاء الدولہ نے کچھ لوگوں کو گرفتار کرکے اور شیخ
مفید کو شہر بدر کرکے امن قائم کردیا شیخ مفید پھر تھوڑے دنوں بعد بلا لئے گئے۔ ۴۰۱ھ میں قرواش بن مقلد نے اپنے تمام علاقہ موصل
انبار، مدائن اور کوفہ وغیرہ میں حاکم بامر اللہ خلیفہ مصر کا خطبہ جاری کردیا قادر باللہ عباسی نے بہاء الدولہ سے فریاد کی بہاء الدولہ کے حکم سے
اسکے بغداد کے نائب عمید الجیوش نے قرواش پر چڑھائی کردی۔ قرواش نے معذرت کی اور پھر قادر باللہ کا خطبہ جاری کردیا۔ ۴۰۱ھ میں بہاء الدولہ کا
بغداد کا نائب عمید الجیوش ابوعلی بن استاد ہرمز جو نہایت لائق فائق اور نیک نیت سردار تھا فوت ہوگیا اور فخر الملک ابو غالب محمد بن علی
اسکی جگہ بغداد کا نائب مقرر ہوا فخر الملک اول شخص ہے جسنے شبرات کے دن فقیروں کو حلوا تقسیم کیا۔ ۵ جمادی الآخر ۴۰۳ھ کو بہاء الدولہ
بھی بعارضہ صرع بمقام ارجان فوت ہوگیا نجف اشرف میں امیر المومنین کے قریب باپ عضد الدولہ کے پاس دفن کیا گیا اسکے بعد اسکا بیٹا سلطان الدولہ
عراق خوزستان اور فارس کا بادشاہ ہوا مگر پہلے ہم فخر الدولہ کی اولاد کا حال بیان کرتے ہیں۔

۱۱ مجد الدولہ ابو طالب رستم بن فخر الدولہ ۱۲ ابو طاہر شمس الدولہ ۱۳ ابو الحسن علاء الدولہ ۳۸۷ھ میں فخر الدولہ

کی وفات پر رے اور اصفہان کا علاقہ مجد الدولہ کو اور ہمدان کا علاقہ شمس الدولہ کو ملا اور ان دونوں کی کم سنی کے سبب انکی والدہ سیّدہ دونوں بڑی لیکی
مدد سے تمام سلطنت کا انتظام کرتی رہی۔ اور اپنے دستخطوں سے فرمان صادر کرتی رہی۔ عورت کو سلطنت کرتے دیکھکر قابوس نے جرجان سے استر آباد
تک کا علاقہ اور پھر رویان و سالوس بھی فتح کر لئے۔ اور اپنی حمایت کے لئے محمود غزنوی سے دوستی کر لی تاکہ رے کی افواج سے امن میں رہے۔ ۳۹۳ھ
میں وزیر ضبّی بھاگ کر بدر بن حسنویہ کے پاس چلا گیا اور اسکی جگہ خطیر ابو علی وزیر بنایا گیا۔ اسکی وزارت میں سیّدہ کے اقتدار میں فرق آگیا اور وہ
ناراض ہو کر بدر کے پاس چلی گئی اور ۳۹۷ھ میں بدر اور اپنے دوسرے بیٹے شمس الدولہ کے ساتھ رے کو فتح کر کے مجد الدولہ کو قید کر کے
شمس الدولہ کو رے کا بادشاہ بنا دیا۔ اور سیّدہ تو امور مملکت پر حاوی ہو گئی۔ بدر اپنے ملک کو واپس چلا گیا۔ برس دن بعد پھر سیّدہ نے شمس الدولہ سے
ناراض ہو کر مجد الدولہ کو بحال کر دیا اور شمس الدولہ اپنے علاقہ میں واپس آگیا۔

سیّدہ نے اپنے ماموں کے بیٹے ابو جعفر علاء الدولہ بن کاکویہ کو ۳۹۸ھ میں اصفہان کا گورنر بنا دیا۔ ۴۰۵ھ میں بدر اپنے ہی آدمیوں کے ہاتھ سے
مارا گیا اور شمس الدولہ نے طاہر بن ہلال بن بدر کو گرفتار کر کے اسکے بہت سے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ ہلال بن بدر کو ۴۰۱ھ سے فخر الملک نائب
بغداد نے قید کر رکھا تھا اس موقع پر سلطان الدولہ کے حکم سے اسے رہا کر دیا اور بہت سی فوج دیکر اپنا ملک چھڑانے کے لئے روانہ کیا مگر ذیقعدہ
۴۰۵ھ میں شمس الدولہ نے شکست دی اور ہلال پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔ اسطرح بنی حسنویہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ بدر کی مملکت قبضہ کر کے
شمس الدولہ نے اسی ۴۰۵ ہجری میں رے فتح کر لیا۔ مجد الدولہ اور سیّدہ دماوند کیطرف بھاگ گئے مگر پھر فوج کے اوہام سے مجبور ہو کر شمس الدولہ
ہمدان کو چلا گیا اور مجد الدولہ اور سیّدہ کو لکھ گیا کہ رے میں آکر اپنے ملک پر قابض ہو جائیں۔ شمس الدولہ ۴۱۲ھ میں مر گیا۔ اسکا بیٹا
سماء الدولہ بادشاہ ہوا مگر ۴۱۴ھ میں ابو جعفر بن کاکویہ نے ہمدان فتح کر کے سماء الدولہ کے ملک پر قبضہ کر لیا۔

جبتک مجد الدولہ کی والدہ زندہ رہی اُسکے ملک میں رونق تمام قائم رہی۔ ۴۱۹ھ میں اسکے مرتے ہی بدنظمی واقع ہو گئی اور آخر ۴۲۰ھ
میں محمود غزنوی نے رے پر قبضہ کر لیا اور مجد الدولہ کو گرفتار کر کے غزنی بھیجدیا۔ اسطرح عراق عجم سے بنی بویہ کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔
اصفہان ہمدان وغیرہ کا بادشاہ علاء الدین بن کاکویہ پھر تو رے لڑتا کبھی غالب کبھی مغلوب ہوتا ۴۳۳ھ میں مر گیا اور اسکا بیٹا ظہیر الدین ابو منصور
اسکی جگہ بادشاہ ہوا مگر محرم ۴۴۳ھ میں طغرل بیگ سلجوقی نے بنی کاکویہ کا ملک فتح کر لیا اور رے کو اپنا دار السلطنت بنایا۔ اس وقت
فخر الدولہ بویہی کی سلطنت اصفہان۔ رے۔ ہمدان وغیرہ بالکل منقرض ہو گئی۔ اور خاندان بویہ میں سے صرف ابو کالیجار بن سلطان الدولہ
کے پاس عراق اور فارس کرمان باقی رہ گیا۔ لہذا ہم پھر ۴۰۳ھ وفات بہاء الدولہ سے اپنے سلسلہ بیان پر آجاتے ہیں۔

(۱۴) ابو شجاع سلطان الدولہ۔ بہاء الدولہ کی وفات پر ارجان سے شیراز میں آکر ایک بھائی جلال الدولہ ابو طاہر کو بصرہ
کا اور دوسرے بھائی ابو الفوارس کو کرمان کا گورنر مقرر کیا۔ محرم ۴۰۶ھ میں بغداد میں سنّی شیعہ میں جھگڑا ہوا چاہا۔ فخر الملک نے یوم عاشورہ کی ماتم داری
اور لباس عزا پہننے کی ممانعت کر کے فتنہ کو دفع کیا۔ ۴۰۸ھ میں پھر بغداد میں سنّی شیعہ میں فساد شدید برپا ہوا۔ اسی سال خلیفہ قادر باللہ نے
معتزلہ اور شیعہ کی رد میں ایک رسالہ لکھا۔ وہ جمعہ کو مساجد میں سنایا جاتا تھا۔ اور حکم تھا کہ جو کوئی اسکے مضامین کی بابت مناظرہ کرے اسکو سزا دیجائے۔
۴۰۷ھ میں فخر الملک کو گرفتار کر کے … بلا کر قتل کرا دیا اور ابو محمد حسن بن سہلان کو اسکی جگہ مقرر کیا۔ ۴۰۹ھ میں بغداد میں پھر سنّی
شیعہ میں فساد برپا ہوا۔ ابن سہلان نے عباسیوں کے ایک گروہ اور شیخ مفید کو شہر بدر کر کے امن قائم کر دیا۔ ۴۰۸ھ میں ابو الفوارس نے بغاوت
کر کے شیراز فتح کر لیا۔ سلطان الدولہ کی فوج نے اسے شکست دیکر شیراز سے اور پھر کرمان تک سے نکال دیا۔ لیکن ابو الفوارس سلطان محمود کی امداد سے
بست سے مدد لا کر پھر کرمان و شیراز پر قابض ہو گیا۔ مگر ۴۰۹ھ میں سلطان الدولہ نے شیراز و کرمان فتح کر لیا۔ اور بعد میں ابو الفوارس کا قصور
معاف کر کے اسے کرمان پر بحال کر دیا۔ ۴۰۹ھ میں سلطان الدولہ بغداد میں آیا۔ جلال الدولہ کے تنزل کے وقت تو بہت تنگی تھی اسکے لئے پانچ وقت
مقرر ہوئے۔ ۴۱۱ھ میں لشکریوں نے سلطان الدولہ کو مجبور کیا کہ وہ فارس کو واپس جائے۔ اور اسکا بھائی ابو علی
مشرف الدولہ عراق کا والی بنایا جائے۔ پس سلطان الدولہ نے مشرف الدولہ کو عراق کا حاکم بنا کر ابن سہلان کو ساتھ لیکر

فارس کیطرف روانہ ہوگیا اور تستر میں پہنچا ابن سہلان کیساتھ بغداد پر فوج روانہ کردی کہ مشرف الدولہ کو نکالدے واسط کے قریب ابن سہلان نے
شکست کھائی اور پکڑا گیا اندھا کردیا گیا۔ اسکے نتیجہ سے سنہ ۴۱۱ھ میں مشرف الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور خلیفہ نے اُسے شہنشاہ کا خطاب عطا کیا
سنہ ۴۱۲ھ میں جلال الدولہ نے بھی بصرہ میں اسکا خطبہ پڑھدیا۔ اسی سال سلطان الدولہ نے اہواز فتح کرلیا اور واسط میں آگیا اور آخر
سنہ ۴۱۳ھ میں اس شرط پر صلح ہوگئی کہ مشرف الدولہ صرف عراق پر حکومت کریگا اور اہواز۔ فارس اور کرمان سلطان الدولہ کے پاس رہیں گے۔ شوال
سنہ ۴۱۵ھ میں سلطان الدولہ بمقام شیراز فوت ہوگیا۔ اسکے وزیر اعظم ابو محمد بن مکرم نے اہواز سے اسکے بیٹے ابو کالیجار کو بادشاہ بنانیکے لئے طلب کیا
بلایا اور ترکوں کا سردار عادل ابو المنصور بن مافنہ کرمان میں جاکر قوام الدولہ ابو الفوارس کو اپنے ساتھ ابو کالیجار کے آنے سے پہلے شیراز
میں لایا اور اُسے بادشاہ بنالیا۔ اُسنے آتے ہی وزیر ابن مکرم کو قتل کردیا۔ ابو کالیجار نے شیراز پر چڑھائی کی اور ابو الفوارس کو شکست دیکر
کرمان کیطرف بھگادیا اور تمام بلاد فارس پر قابض ہوگیا۔ اسکے بعد ابو الفوارس اور ابو کالیجار میں مدتوں لڑائی ہوتی رہی۔ آخر کو
سنہ ۴۱۷ھ میں یہ قرار پایا کہ فارس ابو کالیجار کے پاس اور کرمان ابو الفوارس کے پاس رہے۔

(۱۵) ابو علی حسن مشرف الدولہ سنہ ۴۱۱ھ میں بغداد کا شہنشاہ مقرر ہوا۔ ۵ سال حکومت کرکے ربیع الاول سنہ ۴۱۶ھ میں انتقال کرگیا۔

(۱۶) ابو طاہر جلال الدولہ مشرف الدولہ کی وفات پر چونکہ جلال الدولہ بصرہ اور واسط میں اپنے بھتیجے ابو کالیجار کا خطبہ پڑھتا تھا
اور اہل بغداد نے ابو کالیجار کو بغداد میں بادشاہ بنانے کیلئے طلب کیا۔ چونکہ ابو کالیجار ان دنوں ابو الفوارس سے لڑائیوں میں مصروف تھا
اس سبب سے وہ وعدہ تو کرتا رہا مگر آیا نہیں۔ ادھر سنہ ۴۱۷ھ میں بغداد میں ترکوں نے سخت ہنگامہ برپا کردیا اور کرخ میں آگ لگادی اور سکال بد نظمی
پھیل گئی۔ اسپر بغداد کے ترکوں نے سنہ ۴۱۸ھ میں جلال الدولہ کو بصرہ سے بلاکر بغداد کا بادشاہ بنالیا۔ اس علاقہ میں جو بغداد۔ کوفہ۔ بصرہ اور
واسط کے درمیان واقع ہے بنی خفاجہ رہتے تھے سنہ ۴۱۷ھ میں اُنکے سردار منیع بن حسان نے ابو کالیجار کا خطبہ پڑھدیا۔
سنہ ۴۱۹ھ میں ابو کالیجار نے فوج بھیجکر جلال الدولہ کے بیٹے ملک العزیز سے بصرہ چھین لیا۔ اسی سال ابو الفوارس کی وفات پر کرمان میں اسکا خطبہ
پڑھا گیا۔ سنہ ۴۲۰ھ میں نور الدولہ دبیس امیر حلہ و نیل نے بھی ابو کالیجار کا خطبہ پڑھدیا اور ابو کالیجار نے واسط پر قبضہ کرلیا۔ اسکے بعد ابو کالیجار
بغداد پر چڑھائی کرنیکی تیاری کررہا تھا کہ جلال الدولہ نے اہواز فتح کرلیا۔ ابو کالیجار واسط سے اسکی طرف چلا جلال الدولہ اہواز سے واسط کی
طرف بڑھا لڑائی ہوئی ابو کالیجار شکست کھاکر بحال خراب اہواز میں آیا اور جلال الدولہ نے پلٹکر واسط پر پھر قبضہ کرلیا اور ملک العزیز کو وہاں
چھوڑکر بغداد کیطرف مراجعت کی۔ پھر سنہ ۴۲۱ھ سے سنہ ۴۲۲ھ تک بصرہ کی حکومت پر کبھی جلال الدولہ کا قبضہ رہا کبھی ابو کالیجار کا ہوجاتا رہا اور آخر
ابو کالیجار ہی کے قبضہ میں رہا۔ سنہ ۴۲۲ھ میں قادر باللہ کی وفات پر جلال الدولہ نے اسکے بیٹے قائم کو خلیفہ بنایا ابو کالیجار نے بھی قائم کا خطبہ
جاری کردیا۔ اسی سال سنی شیعہ کے درمیان تمام بغداد میں فتنہ کی آگ بھڑک گئی [illegible] اور بہت بازار جلادیئے اور فوج جلال الدولہ
کی بگڑگئی [illegible] سنہ ۴۲۳ھ میں ترکوں نے جلال الدولہ کا محل لوٹ لیا [illegible] چلا آیا مگر ۴۳ دن کی غیبت کے بعد ترکوں نے
معذرت کرکے پھر بغداد میں بلالیا۔ [illegible] سنہ ۴۲۴ھ [illegible] سنہ ۴۲۵ھ میں [illegible] جلال الدولہ کو بلالیا
گیا۔ سنہ ۴۲۸ھ میں ابو کالیجار اور جلال الدولہ میں صلح ہوگئی اور ابو کالیجار کے بیٹے ابو منصور کی شادی جلال الدولہ کی بیٹی سے ہوگئی۔ سنہ ۴۲۹ھ میں
خلیفہ قائم نے جلال الدولہ کو ملک الملوک کا خطاب دیا۔ [illegible] سنہ ۴۳۵ھ میں جلال الدولہ نے بغداد میں رحلت کی [illegible] لکھا ہے کہ یہ بڑا دیندار
بادشاہ تھا صلحاء کی زیارت کو جاتا [illegible] تھا۔

(۱۷) حسام الدولہ ابو کالیجار مرزبان جلال الدولہ کی وفات پر ترکوں نے بغداد میں ابو کالیجار کا خطبہ [illegible] سلطان [illegible] کی سلطنت
[illegible] ہوگیا [illegible] جمادی الاول سنہ ۴۴۰ھ [illegible] انتقال کرگیا اسکا بیٹا [illegible]

(۱۸) ملک الرحیم ابو نصر خسرو فیروز [illegible] ابو کالیجار کی وفات [illegible] بادشاہ [illegible] بغداد
[illegible] خوزستان [illegible] بصرہ [illegible]

خانہ جنگی جو ۴۳۲ھ کو صلحنامہ سے جاتی رہی تھی پھر پیدا ہو گئی چنانچہ ملک الرحیم اور ابو منصور میں فارس و اہواز کی حکومت کی بابت جنگ ہوتی رہی یہانتک
کہ ۴۳۳ھ میں ملک الرحیم نے رامہرمز اصطخر اور شیراز فتح کر لیا۔ ابو منصور نے ارجان میں پناہ لی اور طغرل بیگ سے جو اسوقت اصفہان فتح
کر چکا تھا اطاعت قبول کر کے مدد مانگی۔ ملک الرحیم سلجوقی لشکر کی آمد کی خبر سنکر اہواز میں چلا آیا مگر ابو منصور نے سلجوقی فوج کیساتھ
آکر اہواز فتح کر لیا ملک الرحیم بدقت تمام واسط میں چلا آیا۔ اسی سال خارجیوں نے اپنے سردار ابن محمد کو راشد باللہ کے خطاب سے عمان کا بادشاہ
بنا لیا خلیفہ کا رئیس الرؤساء علی بن حسین بن محمد متعصب سنی تھا اور ملک الرحیم کے نائب بساسیری جو شیعہ تھا سخت دشمنی رکھتا تھا۔
صفر ۴۴۳ھ میں رئیس الرؤساء نے بغداد کی تمام سنیوں کو شیعوں کے مقابلہ پر چڑھا دیا اور ایسا سخت فتنہ برپا ہوا کہ کبھی اس سے پہلے نہیں ہوا
تھا بساسیری نے بہت کوشش کی کہ فتنے کو فرو کرے مگر رئیس الرؤساء نے کسی طرح فساد کو فرو ہونے دینا نہ چاہا بساسیری خاموش ہو بیٹھا۔
تمام اہلسنت شیعوں پر پل پڑے محلہ کرخ کا پانی بند کر دیا اور رئیس الرؤساء نے ابو عبد اللہ ابن جلاب کو کہ کبار علمائے امامیہ سے تھے قتل
کرا دیا اور کاظمین پر چڑھائی کر کے امام موسی کاظم اور امام محمد تقی کے روضوں کو مسمار کر دیا اور مقبروں میں آگ لگا دی۔ قبریں کھود
ڈالیں مگر ملبہ کی کثرت کی وجہ سے لاشیں نہ نکال سکے شیخ ابو جعفر طوسی بہزار دقت کسی طرف چلے گئے تھے انکے کتب خانہ اور گھر میں آگ لگا دی
ان حرکتوں کے جواب میں عوام شیعہ نے مشہد امام اعظم ابو حنیفہ کا مقبرہ جلا دیا اور مدرس حنفی ابو سعد سرخسی کو قتل کر ڈالا بمشکل یہ فساد دفع ہوا۔
محرم ۴۴۴ھ میں ترکوں نے پھر کرخ میں آگ لگا دی۔ قائم نے ترکوں کو دبا کر امن قائم کر دیا۔ ۴۴۴ھ میں قائم نے پھر ایک محضر مصر کے
علوی خلفاء کے قدح نسب میں تیار کرایا اور اسپر علویوں عباسیوں فقیہوں اور قاضیوں کے دستخط کرائے اور اسکی نقلیں ملکوں اور شہروں میں
بھیجیں۔ ۴۴۴ھ میں ابو علی کیخسرو نے بصرہ میں بغاوت کی ملک الرحیم نے بساسیری کو اسکی سرکوبی کو روانہ کیا بساسیری نے بصرہ فتح کر لیا
ابو علی کیخسرو طغرل کے پاس اصفہان چلا گیا طغرل نے جرباذقان کا علاقہ اسے جاگیر میں دیدیا۔ اسی سال فولاد ستون نے شیراز میں
طغرل کا خطبہ پڑھوا دیا اور طغرل کے بعد ملک الرحیم کا اور آخر میں اپنا نام لیا۔
۴۴۷ھ میں طغرل سلجوقی نے بغداد فتح کر کے ملک الرحیم کو گرفتار کر لیا اور بنی بویہ کی سلطنت کا خاتمہ کر دیا جسکی کیفیت فصل سوم چھبیسویں
عباسی خلیفہ قائم کے حال میں لکھی جا چکی ہے فولاد ستون کو اسکے ایک امیر نے ۴۴۸ھ میں بغاوت کر کے قید کر دیا وہ قید ہی میں مر گیا۔
۴۵۵ھ میں طغرل مر گیا الپ ارسلان بادشاہ ہوا تو ابو علی کیخسرو ارسلان کے پاس چلا گیا اور اس نے اسکی بڑی تعظیم و تکریم کی
نوبندجان اور کرمان شاہ کا علاقہ اسے دیدیا اور وہ بعزت و احترام وہاں حکومت کرتا ۴۸۷ھ میں مر گیا اور پھر بنی بویہ کی سلطنت
بالکل خاتمہ ہو گیا۔

فصل پنجم سلجوقیان — ۴۲۹ھ سے ۷۰۰ھ تک (۱۰۳۷ء سے ۱۳۰۰ء) مدت ۲۳۱ سال

تاریخ اسلام میں سلجوقیوں کا زمانہ مسلمانوں کے نہایت عروج و اقبال کا زمانہ تھا ... بغداد کی خلافت کا صرف
نام ہی نام باقی رہ گیا تھا وہ وسیع و عظیم الشان سلطنت جو کبھی بغداد کے ایک خلیفہ کے زیر نگین ہوتی تھی اسوقت کثیر التعداد خاندانوں میں تقسیم
ہو چکی تھی بلکہ خلفائے فاطمیہ مصر کے سوا کوئی حکومت شاہنشاہی کے استحقاق کا دعوی نہیں کر سکتی تھی ہسپانیہ افریقہ
با وقعت صوبہ مصر کے عرصہ دراز سے حکومت بغداد کے اثر سے آزاد ہو چکے تھے شام کا شمالی حصہ الجزیرہ ... کے قبضہ میں تھا
جنمیں سے بعض شاہی خاندانوں کے بانی تھے ایران خاندان بویہ مختلف شاخوں میں منقسم تھا جنکے خیالات شیعی تھے ... خلفاء بغداد کی برائے
نام عظمت بھی باقی نہ رکھی تھی یہ خاندان ایک دوسرے سے لڑ کر ... سلطنت کی قوت کو ضعیف کر رہے تھے ...
... ضعف و نفاق کو دور کر کے ... اسوقت نہایت قوی ... ترکوں کی ... انکی کوشش نے
حکومت اسلام میں دوبارہ جان ڈال دی۔ سلجوقیوں کی اصل ... سلجوق کی نسل سے ہے ایک شخص تقاق بن دقاق نامی ... کا
سپہ سالار تھا۔ وہ ... مسلمانوں کی سرحد ... میں چلا آیا ... ماوراء النہر ...
اسلام قبول کر لیا ... ترکستان کا بادشاہ ... ترک سامانی خراج لینے آئے تو

سلجوق نے شاہ ماوراء النہر کیطرف سے یہ کہکر مقابلہ کیا کہ مسلمان کافروں کو خراج نہیں دینگے اور ترکوں کو شکست دی۔ اس سے سلجوق بہت نامور ہوگیا اسکے بعد جب ابراہیم سامانی نے سلجوق کی مدد سے ایلک خاں پر فتح پائی تو سلجوق کا نام اور بھی روشن ہوا سلجوق کا بیٹا میکائیل ایلک خاں کی جنگ میں مارا گیا اور میکائیل کے چاروں بیٹے طغرل بیگ محمد جغری بیگ داؤد بیغو اور ابراہیم ینال اپنے دادا سلجوق کے پاس تربیت پاتے رہے۔ بڑے ہوکر یہ ایسے زبردست ہوئے کہ ماوراء النہر و ترکستان کے بادشاہ ان سے ڈرنے لگے اور یہ اُنکے علاقے دبانے لگے۔ ایلک خانی تمام سلاطین گردونواح کو جمع کرکے سلجوقیوں کی بیخکنی کرنی چاہی اسپر جغری بیگ خراسان اور آرمینیا سے ہوتا ہوا روم میں عیسائیوں سے جنگ کرنے چلا گیا۔ اور وہاں بہت سے قلعے فتح کئے اور بہت سا مال غنیمت لیکر واپس آیا۔ اور طغرل و جغری بیگ دونوں بھائی ملکر علاقہ بلخ میں اپنا زور دکھانے لگے جس زمانہ میں سلطان محمود اور قدر خان کاشغر نے باہم ملکر ایلک خاں کو سمرقند سے نکالا ہے اس زمانہ میں سلجوقیوں کا بھی زور گھٹتا گیا لیکن مسعود بن محمود کے زمانہ میں جغری بیگ مرو اور ہرات پر قابض ہوگیا۔ اور خراسان میں نیشاپور کو طغرل بیگ نے اپنا دارالحکومت بنایا جب مسعود نے چڑھائی کی تو دونوں بھائیوں نے ملکر شکست دی اور سلجوقیوں کی سلطنت خراسان میں قائم ہوگئی اگرچہ نام جغری بیگ کا دارالحکومت مرو اور طغرل بیگ کا نیشاپور تھا مگر یہ دونوں بھائی ملکر کمال اتحاد سے حکومت کرتے تھے جغری بیگ خراسان پر متمکن رہا اور طغرل بطور سپہ سالار ملک فتح کرتا رہا۔

خراسان پر مسلط ہوکر سلاجقہ برق و باد کی طرح ایران الجزیرہ اور ایشیائے کوچک تک آپہنچے جس ملک نے مزاحمت کی اُسے تاخت و تاراج کر ڈالا ان فتوحات کے سیلاب کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسلامی ایشیا افغانستان کی مغربی سرحد سے بحیرہ روم تک ملکر ایک بادشاہ کے قبضہ میں آگیا جو اجزائے سلطنت بکھر گئے تھے ان میں سے اکثر ایک رشتہ میں منسلک ہوا انہوں نے مسلمانوں کی مرتی ہوئی سلطنت کو جلا لیا اور عیسائیوں کی پیشقدمی کا قرار واقعی انسداد کر دیا سلاجقہ کی گرما گرمی نے مسلمان جنگجوؤں کی ایک ایسی نسل پیدا کر دی جنکو بلحاظ جنگجوئی جوش کے دیوانہ کہنا چاہئے عیسائی مجاہدین بیت المقدس کی ناکامیوں کے باعث بہ نسبت کسی اور سلطنت کے زیادہ تر یہی پرجوش سلجوقی ترک تھے یہی باعث ہے جس نے سلاجقہ کو تاریخ میں مہتم بالشان رتبہ عطا کیا ہے۔

سلجوقیوں نے ۴۲۹ھ میں مرو اور نیشاپور پر قبضہ پایا اور بہت جلد خوارزم بلخ جرجان اور طبرستان فتح کر لیے سنہ ۴۳۳ھ میں جبل ہمدان دینور اور حلوان لے لئے اصفہان مفتوح ہوا طغرل بیگ ۴۴۷ھ میں بغداد میں داخل ہوا اور خلیفہ نے خطاب سلطانی عطا کیا ترک اقوام کو جوق جوق سپاہ میں داخل ہونے سے انکی طاقت درجہ کمال کو پہنچ گئی۔ تمام مغربی ایشیا سرحد افغانستان سے ایشیائے کوچک کی رومی اور فاطمی سلطنتوں کی حد تک کا ملک ۴۷۰ھ سے پیشتر انکے قبضہ میں آگیا۔

سلجوقیہ خاندان میں طغرل بیگ الپ ارسلان اور ملک شاہ بذات واحد اس وسیع سلطنت پر حکمراں رہے لیکن ملک شاہ کے انتقال پر برکیارق اور محمد دو بھائیوں میں خانہ جنگیاں شروع ہوگئیں اور خاندان سلاجقہ کی متعدد شاخوں نے سلطنت کے مختلف حصوں میں علیحدہ علیحدہ خود مختار حکومتیں قائم کر لیں گو یہ حکومتیں اصلی حکمراں خاندان کی بزرگی کی سلطان سنجر کے مرتے دم تک جسکی حکومت صرف خراسان تک محدود تھی اور جسکا ۵۵۲ھ میں انتقال ہوا قائل رہیں کرمان عراق۔ شام روم اور ایشیائے کوچک کے علیحدہ علیحدہ سلاجقہ حکمراں اس خاندان کی مختلف شاخیں ہیں۔ اس قوم کے دیگر افراد بھی آذربیجان ترکستان وغیرہ صوبجات پر متصرف تھے آخرکار مشرق میں خوارزم شاہ نے سلاجقہ کی حکومت کا چراغ گل کر دیا اور فارس الجزیرہ اور دیار بکر وغیرہ میں سلجوقی افسر اتابک کہلاتے تھے اپنے آقاؤں کو بیدخل کرکے مالک مسلط ہوگئے البتہ روم میں سلاجقہ خاندان کی شاخ کی حکومت عثمانیہ ترکوں کے آغاز حکمرانی یعنی ۶۹۹ھ ۱۲۹۹ع تک قائم رہی۔

ذیل میں ہم سلاجقہ کے اعظم فرقہ کا حال لکھتے ہیں جنکی قلمرو میں بہت سے ممالک شامل تھے سلجوقی اتابکوں کا ذکر ہر ایک ملک کی ذیل میں کیا جائیگا۔

۱؎ سلجوق کے کل چار بیٹے تھے میکائیل اسرائیل موسیٰ یونس انہوں نے حکومت کی۔ ارسلان سلجوقی ۱۰۷ برس کی عمر میں مرا۔ ۲؎ یا جغری بیگ۔ ۳؎ بلکہ شروع اسلام سے ابتک ایشیائے کوچک کامل طور سے فتح نہ ہوا تھا انکے کامل فتح کا افتخار انہیں کو حاصل ہے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت سلطنت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت سلطنت
۱	طغرل بیگ (بن میکائیل بن سلجوق)	۴۲۹ھ ۱۰۳۷ء	۲۶ سال	۵	برکیارق (بن ملک شاہ)	۴۸۷ھ ۱۰۹۴ء	۱۲ سال
۲	الپ ارسلان (بن جغری بیگ بن سلجوق)	۴۵۵ھ ۱۰۶۳ء	۱۰ سال	۶	ملک شاہ ثانی (بن برکیارق)	۴۹۸ھ ۱۱۰۴ء	چند روز
۳	ملک شاہ (بن الپ ارسلان)	۴۶۵ھ ۱۰۷۲ء	۲۰ سال	۷	محمد (بن ملک شاہ)	۴۹۸ھ ۱۱۰۴ء	۱۳ سال
۴	ناصر الدین محمود (بن ملک شاہ)	۴۸۵ھ ۱۰۹۲ء	۱ سال چند ماہ	۸	سنجر (بن ملک شاہ)	۵۱۱-۵۵۲ھ ۱۱۱۷-۱۱۵۷ء	۴۱ سال

(۱) **رکن الدین ابو طالب محمد طغرل بیگ** سلجوق کے بعد اُسکے دونوں پوتے طغرل بیگ اور جغری بیگ اُسکی ریاست کے مالک ہوئے دونوں ملکر حکومت کرتے تھے دونوں کا نام سکہ میں ہوتا تھا جغری بیگ سپہ سالاری کا کام کرتا تھا اوّل سمرقند پر حملہ کیا پھر روم میں عیسائی مجاہدین کو شکست دیکر بہت سا مال غنیمت لایا اور پھر ایلک خاں سے لڑکر اُسکا بہت سا علاقہ دبا لیا اور پھر خراسان میں غلط شروع کی اور سلطان مسعود بن محمود غزنوی کو دو دفعہ شکست دیکر نیشاپور پر قبضہ کر لیا اور ۴۲۹ھ میں نیشاپور کو دار السلطنت بنا کر بادشاہ ہوا اور ہرات فتح کیا۔ پھر مودود بن مسعود کو شکست دیکر بلخ اور خوارزم پر قبضہ کر لیا اسکے بعد تمام علاقے عراق عجم کوہستان۔ جرجان۔ رے آذربیجان وغیرہ فتح کئے پھر روم پر یورش کرکے بہت سے قلعے فتح کر لئے ۴۴۷ھ ۱۰۵۵ء میں بغداد پہنچا اور ملک الرحیم دیلمی امیر الامرا کو قید کرکے قائم خلیفہ بغداد کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور خود خلیفہ سے بیعت کرکے امیر الامرا اور رکن الدین کا خطاب پایا اور اپنی بہن خلیفہ کو نکاح میں دی اتنے میں خبر سُنی کہ اُسکے بھائی ابراہیم ینال نے عراق عجم میں شورش برپا کر رکھی ہے جب طغرل بیگ اُسکی سرکوبی کو آیا ایک امیر مسمی بساسیری نے میدان خالی پاکر خلیفہ مصر کی مدد سے قائم خلیفہ کو قید کرکے ایک سال تک مستنصر خلیفہ مصر کا خطبہ بغداد میں پڑھا۔ طغرل بیگ نے خراسان سے اپنے بھتیجے الپ ارسلان بن جغری بیگ کو بلایا اور دونوں نے ملکر ابراہیم ینال کو شکست دیکر قتل کیا پھر بغداد پر حملہ کیا بساسیری بھاگ گیا طغرل بیگ نے قائم کو قید سے نکالکر پھر خلیفہ بنایا اور خلیفہ کی بیٹی سے نکاح کیا نکاح کے ۶ ماہ بعد ۴۵۵ھ ۱۰۶۳ء میں بمقام رے ستر برس کی عمر میں لاولد مر گیا۔

(۲) **عضد الدولہ ابو شجاع الپ ارسلان** طغرل بیگ کی وصیت کی بموجب بادشاہ ہوا۔ قائم خلیفہ سے عضد الدین کا خطاب پایا۔ نظام الدین طوسی اسکا وزیر بڑا اعلےٰ درجہ کا مدبر تھا اسکے وقت میں سلطنت نے خوب رونق پائی جیحون سے دجلہ تک اور عباد آن سے بحر ہند تک تمام ملک اسکے قبضہ میں تھا اپنا اصلی ملک غزنہ بھی فتح کر لیا بڑا مجاہد اور دیندار تھا اسوقت روم پر بلکہ یورپ کے دوسرے حکمران تھی مگر آس نے سلطنت ایک قیصر رومانوس دیوجانس کو سپرد کر دی تھی ۴۶۲ھ ۱۰۷۰ء میں رومانوس نے انطاکیہ اور ایشیا کوچک فتح کرکے تین لاکھ آدمیوں سے بغداد پر چڑھائی کی مگر الپ ارسلان نے ۱۲ ہزار آدمیوں سے جھیل وان کے قریب شہر اخلاط پر رومانوس کو شکست دیکر گرفتار کر لیا۔ رومانوس نے سوا لاکھ ۱۰ ہزار دینار خراج دینا منظور کرکے رہائی پائی اور اپنی بیٹی الپ ارسلان کے بیٹے ارسلان شاہ سے بیاہ دی جسکی دوسری بیوی مودود بن مسعود کی بیٹی تھی خان ترکستان نے اپنی لڑکی ترکان خاتون ملک شاہ بن الپ ارسلان کے نکاح میں دی ارسلان شاہ کیواسطے شاہ چین کی بیٹی بھی لیگئی شاہ چین بھی مطیع ہوا اسکے وقت میں نیشاپور میں بغداد سے زیادہ رونق تھی۔ کئی بادشاہ اسکے باج گزار تھے اور ۱۲ سو حکام اسکے آگے دست بستہ کھڑے رہتے تھے رومیوں کی شکست کے بعد اسنے آرمینیا اور گرجستان پر قبضہ کرکے خوارزم اور خوزستان وغیرہ سے خراج وصول کیا پھر ماوراء النہر کا رُخ کیا اور دریا آمو کے کنارہ قلعہ برزم کا محاصرہ کیا مگر برزم کے قلعہ دار یوسف نے بچاؤ کی چھری سے اسکا کام تمام کر دیا اسوقت اسکی عمر ۴۴ یا ۴۳ سال کی تھی

(۳) **معز الدین جلال الدولہ ابو الفتح ملک شاہ**۔ نظام الملک وزیر کی کوشش سے بادشاہ ہوا اسکے چچا قاور بیگ بن جغری بیگ نے اسکا مقابلہ کرکے سلطنت کا دعویٰ کیا مگر قید ہوکر زہر سے مارا گیا پھر اسکے حقیقی بھائی ارسلان شاہ نے دعویٰ کیا وہ اندھا کیا گیا سلجوقیوں میں ملک شاہ سب سے بڑا بادشاہ گزرا ہے۔ اسکے وقت میں تمام ترکستان مثل فرغانہ کاشغر وغیرہ فتح ہوا اور ماوراء النہر پہلے ہی قبضہ میں تھا اسکی سلطنت حدود اربعہ یہ تھے شمال میں کوہ قاف جنوب میں بحر ہند مشرق میں ملک چین اور ہند مغرب میں بحیرۂ روم اور افریقہ و ریگستان عرب اسکے

ملہ ۴۵۲ھ میں جغری بیگ بعمر ۷۰ سال مر چکا تھا اور الپ ارسلان اپنے باپ کی جگہ خراسان کا گورنر تھا ۔ عربی تاریخوں میں قاورت بیگ لکھا ہے۔

سپہ سالار اتسز نے دمشق اور بہت بڑا حصہ شام کا بھی فتح کر لیا تھا مگر مصر فتح نہ کر سکا۔ ماوراء النہر ۴۸۲ھ میں فتح ہوا۔ مقتدی خلیفہ بغداد کو اپنی بیٹی دی اور خلیفہ نے تمام ممالک اسلام کی امارت اسکے سپرد کی۔ اور معز الدین جلال الدولہ ابو الفتح خطاب عطا کیا۔ قیصر روم سے انطاکیہ کو چھین کر سلیمان بن قتلمش بن اسرائیل بن سلجوق کو دیدیا۔ دمشق شام کی حکومت اپنے بھائی تتش کو، خوارزم کی ولایت نوشتگین کو، حلب قسیم الدولہ اقسنقر کو، موصل جکرمش کو اور فارس رکن الدولہ خمارتگین کو عطا کیا۔ اسکے وزیر نظام الملک نے بغداد میں مدرسہ نظامیہ قایم کیا جسکے دو مدرس امام ابو اسحاق شیرازی اور امام غزالی بہت مشہور ہیں۔ نظام الملک حسن صباح کے مرید فدائیوں کے ہاتھ سے ۴۸۵ھ میں نہاوند کے قریب قتل ہوا۔ یہ وزیر نہایت نمک حلال نیکوکار صاحب علم و فضل طوس کا رہنے والا ایک غریب باپ کا بیٹا تھا۔ اسی جوہر ذاتی سے سلطنت سلجوقیہ کا مختار ہوا۔ وزیر کے ۱۸ دن بعد ملکشاہ بیمار ہو کر ۳۸ سال کی عمر میں بغداد میں مر گیا۔ سال جلالی اسی کے وقت سے شروع ہوا۔ ملکشاہ کا عہد اسلام کا عہد شباب تھا۔

(۴) ناصر الدین محمود۔ ملکشاہ کی وصیت کے بموجب ملکہ ترکان خاتون نے اپنے چار برس کے بیٹے محمود کو ۴ برس کی عمر میں بغداد میں امرا کی مدد سے بادشاہ بنایا۔ ملکشاہ کا بڑا بیٹا برکیارق اسوقت اصفہان میں تھا ملکہ نے امرا کو ملا کر اصفہان پر چڑھائی کی۔ مگر برکیارق نے شکست دی کچھ عرصہ کے بعد ملکہ مر گئی اور محمود بھی ۴۸۷ھ میں چیچک کے عارضہ سے فوت ہوا۔ اور سلطنت برکیارق پر قرار پائی۔

(۵) رکن الدین ابو المظفر برکیارق۔ بادشاہ ہوتے ہی اپنے چچا تاج الدولہ تتش حاکم شام سے مقابلہ کیا اور شکست دیکر قتل کیا اول موید الملک بن نظام الملک کو وزیر بنایا۔ موید الملک ناراض ہو کر امیر محمد بن ملکشاہ حاکم گنجہ کے پاس چلا گیا اور برکیارق پر چڑھا لایا مگر امیر محمد نے شکست کھائی اور موید الملک پکڑا گیا۔ پھر ۴۹۴ھ میں امیر محمد نے اپنے بھائی سنجر کی مدد سے حملہ کیا مگر صلح ہو کر قرار پایا کہ ملک شام عراق موصل آذربیجان اور آرمینیا میں محمد حکمران ہو اور باقی ملک برکیارق کے قبضہ میں رہے۔ مگر ۴۹۸ھ میں برکیارق نے ۲۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

(۶) ملکشاہ ثانی۔ برکیارق کے غلاموں صدقہ اور ایاز کی مدد سے ۴ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ مگر محمد نے چڑھائی کر کے دونوں غلاموں کو قتل اور اپنے بھتیجے کو قید کر کے کل سلطنت پر قبضہ کر لیا۔ اس زمانہ میں عیسائی مجاہدین ملک شام پر حملہ آور ہوے۔

(۷) غیاث الدین ابو شجاع محمد۔ ملکشاہ کے زمانہ میں حسن صباح کے مریدوں میں سے ایک اعلیٰ مسمی احمد عطاش نے رفتہ رفتہ اصفہان میں قلعہ دز کوہ پر قبضہ کر کے تیس ہزار آدمی مرید کر لئے تھے۔ محمد نے حملہ کیا اور اسے قتل کر کے پھونکدیا اور اسکے بہت سے مریدوں کو قتل کیا۔ آخر ۳۸ سال کی عمر میں بیمار ہو کر مر گیا۔ اپنے بیٹے محمود کو ولیعہد کر گیا جو عراق کے سلجوقیہ خاندان کا بانی ہوا۔ محمد رعیت پروری۔ عدالت۔ راستی۔ زہد و تقویٰ اور ثبات عہد میں مشہور تھا۔

(۸) معز الدین ابو الحارث سنجر۔ اپنے بھائیوں محمد اور برکیارق کے زمانہ میں خراسان کا گورنر رہا۔ محمد کی وفات کے بعد اسکی سلطنت کا مالک ہوا۔ سلجوقیوں کا سلطان اعظم ہوا۔ محمود بن محمد نے اطاعت سے انکار کیا۔ سنجر نے اسپر فتح پا کر عراق عجم کا علاقہ اسکو دیدیا جہاں اسوقت سے سلجوقیوں کی جدا سلطنت قایم ہوئی۔ بہرام شاہ غزنوی سنجر کا باجگذار رہا۔ احمد بن سلیمان حاکم سمرقند کو مطیع کیا اور اسکے مرنیکے بعد اسکے [illegible] کو سمرقند کا حاکم بنایا۔ پھر سیستان و زابلستان کا ملک لیکر طاہر بن محمد کو اور پھر اسکے بیٹے تاج الدین ابو الفضل کو دیا۔ اسکے بعد گورخان بادشاہ قرہ ختائی سے جنگ پیش آئی جسمیں سلطان کے ہزاروں سپاہی اور امیر مارے گئے اور لاکھوں روپیہ کا خزانہ لٹ گیا۔ سلطان عراق کیطرف بھاگ آیا۔ سلطان مسعود برادر محمود جو اسوقت عراق عجم کا حاکم تھا خدمتگذاری بجا لایا۔ اسکے بعد مسعود کی مدد سے علاء الدین حسین جہانسوز غوری کو مغلوب کر کے تاج بخشی کی اور غور کی حکومت پر بحال رکھا۔ اسی زمانہ میں بلخ میں ترکمانوں کی قوم غز باغی ہو گئی یہانتک کہ سنجر خود ۵۴۸ھ میں مقابلہ کو گیا مگر پکڑا گیا اور ۴ سال انکی قید میں رہا۔ قوم غز بادشاہ کو رات کو لوہے کے پنجرہ میں قید رکھتی اور دن کو تخت پر بٹھاتی اور اپنے منشاء موافق احکام پر دستخط کرا لیتی۔ قوم غز کا لشکر اول بادشاہ کو لیکر مرو میں آیا اور شہر کو لوٹ لیا۔ پھر نیشاپور کو غارت اور تمام خراسان کو بے چراغ کیا۔ آخر کار سنجر ۵۵۱ھ میں اپنے محافظ کو دھوکا دیکر شکار کے بہانہ نکلا۔ جیحون کے کنارہ احمد قماج حاکم ترمذ نے کشتی میں بٹھا کر ترمذ پہنچا دیا۔ پھر بعض امیر آملے اور بادشاہ کو مرو میں لے گئے۔ سنجر نے یہاں آکر تمام ملک کو ویران پایا اور اسی غم و اندوہ میں ۵۵۲ھ میں بیمار ہو کر ۷۲ سال کی عمر میں

مرگیا خدا ترس کریم النفس رعیت پرور تھا۔ عالموں۔ فاضلوں کی پرورش اور شریعت کے رواج میں کوشش کرتا تھا اسکے وزیروں میں فخر الملک عبدالرزاق طوسی شرف الدین علی مشہور ہیں۔ انوری معزی۔ ادیب صابر سوزنی عبدالواسع جبلی اسکے عہد کے مشہور شاعر اور شیخ عبدالقادر جیلانی اسکے ہمعصر تھے۔ اسکے مرنیکے بعد سلجوقیوں کی سلطنت کی شمع گل گئی مختلف علاقوں کے حکمران بالکل آزادانہ حکومت کرنے لگے خراسان سلجوقیوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ گو سنجر کے بعد سنجر کے بھانجے محمود نے جو بغرا خاں کی نسل سے تھا ساڑھے پانچ سال خراسان میں حکومت کی مگر مارا گیا اور خراسان کو خوارزمیوں اور غوریوں نے آپس میں بانٹ لیا۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن حکومتوں کی فہرست درج کریں جن میں سلجوقیہ سلطنت منقسم ہو گئی۔

نمبر	نام خاندان	آغاز سنہ	انجام سنہ	دار السلطنت	نمبر	نام خاندان	آغاز سنہ	انجام سنہ	دار السلطنت	نمبر	نام خاندان	آغاز سنہ	انجام سنہ	دار السلطنت
۱	سلاجقہ کرمان	۴۳۳ ۱۰۴۱	۵۸۳ ۱۱۸۷	کرمان	۸	اتابکان شام	۵۴۱ ۱۱۴۶	۵۷۷ ۱۱۸۱	حلب	۱۴	ارتق ماردین	۵۰۲ ۱۱۰۸	۸۱۱ ۱۴۰۸	ماردین
۲	سلاجقہ شام	۴۸۷ ۱۰۹۴	۵۱۱ ۱۱۱۷	دمشق	۹	اتابکان سنجار	۵۶۶ ۱۱۷۰	۶۱۷ ۱۲۲۰	سنجار	۱۵	قطبیہ آرمینیا	۴۹۳ ۱۱۰۰	۶۰۴ ۱۲۰۷	ارض روم
۳	سلاجقہ عراق کردستان	۵۱۱ ۱۱۱۷	۵۹۰ ۱۱۹۴	ہمدان	۱۰	اتابکان جزیرہ	۵۷۶ ۱۱۸۰	۶۴۸ ۱۲۵۰	واسط	۱۶	اتابکان آذربیجان	۵۳۱ ۱۱۳۶	۶۲۲ ۱۲۲۵	تبریز
۴	سلاجقہ روم	۴۷۰ ۱۰۷۷	۷۰۰ ۱۳۰۰	قونیہ	۱۱	اتابکان اربل	۵۳۹ ۱۱۴۴	۶۳۰ ۱۲۳۲	اربل	۱۷	اتابکان فارس	۵۴۳ ۱۱۴۸	۶۸۶ ۱۲۸۷	شیراز
۵	دانشمندیہ[۱]	۴۹۰ ۱۰۹۷	۵۷۰ ۱۱۷۵	سیواس	۱۲	ارتق دیاربکر	۴۹۵ ۱۱۰۱	۶۱۲ ۱۲۱۲	دیاربکر	۱۸	اتابکان لرستان	۵۴۳ ۱۱۴۸	۷۴۰ ۱۳۳۹	ایذج
۶	اتابکان دمشق	۴۹۷ ۱۱۰۳	۵۴۹ ۱۱۵۴	دمشق	۱۳	ارتق کیفا	۴۹۵ ۱۱۰۱	۶۲۹ ۱۲۳۱	کیفا	۱۹	خوارزمیہ	۴۷۰ ۱۰۷۷	۶۲۸ ۱۲۳۱	خیوا
۷	اتابکان موصل	۵۲۰ ۱۱۲۷	۶۶۰ ۱۲۶۲	موصل		نوٹ۔ خوارزمیہ کے آخر زمانہ میں کرمان میں قرا ختائیہ خاندان قائم ہوا (سنہ ۶۱۹ھ / ۱۲۲۲ء سے سنہ ۷۰۳ھ / ۱۳۰۳ء تک)								

خوارزمیوں نے ایران کے سلجوقیوں سے جو سلجوقیان عراق کہلاتے تھے بہت علاقہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تھا اور اُنکا خاتمہ خوارزمیوں ہی کے ہاتھوں ہوا تھا۔

فصل ششم مغل

ملک تاتار جسکو قدیم زمانہ میں سیتھیا کہتے تھے بحر الکاہل سے بحیرۂ خزر (جھیل کیسپین) تک چین ہندوستان اور ایران کے شمال میں پھیلا ہوا ہے۔

اسمیں بہت سی خانہ بدوش قومیں قدیم سے آباد ہیں۔ ان قوموں کے چار بڑے طبقے ہیں۔

(۱) تنگس یا مانچو جو مشرقی حصے یعنی مانچوریا میں آباد ہیں جنہوں نے چین فتح کر لیا تھا اور جنہوں نے دوبارہ سترھویں صدی عیسوی میں اپنی سلطنت قایم کر لی ہے۔ (۲) تنگت یا تبتی جو ہندوستان کے شمال کی طرف تبت میں بستے ہیں صلح پسند قوم ہے انہوں نے ساتویں صدی مسیحی میں بدھ مذہب اختیار کیا اور ان کے ذریعہ سے یہ مذہب مغلوں اور چینیوں تک پہنچا۔

(۳) مغل جو مانچوریا سے مغرب کی طرف مغلستان (منگولیا) میں بستے ہیں یہ بھی جنگجو قوم ہے اور بارھویں صدی سے شروع تیرھویں کے شروع تک نہایت وسیع سلطنت پر حکمران رہے۔ (۴) ترک یہ لوگ منگولیا کے مغرب سے بحیرۂ خزر اور کوہ یورال تک آباد تھے۔

انہوں نے مسلمانوں کے مقابلہ کر کے خراسان ماوراء النہر شام روم و مصر وغیرہ پر اپنی حکومت قائم کی تھی چنانچہ سلجوق۔ اتابک اور خوارزم شاہی بادشاہ اور انکی تمام شاخیں اور ہندوستان کے تمام مسلمان خاندان جو محمد غوری سے ابراہیم لودھی تک ہند پر حکمران رہے ترکوں ہی کی فہرست میں داخل ہیں۔ چونکہ ہم ممالک اسلام کی تاریخ لکھ رہے ہیں چین اور تبت کی تاریخ سے اور لہذا مانچو اور تبتی اقوام سے کچھ غرض نہیں ترکوں کا کچھ حال لکھا جا چکا ہے کچھ آگے لکھینگے پس مغلوں کی مختصر تاریخ لکھی جاتی ہے۔

آسانی کی نظر سے مغلوں کی تاریخ کے دو حصے کئے جاتے ہیں اول خاندان چنگیزیہ۔ دوم خاندان تیموریہ

اول خاندان چنگیزیہ

سنہ ۶۰۳ھ سے ۶۵۵ھ تک — مدت ۵۲ سال

[۱] اگرچہ یہ سلسلہ ملک شاہ اول کی وفات ہی کے وقت سے شروع ہو گیا تھا مگر سنجر کے عہد تک مختلف حکمران اہل خراسانی خاندان کی حکومت مانتے رہے۔
[۲] بادشاہ ترکستان [۳] حلب دمشق وغیرہ میں حکمران تھے [۴] سیواس قیصاریہ ملطیہ میں حکمران رہا [۵] یہ خاندان انوری کے نام سے مشہور ہے۔

مغلوں میں سب سے اول جنہے مسلمانوں کے ملک فتح کیے وہ چنگیز خاں بن یسوکا بہادر تھا۔ یسوکا منگولیا کی ایک چھوٹے سے علاقہ کا حکمران تھا۔ ۵۵۹ھ ۱۱۶۲ع میں اسکے ہاں تموچین پیدا ہوا جو بعد میں چنگیز خاں کے نام سے مشہور ہوا جب یسوکا ۵۷۱ھ ۱۱۷۵ع میں مر گیا تو چنگیز خاں ۱۳ سال کا تھا۔ اسکی قوم نے تمام ملک آبائی اسکا اپنے قبضہ میں لے لیا مگر اس نے اپنی کوشش اور بہادری سے ۱۰ سال کے عرصہ میں اپنا تمام ملک چھڑا لیا۔ یہانتک کہ تمام مغلستان و کاشغر پر قبضہ کر کے ۵۹۹ھ ۱۲۰۲ع میں تخت نشین ہو کر قراقرم دار السلطنت بنایا پھر ونگ خاں کو مغلوب کیا جسے انگریز پریسٹر جان لکھتے ہیں جو دریائے ارتش سے کوہستان خنگان تک حکمران تھا اور ۶۰۳ھ ۱۲۰۶ع میں ایک جشن کر کے چنگیز خاں یعنی شہنشاہ اعظم کا خطاب اختیار کیا اسطرح ۴۴ سال کی عمر میں چنگیز خاں کی شہنشاہی شروع ہوئی ۶۰۶ھ ۱۲۰۹ع میں شمالی چین فتح کر لیا پھر مغرب کیطرف سلطنت قراختائی کی خبر لی جو ترکستان کی تقریباً حد بحد و دتک پھیلی ہوئی تھی۔ اور غور خانی بادشاہ اُسکے حکمران تھے جو ایران کی سرحدی صوبجات اور ماوراء النہر سے بھی خراج لیتے تھے۔ چنگیز خاں نے غور خانیوں کا تمام ملک فتح کر لیا جس میں تمام مشرقی ترکستان شامل تھا۔ (اور ختن یارقند۔ کاشغر وغیرہ بڑے شہر تھے) اس فتح سے چنگیزی قلمرو کی حد خوارزم شاہیوں سے جا ملی اور اب خوارزمیوں کی شامت آئی چنانچہ ۶۱۵ھ ۱۲۱۹ع میں چنگیز خاں قراقرم سے روانہ ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں بخارا۔ اترار۔ خجند۔ خجند۔ اور سمرقند وغیرہ کو فتح کر کے پھونکدیا اور باشندوں کو قتل و غارت کیا اور محمد خوارزم شاہ ہر مقام پر شکست کھاتا کھاتا بحیرۂ خزر کے ایک جزیرہ میں پناہ گزیں ہوا اور وہیں مر گیا گو کہ اُسکا بیٹا جلال الدین عرصہ تک لڑتا رہا مگر آخر بھاگ کر ہندوستان میں پناہ گزیں ہوا پس چنگیز خاں نے خوارزم بلخ ہرات۔ تمام افغانستان۔ نیشاپور۔ طوس۔ مازندران۔ رے۔ ہمدان قم۔ آذربیجان۔ کردستان۔ دربند۔ عراق اور بہت سا علاقہ ایشیا کوچک کا نہایت جلد فتح کر لیا۔ اور بحیرۂ خزر کی شمال کیطرف دریائے والگا تک چڑھائی کر کے شاہ روس کو شکست دی اسطرح فتوحات عین وسط میں ۶۲۴ھ ۱۲۲۷ع میں مر گیا عمر ۶۵ یا ۶۴ سال چنگیز خاں اصل میں بت پرست تھا مگر علمائے اسلام کی صحبت میں سوائے حج کے دیگر ارکان اسلام کا قائل ہو گیا تھا اسکا وزیر محمود یلواج تھا جو ۴۰ سال ایران میں حکمران رہا۔

چنگیز خاں کے مغل آفت آسمانی تھے جس علاقہ کو مغل فتح کرتے وہاں انسان تو انسان چوپائے بلی اور کتے تک زندہ نہ چھوڑتے تھے۔

مرتے وقت چنگیز خاں اپنی سلطنت کو اپنے بیٹوں میں اسطرح تقسیم کر گیا۔

(۱) اوکتائی قاآن یا اغتائی خاں اسکو چنگیز خاں نے خاقان کا خطاب دیکر اپنی جگہ پر کل سلطنت کا شہنشاہ مقرر کیا تھا۔ (۲) تولیخاں اسے ملک خطا وغیرہ کی حکومت دی تھی۔ (۳) جوجی خاں کو دشت قپچاق یعنی سائبیریا وغیرہ کی حکومت دی۔ (۴) چغتائی خاں کو خوارزم ترکستان اور ماوراء النہر اور خراسان کی سلطنت دی۔

(۱) خاندان اغتائی

پہلے ہم چنگیزخانی خواقین اعظم کا ذکر کرتے ہیں بعد میں اُن شاخوں کا ذکر ہوگا جو بعد میں جدا جدا قائم ہو گئیں اس خاندان میں ۵ خاقان اعظم حسب تفصیل ذیل ہوئے ہیں جو تمام مغلیہ سلطنت کے شہنشاہ ہوئے ہیں۔

نمبر	نام خاقان	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام خاقان	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام خاقان	جلوس سنہ	مدت
۱	چنگیز خاں بن یسوکا بہادر	۶۰۳ ۱۲۰۶	۲۱ سال	۳	ترا کنہ خاتون زوجہ اغتائی خاں	۶۳۹ ۱۲۴۱	۵ سال	۵	منگو خاں ابن تولی خاں ابن چنگیز خاں	۶۴۹ ۱۲۵۱	۹
۲	اغتائی خاں	۶۲۴ ۱۲۲۷	۱۵ سال	۴	کیوک خاں بن اغتائی خاں	۶۴۴ ۱۲۴۶	۲	(۱) چنگیز خاں اسکا ذکر ابھی جدول سے پہلے لکھا جا چکا ہے			

(۲) اغتائی خاں چنگیز خاں کی وصیت کے بموجب تمام سلطنت کا شہنشاہ ہوا اسکے زمانہ میں سلطنت بہت کچھ وسعت ہوئی چونکہ نہایت سخی اور نرم مزاج تھا اسلام سے بہت محبت کرتا تھا و روم و شام اسکے دست برد سے بچ گئے ۶۳۱ھ ۱۲۳۴ع میں خطا کی بادشاہی کی سرکشی کی اسنے اُسے مغلوب کر کے اُسکا ملک محمد تولی خاں یلواج کو دیدیا ۶۳۶ھ ۱۲۳۹ع میں پانچ قوم سے نصف ملک چین کا چھین لیا ۶۳۹ھ ۱۲۴۱ع میں اس کے

لے ... تاریخ رشید الدین اور ... اسکی پیدائش ۵۴۹ھ ۱۱۵۵ع ... یہ مسئلہ اسوقت تھا جب خوارزم شاہ کی سلطنت عروج پر تھی چنانچہ اسنے بغداد پر بھی چڑھائی کی تھی اور بعض مورخوں کا قول ہے کہ خلیفہ عباسی ہی نے چنگیز خاں کو اپنی مدد کیلئے بلایا تھا سلسلہ تیمور گورگان کا بھی اسی نسل سے تھا اور اسی سبب سے تیموری خاندان کو بھی خاندان چغتائی کہتے ہیں

علم سپہ سالاری باتو خاں بن جوجی خاں مغلیہ فوج نے ممالک روس و چرکس و بلغار اعظم فتح کر لیا۔ شاہ روس کو باجگذار بنایا۔ مغلیہ سپاہ ماسکو۔ نووگورڈ فتح کرکے ہنگری اور پولینڈ میں پھیل گئی۔ اور کراکو کو جلا کر پسٹھ کو جا گھیرا۔ بڑی قتل و غارت ہوئی۔ تمام یورپ میں تہلکہ مچ گیا۔ ایشیائے کوچک اور ایران میں بھی مغلوں نے بہت کچھ قتل و غارت کی۔ اسکے پاس ۱۵ لاکھ فوج تھی جس میں سے چھ لاکھ فوج چین کے واسطے اور ۳ لاکھ فتح یورپ کے واسطے اور باقی دیگر ممالک کے واسطے مقرر تھی۔ ۶۳۹ھ (۱۲۴۱ء) میں کوریا کا الحاق ہوا۔ غرض جب باتو پسٹھ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اغتائی کے مرنے کی خبر پہنچی اور اُسے اپنی فتوحات ناتمام چھوڑ کر واپس آنا پڑا۔ اور یورپ مغلوں کے مہلک حملوں سے بچ رہا۔

(۳) **تراکینہ خاتون**۔ اغتائی کی وفات کے وقت اس کا بیٹا کیوک باتو کے ہمراہ یورپ میں لڑ رہا تھا۔ کیوک کی ماں تراکینہ خاتون کئی سال تک اُسکی ریجنٹ (نائب السلطنت) رہی اور انتظام سلطنت اغتائی کا وزیر اعظم یلیو[۲] (باشندہ ختن) نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے انجام دیتا رہا۔ تراکینہ خاتون کی مشیر فاطمہ نام ایک سیدہ عورت تھی۔ فاطمہ نے وزیر اعظم اور محمود یلواج کو جو اپنے باپ کی جگہ ملک ختا کا حاکم تھا پکڑنا چاہا۔ اسپر کیوک خان نے جو اب یورپ سے واپس آ گیا تھا فاطمہ کو مع اُسکے اجتماع سادات مشہد کے قتل کیا اور تراکینہ کو قید کرکے خود تخت قراقرم پر جلوس کیا۔

(۴) **کیوک خاں**۔ سوائے اولاد جوجی کے سب نے اسے خاقان اعظم تسلیم کیا۔ چین و ایران میں توسیع مملکت کی لڑائیوں کو جاری رکھنے کے لئے سپاہ بھیجی۔ عیسائی مذہب اختیار کرکے اس مذہب کو بہت پھیلایا اور مسلمانوں پر ظلم کیا۔ آخر اپنے بھتیجے کے ہاتھ سے ۶۴۶ھ (۱۲۴۸ء) میں قتل ہوا۔ اسکے بعد اسکے بیٹوں اور بھائیوں میں سلطنت کے لئے تنازع ہوا یہاں تک کہ ۶۴۹ھ (۱۲۵۱ء) میں منگو خاں بن تولیخاں نے اسکے تخت پر قبضہ کرکے خاقانی لقب اختیار کیا۔

(۵) **منگو خاں**۔ نسل اغتائی نے بھی بلا مزاحمت اسکی خاقانی تسلیم کر لی۔ قراقرم بدستور دار السلطنت رہا۔ اسنے اپنے بھائی قوبلا خاں کو چین کا گورنر مقرر کیا۔ اُسنے اور اُسکی اولاد نے ۱۲۶۰ء سے ۱۳۶۸ء تک چین پر حکومت کی۔ دوسرے بھائی ہلاکو کو ۶۵۱ھ میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار فوج دیکر ایران کی حکومت پر مقرر کرکے فتح بغداد و عرب کے واسطے قراقرم سے روانہ کیا۔ ہلاکو اور اُسکی اولاد ایران میں ۶۵۴ھ (۱۲۵۶ء) سے ۷۳۶ھ (۱۳۳۵ء) تک حکومت کرتے رہے۔ ۶۵۵ھ (۱۲۵۷ء) میں منگو خاں کے مرنے کے بعد چنگیزی نسل کے تمام حکمرانوں نے لقب خاقانی اختیار کیا اور اپنے اپنے علاقوں میں جدا جدا آزادانہ حکومت کرنے لگے۔

(۲) خاندان تولوی

تولیخاں بن چنگیز خاں جس کو چنگیز خاں نے ختا وغیرہ کی حکومت دی تھی ۶۳۰ھ (۱۲۳۲ء) میں مر گیا۔ اُسکے ۴ بیٹے تھے۔

(۱) **منگو خاں** جس کا حال ابھی لکھا جا چکا ہے جو بجائے خاندان اغتائی کے خان اعظم ہوا۔

(۲) **قوبلا خاں** جو اپنے باپ تولیخاں اور بھائی منگو خاں کے زمانہ میں چین کا گورنر تھا اُس نے ملک ختا یعنی چین میں خان بالیغ نام ایک شہر آباد کرکے دار الحکومت بنایا جو بعد میں پیکن مشہور ہوا۔ اُس نے ۶۷۷ھ (۱۲۷۹ء) میں چین کا جنوبی حصہ بھی فتح کر لیا۔ یہ خاندان ۶۵۸ھ (۱۲۶۰ء) سے ۷۷۰ھ (۱۳۶۸ء) تک چین پر حکمران رہا مگر ۱۳۶۸ء میں اس خاندان کا آخری بادشاہ طغان تیمور[۳] چین سے نکال دیا گیا۔ قوبلا خاں سے طغان تیمور تک ۱۱ بادشاہ چین پر حکمران رہے۔ سلطنت قراقرم بھی منگو کے بعد اسی خاندان کے قبضہ میں رہی۔[۴] قوبلا خاں کے چار وزیر تھے ایک مسلمان احمد نام بسلویسا کی

۱؎ دریائے والگا کے طاس کا ملک۔ ۲؎ فارسی تاریخوں میں وزیر کا نام امیر صفائی لکھا ہے۔ ۳؎ طغان تیمور ۷۷۱ھ میں مر گیا۔ اسکے بعد ۱۲ بادشاہ اسکی نسل سے پندرھویں صدی کے آخر تک قراقرم اور اُسکی نواح پر حکمران رہے۔ پھر یہ علاقہ کئی تقسیم ہو گیا۔ ۴؎ جب قوبلا خاں نے لقب خاقان اختیار کیا تو اغتائیہ خاندان نے عام بغاوت سے اپنی مخالفت کا اظہار کیا اور خونریز لڑائیوں کا سلسلہ قائم ہوا۔ اغتائی کے پوتے کیدو نے اہم لڑائیاں مشرق میں اور دشت کیلان قپچاق (مغرب) میں خاندان تولوی کے حامیوں اور معاونوں سے کیں۔ لیکن یہ لڑائیاں غیر مساوی تھیں۔ ۷۰۱ھ میں کیدو کی وفات پر اغتائیہ خاندان نے اطاعت قبول کر لی اور انکے قبیلے منتشر کر دیے گئے اور اغتائیہ سردار اغتائیہ خوانین کے ماتحت گوشہ گمنامی میں زندگی بسر کی۔ آخر امیر تیمور چغتائی خاندان کی عزت بحال کی اغتائیہ کے نام سیور غتمش اور اسکے بیٹے محمود کو بادشاہ بنا دیا تھا۔

تیسرا بیٹا اوگدائی۔ چوتھا تاتاری۔ تمام مذاہب کے علماء اسکے دربار میں جمع تھے ان سے مناظرہ کرواتا تھا مگر خود کسی مذہب کا نہ تھا ۶۹۳ھ/۱۲۹۴ء میں مر گیا عمر ۸۰ سال

(۳) اریق بوقا۔ یہ چنگیز خان کے تخت قراقرم پر بیٹھا تھا مگر قوبلا خان نے لڑ کر اسے مطیع کر لیا۔

(۴) ہلاکو خان جسکا ذکر آئندہ تاریخ ایران میں کیا جائیگا اسکا خاندان ۶۵۴ھ/۱۲۵۶ء سے ۷۳۶ھ/۱۳۳۵ء تک ایران میں حکمران رہا۔

خلاصہ یہ کہ سوائے ہلاکو کے خاندان کے جو ایران میں حکمران تھا تولوی کے خاندان کا تمام علاقہ بحر الکاہل سے کوہ بلور تاغ تک تھا ۱۳۶۸ء تک ایک ایک کر کے چینیوں نے کل فتح کر لیا اور یہ چنگیزی مغل بجائے حاکم کے چینیوں کے محکوم ہو گئے۔

(۳) خاندان جوجی

چنگیز خان نے ۶۲۱ھ/۱۲۲۴ء میں اپنے لڑکے جوجی کو قدیم سلطنت قراختائی اقوام کی سپرد کی تھی۔ یہ سلطنت دریائے سیحون کے شمال میں واقع تھی۔ جوجی خان اپنے باپ سے ۶ ماہ پیشتر مر گیا اسکے مرنے پر اسکے ۵ لڑکوں میں اسطرح حکومت قائم ہوئی۔

(۱) اردا باپ کا جانشین اور باقی بھائیوں کا بڑے نام سرپرست مقرر ہوا۔

(۲) باتو نے یورپ پر حملہ کر کے بسمت مغرب اپنی حکومت کو بہت کچھ وسعت دی اور دشت قپچاق کو ترکی قبائل کا [illegible]

(۳) تغاتیمور کو بلغار اعظم واقع قرب دریائے والگا کا ملک ملا جو باتو کے قلمرو کے شمال میں تھا۔

(۴) شیبان ملک ارال کے شمال میں آباد تھا یہ حکمران تھا جو اب کرغیز قزاق کے نام سے مشہور ہیں۔

(۵) تتول دریائے یورال اور ایمبہ کے مابین قوم کا حکمران رہا تھا۔

باقی حالات جوجی خان کی نسل کے آئندہ تاریخ روس میں لکھے جائیں گے یہاں صرف یہ بتا دیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کی حکومت استحکام اتک تھی جو اب مغربی سائبیریا کے نام سے ایشیا میں ہے اور یورپ میں تمام ترکستانی روس کا وسطی اور جنوبی حصہ انکی قلمرو میں مع کریمیا کے شامل تھا۔

(۴) خاندان چغتائیہ

یہ خاندان کاشغر ماوراء النہر خوارزم بدخشاں بلخ غزنی وغیرہ پر ۶۲۴ھ/۱۲۲۷ء سے ۷۷۱ھ/۱۳۷۰ء تک حکمران رہا۔ چنگیز خان کے بعد چغتائی خان اپنے بھائی اوگتائی کا فرمانبردار رہا۔ قراچار نویان اسکا وزیر تھا اسکے زمانہ میں ابو یعقوب سکاکی بڑا عالم اور شعبدہ باز تھا۔ سکاکی کو اسنے قید کر لیا اور وہ اسکی قید میں مر گیا۔ چغتائی ۶۴۲ھ/۱۲۴۴ء میں ۱۷ سال حکومت کر کے مر گیا۔ اسطرح پشت بہ پشت ۳۰ بادشاہ ہوئے جنکی فہرست ترکستان کی تاریخ میں درج ہوگی۔ ذیل کے نقشہ سے سلطنت چنگیزیہ کی تقسیم ظاہر ہوگی۔

نمبر	چنگیز کا بیٹا	نام سلطنت	آغاز سنہ	انجام سنہ	دار السلطنت	کیفیت
۱	اوغتائی خان	خاقان اعظم	۶۲۴ / ۱۲۲۷	۶۴۴ / ۱۲۴۶	قراقرم	بیجا کے چنگیز خان کے اسکے علاقہ کے شاہنشاہ تھے۔
۲	تولی خان	خاقان چین	۶۵۶ / ۱۲۵۸	۷۷۱ / ۱۳۷۰	پیکن	چین میں ۷۷۱ھ تک حکمران رہا اور ایک نسل [illegible] سے [illegible] تک منگولوں پر حکمران رہی۔
		شاہان منگولیہ	۷۷۱ / ۱۳۷۰	[illegible]	قراقرم	چین سے نکل کر صرف منگولیا انکے قبضہ میں رہ گیا۔
		اقوام منگولیہ	[illegible]	[illegible]	۰	تولی خان کی نسل کے مختلف سردار چینی تاتار میں حکمران رہے۔
۳	جوجی خان	خاندان باتو	۶۲۱ / ۱۲۲۴	[illegible] / ۱۲۵۹	ساری	مغربی قپچاق میں حکمران رہے [illegible]
		خاندان اردا	۶۲۲ / ۱۲۲۶	۹۰۷ / ۱۵۰۲	۰	مشرقی قپچاق میں [illegible] تک [illegible] قوم کے فرمانبردار رہے اور خاندان باتو کے [illegible] تک مغربی قپچاق کے [illegible] قوم کے بھی سردار ہو گئے۔
		خاندان شیبان	۶۲۱ / ۱۲۲۴	۱۰۱۹ / ۱۶۵۹	۰	[illegible]
		خاندان تغاتیمور	۶۲۲ / ۱۲۲۵	[illegible]	۰	[illegible]
		خاندان استرخان	[illegible]	[illegible]	استرخان	خاندان اردا کے تنزل کے وقت یہاں حکومت کرتے رہے۔

۵ چنگیز خان کے چچا کا بیٹا تھا۔ اسی کی نسل سے ایران کا قاچاریہ خاندان ہے۔

		قراتیموریہ	۱۳۰۳ء	۱۵۵۰ء	کارزان	
		"	۱۴۵۰ء	۱۴۶۸ء	کازرونی	
		"	۱۴۳۳ء	۱۴۸۷ء	پانچ چترا	چغتائی کریمیا کے نام سے مشہور ہیں جزیرہ نمائے کریمیا اور اسکے شمالی ملک میں حکمران تھے
۴	چغتائی خان	چغتائیہ	۶۲۴ / ۱۲۲۷	۷۶۰ / ۱۳۵۸	۰	کاشغر ماوراء النہر خوارزم بدخشاں بلخ غزنی وغیرہ پر حکمران رہا

دوم چغتائی خاندان تیموریہ ۷۷۱ھ سے ۹۱۱ھ تک (۱۳۶۹ء - ۱۵۰۵ء) مدت ۱۴۰ سال

تومنائی خان مغل چنگیز خان کا جد چہارم تھا۔ تومنائی کے بیٹے کا پوتا قراچار نویان چغتائی خان بن چنگیز خان کے دربار میں امیر الامرا تھا اسکی اولاد شہر سبز اور کش میں آباد ہوئی۔ قراچار نویان کے پوتے کا پوتا امیر طراغائی نویان تیمور کا باپ تھا۔

تیمور ۷۳۶ھ میں شہر کش میں پیدا ہوا اور ۷۶۱ھ میں تغلق تیمور نے ماوراء النہر فتح کرکے شہر سبز اور کش تیمور کو دیدیا۔ آخر ۷۷۱ھ میں اپنے سالے امیر حسین والی افغانستان و ماوراء النہر کو قتل کرکے تخت نشین ہوا اور سمرقند کو دار الحکومت بنایا اسکی مفصل کیفیت ہسٹری آف ترکستان میں لکھی ہے۔ ماوراء النہر اور ترکستان فتح کرکے خوارزم پر یورش کی شیخ یوسف صوفی کو شکست دی ۷۷۳ھ میں قمر الدین خان کو شکست دیکر کاشغر کا علاقہ چھین لیا اور انکس خان حاکم مغلستان کو مغلوب کیا ۷۸۱ھ میں خوارزم فتح کرلیا اترار اور دشت قبچاق جوجی خان کی اولاد سے لیکر توقتمش خان کو دیدیا ۷۸۳ھ میں فوشنج فتح کرکے ہرات کا خاندان کرت سے چھین لیا جوانی قربانی حاکم طوس اور علی بیگ سرداروں کو مطیع کیا شیخ داؤد سبزواری کا استیصال کیا قطب الدین سیستانی کی سرکوبی کی اور اسکا علاقہ لیا اور قندہار اور تمام افغانستان فتح کیا زابلستان کے مفسدوں کو سزا دی جرجان مازندران کو لیا امیر ولی والی استر آباد کو معزول کرکے وہ علاقہ [illegible] تیمور کو دیا ۷۸۶ھ میں سلطانیہ تک کا کل ملک فتح کرلیا احمد جلائر کو شکست دی وہ بایزید یلدرم کے پاس بھاگ گیا اور آذربیجان کو مسخر کیا اور گرجستان فتح کیا پھر پارس پر چڑھائی کرکے عز الدین لرستانی کو سزا دی خسروی جہانگیر کا قافلہ لوٹا جوانی قربانی حاکم طوس اور سرداران جو باغی ہوگئے تھے قتل ہوئے ۷۸۹ھ میں قرا محمد ترکمان پر یورش کرکے قارص وغیرہ فتح کرلیا توقتمش خان نے تیمور سے لڑائی کی مگر ہار گیا۔ پھر اصفہان میں آکر قتل عام کرایا ۷۹۵ھ میں شاہ منصور حاکم شیراز کو قتل کیا اور آل مظفر کا خاتمہ کرکے پارس پر قبضہ کیا پھر بغداد فتح کرکے قتل عام کرایا احمد جلائر ایشیائے کوچک کی طرف بھاگ گیا ۷۹۷ھ میں توقتمش والی قبچاق نے سرکشی کی اسے مغلوب کیا اور روس میں ماسکو تک گھس گیا اور روس کو فتح کرکے جلا دیا اور دشت قبچاق کی حکومت ایک بیٹا اور جوجی خان کی سپرد کی ادھر چین تک کا تمام ملک فتح ہوا آذربیجان میں واپس آکر آذربیجان و عراق کی حکومت اپنے بیٹے میران شاہ کو دی اور خراسان دوسرے بیٹے شاہرخ کو سپرد کرکے سمرقند آیا ۸۰۰ھ میں ہندوستان کو عبور کرکے ہندوستان پر حملہ کیا اسکندر [illegible] والی کشمیر نے وکیل بھیجکر اطاعت قبول کی تیمور دہلی پر حملہ آور ہوا محمود تغلق نے اپنے وزیر ملو خان کے ہمراہ مقابلہ کیا مگر شکست کھا کر گجرات بھاگ گیا تیمور دہلی فتح کرکے اپنے نام کا خطبہ پڑھا ۱۵ دن دہلی میں رہکر میرٹھ فتح کیا اور کوہ سوالک کا علاقہ فتح کرتا ہوا خضر خان کو ملتان کا صوبہ دار بناکر سمرقند آیا ۸۰۲ھ میں بایزید یلدرم کا شاہزادہ سلیمان فتح و انتظام ملک شام خلافت [illegible] سے روانہ ہوا ۸۰۳ھ میں ایشیائے کوچک پر یورش کرکے سیواس اور ملطیہ فتح کیا جہاں بہت سے مسلمانوں کو قتل کیا پھر شام پر حملہ کیا اور حلب تک فتح کرکے دمشق آیا فرج شاہ والی مصر منہزم ہوا تیمور نے دمشق میں قتل عام کرا کے شہر کو مسمار کیا پھر کردستان ہوتا ہوا بغداد آیا اور احمد جلائر کو شکست دیکر بغداد کو مسمار کیا ۸۰۴ھ میں تبریز آیا اور روم پر یورش کی انگورہ کے میدان کی لڑائی میں سلطان بایزید یلدرم شکست کھا کر گرفتار ہوا اور قید ہی میں مرگیا پھر تیمور نے ازمیر کو فتح کرکے مسمار کیا روم کی فتح کے بعد ملک خطا پر حملہ کیا۔ سلطان مصر بھی مطیع ہوگیا اور مصر میں تیمور کے نام کا سکہ و خطبہ جاری ہوا۔ مگر قرا یوسف ترکمان مطیع نہ ہوا آخر ۸۰۷ھ میں تیمور راہی ملک عدم ہوا۔

[1] تیمور کی ماں کا نام تکینہ خاتون تھا۔

۸۰۶ھ میں ملک کرتین حاکم گرجستان مطیع ہوا یکم محرم ۸۰۷ھ کو امیر تیمور سمرقند واپس آیا اور چین پر آٹھ لاکھ فوج سے چڑھائی کی راستہ میں
۱۴۰۵ء ختن فتح کیا مگر شعبان ۸۰۷ھ ۱۴۰۵ء میں بیمار ہو کر مر گیا حسب وصیت سمرقند میں لاکر دفن کیا گیا عمر ۷۱ سال۔

فتوحات کے لحاظ سے تیمور لاثانی تھا دنیا میں کسی بادشاہ نے اتنی بڑی سلطنت پر حکومت نہیں کی دیوار چین سے ماسکو روس یعنی ماسکو اور بحیرہ روم اور دریائے گنگ سے دریائے گنگ تک تمام ملک اسکے زیر حکم تھی۔ توران۔ ترکستان۔ تمام ممالک ایران۔ گرجستان۔ چین۔ ختن۔ کاشغر۔ بدخشان۔ افغانستان۔ خراسان۔ خوارزم۔ عراق عرب۔ عجم۔ مکران۔ شمالی ہندوستان۔ روم۔ شام اور حجاز میں سکہ و خطبہ اسکے نام کا جاری تھا اب ایشیا میں صرف جاپان۔ ہند چینی اور چین فتح کرنا باقی رہگیا تھا۔ تیمور کے زمانہ میں علامہ تفتازانی۔ میر سید شریف۔ لسان الدین محمد نجومی شمس الدین محمد حافظ شیرازی۔ مجد الدین شیرازی صاحب قاموس۔ ابن عربی۔ خواجہ علی شطرنجی مشہور علما گزرے ہیں۔

تیمور نے اپنے ایام مرض میں اپنے پوتے پیر محمد بن جہانگیر کو اپنا ولیعہد مقرر کیا کیونکہ جہانگیر جو تیمور کا سب سے بڑا بیٹا تھا تیمور کے سامنے مر چکا تھا اور اپنی سلطنت کو اپنی اولاد میں اسطرح تقسیم کیا۔ (۱) ہرات۔ خراسان۔ مازندران۔ جرجان اپنے بیٹے مرزا شاہرخ کو (۲) آذربیجان۔ رے۔ اور بغداد دوسرے بیٹے میران شاہ اور اسکے دو بیٹوں مرزا عمر اور مرزا ابو بکر کو (۳) شیراز۔ اصفہان۔ کرمان اور یزد اپنے مرحوم بیٹے عمر شیخ مرزا کے دو بیٹوں پیر محمد اور مرزا رستم کو (۴) ولایت جتہ تا حدود ختا الغ بیگ بن شاہرخ کو (۵) کاشغر و ختن ابراہیم سلطان بن شاہرخ کو اسی طرح دیگر علاقے اپنی دیگر اولاد کو عطا کئے۔ اسکی سلطنت کی مفصل تقسیم اس شجرہ سے صاف اور مفصل طور پر ظاہر ہوگی جو ہمنے آگے تاریخ ترکستان میں لکھا ہے تیمور کی وفات کے بعد ہی صرف ایران ترکستان اور افغانستان اسکی اولاد کے قبضہ میں رہا دیگر مفتوحہ ممالک نے تیمور کے مرتے ہی اپنی آزادی بحال کر لی۔ بقیہ مقبوضات باہم آپس کی تقسیم اور جنگ باہمی کی وجہ سے سو برس سے زیادہ خاندان تیموریہ کے قبضہ میں رہے۔ ہاں تیمور کے پوتے بابر نے جو بعد میں ہندوستان میں مغلیہ سلطنت قائم کی وہ ۱۸۵۷ء تک قائم رہی جسکا ذکر ہندوستان کی تاریخ میں آگے آئیگا۔ یہاں تیموریہ خاندان کے ان بڑے بادشاہوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو ماوراء النہر افغانستان اور ایران کے مختلف حصوں میں حکمران رہے مگر انکی باہمی جنگ و جدل کے سبب سے انکی مستقل سلطنت کا کوئی سلسلہ نہ تھا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات		نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات
۱	امیر تیمور	۷۷۱ ۱۳۶۹	۸۰۷ ۱۴۰۴		۸	سلطان محمد بن بائسنقر بن شاہرخ	۸۵۰ ۱۴۴۷	۸۵۴ ۱۴۵۱
۲	مرزا خلیل بن میران شاہ بن تیمور	۸۰۷ ۱۴۰۴	۸۱۱ ۱۴۰۸		۹	ابوالقاسم بابر بن بائسنقر بن شاہرخ	۸۵۴ ۱۴۵۲	۸۶۱ ۱۴۵۸
۳	سلطان سعید شاہ رخ بن تیمور	۸۰۷ ۱۴۰۴	۸۵۰ ۱۴۴۷		۱۰	عبداللطیف بن الغ بیگ بن شاہرخ	۸۵۲ ۱۴۴۹	۸۵۴ ۱۴۵۰
۴	جلال الدین میران شاہ بن تیمور	۸۰۷ ۱۴۰۴	۸۱۲ ۱۴۰۶		۱۱	عبداللہ بن ابراہیم بن شاہرخ	۸۵۴ ۱۴۵۰	۸۵۴ ۱۴۵۰
۵	مرزا پیر محمد بن عمر شیخ بن تیمور	۸۰۷ ۱۴۰۴	۸۱۲ ۱۴۰۹		۱۲	ابوسعید بن سلطان محمد بن میرانشاہ	۸۵۵ ۱۴۵۲	۸۷۳ ۱۴۶۸
۶	الغ بیگ بن شاہ رخ بن تیمور	۸۵۰ ۱۴۴۷	۸۵۳ ۱۴۴۹		۱۳	سلطان حسین بن غیاث الدین بن منصور بن بائقرا بن عمر شیخ	۸۷۳ ۱۴۶۸	۹۱۱ ۱۵۰۶
۷	علاء الدولہ بن بائسنقر بن شاہرخ	۸۵۰ ۱۴۴۷	۸۶۵ ۱۴۶۲		۱۴	بدیع الزمان بن سلطان حسین	۹۱۱ ۱۵۰۶	۹۲۰ ۱۵۱۵

(۱) **امیر تیمور** ۔ اسکا مفصل حال اوپر بیان ہو چکا ہے۔

(۲) **مرزا خلیل** سب سے پہلے یہ شاہزادہ سمرقند پر قبضہ کر کے دارالحکومت کا بادشاہ ہوا ۸۰۷ھ ۱۴۰۵ء میں تیمور کے نواسہ سلطان حسین (بن امیر محمد بیگ بن امیر موسیٰ) نے بغاوت کی مگر ناکام رہا شاہزادہ پیر محمد جسکو تیمور نے ولیعہد کیا تھا چڑھ آیا مگر شکست کھائی ۴ سال کی حکومت کے بعد خداداد حسینی امیر نے قید کر لیا مگر مرزا شاہرخ نے رہا کر کے عراق عجم اور آذربیجان کی حکومت دی اور وہ ۸۱۴ھ میں بعمر ۲۸ سال مر گیا۔

(۳) **سلطان سعید شاہرخ** تیمور کے مرنے کے بعد ہرات کے تخت پر بیٹھا اور اپنے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا ۸۰۸ھ میں مرزا خلیل پر چڑھائی کی مگر صلح ہو گئی اور دریائے جیحون دونوں سلطنتوں میں حد فاصل قرار پایا۔ پیر محمد بن عمر شیخ شاہ فارس سے دوستی قائم کی ۸۰۹ھ میں مازندران

فتح کرکے مرزا عمر بن میران شاہ کے حوالہ کیا مگر اُسنے بغاوت کی اور شکست کھا کر قید میں مر گیا۔ چونکہ بلخ میں امیر پیر علی تاز نے پیر محمد ولد جہانگیر کو قتل کر ڈالا اسلیئے شاہ رخ نے پیر علی کو شکست دیکر قتل کیا اور پیر محمد کے بیٹے قیدو کو کابل غزنی اور قندھار کا ملک دیا۔ اسی طرح شیراز میں حسین سربدار نے پیر محمد بن عمر شیخ کو مار کر اُسکے بھائی سکندر مرزا کو بادشاہ بنایا۔ شاہ رخ نے سکندر کو اندھا کرکے شیراز پر قبضہ کیا ٨١١ھ میں ماوراء النہر پر قبضہ کرکے اپنے بیٹے الغ بیگ کو ماوراء النہر کا حاکم بنایا۔ اور دوسرے بیٹے ابراہیم کو طخارستان و بلخ کا علاقہ دیا۔ ٨١٦ھ میں بدخشاں پر قبضہ کیا۔ بہاء الدین بدخشانی پکڑا گیا۔ ٨٢٣ھ میں قرا یوسف ترکمان جو کردستان عراق عجم عراق عرب تبریز اور آذربیجان پر قابض ہو گیا تھا مر گیا۔ شاہ رخ نے اُسکے بیٹوں کو شکست دیکر اُسکی وسیع سلطنت پر قبضہ کر لیا اور تبریز کی حکومت اپنے بیٹے بایسنقر کو دی۔ مگر ٨٣٧ھ میں بایسنقر مر گیا۔ ٨٤١ھ میں اسکندر بن قرا یوسف نے پھر عراق میں فساد برپا کیا مگر سلطان نے اُسے شکست دی۔ ٨٣٤ھ میں ملک اشرف والی مصر کے مرنے کے بعد ظاہر والی مصر نے شاہ رخ کی اطاعت قبول کی۔ شاہ رخ ٥٠ برس حکومت کرکے ٨٥٠ھ میں مر گیا۔ سات سال تیمور کے سامنے خراسان کا حاکم رہا اور ٤٣ سال تیمور کے بعد بادشاہی کی۔ ماوراء النہر خوارزم افغانستان۔ ایران اور کسیقدر ہندوستان اسکی سلطنت میں تھا۔ ہرات دار السلطنت تھا۔

(٤) **میران شاہ**۔ چونکہ گھوڑے سے گر کر اسکے دماغ میں فتور ہو گیا تھا اس لئے تیمور نے بغداد کا علاقہ اسکے بیٹے ابو بکر کو اور سلطانیہ اسکے بیٹے عمر کو دیا تھا پس باپ کی جگہ یہ بیٹے کام کرتے تھے۔ اور میران شاہ ابو بکر کے پاس بغداد میں رہتا تھا۔ تیمور کے بعد مرزا عمر نے اپنے نام کا سکہ خطبہ جاری کیا اور ابو بکر کو قید کر لیا اسوقت بغداد پر احمد جلائر نے قبضہ کر لیا۔ پھر ابو بکر نے قید سے نکلکر عمر سے مقابلہ کیا۔ عمر شکست کھا کر خراسان کیطرف بھاگ گیا۔ اور شاہ رخ کی طرف سے مازندران کا گورنر مقرر ہوا مگر بغاوت کی اور قید ہوا اور قید ہی میں مر گیا۔ عمر کو شکست دیکر ہمدان میں تخت نشین ہوا۔ مگر قرا یوسف ترکمان نے یورش کرکے تبریز لے لیا اور ابو بکر میران شاہ کو لیکر مقابلہ کو آیا لڑائی میں ٨١٠ھ میں میران شاہ مارا گیا اور ابو بکر سلطان اویس کے پاس بھاگ گیا مگر اویس نے اُسے مار ڈالا۔

(٥) **پیر محمد۔ رستم۔ سکندر۔ پسران عمر شیخ**۔ تیمور نے اپنے بیٹے عمر شیخ کے بیٹوں میں پیر محمد کو شیراز۔ رستم کو اصفہان اور سکندر کو ہمدان کا گورنر بنایا تھا۔ تیمور کے مرنے کے بعد پیر محمد نے شاہ رخ کے نام کا سکہ خطبہ جاری کیا۔ جب عمر نے اپنے بھائی ابو بکر کو قید کیا تھا سکندر متوہم ہو کر ہمدان سے شیراز چلا آیا تھا۔ اور پیر محمد نے یزد کی حکومت اُسے دیدی تھی۔ مگر پھر سکندر اصفہان جا کر دوسرے بھائی رستم کو پیر محمد پر چڑھا لایا مگر پیر محمد نے شکست دی۔ مرزا اسکندر خراسان کو اور رستم بلخ کی طرف بھاگ گیا۔ اور پیر محمد نے اصفہان کی حکومت اپنے بیٹے عمر شیخ کو دی۔ شاہ رخ نے سکندر کی سفارش کی اور سکندر شیراز آیا۔ پیر محمد نے اُسکی خطا معاف کر دی۔ مگر سکندر نے پیر محمد کو سازش کرکے مروا دیا۔ اور خود شیراز کے تخت پر بیٹھا۔ پھر معتصم بن زین العابدین شاہ شجاع نے اصفہان میں سر اُٹھایا اُسے قتل کرکے سکندر نے اصفہان کو دار الحکومت بنایا۔ مگر شاہ رخ سے بغاوت کرنیکے سبب معزول کیا گیا۔ اور اصفہان کی حکومت مرزا رستم کو دیگئی۔ اور شیراز کی حکومت شاہ رخ نے مرزا ابراہیم کو دی جو ٨٣٨ھ میں مر گیا۔ اور اُسکا بیٹا مرزا عبد اللہ باپ کی جگہ شیراز کا حاکم ہوا۔

(٦۔٧۔١٠) **علاء الدولہ۔ الغ بیگ۔ عبد اللطیف**۔ شاہ رخ کی وفات کے بعد الغ بیگ سمرقند میں اور شاہ رخ کا پوتا علاء الدولہ ہرات میں تخت نشین ہوا۔ مگر ٨٥٢ھ میں الغ بیگ نے فوج کشی کرکے علاء الدولہ سے ہرات چھین لیا علاء الدولہ استرآباد کی طرف بھاگ گیا اور ٨٥٦ھ میں شورش برپا کرکے مر گیا۔ اور الغ بیگ ٨٥٣ھ میں اپنے بیٹے عبد اللطیف کی سازش سے مارا گیا۔ مگر عبد اللطیف بھی ٦ ماہ کی حکومت کے بعد قتل ہوا۔

(٨۔٩) **سلطان محمد۔ ابو القاسم بابر**۔ الغ بیگ کے مارے جانیکے بعد بابر ہرات کے تخت پر بیٹھا۔ علاء الدولہ اسکے بیٹے ابراہیم کو قید کیا۔ مگر علاء الدولہ قید سے نکلکر عراق کیطرف چلا گیا۔ علاء الدولہ کا بھائی سلطان محمد عراق عجم اور فارس میں شاہ رخ کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا تھا۔ علاء الدولہ نے اپنے بھائی سلطان محمد کے ساتھ خراسان پر حملہ کیا مگر سلطان محمد لڑائی میں مارا گیا اور

ہوا۔ ابو بابر خراسان و فارس و عراق عجم میں مستقل بادشاہ ہوا۔ امیر جہان شاہ ترکمان نے آذربیجان سے عراق پر یورش
کی۔ بابر اسکے مقابلہ کو گیا۔ یہاں خراسان میں علاء الدولہ نے قید سے نکل کر فساد برپا کیا۔ ترکمانوں کی مہم کو چھوڑ کر بابر خراسان آیا۔
علاء الدولہ بھاگ کر امیر جہان شاہ کے پاس چلا گیا۔ اور ترکمانوں نے کل عراق و فارس پر قبضہ کر لیا۔ بابر ۸۶۱ھ میں مر گیا
(۱۱) مرزا عبد اللطیف۔ عبد اللطیف کے مارے جانیکے بعد سمرقند کا حاکم ہوا مگر سلطان ابو سعید نے چڑھائی کی اور مقابلہ میں مارا گیا
(۱۲) ابو سعید۔ عبد اللطیف کے قتل کے بعد بخارا پر قابض ہوا پھر مرزا عبد اللہ سے سمرقند لے لیا۔ مرزا بابر نے چڑھائی کی مگر صلح ہو گئی
بابر کے مرنیکے بعد ترکستان ماوراء النہر خراسان و ایران اسکے قبضہ میں آ گئے۔ بدخشاں غزنی کابل و قندھار و کسی قدر ہندوستان
بھی اسکے قبضہ میں تھا۔ جہان شاہ ترکمان نے آذربیجان سے یورش کر کے فارس و عراق اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور جب ۸۷۲ھ
میں امیر حسن بیگ الغ یار بیگ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اسکا بیٹا امیر حسن علیشاہ تخت نشین ہوا تو ابو سعید نے امیر حسن علیشاہ کی مہم
حسن بیگ پر چڑھائی کی مگر ۸۷۳ھ میں پکڑا گیا اور قتل ہوا۔ ابو سعید کے بعد اسکا ملک اسکے بیٹوں میں اسطرح تقسیم ہو گیا۔
(۱) مرزا احمد بن ابو سعید سمرقند میں (۲) عمر شیخ بن ابو سعید اندجان و فرغانہ میں (۳) محمود بن ابو سعید حصار و بدخشاں میں
(۴) سلطان حسین بن غیاث الدین بن بایقرا خراسان و ہرات میں جدا جدا حکمران ہوئے۔
۸۹۹ھ میں مرزا احمد مر گیا۔ اسکا علاقہ بھی محمود کے قبضہ میں آ گیا۔ سنہ ۹۰۰ھ میں محمود بھی مر گیا تو محمود کا بیٹا مسعود باپ کی جگہ بدخشاں
و حصار میں اور دوسرا بیٹا بایسنغر سمرقند میں حاکم ہوا مگر تیسرے بیٹے سلطان علی نے سمرقند پر قبضہ کر لیا اور بایسنغر نے حصار
میں حکومت قائم کی اور سلطان مسعود خراسان چلا آیا۔ سلطان حسین نے اپنی بیٹی اسے بیاہ دی۔ ۹۰۵ھ میں خسرو شاہ نے سلطان علی کو
قتل کر کے سمرقند پر قبضہ کر لیا۔ چھوٹا بیٹا سلطان اویس ترکستان میں اپنی ننھیال میں رہتا تھا اور مرزا الغ بیگ بن ابو سعید اپنے باپ کی
حیات میں کابل و غزنی میں حکومت کرتا تھا اور مرزا ابوبکر بن ابو سعید بدخشاں کا حاکم تھا مگر سلطان حسین سے شکست کھا کر گرفتار ہوا اور ۸۸۴ھ میں
قتل کیا گیا۔ ۸۹۹ھ میں عمر شیخ حاکم اندجان و فرغانہ مر گیا اور اسکی جگہ ظہیر الدین بابر باپ کے ملک کا حکمران ہوا۔ مرزا مراد بن ابو سعید قندھار
کا حاکم تھا وہ ۸۸۳ھ میں ... گیا اور مرزا خلیل بن ابو سعید باپ کی وفات کے وقت ہرات میں تھا وہ ماوراء النہر چلا گیا اور سلطان احمد
کا ملازم ہو کر وہیں رہ گیا۔ (۱۳) ابو الغازی سلطان حسین بایقرا۔ اول ۸۶۱ھ میں جرجان پر قابض ہوا مگر بے دخل ہوا پھر استرآباد
پر حملہ کیا اور اسپر قبضہ کر کے تخت نشین ہوا۔ سلطان ابو سعید کے مرنیکے بعد ۸۷۳ھ میں ہرات پر قبضہ کر کے تخت پر بیٹھا لیکن یادگار محمد بن سلطان محمد
نے ۸۷۵ھ میں ہرات پر قبضہ کر لیا مگر سلطان حسین نے پھر حملہ کر کے فتح کر لیا اور یادگار محمد ۸۷۵ھ میں مارا گیا۔ اسکے بعد دریائے آمو سے سمنان تک کا
ملک اسکے قبضہ میں آ گیا۔ اسکا بڑا بیٹا بلخ اور قندھار کا حاکم تھا۔ آخر ۷۱ سال کی عمر میں ۴۰ سال بادشاہی کر کے مر گیا۔ امیر علی شیر اسکا وزیر تھا
اور کمال الدین حسین مصنف تفسیر حسینی اور عبد الرحمن ملا جامی مشہور علما اور سلطان علی خوشنویس اسکے عہد میں ہوئے ہیں۔
(۱۴) مرزا بدیع الزمان۔ سلطان حسین کے مرنیکے بعد اسکا بڑا بیٹا بدیع الزمان اور چھوٹا مظفر حسین دونوں ملکر ہرات کے بادشاہ
ہوئے۔ دونوں کے نام مشترک سکہ و خطبہ جاری ہوا۔ آخر سلطان محمد شیبانی ازبک حاکم ماوراء النہر نے (جو بعد وفات ابو سعید کے ماوراء النہر پر قابض ہو گیا تھا)
۹۱۳ھ میں خراسان پر حملہ کیا۔ بدیع الزمان اور مظفر حسین شکست کھا کر بھاگے۔ بدیع الزمان پہلے قندھار پھر جرجان کی طرف بھاگ آیا اور مظفر حسین
استرآباد آیا۔ ہرات پر محمد شیبانی کا قبضہ ہو گیا۔ محمد شیبانی نے مظفر حسین کی بیوی سے نکاح کیا اور تمام مغلانی شہزادیاں اپنے امیروں میں بانٹ
دیں۔ پھر بدیع الزمان مظفر حسین کے پاس استرآباد آیا۔ مظفر حسین استرآباد میں مر گیا اور بدیع الزمان جرجان کا حاکم بنا مگر محمد شیبانی نے
وہاں سے بھی نکال دیا۔ بدیع الزمان آذربیجان میں آیا اور پھر استرآباد پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر ہندوستان آیا پھر روم میں گیا اور
سلطان سلیم کے ساتھ قسطنطنیہ چلا گیا اور وہیں سنہ ۹۲۳ھ میں مر گیا۔ بدیع الزمان کا بیٹا محمد زمان پھرتا پھرتا کابل میں آیا اور ظہیر الدین بابر نے
اپنی بیٹی اسے بیاہ دی اور بلخ کا حاکم بنایا۔ جس طرح ازبکوں نے تیموریہ خاندان سے ماوراء النہر اور خراسان چھین لیا اسی طرح

بابر نے ۹۳۲ھ میں ہندوستان فتح کر کے شاہان ہند میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد ڈالی۔

خاندان صفوی جسکی بنیاد ۹۰۶ھ میں قائم ہوئی تھی باقی ایران تیموریہ مغلوں سے چھین لیا۔ اسطرح تیموری کی وسیع سلطنت مختصر ہو کر صرف افغانستان اور شمالی ہندوستان میں محدود رہ گئی۔ ازبکوں کا حال تاریخ ترکستان میں صفویوں کا تاریخ ایران میں اور خاندان بابری کا حال تاریخ ہندوستان میں آیندہ وضاحت کے ساتھ لکھا جائیگا۔

اب ہم افریقہ کے ایک عظیم الشان خاندان کا حال لکھکر حصہ اول کو ختم کرتے ہیں اسکے بعد حصہ دوم میں ہم ملک [illegible]

فصل ہفتم خاندان فاطمیہ

(۲۹۷ھ سے ۵۶۷ھ تک) (۹۰۹ء - ۱۱۷۱ء) (مدت ۲۷۰ سال)

اس خاندان کو خاندان اسماعیلیہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس خاندان کے بانی (عبید اللہ المہدی بن حسین التقی بن احمد الوفی بن [illegible] الرضی بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق) حضرت امام جعفر صادق کے بڑے صاحبزادے اسماعیل کی اولاد سے تھے جو انکے والد کی حیات میں انتقال کر گئے تھے۔ اثنا عشری انکو ہفتم پرست بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ ۱۲ اماموں کے بجائے صرف اول کے ۷ اماموں کو [illegible] امام جعفر صادق کے بعد امام موسی کاظم کو امام نہیں مانتے بلکہ اسماعیل کے بیٹے محمد کو امام جانتے ہیں اور اس امر کے قائل ہیں کہ امامت اسماعیل کی اولاد میں قیامت تک رہیگی۔ ہندوستان کے شیعہ بوہرے اور آقا خانی خوجے اسی کے مذہب پر ہیں۔

محمد بن اسماعیل اور انکے بعد انکی نسل سے اسماعیلی امام ہوئے وہ عباسیوں کے خوف سے چھپے چھپے اپنی دعوت اور تعلیم پھیلاتے رہے۔[1] یہانتک کہ عبید اللہ کے چچا محمد بن احمد اسماعیلیوں کے امام ہوئے جن کو انکی ہر دلعزیزی کے سبب حبیب بھی کہتے ہیں [illegible] حمص کے پاس سلمیہ میں رہتے تھے یہیں سے اپنے مریدوں کی رہبری کرتے اور عقائد اسماعیلیہ کے پھیلانے کی غرض سے اپنے داعی ہر طرف روانہ کرتے تھے۔ اسطرح انکی تعلیم بہت جلد یمن، یمامہ، بحرین، سندھ، ہند، مصر اور شمالی افریقہ میں پھیل گئی۔ انکا ایک [illegible] ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن زکریا تھا۔ یہ اصل میں شیعہ اثنا عشری تھا بعد میں اسماعیلی ہو گیا تھا۔ تاریخ میں ابو عبد اللہ شیعی [illegible] کے نام سے مشہور ہے۔ محمد الحبیب نے اپنے دو داعی حلوانی اور سفیانی [illegible] ابو یوسف بن [illegible] شمالی افریقہ کی طرف روانہ کئے تھے [illegible] قبائل کتامہ میں اسماعیلی تعلیم پھیلا دی تھی۔ یمن میں ۲۶۸ھ میں محمد نے ابو القاسم حسین بن فرح بن حوشب کو داعی بنا کر [illegible] کیا جس نے ایک جمعیت بہم پہونچا کر ۲۷۰ھ تک یمن کے اکثر علاقوں کو مسخر کر لیا اور صنعا پر بھی قابض ہو گیا [illegible] داعی پھیلائے۔ یہ ظاہر میں تو آل محمد میں سے سب سے زیادہ برگزیدہ شخص کی دعوت کرتا تھا اور باطن میں [illegible]

محمد الحبیب نے ابو عبد اللہ شیعی کو حکم دیا کہ ابن حوشب سے تعلیم و ہدایت حاصل کر کے ملک مغرب میں جا کر کتامہ کے علاقہ میں اسماعیلی [illegible] رواج دے۔ اتنے میں سفیانی اور حلوانی کے ایک ہی سال میں مرجانے کی خبر پہونچی اور ابن حوشب نے ابو عبد اللہ شیعی کو مغرب کی طرف روانہ کر دیا اور وہ بنی کتامہ کے قافلہ کے ساتھ جو حج کرنے آئے تھے ۱۵ ربیع الاول ۲۸۸ھ کو کتامہ کے شہر انکجان میں داخل ہوا یہاں [illegible] لگے اور اسنے امامت اہلبیت کا اعلان کر دیا اور رضائے آل محمد کی دعوت کرنے لگا۔ یہانتک کہ بہت سے قبائل اسکے ساتھ ہو گئے اور [illegible] افریقہ کے بعض علاقے فتح کر لیے۔ ابو عبد اللہ کا اقتدار بڑھتا دیکھکر تونس کے بادشاہ ابراہیم بن احمد اغلبی نے اسکی سرکوبی کو فوج روانہ کی۔ ابو عبد اللہ نے ۲۸۹ھ میں بمقام [illegible] شکست کھائی مگر پھر بمقام [illegible] شکست دیکر بھگا دیا۔ ابراہیم نے دوبارہ فوج بھیجی [illegible] شکست کھا کر بھاگ آئی۔ ابو عبد اللہ شیعی نے اپنی فوج تمام شمالی افریقہ میں پھیلا دی اور مشہور کر دیا کہ مہدی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔

محمد الحبیب نے مرتے وقت عبید اللہ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا اور ملک گیری کی تدبیر [illegible] لوگوں کو اسکا معتقد [illegible] مہدی کا خطاب دیا تھا۔ عبید اللہ ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے تھے جبکہ امام حسن عسکری کا انتقال ہوا تھا [illegible] جب ابو عبد اللہ نے اپنی فتوحات کا حال انکو کہلا بھیجا اور لکھا کہ جلد تشریف لائیے لوگ آپکے انتظار میں ہیں۔ عبید اللہ اپنے بیٹے ابو القاسم محمد نزار اور اپنے مخصوصین کے ساتھ سوداگروں کے بھیس میں ابو عبد اللہ کے پاس پہنچنے کا ارادہ [illegible] اور وہاں ابو عبد اللہ کے بڑے بھائی ابو العباس کو جو انکے ساتھ تھا [illegible]

[1] چونکہ اسماعیلیوں کے امام محمد بن اسماعیل سے محمد الحبیب تک عباسیوں کے خوف سے پوشیدہ رہے اس سبب سے انکو مکتوم [illegible]

ابو عبد اللہ کو انکے آنے کی خبر کر دے۔ جب یہ سوداگر قیروان کو قریب پہنچے تو زیادۃ اللہ اغلبی نے جو ابراہیم کے بعد تونس کا بادشاہ ہوا تھا ابو العباس کو حلیہ سے پہچانکر گرفتار کر لیا اور قید کر دیا۔ کیونکہ عباسی خلیفہ مکتفی کو سلمیہ سے ان لوگوں کی روانگی کا حال معلوم ہو گیا تھا اور اس نے مصر و افریقیہ و مغرب کے تمام علاقوں میں انکا حلیہ لکھکر انکے گرفتار کرنیکا حکم بھیجدیا تھا۔

عبید اللہ طرابلس اور قسطیلہ ہوتے ہوئے قید ہوجانیکے خیال سے بچتے بچاتے سجلماسہ پہنچے۔ یہاں کے حاکم الیسع بن مدرار نے زیادۃ اللہ اور مکتفی کے پروانہ کے بموجب حلیہ پہچانکر انکو قید کر دیا

اسی اثنا میں ابو عبد اللہ نے سطیف فتح کر لیا۔ زیادۃ اللہ نے ابو عبد اللہ سے لڑنیکو ۴۰ ہزار فوج روانہ کی شیعی نے شکست دی بہت سے آدمی غنیم کے مارے گئے اور بہت سامال غنیمت اسکے ہاتھ آیا۔ اسکے بعد اسنے طبنہ اور بلزمہ اور تیجست اور ۲۹۵ھ میں باغایہ، قرطاجنہ اور مجانہ و تیفاش فتح کر لیا اور پھر سکیانہ تبسہ اور قصرین فتح کرکے رقادہ پر چڑھ گیا جو زیادۃ اللہ کا دار الحکومت اور قیروان کے قریب ہی واقع تھا اور قسطیلہ اور قفصہ فتح کر لیا جمادی الآخر ۲۹۶ھ میں شیعی نے اغلبی فوج کو اربس پر شکست دیکر اربس اور رقودہ پر قبضہ کر لیا زیادۃ اللہ کو رقادہ میں یہ خبر پہنچی تو وہ مصر کیطرف بھاگ گیا اور ابو عبد اللہ یکم رجب ۲۹۶ھ کو رقادہ اور شاہی محلوں پر متصرف ہو گیا اور اپنے بھائی ابو العباس کو قید سے نکال لیا۔ افریقیہ فتح کرکے رمضان ۲۹۶ھ میں شیعی نے ابو العباس کو افریقیہ کے انتظام کیلئے چھوڑا اور خود عبید اللہ کی تلاش میں سجلماسہ کی طرف روانہ ہوا۔ قریب پہنچا الیسع نے مقابلہ کو فوج بھیجی شیعی نے شکست دی الیسع جو بھاگ گیا تھا پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔ عبید اللہ اور انکے صاحبزادے ابو القاسم محمد قید سے نکالے گئے۔ لوگوں نے عبید اللہ کی بیعت کیلی۔ اسکے بعد شیعی ابراہیم بن غالب کنامی کو سجلماسہ کا گورنر بنا کر عبید اللہ کو ساتھ لئے ہوئے ربیع الآخر ۲۹۷ھ / ۹۰۹ء میں رقادہ میں داخل ہوا اور ۲۱ ربیع الآخر ۲۹۷ھ / ۹۰۹ء کو عبید اللہ کی بیعت رقادہ و قیروان میں بھی ہو گئی اور اسطرح افریقیہ کے بنی اغلب، تاہرت کی بنی رستم اور سجلماسہ کی بنی مدرار کی سلطنتیں غارت ہو کر انکی جگہ عبید اللہ المہدی کی سلطنت قائم ہو گئی۔ اس خاندان کے بادشاہ تاریخ میں خلفاء فاطمیین یا عبیدیین کے نام سے مشہور ہیں۔ انتہائی عروج کے زمانہ میں انکی سلطنت بحر ظلمات سے صحرائے شام تک اور بحیرہ روم سے صحرائے اعظم افریقہ تک پھیل گئی تھی۔ مراکش، بلاد الجزائر، تونس، طرابلس، برقہ، مصر، شام، حجاز، یمن، جزیرہ صقلیہ، بحیرہ روم کے بعض اور جزیرے اسمیں شامل تھے بلکہ بغداد و موصل تک میں ایک سال تک انکے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ حدود و اراضی اور درازی مدت کے لحاظ سے لحاظ سے بنی امیہ اور بنی عباس کے بعد اس سلطنت کا درجہ ہے۔ اول تونس میں قیروان کے پاس مہدیہ انکا دار الحکومت رہا۔ پھر جب ۳۵۸ھ / ۹۶۹ء میں انہوں نے مصر فتح کرکے قاہرہ آباد کیا تو دار الخلافہ بھی قاہرہ میں منتقل کر لیا۔ اور اسوقت سے اب تک قاہرہ ہی مصر کا دار السلطنت چلا آتا ہے۔ ان بادشاہوں کو علوم و فنون کا کمال ہی شوق تھا خود بھی بڑے عالم اور فاضل اور پابند شریعت تھے۔ انہوں نے مصر میں ہر قسم کی ایسی ترقی، رونق اور روشنی پھیلائی جو انہیں کے زمانہ سے مخصوص تھی۔ نہ اس سے پہلے مصر کو یہ دن نصیب ہوا تھا نہ انکے بعد ہوا۔ اسٹینلی لین پول لکھتا ہے کہ خاندان فاطمیہ کی دولت و حشمت اور تجارت بحیرہ روم کی خوشحالی کا باعث ثابت ہوئی۔ اس خاندان میں ۱۴ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ پیدائش	سنہ جلوس	سنہ وفات	مدت سلطنت	عمر
۱	ابو محمد عبید اللہ المہدی باللہ	۲۶۰ھ (سلمیہ یا کوفہ میں)	ربیع الآخر ۲۹۷ھ / ۹۰۹ء	۱۵ ربیع الاول ۳۲۲ھ / ۹۳۴ء (مہدیہ)	۲۴ سال چند ماہ	۶۲ سال
۲	ابو القاسم محمد نزار قائم بامر اللہ بن مہدی	محرم ۲۸۰ھ سلمیہ	۱۵ ربیع الاول ۳۲۲ھ / ۹۳۴ء	۱۳ شوال ۳۳۴ھ / ۹۴۵ء (مہدیہ)	۱۲ سال ۷ ماہ	۵۴ سال ۹ ماہ
۳	ابو طاہر اسماعیل منصور باللہ بن قائم	۳۰۲ھ (قیروان)	۱۳ شوال ۳۳۴ھ / ۹۴۶ء	سلخ شوال ۳۴۱ھ / ۹۵۲ء (مہدیہ)	۷ سال ۱۶ یوم	۳۹ سال

۴	ابو تمیم معد معز لدین اللہ بن منصور	۱۱ رمضان ۳۱۹ھ (مہدیہ)	سلخ شوال ۳۴۱ھ / ۹۵۲ء	۱۵ ربیع الآخر ۳۶۵ھ / ۹۷۵ء (قاہرہ)	۲۳ سال ۶ ماہ	۴۵ سال ۶ ماہ
۵	ابو منصور نزار العزیز باللہ بن معز	۱۴ محرم ۳۴۴ھ (مہدیہ)	۱۵ ربیع الآخر ۳۶۵ھ / ۹۷۵ء	۲۸ رمضان ۳۸۶ھ / ۹۹۶ء (بلبیس)	۲۱ سال ۵½ ماہ	۴۲ سال ۸½ ماہ
۶	ابو علی منصور حاکم بامر اللہ بن عزیز	۲۳ ربیع الاول ۳۷۵ھ (قاہرہ)	۲۸ رمضان ۳۸۶ھ / ۹۹۶ء	۲۷ شوال ۴۱۱ھ / ۱۰۲۰ء (جبل مقطم)	۲۵ سال ۲۹ دن	۳۶ سال ۷ ماہ
۷	ابو الحسن علی ظاہر لاعزاز دین اللہ بن حاکم	۱۰ رمضان ۳۹۵ھ (قاہرہ)	۴ ذیقعدہ ۴۱۱ھ / ۱۰۲۰ء	۱۵ شعبان ۴۲۷ھ / ۱۰۳۵ء (قاہرہ)	۱۵ سال ۱۰ ماہ	۳۳ سال
۸	ابو تمیم معد مستنصر بامر اللہ بن ظاہر	۱۷ جمادی الآخر ۴۲۰ھ (قاہرہ)	۱۵ شعبان ۴۲۷ھ / ۱۰۳۵ء	۱۸ ذی الحجہ ۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء (قاہرہ)	۶۰ سال ۴ ماہ	۶۷ سال
۹	ابو القاسم احمد مستعلی باللہ بن مستنصر	۲۰ شعبان ۴۶۷ھ	۱۸ ذی الحجہ ۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء	۱۷ صفر ۴۹۵ھ / ۱۱۰۱ء (قاہرہ)	۷ سال ۲ ماہ	۲۸ سال
۱۰	ابو علی منصور آمر باحکام اللہ بن مستعلی	۱۳ محرم ۴۹۰ھ	۱۷ صفر ۴۹۵ھ / ۱۱۰۱ء	۳ ذیقعدہ ۵۲۴ھ / ۱۱۳۰ء	۲۹ سال ۸ ماہ	۳۴ سال
۱۱	عبد المجید میمون حافظ لدین اللہ بن محمد بن مستنصر	محرم ۴۶۷ھ	۳ ذیقعدہ ۵۲۴ھ / ۱۱۳۰ء	۵ جمادی الآخر ۵۴۴ھ / ۱۱۴۹ء	۱۹ سال ۷ ماہ	۷۷ سال
۱۲	ابو منصور اسمٰعیل ظافر بامر اللہ بن حافظ	۱۵ ربیع الآخر ۵۲۷ھ	۵ جمادی الآخر ۵۴۴ھ / ۱۱۴۹ء	۱۵ محرم ۵۴۹ھ / ۱۱۵۴ء	۴ سال ۷ ماہ	۲۱ سال ۹ ماہ
۱۳	ابو القاسم عیسیٰ فائز بنصر اللہ بن ظافر	۲۱ محرم ۵۴۴ھ	۱۵ محرم ۵۴۹ھ / ۱۱۵۴ء	۱۷ رجب ۵۵۵ھ / ۱۱۶۰ء	۶ سال ۶ ماہ	۱۱ سال ۶ ماہ
۱۴	ابو محمد عبد اللہ عاضد لدین اللہ بن یوسف بن حافظ	۲۰ محرم ۵۴۶ھ	۱۷ رجب ۵۵۵ھ / ۱۱۶۰ء	۱۰ محرم ۵۶۷ھ / ۱۱۷۱ء	۱۱ سال ۶ ماہ	۲۱ سال

(۱) عبید اللہ المہدی باللہ تخت پر بیٹھا بنی کتامہ کو بڑے بڑے عہدے دئے اور بڑی بڑی جاگیریں عطا کیں اور ابو عبداللہ داعی کو اور انکے بھائی ابوالعباس کو صقلیہ میں اپنی گورنر مقرر کیا۔ مہدی کے زمانہ میں مسلمانان صقلیہ نے ۳۱۳ھ تک قلوریہ کا بیشتر یعنی جنوبی اٹالیہ میں کئی شہر طارنت (ٹارنٹو) اور داوٹنٹو وغیرہ فتح کرلیے اور انکبرہ (لومبرڈی) پر حملہ کرکے جیران اور ابرجہ کو فتح کرلیا اور ہمیشہ ان علاقوں کے قبضہ پر لڑتے رہے۔

عبیداللہ بادشاہ ہوکر خودمختاری کمال مستعدی اور سرگرمی سے نہایت انتظام کیساتھ حکومت کرنے لگے تو شیعی کا بھائی ابوالعباس جو بادشاہ کو شاہ شطرنج کی طرح رکھنا چاہتا تھا اپنے اختیارات میں کمی پاکر بعض سرداران کتامہ سے سازش کرکے اور بوقت تمام اپنے بھائی ابو عبداللہ کو اپنے ساتھ ملاکر بادشاہ کو معزول اور قتل کرنیکے درپے ہوگیا۔ بادشاہ کو بھی راز کھل گیا اور ۲۹۸ھ میں دونوں بھائیوں کو قتل کرادیا۔ مہدی نے مشرق میں برقہ اور مغرب میں تاہرت کو بھی جیت کر سلطنت میں شامل کیا۔ ۳۰۱ھ اور ۳۰۷ھ میں قاسم بن مہدی نے مصر پر حملہ کرکے سکندریہ اور مصر کے بعض دیگر علاقے فتح کرلیے۔ مگر مقتدر عباسی نے مونس خادم کے ساتھ فوج بھیجکر عبیدیوں کو شکست دیکر ملک سے نکال دیا۔

۳۰۳ھ سے ۳۰۸ھ تک مہدی باللہ نے بنی فاطمہ کو خارجیوں کے ہاتھ سے محفوظ رکھنے کی غرض سے قیروان کے قریب ایک مضبوط شہر اور مستحکم قلعہ تعمیر کرایا اسکا نام مہدیہ رکھکر دارالحکومت قرار دیا۔ ۳۰۸ھ میں فاس کے ادریسی بادشاہ کو مطیع کیا اور ۳۱۳ھ میں اس کے ملک کا الحاق کرلیا۔ پھر حاکم سلجماسہ کی بغاوت کو فرو کیا۔ ۳۱۵ھ میں مغرب کے علاقہ میں بنی فاطمہ کی حکومت متزلزل ہوگئی تو ابوالقاسم محمد بڑے بھائی نے مختلف سرکش قبیلوں کو مغلوب کیا اور ریف پر حملہ کرکے نکور فتح کرلیا اور جراوہ کے حاکم حسن بن ابی العیش ادریسی کو مطیع کیا۔ عبیداللہ کے عہد کا آخری واقعہ یہ ہے کہ فاس مغرب کا صوبہ اندلس کے بنی امیہ نے لے لیا تھا۔ اس نے فاطمیوں کا نام خطبہ سے نکال کر بنی امیہ کا نام داخل کردیا تھا۔ مہدی نے اپنے سپہ سالار احمد بن بصلین کو اسکی سرکوبی کو روانہ کیا جس نے باغی گورنر کو شکست دیکر صحرا کی طرف بھگا دیا اور تمام مغرب الاقصیٰ وغیرہ کو مسخر کرکے فاطمی سلطنت میں شامل کردیا۔ مغرب اقصیٰ کے فتح ہوجانے کے بعد مہدی اندلس فتح کرنیکی تدبیریں کررہے تھے کہ ملک الموت نے تمام آرزوؤں کا خاتمہ کردیا۔ مہدی نے اپنی سلطنت اپنی حیات ہی میں سرحد مصر سے بحر ظلمات اور جزائر خالدات (کنیری آئلنڈ) وغیرہ روم سے صحرائے اعظم تک پھیلا لی تھی۔ مہدی کی حکومت زبردست اور مستحکم تھی۔ سیوطی جیسا کٹر سنی معترف ہے کہ عبیداللہ نے داد گستری اور فیاضی کے ساتھ سلطنت کی۔ لوگ اسکی طرف جھک پڑے تھے۔

(۲) محمد القائم بامر اللہ بڑے جنگ آزمودہ اور ماہر سپاہی تھے اکثر جنگوں میں فوج لیکر جایا کرتے تھے۔ اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ مورخ سید امیر علی لکھتے ہیں کہ یہ پہلا فاطمی خلیفہ ہے جسنے بحیرہ روم پر حکومت اقتدار حاصل کرنیکی غرض سے جہازوں کا ایک زبردست بیڑا تیار کیا۔ ۳۲۳ھ میں ایک شخص ابن طالوت نامی نے مہدی کا بیٹا ہونیکا دعویٰ کرکے طرابلس کا محاصرہ کرلیا مگر اسکا جھوٹ کھل جانے پر لوگوں نے اس کا سر

کاٹکر قایم کے پاس بھیجدیا۔ مغرب الاقصیٰ میں پھر بغاوت پھیل گئی تھی ۳۲۲ھ میں اس بغاوت کو فرو کرکے امن و انتظام قایم کردیا اور ریف کے بنی ادریس کو مطیع کیا۔ لانگوبردیا کی ساحل پر مقام بیشہ (پیسا) اور دیگر مقامات سے اطالوی اکو فاطمی خلیفہ کی بندرگاہوں کو لوٹ مار کرجاتے تھے۔ اسکے انتقام میں قایم کے سپہ سالار نے جنوبی اطالیہ کو تمام کیا تک تاخت و تاراج کر ڈالا اور تاخت کرتا ہوا شہر جنوہ تک جا پہنچا۔ شہر کو فتح اور بہت سے اطالیوں کو گرفتار کرلیا (۳۲۳ھ) شہر جنوہ ایک معقول عرصہ تک بنی فاطمہ کے قبضہ میں رہا۔ انکبردہ (لومبرڈی) کا ایک حصہ بھی مطیع کیا گیا اور اگر قایم کی اپنی سلطنت میں ابو یزید خارجی کی زبردست بغاوت شروع نہ ہوجاتی جسمیں اسکی تمام دولت اور فوج صرف ہوگئی تو یقیناً وہ تمام ملک اطالیہ کو مسخر کرلیتا۔ غرض اس بیڑی نے واپسی کیوقت سرڈانیہ (سارڈینیا) پر حملہ کرکے فرنگیوں کو بہت سی شکستیں دیں۔ پھر قرقیسیا کا رخ کیا جو شام کے ساحل پر ہے۔ یہاں اسنے عباسیوں کے جہازوں کو جلا دیا اور بہت سا مال غنیمت لیکر مہدیہ کیطرف مراجعت کی۔

۳۲۴ھ میں قایم کے خادم زیدان نے اسکندریہ فتح کرلیا مگر بعد میں اخشید والی مصر کی فوج نے آکر وہاں سے نکال دیا۔ ۳۲۵ھ سے ۳۲۹ھ تک اہل صقلیہ نے سخت بغاوت برپا رکھی اور متواتر شکستیں کھانے کے بعد ۳۲۷ھ میں انہوں نے شاہ قسطنطنیہ کے بیڑہ کو اپنی مدد کیلئے بلا لیا۔ مگر صقلیہ کے فاطمی گورنر نے ۳۲۸ھ میں قلعہ ابوثور۔ قلعہ بلوط فتح کرکے جرجنت کا محاصرہ کرلیا اور خلیفہ قایم کا بیڑہ اتونس سے جاکر رومی بیڑہ کے مقابلہ میں ڈٹ گیا اور ۳۲۹ھ میں رومی بیڑہ کو تباہ کر ڈالا۔ یہ حالت دیکھکر اہل جرجنت نے اور انکے بعد تمام اہل صقلیہ نے ہتھیار ڈالدیے اور تمام جزیرہ میں امن قایم ہوگیا۔ مگر سب سے بڑی بغاوت جو خلیفہ قایم کے زمانہ میں برپا ہوئی وہ ابو یزید خارجی کی بغاوت تھی۔ ابو یزید توزر (قسطیلیہ) میں پیدا ہوا اور وہیں اسنے نشو و نما پایا تھا اور خوارج نکاریہ کی صحبت میں انکو صفریہ بھی کہتے ہیں انہیں کا مذہب اختیار کرلیا تھا۔ پھر تاہرت میں آکر لڑکوں کو پڑھانے لگا تھا وہ سنی مذہبیوں کی تکفیر کرتا اور سلطان پر خروج کرنا مباح بتاتا تھا۔ ۳۱۶ھ میں خروج کا کہنا شروع کیا اور بہت سے لوگوں نے اپنا پیر بنالیا۔ مہدی کی وفات کے بعد بہت پھیل گیا اور اس نے خروج کیا اور شیخ المؤمنین لقب اختیار کیا اور ناصر اموی بادشاہ اندلس کا خطبہ پڑھدیا۔ بربر کے بہت سے قبیلے اسکے ساتھ ہوگئے چونکہ ایک سبز رنگ کے گدھے پر سوار ہوا کرتا تھا اس سبب سے صاحب الحمار کے نام سے بھی مشہور ہے ۳۳۳ھ میں اسنے تبسہ، مرماجنہ اور اربس اور سبیبہ فتح کر لیے۔ قایم کو خبر پہنچی تو رقادہ اور قیروان میں فوج بھیجی اور میسور خواجہ سرا کو ابو یزید کی سرکوبی کو روانہ کیا اور دوسری فوج اپنے خادم بشری کیساتھ باجہ کیطرف روانہ کی۔ ابو یزید نے بشری کو شکست دیکر تونس کیطرف بھگا دیا اور باجہ میں داخل ہوکر مردوں بچوں کو قتل اور عورتوں کو اسیر کرلیا اور پھر تونس پر قبضہ کرلیا اور قیروان کیطرف بڑھا مگر بشری کے طلایہ نے ابو یزید کے طلایہ کو شکست دیکر چار ہزار قتل اور دو سو گرفتار کرلیے۔ اسکے بعد ابو یزید نے ایک لاکھ چار فوج کے ساتھ رقادہ اور پھر صفر ۳۳۳ھ میں قیروان فتح کرلیا میسور نے شکست کھائی اور مارا گیا۔ اسکے بعد ابو یزید کی فوج نے سوسہ بھی فتح کرلیا اور اسکی فوج نے مستولی تمام افریقیہ میں قتل و غارت و آتشزنی کا بازار گرم کردیا۔ اسکے بعد ابو یزید نے مہدیہ کا محاصرہ کرلیا اور ناکہ بندی کرکے ماہ جمادی الآخر ۳۳۳ھ میں حملہ کردیا مگر مختلف حملوں میں سخت شکستیں کھاتا رہا۔ یہاں تک کہ ۳۳۴ھ شروع ہوگیا اور اسکے آدمیوں میں اختلاف پیدا ہوگیا وہ منتشر ہوگئے صرف تیس آدمی اسکے ساتھ رہ گئے اور صفر ۳۳۴ھ میں قیروان کیطرف مراجعت کی۔ قایم کے آدمیوں نے اسکی چھاونی کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ شہر والوں نے قیروانی لوگوں کو ابو یزید کے آدمیوں کے متفرق ہونیکا حال انکے عاملوں کو قتل کر ڈالا تھا اور بعض کو پکڑ کر مہدیہ بھیجدیا تھا اور قایم نے اپنے گورنر مقرر کرنے تھے۔ اہل سوسہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا مگر ابو یزید نے قیروان میں پہنچکر پھر جمعیت کثیر بہم پہنچالی اور انکو حکم دیکر شہروں کیطرف روانہ کیا کہ قتل کرو۔ قید کرو۔ لوٹو۔ جلاؤ۔ برباد کردو۔ چنانچہ اسکے لشکر نے صفر ۳۳۴ھ میں تونس میں داخل ہوکر شہر کو لوٹ لیا اور مردوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو اسیر کرلیا۔ اور مسجدوں کو منہدم کر ڈالا۔ مگر ۸ ربیع الاول ۳۳۴ھ کو قایم کی فوج جا پہنچی اور علی بن حمدون نے ابو یزید کی فوج کو شکست دیکر تونس فتح کرلیا لیکن اسی اثنا میں ابو یزید کے بیٹے ایوب نے باجہ فتح کرلیا اور تونس پر حملہ کیا مگر قایم کی فوج نے شکست دیکر قیروان کیطرف بھگا دیا اسکے بعد علی بن حمدون نے کئی لڑائیوں میں سخت شکستیں دیکر ابو یزید نے شکست اور بہت سا مال چھین لیا مگر جمادی الآخر ۳۳۴ھ میں ابو یزید نے لشکر جمع کرکے سوسہ کا سخت محاصرہ کرلیا۔ یہاں قایم کا لشکر موجود تھا۔ روز لڑائی ہوتی رہی جسمیں کبھی ایک کی فتح ہوتی کبھی دوسرے کی۔ غرض سوسہ کا محاصرہ جاری تھا

کہ ماہ شوال ۳۳۴ھ میں قائم کا انتقال ہو گیا۔

(۳) اسمٰعیل المنصور باللہ۔ منصور نے جب تک ابو یزید کے خرخشہ سے چھٹکارا نہیں پایا قائم کی وفات کو چھپائے رکھا۔ نہ خلیفہ کا لقب اختیار کیا نہ سکہ خطبہ میں کوئی تبدیلی کی۔ اس اثنا میں فرمانوں اور احکامات پر اپنے دستخطوں میں امیر اسمٰعیل ولیعہد لکھتے تھے۔

مورخین نے لکھا ہے کہ اسمٰعیل بڑے شجاع بہادر حلیم مستعد مستقل مزاج خوش خلق ادیب لبیب شاعر مقرر بلیغ اور نہایت منتظم تھے۔ بغیر پہلے سوچے فی البدیہہ خطبہ کا اختراع کرتے اور مثل دریا کی روانی کے خطبہ دیے جاتے۔ ایسی حالت میں بادشاہ ہونا کہ ابو یزید کی بغاوت کے سبب تمام ملک میں غدر مچا ہوا تھا سوائے ساحل بحر کے چند قلعہ بند شہروں اور مہدیہ کے کچھ قبضہ میں نہ رہا تھا اندلس کے اموی خلیفہ ناصر نے مغرب الاقصیٰ پر قبضہ کر لیا تھا اور ایسی سلطنت کو سنبھالنا اور اپنے تمام آبائی ملک پر قابض ہو جانا اسمٰعیل کی لیاقت و قابلیت کا کامل ثبوت ہے۔

قائم کی وفات کے وقت ابو یزید سوسہ کا محاصرہ کئے پڑا تھا اور اہل سوسہ محاصرہ توڑنے میں تیار رہتے تھے۔ اسمٰعیل نے بادشاہ ہوتے ہی ان کی مدد پر فوج روانہ کی۔ اس فوج نے سوسہ کی فوج کے ساتھ مل کر ابو یزید کی فوج سے ایسی جنگ کی کہ اسے بھاگنا پڑا۔ اس کے بہت سے آدمی مارے گئے اور اس کی چھاؤنی لوٹ کر آگ لگا دی گئی۔ ابو یزید اسی دن قیروان پہنچا وہاں کے لوگوں نے اسے گھسنے نہ دیا اور اس کے عامل کو نکال دیا۔ ناچار آخر شوال ۳۳۴ھ میں اپنی جماعت کے ساتھ قیروان سے دو دن کی راہ پر سبیبہ میں آیا۔ ۲۴ شوال کو اسمٰعیل قیروان میں آ گئے۔ مگر ابو یزید نے پھر بہت سی جمعیت اکٹھی کر کے قیروان پر چڑھائی کی۔ لڑائی ہوئی۔ اول دن شاہی فوج منصور رہی۔ دوسرے دن شاہی فوج شکست کھا کر مہدیہ اور سوسہ کی طرف بھاگ گئی۔ مگر بادشاہ نے بذات خاص نہایت شجاعت سے جنگ کی اور اتنے آدمی قتل کئے کہ ابو یزید کا جی چھوٹ گیا اور آخر ذیقعدہ ۳۳۴ھ میں کوچ کا نقارہ بجا دیا۔ مگر پھر واپس آیا اور ۱۵ محرم کو نہایت شدید جنگ کے بعد ابو یزید شکست کھا کر بھاگ گیا اور مقام فتح پر بادشاہ نے منصوریہ آباد کر کے وہاں سکونت اختیار کی۔

ربیع الاول ۳۳۵ھ میں بادشاہ ابو یزید کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور اسے دبا دبا کر جنگل بیابان پہاڑ وادی اور دلدلوں کی کچھ پرواہ نہ کی یہاں تک کہ اسکے پیچھے بلاد سودان کے ایسے ویرانے میں پہنچے کہ پانی کی ایک مشک ایک دینار میں ملتی تھی۔ بیمار ہو گئے۔ ناچار پلٹ کر کچھ عرصہ تک عمرت میں مقیم رہے۔ ابو یزید نے موقع پا کر مسیلہ کا محاصرہ کر لیا۔ بادشاہ اچھے ہو گئے تو ۳ رجب ۳۳۵ھ کو پھر ابو یزید کی طرف روانہ ہوئے۔ ابو یزید محاصرہ چھوڑ کر بھاگا اور قلعہ کتامہ میں متحصن ہو گیا۔ بادشاہ وہیں پہنچے۔ ۲۵ محرم کو سخت لڑائی کے بعد ابو یزید مارا گیا اور بادشاہ سجدہ خالق بجا لائے۔ صاحب حقایق الاخبار لکھتے ہیں کہ ابو یزید بڑا ظالم تھا۔ خدا نے اسکے شر سے اہل مغرب کو نجات دلا دی۔ اسنے اور اسکے تابعین نے ایسے ایسے ظلم کئے تھے کہ جنکے بیان سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔

ابو یزید کی مہم سے فارغ ہو کر صفر ۳۳۶ھ میں بادشاہ نے مغرب الاقصیٰ پر چڑھائی کی جہاں کے گورنر نے ابو یزید کی شورش کے زمانہ میں بغاوت کر کے اندلس کے اموی خلیفہ کا خطبہ پڑھ دیا تھا۔ باغی گورنر کو شکست دیکر بھگا دیا اور تاہرت فتح کر لیا۔ اور جمادی الاول ۳۳۶ھ میں قیروان کی طرف مراجعت کی۔ ابو یزید کی سرکشی کے زمانہ میں ۳۳۳ھ میں اہل صقلیہ نے بھی بغاوت کی اور رومیوں نے بھی وہ روپیہ دینا بند کر دیا جسپر صلح قرار پائی تھی۔ بادشاہ نے ۳۳۶ھ میں ابو الغنائم حسن بن علی کلبی کو صقلیہ کا گورنر بنا کر روانہ کیا۔ اسنے باغیوں کی قرار واقعی سرکوبی کر دی۔ رومیوں نے بھی ڈر کر پچھلے تین سال کا چڑھا ہوا جزیہ داخل کر دیا۔ مگر قسطنطنیہ کے بادشاہ نے ۳۳۸ھ میں بہت سی فوج صقلیہ کی طرف روانہ کر دی جو شہر اوٹرنت میں آ اتری۔ یہ خبر سنکر منصور نے بھی ایک بیڑا جہازوں کا حسن کلبی کی مدد کیلئے روانہ کر دیا۔ اپنی فوج کو شاہی فوج کیساتھ ملا کر حسن قلوریہ پر چڑھ گیا اور رومیوں سے مقابلہ کرنیکے لئے آگے بڑھا۔ رومی بغیر لڑے بارہ کی طرف بھاگ گئے۔ حسن کی فوجیں تمام قلوریہ میں قتل و غارت کرنیکے لئے پھیل گئیں۔ اب جاڑا آ گیا تو حسن نے مسینی کی طرف مراجعت کی۔ گرمی شروع ہوتے ہی حسن نے پھر قلوریہ پر دھاوا کیا اور روز عرفہ ۳۴۰ھ کو بمقام جراجہ رومیوں کو سخت شکست دی۔ قسطنطنیہ کے بادشاہ روم نے عاجز ہو کر صلح کر لی۔ ادھر حسن نے ریو کی طرف مراجعت کی اور شہر کے وسط میں نہایت عالیشان مسجد تعمیر کی۔

سلخ شوال ۳۴۱ھ کو خلیفہ منصور کا انتقال ہو گیا اور انکے صاحبزادے معز لدین اللہ خلیفہ ہوئے تو حسن اپنے بیٹے احمد کو صقلیہ کا گورنر بنا کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

(۴) ابو تمیم معد المعز لدین اللہ بنی فاطمہ کے مخالف مورخین نے بھی اس بادشاہ کو دانا، مستعد، شجاع، بہادر، سخی، منصف، عادل، کریم الاخلاق، سائنس و فلسفہ میں ماہر، علوم و فنون کا بڑا مربی، صاحب رائے، امور ملکی و قوانین ملت سے خوب آگاہ، علم نجوم و ہیئت کا شایق و ماہر لکھا ہے۔ علما کی قدردانی کے لحاظ سے بعض مورخین نے اس خلیفہ کو مغرب کا مامون کہا ہے۔ معز کے عہد حکومت میں شمالی افریقہ نے کمال ہی اعلے درجہ کی ترقی تہذیب اور خوشحالی حاصل کی۔ لوگ خوشی اور فراغبالی میں بسر کرتے تھے۔ بادشاہ نے ملک کے اندرونی فساد اور ہنگامے سختی اور مستعدی سے فرو کئے۔ انتظام اصلی اصول کی بنیاد پر قائم کیا۔ تمام کاموں کیواسطے قواعد و ضوابط مرتب کئے صوبوں کو ضلعوں پر تقسیم کر کے ہر ضلع پر لائق اور معتبر افسر مقرر کئے اور ان افسروں کی ماتحت امن قایم رکھنے کے لئے فوج نظام اور فوج ملیشیا[1] کا ایک حصہ متعین کیا۔ بیڑے اور فوج کو از سر نو ترتیب دیا اور تجارت و حرفت کو بہت کچھ فروغ دیا۔ ابن خلدون لکھتا ہے "چونکہ معز لدین اللہ نرم مزاج اور رحمدل تھے اور خدا نے ایک عجیب و غریب شعور و لیاقت انکو عطا کی تھی وہ سردار بھی جو انکے آباؤ اجداد کی خون کے پیاسے تھے اگرچہ انسے دلی محبت نہ کرتے ہوں تاہم انکے دوست ضرور بنگئے۔ معز انسے نہایت خلق و مہربانی سے پیش آتے تھے اور اسطرح انہوں نے انکو دشمن سے اپنا حامی و مددگار بنا لیا تھا۔"

معز کے زمانہ کے مشہور واقعات یہ ہیں۔ (۱) جبل اوراس اور باغایہ کی بغاوتوں کو فرو کیا۔ (۲) اندلس کے اموی خلیفہ ناصر لدین اللہ نے ایک ایسا بڑا تجارتی جہاز بنوایا تھا کہ اسوقت تک دنیا کی کسی سلطنت نے اتنا بڑا جہاز تیار نہیں کیا تھا۔ اسنے ۳۴۴ھ میں اس جہاز کو بحیرہ روم کے ساحلی شہروں سے تجارت کرنیکی غرض سے روانہ کیا تھا۔ اسی اثنا میں صقلیہ کا ایک جہاز ملگیا جسپر گورنر صقلیہ کا قاصد کچھ خاص خطوط لیکر معز لدین اللہ کی خدمت میں جا رہا تھا۔ اندلسی جہاز نے اس جہاز کو لوٹ لیا اور معز کے نام کے خط اور تمام مال و اسباب لیکر چلتا بنا۔ معز کو یہ خبر پہنچی تو ایک زبردست بیڑا تیار کر کے حسن بن علی گورنر صقلیہ کی سرکردگی میں اندلس پر حملہ کرنیکی غرض سے روانہ کر دیا۔ اس بیڑے نے مریہ کی لنگرگاہ میں گھسکر تمام جہازوں کو جو وہاں تھے پھونک دیا اور اس بڑے جہاز کو جسنے لوٹا تھا اور سکندریہ ہو کر بہت کچھ مال و اسباب لیکر واپس آ گیا تھا گرفتار کر لیا اور پھر خشکی پر اتر کر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ اور بہت کچھ مال غنیمت لیکر مراجعت کی۔ اس کے جواب میں ۳۴۵ھ میں ناصر اموی نے اپنے امیر البحر غالب کے ماتحت ستر جہازوں کا بیڑا روانہ کیا جو افریقیہ کی بعض بندرگاہوں میں لوٹ مار کر کے واپس چلا گیا۔ اسکے بعد بھی یہ اموی اور علوی بادشاہ آپس میں لڑ کر اپنی قوت کو ضایع کرتے رہے ورنہ یہ ایسے زبردست تھے کہ اگر انمیں اتحاد ہوتا تو اسوقت تمام یورپ کا فتح کر لینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ (۳) مغرب الاوسط کے گورنر یعلی بن محمد یفرنی نے معز سے بغاوت کر کے اندلس کے اموی خلیفہ کی اطاعت قبول کر لی اور مغرب الاقصے کے حاکموں نے اندلس کے اموی خلیفہ کے نام کا خطبہ جاری کر دیا۔ اسپر فاطمی خلیفہ نے اپنے وزیر و کمانڈر انچیف ابو الحسن جوہر بن عبد اللہ صقلی کو ان علاقوں کی طرف روانہ کیا۔ جوہر نے مغرب الاوسط میں پہنچکر یعلی باغی کو قتل کر ڈالا اور ۳۴۷ھ میں ساحل بحر اوقیانوس تک تمام مغرب الاقصے کو فتح کر کے تمام علاقوں سے عمال بنی امیہ کو نکال دیا۔ اسطرح ۳۴۸ھ کو ختم ہوتے ہوتے مصر سے ساحل بحر اوقیانوس تک تمام ممالک پر خلفائے بنی فاطمہ کا قبضہ ہو گیا۔ (۴) حکم بن ہشام اموی بادشاہ اندلس اپنی بعض رعایا کی ناخوش ہو کر سکندریہ کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔ ان جلاوطنوں نے ۳۱۲ھ میں اپنے سردار ابو حفص عمر بن شعیب بلوطی کی سرکردگی میں جزیرہ قریطش رومیوں سے چھین لیا۔ ابو حفص کی اولاد ۳۵۰ھ تک قریطش پر حکومت کرتی رہی۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ ۳۵۱ھ میں رومیوں نے ایک بھاری فوج قریطش فتح کرنیکے واسطے روانہ کی۔ مسلمانان قریطش نے معز سے مدد مانگی۔ معز نے مدد بھیجی۔ رومیوں سے لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں نے فتح پائی اور بہت سے رومی گرفتار کر لئے لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد رومیوں نے قریطش پر قبضہ کر لیا تاہم اسکی کسر مسلمانوں نے اسطرح نکال لی کہ ۳۵۱ھ سے ۳۵۴ھ تک صقلیہ کو جو قلعے ابتک رومیوں کے قبضہ میں تھے وہ بھی انسے چھین لئے اور رومیوں کی سلطنت اس جزیرہ سے

[1] ملیشیا سے وہ پیشہ ور لوگ مراد ہوتے ہیں جو لڑائی کے وقت فوج کا کام دیتے ہیں۔

بالکل ہی نیست و نابود کردی۔ صقلیہ میں حسن بن علی کلبی کا خاندان خلفائے بنی فاطمہ کی سرپرستی میں سو برس سے زیادہ حکومت کرتا رہا۔ صقلیہ کو جو عروج ان کلبی گورنروں کے عہد میں ہوا ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ہر طرف مسجدیں کالج اور مدرسے بنائے گئے۔ علوم و فنون کو فروغ دیا گیا۔ لوگ خوشحال اور نہال رہے۔ ہر طرف چہل پہل ہی نظر آتی تھی۔ بلرم۔ (پلرمو) کا طبی دار العلوم بغداد اور قرطبہ کے دار العلوموں کی ہمسری کرتا تھا۔ جنوبی اطالیہ میں سلرنو کا مدرسہ بھی بہت مشہور تھا۔ (۵) سنہ ۳۵۹ھ میں پوپ یوحنا دہم نے اطالیہ کی فوج جمع کر کے اور بادشاہ قسطنطنیہ سے مدد منگا کر جنوبی اطالیہ سے مسلمانوں کو نکال دینے کی غرض سے چڑھائی کی مگر اُس کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ (۶) سنہ ۳۵۷ھ میں کافور اخشیدی بادشاہ مصر کی وفات پر ارکین سلطنت نے ایک گیارہ برس کے لڑکے کو بادشاہ بنا دیا اور خود ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا۔ ابھی لوگ قحط و وبا کی مصیبتیں جھیل چکے تھے۔ ابھی یہ آفت آئی۔ برداشت نہ کر سکے تو لاکران معزز اور معتقد لوگوں نے معز کو لکھا کہ حضور تشریف لا کر ہمیں ان آفتوں سے نجات دیکر امن و انتظام قائم کر دیں۔ ہم مصر حضور کے حوالہ کر دینگے۔ بادشاہ نے اس درخواست کو منظور کیا اور ابو الحسن جوہر کو ایک لاکھ سے زیادہ سوار اور ۱۲۰۰ سو سے زیادہ مال کی صندوقیں دیکر مصر کی طرف روانہ کر دیا۔ جوہر امن و امان کیساتھ ملک مصر میں داخل ہوتا چلا گیا۔ یہانتک کہ مقام جیزہ پر نوعمر اخشیدی بادشاہ کی فوج اور طرفداروں نے روکا اور مقابلہ کیا۔ مگر وہ ۱۱ شعبان سنہ ۳۵۸ھ کو شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ اخشیدی بادشاہ پکڑا گیا اور جوہر دار السلطنت میں داخل ہو گیا اور مصر قدیم سے لگا ہوا ایک دوسرا شہر قاہرہ معزیہ آباد کر کے دار الحکومت بنایا۔ مصر سے عباسیوں کا سکہ و خطبہ موقوف کر کے معز لدین اللہ کے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا۔ اذان میں جملہ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ داخل کرایا۔ نماز میں بسم اللہ با آواز بلند اور نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقین کی تلاوت ہونے لگی اور خطبہ کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى عَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى فَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ وَعَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطَيِ الرَّسُوْلِ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا وَصَلِّ عَلَى الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ اٰبَاۗءِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ پڑھا جانے لگا۔ اور اہلبیت کے فضائل بیان ہونے لگے اسکے بعد جوہر نے جامع ازہر تعمیر کی جو اسوقت اہل اسلام کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ (۷) سنہ ۳۶۲ھ میں بادشاہ یوسف بلکین بن زیری کو افریقیہ اور تمام ملک مغرب کا اپنا نائب بنا کر مصر کیطرف روانہ ہوا اور ۵ رمضان کو قاہرہ میں داخل ہوا اور سنہ ۳۶۲ھ میں عید غدیر مصر میں پہلی دفعہ کمال شان و شوکت سے منائی گئی (۸) مصر فتح کر کے جوہر نے محرم سنہ ۳۵۹ھ میں دمشق دار الحکومت شام کو فتح کر کے عباسیوں کا خطبہ منقطع کر کے فاطمی بادشاہ کا خطبہ جاری کر دیا اور پھر شام کے اور بھی بہت سے علاقے فتح کر لیے (۹) سنہ ۳۶۱ھ سے سنہ ۳۶۲ھ تک احسا کے قرمطی شام کے مختلف شہروں میں لوٹ مار کرتے رہے یہانتک کہ مصر پر بھی حملہ آور ہوئے۔ اسوقت بادشاہ افریقیہ سے مصر میں آگئے تھے۔ بادشاہ نے انکے مقابلہ پر فوج بھیجی قرمطیوں نے شکست کھائی بہت سے قتل کیے گئے اور ناچار انہوں نے احسا کیطرف مراجعت کی۔ شعبان سنہ ۳۶۴ھ میں ایک ترکی سردار البتکین نامی دمشق پر قابض ہو گیا جس نے پھر عباسیوں کا خطبہ پڑھ دیا۔ بادشاہ اسکی سرکوبی کو روانہ ہو کر بمقام بلبیس پہنچکر انتقال کر گئے۔ (۱۰) سنہ ۳۶۳ھ میں مکہ اور مدینہ دونوں میں معز کے نام کا خطبہ مستقل طور پر جاری ہو گیا۔ (۱۱) معز کے مصر روانہ ہونے کے بعد مغرب اوسط کے بعض علاقوں میں بغاوتیں ہوئیں۔ مگر بادشاہ کے نائب یوسف بلکین نے بہت جلد انکو فرو کر دیا۔

صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں کہ معز نے ایسی عدالت و سخاوت کیساتھ سلطنت کی کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں آسکتا۔ ۱۵ ہزار اونٹ اور دس ہزار خچر زر لدے ہوئے افریقیہ سے قاہرہ لیکر آئے تھے۔ خزانچی کو حکم دے رکھا تھا کہ ہر روز چند صندوق زر دربار میں لا کر رکھتا۔ محتاجوں کو اجازت تھی کہ اُن میں سے ایک ایک مٹھی بھر کر لیجائیں۔ صندوق تو اب تک موجود ہیں مگر وہ بخشش اور کرم اب کہاں۔ مقریزی لکھتا ہے کہ معز کا خطبہ تمام ممالک مغرب، مصر، شام، حجاز اور بعض اضلاع عراق میں پڑھا جاتا تھا۔ ابو الفرج یعقوب بن یوسف بن کلس انکا وزیر تھا۔ ابو حنیفہ نعمان بن محمد بن منصور قیروانی جو عالم جلیل القدر تھے قاضی القضاۃ تھے۔

۱۔ ابن خلدون لکھتا ہے کہ بنی فاطمہ کی تمام دور ان حکومت میں وزارت ارباب قلم کو دی جاتی تھی۔ اور یہ بڑے پایہ کے لوگ ہوتے تھے کبھی وزیر ہی قاضی القضاۃ ہوتا اور داعی الدعاۃ بھی ہوتا تھا۔ ابن خلدون لکھتا ہے کہ کبھی قاضی القضاۃ ہی داعی الدعات ہوتا تھا کبھی دونوں کے عہدے جدا جدا ہوتے تھے بنی فاطمہ

(۵) ابو المنصور نزار العزیز باللہ۔ مورخین لکھتے ہیں کہ عزیز باللہ جواد۔ کریم شجاع دانشمند۔ نہایت حلیم و صابر خوش اخلاق اور کثیر العفو بادشاہ تھے۔ ہمیشہ معافی کو انتقام پر ترجیح دیتے مغلوب دشمن پر رحم کرتے بلکہ اسکو مالا مال کر دیتے تھے حسن سیرت اور انصاف میں اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ عالم و فاضل تھے بہت ادیب۔ شاعر بھی اعلے درجہ کے تھے ثعالبی اپنے تذکرہ یتیمۃ الدہر میں لکھتا ہے کہ عید کے دن ان کے ایک بیٹے کا انتقال ہو گیا تو یہ شعر کہے ۔ نحن بنو المصطفے ذوو محن ٭ یجرعها فی الحیوۃ کاظمنا ٭ عجیبۃ فی الانام محنتنا ٭ اولنا مبتلی و آخرنا ٭ یفرح هذا الوری بعیدهم ٭ طرا واعیادنا ماتمنا ٭ یعنی ہم اولاد مصطفے صاحبان رنج و الم ہیں۔ ہمارے ضبط کرنیوالے تمام عمر رنج و غم کے گھونٹ پیتے رہتے ہیں تمام دنیا میں ہماری رنج و مصیبت عجیب ہے۔ ہمارے اول و آخر سب آزمائش کی کسوٹی پر کسے جاتے ہیں دنیا کے سب لوگ اپنی عیدوں کی خوشی مناتے ہیں اور ہماری عیدیں ماتم میں گزرتی ہیں ٭

عزیز کو عمارتیں بنانے کا بھی بہت شوق تھا مصر میں بہت سی عمارتیں انکی یادگار ہیں رعیت کو اپنے سے ملنے کی عام اجازت دی رکھی تھی۔ خونریزی کو بالکل پسند نہ کرتے تھے شکار کے بہت شوقین تھے گھوڑے، کپڑے، اور جواہر کے اعلے درجہ کے مبصر تھے۔ انکی سلطنت کی وسعت اپنے والد کی سلطنت سے بھی زیادہ تھی۔ انکے عہد میں حمص، حماۃ، شیزر اور حلب بھی فتح ہو کر علوی سلطنت میں شامل ہوئے۔ محرم [illegible] میں مقلد بن مسیب عقیلی صاحب موصل نے اپنی تمام سلطنت موصل وغیرہ کوفہ انبار وغیرہ میں عزیز کے نام کا سکہ و خطبہ جاری کر دیا۔ یمن میں بھی انکے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ انکی حکومت کی شان مرتے دم تک قائم رہی۔ انکے عہد میں فاطمی سلطنت دریائے فرات کے کنارہ سے بحر ظلمات تک پھیلی ہوئی تھی اور عرب کا تمام مغربی حصہ بشمول یمن مکہ کے اس میں شامل تھا۔

ابتک جو کتامہ قبیلہ مدد سے اس خاندان کی سلطنت قائم ہوئی تھی بنی فاطمہ کی نہایت معتمد سپاہی تھے اس سبب سے ان کو بہت کچھ اقتدار حاصل تھا عزیز نے ترکوں اور ایرانیوں (دیلمیوں) کی بھی ایک فوج بھرتی کی غرض یہ تھی کہ بربری سپاہ سیاہ و سپید پر مسلط نہ ہو جائیں مصر میں بربری کتامی وغیرہ ممالک مغرب کے لوگ مغاربہ اور ترک دیلم ممالک مشرق کے لوگ مشارقہ کے نام سے مشہور تھے۔

عزیز نے بادشاہ ہو کر اپنے والد کے تمام عاملوں کو بحال رکھا۔ وزیر اور قاضی القضاۃ بھی وہی رہے۔ بلکین بن زیری نے تمام ممالک مغرب پر تسلط جمانے کے بعد عزیز سے درخواست کی کہ طرابلس کا ملک بھی اُسی کی ماتحت کر دیا جائے پس [illegible] میں طرابلس کا ملک جسمیں علاقہ سرت اور اجدابیہ بھی شامل تھا بلکین کی ماتحت کر دیا گیا۔ بلکین نے ملک مغرب میں قبائل زناتہ کی بغاوت کو فرو کیا۔ اور عیسیٰ بن ام الانصار کو جس نے نبوت کا دعوی کیا تھا شکست دیکر قتل کیا۔ فاس و سجلماسہ پر دوبارہ قبضہ جمایا۔ اندلس کے بنی امیہ نے جو بعض علاقے مغرب الاقصے کے دبا لئے تھے انکو چھین لیا اور آخر [illegible] میں اس ملک سے انکی حکومت کو بالکل برطرف کر دیا مگر [illegible] میں بلکین کا انتقال ہو گیا تو بنی امیہ نے مغرب الاقصے پر پھر قبضہ کر لیا۔ بلکین کا بیٹا منصور افریقیہ کا حاکم ہوا تو اس نے عزیز کو دس لاکھ دینار کا ہدیہ ارسال کیا۔

[illegible] میں صقلیہ کے گورنر نے صقلیہ میں سقلہ اور قلوریہ میں طارنت اور بنتو نیہ فتح کئے [illegible] میں بردویل شاہ فلانڈرز نے جو جنوا کو نکال تھا قلعہ بالطہ فتح کر لیا [illegible] میں صقلیہ کا گورنر ابو القاسم جہاد کیلئے آیا تھا شکست کھا کر مارا گیا اہل صقلیہ نے اسکے بیٹے جابر کو گورنر بنا لیا اب بلاد نصاری اپنا ہاں تو جہاد کیا مگر بردویل کو شکست دیکر بھگا دیا۔ جابر نے صقلیہ کی طرف مراجعت کی مگر چونکہ تدبیر ملکی میں ماہر نہ تھا عزیز نے اسے معزول کر کے ابو القاسم کے چچا جعفر بن محمد بن حسن کلبی کو صقلیہ کا گورنر بنا دیا [illegible] میں جعفر کی وفات پر جعفر کا بھائی عبد اللہ اور [illegible] میں عبد اللہ کی وفات پر ابو الفتوح یوسف بن عبد اللہ جو نہایت نیک سیرت تھا صقلیہ کا گورنر بنایا گیا [illegible] میں یوسف کی جانب فالج سے بیکار ہو گئی تو اس نے اپنے بیٹے جعفر کو اپنا نائب بنا لیا۔

مصر کے مرتد ہوئے الپتگین نے جو معز کے عہد میں دمشق پر قابض ہو گیا تھا اور بطریق بن لوشمار کو [illegible] کی طرف مراجعت کی [illegible] میں بادشاہ نے جوہر کو روانہ کیا جس نے پہلے بیسان [illegible] دمشق کا محاصرہ کیا۔ ایام محاصرہ میں الپتگین کی مدد کو قرامطی بادشاہ حسن بن احمد کا داعی مدد کو آیا جوہر اس کا [illegible]

سر کرنے و دشمنوں میں نہ گھر جائے قرمطی کی آمد کی خبر سنکر رملہ کیطرف چلا آیا۔ الپتگین اور قرمطیوں نے رملہ پر چڑھائی کی۔ جوہر عسقلان چلا آیا انہوں نے یہاں آکر جوہر کو گھیر لیا۔ جوہر نے الپتگین کو تنہائی کی ملاقات میں سمجھا بجھا کر مصر چلے جانے کی اجازت حاصل کر لی۔ کیونکہ رسد تھوڑی رہ گئی تھی اور محصورین کی حالت تباہ ہو گئی تھی۔ قرمطی الپتگین کے اس اجازت دینے پر کمال ناراض ہوا مگر الپتگین نے کہا اب تو میں زبان دے چکا۔ غرض جوہر مصر پہنچا اور بادشاہ کو ساتھ لیکر رملہ پر چڑھ آیا۔ جہاں قرمطی اور الپتگین مقیم ہو گئے تھے۔ اول بادشاہ نے الپتگین کو بہت سمجھایا کہ اطاعت قبول کرے مگر وہ کسی طرح نہ مانا۔ ناچار محرم ۳۶۸ھ میں لڑائی ہوئی۔ بادشاہ نے فتح پائی۔ غنیم کی فوج میں سے بیس ہزار مارے اور بہت سے پکڑے گئے۔ الپتگین بھی پکڑا ہوا آیا۔ بادشاہ اسکے ساتھ انعام و اکرام سے پیش آئے۔ اس کا لٹا ہوا مال اسے دلوا دیا۔ اور اپنے ساتھ مصر میں لا کر اپنا خادم خاص اور حاجب بنا لیا۔ اسکے بعد بادشاہ نے قرمطیوں کا بیس ہزار دینار سالانہ مقرر کر دیا اس شرط پر کہ امن و امان میں خلل انداز نہ ہوں۔

الپتگین کی دمشق سے غیبت کے زمانہ میں اسکا وزیر قسام دمشق پر قابض ہو گیا تھا۔ چونکہ وہ عزیز کے نام کا خطبہ پڑھتا تھا عزیز نے اسے دمشق پر بحال رکھا۔ مگر محرم ۳۷۳ھ میں اسے معزول کر کے مصر بلا لیا۔ اور بلتکین کو دمشق کا گورنر بنایا۔ سال ختم ہونے پایا تھا کہ بکجور کو دمشق کی گورنری عطا ہوئی۔ چونکہ بکجور کا برتاؤ رعایا کے ساتھ برا تھا اس سبب سے ۳۷۸ھ میں اسے معزول کر کے اپنے خادم منیر کو دمشق کا گورنر بنایا۔ منیر نے ۳۸۲ھ میں سرتابی کی تو بادشاہ نے منجوتکین کو بھیجا جس نے جا کر دمشق پر قبضہ کر لیا۔

بنی طے اور تمام فلسطین کے عربوں کا امیر مفرج بن دغفل بن الجراح بہت قوی ہو گیا تھا۔ اس نے نواح رملہ میں لوٹ مار مچا رکھی تھی۔ بادشاہ نے اپنے ایک سردار یلتکین نام کو ۳۶۹ھ میں اسکی سرکوبی کیلئے روانہ کیا۔ یلتکین نے اسے شکست دی اور وہ بھاگ کر انطاکیہ کے رومی گورنر کی پناہ میں اور پھر سعد الدولہ حمدانی کے علاقہ حمص میں چلا گیا۔

عزیز کے آخر عہد میں رومیوں نے شام کے بعض شاہی علاقوں پر حملہ کر کے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا تھا۔ بادشاہ خود فوج لیکر ان سے لڑنے روانہ ہوئے مگر مقام بلبیس میں پہنچ کر ۳۸۶ھ میں ایسے بیمار ہوئے کہ آگے نہ بڑھ سکے یہانتک کہ ۲۸ رمضان ۳۸۶ھ کو اپنے صاحبزادے حاکم کو جن کی عمر اسوقت صرف گیارہ سال کی تھی اپنا جانشین مقرر کر کے انتقال کر گئے۔ عضد الدولہ بویہی سے عزیز کی دوستانہ مراسلت جاری تھی۔ عزیز کی وفات کے ساتھ ہی بنی فاطمہ کی عظمت و شوکت کا خاتمہ ہو گیا۔ مورخین لکھتے ہیں کہ خلیفہ عزیز کے عہد میں خلیفہ کے کرم و عفو کی وجہ سے لوگ دن عید اور رات شب برات گزارتے تھے۔ عزیز کا [illegible] ہو گیا تھا۔ یعقوب بن کلس وزیر ۳۸۰ھ میں مر گیا تو بادشاہ نے وزیر ابو عبداللہ حسین بن عمارہ کو اور پھر [illegible] عیسیٰ بن نسطورس نصرانی کو بنایا مگر بعد میں عیسیٰ لوگوں کی شکایت پر قید کر دیا گیا۔ ابو حنیفہ نعمان بن محمد کے انتقال پر ابو الحسن علی بن نعمان قاضی القضاۃ بنائے گئے۔ رجب ۳۷۴ھ میں ان کے انتقال پر ابو عبداللہ محمد بن النعمان مقرر ہوئے۔ سیوطی لکھتا ہے کہ محمد بن نعمان شیعہ غالی تھے۔ ابن زولاق کہتا ہے کہ اس درجہ اور سیاست کا قاضی کسی نے مصر و عراق میں دیکھا [illegible] اور وہ بسبب اپنے علم و دیانت و ہیبت و اقامت حق کے مستحق بھی اسی کے تھے۔ ابن خلدون کہتا ہے کہ یہ بڑے نامی کثیر الاحسان اور عدالت میں شدید الاحتیاط تھے۔ ان کا تمام زمانہ شرافت میں گزرا۔ ان کے خاندان کے بہت سے افراد خلفاء مابعد کے عہد میں بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز رہے۔

(۶) ابو علی منصور الحاکم بامر اللہ۔ عزیز کے زمانہ میں ایک خواجہ سرا برجوان داروغہ قصر کو بہت کچھ اقتدار حاصل تھا۔ عزیز نے اسے حاکم کا سرپرست مقرر کیا تھا۔ عزیز کی وفات پر اس نے حاکم کی بیعت کرائی تھی [illegible] امین الدولہ ابو محمد حسن بن عمار کتامی برجوان کا شریک [illegible] برجوان [illegible] تغلب و تحکم حاصل کیا اور اسکے مشیروں نے اسے حاکم کو قتل کر ڈالنے کی صلاح دی مگر [illegible] ابو محمد حسن بن عمار کے تغلب سے بنی کتامہ کی بن آئی اور وہ لوگوں کے مالوں اور حرموں میں دست اندازی کرنے لگے۔

برجوان اور ابن عمار کی باہمی مخالفت سے امیروں کے دو گروہ ہوگئے طرفداران برجوان مشارقہ اور طرفداران ابن عمار مغاربہ کہلاتے تھے۔ اس مخالفت کا انجام یہ ہوا کہ ۳۸۷ھ میں ایک فتنہ برپا ہوگیا مشارقہ و مغاربہ میں جنگ ہوئی۔ مغاربہ نے شکست کھائی ابن عمار روپوش ہوگیا۔ برجوان نے حاکم کو قصر سے نکالکر تجدید بیعت کی اور ابن عمار کی خطا اس شرط پر معاف کردی کہ خانہ نشین رہا کرے اور اسکی پنشن و جاگیر مقرر کردی۔

جن ایام میں مشارقہ و مغاربہ نے مصر میں فتنہ فساد برپا کر رکھا تھا اہل صور نے بغاوت کی اور مفرج بن دغفل نے علاقہ رملہ میں لوٹ مار مچادی اور دوقش بادشاہ روم نے افامیہ کا محاصرہ کرلیا۔ برجوان نے جیش بن صمصامہ کو شام کیطرف روانہ کیا اسنے اہل صور اور مفرج کی بغاوت کو فرو کیا اور افامیہ رومیوں کو شکست دیکر انطاکیہ تک بھگاتا چلا گیا۔ رومیوں کا بادشاہ اثنائے جنگ میں مارا گیا۔ آخر برجوان اور رومیوں کے درمیان دس سال کے لئے صلح ہوگئی۔

چونکہ برجوان کا اقتدار بہت بڑھ گیا تھا اور وہ سلطنت کے سیاہ و سپید کا مالک بن گیا تھا۔ بادشاہ نے ۳۹۰ھ میں اسے قتل کرادیا۔ اور اسکی جگہ فہد بن ابراہیم نصرانی کو وزیر بنایا اور حسین بن جوہر کو قائد القواد کے عہدہ پر مامور کیا۔

مفرج اور اسکے بیٹے حسان نے پھر علاقہ رملہ اور عسقلان میں بغاوت کی۔ بادشاہ نے علی بن جعفر بن فلاح کو ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ جسنے ۳۹۰ھ میں انہیں مار بھگایا اور وہ دو سال تک جنگلوں میں پھرتے رہے۔ اسی اثناء میں مفرج مرگیا اور حسان نے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عذر تقصیر کیا۔ بادشاہ نے معاف کرکے بہت کچھ انعام و اکرام اور جاگیر عطا کی۔ انہیں دنوں میں حلب میں بادشاہ کا خطبہ جاری ہوگیا۔

افریقیہ کا گورنر منصور بن بلکین ۳۸۶ھ میں مرگیا اور اسکا بیٹا ابو مناد بادیس جو بڑا صاحب شوکت اور منتظم تھا گورنر ہوا اسنے اپنی فوج زیادہ کرکے رفتہ رفتہ اپنا اقتدار بہت بڑھا لیا ۴۰۶ھ میں یہ بھی مرگیا اور اسکا بیٹا معز اسکا جانشین ہوا حاکم نے اسے شرف الدولہ خطاب دیا اسنے اپنے آبا و اجداد کا حنفی مذہب ترک کرکے مالکی مذہب اختیار کیا اور اہل مغرب کو جبراً مالکی بنایا۔ اسکے عہد میں ۴۰۷ھ میں افریقیہ کے تمام شہروں میں شیعہ قتل کئے اور زندہ جلائے گئے۔ یہانتک کہ ان میں سے ایک ایک مارا گیا۔

برقہ میں ایک شخص ابو رکوہ ولید بن ہشام اموی نے جو اندلس کے اموی خلیفہ مؤید ہشام کا قریبی رشتہ دار ہوتا تھا اور جو اندلس کو وزیر منصور بن ابی عامر کے تغلب کے زمانہ میں قیروان میں پناہ گزین ہوگیا تھا اور پھر مصر، یمن اور شام کا سفر اور علم تحصیل کرنیکے بعد برقہ میں سکونت اختیار کرکے لڑکوں کو تعلیم دیتا تھا اور بنی قرہ کا امام جماعت بن گیا تھا بہت سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملاکر خروج کیا اور حاکم کے عامل کو شکست دیکر برقہ پر قبضہ کرلیا۔ شاہی فوج نے جو اسکی سرکوبی کو بھیجی گئی شکست کھائی۔ بہت سے مصری اور انکا سردار مارا گیا۔ اب ابو رکوہ نے صعید اور مصر پر چڑھائی کی۔ اور علاقہ صعید میں اہرام مقام کوم شریک پر شاہی فوج سے جنگ ہوئی جسمیں طرفین کے بہت سے آدمی مارے گئے پھر راس البرکہ پر لڑائی ہوئی ابو رکوہ نے شکست کھائی اور اسکے آدمی منتشر ہوگئے۔ ناچار نوبہ کیطرف بھاگا مگر پکڑا گیا اور قاہرہ میں اسکا سر کاٹکر دار پر کھینچا گیا۔ یہ ۳۹۷ھ کا واقعہ ہے۔

۴۰۰ھ میں حاکم نے حمید الدین کرمانی کو مدینہ منورہ میں بھیجا اور پتہ دیا کہ فلاں مقام پر میرے دادا امام جعفر صادق کا مکان ہے کھود کر کتاب علوم ائمہ اور اسلحہ جو وہاں مدفون ہیں نکال لا۔ حمید گیا۔ کھودا اور نکال لایا۔

۴۰۱ھ میں موصل کے بادشاہ قرواش بن مقلد نے حاکم کا خطبہ انبار مدائن اور کوفہ وغیرہ میں پڑھوایا اسپر قادر باللہ عباسی نے بہاء الدولہ بن عضد الدولہ بویہی سے فریاد کی۔ بہاء الدولہ نے موصل پر چڑھائی کردی۔ قرواش نے معذرت کی اور پھر قادر باللہ ہی کے نام کا خطبہ بحال کردیا۔ قادر باللہ نے لوگوں کا عام میلان خلفائے بنی فاطمہ کیطرف دیکھکر ۴۰۲ھ میں ایک محضر فاطمیوں کے قدح نسب میں تیار کرایا جسمیں ان کو مجوسی کی اولاد زندیق اور ملحد مشہور کیا اور اسپر سنی و شیعہ دونو مذہب کے

۱؎ بنی زبیری عزیز کے وقت سے یہ سلسلہ خاندان فاطمیہ کو | علماء کے دستخط کرائے | اپنا سرپرست ظاہر کرتے تھے مگر اصل میں [illegible]

ابن زولاق لکھتا ہے کہ حاکم سخی شجاع منصف۔ عالم۔ عابد اور صاحب کرامات تھے۔ صاحب حبیب السیر نے لکھا ہے کہ حاکم عادل اور خداترس بادشاہ تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کمال مبالغہ کرتے تھے۔ مدرسے بنائے۔ اُنکے لئے جاگیریں وقف کیں اور عالم اور فقیہ اُن میں مقرر کئے۔ ابن خلدون لکھتا ہے کہ "ذہبی الفین بنی فاطمہ" یہ جو کہتے ہیں کہ وہ کافر تھا اور یہ کہ اُس نے نماز ساقط کرنے کا فرمان جاری کیا تھا بلکہ بعض دشمنوں نے یہاں تک بدنام کیا ہے کہ خدائی کا دعوے کیا تھا یہ ہرگز صحیح نہیں ہے اور کوئی صاحب عقل ایسا نہیں کہیگا۔ کیونکہ حاکم سے اگر اس قسم کی کوئی بات کبھی صادر ہوتی تو اُسی وقت قتل کر دیا جاتا۔ ہاں اُسکا رافضی ہونا تو سب ہی جانتے ہیں" غرض حاکم نہایت متشرع بادشاہ تھے اپنی سلطنت میں ہر قسم کی شراب اور بوزہ اور بے چھلکے کی مچھلی کی خرید و فروخت کی ممانعت کی۔ سوائے شکاری کتوں کے تمام کتوں کے مروانے کا حکم دیا۔ تراویح کو بدعت سمجھکر اُس کے پڑھنے کی ممانعت کی۔ نصاریٰ و یہود کو حکم دیا کہ سیاہ عمامے باندھا کریں۔ یہودی گلے میں پانچ رطل وزنی بچھڑے کی شکل اور نصرانی اتنی ہی وزنی صلیب اپنے گلے میں ڈالا کریں یہود و نصاریٰ حلال جانوروں اونٹ گھوڑے وغیرہ پر سوار نہ ہوا کریں بلکہ گدھے پر۔ ۴۰۲ھ میں حکم دیا کہ خلیفہ کے واسطے زمیں بوسی نہ کیجائے نہ سلام کے وقت ہاتھ چومے جائیں کیونکہ مخلوق کیلئے زمین کیطرف جھکنا رومیوں کا فعل ہے۔ اسکے عوض صرف السلام علی امیر المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا کریں۔ ۴۰۴ھ میں بہت سے لوگوں کو شطرنج کھیلنے کے جرم میں پٹوایا۔ اپنی سلطنت کے تمام گرجوں کے توڑنے کا حکم نافذ کیا۔ قصر کے گرد طبل و بوق بجانے کی ممانعت کی۔ ۴۰۵ھ میں حکم دیا کہ عورتیں دن رات کسی وقت باہر نہ نکلا کریں ان کو روشندانوں اور کوٹھوں پر سے جھانکنے کی بھی ممانعت کی گئی[1] سودے والوں کو حکم دیا کہ لمبا کرچھا اپنے ساتھ رکھیں کہ اُس سے دروازہ کے اندر عورتوں کو سودا دیں اور عورتیں اُسی میں قیمت ڈالدیا کریں۔ اسی سال نجومیوں اور گانے بجانے والوں کو جلاوطنی کا حکم دیا لیکن جب انہوں نے اپنے اپنے پیشہ سے توبہ کر لی تو اُنکو معاف کر دیا۔ ۳۹۸ھ میں حکم جاری کیا کہ رات کو مصر کے دروازے بند نہ کیا کریں اور دوکانیں کھلی رکھا کریں۔ گھروں اور کوچوں کے دروازوں پر مشعلیں اور شمعیں روشن رہا کریں پس رات بھر لوگ دن کی طرح کوچوں اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ خود بادشاہ صرف اپنے غلام مسعود کے ساتھ ایک دراز گوش پر سوار بازاروں کا گشت کرتے جس کسی کو بدمعاشی کرتے یا کم تولتے دیکھتے اپنے غلام سے پٹواتے اور اُسکی بےعزتی کراتے۔ اس تنہائی کی گشت میں خوف خدا چہرہ سے نمایاں ہوتا تھا۔ عام اجازت تھی کہ جس کا جی چاہے اپنا حال خود بادشاہ سے ملکر عرض کرے۔ انکے اوائل عہد میں اشہد ان علیا ولی اللہ اذان میں باواز بلند کہا گیا جو اب تک شیعوں میں مروج ہے۔

حاکم نہایت اعلیٰ درجہ کے ہیئت داں تھے۔ ابوالحسن علی بن عبد الرحمن بن احمد بن یونس المتوفی ۳۹۹ھ المعروف بابن یونس منجم نے حاکم کے نام پر ایک اعلیٰ درجہ کی زیچ ۴ جلدوں میں تیار کی جو زیچ حاکمی کے نام سے مشہور ہے۔

قاہرہ کے قریب ہی جبل مقطم کی چوٹی پر بادشاہ نے اپنے لئے ایک تنہا تکیہ بنا رکھی تھی۔ رات کو اکثر وہاں چلے جایا کرتے اور عبادت کیا کرتے تھے۔ ۲۷ شوال ۴۱۱ھ کو جب جبل مقطم پر بیٹھے ہوئے تھے تنہا پاکر کسی دشمن نے ہلاک کر دیا[2] مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ حاکم بڑی فیاضی اور تندہی کے ساتھ علم اور سائنس کی ترقی میں کوشش کرتے تھے شام اور مصر میں انہوں نے بہت سی مسجدیں

---

[1] عورتوں کا یہ بھاری پردہ حاکم کے بیٹے ظاہر کے عہد تک کل ۷ سال ۷ ماہ تک رہا اسکے بعد اتنی پابندی نہ رہی۔

[2] آٹھ دن تک بادشاہ کی واپسی کا انتظار کیا گیا جب واپس نہ آئے تو لوگ تلاش میں جبل مقطم کیطرف گئے دیکھا کہ بادشاہ کا دراز گوش کھڑا ہے کہ پاؤں کٹے پڑے ہیں اور آگے چلکر ایک گڑھے میں بادشاہ کے کپڑے ملے جنہیں خنجروں سے سوراخ ہو رہے تھے مگر لاش کا پتہ نہیں ملا۔ یہ سب چیزیں قاہرہ میں لائی گئیں لوگوں نے دیکھیں اور انکو حاکم کے قتل ہو جانے میں شبہ نہیں رہا تاہم شام کے دروزی فرقہ کے لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حاکم نے غیبت اختیار کر لی ہے اور آخر زمانہ میں ظاہر ہونگے۔ دروزیوں کی کتابوں میں اُن کو مولانا الحاکم اعلی اللہ شانہ کہا جاتا ہے۔

کالج اور رصدخانے تعمیر کرائے۔ مقریزی لکھتا ہے کہ حاکم کا خطبہ مصر شام افریقیہ اور حجاز کے منبروں پر پڑھا جاتا تھا۔

(۷) ابو الحسن علی الظاہر لاعزاز دین اللہ خطیر رئیس الرؤسا ابو الحسن عمار بن محمد نے جو حاکم کا آخری وزیر تھا ۱۶ سال کی عمر میں انکی بیعت لی اور حاکم کی بہن ست الملک نائب السلطنت مقرر ہوئی چونکہ حاکم اپنے آخر زمانہ میں امیر الجیوش ابن دواس سے بھی ناراض ہو گئے تھے اور اُسے اپنے قتل کا اندیشہ لگا رہتا تھا اسلئے خیال کیا جاتا ہے (جیسا کہ اکثر مورخین نے لکھا بھی ہے) کہ اُس نے بعض ایسے لوگوں کو مامور کر کے جو حاکم سے مذہبی دشمنی رکھتے تھے (جیسا کہ مقریزی نے لکھا ہے) حاکم کو قتل کرا دیا تھا اور ست الملک کے یہ امر ثابت ہو گیا تھا پس جب بیعت کے دوسرے دن ابن دواس دربار میں حاضر ہوا تو ست الملک نے اُسے سرِ دربار یہ کہکر قتل کرا ڈالا کہ یہ حاکم کے قتل کا انتقام ہے۔ ست الملک چار سال تک انتظام سلطنت نہایت خوش انتظامی اور ہیبت و دبدبہ سے کر کے ۴۱۵ھ میں انتقال کر گئی۔ اب حبشی خادم معضاد مدیر سلطنت مقرر ہوا۔ شریف کبیر عجمی شیخ نجیب الدولہ جرجرائی اور شیخ عمید محسن بن بدوس نے قائد معضاد کے ساتھ یہ قرارداد کر لی کہ خلیفہ ظاہر کے پاس سوائے ہم لوگوں کے کوئی اور داخل نہ ہو سکے۔ پس ہر روز یہی لوگ بادشاہ سے خلوت میں ملتے اور امور سلطنت پر حاوی ہو گئے تھے۔ چتر بردار۔ صاحب انشار۔ داعی الدعاۃ۔ قاضی القضاۃ۔ اور نقیب نقبائے طالبین تک کو بھی ان میں ایک دن بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونیکی اجازت تھی انکے سوا کوئی اور تو خلیفہ تک جا ہی نہیں سکتا تھا۔ ۴۱۸ھ میں ابو القاسم علی بن احمد جرجرائی وزیر بنایا گیا جو ظاہر کی سلطنت پر آخر وقت تک متغلب رہا۔ جرجرائی بروایت ابن اثیر بڑا منتظم اور دیانتدار تھا۔

۴۱۴ھ میں منتخب الدولہ وزیری متولی قیساریہ کو فلسطین کا گورنر بنایا گیا۔ اسکی صالح بن مرداس اور حسان بن مفرج سے متعدد لڑائیاں ہوئیں آخر صالح نے حلب اور اُسکے مضافات پر اور حسان نے رملہ اور اُسکے مضافات پر قبضہ کر لیا اور اسطرح شام کا ایک بڑا حصہ فاطمیوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔

۴۱۵ھ میں بنی حسین میں سے ایک شخص پکڑا ہوا آیا جسنے اقرار کیا کہ میں نے مذہبی تعصب سے حاکم کو قتل کیا ہے۔ اُسکے پاس سے حاکم کے سر کی کھال کا ایک ٹکڑا اور اُس چادر کا ایک ٹکڑا بھی نکلا جو حاکم شب قتل اوڑھے ہوئے تھے۔ اقرار کے بعد اُسنے چھری سے خودکشی کر لی۔ اسی سال عراق و خراسان کے حاجی شام و مصر کی راہ آئے گئے۔ ظاہر نے انکو خلعت دیئے مگر خلیفہ قادر باللہ عباسی نے عراقیوں کے اور محمود بن سبکتگین نے خراسانیوں کے خلعت بدمذہب رافضیوں کی خلعت بتا کر جلوا دئے۔

۴۱۶ھ میں ظاہر کے حکم سے فقہائے مالکی وغیرہ مصر سے نکال دیے گئے۔ داعیوں کو حکم ہوا کہ لوگوں کو کتاب دعائم الاسلام اور مختصر الوزیر حفظ کرائیں۔ اور ظاہر نے اسماعیلی مذہب کو کمال رونق کیساتھ رواج دیا۔ اسی سال رومیوں نے صقلیہ کے اکثر مقامات مسلمانوں سے چھین لئے اور قلوریہ بالکل اُن سے خالی کرا لیا۔

۴۱۸ھ میں قیصر روم سے صلح ہو گئی اور اُسنے اپنے ملک میں ظاہر کا خطبہ پڑھنے کی اجازت دیدی۔ پھر قسطنطنیہ میں مسجد بنائی گئی اور اُسمیں موذن مقرر کیا گیا۔ اسپر ظاہر نے بھی خوش ہو کر بیت المقدس میں قمامہ کا گرجا دوبارہ تعمیر کرا دیا اور جن کسی عیسائی نے حاکم کے زمانہ میں اظہار اسلام کیا تھا اُسے اجازت دیدی کہ اگر چاہے تو پھر عیسائی ہو جائے۔

۴۱۹ھ میں قحط ہوا اور ترکوں اور سیاہیوں میں فتنہ برپا ہو گیا جس میں طرفین کے بہت سے آدمی مارے گئے صاحب تحفۃ الخلفا لکھتے ہیں کہ ۴۲۰ھ میں قیصر روم نے ۳ لاکھ فوج سے شام پر حملہ کیا حلب پر آیا اہل حلب نے اسے بھگا بھگا کر مارا اور فتح عظیم حاصل کی۔ ۴۲۵ھ میں جب بغداد میں کوئی شخص بادشاہ نہ رہا تو ظاہر نے بہت سے داعی بغداد میں بھیجے اور وہاں اسماعیلی داعیوں کی کثرت

له مقریزی کی اس تحقیق سے اور آگے کے واقعات سے ہوا خواہانِ بنی عباس کے اس الزام کی تکذیب ہوتی ہے جو وہ لگاتے ہیں کہ حاکم کی بہن ست الملک بدچلن تھی اُسکی امیر الجیوش سے دوستی تھی حاکم نے اُسکو بدچلنی کی سیاست کرنا چاہا تھا اس سبب سے ست الملک نے ابن دواس سے ملکر حاکم کو قتل کرا دیا تھا

ہوگئی۔ اور وہاں کے بہت سے لوگوں نے انکی دعوت قبول کی۔
نصف شعبان ۴۲۷ھ کو خلیفہ ظاہر نے انتقال کیا۔ صاحب حبیب السیر لکھا ہے کہ وہ مثل اپنے جد امجد عزیز باللہ کے منصف عادل اور نیک سیرت تھے۔ صاحب روضۃ الصفا لکھتے ہیں کہ ظاہر کی فرط سیاست اور کمال کیاست سے فتنے ساکن ہو گئے۔ اور مہم دولت و دین نے استقامت حاصل کی۔ چونکہ انکے زمانہ میں امیروں کا اقتدار بہت بڑھ گیا تھا اور قریب قریب نظر بندی کی حالت میں بسر کرتے تھے اس سبب سے طبیعت آرام طلب اور عیش پسند ہو گئی تھی۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ ظاہر جمیل السیرت حسن السیاست منصف مزاج پسند اور آرام طلب تھے۔ مقریزی لکھتا ہے کہ افریقیہ مصر شام اور حجاز انکی حکومت میں شامل تھے۔ بادشاہوں سے مراسلت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے غلاموں کو طرح طرح کے علوم اور تمام فنون حرب سکھلائے تھے جواہرات کے بڑے شوقین تھے جواہر بہت خریدے۔ ان کے زمانہ سے مصر کی فاطمی سلطنت کا انحطاط شروع ہو گیا۔

(۸) **ابو تمیم معد مستنصر باللہ**۔ جرجرائی بدستور وزارت پر اور دزبری شام کی گورنری پر بحال رہا۔ دزبری عاقل منتظم اور منتظم گورنر تھا اسنے ملک شام کی بہت کچھ اصلاح کی۔ ممالک غیر کے بادشاہ اس کی بڑی عزت و حرمت کرتے اور رومی اس سے بہت ڈرتے تھے۔ مستنصر کے دل میں اسکی بڑی عظمت تھی۔ اس سبب سے وزیر جرجرائی اس سے جلتا تھا اور آخر دزبری پر بغاوت کا الزام رکھکر ۴۳۳ھ میں جرجرائی نے دمشق پر فوج روانہ کر دی۔ دزبری حماۃ کیطرف بھاگ گیا اور کچھ فوج بہم پہنچا کر حلب میں داخل ہو گیا۔ مگر اسی سال نصف جمادی الاول کو انتقال کر گیا۔ دزبری نے ۴۲۹ھ میں شبل الدولہ پر چڑھائی کر کے اسے قتل کر ڈالا اور حلب پر قبضہ کر لیا تھا اور ۴۲۳ھ میں حماۃ اور افامیہ کے درمیان رومیوں کو شکست دیکے ان کا ایسا دھڑ توڑا تھا کہ وہ مدتوں مسلمانوں کے ستانے سے رکے رہے۔ دزبری کے انتقال پر معز الدولہ ثمال بن صالح بن مرداس نے صفر ۴۳۴ھ میں حلب کے تمام علاقہ اور حسان بن مفرج نے فلسطین پر اپنا تسلط جما لیا۔ ۴۴۰ھ میں مصریوں کے حملہ پر ثمال حلب کو مصری سردار ابن ملہم کے حوالہ کر کے مصر چلا آیا۔ مگر شعبان ۴۵۲ھ میں محمود بن شبل الدولہ نے حلب فتح کر لیا۔ مستنصر نے ۴۵۳ھ میں ثمال کو فوج دیکر روانہ کیا۔ اسنے حلب فتح کر لیا۔ ذیقعدہ ۴۵۴ھ میں ثمال مر گیا اور اسکا بھائی عطیہ حلب کا گورنر ہوا مگر منفصلا ۴۵۷ھ میں محمود نے جو حران میں قائم بن تھا حلب فتح کر لیا۔ محمود حلب میں حکومت کرتا ہوا ذیحجہ ۴۶۷ھ میں مر گیا۔ محمود نے ۴۶۲ھ میں حلب سے مستنصر کا خطبہ قطع کر کے قائم عباسی کا خطبہ پڑھوایا تھا۔ محمود کے بعد اسکا بیٹا نصر اور ۴۶۸ھ میں نصر کا بھائی سابق حلب کا بادشاہ ہوا مگر ۴۷۲ھ میں شرف الدولہ مسلم بن قریش صاحب موصل نے حلب کو اس سے چھین کر اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ ۴۷۹ھ میں سلجوقیوں نے حلب کو فتح کر کے قسیم الدولہ اق سنقر کو وہاں کا گورنر بنایا اور تقریباً تمام شام پر اپنا تسلط جما لیا۔ ۴۶۵ھ میں سلجوقیوں کے سردار اتسز نے رملہ و بیت المقدس اور انکے قرب و جوار کے علاقے فتح کر لئے اور ۴۶۸ھ میں دمشق فتح کر کے مقتدی عباسی کا خطبہ جاری کر دیا اسوقت سے دمشق ہمیشہ خلفائے مصر کی حکومت سے نکل گیا۔ دمشق فتح کر کے اتسز نے شام کے اکثر اور علاقوں پر بھی اپنا تصرف جما لیا اور اذان میں سے حی علی خیر العمل نکلوا ڈالا۔ اور ۴۶۹ھ میں قاہرہ کا محاصرہ کر لیا۔ مگر بدر الجمالی نے جو اسوقت مصر کا مدبر سلطنت تھا اتسز پر حملہ کر کے ایسی بھاری شکست دی کہ وہ برے حالوں دمشق کیطرف بھاگ گیا۔ ۴۸۲ھ میں مصری فوج نے حملہ کر کے شام کے ساحلی علاقے صور۔ صیدا۔ عکہ۔ جبیل وغیرہ پھر فتح کر لئے مگر باوجود کئی حملوں کے دمشق فتح نہ ہو سکا۔

افریقیہ کے گورنر معز بن بادیس نے جو شیعوں سے بہت جلتا تھا ۴۴۳ھ میں مستنصر کے نام کا خطبہ قطع کر کے عباسی خلیفہ کا خطبہ پڑھوایا۔ مستنصر نے وزیر یازوری کی صلاح سے عرب کے دو قبیلوں بنی ہلال و بنی ریاح کو معز کے پیچھے چھوڑ دیا۔ انہوں نے برقہ کی سکونت اختیار کی اور لوٹ مار مچانے لگے اور پھر اپنی تعداد بڑھا کر ۴۴۶ھ میں طرابلس فتح کر لیا۔ اور قیروان کے تین منزل پر بمقام حیدران

ان عربوں کی تین ہزار فوج نے مغزی کی ساٹھ ہزار فوج کو شکست دی اور شہر باجہ فتح کرلیا۔ پھر سنہ ۴۴۹ھ میں قیروان میں گھس گئے معز مہدیہ کیطرف بھاگ گیا اور وہیں سنہ ۴۵۳ھ میں مرگیا۔ اُسکا بیٹا تمیم اُسکی جگہ بادشاہ ہوا۔ اُس نے سنہ ۴۶۰ھ میں عربوں کو شکست دیکر قیروان اور بعض دیگر علاقوں سے نکالدیا۔ اور سنہ ۴۸۰ھ میں باغیوں سے ملک کو پاک کرکے آزادانہ حکومت کرنے لگا یہانتک کہ سنہ ۵۰۱ھ میں مرگیا اور اسکا بیٹا یحییٰ بادشاہ ہوا جس نے مصلحت وقت دیکھکر پھر مصر کے علوی خلیفہ کا خطبہ جاری کردیا۔ اس وقت سے یہ شاہان بنی زیری علوی خلفار کا خطبہ پڑھتے رہے یہانتک کہ سنہ ۵۴۳ھ میں صقلیہ کا نصرانی بادشاہ رجار (راجر) نے مہدیہ فتح کرلیا۔

سنہ ۴۴۳ھ میں علی بن صلیحی نے یمن میں مستنصر کے نام کا خطبہ جاری کردیا۔ سنہ ۴۵۰ھ میں بساسیری نے عباسی خلیفہ قایم کو قید کرکے اُسکے کپڑے اور عمامہ وغیرہ مصر بھیجدیا اور ایک سال تک بغداد میں مستنصر کے نام کا خطبہ پڑھا۔ سنہ ۴۵۱ھ میں مستنصر کی دعوت بصرہ واسط اور اُنکے مضافات میں قایم ہوگئی مگر پھر طغرل بیگ سلجوقی نے آکر بساسیری کو قتل کرادیا اور قایم کو دوبارہ خلیفہ بنادیا۔ سنہ ۴۶۲ھ میں مکہ اور مدینہ سے خلفائے مصر کا خطبہ منقطع ہوکر پھر عباسیوں کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔

سنہ ۴۴۲ھ میں بنی قرہ نے بغاوت کرکے جیزہ میں آکر ڈیرے ڈالدئے مگر سخت لڑائی کے بعد مغلوب و مطیع کرلئے گئے۔ سنہ ۴۴۴ھ میں عباسی خلیفہ نے ان علوی خلفار کے قدح نسب میں مثل سابق پھر محضر تیار کرایا اور اُسکی نقلیں شہروں میں شائع کردیں۔ سنہ ۴۴۶ھ سے سنہ ۴۶۴ھ تک مصر میں ایسا سخت قحط پڑا کہ بیشمار مصری فاقہ سے مرگئے۔ اور بیشمار ملک چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اسوقت فاطمی سلطنت مصر کی کشتی گرداب فنا کے قریب آلگی تھی مگر سنہ ۴۶۶ھ میں ایک بڑا مدبر اور منتظم سردار وزیر بنایا گیا جو بدر الجمالی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ شخص شیعی اور پکا امامی اثنا عشری تھا۔ مستنصر کے حق میں خوش نصیبی کا فرشتہ ثابت ہوا۔ اسنے اس کشتی کو ڈوبتے ڈوبتے بچالیا اور بربادی کے بعد مصر کو پھر آباد کردیا۔ اسنے طرابلس الشام، صور، عکہ وغیرہ جو مصر کی سلطنت سے نکل گئے تھے واپس لیلئے۔ مصری بغاوتوں کو فرو کیا۔ اور ملک کا انتظام بالکل درست کرلیا۔

مصر میں ترکی غلاموں کا زور بہت بڑھ گیا تھا اُن کا زور توڑنے کیلئے جدید غلام بھرتی کئے گئے تھے۔ ان دونوں میں رشک و حسد بڑھتے بڑھتے جنگ کی نوبت پہنچی قائد القواد ناصر الدولہ ابو علی حسین بن حمدان نے ترکوں کا ساتھ دیا کئی لڑائیوں کے بعد ترکوں نے فتح پائی اور قاہرہ میں ناصر الدولہ اور ترکوں کا طوطی بولنے لگا خلیفہ سے زبردستی بڑی بڑی رقمیں وصول کرنے لگے خزانے خالی ہوگئے۔ شاہی سامان و اسباب فروخت ہوتے ہوتے بادشاہ فقیر ہوگئے۔ چونکہ ناصر الدولہ جو رقمیں بادشاہ سے وصول کرتا تھا اُنمیں سے ترکوں کو بہت کم دیتا تھا اس سبب سے ترک اُس سے بگڑ گئے اور مستنصر سے کہکر ناصر الدولہ کو قاہرہ سے نکلوادیا۔ ناصر الدولہ نے ایک جمعیت بہم پہنچا کر قاہرہ پر چڑھائی کی۔ بادشاہ خود ترکوں کیساتھ ہوکر ناصر الدولہ کے مقابلہ کو آئے اور اُسے شکست دیکر بھگادیا۔ ناصر الدولہ نے پھر چڑھائی کی۔ شاہی فوج نے شکست کھائی اور ناچار ترکوں نے ناصر الدولہ سے اس شرط پر صلح کرلی کہ تاج الملوک شادی ناصر الدولہ کا نائب قاہرہ میں رہے اور وہ قاہرہ سے ناصر الدولہ کے پاس مال بھیجتا رہے اور اُسکے ساتھ اور اُسکے مقابلہ میں کسی کو حکم دینے کا اختیار نہو۔ پس شادی قاہرہ میں رہنے لگا۔ مگر وہ ناصر الدولہ کو کچھ مال نہ بھیجتا تھا لہذا ناصر الدولہ نے قاہرہ پر چڑھائی کی مگر شاہی فوج نے اُسے شکست دیکر بھگادیا۔ ناصر الدولہ نے اسکندریہ اور دمیاط پر قبضہ کرکے وہاں سے مستنصر کا خطبہ منقطع کردیا۔ اور پھر قاہرہ میں آکر خلیفہ کا سو دینار روز وظیفہ مقرر کردیا اور خود آزادانہ حکومت کرنے لگا۔ ناصر الدولہ کی ان حرکتوں کی خاص وجہ یہ تھی کہ وہ سُنی ہوگیا تھا اور بادشاہ سے مذہبی عناد رکھتا تھا اور مغربی جو سُنی تھے اُسکے مددگار ہوگئے تھے وہ قاہرہ میں قایم عباسی کا خطبہ پڑھوانا چاہتا تھا مگر سنہ ۴۶۵ھ میں چند ترک سردار اُس کے محل میں گھسکر اُسے قتل کرڈالا اور اُسکے بھائی فخر العرب و تاج المعالی بھی قتل کردیئے گئے۔

۲۸ جمادی الاول ۴۶۶ھ کو بدر بن عبد اللہ جمالی گورنر عکہ بادشاہ کی طلبی پر قاہرہ میں داخل ہوا۔ بادشاہ نے محل کے سوا تمام سلطنت کا سیاہ و سپید اسکے سپرد کر دیا اور سید الاجل امیر الجیوش کافل قضاۃ المسلمین و داعی دعاۃ المؤمنین خطاب عطا کیا اور اپنی تلوار عنایت کی مصر کی بدنظمی کیساتھ صقلیہ میں بھی بدنظمی پھیل گئی اور خانہ جنگی برپا ہو گئی۔ فرنگیوں نے یہ حالت دیکھکر ۴۶۲ھ میں سوا ئے علاقجات قصریانہ اور جرجنت کے باقی سب جزیرہ پر قبضہ کر لیا اور ۴۸۱ھ میں جرجنت اور ۴۸۴ھ میں قصریانہ بھی فتح کر لیا ❊

ذیقعدہ ۴۸۷ھ میں بدر جمالی کا انتقال ہو گیا اور اسکا بیٹا محمد ملک ابو القاسم شاہنشاہ ملک الافضل کے خطاب سے وزیر اعظم مقرر ہوا مستنصر نے ۶۷ سال کی عمر میں ۔ ۶۰ سال ۴ ماہ حکومت کر کے ۱۸ ذیحجہ ۴۸۷ھ کو انتقال کیا ۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ مستنصر پر ایک وقت ایسا آیا تھا کہ سوائے سجادہ کے اُنکے پاس کچھ نہ رہا تھا ۔ مقریزی لکھتا ہے کہ کھانا تک میسر نہ آتا تھا ۔ ایک شریف زادی ایک قعب میں روٹی کے ٹکڑے بھیجتی تھی وہ ایک وقت کھاتے دوسرے وقت کچھ نہ کھاتے ۔ مگر اس حال میں بھی صابر شاکر اور قانع رہے ۔

ناصر خسرو ان کے عہد میں ایک سال مصر میں رہا ۔ ۴۷۹ھ میں حسن بن صباح جو بعد میں نزاریہ اسماعیلیوں کا پیشوا ہوا تاجروں کے لباس میں مستنصر کے پاس آیا ۔ سات سال تک مصر میں رہا پھر مستنصر کی طرف سے خراسان و بلاد عجم میں داعی مقرر ہوا حسن نے پہلے سترًا باطنی طور پر اور پھر علانیہ بلاد عجم میں آکر اسماعیلی دعوت پھیلانی شروع کر دی اور قلعوں پر قبضہ کر کے حکومت قایم کر لی چلتی دفعہ اُسنے مستنصر سے پوچھا تھا کہ آپ کے بعد میرا امام کون ہے مستنصر نے اپنے صاحبزادے نزار کو بتایا تھا ۔

مستنصر کے تین بیٹے تھے سب سے بڑے نزار ۔ منجھلے ابو القاسم احمد مستعلی جو اپنے والد کے جانشین ہوئے اور چھوٹے محمد جو خود تو خلیفہ نہیں ہوئے مگر بعد میں اُنکے بیٹے عبد المجید میمون حافظ کے لقب سے خلیفہ ہوئے ۔

(۹) ابو القاسم احمد مستعلی باللہ مستنصر نے اپنی حیات میں نزار کو ولیعہد مقرر کیا تھا مگر افضل اور نزار میں دشمنی تھی اسلئے افضل نے نزار کو خلع کر دیا اور احمد کو مستعلی کے لقب سے خلیفہ بنایا ۔ نزار اسکندریہ بھاگ گئے جہاں ناصر الدولہ الپتگین گورنری کر رہا تھا ۔ اہل اسکندریہ نے نزار کی بیعت کر لی ۔ نزار نے مصطفی لدین اللہ لقب اختیار کیا اور خطبہ پڑھکر افضل پر لعنت کی ۔ اسکندریہ کے قاضی جلال الدولہ ابن عمار نے بھی نزار کا ساتھ دیا ۔ افضل نے چڑھائی کر کے نزار کو اسکندریہ میں گھیر لیا ۔ نزار نے شکست دی ۔ افضل نے دوبارہ حملہ کر کے نزار ۔ الپتگین اور قاضی ابن عمار کو گرفتار کر لیا ۔ الپتگین اور قاضی اور نزار کے دیگر طرفدار قتل کر دئیے گئے ۔ نزار مستعلی کے حوالہ کر دئے گئے مستعلی نے نزار کو دیوار میں چنوا دیا ۔ مگر بعض مورخین کہتے ہیں کہ مستعلی کے پاس گرفتار آنیکے کی بعد نزار کا حشر کسی کو معلوم نہیں ہوا ۔ نزاری اسماعیلی کہتے ہیں کہ نزار کا بیٹا ہادی قید سے بھاگ کر بلاد عجم میں چلا آیا تھا اور یہاں ہادی سے الموت کے اسماعیلی امام پیدا ہوئے ۔

ابن خلدون لکھتا ہے کہ افضل نے مستعلی اور نزار کی پھوپھی کو بھی اس اقرار سے اپنے ساتھ ملا لیا تھا کہ وہ مستعلی کی سرپرست رہیگی پس اُسنے بھی گواہی دی کہ مستنصر نے قاضی اور داعی کے سامنے مستعلی کو اپنا ولیعہد بنایا تھا ۔

اسوقت سے اسماعیلیوں کے دو فرقے ہو گئے ایک نزاریہ جو نزار اور اُنکی اولاد کو امام برحق مانتے ہیں وہ حسن بن صباح کے مقلد اور ہندوستان کے آغاخانی خوجے ہیں ۔ دوسرے وہ جو مستعلی اور اُنکی اولاد کو امام برحق سمجھتے ہیں اور مستعلویہ کہلاتے ہیں وہ ہندوستان کے شیعہ بوہرے ہیں ❊

مستعلی کے عہد میں ملک شام سلجوقیوں اور فرنگیوں میں تقسیم ہو گیا ۔ چنانچہ فرنگیوں نے ۴۹۲ھ میں معرۃ النعمان اور بیت المقدس[1] ۴۹۳ھ میں حیفا اور ۴۹۴ھ میں قیساریہ اور ساحل شام کے اور بہت سے شہر فتح کر لئے ۔ اور ۴۹۰ھ میں حلب و دمشق کو فاطمیوں کا خطبہ منقطع ہو کر عباسیوں کا پڑھا گیا ۔

---

[1] جسے ۴۹۱ھ میں افضل نے سلجوقیوں سے چھین لیا تھا ۔

۲۵ صفر ۴۹۵ھ کو مستعلی نے ۲۶ یا ۲۸ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ملک الافضل مستعلی کے تمام دوران حکومت میں تمام ملکی و مالی و جنگی پر حاوی رہا۔ افضل کے آگے مستعلی کا کوئی حکم نہ چل سکتا تھا۔ مستعلی کی وفات پر افضل نے ابو علی منصور بن مستعلی کو آمر باحکام اللہ کے لقب سے خلیفہ بنایا اور آمر کی کم سنی کے زمانہ میں نہایت خوبی سے ملک کا انتظام کرتا رہا۔

(۱۰) ابو علی منصور آمر باحکام اللہ ۔ آمر کے سن بلوغ پر پہنچنے تک افضل مطلق العنانی سے حکومت کرتا رہا۔ اسکی حکومت میں سلطنت میں چہل پہل اور خوشحالی رہی۔ باوجود چند کامیابیوں کے جو مصریوں کو افضل کے بیٹے شرف المعالی کی ماتحت صلیبی مجاہدین پر حاصل کیں ساحل فینیقیہ کے شہر جو تھوڑے ہی دنوں پیشتر بدر الجمالی نے فتح کیے تھے بتدریج مجاہدین صلیبی کے قبضہ میں آگئے چنانچہ ۴۹۷ھ میں عکہ اور ذی الحجہ ۵۰۲ھ میں طرابلس الشام بھی فاطمیوں سے نکل گئے مصری فوج جو مدد کو بھیجی گئی اسوقت پہنچی کہ طرابلس کا جنازہ اٹھ چکا تھا۔ اسی سال عرقہ، بانیاس اور جبل الامان اور ۵۰۳ھ میں بیروت اور ۵۰۴ھ میں صیدا اور ۵۱۱ھ میں قلعہ تبنین بھی عیسائیوں نے لے لیے۔ ۵۱۱ھ میں بیت المقدس، عکہ، یافا وغیرہ کے عیسائی بادشاہ بردویل نے جسنے یہ تمام فتوحات حاصل کی تھیں مصر پر چڑھائی کی مگر بوجہ علالت فرما سے واپس پھرا۔ اور عریش میں پہنچکر مر گیا۔

افضل انتظام سلطنت بھی کرتا تھا اور آمر کی تربیت بھی لیکن جوان ہو کر بادشاہ وزیر کی اتالیقی سے بہت بگڑ گئے ایک تو جوانی دوسرے طبیعت لاابالی اور عیش پسند۔ وزیر پر نامناسب اور بے موقع باتوں پر روکتا نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ نے سلخ رمضان ۵۱۵ھ کو کچھ آدمی بھیجکر وزیر کو قتل کرا دیا۔ مورخین نے افضل کو حسن التدبیر اور فحل الرائے اور آمر کو حسن الحفظ والمعرفۃ والعقل بیان کیا ہے مقریزی لکھتا ہے کہ آمر کریم اور جواد تھے انکے زمانہ میں انکی اور انکے حواشی کی کثرت عطا لوگ کمال عیش و آرام میں بسر کرتے تھے یہاں تک کہ مصر و قاہرہ میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جو زمانہ کی شکایت یا افلاس کی حکایت کرے۔ آمر حافظ قرآن بھی تھے۔

افضل کے بعد مامون ابو عبد اللہ محمد بن ابی شجاع فاتک بطائحی وزیر بنایا گیا جب یہ بھی سلطنت پر حاوی ہو گیا تو ۵۱۹ھ میں گرفتار اور ۵۲۲ھ میں مع اپنے بھائی موتمن اور چار اور بھائیوں کے قتل کر دیا گیا۔

نزاریہ فرقہ کے لوگ مستعلویوں اور انکے اماموں سے سخت دشمنی رکھتے تھے۔ مدت سے آمر کی تاک میں تھے ایک دن ۵۲۴ھ میں سیرگاہ سے واپس آتے ہوئے دس نزاری فدائیوں نے حملہ کر کے آمر کو ہلاک کر ڈالا۔

آمر نے وفات کے وقت کہا تھا کہ میری فلاں بیگم حاملہ ہے وہ بیٹا جنیگی وہ لڑکا میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ اسکی کم سنی میں اس کی کفالت میرا عزیز بھائی عبد المجید میمون بن ابو القاسم محمد بن مستنصر کرتا رہے۔ لیکن آمر کے مرتے ہی عبد المجید کو حافظ لدین اللہ کے لقب سے ریجینٹ (نائب السلطنت) بنا دیا گیا۔ تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ آمر لاولد فوت ہوئے۔ حاملہ بیگم سے بعد میں پیدا ہوئی تو لڑکی۔ اس سبب سے حافظ کی بیعت جو پہلے سرپرستی کی ہوئی تھی اسوقت امامت کی بیعت سے بدل ہو گئی۔ مگر مستعلویوں (بوہروں) کا یہ اعتقاد ہے اور وہ اپنی چند روایت سے ثابت کرتے ہیں کہ آمر نے دو سال چند ماہ کے ایک صاحبزادہ ابو القاسم طیب نام کو چھوڑ کر انتقال کیا اور عبد المجید کو حافظ لدین اللہ کے لقب سے ریجینٹ مقرر کیا تھا کہ خلافت ظاہری کا انتظام کرے اور جب طیب لائق ہو جائے تو خلافت اسکو سپرد کر دے۔ مگر دو سال کے بعد حافظ کی نیت بگڑ گئی اور خود امیر المومنین بن گیا اور طیب نے ستر اختیار کیا۔ اس حال کی خبر پہلے سے امام آمر نے اپنے اکابر دعاۃ کو دیدی تھی اور حکم دیا تھا کہ شمس امامت کے ستر میں جانیکا وقت آگیا ہے جب حافظ کی نیت بدلے فوراً دیکھو اسی وقت میرے فرزند کو لیکر بقیہ ادوار ستر اختیار کرنا اور ایسا ہی ہوا۔ اب بوہرے اسی امام طیب کی نسل در نسل امام کا ظہور نہیں سے جو ہوتا ہے جب سمجھتے ہیں اور یہی انکا اعتقاد ہے۔[۱]

(۱۱) عبد المجید میمون حافظ لدین اللہ ۔ ابو علی احمد بن افضل وزیر بنایا گیا جسنے تمام امور سلطنت پر قبضہ کر لیا حافظ صرف اسم ہی رہ گئے نظر بندی میں بسر کرتے تھے۔ احمد بڑا پکا امامی اثنا عشری تھا اور بروایت مقریزی حافظ بھی مذہب امامیہ اثنا عشری کا اظہار

[۱] یہ مضمون ہمکو ضیاء الدین صاحب بوہرے نے اپنے ۱۱ جنوری سنہ [illegible]ء کے خط میں لکھا تھا۔ مؤلف۔

کردیا تھا۔ وزیر نے بارھویں امام محمد بن حسن عسکری کے نام کا سکہ و خطبہ جاری کردیا۔ اسماعیل بن جعفر صادق اور حافظ کا نام نکلوا ڈالا۔
حافظ کی نظربندی کے سبب اسماعیلی وزیر کے قتل کے درپے ہوئے۔ حافظ بھی اس سازش میں شریک ہوگئے اور ۱۵ محرم ۵۲۶ھ کو
ایک فرنگی سے احمد کو قتل کرادیا۔ ابن خلکان لکھتا ہے کہ احمد اعلیٰ درجہ کا منتظم تھا۔ اسنے نہایت خوبی سے حکومت کی۔ اسکے بعد حافظ نے ابو الفتح
یانس کو وزیر بنایا۔ اسنے بھی حافظ کو شاہ شطرنج بنا دیا۔ حافظ نے ناراض ہوکر ۲۶ ذی الحجہ ۵۲۶ھ کو اسے زہر سے ہلاک کرادیا۔ یانس کے
بعد دو سال تک کسی کو وزیر نہ بنایا خود نہایت خوبی سے انتظام سلطنت کرتے رہے۔ ۵۲۸ھ میں حافظ نے اپنے بڑے بیٹے سلیمان کو
وزیر و ولیعہد بنایا اور جب وہ دو ماہ بعد مرگیا تو منجھلے بیٹے حیدرہ کو ولیعہد و وزیر مقرر کیا۔ سب سے چھوٹے بیٹے حسن نے ہنگامہ برپا کردیا۔ لڑائی
ہوئی۔ پانچہزار سے زیادہ آدمی مارے گئے اور حافظ حسن کو ولیعہد و وزیر بنانے پر مجبور ہوئے۔ حسن نے تمام امور سلطنت پر قبضہ کرلیا۔
یہ بڑا سفاک تھا۔ اسنے بڑے بڑے مصری امیروں کو ہلاک کرادیا۔ ۴۰ تو ایک ہی رات کو قتل کرائے تھے۔ اسکے ظلم سے تنگ آکر بقیہ امیروں نے
بادشاہ کو مجبور کیا کہ حسن کو انکے حوالہ کردے تاکہ وہ اسے قتل کردیں۔ ناچار بادشاہ نے حسن کو زہر سے ہلاک کرادیا۔ یہ ۵۲۹ھ کا واقعہ ہے
حسن کے بعد حافظ نے ارمنی نصرانی امیر تاج الدولہ بہرام کو وزیر بنایا جس نے نصرانیوں کو مسلمانوں پر سبقت دی۔ امیر رضوان صاحب
الباب جو سنی مسلمان تھا بہرام کی حرکتوں سے بہت جلتا تھا۔ بہرام نے اسے کسی دور کے علاقہ کا گورنر بناکے بھیجدیا۔ رضوان نے وہیں سے
ایک فوج جمع کرکے قاہرہ پر چڑھائی کی اور بہرام اسوان کی طرف بھاگ گیا (۵۳۱ھ) رضوان کا بھائی ابراہیم وحید جو امامیہ اثنا عشری
تھا فوج لیکر گیا اور بہرام کو امان دیکر ساتھ لے آیا۔ حافظ نے اسے قصر میں نظربند کردیا۔ یہاں اسنے رہبانیت اختیار کی تو اسے رہا کردیا۔
بہرام کے بعد رضوان وزیر ہوا اور اسنے اپنا اقتدار بڑھاکر حافظ کو تخت سے اتار دینا چاہا۔ حافظ کو خبر پہنچ گئی۔ اسکا گھر لٹوادیا اور
وہ بھاگ کر سلجوقیوں سے مدد لینے شام میں آیا (اسکا برگزیدہ خادم شاور بھی اس کے ساتھ تھا) اور صرخد کے حاکم امین الدولہ
گمشتگین سے مدد لیکر ۵۳۴ھ میں مصر پر چڑھائی کی۔ اور باب نصر کے قریب مصریوں کو شکست دی۔ تین دن وہیں قیام کیا۔
اس عرصہ میں اسکے بہت سے ہمراہی اس سے جدا ہوگئے شام کو واپس جانے والا تھا کہ حاکم نے امان دیکر بلالیا اور اپنے قصر میں قید کردیا
اور اسکے اہل و عیال کو بھی اسکے پاس بلا دیا۔ مگر ۵۴۲ھ میں رضوان قید سے نکل جیزہ کی طرف بھاگ گیا اور مغربیوں کی ایک جماعت اکٹھی
کرکے قاہرہ پر حملہ کیا اور مصریوں کو شکست دیکر شہر میں داخل ہوگیا۔ مگر حافظ نے سوڈانیوں کی ایک جماعت کثیر بھیجکر رضوان کو
قتل کرادیا اور اسکے بعد کسیکو وزیر نہ بنایا۔

۵۴۴ھ میں حافظ کا انتقال ہوگیا۔ ان کی تمام عمر وزیروں کی محکومیت میں گذری جو کچھ وہ چاہتے تھے کرالیتے تھے۔ مقریزی لکھتا ہے
کہ حافظ حازم بیحوصلہ کثیر المدارات عارف اور علم نجوم کے مشتاق تھے حلم ان پر غالب تھا۔

حافظ کو قولنج بہت ہوتا رہتا تھا۔ اسلئے طبیب شیرمہ دیلمی نے ایک طبل بنایا تھا جسکی خاصیت تھی کہ اسکے بجانے سے ریح خارج ہو
جاتی تھی اور اس سبب سے قولنج کو فائدہ کرتا تھا۔ یہ طبل ان علوی بادشاہوں کے خزانہ میں رہا تا آنکہ صلاح الدین کے قبضہ میں آیا اور اسنے
اسے انجانی میں توڑوا ڈالا۔ حافظ کے بعد حسب وصیت انکے بیٹے ابو منصور اسماعیل بادشاہ ہوئے۔

(۱۲) ابو منصور اسماعیل ظافر بامر اللہ۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ اس زمانہ میں وزارت اسکی تھی جسکے بازو میں زور تھا خلیفہ بے
بس تھے۔ وزیر بادشاہی کرتے تھے۔ افضل کے بعد کوئی وزیر بغیر جنگ و جدال اور کشت و خون کے قلمدان وزارت پر قابض نہیں ہوا۔
ظافر نے تخت پر بیٹھکر ابو الفتح ابن مصال کو وزیر بنایا۔ مگر چالیس ہی دن گذرے تھے کہ اسکندریہ کے گورنر ابن السلار نے ابن مصال کو
شکست دیکر قتل کیا اور وزارت حاصل کرکے الملک العادل خطاب پایا اور سلطنت کے سیاہ و سپید کا مختار بنگیا۔ ابن السلار کو اسکے
سوتیلے بیٹے عباس اور [illegible] نے محرم ۵۴۸ھ کو قتل کرادیا اور خود وزیر بنگیا۔ خلیفہ کو اپنے محل کی چاردیواری کے باہر کچھ اختیار نہ تھا [illegible]
رکھتا تھا [illegible] قاہرہ کی [illegible] کو میدان جنگ بنا رکھا تھا۔ سب باتیں دارالخلافہ میں بیکار رہی تھیں

کہ اب خاتمہ قریب ہی۔ اب تک مصریوں نے جوں توں کر کے عسقلان اپنے قبضہ میں رکھا تھا مگر ابن السلار کے مارے جانے پر جو شورشیں مصر میں برپا ہوئیں اُن سے مجاہدین صلیبی کو اس مشہور شہر کے فتح کر لینے کا موقع ملگیا۔

ابن السلار کے عہد وزارت میں امیر اسامہ سوید الدولہ بن منقذ شام سے مصر میں آیا اور عباس کا مقرب بنگیا تھا اسی نے ابن السلار کے قتل کی ترغیب و تحریص کی تھی امرائے سلطنت اور فوجیوں کو ثابت ہوگیا کہ یہ امر اُسامہ کی کارستانی سے ہوا ہے وہ سب ان دونوں سے ڈرنے لگے اور عباس کے قتل کے درپے ہوگئے۔ اور اس امر میں خلیفہ ظافر سے گفتگو کی اسامہ کو یہ بھید کھل گیا۔ وہ ایک چال چلا اور وہ یہ تھی کہ اُسنے عباس کو ملامت کی اور کہا کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ لوگ تمہارے بیٹے نصر کو خلیفہ کے ساتھ عیب لگاتے ہیں بادشاہ تمہارے بیٹے سے لواطت کرتا ہی۔ اسکو خلیفہ سے علیحدہ رکھو۔ اور سبب اس بدگمانی کے پیدا کرنے اور بہتان لگانیکا یہ ہوا کہ نصر کمال خوبصورت تھا دن رات خلیفہ کے پاس رہتا تھا اور خلیفہ اُسسے کمال محبت کرتا تھا جیسا کہ اکثر ہم عمروں میں آپس میں بغیر کسی غرض فاسد کے ایسی محبت ہوجاتی ہی کہ ایک دم کی مفارقت گوارا نہیں کرتے۔ یہ سنکر عباس کو کمال صدمہ ہوا اور یہ اندیشہ بھی ہوا کہ کہیں بادشاہ کے کہنے میں آکر مجھے قتل نہ کرڈالے جس طرح میں نے اسکے کہنے سے ابن السلار کو قتل کرچکا ہی۔ اُسامہ سے پوچھا کہ پھر کیا ترکیب کیجائے اُسامہ نے کہا کہ اگر ظافر کو قتل کردو گے تو یہ بدنامی دور ہو جائیگی۔ پس عباس نے نصر سے کہا کہ خلیفہ کو ضیافت میں بلاؤ مگر آدمیوں کا ہجوم اُنکے ساتھ نہ ہو۔ بادشاہ کو نصر کی خاطر منظور تھی وہ اُسکی درخواست پر رات کو پیدل ہی صرف تھوڑے آدمیوں کی ہمراہ اُسکے گھر چلے آئے۔ گھر میں گھسنا تھا کہ مع اپنے ہمراہیوں کے قتل کر دئے گئے۔ (محرم ۵۴۹ھ) صرف ایک خادم صغیر نظر بچا کر بھاگ گیا جس سے بعد میں سارا بھید معلوم ہوا مقتولین اُسی رات نصر ہی کے گھر میں دفن کردیے گئے :

اپنے اور اپنے بیٹے نصر کو خلیفہ کے قتل کے الزام اور شبہہ سے بری رکھنے کی غرض سے عباس دوسرے ہی دن قصر خلافت پر آیا۔ خلیفہ کو دریافت کیا۔ جب کوئی پتہ نہ دے سکا تو ظافر کے بھائیوں جبریل اور یوسف کو اور حسن بن حافظ کے بیٹے کو خلیفہ کے قتل کا جھوٹا الزام لگا کر قتل کرا دیا اور ظافر کے کمسن بیٹے ابو القاسم عیسٰی کو الفائز بنصر اللہ کے لقب سے تخت پر بٹھادیا۔ اور خود مطلق العنان بادشاہ کیطرح حکومت کرنے لگا۔

(۱۳) ابو القاسم عیسٰی فائز بنصر اللہ۔ کمسن فائز کو خلیفہ بنا کر عباس سلطنت کا مالک بن گیا مگر لشکری اور سودانی اسکے خلاف ہوگئے۔ ادھر قصر کی بیگمات اور خادموں کو خادم صغیر سے جو بچکر آیا تھا اصل قاتل کا بھید لگ ہی گیا تھا۔ اُنھوں نے طلائع بن رزیک کو جو اشمونین و بہنسہ وغیرہ کا گورنر تھا اس امر کی اطلاع دی اور فریاد کی طلائع نے بہت سے سپاہیوں اور خانہ بدوش عربوں کے ساتھ جو سب بادشاہ کے ماتم میں سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے قاہرہ پر چڑھائی کی۔ قریب پہنچا تو تمام امیر فوجی اور سودانی عباس کو چھوڑ کر طلائع سے جاملے۔ عباس یہ حالت دیکھکر ۱۳ ربیع الاول ۵۴۹ھ کو اپنے بیٹے نصر اور اپنے دوست اسامہ اور چند اصحاب کو ساتھ لیکر ایلہ کی راہ شام کیطرف بھاگ گیا ساتھ ہی ظافر کی بہن نے عسقلان کی فرنگیوں کو بہت سا مال دیا کہ عباس کی خبر لیں۔ اُنھوں نے عباس کو راستہ میں آلیا۔ لڑائی ہوئی عباس مارا گیا اُسامہ بھاگ گیا۔ نصر پکڑا گیا لوہے کے پنجرے میں بند کر کے قاہرہ بھیجا گیا اُسی طرح ۲۷ ربیع الاول ۵۵۰ھ کو قصر میں لایا گیا قینچی سے اُسکی بوٹیاں کاٹی گئیں پھر دایاں ہاتھ کاٹ کر باب زویلہ پر دار پر کھینچا گیا اور عاشورہ کے روز دار سے اُتار کر اُسکی لاش کو پھونکدیا گیا۔

لہ مقریزی نے المواعظ والاعتبار جلد چہارم صفحہ ۸۱ میں لکھا ہی کہ نصیر الدین طلائع بن رزیک چالیس فقرا میں تھے جو نجف اشرف میں حضرت علی کی زیارت کیلئے گئے۔ سید نجف نے رات شب کو حضرت امیر کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ آج چالیس فقیر زیارت کو آئے ہیں اُن میں ایک طلائع بن رزیک ہمارے محبوں میں ہی اسے بلا کر کہو کہ وہ مصر چلا جائے ہم نے اسے مصر کا والی بنایا۔ سید نے تلاش کرکے طلائع کو بلایا اور خواب بیان کیا۔ طلائع فوراً مصر میں چلا آیا۔ سلطنت کا ملازم ہوگیا اور انجام کار یہ سلطنت کا مالک ہوگیا۔

طلائع ربیع الاول ۵۴۹ھ میں بلا کشت و خون قاہرہ میں داخل ہوا سب سے پہلے پاپیادہ قصر شاہی میں داخل ہو کر خادم صغیر کے ساتھ لیکر عباس
کے گھر آیا اور ظافر کی لاش کو نکلوا کر اور قصر میں لا کر انکے بزرگوں کے پاس دفن کر دیا۔ ۱۹ ربیع الاول ۵۴۹ھ کو طلائع الملک الصالح
کے خطاب اور خلعت وزارت پر فائز ہوا۔ اور تمام سلطنت کے سیاہ و سپید کا مالک ہو گیا۔

عباس جب فائز کے چچاؤں کو قتل کر کے کمسن فائز کو خلیفہ بنانے کے لئے محل سے باہر لا رہا تھا۔ فائز کی نظر انکی لاشوں پر پڑ گئی تھی اور
اسے ایسا خوف طاری ہوا تھا کہ تمام عمر مرض صرع میں مبتلا رہے۔ یہانتک کہ ۱۷ رجب ۵۵۵ھ کو ۱۱ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
قرمانی لکھتا ہے کہ فائز حسن الرائے والتدبیر تھے اور مرتے دم تک لوگوں کے ساتھ سیرۃ مشکورہ سے پیش آتے رہے۔

صالح بن رزیک جو اس عہد میں در اصل بادشاہی کر رہا تھا ابن اثیر و ابن خلکان وغیرہ نے لکھا ہے قوم کا ارمنی مذہب کا امامیہ اثنا عشری
فاضل یعنی اہل علم و فضائل سے محبت کرنے والا۔ کاتب، ادیب اور شاعر اعلیٰ درجہ کا تھا شعرا و اہل علم کی بہت قدر کرتا۔ سادات کو
انعام و اکرام دیتا اور انکے وظیفے مقرر کیے تھے ہر شخص بلا روک ٹوک اس کے محل میں جا سکتا تھا۔ مقریزی لکھتا ہے کہ از روئے فضل و عقل
و سیاست و تدبیر اپنے زمانہ کا سب سے بڑا شخص تھا۔ شکل میں مہیب اور سطوت میں عظیم۔ نماز کا فرض و نوافل سب کا کمال پابند تھا
اثنا عشری تھا۔ کتاب الاعتماد فی الرد علی اہل العناد بحث امامت علی ابن ابی طالب میں تصنیف کی۔ فقیہوں کو بلا کر اس کتاب پر
ان سے مناظرہ کیا۔ اس کے اشعار بھی ہر صنف میں دو جلدوں میں موجود ہیں۔ مذہب کی کھلی تصنیف الجوہریۃ فی الرد علی القدریۃ لکھا۔ زہد
ہونے ہی نے اپنا امامیہ کا اظہار کیا جو حکمران قوم کا مخالف تھا اسنے نہایت خوبی کے ساتھ حکومت کی۔ آخر عمر تک فرنگیوں سے لڑتا اور ان پر
فوج کشی کرتا رہا۔ ہر سال مکہ مدینہ اور تمام شاہی سادات کو ہر قسم کا سامان اور نقد و جنس بھیجا کرتا تھا۔ تمام ملک کے اہل علم کو بلا کر
کسی کو ناامید نہ پھیرتا۔ صالح کی خود مختاری اور قصر اور خلیفہ پر حاوی ہو جانا محل کی بیگمات کو ناگوار گزرا اور فائز کی بڑی پھوپھی نے
جو فائز کی سرپرست تھی صالح کے قتل کی تدبیر کی۔ صالح کو جب یہ معلوم ہوا تو قصر کا انتظام اپنے متعلق کر لیا اور بیگم کو مخفی طور پر ہلاک کر دیا اور اب
فائز کی چھوٹی پھوپھی سرپرست مقرر ہوئی۔ فائز کی وفات پر صالح نے ابو محمد عبداللہ علی بن یوسف بن حافظ کو عاضد لدین اللہ
کے لقب سے خلیفہ بنایا۔

(۱۴) ابو محمد عبداللہ علی عاضد لدین اللہ۔ ۹ سال کی عمر میں خلیفہ ہوئے۔ صالح نے اپنی بیٹی انسے بیاہ دی۔ صالح
تمام امور سلطنت پر حاوی رہا۔ صالح کے اختیارات کی شدت دیکھ کر فائز کی چھوٹی پھوپھی نے ابن الداعی کو صالح کے قتل پر آمادہ کیا۔
پیر ۱۹ رمضان ۵۵۶ھ کو جب صالح باہر قصر میں گزر رہا تھا ابن الداعی نے چھرے سے ایسا زخمی کیا کہ جانبر نہ ہو سکا۔
صالح کے آدمی دوڑ پڑے۔ قاتلوں کو وہیں قتل کر ڈالا۔ صالح کو اسی حالت میں محل لائے۔ صالح کو یہ معلوم ہو ہی گیا تھا مرنے سے پہلے
فائز کی پھوپھی کو قتل کرا دیا۔ اسکے بعد عاضد نے اسکی وصیت کے موافق اسکے بیٹے رزیک کو وزیر بنایا۔ مگر اسکی وزارت کو
ایک ہی سال گزرا تھا کہ صعید کے گورنر شاور نے چڑھائی کر کے رزیک کو قتل کر دیا اور صفر ۵۵۸ھ میں خود وزیر بن گیا۔ شاور کو
وزارت کرتے نو ہی مہینے گزرے تھے کہ صالح کے صاحب الباب ضرغام نے اسے قاہرہ سے نکال دیا اور خود وزیر بن گیا۔ شاور بھاگ کر
۲۳ ذیقعدہ ۵۵۸ھ کو دمشق میں نور الدین محمود کے پاس پہنچا اور کہا کہ اگر آپ مجھے وزارت مصر پر بحال کرا دیں تو محاصل
ملک مصر سے فوج کی تنخواہ نکال لینے کے بعد جو بچیگا اس میں سے ایک تہائی آپکی نذر کرتا رہونگا۔ آپ کی فوج آپکے سپہ سالار شیرکوہ کے
ساتھ مصر میں رکھونگا اور فرنگیوں کے مقابلے میں آپکو مصری فوج سے مدد دیتا رہوں گا۔ نور الدین نے اسد الدین شیرکوہ بن شادی
اور انکے بھتیجے صلاح الدین یوسف کو فوج دیکر شاور کے ساتھ کر دیا اور اسد الدین لڑتا بھڑتا ۱۴ جمادی الآخر ۵۵۹ھ کو قاہرہ میں
داخل ہو گیا۔ ضرغام پکڑ کر قتل کرا دیا گیا۔ اس طرح ۱۳ رجب ۵۵۹ھ میں شاور پھر وزیر بن گیا مگر اسنے شامیوں سے عہد شکنی کی۔
اور شیرکوہ کو جو شہر کے باہر ٹھیرا ہوا تھا حکم بھیجا کہ بلاد مصر سے نکل جائے۔ ناچار شیرکوہ نے بلبیس پر قبضہ کر کے مصر کے بلاد شرقیہ میں

اپنی حکومت بحالی شاور نے فرنگیوں کو بہت سامان دینا کرکے اپنی مدد پر بلالیا۔ اور فرنگی اور مصری فوج نے ملکر بلبیس کا تین ماہ تک محاصرہ رکھکر نتیجہ ۵۵۹ھ میں شیرکوہ کو شام کیطرف نکل جانے پر مجبور کیا۔ مگر ربیع الاول ۵۶۲ھ میں شیرکوہ نے پھر دمشق سے مصر پر چڑھائی کی اور مصر کے غربی علاقہ پر تسلط جمالیا۔ شاور نے فرنگیوں کو مدد پر بلالیا مگر شیرکوہ نے بمقام بابین فرنگی اور مصری متحدہ افواج کو شکست دی (۲۵ جمادی الآخر ۵۶۲ھ) اور پھر سکندریہ فتح کرلیا۔ فرنگیوں اور مصریوں نے سکندریہ کا محاصرہ کرلیا اور آخر اس شرط پر صلح ہوگئی کہ فرنگی اور مصری پچاس ہزار دینار شیرکوہ کو دیں۔ فرنگی مصر سے نکل جائیں انکے کسی قریہ پر قبضہ نہ رکھیں تو شیرکوہ بھی مصر سے نکل جائیگا۔ اس عہد نامہ کی رو سے شیرکوہ ۱۵ شوال ۵۶۲ھ کو مصر خالی کرکے دمشق چلا آیا۔ مگر شیرکوہ کے جانیکے بعد فرنگیوں نے شاور سے ایک خفیہ عہد نامہ لکھوالیا اور وہ یہ کہ فرنگیوں کا ریذیڈنٹ قاہرہ میں رہا کرے اور بعض شہروں میں انکا فوجی قبضہ رہے اور ایک لاکھ دینار سالانہ فرنگیوں کو مصر سے خراج ملتا رہے۔ اس قرارداد کے بعد فرنگی بھی اپنے چیدہ سواروں کی ایک جماعت مصر میں چھوڑ کر اپنے ساحل شام کے علاقہ میں واپس چلے آئے ۵۶۴ھ تک یہی حالت رہی۔

شاور نے ۵۶۴ھ میں قاہرہ کی کنجی فرنگیوں کے حوالہ کردی تھی اور شہر کے دروازے انکے سپرد کردیئے تھے۔ ان کے سرداروں کی جماعت مسلمانوں کو ستاتی اور تنگ کرتی رہتی تھی۔ ساتھ ہی صفر ۵۶۴ھ میں فرنگیوں کے بیت المقدس کے بادشاہ مری (اموری) نے مصر پر چڑھائی کردی اور بلبیس فتح کرکے قتل وغارت کا بازار گرم کردیا اور پھر انھوں نے قاہرہ کا محاصرہ کرلیا۔ اہل مصر فرنگیوں کے ظلم سے تنگ آگئے تھے۔ انہوں نے قاہرہ کے بچانے میں جان توڑ کر کوشش کی اور خلیفہ عاضد نے نورالدین کو مدد کے لئے بلایا۔ اتنے میں شاور نے فرنگیوں کو بروایت ابن اثیر دس لاکھ اور بروایت ابن خلدون بیس لاکھ دینار دینے کرکے صلح پر راضی کرلیا۔ نورالدین کو عاضد کا خط پہنچا تو ربیع الاول ۵۶۴ھ میں اسنے شیرکوہ کو صلاح الدین اور بہت سے امیروں اور ۸ ہزار فوج کے ساتھ مصر کیطرف روانہ کردیا۔ شیرکوہ نے فرنگیوں کو شکست دیکر قاہرہ فتح کرلیا اور شاور کا سر کاٹکر عاضد کے پاس بھیجدیا۔ یہ ۱۷ ربیع الثانی ۵۶۴ھ کا واقعہ ہے۔ اب عاضد نے شیرکوہ کو وزیر بنالیا اور ملک المنصور امیر الجیوش خطاب عطا کیا۔ شیرکوہ نے وزیر بنکر ضروری عہدوں پر اپنے معتمدین کو مقرر کیا اور اپنی فوج کے لئے جاگیریں مقرر کردیں۔ مگر دو ماہ پانچ یوم عاضد کی وزارت کرکے ۲۲ جمادی الآخر ۵۶۴ھ کو انتقال کرگیا اور عاضد نے اسکے بھتیجے صلاح الدین یوسف کو ملک الناصر کے خطاب سے وزیر بنالیا۔ صلاح الدین نے داد و دہش سے لوگوں کو اپنا بنالیا اور عاضد کو کمزور کرنیکی غرض سے رقمیں وصول کرکے مفلس بنادیا۔ یہانتک کہ خلیفہ بیچارہ کے پاس صرف ایک گھوڑا رہ گیا تھا۔ وہ بھی منگالیا جسکے سبب عاضد کی سواری بھی بند ہوگئی بیچارے محل میں مجبور پڑے رہتے تھے۔ صرف خطبہ میں نام رہ گیا وہ بھی اسطرح کہ عاضد کے بعد نورالدین کا نام لیا جاتا تھا۔ صلاح الدین نے تمام امور سلطنت پر حاوی ہوکر خلیفہ کو بالکل بیدخل کردیا۔ جمادی الآخر ۵۶۶ھ میں دار المعونہ کو منہدم کرکے مدرسہ شافعیہ اور دارالعدل کو مدرسہ مالکیہ بنادیا۔ قضاۃ شیعہ کو معزول کرکے تمام ملک میں شافعی قاضی مقرر کیے۔ عاضد کے قاضی القضاۃ کامل کو معزول کرکے صدرالدین عبدالملک بن درباس کو تمام ملک مصر کا قاضی القضاۃ بنایا۔ اسوقت سے ملک مصر سے مذہب شیعہ حقیقی ہوکر نسیا منسیا ہوگیا اور مذہب مالکی و شافعی نے رواج پایا۔ صلاح الدین کے دست تطاول سے تنگ آکر خلیفہ کے قصر کے داروغہ خواجہ سرا موتمن الخلافۃ نے مصریوں کی ایک جماعت کو ملاکر صلاح الدین کے مقابلہ میں فرنگیوں سے مدد طلب کی۔ یہ راز کھل گیا۔ صلاح الدین نے دھوکا دیکر موتمن الخلافۃ کو قتل کرادیا۔ اور قصر خلافت کے تمام ملازموں کو معزول کرکے اپنے کارندے مقرر کیے اور اپنے معتمد خواجہ سرا بہاءالدین قراقوش کو محل کا داروغہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ کوئی اسکی اجازت بغیر قصر میں داخل نہونے پائے۔ اسکے بعد موتمن الدولہ کے طرفدار پچاس ہزار حبشیوں نے جمع ہوکر

دونوں قصروں کے درمیان صلاح الدین کی فوج سے جنگ کی مگر شکست کھا کر بہت سے قتل ہوئے۔ تھوڑے سے بچے وہ بھاگ گئے صفر ۵۶۵ھ میں فرنگیوں نے دمیاط کا محاصرہ کر لیا۔ نور الدینؒ نے دمیاط کی طرف فوج روانہ کی اور خود شام میں فرنگیوں کے علاقہ پر چڑھ گیا۔ اسیر فرنگی دمیاط سے بھاگ گئے۔ ۵۶۶ھ میں صلاح الدینؒ نے فرنگیوں کے علاقجات عسقلان۔ رملہ اور غزہ لوٹ لئے اور ایلہ فتح کر لیا۔ محرم ۵۶۷ھ کے دوسرے جمعہ کو صلاح الدینؒ نے عاضد کا خطبہ مصر سے بند کر کے مستضئ عباسی کا خطبہ پڑھ دیا۔ عاضد محل میں بیمار پڑے تھے اُن کے عزیزوں نے اُن کو اسکی خبر نہ کی اور وہ اسی بے خبری میں عاشورہ ۵۶۷ھ کو انتقال کر گئے۔ قرمانی لکھتا ہے کہ عاضد شدید التشیع تھا۔ دوست صحابہ پر بہت تبرا کرتے تھے۔ صلاح الدین کہا کرتا تھا کہ میں نے عاضد سے زیادہ کسی کو سخی اور کریم نہیں دیکھا۔ وہ بڑے نرم مزاج تھے۔ اُن کی طبیعت پر خیر غالب تھی۔ اور رعایا سے بہت محبت رکھتے تھے۔ عاضد کی وفات پر صلاح الدینؒ نے انکے تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا اور اُن کے اہل و عیال کو محل کے ایک گوشہ میں قید کر دیا۔ یہانتک کہ قیدی قید ہی میں مر گئے۔ عاضد کی وفات پر سلطنت فاطمیہ کا ستارہ جو ممالک افریقیہ و مصر پر دو سو ستر برس سے چمک رہا تھا بالکل غروب ہو گیا۔

مصر کے تمام علوی خلفاء اپنی رعایا کو مثل اپنی اولاد کے سمجھتے۔ اُن سے نہایت محبت اور الفت سے پیش آتے تھے۔ جو جو برکتیں انکے عہد میں مصر کو حاصل ہوئیں سلف سے خلف تک کسی بادشاہ کے عہد میں میسر نہ ہوئیں۔ انہوں نے علوم و فنون۔ تجارت و حرفت سب کو کمال ترقی دی۔ سب کے سب نہایت فیاض اور سخی تھے۔ ان میں ایک بھی ممسک یا بخیل نہیں ہوا۔ شفاخانے۔ مدرسے اور رفاہ عام کی دیگر بیشمار عمارتیں اور اوقاف تو ان کی یادگاریں رہیں۔ ان کی نیک نیتی کی وجہ سے خدا نے انہیں برکت بھی بہت دی تھی چنانچہ مورخین نے لکھا ہے کہ ان خلفاء کے خزانے میں ایسی ایسی عجیب و غریب چیزیں تھیں جو کبھی دیکھی یا سُنی نہ گئیں۔ دنیا اُن سے خالی ہے۔ ایسے ایسے جواہر جو کسی کو میسر نہیں کثرت سے تھے۔ سونے کا زیور چاندی سونے کے برتن طاس آفتابے پتیلیاں رکابیاں خوان قفلیں۔ مجمرے۔ کٹورے وغیرہ سب سونے کے۔ ایک لاکھ بیس ہزار قسم کی دو لاکھ کتابیں نہایت اعلیٰ درجہ کے خوشنویسوں کی لکھی ہوئی اور نہایت نفیس جلدیں بندھی ہوئیں۔ مقریزی المواعظ والاعتبار میں لکھتا ہے کہ ابن ابی طے لکھتا ہے کہ یہ کتبخانہ دنیا کے عجائبات میں تھا۔ تمام بلاد اسلام میں اس سے بڑا کوئی کتبخانہ نہ تھا۔ اس میں تمام مذہبوں کی فقہ۔ نحو۔ لغت۔ حدیث۔ تواریخ نجوم۔ روحانیات کیمیا وغیرہ ہر قسم کی متعدد کتابیں تھیں اور ابن مقلہ اور ابن البواب کے لکھے ہوئے قطعے اور قرآن شریف جا بجا بلند جگہ پر رکھے جاتے تھے۔ لیکن یہ سب کتابیں صلاح الدینؒ نے اپنے کاتب قاضی فاضل عبد الرحیم بیسانی کو دیدیں۔ معز لدین اللہ نے ایک توشہ خانہ بنایا تھا جس میں مردوں عورتوں بچوں اور انکے متعلقین کو جاڑے گرمی کے کپڑے ہر سال بیاہ و عید کیلئے تقسیم ہوا کرتے تھے چھ لاکھ دینار سے زیادہ کا کپڑا گرمی جاڑے میں تقسیم ہوتا تھا۔ یہ حالت انقراض سلطنت تک قائم رہی۔

منجملہ اُن عجائبات کے جو اس خزانے میں تھے ایک سونے کا مرصع جواہر نفیسہ مور تھا جسکی آنکھیں یاقوت احمر کی تھیں اور پر بالکل جواہر پروں جیسے زجاج مینا اور سونے سے بنائے تھے اور ایک سونے کا مرغ جسکا بڑا سا تاج یاقوت احمر کا تھا اور تمام بدن جواہر سے مرصع تھا۔ ایک ہرن جو نفیس مروارید و جواہر سے مرصع اور اُسکا سفید پیٹ بلور اور عمدہ موتیوں سے بنا گیا تھا۔ ایک زمرد کا کھجور کا درخت جو جواہر اور موتیوں سے مکمل تھا سونے کے گملے میں رکھا ہوا تھا۔ اُسکے شگوفے اور پکی کچی کھجوریں اپنے اصلی رنگ و وضع میں مختلف جواہرات کی بنائی گئی تھیں۔ ایسے جواہرات جنکی کوئی قیمت نہ لگا سکتا تھا۔ ایک کافور کا خربوزہ جسکا وزن ۱۷ ہزار مثقال تھا۔ سترہ مثقال کے یاقوت ازرق کے قطعے۔ اسی اسی درہم کے زمرد کے ٹکڑے۔ تین تین چار چار سو دینار کا ایک ایک بلور کا برتن۔ کئی صندوق موتیوں کے بھرے ہوئے جنمیں سے ہر ایک ہزار ہزار دینار سے زیادہ کی تھی۔ مشک کی گولیاں کافور قیصوری کی بھری ہوئیں پیمانے عنبر کے ریشم ارغوانی شکمنیلی کے اور بہت سا عود ہندی یہ سب چیزیں منجملہ اُس مال کے تھیں جو مستنصر کے وقت میں لوٹ لی گئیں۔

خلفائے بنی فاطمہ کا دارالسلطنت قاہرہ تھا جو نہایت عالیشان عمارتوں سے مزین تھا اور جس میں سڑکیں اور بازار کثرت سے تھے۔ خلیفہ کا خاص محل جو ۱۲ قبہ اور عمارتوں پر مشتمل تھا قاہرہ کے مشرقی حصہ میں واقع تھا اور قصر الکبیر الشرقی یا قصر المعزی کے نام سے مشہور تھا۔ اسکے دس دروازے تھے جن پر پانچسو سواروں اور پانچسو پیادوں کا پہرہ رہتا تھا۔ سارا محل کی ضروریات بہم پہنچانے کے لئے ۱۲ ہزار خدمتگار تھے۔ ایک اور دوسرا عالیشان محل کا راستہ تھا جو شہر کے مغربی حصہ میں دریائے نیل پر واقع تھا اور قصر الغربی یا قصر البحر کے نام سے مشہور تھا۔ شہر کے اندر اور باہر خلیفہ کے اور بھی مکان اور تفریح محل تھے جنکو اس زمانہ کے سب سے اعلےٰ صناعوں اور کاریگروں نے کمال آراستہ و پیراستہ کر رکھا تھا۔ امیروں کے محل بھی شاہی محلوں کی ہمسری کرتے تھے۔ امیروں کے مکانات کے گرد خوبصورت باغ لگے ہوئے تھے۔ ان باغوں کی عمدگی اور کثرت کو دیکھکر فرنگی سیاح دنگ رہجاتے تھے۔ چار جامع مسجدیں جامع ازہر، جامع انور، جامع حاکم خصوصاً بہت بڑی اور عالیشان اور خوبصورت تھیں۔ خلفائے فاطمیہ کے عہد میں قاہرہ کی خاص عمارت حسینیہ دار الماتم[1] تھی جسمیں ایام عاشورہ میں مجالس عزائے امام حسینؑ برپا ہوا کرتی تھیں۔ بادشاہ وزیر امیر سب شریک ہوتے تھے۔ مردوں اور عورتوں کیواسطے جدا جدا شہر کے ہر حصہ میں خوبصورت عالیشان حمام بنے ہوئے تھے۔ بازار جنمیں بیس ہزار دکانیں تھیں نہایت بارونق اور عالیشان تھے اور دنیا بھر کی پیداوار سے بھرپور رہتے تھے۔ شہر کے گرد مضبوط اور مستحکم فصیل تھی جسکے بعض مشہور دروازوں کے نام یہ تھے۔ باب النصر شمال کیطرف، باب الفتوح، باب القنطرہ، باب الزویلہ اور باب الخلیج جو جزیرہ کیطرف کھلتا تھا۔

پہلے فاطمی خلفاء علوم و سائنس کے کمال ہی مربی تھے۔ انہوں نے کالج کتب خانے اور دار الحکمت قائم کئے۔ انکو کتابوں اور آلات ریاضی سے مہیا کیا۔ کالجوں[2] میں سب سے اعلےٰ درجہ کے پروفیسر مقرر کئے۔ ان علمی خزانوں تک ہر ایک کی رسائی تھی ہر شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ لکھنے کا سامان بھی مفت ملتا تھا۔ خلیفہ اکثر علمی مجالس کرتے جن میں دار العلوم کے پروفیسر یعنی ہر علم کے جدا جدا عالم منطقی ریاضی داں فقیہ طبیب وغیرہ اپنے اپنے خلعت[3] پہنے ہوئے حاضر ہوتے تھے۔ دولاکھ ستاون ہزار دینار کالجوں کی سالانہ آمدنی تھی جو آمدنی پروفیسروں اور عہدہ داروں کی تنخواہوں ضروریات تعلیم کو مہیا کرنے اور سائنس متعلق دیگر اشیا کے مہیا کرنے میں صرف ہوتی تھی۔ ان تعلیمگاہوں میں انسانی علم کی ہر شاخ کی تعلیم ہوتی تھی۔ علم ہیئت کو ترقی دینے کی غرض سے مختلف مقامات میں رصدگاہیں بنائی گئیں اور علم ادب اور سائنس کے بڑے بڑے باہنر اور باکمال استادان ایشیا اور اندلس بلائے گئے کہ فاطمی بادشاہوں کے عہد حکومت کو مثل ستارہ کے چمکا دیں۔

اپنی رعایا میں عام طور پر علم پھیلانے کی خواہش میں انہوں نے اس پولیٹکل فائدہ کو جو لوگوں کو اپنے فرقہ کا مرید بنالینے سے مرتب ہوسکتا تھا نظر انداز نہیں کیا۔ اسلئے بڑی دار الحکمت سے متعلق دار المجالس بھی قائم کیا تھا جسمیں اسمٰعیلی مذہب کے مخفی اور باطنی اصول سے واقف ہونیکے خواہشمندوں کو اس مذہب کے عقائد کی تعلیم دیجاتی تھی۔ ہفتہ میں دو دفعہ دوشنبہ اور چہارشنبہ کو دار العلم کا سب سے اعلےٰ افسر جو داعی الدعاۃ کہلاتا تھا اور جو عموماً بادشاہ کا وزیر یا قاضی القضاۃ ہوا کرتا تھا جلسہ منعقد کرتا تھا۔ اس جلسہ میں مرد و عورت دونوں سفید لباس پہنے ہوئے شریک ہوتے۔ عورتیں مردوں سے جدا بیٹھتی تھیں۔ ان جلسوں کو مجالس الحکمۃ کہتے تھے۔ تعلیمی کارروائی شروع کرنے سے پہلے داعی الدعاۃ امام یعنی خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور جو لکچر ممبروں کو سنانا ہوتا پہلے خلیفہ کو پڑھکر سناتا تھا۔ خلیفہ اسکی پشت پر دستخط کر دیتا تھا۔ لکچر کے بعد ممبر داعی الدعاۃ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور خلیفہ کے دستخط کو تبرکاً ماتھے سے لگاتے تھے۔

---

[1] جو عمارتیں ہندوستان میں امام باڑہ کہلاتی ہیں مصر میں مشہد کہلاتی تھیں خلفائے فاطمیہ کے عہد میں ساحل [illegible] تمام شہروں میں مشہد بنے ہوئے تھے۔

[2] مولوی امیر علی [illegible] لکھا ہے کہ فاطمیوں کے عہد میں [illegible] اسکندریہ میں فلسفہ کی تعلیم کیواسطے [illegible] یہ دو کالج دیکھے تھے قاہرہ میں بیشمار کالج تھے [illegible] شمالی افریقہ [illegible] ہر شہر میں علم کی ترقی [illegible] کالج [illegible] کتب خانوں میں [illegible] السیوطی کی تصنیف کا اصل نسخہ عربی زبان میں تھا

[3] انگریزی [illegible] جیسے کہ عربی خلعت [illegible] ہوا کرتے تھے (امیر علی)

مقریزی نے جو اس دار المجالس کے مختلف درجوں کا ذکر لکھا ہے گویا فری مسن (فری میسن) اقلیم کا بیش بہا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اصل بھی یہی ہے کہ عیسائی دنیا میں تمام قسم کے دار المجالس (فری مسن وغیرہ) بعد میں قاہرہ ہی کے دار المجالس کی دیکھا دیکھی بنائے گئے ہیں۔ دار الحکمت کے پولیٹکل نشان تو اس کے بانیوں کے ساتھ ہی رخصت ہو گئے مگر اس کے علم و سائنس کا شوق مصر کے شہروں کو منور کرتا رہا یہاں تک کہ پچھلے ملوکوں کی افراتفری کے زمانہ میں اس کا بھی خاتمہ ہو گیا مگر اس کی تعلیم کا باطنی اثر باوجود امتداد زمانہ کے اب تک برابر چلا آتا ہے۔ اور مختلف مذہب و ملت کے ممالک میں اور ایسے مختلف لوگوں میں جن کی خصلت میں زمین و آسمان کا فرق ہے اپنا جلوہ دکھا رہا ہے

دوسرا حصہ۔ ممالک اسلام کی تاریخ

تمہید

(۱) مذہب اسلام کہاں کہاں پایا جاتا ہے

(۱) ایشیا میں عرب۔ روم ایران۔ افغانستان۔ بلوچستان۔ ترکستان۔ ایشیائی روس۔ ہندوستان۔ چینی تاتار۔ تبت۔ چین۔ جزائر ہندوستان۔ لنکا۔ ملایا۔ برما۔ جزائر شرق الہند۔ (۲) یورپ میں فرنگستانی روم۔ شمالی یونان۔ جزائر یونان۔ فرنگستانی روس کسی قدر انگلستان میں اور بعض جزائر بحیرۂ روم میں۔ (۳) افریقہ میں مصر۔ نوبہ۔ طرابلس۔ ٹیونس۔ الجیریا۔ مراکش۔ ابیسینیا۔ سوڈان۔ زنگبار۔ (۴) امریکہ میں صرف دس بیس نو مسلم یا ایسے مسلمان ہیں جنہوں نے نقل مکان کر کے وہاں کی سکونت اختیار کر لی ہے۔ (۵) آسٹریلیا میں مثل امریکہ کے معدودے چند مسلمان ہیں۔

نوٹ (۱) خط استوا کے شمال میں جو افریقہ کا نصف حصہ ہے اس میں خصوصاً اور مذاہب کی نسبت مسلمان بہت زیادہ ہیں۔ افریقہ کے اس حصہ میں بھی جو خط استوا کے جنوب میں ہے مسلمان بہت ہیں چنانچہ کیپ کالونی ناٹال اور زولولینڈ اور افریقہ کے اُن جزائر میں جو بحر ہند میں ہیں مسلمانوں کی تعداد خاصی ہے مگر افریقہ کے اس جنوبی حصہ میں بت پرست بہت ہیں اور عیسائی بھی ہیں۔ ابیسینیا میں عیسائی زیادہ ہیں۔ افریقہ کے مشرقی ساحل پر مسلمانوں کی کثرت ہے۔ یہاں پہلے خالص مسلمانوں کی زنگبار میں خود مختار اور طاقتور سلطنت تھی جس کو اب فرنگیوں نے آپس میں تقسیم کر لیا ہے سوڈان میں مسلمانوں کی بہت بڑی بڑی کئی سلطنتیں تھیں جن میں ہوسا۔ سکاتو۔ اور سموری کی سلطنتیں بہت مشہور تھیں۔ مگر ان میں سے بعض پر فرنگیوں نے پورا پورا تسلط کر لیا اور بعض کو اپنی حمایت میں لے لیا ہے
(۲) فرنگستانی روم اور جزائر متعلقہ روم میں اور روس کے علاقہ کریمیا وغیرہ میں مسلمان بکثرت ہیں پرتگال و سپین پر کئی مسلمان سو برس تک حکمران رہے ہیں مگر اب وہاں مسلمانوں کا نام بھی نہیں۔ اسی طرح نصف جنوبی فرانس اور اٹلی کا جنوبی حصہ اور جزیرہ صقلیہ (سسلی) اور مالٹا اور سارڈینیا اور بحیرۂ روم کے بعض دیگر جزائر میں مسلمانوں کی عرصہ تک حکومت رہی۔ مگر اب وہاں مسلمانوں کا نام بھی نہیں رہا۔ انگلستان میں پہلے بہت قریب عرصہ گزرا کہ کوئیلم انگریز نے کتابوں کے مطالعہ سے خود دین اسلام اختیار کر کے عبداللہ نام رکھا اور لورپول میں دین اسلام کی اشاعت کی اور وہاں اب تک دو سو سے زیادہ نو مسلم انگریزوں کی تعداد پہنچ گئی ہے۔ لورپول میں ایک اسلامی مدرسہ عبداللہ کوئیلم کی طرف سے اور ایک مذہبی موقت الشیوع پرچہ کی اشاعت ہوتی ہے۔
(۳) عبداللہ کوئیلم کی طرح صوبجات متحدہ امریکہ میں وب صاحب نے خود بخود مسلمان ہو کر اپنے ساتھیوں کو مسلمان کیا انہوں نے بھی امریکہ میں ایک مذہبی پرچہ جاری کیا ہے اور ایک مدرسہ قائم کیا ہے۔

(۲) چین میں اسلام کی اشاعت

سنہ ۶ھ ۶۲۸ء میں رسول خدا نے وہاب ابن ابو کبشہ کو شاہ چین کے پاس سمندر کی راہ سے بطور سفیر کے بھیجا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ شاید ابن ابو کبشہ تاجرانہ نظر سے گیا ہو کیونکہ یمن اور شام کے تاجر حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے پہلے لنکا کی راہ سے ساحل چین تک تجارت کرتے تھے ابن ابو کبشہ کا نقش ہوئی تراد یہ اول مسلمان ہے جس نے چین میں قدم رکھا یہاں اس کی بڑی عزت ہوئی اور مسلمانوں کو اپنے مذہبی اعلان

اور مسجد تعمیر کرنے کی اجازت ہو گئی۔ کانٹن میں اسکا مزار اور اسکی بنائی ہوئی مسجد ابتک موجود ہے۔

۱۵۶ھ میں منصور عباسی نے ۴ ہزار عرب ایک بغاوت دور کرنے میں شاہ چین کی مدد کی۔ بعد فرو ہونے بغاوت کے ان عربوں نے کانٹن ہی کی سکونت اختیار کی۔ اور چین میں ان کا بہت کچھ اقتدار بڑھ گیا اور یہ دعوت اسلام کے ذریعہ سے مسلمانوں کی تعداد بڑھاتے رہے اور مسلمانوں اور شاہان چین میں بڑا خلوص قائم رہا۔ ۱۵۶ھ میں خشکی کی راہ سے دعاۃ اسلام نے شمالی و مغربی چین میں دعوت اسلام شروع کر دی۔ خلیفہ ولید کے زمانہ میں جب مسلمانوں کی سلطنت سرحد چین سے جا ملی تو شاہ چین نے سفیر بھیجکر خلیفہ اسلام کی بزرگی تسلیم کی اور اسی سے مسلمانوں کا رسوخ چین میں اور زیادہ ہو گیا اور ۲۴۲ھ میں چین کے علاقہ شانسی میں پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ اسی زمانہ میں چین کے صوبہ کانسو میں اسلام پھیلنا شروع ہوا۔ یہانتک کہ کانسو کا فرمانروا مسلمان ہو گیا۔ پھر صوبہ یونان میں بھی مسلمانوں کی کثرت ہو گئی۔ چین میں جب چنگیزی مغلوں کی حکومت قائم ہوئی تو مسلمانوں کو جلیل القدر عہدے ملتے رہے اور اب بھی شاہ چین کیطرف سے بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز ہیں اور انتظام سلطنت میں مثل دیگر رعایا کے مسلمانوں کو بھی حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔ خاص ملک چین میں مسلمانوں کی تعداد دو کروڑ سے زیادہ ہے جن میں سے کانٹن۔ یونان۔ شانسی اور کانسو کے صوبوں میں زیادہ ہیں مع چینی تاتار اور تبت کے چین کی سلطنت میں ۴ کروڑ کے قریب مسلمان ہونگے۔

(۳) جزائر شرق الہند میں اسلام کی اشاعت

قیاس ہے کہ جسطرح سمندر کی راہ سے دعاۃ اسلام چین میں پہنچے اسی طرح اور اسی زمانہ میں جزائر شرق الہند میں چین کے راستہ میں پہنچ دعاۃ اسلام نے اپنی کارروائی شروع کی اور اسی طرح ملایا میں اسلام پھیلا۔ تاریخ سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ساتویں صدی عیسوی کے آخر میں سماٹرا میں عربوں کی بستی قائم ہو گئی تھی اسکے بعد جب مسلمانوں کی سلطنت ہندوستان میں قائم ہو گئی تو ہند کے مسلمان بھی سماٹرا میں جانے لگے۔ یہانتک کہ تیرھویں صدی مسیحی کے وسط میں سماٹرا کا فرمانروا بھی مسلمان ہو گیا۔ اسکے بعد جزیرہ جاوا بھی مسلمان ہو گیا جہاں ایک کروڑ کے قریب مسلمان ہیں اور یہ مسلمان نہایت پابند شریعت ہیں ان میں بڑے بڑے عالم بھی گذرے ہیں۔ تھوڑے عرصہ میں کل جزائر شرق الہند میں اسلام پھیل گیا حتیٰ کہ فلپائن تک اسلام پہنچ گیا۔ اشاعت اسلام کے بعد مسلمانوں نے جا بجا ان جزیروں میں اپنی حکومتیں بھی قائم کر لیں۔ دسویں صدی سے پندرھویں صدی تک مشرقی ملکوں اور جزیروں کی تجارت پر عرب پورے طور پر قابض تھے اور اس زمانہ میں ان جزیروں میں مسلمانوں کا ہی دور رہا۔ مگر اسکے بعد اہل فرنگ کا دور شروع ہوا اور انہوں نے ایک ایک کر کے یہ سب جزیرے اپنے قبضہ میں کر لئے۔ مگر اب بھی بعض جزیروں میں مسلمان فرنگیوں کے ماتحت حکمران ہیں اور مسلمان رعایا بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز ہے۔

(۴) دنیا کی آبادی ۱۹۱۴ء میں دنیا کی کل آبادی تقریباً ۱۶۴۶۴۹۹۳۳۴

ایک ارب ۶۴ کروڑ ۶۴ لاکھ ۹۹ ہزار

(۱) عیسائی۔	۵۶ کروڑ ۴۷ لاکھ ۱۰ ہزار ۵۶۴۷۱۰۰۰۰	(۴) مسلمان۔	۲۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ۲۵ ہزار ۲۲۱۸۲۵۰۰۰
(۲) بدھ مذہب والے اور کنفیوشسی۔	۳۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ۴۷ ہزار ۳۴۳۰۴۷۱۰۰	(۵) یہودی۔	ایک کروڑ ۲۳ لاکھ ۵ ہزار ۱۲۳۰۵۰۰۰
(۳) ہندو۔	۲۱ کروڑ ۵ لاکھ ۴۰ ہزار ۲۱۰۵۴۰۰۰۰	(۶) باقی اور مذہب والے	۱۶ کروڑ ۳۵ لاکھ ۵۰ ہزار ۱۶۳۵۵۰۰۰۰

نوٹ۔ ان ۲۲ کروڑ مسلمانوں میں تقریباً ۱۸ کروڑ اہلسنت ہونگے اور چار کروڑ شیعہ۔

(۵) دنیا کا رقبہ

دنیا کا رقبہ تقریباً ۵ کروڑ ۸۵ لاکھ مربع میل ہے جس میں سے ڈیڑھ کروڑ مربع میل کے قریب مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔

(۶) مسلمانوں کی موجودہ سلطنتیں

ہمارے اس زمانہ میں مسلمانوں کی ۹ آزاد سلطنتیں موجود ہیں۔ (۱) روم (۲) ایران (۳) افغانستان (۴) مراکش (۵) مسقط (۶) نجد

اور ایک سلطنت ہے جسمیں انگریزوں کو بہت اقتدار حاصل ہے ... سلطنت عرب کے وسط میں واقع ہے ... [illegible]

نوٹ۔ ان کے علاوہ بخارا۔ خیوا۔ چترال۔ بلوچستان۔ حیدرآباد۔ مصر۔ ٹیونس۔ زنگبار اور ممالک سوڈان میں مسلمانوں کی بڑی حکومتیں موجود ہیں اور ملایا اور جزائر شرق الہند میں بھی مسلمانوں کی ریاستیں ہیں۔ مگر یہ سب دوسروں کی محکوم۔ خیوا و بخارا روس کے باجگزار۔ یمن سلطان روم کے زیر حکم ہے۔ خدیو مصر ۱۹۱۵ء سے انگریزوں کی حمایت میں۔ ٹیونس فرانس کی اور چترال و زنگبار انگریزوں کی حمایت میں ہے اور طرابلس کو اطالیہ نے اپنی حمایت میں لے لیا۔ سوڈان کو انگریزوں اور فرانسیسیوں نے تقسیم کیا ہوا ہے اور جزائر شرق الہند زیادہ تر ہالینڈ والوں کے ماتحت ہیں بلکہ بلوچستان میں بھی انگریزوں کا ریزیڈنٹ رہتا ہے۔ ان کے سوا اور تمام ملکوں کے مسلمان صرف محکومیت کی حالت میں ہیں مثلاً ہندوستان میں۔ اب ہم کو ان ملکوں کی تاریخ لکھنی ضرور ہے جہاں مسلمانوں کے بڑے بڑے خاندان حکمرانی کر چکے ہیں اور جن میں بڑی سلطنتیں کی جو اب تک موجود ہیں۔ پس ہم کو ممالک مندرجہ ذیل کی تاریخ لکھنی ہے۔ (۱) سپین (۲) مراکو (۳) الجیریا (۴) ٹیونس (۵) طرابلس (۶) مصر (۷) روم (۸) یمن (۹) ایران (۱۰) ترکستان (۱۱) افغانستان (۱۲) بلوچستان (۱۳) ہندوستان (۱۴) روس

باب اوّل۔ تاریخ اندلس (سپین) فصل اوّل جغرافیہ سپین

جزیرہ نمائے آئی بیریا (جس میں سپین اور پرتگال دونو شامل ہیں) کے حدود اربعہ یہ ہیں۔

شمال میں خلیج بسکے اور کوہ پیری نیز۔ مشرق میں بحیرہ روم۔ جنوب میں بحیرہ روم آبنائے جبل طارق اور بحر ظلمات۔ مغرب میں بحر ظلمات۔

رقبہ سپین ایک لاکھ ۹۵ ہزار مربع میل۔ رقبہ پرتگال ۳۵ ہزار مربع میل۔

آبادی سپین ایک کروڑ ۹۰ لاکھ۔ آبادی پرتگال ۵۰ لاکھ۔ دریا گواڈیانا (وادی یانا) گواڈلکویر (وادی الکبیر) ٹیگس (تاجہ۔ تاجہ) ابرو (ابرہ) سیگورہ (شقورہ) گواڈالیٹ (وادی لکہ) جوکار (شقرہ) ڈورو (دورہ)۔ پہاڑ۔ پیری نیز (جبل البرنس) جبل البرتات (البکسرات) جبل الشارات) سیرانواڈا (جبل شلیر) سیرامورینا)۔ جزیرے منورکا (منورقہ) میجورکا (میورقہ) ایویسا (یابسہ)

چونکہ مسلمانوں نے سپین میں حکومت قائم کرکے پرتگال کو بھی سلطنت سپین میں شامل کر لیا تھا۔ اس سبب سے دونوں ملکوں کا حال ساتھ ہی لکھا جاتا ہے۔ مسلمان سپین کے جنوبی حصہ اندلس کے نام سے کل ملک کو اندلس اور پرتگال کو الغرب کہتے تھے۔

مشہور حصوں اور شہروں کے نام یہ ہیں بریکٹ میں عربی نام بھی لکھ دئے ہیں

	نام حصہ	نام علاقہ	مشہور مقامات
جنوبی	اندلس	ہولوا (ولبہ)	ہولوا (ولبہ) آیامونٹی۔ نیبلا (لبلہ) گسٹیلجوس (قسطلیجہ) اراسینہ (آرشانہ)
		کیڈیز (قادس)	سنٹ لوکر (شنت لوقار) زیریز (شریش) روٹا (روطہ) سان میریا (شنت مریہ) کیڈیز (قادس) میڈینہ سیڈونیا (مدینہ شذونہ) مدینہ بنی سالم وجر (حصن بنی البشر) ٹریفا (طریف) بلوغیر سالیہ دک الجیسیراز (جزیرۃ الخضراء) جبرالٹر (جبل طارق)
		میلیکا (مالقہ)	اسٹیپونا (اسطبونہ) مربیلا (مربالہ) میلیکا (مالقہ) ویلیز میلیکا (بلش مالقہ) ٹوروکس (اطریش) آرکیڈونا (ارشذونہ) کسربونیلا (قصر بنالہ) الورہ آرکوس (ارکش) آہریک (ارکس) رنڈا (رندہ) انٹی کیرا (انتقیرہ) لوباسٹرو (حصن سیقم) چیلانیا ناچیلیانہ) پولتی (بلای)
		گرینیڈا (غرناطہ)	الموٹیکار (المنکب) الہاما (الحامہ) سلوبرینا (شلوبانیہ) لوجا (لوشہ) سنٹافی (شنتا بہ) ویکا (بیغہ) گواڈکس (وادی آش) بازا (بسطہ) ہیوسکار (اشکر) کیلیس (قلعۃ قیون) قیلیعہ
		الیمریا (المریہ)	الیمریا (المریہ) آذرا (عبدرہ) پرچینا (برشانہ) دیرا (بارہ) اودرہ (ابرہ) اینڈاراکس (اندرش) سیرون (سارون) اکبہ ٹیبرنس (طبرنہ) مرکسکار (مشقار)
		جایان (جیان)	جایان (جیان) بائنز (بیاسہ) الیپیدہ (الیدہ) قبطہ۔ سیگیورہ (شقورہ) اینڈوجر (اندوجار) مارٹوس (بطرطوسہ) ارجونا (ارجونہ) پورکیونا (برکونہ) یا بلکونہ کنسیاڈا (قنسیادہ) کسٹیلہ (قسطلہ) سان اسٹیفان (شنت اشتیبن) قسلونہ

		کورڈووا (قرطبہ)	کورڈووا (قرطبہ) کجا انکس (عجبالس) باینا (بیانہ) لوسینہ (لشانہ) الوراد الیبرہ (البیرہ) کوبرا (قبرہ) منٹیلہ (منتیلہ) مونٹورو (طلوبرہ)
		سیویل (اشبیلیہ)	سویل (اشبیلیہ) ایسیجہ (استجہ یا استجہ) کرمونہ (قرمونہ) مرچینہ (مرشانہ) اوسونا (اشونہ) اشیپو (اسطبہ) اتریرہ (طرطبہ) کوریا (قوریہ) برتوس
	مرشیا (مرسیہ)	مرشیہ	لورکا (لورقہ) کارٹیجنا (قرطاجنہ) مراٹلا (مرتلہ) سگرہ (شقرہ) ارچینہ (ارشانہ) لارودہ (لاردہ) الحامہ جیجیلا (شنشیلہ) المانسا (المنسہ)
مشرق	ویلنشیا (بلنسیہ)	ویلنشیا (بلنسیہ)	اوریہیولا (اوریولہ) الیکنٹ (القنت) زنیٹوا (شاطبہ) منٹیشا (منتشہ یا منتاشہ) چیلوا (شلوبہ) کاسٹیلون (قسطلیون) ڈینیا (دانیہ) جزیرۃ الشقر۔ ویلنشیا (بلنسیہ) لیریا۔ السیرا الیورہ (البرہ) البطرہ۔ کونسٹانٹینا (قسنطانہ) ویلنشیا کے ۳ علاقے ہیں بلنسیہ۔ القنت۔ قسطلیون۔
		کٹلونیا (قطلونیہ)	امپوسٹا (امبستہ) ٹورٹوسا (طرطوشہ) تاراگونہ (طرکونہ) بارسلونا (برشلونہ) جیرونہ (جرندہ) لیریڈا (لاردہ) جنکیرا (انقیرہ) کارڈونا (قردونیہ) اسونا (اشونہ) باگا (باغہ) امپوریس (امپوریاس) رودہ (رودہ) اربل (اجبل) سروانہ (سرطانہ) (نوٹ) کٹلونیا چار علاقوں پہ منقسم ہے طرکونہ۔ برشلونہ۔ جرندہ۔ لاردہ۔
	ایرگن (بلاد غزیا برطانیہ)	وشقہ	جاکا (یاقہ) فراگا (افراغہ) بولٹانا (بلطانہ) ہوسکا (وشقہ) بارباسٹرو (بربشتر) الکنیار (القلیعہ) لیلہ (لیلیہ)
		سرقسطہ	ساراگوسا (سرقسطہ) بورجا (برجہ) ہرکوس (مرکش) ٹوسٹ (تسطیلہ) ویرا (زیرہ) ٹرازونا (طرسونہ) کالاٹایڈ (قلعۃ ایوب) روئیڈا (ریدہ) زوسٹو (زیلطہ) ارنڈا (ارندہ) ال کسٹیلو (قستیلہ)
		طرویلہ	ٹیروال (طرویلہ) البلیٹ (البلاط) ڈروکا (دروقہ) البراسین (البرازین) ایبلا (ابیلہ) مونٹ البن (منتلبان) ازرد (جبر) شقرہ۔ الادہ (الیہ)
	نوار	نوار (جزنوارہ)	پمپلونہ (بنبلونہ) ٹوڈیلا (تطیلہ) تفالہ ایستیلا (شتلیہ) وینا (بیانہ) سالوانیا (سلبطیرہ) رونسیس ویلس گیرہ اولائٹ۔
	باسک	باسک لیگ اپنا وکلفس	ٹوبوسا (طلوشہ) سنٹ سباسٹین بلباو (بلبیہ) ٹوریہ (طلوریہ) ویٹوریا (وادہ وبہ) سسٹونا (قسطونہ)
	اولڈ کیسٹائل (قشتالہ قدیم)	سانٹانڈر	سانٹانڈر۔ کیباڈا (قبادہ) سنٹونا (شنتونہ) سیمنی لانا (شنتلانہ)
		پیلنشیا	کاسٹریلو (قستالہ) پیلنشیا سنٹا کروز (شنت قروش) سلڈانہ۔ کاریون۔
		برگوس	پوزا (بوزا) برگوس (برغش) لیرما (لارمہ) مرنڈا (مرندہ) فریاس سلارا۔ ارنڈا (ارندہ) اسٹیپر (استبار)
شمال		لوگرونو	لوگرونو (لقرانہ) نجیرہ (ناجرہ) وکیرا (باغرہ) کالاہرا (قلہرہ) آرنیڈو (ارناطہ)
		سوریا	سوریا (شوریہ) شنتمہ سان اسٹیوان (شنت ستیبان) کالونیہ (قلونیہ) کالاٹیود (قلعۃ ایوب) میڈینا سیلی (مدینۃ سالم) (اقلیدس)
		ولاڈولڈ	ولاڈولڈ (بلد الولید) سیمانکاس (شنتمانکس) مارکش
		سیگوویا	سیگوویا (شقوبیہ) سان میریا (شنتمریہ) سپلویدا۔ کنٹالیجو (قنتالیجہ)
		آویلا	آویلا (آبلہ) سان مارٹن۔ البارکو (البرقہ)
	اسٹوریاس	اسٹوریاس	اوویڈو
		لیون	لیون۔ استورگا (استرقہ) رونڈا (ریدہ) بیدرو (بیدرقہ یا بیدرقہ)
		سمورہ	زمورا (سمورہ) سنابریا۔ الونکا (الخندقہ)
		سلامنکا	سیلےمینکا (شلمنکہ) البا (البہ) بڈلاطہ (بلاطہ) سان اسٹیوان
	گلیشیا (جلیقیہ)	ہم علاقے (۱) لیوگو (۲) کورونا	(۱) لیوگو میں لیوگو (لک) (۲) کورونا میں کورونا (قورنہ) سینٹیاگو (شنت یاقوب یا قوب)

		(۳) اوریزا (۴) پوئٹی ڈورا	(۳) اورنزہ میں اورنتہ (۴) پوئٹی ڈورا میں پوئٹی ڈیرا
	پرتگال (الغرب)	۶ علاقے (۱) منہو (۲) ٹرازوس مونٹس (۳) بیرا (۴) ایسٹرامادورا (۵) الم تیجو (۶) الغرو	(۱) منہو میں اپورٹو (برتقال) (۲) ٹرازوس مونٹس میں براگانزا۔ مرٹیلا (مرتلہ) (۳) بیرا میں کوئمبرا (قلمریہ) کیشلو (قسطلیہ) (۴) اسٹرامدورا میں لسبن (اشبونہ یا لشبونہ) سنٹارم (شنترین) سنٹرا (شنترہ) سالڈورا (سلبطرہ) لیریا۔ (۵) الم تیجو میں ایوورا (یابرہ) ارایولوس (اریولہ) بیجا (باجہ) مرٹولہ (مرتلہ) (ضرکس) سرپا (شلب) منٹورہ (مورہ) (۶) الغرو (الغرب) میں ٹویرا (طبیرہ) فارو (فارہ) سیلوس (شلب) لگولہ (لبلہ)
۵	ایسٹرامادورا	۲ علاقے (۱) کسیریز (۲) باداجوس	(۱) کسیریز میں القنطارا (القنطرہ) کوریا (قوریہ) الکونٹیا العضات ٹروجیلو (ترجیلہ) سنٹا کروز (شنت قروش) کسیریز (قصیرہ) (۲) باداجوس میں باداجس (بطلیوس) البوکرکا البیرا مریڈا (ماردہ) الکینج (الحنش) سیگورا (شقورہ) منٹیجو (شنتجب) ڈون بینی ٹو سیکر الیاس (زلاقہ) ٹلیویرہ ڈی ریال (طلبیرہ) الارکوس (الارک)
	نیو کیسٹائل (قشتالہ الجدید)	گواڈالاہارا	گواڈالاہارا (وادی الحجارہ) آرمونہ القلعہ۔ سیگونزا۔ سراگو (بلاقہ) اتیٹا (ستمی)
		کیوانکا	کیوانکا (قونکہ) کنیٹ (قناشر) موتکلر (ملکلہ) سیگو (شنت بریہ) سنٹا کروز (شنت قروش)
		میڈرڈ	میڈرڈ (مجریط) چنچون (شنشون) ارجندہ۔ قلعہ۔ اسقلونہ۔ القلعہ۔
		ٹالیڈو	اسکلونا (اسقلونہ) ٹالیڈو (طلیطلہ) تلویرہ (طلبیرہ) کبیلا (سنت اولالیہ)
		سیوڈاڈریل	کالاٹراوا (قلعہ رباح) التوہ۔ المعدن۔

چونکہ سپین کے مسلمانوں نے جنوبی فرانس (غالہ) کے بہت سے صوبہ اور شہر فتح کر لئے تھے اس سبب سے ان صوبوں اور انکے مشہور شہروں کے نام بھی لکھے جاتے ہیں۔ (۱) پیرن میں پیون (بلیانہ یا بیونہ) (۲) گاسکونی (غشکونیہ) میں ٹولوز (طولوشہ) بورڈو (بردیل) (۳) لینگوڈوک میں ناربون (اربونہ یا نربونہ) کرکسون (قرقشونہ) بیزیرس سونٹی لیپیٹ نیمیز (۴) ایکوئیٹن میں ایگون (۵) پرووینس میں آرلس۔ مارسیلز (مرسیلیہ) ٹولون (۶) نیس میں نیس (۷) ڈاؤفنی میں گرینوبل (۸) سیوائے میں مونٹیرز (۹) لائنیز میں لائنز (۱۰) برگنڈی (برطانیہ) میں سینیکس (۱۱) پوئٹو میں پوئٹیرز (۱۲) برگنڈی (برغونیہ) میں چیلون (شیلون)

فصل دہم تاریخ اندلس

سنہ ۹۳ھ سے جبکہ مسلمانوں نے سپین کو فتح کر لیا سنہ ۸۹۷ھ تک جبکہ اسلامی سلطنت کا سپین میں خاتمہ ہوا اور عیسائیوں نے سپین سے مسلمانوں کو نکالا سپین کی اسلامی تاریخ ۵ دوروں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(۱) پہلا دور مسلمانوں کا سنہ ۹۳ھ سے سنہ ۱۳۸ھ تک ۴۵ سال میں سپین کو فتح کر کے اول بنو امیہ اور پھر بنی عباس کے گورنروں کا سپین پر حکومت کرنا (۲) دوسرا دور سنہ ۱۳۸ھ سے سنہ ۴۲۲ھ تک بنی امیہ کے جدید خاندان کا سپین پر حکمرانی کرنا۔

(۳) تیسرا دور طوائف الملوکی یعنی بنی امیہ کے ضعف کے وقت سپین میں مفصلہ ذیل صوبوں کی آزاد حکومتیں قائم ہو جانا۔

نمبر	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر	نام خاندان	علاقہ حکومت
۱	بنی زیری	گراناڈا (غرناطہ)	۴	تجیبیہ	سارگوسا (سرقسطہ)	۷	عامری	والنشیا (بلنسیہ)
۲	حمودیہ	میلاگا (مالقہ)	۵	ہودیہ	سارگوسا (سرقسطہ)	۶	عبادیہ	سیویلی (اشبیلیہ)
۸	جہوریہ	کارڈوا (قرطبہ)	۹	ذوالنونیہ	ٹالیڈو (طلیطلہ)			
۳	شاہان اشبیہ	ڈینیا (دانیہ)	(۱۰) اسکے علاوہ باداجوس (بطلیوس) اور پرتگال (الغرب) میں ملانو کا ایک جدید خاندان قائم ہو گیا انکے علاوہ					

اور بھی کئی چھوٹی ریاستیں تھیں۔ (۴) چوتھا دور سنہ ۴۸۴ھ سے سنہ ۵۴۱ھ تک مراکش کے المرابطین کا سپین کو فتح کر کے مراکو کے ساتھ سپین پر حکومت کرنا۔ (۵) پانچواں دور موحدین کا مرابطین سے تمام سلطنت چھین کر سنہ ۶۲۷ھ تک حکومت کرنا۔

(۶) چھٹا دور سوحدین کے بعد سپین کا تین اسلامی سلطنتوں (۱) ویلنشیا (۲) اراگان و اندلسیہ اور (۳) غرناطہ میں منقسم ہو جانا پھر انہیں سے دو سلطنتوں کو عیسائیوں کا فتح کر لینا اور صرف سلطنت غرناطہ کا باقی رہ جانا۔

پہلا دور

خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں افریقہ کے سپہ سالار موسیٰ کے غلام طارق نے موسیٰ کی طرف سے ۹۲ھ میں اندلس فتح کر لیا۔ اسوقت سپین پر قوم گوتھ کے عیسائی حکمران تھے اور طلیطلہ ان کا دارالحکومت تھا۔ اول طارق سپین کے پہاڑ کی چوٹی پر اترا تو اسکے نام جبل طارق (جبرالٹر) کہلایا پھر دریائے گوڈالیٹ کے کنارہ ایک مشہور لڑائی ہوئی جس سے ہسپانیہ کی گاتھک سلطنت کی بنیاد اکھڑ گئی۔ اسکے بعد کارڈوا (قرطبہ) گرینیڈا (غرناطہ) جیان ملاگا (مالقہ) ٹالیڈو (طلیطلہ) بہت جلد فتح ہو گئے اور بہت سے بڑے بڑے شہر اور علاقے اسکے قبضہ میں آ گئے۔ اتنے میں خود موسیٰ بن نصیر (طارق کا آقا) بھی بہت سی فوج لیکر الجزیرہ (جزیرۃ الخضراء) پر آ پہنچا اور آتے ہی تمام ملک سوائے علاقہ استوریا کے فتح کر لیا (دیکھو باب دوم فصل دوم حال ولید بن عبدالملک)

فتح افریقہ کے بعد ۹۲ھ سے ۱۳۸ھ تک یہ دستور رہا کہ سپین پر امیر لوگ حاکم مقرر ہوتے تھے جن کا تقرر والی مصر و افریقہ کی طرف سے بمنظوری خلیفہ دمشق ہوتا تھا جنکے مختصر حالات شاہان بنی امیہ کے حال میں بیان ہو گئے اور جنکی تفصیل یہ ہے۔

نمبر	نام گورنر	تقرری کا سنہ	مدت حکومت	نمبر	نام گورنر	تقرری کا سنہ	مدت حکومت	نمبر	نام گورنر	تقرری کا سنہ	مدت حکومت
۱	طارق بن زیاد صدفی	۹۲ھ ۷۱۱ء	ایکسال	۹	عذرہ بن عبداللہ فہری	۱۰۷ھ ۷۲۵ء	چند ماہ	۱۶	عبدالملک بن قطن فہری	۱۱۴ھ ۷۳۲ء	۳ سال
۲	موسیٰ بن نصیر بکری	۹۳ھ ۷۱۲ء	۲ سال	۱۰	یحییٰ بن سلمہ کلبی	۱۰۷ھ ۷۲۶ء	۳ سال ۶ ماہ	۱۷	عقبہ بن الحجاج سلولی	۱۱۶ھ ۷۳۴ء	۵ سال ۳ ماہ
۳	عبدالعزیز بن موسیٰ بن نصیر	۹۵ھ ۷۱۴ء	۲ سال	۱۱	عثمان بن ابی نسعہ خثعمی	۱۰۹ھ ۷۲۸ء	۵ ماہ	۰	عبدالملک بن قطن (دوبارہ)	۱۲۳ھ ۷۴۱ء	چند ماہ
۴	ایوب بن حبیب لخمی	۹۷ھ ۷۱۶ء	۶ ماہ	۱۲	حذیفہ بن الاحوص قیسی	۱۱۰ھ ۷۲۸ء	ایکسال	۱۸	بلج بن بشر قشیری	۱۲۴ھ ۷۴۲ء	چند ماہ
۵	حر بن عبدالرحمن ثقفی	۹۸ھ ۷۱۶ء	۲ سال ۸ ماہ	۰	عثمان بن ابی نسعہ (دوبارہ)	۱۱۱ھ ۷۲۹ء	۶ ماہ	۱۸	ثعلبہ بن سلامہ جذامی	۱۲۴ھ ۷۴۲ء	ایکسال چند ماہ
۶	سمح بن مالک خولانی	۱۰۰ھ ۷۱۹ء	۳ سال	۱۳	ہیثم بن عبید کلابی	۱۱۱ھ ۷۳۰ء	۲ سال	۱۹	ابوالخطار حسام بن ضرار کلبی	۱۲۵ھ ۷۴۳ء	۲ سال
۷	عبدالرحمن بن عبداللہ غافقی	۱۰۲ھ ۷۲۱ء	چند ماہ	۱۴	محمد بن عبداللہ اشجعی	۱۱۳ھ ۷۳۱ء	۲ ماہ	۲۰	ثوابہ بن سلامہ جذامی	۱۲۸ھ ۷۴۵ء	ایکسال
۸	عنبسہ بن سحیم کلبی	۱۰۳ھ ۷۲۱ء	۴ سال ۶ ماہ	۰	عبدالرحمن غافقی (دوبارہ)	۱۱۳ھ ۷۳۱ء	ایکسال ۸ ماہ	۲۱	یوسف بن عبدالرحمن فہری	۱۲۹ھ ۷۴۶ء	۱۰ سال

ان میں سے ۱۷ امیر تو بنی امیہ کی طرف سے انکے ماتحت رہے اور آخری امیر اندلس یوسف بن عبدالرحمن عباسیوں کا ماتحت رہا۔ ان گورنروں کے حالات شاہان بنی امیہ کے عہد حکومت میں بیان ہو چکے ہیں انکے آخری زمانہ میں اندلس کے مسلمانوں کی آپس کی خانہ جنگیوں سے ہسپانیہ کی اسلامی سلطنت بربادی کے کنارہ آ گئی تھی۔ آخری گورنر یوسف کو اسماعیل اور صمیل اور دیگر ہسپانیہ کے امیروں نے جو خواہاں حکومت تھے دق کر رکھا تھا اور خانہ جنگی ہوتی رہی یہاں تک کہ اسی موقع پر ۱۳۸ھ میں عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک عباسیوں کے دمشق پر قابض ہونے کے وقت مصر کی طرف بھاگ گیا تھا مصر اور افریقہ میں آوارہ پھرتا ہوا شروع ۱۳۸ھ میں ہسپانیہ کے کنارہ پہنچا اہل ہسپانیہ خلفائے عباسیہ سے ناراض تھے انہوں نے عبدالرحمن کا آنا غنیمت سمجھا اور اول اشبیلیہ کے کچھ لوگوں نے اس کی بیعت کی اور پھر شذونہ اور قرطبہ کے لوگ اسکی بیعت قبول کرنے لگے اور اسے اپنا امیر بنا لیا اس طرح ۱۳۸ھ ۷۵۶ء میں دمشق کی سلطنت بنی امیہ تاراج ہونے کے چھ برس بعد بھی نہیں گزرے تھے کہ ہسپانیہ میں بنی امیہ کی سلطنت قائم ہو گئی جس میں ۱۶ تاجدار قریب ۲۸۰ سال تک سلطنت کی اگرچہ درمیان میں ۴۰۰ھ سے ۴۰۷ھ تک سات سال سادات حسنی انکی جگہ بادشاہ رہے ان سے تاریخ کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔

لہ اشبیلیہ کو دارالحکومت بنایا گیا اسکے وقت سے ہی اشبیلیہ قرطبہ دارالحکومت قرار پایا ۔۔۔ ۱۰۹۱ء ۔۔۔ فرانس کا ۔۔۔

اسکا سپین میں صبح کے وقت ۔۔۔ سورج دکھائی دیتا ہے (جلد ا صفحہ ۱۵۹)

(۴۲۲ھ سے ۴۶۱ھ تک) (۹) قرطبہ کے بنی جہور (مدت ۳۹ سال)

۱	ابو الحزم جہور	۴۲۲ھ / ۱۰۳۱ء	۱۳	۲	ابو الولید محمد بن جہور	۴۳۵ھ / ۱۰۴۳ء	۱۵	۳	عبد الملک بن محمد	۴۵۰–۶۱ / ۱۰۵۸–۶۸	۱۱

ان سے ۴۶۱ھ میں اشبیلیہ کے بنی عباد نے سلطنت منتزع کر لی۔

(۴۲۷ھ سے ۴۷۸ھ تک) (۹) طلیطلہ کے بنی ذوالنون (مدت ۵۱ سال)

۱	اسماعیل بن ذوالنون (ظافر)	۴۲۷ / ۱۰۳۵	۳	۲	یحییٰ بن اسماعیل (مامون)	۴۲۹ / ۱۰۳۷	۳۸	۳	یحییٰ بن اسماعیل بن مامون (قادر)	۴۶۷–۷۸ / ۱۰۷۴–۸۵	۱۱

لیون کے عیسائی بادشاہ الفانسو ششم نے ۴۷۸ھ میں انکا ملک فتح کر لیا۔ اسماعیل سے پہلے کچھ عرصہ تک طلیطلہ میں بن یعیش حکمران رہا تھا۔ بنی ذوالنون اپنی بے حد شان و شوکت کے سبب مشہور تھے۔

نوٹ۔ (۱) ان ۹ سلطنتوں کے علاوہ (۱) بطلیوس میں محمد بن عبد اللہ الافطس (۲) قرطبہ میں لبیب عامری (۳) سہلہ میں ہود بن رزین بربری (۴) سرقسطہ میں بنی طاہر اور ان کے بعد ابن عباد اور (۵) مرسیہ میں خیران عامری اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔

(۲) حمودیہ خاندان امام حسن کی اولاد سے سادات کا تھا یہ مراکش کے بنی ادریس سے تھے ان کا شجرۂ نسب اس طرح ہے علی بن حمود بن میمون بن احمد بن علی بن عبید اللہ بن عمر بن ادریس الاصغر (بادشاہ مراکش) بن ادریس الاکبر بن عبد اللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی بن ابی طالب۔ حمود نے افریقہ سے بھاگ کر حاجب منصور کے عہد میں قرطبہ میں پناہ لی تھی۔ منصور یا اس کے جانشینوں سے بیش آیا تھا اور خلیفہ ہشام کی فوج میں اُسے ایک افسر بنا دیا تھا۔

(۳) طوائف الملوک سب کے سب علوم و فنون کے دلدادہ اور مربی تھے اور علوم و فنون کو ترقی دینے میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان میں بہت تو خود بھی بڑے ادیب و شاعر تھے چنانچہ اشبیلیہ کا آخری بادشاہ معتمد اپنے طرز تحریر انشا پردازی و نظم گوئی میں مشہور تھا مظفر بن افطس شاہ بطلیوس کی شاندار تاریخ پچاس جلدوں میں لکھی گئی ہے جس کا نام کتاب المظفری ہے۔ بنی امیہ کی سلطنت منقسم ہو جانے سے اندلس میں علم و ادب کا ستارہ بجائے ماند پڑ جانے کے اور بھی زیادہ چمک گیا۔

ان طوائف الملوک میں آپس میں جنگ و جدال برپا رہتی تھی جس سے مسلمانوں کی سلطنت دن بدن ضعیف ہوتی جاتی تھی اور عیسائی زور پکڑتے جاتے تھے ۴۷۸ھ کے آغاز میں یہ حال تھا (۱) مراکش کے مرابطین نے مالقہ کا تمام علاقہ لے لیا تھا (۲) دانیہ اور سرقسطہ کے علاقہ پر بنی ہود حکمران تھے (۳) بلنسیہ کا الحاق بادشاہ طلیطلہ نے کر لیا تھا (۴) قرمونہ میں بربری خاندان حکمران تھا (۵) قرطبہ کی جمہوری سلطنت اشبیلیہ کے عباد یہ خاندان میں شامل ہو چکی تھی (۶) شہر متوکل بطلیوس اور پرتگال پر حکمران تھا۔

اگر یہ طوائف الملوک آپس میں اتفاق سے رہتے یا اپنے اغراض مشترک رکھتے تو ہسپانوی نصاریٰ کے حملوں کو کامیابی سے روکنے کے قابل ہو جاتے جن کے دن بدن ان ناسازگاری کی وجہ سے زیادہ تیز ہوتے جاتے تھے مگر ان کی نا اتفاقیوں نے انکے لئے تباہی اور بربادی کا راستہ تیار کر دیا بعض نے تو یہاں تک حماقت کی کہ اپنے مسلمان رقیبوں کے مقابلہ میں عیسائیوں کو اپنے ساتھ ملا کر چڑھا لائے۔

۱۰۵۵ء میں فرڈی نینڈ اول بادشاہ کاسٹیل و لیون اپنی تمام توجہ مسلمانوں پر لگا دی اور بہت سے مشہور شہر ان سے چھین کر ان کو نکال دیا۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں جن کا بیان نہیں ہو سکتا ہے بادشاہ اشبیلیہ نے شاہ لیون کو خراج دینا کر کے جان بچائی معتضد ۱۰۶۱ء میں مر گیا اور اس کا بیٹا معتمد بادشاہ ہوا جس نے ۱۰۷۱ء میں قرطبہ اور بعد ازاں طلیطلہ جو وادی الکبیر سے وادی یانہ تک پھیلا ہوا تھا مسخر کر لیا۔

۱۰۶۵ء میں فرڈی نینڈ کے مرجانے کے بعد اس کا بیٹا الفانسو ششم بادشاہ ہوا تھا۔ یہ اس حریص بادشاہ تھا اسنے ...

اُن کے علاقوں سے نکالدیا اور خود لیون کا سٹیل ایسٹوریہ، گلیشیا اور نوار پر قبضہ کرکے شہنشاہ کا لقب اختیار کر لیا۔ عرب سرداروں کے خراج پر قناعت نہ کرکے اُسنے تمام جزیرہ نمائے سپین کو براہ راست اپنی حکومت میں کر لینا ٹھان لیا چنانچہ تین برس کی لڑائی کے بعد سنہ ۴۷۸ھ / ۱۰۸۵ء میں اُسنے طلیطلہ اور بلنسیہ فتح کر لیا اور کاسٹیل جدید کے بہت سے علاقے اور نصف شمالی پرتگال فتح کرکے اشبیلیہ کا رُخ کیا۔ اسوقت گرینیڈا (غرناطہ) سیویل (اشبیلیہ) بطلیوس اور چند اور شہر وغیرہ ہی جو ابتک مسلمانوں کے قبضہ میں تھے معلوم ہو گیا کہ انکا انجام کیا ہونے والا ہے۔ ہر طرف شدید خطرہ کے مقابلہ میں مدد کیواسطے ہاتھ پاؤں مارنے لگے مگر سپین میں تو آپس کی نا چاقی کیوجہ سے کوئی یارو مددگار نظر نہ آتا تھا البتہ مراکش میں مرابطین کی سلطنت پُر رونق تھی (جسکا حال آگے تاریخ مراکش میں لکھنا چاہیے) پس ان امیروں نے اور خصوصاً اشبیلیہ کے بادشاہ معتمد بن عباد نے مرابطین کے بادشاہ یوسف بن تاشفین کو اپنی مدد کیواسطے لکھا۔ یوسف اکتوبر ۱۰۸۶ء / ۴۷۹ھ میں فوج لیکر سپین میں آ اُترا۔ اشبیلیہ کے قریب معتمد اور دیگر سرداروں کی فوجیں آملیں۔ متحدہ فوجیں بطلیوس کیطرف بڑھیں الفانسو نے مسلمانوں کی بیس ہزار فوج کا ساٹھ ہزار فوج سے بمقام سکرالیاس (زلاقہ) جو بطلیوس سے ۹ فرسخ جنوب کیطرف ہے مقابلہ کیا جمعہ کے دن ۲۳ اکتوبر ۱۰۸۶ء / ۴۷۹ھ کو نہایت گھمسان کی لڑائی ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ الفانسو صرف تین سو جانبازوں کیساتھ میدان سے بھاگا باقی اُسکے سب آدمی کھیت ہو۔ الفانسو کے چھکے چھوٹ گئے اور انکے حوصلے پست پڑ گئے۔ اس فتح کے بعد یوسف نے مراکش کیطرف مراجعت کی۔

سنہ ۴۸۳ھ / ۱۰۹۰ء میں عیسائیوں نے پھر ابن عباد کو تنگ کیا تو اُسکی طلب پر یوسف پھر سپین میں آیا اور سوائے ابن ہود کے جو سرقسطہ میں حکمران تھا ہسپانی طوائف الملوک کو انکی حکومتوں سے برطرف کرکے ملک کو مرابطین کی سلطنت میں شامل کر لیا۔ معتمد بادشاہ اشبیلیہ کو سنہ ۴۸۴ھ / ۱۰۹۱ء میں مراکش میں بھیج دیا گیا جہاں وہ سنہ ۴۸۸ھ / ۱۰۹۵ء میں مر گیا۔ اسطرح تمام ملک یا ئی ٹیگس (تاجہ) تک شہنشاہ مراکش کی سلطنت کا ایک صوبہ ہو گیا اور طوائف الملوکی غارت ہو کر سپین میں مرابطین کی سلطنت قایم ہو گئی۔

(۴۷۹ھ سے ۵۴۱ھ تک / ۱۰۸۶ء–۱۱۴۶ء) چوتھا دور مرابطین کی حکومت سپین میں (مدت ۶۵ سال)

ان بادشاہوں کے کارنامے آگے تاریخ مراکش میں دیکھنے چاہئیں سپین میں انکی حکومت فتح زلاقہ سے ۵۴۱ھ / ۱۱۴۶ء تک جبکہ اس خاندان کا خاتمہ ہوا شمار کیجاتی ہے۔

پانچواں دور موحدین کی حکومت سپین میں

ان بادشاہوں کے تفصیلی حالات تو آگے تاریخ مراکش میں لکھے جائینگے۔ یہاں صرف تاریخ سپین سے متعلق انکے حالات بحث کیجاتی ہے۔

مرابطین کے چار بادشاہ ہوئے یوسف بن تاشفین اور اُسکا بیٹا علی بن یوسف یہ دونوں زبردست اور مستعد بادشاہ تھے اندلس کے عیسائی ہمیشہ انکی تلوار سے ڈرتے رہے اور کسی غنیم کا بھی اُنسے آنکھ ملانا کیسا ہوا ۔ موحدین کے اول بادشاہ عبدالمؤمن کی جیت اگرچہ سنہ ۵۲۴ھ / ۱۱۳۰ء میں تیسل علاقہ سوس میں ہو گئی تھی مگر جبتک علی بن یوسف زندہ رہا سر نہ اٹھا سکا۔ علی کے بعد تاشفین بن علی اور اسحاق بن علی عیش پسند اور کمزور بادشاہ تھے ان دونوں کا عہد حکومت عبدالمؤمن ہی سے لڑنے میں بسر ہوا اور دونوں اُسی سے لڑتے ہوئے مارے گئے اور مراکش کی سلطنت سنہ ۵۴۱ھ / ۱۱۴۶ء میں پوری پوری عبدالمؤمن کے قبضہ میں آ گئی۔

مرابطین اور موحدین کے درمیان جو جنگ و جدال ہوا اس سے سپین کے نصارا کو اندلس کے اسلامی علاقوں پر تاخت کرنیکا بہت اچھا موقع ملگیا انہوں نے مسلمانوں پر بڑے بڑے ظلم توڑے۔ الفانسو ہفتم جو اپنے دادا الفانسو ششم کیطرح شہنشاہی لقب اختیار کئے ہوئے تھا آگ اور تلوار سے غارتگری کرتا ہوا اشبیلیہ، قرطبہ اور قرمونہ کی دیواروں تک آ پہنچا شریش کو لوٹکر آگ لگا دی اور گواڈکس (وادیاش) تک گھسا چلا آیا۔ اسکے پانچ برس بعد اُسنے جیان، باسطہ (بیاسہ) ابیدہ (اُبّدہ) اور اندوجار کے زرخیز ضلعوں کو غارت کیا۔ اندلسی مسلمانوں نے عبدالمؤمن سے فریاد کی اُسنے سنہ ۵۴۱ھ میں ایک فوج اور جہازوں کا بیڑا امداد کیواسطے روانہ کر دیا اُسکے جہنڈوں نے عیسائیوں کو مار بھگایا۔ اور مرابطین کے اُن گورنروں کو جو کہ ان علاقوں میں خود مختار ہو گئے تھے مطیع و منقاد بنا لیا اور اسطرح اندلس بھی موحدین کی قلمرو میں

لہ سکرالیاس وارث علی بن تاشفین (الگی) دریائے سپین کے عیسائی قبائل کو شکست دی اور اسنے طلبیرہ (ٹلیورہ) مجریط (میڈرڈ) وادی الحجارہ (گواڈلاہارا) اور بہت اور قلعے اور شہر چھین لئے اور اُسکے جرنیل سیر بن ابو بکر نے شنترین (سنٹارم) بطلیوس (باداجوس) برتقال (اوپورٹو) یابرہ (ایوورا) اشبونہ (لسبن) عیسائیوں سے واپس لئے مگر اُسکے مرنیکے بعد سنہ ۵۱۲ھ میں سرقسطہ (سارا گوسہ) قلعہ ایوب (کالاٹیڈ) اور دیگر مشہور مقامات جو دریائے ٹیگس کے پار واقع تھے اراگون، کوٹالونیا اور پیری نیز کے پار والوں کی متحدہ افواج نے فتح کر لئے۔

شامل ہوگیا۔ پھر عبدالمومن نے اندلس کے وہ بحری مقامات بھی فتح کر لیے جو نصاریٰ نے مسلمانوں سے چھین لیے تھے اور طلیطلہ کے عیسائی حکمران الفانسو
کو بری طرح شکست دیکر بھگا دیا۔ ۵۵۸ھ میں جب دوبارہ سپین پر چڑھائی کرنے کی تیاری کر رہا تھا بمقام سلا میں فوت ہوگیا۔
عبدالمومن کے جانشین بیٹے یوسف نے عیسائیوں سے بہت شہر واپس لئے جن میں طرکونہ بھی تھا۔ یوسف کے بعد ۵۸۰ھ/۱۱۸۴ء میں اسکا بیٹا یعقوب
ملقب بہ منصور جو بڑا عقلمند فرزانہ روزگار تھا بادشاہ ہوا اس نے ۵۸۵ھ/۱۱۸۹ء میں اندلس پر حملہ کر کے شنترام اور لسبن فتح کر لیے۔
پرتگال کے بادشاہ نے مسلمانوں سے کئی علاقے چھین کر انکو بے رحمی سے قتل کر ڈالا اس پر یعقوب نے حاکم قرطبہ کے ماتحت بہت سی فوج روانہ کی جسنے وہ
علاقے واپس لیے اور بہت سا مال غنیمت اور قیدی ہاتھ آئے (۵۸۶ھ/۱۱۹۰ء) تھوڑے ہی دنوں بعد اندلس پر شمال کی سمت سے شاہ پرتگال نے اور جنوب
کی سمت سے الفانسو ہشتم شاہ لیون نے حملہ کیا اور مسلمانوں کے کئی شہر چھین لیے۔ یعقوب کی سرزنش پر حکام اندلس نے زور لگا کر انکو ملک سے مار نکالا اور
ملک میں دور تک گھستے چلے گئے۔ الفانسو نے شکست کھا کر ۵ سال کیلئے صلح کر لی مگر یہ معاہدہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ کاسٹیل کی فوج پھر بری طرح بار بار
بہت سے مجاہدین کے ساتھ اندلسیہ پر حملہ آور ہوئی۔ عیسائیوں نے دور دور ملکوں سے فوجیں منگالیں عیسائیوں کا زور دیکھ کر ۵۹۱ھ/۱۱۹۵ء میں یعقوب خود اندلس
میں آیا۔ عیسائیوں کی بیشمار فوج بمقام الارکوس (الارک) یعقوب پر حملہ آور ہوئی بمقام بطلیوس کی نواح میں۔ الفانسو نے کئی دن کی سخت لڑائی
کے بعد مع اپنے معاونین کے سخت شکست کھائی۔ ایک لاکھ چھیالیس ہزار عیسائی مارے گئے اور تیس ہزار گرفتار ہوئے۔ باقی فوج کالاٹرا وا
(قلعہ رباح) کی طرف بھاگ کر متحصن ہو گئی مسلمانوں نے تعاقب کر کے یہاں بھی شکست دی اور کالاٹراوا۔ گوادل ہارا میڈرڈ (مجریط)
الیس سے ٹوناد (سقلونہ) سیلمنکا (شلمنکہ) اور بعض دیگر شہر اور قلعے سپین اور پرتگال دونوں میں جو الفانسو کے ہاتھ آگئے تھے مسلمانوں نے دوبارہ فتح کر لیے۔
۵۹۲ھ/۱۱۹۶ء میں یعقوب نے طلیطلہ کا محاصرہ کر لیا شہر فتح ہونے کو تھا کہ الفانسو کی ماں بیویاں بیٹیاں شہر سے نکل کر فاتح سے جان بخشی کی
ملتجی ہوئیں یعقوب نے انکی درخواست قبول کی اور انکو زر و جواہر دیکر رخصت کیا۔ پھر مجریط کا محاصرہ کر کے الفانسو کو بھگا کر بادشاہ
اشبیلیہ میں آیا ایک سال یہاں قیام کر کے عیسائی بادشاہوں کے سفیروں سے شرائط صلح کی بابت بحث کرتا رہا آخر انکی درخواست صلح کو منظور کر لیا
اور انتظام حکومت اندلس پر مختلف ترمیمیں کر کے نومبر ۵۹۴ھ/۱۱۹۸ء میں اپنے مراکش کے دار السلطنت میں واپس آیا اور ۵۹۵ھ/۱۱۹۹ء میں سلطنت
بیٹے کو حوالہ کر کے فقیری اور سیاحت اختیار کی۔ یعقوب خود عالم اور علوم و فنون کا مربی تھا نہایت با اخلاق اور نیک چلنی کا دلدادہ خود نیک
اور پارسا تھا۔ استقلال مضبوطی اور عدل کے ساتھ حکومت کرتا تھا اس نے اپنے ملک کے ہر حصہ میں بیمارستان اور شفاخانے قائم کئے مشہور حکیم ابن زہر
اور ابن باجہ اسی کے زمانہ میں ہوا ہے۔ فلسفی ابن رشد اسکا ہم عصر قرطبہ کا قاضی تھا۔ اسکا ... کی آب رسانی اور آب پاشی کا اور سوداگروں مسافروں
امن و آسائش کا بہت ہی خیال تھا شہروں میں عمدہ عمدہ عمارتیں تعمیر کیں۔ اشبیلیہ کا مشہور مینار جسکو آج جیرالڈ کہتے ہیں اور عیسائیوں نے اسے
گھنٹہ گھر بنا لیا اسنے جنگ الارکوس کی یاد میں تعمیر کیا تھا۔ مسجد ... شہر ... بنا کی اسکے عہد میں ... کا دور دورہ ...

منصور ... کی ...
یعقوب بن منصور کے بعد اسکا بیٹا محمد ناصر کے لقب سے تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ کاسٹیل کے الفانسو ہشتم (ابن اذفنش) نے ... کے
علاقوں میں فوج کا طوفان جاری کر دیا۔ ... اسکا انتقام لینے کیلئے ناصر ... لاکھ فوج لیکر ۶۰۸ھ میں سپین میں جا اترا
پہنچنے کے تھوڑے ہی دنوں بعد ... رباح کا قلعہ یوسف ابن قادس ... قلعہ ابن اذفنش کے حوالہ کر دیا تھا ...
اندلس مسلمانوں میں ... اسکے قتل ہو جانے سے ناراض ہو گئے ... ناصر کی تیاریوں کی خبر سے عیسائیوں میں
جوش پیدا ہو گیا صلاح الدین یوسف ... جہاد ... فلسطین اور شام کو فارغ کیا
تھا سپین میں ... پوپ (اینوسنٹ سوم) نے جہاد کا فتویٰ دیدیا اور طلیطلہ کا لاٹ پادری ... کی درخواست
کرنے پوپ کے پاس گیا ... مسلمانوں پر جہاد کرنیکی تلقین کی ... پرتگال لیون ... بادشاہ ...
مجاہدین کی فوجیں ... ۲۹ صفر ۶۰۹ھ / ۱۶ جولائی ۱۲۱۲ء کو ... العقاب ... مقابلہ ہوا ... لاس نواس دی ٹولوسا

کہتے ہیں۔ اول ہی حملہ میں اندلسی مسلمانوں کی فوج جو بادشاہ سے ناراض تھی میدان چھوڑ کر چلتی ہوئی۔ مگر افریقہ کی فوج جان توڑ کر لڑی لیکن چونکہ تعداد میں تھوڑی تھی ایک ایک کر کے ماری گئی۔ اس تاریخ سے اندلس و مغرب میں مسلمانوں کی سلطنت کا زوال شروع ہوگیا۔ ناصر محمد دونوں بیویوں کو لیکر فاس کو واپس چلا آیا۔ اور ۶۱۰ھ میں اس شرمناک شکست کے صدمہ سے گھل کر انتقال کرگیا اس کا بیٹا یوسف بادشاہ ہوا تو الفانسو نے ناصر و منصور کے فتح کئے ہوئے بہت سے علاقے واپس لئے اور ۶۱۴ھ میں قصر ابی دانس پر عیسائیوں نے مسلمانوں کو ایک بھاری شکست دی جس نے انکو بہت کمزور کر دیا ۶۱۳ھ میں فاس کے علاقہ میں بنو مرین نے جنکا حال تاریخ مراکش میں بیان ہوگا یوسف کی فوج کو متعدد شکستیں دیں اور دور تک اپنا تسلط پھیلا لیا ۶۲۰ھ میں یوسف کی وفات پر یوسف بن عبد المومن کا بیٹا عبد الواحد بادشاہ ہوا۔ اسکے آٹھ مہینہ کی حکومت میں ہسپانیہ میں موحدین شہزادے اور گورنر آزاد و خود سر ہوگئے ۶۲۱ھ میں جب عبد الواحد کو قتل کر دیا گیا تو منصور کا بیٹا عبد اللہ العادل تخت نشین ہوا جب باغیوں نے اسکا بھی گلا گھونٹ دیا تو ۶۲۴ھ میں اہل مراکش نے یحییٰ بن ناصر کی اور اہل اندلس نے عبد اللہ کے بھائی ابو العلا ادریس الملقب بہ مامون بن منصور کی بیعت کر لی جو پہلے سے اندلس میں گورنری کر رہا تھا اور جسکا دار الحکومت اشبیلیہ تھا۔ اسطرح مامون اندلس کا خود مختار خلیفہ ہوگیا۔ مگر مرسیہ و شرقی اندلس کا زیادہ تر حصہ اسکے ہاتھ سے جاتا رہا جہاں محمد بن یوسف بن ہود نے اپنی خود مختار سلطنت قائم کر لی اور عباسیوں کا خطبہ پڑھنے لگا ۶۲۶ھ میں مامون نے یحییٰ سے مراکش کی خلافت چھیننے کے لئے الفانسو سے اس شرط پر مدد لی کہ کاسٹیل کی سرحد پر دس قلعے جو نصرانی پسند کریں لیلے اور مراکش فتح کریگا تو مراکش میں عیسائی فوج کیلئے گرجا بنوا دیگا۔ چنانچہ عیسائی فوج کی مدد سے وہ مراکش میں داخل ہوگیا۔ یہاں موحدین نے اسکی بیعت کر لی۔ یحییٰ بھاگ گیا (۶۲۷ھ) اور مامون مراکش میں بیٹھکر مراکش و اندلس پر حکمرانی کرنے لگا۔ مگر ۶۲۹ھ میں محمد بن یوسف بن ہود نے اندلس کا اور بہت سا علاقہ فتح کر لیا۔ اہل اشبیلیہ نے بھی اسکو اپنا بادشاہ بنا لیا اور الفانسو نے بہت سے علاقے دبا لئے۔ ابن ہود نے المتوکل کا لقب اختیار کیا اور اندلس سے موحدین کی سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔ بلوائیوں نے موحدین کو قتل کر دیا یا ملک سے نکال دیا۔

موحدین کی تباہی سے صرف ابن ہود ہی بادشاہ نہیں ہوا بلکہ جیان، بلنسیہ اور ولنشیہ میں اور محمد بن یوسف نے جو عموماً ابن الاحمر کے نام سے مشہور ہے ارجونہ شہر اور قلعہ کے علاقہ کو دبا کر اپنی آزادانہ حکومت قائم کر لی۔ اسطرح اندلس میں پھر طوائف الملوکی ہوگئی۔

چھٹا دور ــ طوائف الملوک

جب موحدین کا ستارہ اقبال زوال پذیر ہوگیا اور انکی قوت کمزور ہوگئی تو تمام اندلس میں خانہ جنگی کی آگ بھڑک اٹھی۔ متعدد سلطنتیں قائم ہوگئی تھیں جو ایک دوسرے سے سرگرم پیکار رہتی تھیں۔ اہل کاسٹیل نے مسلمانوں کی نا اتفاقی اور مخالفت سے فائدہ اٹھایا۔ ایک کے بعد دوسرے صوبے چھینے اور باری باری ہر ایک کو تباہ کر دیا۔ ابن الاحمر نے آغاز سلطنت میں فرڈیننڈ سوم بادشاہ کاسٹیل سے دوستی کر لی تاکہ ابن ہود کے مقابلہ میں اس کی امداد ملے۔ ادھر ابن ہود نے ابن الاحمر کے مقابلہ میں مدد کی خاطر اسی عیسائی بادشاہ کو تیس قلعے دیدئے اور اسطرح جنگ شروع ہوئی [illegible] ۶۳۰ھ میں [illegible] فتح کیا [illegible] ۶۳۳ھ میں قرطبہ [illegible] فتح ہوگیا [illegible] ابن الاحمر [illegible] سلطان [illegible] ابن الاحمر [illegible] ۶۴۳ھ [illegible] ابن الاحمر [illegible] ساتھ دیا تھا۔ [illegible] ابن الاحمر [illegible] اشبیلیہ [illegible] فتح کر لیا تو وہ [illegible]

[illegible] ابن الاحمر [illegible] یوسف بن نصر [illegible] [illegible] کی نسل سے تھا۔

نہایت اعلیٰ درجہ کی خوش تدبیری سے اس چھوٹی سی متزلزل سلطنت میں اپنی قوت کو ایسا مجتمع کر لیا کہ آئندہ دو سو برس تک عیسائی سپین و پرتگال کی متحدہ فوجوں کے مقابلہ میں ڈٹی رہی۔ ہم اندلس کی اس آخری سلطنت کا حال کسیقدر تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

غرناطہ کے بنی احمر

(۶۲۹ھ/۱۲۳۲ء سے ۸۹۷ھ/۱۴۹۲ء تک) (مدت ۲۶۸ سال)

اس خاندان میں ۲۱ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت
۱	محمد اول بن یوسف بن احمد بن نصر	۶۲۹ / ۱۲۳۲	۴۳	۰	محمد خامس (دوبارہ)	۷۶۳ / ۱۳۶۲	۳۰	۱۸	سعد بن علی بن یوسف ثانی	۸۴۹ / ۱۴۴۵	۱
۲	محمد ثانی بن محمد بن یوسف	۶۷۱ / ۱۲۷۳	۳۰	۱۱	یوسف ثانی بن محمد خامس	۷۹۳ / ۱۳۹۱	۱	۰	محمد نہم (دوبارہ)	۸۵۰ / ۱۴۴۶	۷
۳	محمد ثالث بن محمد ثانی	۷۰۱ / ۱۳۰۲	۷	۱۲	محمد ہفتم بن یوسف ثانی	۷۹۴ / ۱۳۹۲	۱۶	۰	سعد (دوبارہ)	۸۵۷ / ۱۴۵۳	۱۱
۴	نصر بن محمد ثانی	۷۰۸ / ۱۳۰۹	۵	۱۳	یوسف ثالث بن یوسف ثانی	۸۱۰ / ۱۴۰۷	۱۰	۱۹	علی ابوالحسن بن سعد	۸۶۸ / ۱۴۶۴	۱۷
۵	اسمٰعیل اول بن فرج	۷۱۳ / ۱۳۱۴	۱۲	۱۴	محمد ہشتم بن یوسف ثالث	۸۲۰ / ۱۴۱۷	۱۱	۲۰	ابوعبداللہ محمد یازدہم بن علی ابوالحسن	۸۸۷ / ۱۴۸۲	۱
۶	محمد رابع بن اسمٰعیل اول	۷۲۵ / ۱۳۲۵	۸	۱۵	محمد نہم بن نصر بن محمد خامس	۸۳۱ / ۱۴۲۷	۲	۰	علی (دوبارہ)	۸۸۸ / ۱۴۸۳	۲
۷	یوسف اول بن اسمٰعیل اول	۷۳۳ / ۱۳۳۳	۲۲	۰	محمد ہشتم (دوبارہ)	۸۳۳ / ۱۴۲۹	۲	۲۱	محمد دوازدہم زغل بن سعد	۸۹۰ / ۱۴۸۵	۲
۸	محمد خامس بن یوسف اول	۷۵۵ / ۱۳۵۴	۵	۱۶	یوسف رابع بن محمد ششم	۸۳۵ / ۱۴۳۲	۳ ماہ	۰	محمد یازدہم (دوبارہ)	۸۹۲ / ۱۴۸۶	۵
۹	اسمٰعیل ثانی بن یوسف اول	۷۶۰ / ۱۳۵۹	۱	۰	محمد ہشتم (سہ کرر)	۸۳۵ / ۱۴۳۲	۱۳	۸۹۷ھ/۱۴۹۲ء میں فرڈی نند (ہرنینڈہ) شاہ کاسٹیل نے غرناطہ کی سلطنت فتح کر کے تمام مسلمانوں کو سپین سے نکال دیا یا عیسائی بنا لیا			
۱۰	محمد ششم بن اسمٰعیل بن محمد بن فرج	۷۶۱ / ۱۳۶۰	۲	۱۷	محمد دہم بن عثمان بن یوسف ثالث	۸۴۸ / ۱۴۴۴	۱				

(۱) محمد اول (الغالب باللہ) محمد الشیخ اور ابن الاحمر کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اسکے باپ یوسف کے نام پر جسکا لقب احمر تھا اسکا خاندان بنی احمر اور دادا نصر کے نام پر بنی نصر کہلاتا ہے۔ یہ سعد بن عبادہ انصاری سردار خزرج کی اولاد سے تھا۔ اسکے بزرگ سپین میں خلفاء بنی امیہ کے عہد میں فوج میں بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز رہے تھے۔ محمد نے اپنی خوش خلقی اور لیاقت کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں اور قبیلے میں بڑا رسوخ پیدا کر لیا تھا جب موحدین کی سلطنت معرض زوال میں آنے لگی اور انکے سردار انکے قلعے دشمنوں کے حوالہ کرنے لگے تو ابن احمر نے بھی بنی نصر اور اپنی سسرال والوں بنی اشقیلولہ کی مدد سے لقب سلطانی اختیار کر لیا۔ ۶۲۹ھ/۱۲۳۲ء میں ارجونہ میں اسکی بیعت اس شرط پر کی گئی کہ وہ تونس کے بادشاہ ابوزکریا یحییٰ حفصی کا نام خطبہ میں داخل رکھیگا جسنے لقب امیر المومنین و خلیفہ اختیار کر لیا تھا۔ ۶۳۱ھ/۱۲۳۴ء میں جیان اور شریش نے بھی اسکی اطاعت قبول کر لی۔ اب اسنے اپنا لقب ابی دبوس مقرر کیا۔ ۶۳۲ھ/۱۲۳۵ء میں خلیفہ عباسی کی تحریر پر اسنے ابن ہود کی بیعت کر لی اور بڑی مضبوطی سے حکومت کرتا رہا اور بغداد کے عباسی خلیفہ کا خطبہ پڑھتا رہا۔ اسی اثنا میں ابو مروان باجی نے اشبیلیہ میں بغاوت کر کے اشبیلیہ ابن الاحمر کے حوالہ کر دیا۔ اسطرح ابن الاحمر اور ابن ہود میں پھر مخاصمت قائم ہو گئی۔ ابن ہود نے آکر اسے اشبیلیہ سے نکال دیا اور ابن الاحمر نے ابن ہود کے مقابلہ میں مدد حاصل کرنیکی غرض سے کاسٹیل کے بادشاہ فرڈی نند سوم (ہرنینڈہ) سے دوستی کر لی۔ انجام یہ ہوا کہ ابن ہود اور اسکے حلیف دونوں کا ملک عیسائیوں نے فتح کر لیا اور ابن الاحمر عیسائیوں کی حمایت میں علاقہ غرناطہ میں حکومت کرنے لگا۔ اول وہ ۶۳۵ھ/۱۲۳۸ء میں غرناطہ میں داخل ہوا تھا جسے اسنے اپنا دارالحکومت بنایا اور یہاں اسنے ۶۳۵ھ میں اپنے لئے وہ قصر و قلعہ تعمیر کیا جو الحمرا کے نام سے مشہور ہے۔

اشبیلیہ کی فتح کے بعد ابن الاحمر فرڈی نند سے رخصت ہو کر اپنے دارالحکومت میں داخل ہوا اور انتظام سلطنت اور رعایا کی بہبودی کی تدبیریں کرنے لگا۔ فرڈی نند ثالث ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء میں مر گیا اور اسکی جگہ اسکا بیٹا الفانسو دہم بادشاہ ہوا۔ ابن الاحمر نے سفارت بھیج کر اس سے اتحاد کی تجدید کر لی جو اسکے باپ سے ہوا تھا اور ابن الاحمر کی فوجیں الفانسو کو مسلمانوں کے علاقے فتح کرنے میں مدد دیتی رہیں یہاں تک کہ الفانسو نے ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء میں نبلہ، قلیہ، جبالیون، شلب (سرپا)، طلبیرہ، طلبیوا اور طلیطلہ اور لبلہ اور بہت سے

لہ یعنی ابوالولید اسمٰعیل بن ابوسعید فرج بن اسمٰعیل بن یوسف الاحمر بن نصر بن قیس خزرجی۔

شہر المغرب (پرتگال) کو فتح کر لیے۔ عیسائی بادشاہ اسطرح ایک ایک کرکے اندلس کے مقامات کو لیتا گیا یہانتک کہ آخر مسلمانوں نے اُس ساحلی علاقہ میں آکر پناہ لی جو مغرب کیطرف سے رُنڈہ اور مشرق کی طرف سے بیرہ کے مابین واقع تھا اور جسکا نام سیف البحر تھا۔ اب مسلمانوں کے پاس سرزمین اندلس کا صرف یہی حصہ باقی رہگیا جسکا عرض ۱۲ میل سے زیادہ نہ تھا۔ ابن احمر یہ حالت دیکھکر سخت گھبرایا اور اب انجام کا خیال کرکے کمال پریشان ہوا۔ اور عیسائیوں سے از دست رفتہ ملک کو واپس لینے کی تدبیریں کرنے لگا۔ اُسنے مراکش کے بنی مرین سے جو اس وقت کمال زوروں پر تھے اتحاد بڑھایا اور خطبہ میں اپنے نام کیساتھ اُنکے بادشاہ کا نام بھی داخل کر دیا۔ اسطرح سنہ ۶۶۰ھ (۱۲۶۱ء) میں ابن الاحمر اور اُسکے سابق معاون شاہ کاسٹیل میں مخالفت قایم ہوکر جنگ چھڑ گئی۔ الفانسو نے غرناطہ کی سلطنت پر حملہ کیا مگر ابن الاحمر نے یعقوب بن عبدالحق سلطان مراکش کی مدد سے چند معرکوں میں پسپا کیا اور کچھ شہر اور قلعے اُس سے واپس لے لئے۔ لیکن پوری کامیابی حاصل نہ کرسکا یہانتک کہ سنہ ۶۷۱ھ (۱۲۷۲ء) میں انتقال کر گیا۔

(۲) **محمد ثانی (الفقیہ)** چونکہ فاضل اور فقیہ تھا اُسکا لقب ہی فقیہ پڑ گیا تھا وہ علم کا بڑا مربی تھا۔ سنہ ۶۷۳ھ (۱۲۷۴ء) میں الفانسو کے ایک سردار نونو گونزالز کے ماتحت جسکو عرب دان نونوہ کہتے تھے غرناطہ پر حملہ کیا۔ محمد فقیہ نے مراکش جاکر عبدالحق مرینی سے مدد کی استدعا کی اُسنے بہت سی فوج اُسکے ساتھ کر دی۔ اور بعد میں خود بھی اُترا اور جزیرۃ الخضراء کو ہشام نام ایک باغی سردار سے فتح کرکے اپنا مقر اور اپنی فوج کشیوں کا مرکز قرار دیا۔ محمد فقیہ نے اس فوج کیساتھ دون نونوہ کو ایک معرکہ میں شکست دی اور وہ مارا گیا۔

محمد فقیہ بے غل و غش حکومت کرنے لگا۔ عبدالحق مرینی نے جزیرۃ الخضراء طریف اور رُنڈہ اپنی حمایت میں رکھے۔ سنہ ۶۸۵ھ (۱۲۸۶ء) میں اہل کاسٹیل اور مسلمانوں میں پھر لڑائی چھڑ گئی جو عرصہ تک جاری رہی اسمیں بھی محمد ظفریاب ہوا۔ اور سنہ ۷۰۱ھ میں رحلت کر گیا۔

(۳) **محمد ثالث (مخلوع)** یہ بالکل اپنے وزیر ابن الحکیم لخمی کے قابو میں تھا جو رُنڈہ کے رئیسوں میں سے تھا۔ اُسنے بادشاہ کو نظربند کر لیا اور سلطنت کے سیاہ و سپید کا مالک بن گیا۔ اسپر بادشاہ کے بھائی ابو الجیوش نصر نے بغاوت کرکے وزیر کو قتل کر دیا۔ محمد نے سلطنت نصر کے حوالہ کرکے گوشہ نشینی اختیار کی۔ چونکہ اسنے حکومت سے خلع (ترک) کیا اس سبب سے مخلوع کہلاتا ہے۔

اسکے عہد میں عیسائیوں نے سنہ ۷۰۹ھ (۱۳۰۹ء) میں جبل طارق اور سنہ ۷۰۹ھ میں المریہ فتح کر لیا۔

(۴) **نصر (ابو الجیوش)** اسنے سنہ ۷۱۰ھ (۱۳۱۰ء) میں المریہ فرنگیوں سے واپس لیلیا۔ مگر فرنگیوں نے اسکا پیچھا نہ چھوڑا اور اسنے کاسٹیل اور اراگون کے بادشاہوں کو سالانہ خراج دینا کرکے اپنا پیچھا چھڑایا۔

محمد فقیہ نے اپنے عہد میں علاقہ مالقہ پر اپنے چچا اسمٰعیل بن احمر کے بیٹے ابو سعید فرج کو جسکو اپنی بیٹی بیاہ دی تھی مالقہ فتح کرکے وہاں کا گورنر بنا دیا تھا (اسنے بنی مرین سے سبتہ بھی لیلیا تھا) فرج اور فقیہ کی دختر سے ایک فرزند پیدا ہوا تھا جسکا نام ابو الولید اسمٰعیل تھا۔

ابو الجیوش تخت پر بیٹھا تو اُسکے اطوار خراب ہوگئے اور اُسکا وزیر ابن الحاج بھی بدچلن نکلا۔ اسپر مراکش کے بنی مرین کی امداد اور ترغیب سے ابو الولید اسمٰعیل نے جو نصر کا بھانجا تھا سنہ ۷۱۳ھ (۱۳۱۳ء) میں حملہ کرکے غرناطہ فتح کر لیا اور خود تخت پر بیٹھ گیا۔ ابو الجیوش بھاگ گیا اور وادی آش میں حکومت قایم کر لی جہاں وہ سنہ ۷۲۲ھ میں مر گیا۔

(۵) **اسمٰعیل اوّل (ابو الولید)** سنہ ۱۳۱۶ء میں کاسٹیل والوں نے اسکے بہت سے شہر چھین لئے مگر سنہ ۷۱۹ھ (۱۳۱۹ء) میں کاسٹیل کے بادشاہ نے ایک بھاری فوج اپنے بیٹے پیڈرو (دان بطروہ) کی ماتحتی میں غرناطہ کو قطعی طور پر فتح کر لینے کی غرض سے روانہ کی۔ اس شاہزادے کیساتھ ۲۵ شاہزادے اور بھی تھے جن میں ایک انگلستان کا شہزادہ بھی تھا۔ جو انگریزی فوج کیساتھ شاہ کاسٹیل کی مدد کو آیا تھا مگر ابو الولید نے بمقام البیرہ ایسی بھاری شکست دی کہ وہ سب کے سب مع دان پیڈرو کے میدان میں کھیت رہے۔ علاقہ مرتوس (مرطوسہ) اور پورا مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا اور شرقی حد اُسکی سلطنت کی بہت بڑھ گئی یعنی مرسیہ کے تمام علاقہ کو فتح کر لیا۔ اسطرح غرناطہ کی سلطنت رونق اور ترقی پر تھی کہ سنہ ۷۲۵ھ میں اسی خاندان کے ایک شہزادے نے قصر الحمراء میں گھسکر بادشاہ اور وزیر دونوں کو قتل کر ڈالا۔ اسماعیل بڑا بہادر

مدبر اور لایق بادشاہ تھا۔

(۶) **محمد رابع (ابن الاحمر)** اسمٰعیل کا بیٹا ابن الاحمر کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ایک زبردست مستعد اور کامیاب حکمران ثابت ہوا۔ اسکے زمانہ میں (۱) ۷۲۸ھ ۱۳۲۸ء میں اہل کاسٹیل نے البیرہ اور کئی اور قلعے چھین لئے (۲) ۷۲۹ھ ۱۳۲۹ء میں ابن الاحمر نے بیاسہ فتح کر لیا (۳) اسکے کپتان عثمان نے جو مراکش کے شاہی خاندان سے تھا بلوا کر کے اسکے چچا محمد بن فرج کو بادشاہ مشہور کیا اور افریقہ سے مدد لیکر جزیرۃ الخضراء مربالہ اور رُنڈہ پر قبضہ کر لیا۔ مگر ابن الاحمر نے ۷۳۳ھ ۱۳۳۳ء میں سب بلوہ فرو کر دیا (۴) ۷۳۳ھ ۱۳۳۳ء میں جبل طارق عیسائیوں سے زبردستی چھین لیا (۵) جبل طارق سے واپسی کے وقت دشمنوں کے ایک گروہ نے جو گھات میں بیٹھے تھے بادشاہ کو قتل کر دیا۔

(۷) **یوسف (ابو الحجاج)** صلح جو۔ محب وطن۔ رعیت کا رفاہ خواہ منصف۔ بڑا دانشمند اور لایق تھا۔ بنی نصر سب سے زیادہ نامور روشن ضمیر بادشاہوں میں سے تھا۔ اسکے عادلانہ اور فیاضانہ عہد حکومت میں ملک کی بہت ترقی ہوئی رعایا خوشحال اور نہال رہی اپنے بزرگوں کی طرح وہ علم ادب اور سائنس کا بڑا ہی مربی تھا۔ اسکے عہد میں شہر غرناطہ رشک قرطبہ ہوگیا اور اُسکی عمارتیں تمام دنیا میں مشہور ہوگئیں۔ شاہ کاسٹیل نے کئی دفعہ غرناطہ پر چڑھائی کی اور لڑائی ہوئی۔ آخر یوسف نے خراج دینا منظور کر کے اُسے ٹالا۔ اور سلطان ابو الحسن مرینی سے مدد طلب کی۔ ابو الحسن نے اپنے بیٹے ابو مالک کو بہت سی فوج کیساتھ روانہ کر دیا جسنے اہل کاسٹیل کو پیپا کر کے اور انکے ملک میں قتل و غارت کرتا ہوا دور تک گھسا چلا گیا۔ پھر بیشمار مال غنیمت لیکر واپس آ رہا تھا کہ دشمنوں نے اُسے گھیر کر قتل کر ڈالا اور اُسکی فوج بھی برباد ہو گئی۔ اور تمام کیمپ بھی اہل کاسٹیل کے قبضہ میں چلا گیا۔ یہ خبر سنکر سلطان ابو الحسن بہت سی فوج تیار کر کے سبتہ (سیوٹا) میں آیا۔ کہ یہاں سے سپین میں اُتر کر غنیم سے انتقام لے۔ مگر شاہ کاسٹیل نے بحر زقاق میں جو ہسپانیہ اور مراکش کے درمیان حائل ہے سلطان کے روکنے کیلئے جہاز روانہ کر دئے۔ سلطان نے تونس کے بنی حفص سے کمک کیلئے بیس جہاز فوج سے بھرے ہوئے منگا لئے۔ اب مسلمانوں کے سو جہاز ہو گئے۔ جنہوں نے حملہ کر کے فرنگیوں کے جہازوں کو پارہ پارہ کر دیا اور ایسی سخت شکست دی کہ انکے ہوش اُڑ گئے۔ ہزاروں قتل ہو گئے بہت ڈوب کر مرے۔ انکا سردار مارا گیا۔ اور انکے بقیہ جہاز مسلمانوں نے سبتہ کی لنگر گاہ میں لا کھڑے کئے (۷۴۰ھ ۱۳۴۰ء) ۷۴۱ھ ۱۳۴۱ء میں سلطان ابو الحسن بحری راستے سے روانہ ہوا اور ایک سو کئی جہازوں کو فوجوں سے بھر کر طریف کے سامنے لنگر زن ہوا جو فرنگیوں کے قبضہ میں تھا۔ اور طریف کا محاصرہ کر لیا۔ ابو الحجاج بھی مع افواج اندلس کے یہاں اُس سے آ ملا۔ شاہ کاسٹیل نے یہ حالت دیکھی تو پرتگال والوں سے کمک لیکر اپنے جہاز بحر زقاق میں پھیلا دئے اور جسوقت مسلمانوں سے جنگ چھڑی تو ایک فوج کمینگاہ میں مقرر کر دی جسنے غفلت میں سلطان کے کیمپ میں آگ لگا دی۔ کیمپ کو جلتا دیکھکر مسلمانوں کو خیال ہوا کہ دشمنوں نے اُن کو ہر طرف سے آ گھیرا ہے اس لئے وہ بدحواس ہو گئے اسی موقع پر غنیم نے ایسا زور کا حملہ کیا کہ مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے۔ بہت سے مسلمان مارے گئے اور سلطان بمشکل جان بچا کر اپنے ملک کو بھاگ گیا۔ ابن الاحمر غرناطہ کیطرف واپس ہٹ گیا۔ اور شاہ کاسٹیل نے قلعۂ بنی سعید جو غرناطہ سے ایک منزل پر واقع تھا محاصرہ کر کے ۷۴۲ھ ۱۳۴۲ء میں فتح کر لیا۔ سلطان ابو الحسن پھر بہت سی فوج اور جہاز تیار کر کے سبتہ میں آیا اور اپنے وزیر کے ماتحت اپنی فوجیں جزیرۃ الخضراء میں اُتار دیں۔ شاہ کاسٹیل نے یہ سنکر اپنے جہاز بحر زقاق میں بھیجدئے اور خود خشکی کے راستے جزیرۃ الخضراء پر حملہ آور ہوا۔ یہ سنکر ابو الحجاج بھی جزیرۃ الخضراء والوں کی امداد کیلئے آ گیا۔ لیکن مسلمانوں کو یہاں بھی ناکامی رہی اور محصورین نے تنگ آ کر بشرط امان شہر محاصرین کے حوالہ کر دیا۔ عیسائیوں نے شہر میں داخل ہو کر باشندوں کو ۷۴۳ھ میں مراکش کیطرف روانہ کر دیا۔ ابو الحسن ان سے نہایت مدارات سے پیش آیا اور انکو رہنے کو جگہ دی۔ ۷۴۴ھ ۱۳۴۴ء میں عیسائیوں نے چند اور قلعے بھی فتح کر لئے جس سے سلطنت غرناطہ کی حدود بہت تنگ ہو گئیں۔ عاشورہ محرم ۷۵۱ھ ۱۳۵۰ء کو الفانسو یازدہم مر گیا اور ڈان پیڈرو اُسکی جگہ کاسٹیل کا بادشاہ ہوا۔ آخر ۷۵۵ھ ۱۳۵۴ء میں ابو الحجاج کو نماز پڑھتے ہوئے ایک دیوانہ نے خنجر سے ہلاک کر دیا۔

(۸) **محمد خامس (غنی باللہ)** اسکی سوتیلی ماں اپنے داماد ابو سعید محمد کی معرفت اپنے بیٹے اسمٰعیل بن ابو الحجاج کو بادشاہ بنانا

نگہبیں کرتی رہی یا د ھرا سکے حاجب رضوان کی روز بروز قوت جو اسپر حادی ہوگیا تھا لوگوں میں ناراضی پیدا ہوگئی یہاں تک کہ ۷۶۰ھ ۱۳۵۹ء میں غرناطہ میں بغاوت برپا کر دی۔ رضوان کو اسکے محل میں گھسکر مار ڈالا اور رات کیوقت کچھ لوگ بادشاہ کے محل میں قتل کرنیکو گھسے بادشاہ بمشکل تمام بھیس بدلکر بھاگا۔ اول وادی آش میں آیا اور پھر فاس میں بنی مرین کے پاس چلا گیا۔ اور اسکا وفادار سردار یحییٰ بن عمر بھی فاس میں اسکے پاس جا ملا۔ اب ابو سعید نے اسماعیل کو تخت پر بٹھا دیا۔

(۹) اسماعیل ثانی۔ امیر ابو سعید نے جسکو ابو عبد اللہ محمد بھی کہتے ہیں اسماعیل کے وزیر محمد بن ابراہیم فہری کو قتل کرا دیا اور خود وزیر بنا اور پھر ۷۶۱ھ میں اسماعیل اور اسکے بھائی قیس کو قتل کرا کر خود تخت پر قبضہ کر لیا۔

(۱۰) محمد ششم (ابو سعید) اسنے شاہ کاسٹیل کو خراج دینا بند کر دیا۔ اسنے چڑھائی کی مگر مسلمانوں نے وادی آش میں شکست دی۔ ۷۶۲ھ ۱۳۶۱ء میں محمد غنی باللہ نے سپین میں آکر رنده پر قبضہ کر لیا اور اسی سال مالقہ فتح کر لیا جہاں وہ بادشاہ تسلیم کر لیا گیا پھر غنی نے غرناطہ پر چڑھائی کی۔ ابو سعید شاہ کاسٹیل کے پاس بھاگ گیا اور مدد کا خواستگار رہا۔ ڈان پیڈرو نے بظاہر تو اچھی طرح پیش آیا مگر اسکی دولت کے لالچ میں اسے مار ڈالا اور غنی باللہ غرناطہ میں داخل ہو گیا۔

محمد خامس غنی باللہ (مکرر) اہل غرناطہ نے نہایت تپاک سے اسکا استقبال کیا اپنے وفادار سردار امیر یحییٰ بن عمر کو سردار غازیان اور اسکے بیٹے عثمان کو اپنا حاجب بنایا۔ لیکن ایک سال بعد ناراض ہو کر دونوں کو قتل کرا دیا۔ اسکے بقیہ عہد سلطنت میں کوئی ہنگامہ برپا نہیں ہوا اور اس صلح کی وجہ سے جو اسنے اپنی تدبیر و دانائی سے بادشاہ کاسٹیل کیا تھا قائم رکھی سلطنت کو دولت و ثروت خوشحالی و فارغ البالی میں ترقی کرنیکا موقع ملگیا۔ غرناطہ میں صنعت و حرفت اپنے قدیم عروج کے درجہ پر آگئی۔ تجارت کا یہ حال ہوگیا کہ لیوانٹ اور مشرق الاقصیٰ کے خزانے لا کر غرناطہ کے دروازہ پر رکھدیے جاتے تھے۔ بہت سی نہریں بنا کر ملک کی زرخیزی کو ترقی دیگئی۔ اسکا ستارہ اقبال اسقدر چمکا کہ بنی مرین جو پہلے سلطنت غرناطہ کے محسن و مددگار رہ چکے تھے وہ بھی اسکی اطاعت میں داخل ہو گئے۔ اور مراکش کے حاکموں کا عزل و نصب اسی کے حکم سے ہونے لگا۔ اسنے تمام قرب و جوار کے سلاطین پر اپنا رعب قایم کر لیا۔

۷۷۰ھ ۱۳۶۹ء میں ڈان پیڈرو کو اسکے بھائی نے مار ڈالا اور کاسٹیل میں خانہ جنگی برپا ہو گئی تو غنی باللہ کو اپنا بہت سا از دست رفتہ ملک واپس لینے کا موقع مل گیا۔ بلکہ کاسٹیل کا جدید بادشاہ خراج ادا کرنے پر مجبور ہوا۔ اسی سال غنی نے جزیرۃ الخضرا فتح کر لیا مگر ۷۸۰ھ میں یہ خیال کر کے کہ اس مقام کا قبضہ میں رکھنا ہر وقت خطرہ کا ہدف بنا رہنا ہے مسمار اور منہدم کر ڈالا۔ غنی نے اپنی سرحدوں کو بھی بہت مضبوط کر لیا۔ مشہور زمانہ عالم اور شہرۂ آفاق مدبر لسان الدین ابن الخطیب اسکا وزیر تھا جسنے تاریخ دولت نصریہ لکھی ہے۔ کاسٹیل کا جدید بادشاہ ڈان انریک (ہنری دوم) بھی ۱۳۷۹ء میں مر گیا اور اسکی جگہ ہنری ثالث بادشاہ ہوا۔ ۷۹۳ھ ۱۳۹۱ء میں غنی باللہ نے اپنی جان قابض ارواح کے حوالہ کی اور اپنا اقبال ساتھ لیتا گیا۔

(۱۱) یوسف ثانی (ابو عبد اللہ) اسکے عہد میں حکومت بنی احمر کی حالت بگڑنی شروع ہو گئی شروع ہی سال میں اسکے بیٹے محمد نے اس تہمت سے بلوہ کیا کہ اسکا باپ عیسائیوں سے ملا ہوا ہے۔ مگر یوسف نے مرسیہ کو تاراج کر کے جلد اس بغاوت کو فرو کر دیا۔ (۷۹۳ھ ۱۳۹۱ء) :۔ ۷۹۴ھ ۱۳۹۲ء میں عیسائی رئیس حاکم قنطارہ نے چڑھائی کی غرناطہ کے دروازہ تک آ گیا مگر سخت لڑائی کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور بہت غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آئی۔ اسکے بعد یوسف کو ہنری ثالث سے مفید مطلب شرائط پر صلح کر لینے کا موقع مل گیا۔ ۷۹۴ھ ۱۳۹۲ء میں بادشاہ مراکش نے یوسف کو زہر سے ہلاک کرا دیا۔

(۱۲) محمد ہفتم۔ یوسف نے اپنے ہمنام بڑے بیٹے یوسف کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ مگر یوسف کی وفات پر اسکے چھوٹے بیٹے محمد نے تخت پر قبضہ کر کے یوسف کو قلعہ شلوبانیہ (سلوبرینہ) میں قید کر دیا۔ محمد زندہ دل۔ بہادر۔ بلند ہمت بادشاہ تھا۔ لیکن غلو کا مادہ بہت رکھتا تھا۔ یہ خود بھیس بدلکر سفیر کی صورت میں طلیطلہ پہنچا اور ہنری سوم سے صلحنامہ کی تجدید کر کے واپس آیا جو

اسکے باپ سے ہوا تھا۔ ۱۳۵۰ء میں کاسٹیل کے سرحدی سرداروں نے علاقہ غرناطہ پر حملہ کر دیا۔ محمد بجائے اسکے کہ شاہ کاسٹیل سے اسکا مطالبہ کرتا خود ہی انتقام پر آمادہ ہو گیا۔ قلعہ آیامانتی فتح کر کے مغربی جانب بہت سا علاقہ پامال کر ڈالا اور بہت سے قیدی اور مال غنیمت لیکر مراجعت کی۔ شاہ کاسٹیل نے اس حرکت کی بازپرس کی۔ اسنے ایسا جواب دیا جس سے اطمینان نہوا۔ لہذا شاہ کاسٹیل نے اپنے گورنروں کو حکم بھیجا کہ ہر طرف سے غرناطہ پر چڑھائی کر دیں۔ محمد نے بھی زور لگانے میں کسر نہ کی۔ لڑائیاں ہوئیں جن میں کبھی ایک کا پانسہ زبردست تھا کبھی دوسرے کا۔ اتنے میں برسات آ گئی کچھ دنوں کے لئے لڑائی بند ہو گئی اور اسی اثناء میں ہنری سوم کا انتقال ہو گیا۔ اُسکا بیٹا جان جو ابھی بیس دن کا بھی نہ تھا بادشاہ ہوا۔ اور جان کا چچا ڈان فرنینڈو (جو بعد میں فرڈی نینڈ چہارم کے نام سے سپین کا بادشاہ ہوا اور جسنے سلطنت غرناطہ کا خاتمہ کر کے مسلمانوں کو سپین سے جلا وطن کر دیا) اُسکے ملک کا منتظم مقرر ہوا۔ فرڈی نینڈ نے لڑائی جاری رکھی۔ زہرا وغیرہ مسلمانوں سے چھین لئے۔ آخر دونوں کی مرضی پر آٹھ ماہ کے لئے صلح ہو گئی۔ مگر اس مدت کے تمام ہونیسے پہلے ہی محمد بیمار ہو کر مر گیا۔

(۱۳) **یوسف ثالث (ابو عبداللہ)** تخت نشین ہوتے ہی التوائے جنگ کی میعاد بڑھا دی۔ دو سال بعد اہل کاسٹیل سے جنگ چھڑ گئی جسمیں کبھی ایک کا کبھی دوسرے کا پلہ بھاری رہا اور تھوڑی مدت التوائے جنگ کے بعد صلح ہو گئی اور یہ ایک اتحاد قائم ہو گیا۔ طرفین سے تحفے تحائف اور محبت آمیز خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہنے لگا۔ اپنی رحمدلی۔ انصاف۔ فیاضی اور نیک نہادی کی وجہ سے غیر ملک کے لوگوں میں بھی ایسا ہی ہر دلعزیز تھا جیسا اپنے ملک کے لوگوں میں۔ سلطنت کاسٹیل کے متخاصمین اپنے فیصلہ کا دار و مدار یوسف پر رکھتے تھے۔ اسکے عہد میں جو اہل کاسٹیل اور مسلمانوں میں یکجہتی رہی اس سے مسلمانوں کو کسی قدر اپنے نقصانات کی تلافی کرنیکا موقع مل گیا۔ اور امن حاصل ہو گیا جسکو مدت سے ترس رہے تھے۔ اسکی وفات پر غرناطہ کی خوشحالی بھی رخصت ہو گئی۔

(۱۴) **محمد ہشتم (الیسر)** مغرور ترش مزاج اور بد مغز تھا۔ اسنے جنگی کھیلوں اور تمام تماشوں کو جنکے اہل غرناطہ شائق تھے بند کر دیا اور چند اور ضابطے ایسے مقرر کئے جو غرناطہ کے عیش پسند باشندوں کو کمال ناپسند تھے۔ پس انہوں نے یکایک علم بغاوت بلند کر کے غرناطہ سے نکال دیا اور محمد نہم کو بادشاہ بنا لیا۔

(۱۵) **محمد نہم (شاکی)** محمد ہشتم بھاگ کر اپنے رشتہ دار حاکم تونس کے پاس چلا گیا تھا وہاں سے فوج لیکر آیا اور محمد نہم کو قتل کر کے پھر بادشاہ بن گیا۔

محمد ہشتم (دکرر) اس مرتبہ یوسف بن محمد نے ہشتم نے جان دوم شاہ کاسٹیل کی مدد سے جسکا اسنے اپنے کو ماتحت تسلیم کر لیا تھا چڑھائی کر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ محمد ہشتم نے مالقہ میں پناہ لی۔

(۱۶) **یوسف چہارم** صرف چھ مہینہ حکومت کر کے مر گیا اور محمد ہشتم پھر اپنی سلطنت پر قابض ہوا۔

محمد ہشتم (سہ کرر) ۱۴۳۲ء میں اہل کاسٹیل نے غرناطہ پر حملہ کیا اور اگرچہ انہوں نے بڑا ارشاد شکست کھائی مگر اضلاع وادی آش اور غرناطہ خاص کے بہت سے حصہ کو ویران کر ڈالا۔ ۱۴۴۴ء میں محمد کے بھتیجے ابن الاحنف محمد بن عثمان نے محمد ہشتم کو قید کر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ اسنے محمد ہشتم تا یوم وفات قید ہی میں رہا۔

(۱۷) **محمد دہم (ابن الاحنف)** اسنے اگرچہ روپے کے زور سے لوگوں کو اپنے سے ملا لیا تھا اور انہوں نے اسکو بادشاہ تسلیم کر لیا تھا مگر بہت سے امراء کاسٹیل کی طرف چلے گئے اور یوسف ثالث کے پوتے سعد بن علی سے جا ملے جسے ابن اسمٰعیل کہتے تھے اور جو جان دوم بادشاہ کاسٹیل کے پاس پناہ گزین تھا۔ ابن اسمٰعیل ان امیروں اور کاسٹیل کی امدادی فوج کے ساتھ غرناطہ پر چڑھ آیا اور پانچ برس تک بڑی سخت خونریزی کیساتھ خانہ جنگی ہوتی رہی۔ آخر انجام یہ ہوا کہ ۱۴۵۵ء میں ابن اسمٰعیل نے ابن الاحنف کو شکست دیکر تخت پر قبضہ کر لیا۔

(۱۸) **سعد (ابن اسمٰعیل۔ مستعین باللہ)** تخت پر بیٹھتے ہی صلح کی تجدید کیلئے ہنری چہارم بادشاہ کاسٹیل کے پاس قاصد بھیجے کیونکہ جان دوم ۱۴۵۴ء میں مر گیا اور ہنری چہارم بادشاہ ہوا تھا مگر کاسٹیل کے نئے بادشاہ نے اسکی درخواست نامنظور

کیا اور غرناطہ پر حملہ کر دیا۔ کئی برس تک لڑائی ہوتی رہی۔ عیسائیوں کی غارتگری سے مسلمانوں نے سخت نقصان اٹھایا۔ عیسائیوں نے مسلمانوں کے گھر جلا کر خاک کر دیے۔ انکی کھیتی باڑی کو برباد کر دیا۔ انکے خوبصورت مقامات۔ محل اور نہریں ایسے ڈھا دیں کہ کسی کام کے قابل مرمت نہ رہیں۔ سلطنت غرناطہ کا دائرہ تنگ ہوتے ہوتے سمندر۔ کوہستان البیرہ اور سلسلۂ کوہ البشارات تک محدود ہو گیا تھا۔ جب اہل کاسٹیل نے ۸۶۵ھ ۱۴۶۱ء میں ارشدونہ اور جبل طارق اور پھر ان دونوں شہروں کا درمیانی علاقہ فتح کر لیا تو ابن اسماعیل نے جان لیا کہ اب سلطنت بالکل برباد ہو جائیگی۔ مجبور ہو کر صلح کر لی۔ ہنری چہارم کو اپنا شاہنشاہ تسلیم کر لیا اور بارہ ہزار دینار سالانہ دینا منظور کیا۔ یہ عہد نامہ ۸۶۶ھ ۱۴۶۳ء میں نواح غرناطہ میں دونوں بادشاہوں کی موجودگی میں لکھا گیا۔ اسوقت سے ملک میں امن قائم ہو گیا۔ یہانتک کہ ۸۷۱ھ ۱۴۶۶ء میں ابن اسماعیل کا انتقال ہو گیا۔

(۱۹) مولاے علی (ابو الحسن) لائق اور بہادر تھا۔ اگر اسکی رعایا میں اتفاق ہوتا اور وہ اسکی مدد پر متفق ہو جاتی تو غالباً عظمت و شوکت میں اپنے بزرگوں کا ہم پلہ ہو جاتا اور اپنی سلطنت پر آنچ نہ آنے دیتا۔ مگر آئے دن کے فسادوں اسکی اپنی شتابی نے اور اسکے بیٹے کی بغاوت نے سلطنت کے زوال میں اور بھی جلدی کر دی۔ ۸۷۴ھ ۱۴۶۹ء میں اراگون کی ملکہ ایزابلا کے ساتھ فرڈی ننڈ کی شادی ہو جانے سے کاسٹیل اور اراگون دونوں کی فوجیں ایک جھنڈے کے سایہ میں ہو گئیں۔ خاوند اور بیوی دونوں بڑے متعصب تھے۔ دونوں نے ٹھان لیا کہ سپین میں بچی کھچی تہذیب کا خاتمہ کر دیں۔ ابو الحسن کی حکومت کے شروع ۲ سال امن سے گزرے مگر تیسرے سال اسکے چھوٹے بھائی ابو عبد اللہ محمد نے مالقہ میں علم بغاوت بلند کر دیا۔ ابو الحسن نے اسے شکست دیکر مالقہ پر قبضہ کر لیا۔ ابو عبد اللہ کاسٹیل کے بادشاہ ہنری کے پاس چلا گیا جو اسوقت ارشدونہ میں تھا اور اس سے طالب کمک ہوا۔ (۸۷۴ھ ۱۴۶۹ء) اور اسنے کمک کا وعدہ کر لیا۔ ابو الحسن نے ہنری کے اس وعدہ کی خبر سنکر پیش دستی کی۔ قرطبہ اور اشبیلیہ کے نواحی علاقوں کو حملہ کر کے تاراج کر ڈالا۔ اسیطرح ۸۷۶ھ ۱۴۷۱ء میں مسلمانوں نے عیسائیوں کے علاقوں پر حملہ کر کے بہت سا مال غنیمت حاصل کر لیا۔ بہت سے عیسائیوں کو قتل و قید کر لیا۔ اب عیسائیوں کے گورنر روڈریگو پونس نے بھی شہر شتنیتقار فتح کر لیا مگر مسلمانوں نے جا کر چھڑا لیا۔ اسکے بعد تین برس تک ابو الحسن اپنے بھائی سے لڑتا رہا جس سے مسلمانوں کی رہی سہی طاقت کمزور ہو گئی۔ اور ابو الحسن اپنے قدرتی دشمنوں عیسائیوں کی ملک پر حملہ کرنے سے رہ گیا۔ عیسائیوں نے بھی مسلمانوں کو آپس میں کٹنے دیا۔ خود انکے علاقہ پر حملہ نہیں کیا اور اسطرح سرحدی عیسائیوں کو چار برس آرام مل گیا۔

۸۷۹ھ ۱۴۷۴ء میں ہنری چہارم بادشاہ کاسٹیل کا انتقال ہو گیا اور فرڈی ننڈ شوہر ازابلا اسکی جگہ بادشاہ ہوا۔ اسوقت ابو الحسن نے عیسائیوں سے التوائے جنگ کی مہلت لے لی اور اپنے بھائی ابو عبد اللہ سے صلح کر لی۔ اور ابو عبد اللہ کو پھر علاقہ مالقہ دیدیا گیا۔

ابو الحسن کی دو بیویاں تھیں۔ ایک مسلمان عائشہ اسکے چچا عبد اللہ الیسر کی بیٹی اور دوسری عیسائی ازابل ڈی سولس جسکو مسلمان ثریا کہتے تھے اور جو مرتد ہو گئے عیسائی گورنر بدآمر کی بیٹی تھی۔ ابو الحسن اس عیسائی خاتون اور اسکے بیٹوں یحییٰ اور المہیار کو زیادہ چاہتا تھا۔ عائشہ اپنی عیسائی سوکن اور اسکے بچوں کی تباہی کے درپے رہتی تھی اور اس سبب سے محل الحمرا میں ہمیشہ لڑائی جھگڑا رہتا تھا۔ بلکہ شہر کے باشندوں کے دو گروہ ہو گئے تھے۔ عائشہ کا بیٹا ابو عبد اللہ محمد بن ابی الحسن نرم مزاج اور خلیق تھا اس سبب سے اکثر لوگ اس سے رغبت رکھتے تھے اور ابو الحسن سخت اور درشت مزاج تھا اس سبب سے لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔

التوائے جنگ کی میعاد ختم ہونے کو پہنچی تو ابو الحسن نے ۸۸۴ھ ۱۴۷۹ء میں فرڈی ننڈ کے پاس سفارت بھیجکر میعاد بڑھا دینے کی درخواست کی۔ فرڈی ننڈ نے اس شرط پر یہ درخواست منظور کی کہ شاہ غرناطہ کچھ رقم شاہ کاسٹیل کو بطور خراج کے دیتا رہے۔ مگر ابو الحسن نے خراج سے انکار کر دیا اور جنگ کی تیاریاں کرنے لگا۔ اور پھر ۸۸۶ھ ۱۴۸۱ء میں شہر زاہرہ کو جو رندہ اور ارشدونہ کے درمیان واقع ہے فتح کر کے لوٹ لیا اور باشندوں کو قتل اور وہاں ایک بہت سی فوج متعین کر کے غرناطہ کیطرف مراجعت کی۔ عیسائیوں نے اسکا انتقام اسطرح لیا کہ شہر الحامہ کو جو غرناطہ سے چھ فرسخ کے فاصلہ پر واقع تھا فتح کر کے بالکل ویرانہ کا نمونہ بنا دیا۔ بچوں اور عورتوں تک کو جنہوں نے جامع مسجد

میں پناہ لی تھی ذبح کر ڈالا۔ الحامہ کی تباہی غرناطہ کی تباہی کا پیش خیمہ تھا۔ غرناطہ میں ماتم پڑ گیا۔ ابوالحسن فوراً تین ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادے لیکر الحامہ چھڑانے کو روانہ ہوا مگر جلدی میں توپخانہ بھول گیا بہت کوشش کی گئی۔ لڑائیاں لڑا مگر ناکام واپس آیا چند مہینے بعد دوبارہ جاکر الحامہ کا محاصرہ کر لیا اور فتح کا نقارہ بجنے ہی کو تھا کہ اُسے غرناطہ میں ایک خطرناک سازش برپا ہو جانے کی خبر پہنچی۔ مجبوراً محاصرہ چھوڑ کر واپس آیا تو معلوم ہوا کہ اُسکا محرک اُسی کا بیٹا ابوعبداللہ ابن عائشہ ہے اُسنے بیٹے پر مطلق ظاہر ہونے نہ دیا کہ اُسے اُسکی اس سازش کا علم ہے اور ترکیب سے ابوعبداللہ اور اُسکی ماں عائشہ کو جسنے اُسے بغاوت پر اُکسایا تھا محل کی ایک برج میں قید کر دیا۔ اس عرصہ میں عیسائیوں نے الحامہ کا زیادہ استحکام کر لیا اور لوشہ کا محاصرہ کر لیا مگر لوشہ کے گورنر علی عطر نے عیسائیوں کو شکست فاش دی اور انکے بہت سے نامی سردار مارے گئے۔ (جولائی ۸۸۶ھ / ۱۴۸۱ء)

اب ابوالحسن الحامہ کو عیسائیوں سے چھڑانے کے لئے بڑے بڑے سامان کر رہا تھا اور افریقہ کے بادشاہوں سے طالب کمک ہو رہا تھا کہ اتنے میں غرناطہ میں غدر ہو گیا۔ عائشہ نے اپنی باندیوں سے رسیاں تیار کرا کر ابوعبداللہ کو اُس برج سے جسمیں وہ قید تھا اُتروا دیا تھا۔ لوگ تو اُسکی خوش اخلاقی اور عائشہ کی رشوتوں سے پہلے ہی ملے ہوئے تھے اُنہوں نے ابوعبداللہ کو ساتھ لیکر دارالخلافہ کے اُس حصہ پر قبضہ کر لیا جسے البیازین کہتے ہیں۔ اب خاص دارالخلافہ میں ابوالحسن اور ابوعبداللہ کے طرفداروں میں گتھا گتھی ہونے لگی اور تلوار چلنے لگی۔ انجام یہ ہوا کہ شاہی طرفدار ہار کر شہر سے نکال دئے گئے اور ابوالحسن اپنے بھائی سالم والی المریہ کے پاس چلا گیا جسکی مدد کر کے اُسنے الحمرا پر پھر قبضہ کر لیا۔ سوائے ایک برج کے جو ابوعبداللہ کے قائد ابن عیشہ کے پاس رہا۔ اب شاہی طرفداروں نے ابوعبداللہ کے طرفداروں پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور منتشر کر دئے گئے۔ آخر تھک کر دونوں نے لڑائی بند کر دی۔ الحمرا ابوالحسن اور البیازین ابوعبداللہ کے قبضہ میں رہا۔ (۸۸۷ھ / ۱۴۸۲ء)

(۲۷) محمد یازدہم (ابوعبداللہ الصغیر) ان دنوں عیسائیوں نے لوشہ کا محاصرہ کر رکھا تھا اور اُسکی حالت نازک ہو گئی تھی قریب تھا فتح ہو جائے۔ ابوالحسن جتنی فوج ممکن ہوسکی ساتھ لیکر لوشہ بچانے کے لئے غرناطہ سے روانہ ہو گیا۔ ابوالحسن کے جاتے ہی ابن عیشہ تمام قلعہ الحمرا پر قبضہ کر کے ابوعبداللہ کے حوالہ کر دیا اور ابوعبداللہ محمد یازدہم کے لقب سے بادشاہ بنگیا۔ ابوالحسن لوشہ کے قریب پہنچا تو عیسائی محاصرہ چھوڑ کر اسپر پل پڑے مگر ابوالحسن نہایت بہادری سے لڑا اور اُدھر علی عطر شہر سے نکل کر عیسائیوں پر آن پڑا اسطرح عیسائیوں نے شکست فاش کھائی اور تتر بتر ہو گئے۔ علی عطر نے تعاقب کر کے بہت سوں کو قتل کیا اور ابوالحسن نے قناتہ کو فتح کر کے مسمار کر دیا (۸۸۷ھ / ۱۴۸۲ء) ابوالحسن نے جو اس فتح کے بعد مراجعت کی تو سُنا کہ اہل غرناطہ نے اُسکے بیٹے کو بادشاہ بنا لیا ہے۔ پس وہ مالقہ میں اپنے بھائی ابوعبداللہ زغل کے پاس چلا گیا جو مالقہ۔ وادی آش اور بسطہ پر گورنری کر رہا تھا۔ لوشہ کی ناکامی پر برافروختہ ہو کر عیسائیوں نے ۸۸۸ھ / ۱۴۸۳ء میں صوبہ مالقہ پر چڑھائی کر دی۔ وہاں قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ لیکن ابوعبداللہ الزغل اور اُسکے نائب رضوان نے انکے بڑھکر جبال الشرقیہ میں انکو ایسی بھاری شکست دی کہ بیشمار عیسائی مارے گئے باقیماندوں کو دور تک بھگایا اور تمام مال غنیمت اُن سے چھین لیا۔

اپنے چچا الزغل کی کامیابیوں کی ریس کر کے جس کا نام اُسکے کارناموں کی وجہ سے متلون مزاج غرناطیوں کے ورد زبان ہو گیا تھا ابوعبداللہ الصغیر نے جو ۸۸۷ھ / ۱۴۸۲ء میں غرناطہ کا بادشاہ بنا لیا گیا تھا کاسٹیل والوں کے شہر لُسینا پر حملہ کر دیا۔ مگر بہت سخت شکست کھائی جسمیں غرناطہ کے بہت سے نامی سردار مارے گئے۔ اور لوشہ کا گورنر علی عطر بھی قتل ہو گیا اور ابوعبداللہ الصغیر کو عیسائیوں نے گرفتار کر لیا (۸۸۸ھ / ۱۴۸۳ء)

(ابوالحسن۔ مکرر) غرناطہ میں جب یہ وحشت اثر خبر پہنچی تو غرناطہ کے بعض رئیس جاکر ابوالحسن کو مالقہ سے لے آئے اور دوبارہ تخت پر بٹھا دیا۔ اور بادجود یکہ مرض صرع سے اُسکی بینائی جاتی رہی تھی اب کسی نے اُسکی مخالفت نہ کی۔ مگر عائشہ نے بہت بھاری رقم بطور زر فدیہ

بادشاہ کاسٹیل کے پاس بھیجکر ابوعبداللہ الصغیر کو بہت کچھ تسلی دیکر لکھا کہ بادشاہ کاسٹیل تمہاری اسیری کی بارہ میں جو کچھ شرطیں پیش کرے وہ سب منظور کر لینا۔ اس موقع پر بادشاہ کاسٹیل نے جو شرطیں پیش کیں اور ابوعبداللہ نے منظور کر لیں وہ یہ تھیں کہ ابوعبداللہ الصغیر شاہ کاسٹیل کو اپنا شاہنشاہ سمجھیگا اور اسی بارہ ہزار دینار سالانہ خراج بھیجتا رہیگا ابوعبداللہ سیت ہمیشہ تحائف بھیجیگا اور غرناطہ میں جو عیسائی قیدی ہوں اُن میں سے تین سو جو بادشاہ کاسٹیل پسند کرے رہا کر دیگا جب کبھی شاہ کاسٹیل ابوعبداللہ الصغیر کو اپنی خدمت کیلئے طلب کریگا وہ فوراً اُسکے پاس چلا جائیگا ابوعبداللہ نے اپنی صداقت جتانے کیلئے اپنا اکلوتا بیٹا بھی بادشاہ کاسٹیل کے پاس بطور یرغمال کے چھوڑ دیا۔ اسپر بادشاہ کاسٹیل نے ابوعبداللہ الصغیر کو رہا کر دیا اور وعدہ کیا کہ تمام وہ شہر جو ابوالحسن کے قبضہ میں ہیں ابوعبداللہ الصغیر کو دلوا دیگا۔ جب عہدنامہ لکھا جا چکا تو فرڈی نند نے عیسائی سوار ابوعبداللہ الصغیر کے ساتھ کر کے غرناطہ کیطرف روانہ کر دیا اور اسنے راتوں رات عیسائی فوج اور اپنے بعض طرفداروں کی مدد سے البیازین پر قبضہ کر لیا یہ لوگ آدھی رات کو بادشاہ کو القصبہ میں لے آئے۔ صبح کو یہ خبر شہر میں پھیل گئی کہ بادشاہ ابوعبداللہ الصغیر القصبہ میں آ گیا ابوالحسن نے یہ خبر سنکر امرائے سلطنت سے مشورہ لیا۔ انہوں نے یہی صلاح دی کہ اُسے دارالخلافہ سے نکال دینا چاہئے۔ ادھر غالباً اُسکے بیٹے نے بہت لوگوں کو روپیہ دیکر اپنے بیٹے کا طرفدار بنا لیا اور ابوعبداللہ نے انکو بڑی بڑی جاگیریں دینے کا وعدہ کر کے اپنے سے ملا لیا۔ اسطرح پھر غرناطہ والوں کے دو گروہ ہو گئے۔ دوسرے دن صبح ہی فریقین میں شہر کے اندر صف آرائی ہو گئی۔ دن بھر لڑائی رہی غرناطہ کی بازاروں میں خون بہتا رہا۔ رات کو دونوں اپنے ٹھکانوں پر چلے آئے۔ رات کو ابوالحسن نے شیوخ وعلما سے مشورہ لیا اور غرناطہ کے نامی نامی آدمیوں کو بلا کر اپنے بیٹے اور شہر کی تباہی پر افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ کل پھر آج ہی کا سا دن ہونے والا ہے۔ اسپر علماء نے کہا کہ کل سے ایسا انتظام کرینگے کہ دونوں طرف کے آدمی امن میں رہینگے اور امن قائم ہو جائیگا اور وہ یہ کہ آپکے بھائی الزغل کو بادشاہ مشتہر کر دیا جائے۔ ابوالحسن نے منظور کر لیا۔ صبح کو پھر صف آرائی ہوئی اور جنگ شروع ہونیوالی تھی کہ علماء نے جنکا اقتدار شہر میں بہت بڑھا ہوا تھا صفوں کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا یہ ہنگامہ کیسا ہے کیوں جانیں بیوجہ تلف میں ڈالتے ہو۔ کیسے بیوقوف ہو عیسائیوں کا بھی خیال نہیں کرتے۔ دونو آدمیوں کی طرفداری میں جو دونوں نالائق ہیں اور سلطنت کی قابلیت نہیں رکھتے اور ملک کی حفاظت نہیں کر سکتے اگر تمکو شرم نہیں آتی تو اس کا تو خیال کرو جو تم سب پر چھا رہا ہے یعنی جو آپس کی لڑائی میں بہا رہے ہو کیوں اس خون کو ملک کے بچانے میں دشمنانِ خدا سے لڑنے میں نہیں بہاتے۔ اگر یکجہتی اختیار کرو تو ہمارا جھنڈا پھر دریائے وادی الکبیر اور دریائے تاجہ پر لہرانے لگیں۔ کیا الصغیر اور الشیخ کا نام تمہاری حفاظت کریگا۔ اس حماقت کو چھوڑ دو۔ یہ یاد رکھنا تباہی سر پر کھڑی ہو گی اس خاندان میں قابل سلطنت بہادر لائق و فائق موجود نہیں ہے عاقبت اندیشی سے حکومت کرے اور جسکی عظمت تمہیں دشمنوں پر فتوحات حاصل کرنے کیلئے کافی ہو تم سب سمجھ گئے ہو گے میں ابو عبداللہ الزغل کا ذکر کر رہا ہوں جسکے عیسائی سرحدیوں کی روح فنا ہوتی ہے زغل کا نام سنتے ہی ابوالحسن کے طرفداروں نے نعرہ مارا کہ ابوعبداللہ الزغل کی عمر دراز کرے۔ ہمیں اسکی بادشاہی منظور ہے۔ دوسرے فریق والوں نے بھی اس بات کو لپک لیا اور انہوں نے بھی یہی نعرہ لگایا اور فریقین نے متفق ہو کر کچھ آدمی المالقہ کی طرف بھیجکر زغل کو بلا لیا۔ زغل اپنے نامی جوانوں کو لیکر روانہ ہوا راستہ میں تین سو عیسائی سوار سپہ نیوادہ کی دامن میں ملے جو الحامہ سے اُس علاقہ کو لوٹنے آئے تھے مسلمان انپر ٹوٹ پڑے اور سبکو قتل کر ڈالا یہاں سے روانہ ہو کر زغل غرناطہ میں داخل ہوا۔ لوگوں نے بڑی خوشی منائی۔ زغل الحمرا میں داخل ہوا۔ ابوالحسن کو سینے سے لگا لیا اور سلطنت اسکو سپرد کر کے اپنے عیال و اطفال و تریا کے بیٹے یحییٰ اور نیسار اور خزانہ کو لیکر المنکب کی طرف چلا گیا۔ سنہ ۸۹۰ھ جب عیسائیوں نے المورہ پر چڑھائی کی تو المورہ سے المنکب کو چلا گیا اور وہاں وہ ۸۹۱ھ میں مر گیا۔ ۱۴۸۶ع

(۱۳) محمد دوازدہم (ابوعبداللہ الزغل) زغل نے ابوعبداللہ الصغیر سے کہا کہ ہم تم دونوں ملکر سلطنت کریں اور ملکر اپنے مشترکہ دشمنوں عیسائیوں کا مقابلہ کریں یا ملک کو ہم آپس میں آدھا آدھا تقسیم کر لیں مگر اس نالائق نے ایک نہ سُنی۔ ناچار زغل نے اپنے

۱؎ اسی زمانہ کی بات ہے کہ بنی سراج کے عصبہ الوطن خاندان کو ابوعبداللہ الصغیر کے طرفداروں نے دھوکہ سے بلا کر ایک ایک کو ہلاک کر ڈالا۔

بہنوئی سالم والی المریہ اور سالم کے بیٹے یحییٰ والی وادی آش نے الصغیر کے مقابلہ میں امداد کی فرمائش کی اور انہوں نے اقرار کرلیا۔ الصغیر نے شاہ کاسٹیل کو لکھکر مدد منگالی مگر جون جون الصغیر عیسائیوں سے اتحاد کرتا مسلمانوں کے دل اس کی طرف سے ہٹتے جاتے یہانتک کہ بہت سے نامی سردار اس سے علیحدہ ہوگئے۔ غرض عیسائیوں نے کچھ فوج تو الصغیر کی مدد کو بھیجدی کہ اسے زغل سے لڑنے میں کام دیتی رہے اور بہت سے فوج تیار کرکے مسلمانوں کے علاقے فتح کرنے شروع کردئے چنانچہ ۸۸۹ھ ۱۴۸۴ء میں انہوں نے الورہ۔ قصر بنالہ اور سطانیل فتح کرلئے دوسری طرف زغل اور الصغیر میں غرناطہ کے قبضہ کی بابت لڑائیاں اور ایکدوسرے کی بربادی کی کوششیں ہوتی رہیں۔ غرناطہ کے گلی کوچوں میں خون کی ندیاں بہتی رہیں۔ عیسائیوں کی فتوحات سے گھبراکر زغل نے افریقیہ و مصر کے بادشاہوں کو لکھا کہ اسلام کی حمایت کرو مگر کسی نے خبر نہ لی۔ عیسائیوں نے لوشہ کا محاصرہ کیا شہر فتح ہونے ہی کو تھا کہ زغل نے غرناطہ سے کمک روانہ کردی

۸۹۰ھ ۱۴۸۵ء میں عیسائیوں نے کوئین۔ کرتامہ (قرطمہ) رُنده اور مربالہ فتح کرلئے اور شہر بلش مالقہ پر چڑھائی کردی اسوقت زغل کو اس کے امیروں مشیروں نے مجبور کیا کہ خود فوج لے جاکر بلش کو بچائے۔ زغل نے اپنے بھتیجے کو بہت کچھ دنیا کرکے سمجھایا کہ آپس کی مخالفت کو ترک کردے مگر وہ کسی طرح نہ مانا۔ مجبور زغل کو سواروں کا ایک دستہ لیکر بلش کے بچانے کے واسطے جانا پڑا۔ وہ رضوان کو ساتھ لیتا گیا۔ جس نے بلش پہنچنے سے پہلے مقلین کی چھاؤنی پر عیسائیوں کو مار مار کر بھگا دیا اور باقیماندہ بھاگ گئے۔

۸۹۱ھ ۱۴۸۶ء میں عیسائیوں نے لوشہ اور الورہ۔ زغرہ (شقرہ) اور برنوس فتح کرلئے۔ اسی سال الصغیر نے یہ دیکھکر کہ میدان خالی ہے۔ زغل بلش کی طرف عیسائیوں سے لڑنے گیا ہوا ہے تمام شہر غرناطہ اور نیز قصر الحمرا پر پورا پورا قبضہ کرلیا اور اکیلا غرناطہ کا بادشاہ بن گیا۔

(۲۱) محمد یازدہم (ابو عبداللہ الصغیر۔ دوبارہ) زغل مقلین پر عیسائیوں کو شکست دینے کے بعد بلش کا محاصرہ چھڑانے کو روانہ ہوا مگر شکست کھائی۔ اس کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ تھوڑی سی بچی ہوئی فوج کے ساتھ غرناطہ کی طرف آیا۔ راہ میں سنا کہ اب کے رفیق بھی الصغیر سے مل گئے۔ اور سب نے الصغیر کو غرناطہ کا بادشاہ بنا لیا ہے پھر بھی وہ غرناطہ کے دروازہ تک آیا۔ مگر لوگوں نے شہر کے پھاٹک بند کرلئے ناچار زغل اپنے بہنوئی سالم کے پاس وادی آش کو چلا گیا (۸۹۲ھ ۱۴۸۶ء)

اکتوبر ۸۹۲ھ ۱۴۸۷ء میں بلش مالقہ عیسائیوں نے فتح کرلیا۔ اور ۸۹۳ھ ۱۴۸۸ء میں بنتومہ اور مالقہ بھی فتح کرلئے اب صرف لبسطہ۔ المریہ بارقہ۔ انشکرب اور چند دیگر مقامات زغل کے پاس باقی رہ گئے۔ عیسائیوں کی غارتگری کے مقابلہ میں زغل اور سالم وادی آش سے اور یحییٰ المریہ سے نکل کر عیسائی علاقوں میں لوٹ مار مچاتے رہے۔ عیسائیوں نے المریہ پر چڑھائی کی۔ سالم اور یحییٰ نے مار کر ہٹا دیا اور زغل نے قلعہ سحیعب پر حملہ کرکے بہت سا مال غنیمت لیکر وادی آش کی طرف مراجعت کی

۸۹۳ھ ۱۴۸۸ء میں عیسائیوں نے بارہ۔ منتشقار اور ربلا والاحمر کو فتح کرکے طرنہ کا محاصرہ کرلیا مگر زغل نے ان کو شکست دیکر اپنی سرحد کے پار بھگا دیا اور اس ضلع کے تمام شہر جو عیسائیوں نے فتح کئے تھے واپس لے لئے۔ زغل نے انشکرب اور لبسطہ کے علاقوں میں بھی عیسائیوں کو بھاری شکستیں دیں جن میں بہت سے عیسائی اور ان کے نامی سردار مارے گئے۔

اب فرڈی نند نے الصغیر سے ایک خفیہ عہدنامہ کرلیا جسکی اطلاع سوا الصغیر اور عائشہ اور وزیر موسیٰ بن مالک کے اور کسی کو نہوئی۔ اس کی ایک شرط یہ تھی کہ جب فرڈی نند زغل کا علاقہ (المریہ۔ وادی آش اور لبسطہ) فتح کرلے تو الصغیر غرناطہ فرڈی نند کے حوالہ کردے اسکے بعد فرڈی نند غرناطہ اور ابو عبداللہ کا علاقہ الصغیر کے حوالہ کردیگا جہاں الصغیر فرڈی نند کی حمایت اور ماتحتی میں امن اور چین سے حکومت کرتا اور اسے اسکے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد دیتا رہیگا الصغیر نے اس اندیشہ سے کہ کہیں اس کا چچا زغل غرناطہ پر قبضہ نہ کرلے اس عہدنامہ پر دستخط کردئے اور یہ نہ سمجھا کہ آخر یہی عیسائی اس کا نوالہ کر جائینگے۔

زغل کو جب عہدنامہ کی خبر پہنچی اور معلوم ہوا کہ فرڈی نند بہ ہمراہی ۸۰ ہزار سوار و ۸۰ ہزار پیادہ و ۱۲ ہزار سوار لئے جیان میں اپنی فوج کا جائزہ لے کر لبسطہ کے محاصرہ کے لئے مقام قشتالہ تک آپہنچا ہے تو اپنے بھانجے یحییٰ کو ان معاملات کی خبر دی (سالم کا حال ہی میں انتقال ہوگیا تھا)

یحییٰ دس ہزار چیدہ جوان لیکر بسطہ کے بچانے کو روانہ ہوا اور عیسائیوں کے کیمپ پر حملہ کر کے سخت شکست دی بہت سے عیسائی مارے گئے مگر انہوں نے اپنا کیمپ نہ ہٹایا اور اس کے گرد خندقیں کھود کر محفوظ ہو گئے معمولی لڑائی ہوتی رہی ۔ اس طرح چھ مہینے گذر گئے تو یحییٰ نے زغل کو لکھا کہ مدد بھیجو ورنہ بسطہ ہاتھ سے جاتا ہے اسوقت زغل وادی آش میں تہا اس سے کمک ممکن نہ ہو سکی ناچار لکھا کہ جہاں تک ممکن ہو عمدہ شرائط پر شہر کو حوالہ کر دو پس یحییٰ عیسائیوں کے کیمپ میں چلا گیا ۔ فرڈی نند اور ازابلا اس سے کمال تعظیم و تکریم سے پیش آئے اور تملق اور تالیف قلوب کے برتاؤ سے اسکو یہ چالیا یہاں تک کہ یحییٰ نے وعدہ کر لیا کہ بغیر جنگ کے وادی آش اور المریہ بھی اپنے ماموں سے سمجھا بجھا کر دلوا دونگا ۔ اسپر خوش ہو کر فرڈی نند نے اسی وقت یحییٰ کو مرشانہ کا تمام علاقہ مع مضافات کے دیدیا بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ازابلا نے مخفی طور پر یحییٰ کو عیسائی بھی کر لیا تہا ۔ غرض یحییٰ وادی آش میں اپنے ماموں پاس آیا اور اپنے ماموں کو سمجھا بجھا کر فرڈی نند کے کیمپ میں لے آیا جو اب علاقہ المریہ میں آگیا تہا ۔ فرڈی نند نے زغل سے ایک عہدنامہ لکھوایا جس کی رو سے بسطہ ۔ المریہ اور وادی آش کے زرخیز علاقے تو لے لئے اور ان کے تبادلہ میں اندرآش ۔ وادی الخوارین کے علاقے اور نصف علاقہ ملاحہ کا زغل کو دیدیا جو زغل کے علاقوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ تہے یہ بھی قرار پایا کہ باشندوں کے جان و مال و املاک پر بدستور قائم رہیں گے صرف فرڈی نند کو اپنا بادشاہ تسلیم کر کے خراج دیتے رہینگے اس کے بعد طبرنہ ۔ ساروں ۔ النکب اور شلوبانیہ کے باشندوں نے بھی خونریزی سے بچنے کے لئے خود بخود عیسائیوں کی اطاعت قبول کر لی (محرم و صفر ۸۹۵ھ) زغل اندرآش میں تہوڑے ہی دنوں رہا تہا کہ وہاں کے باشندے اسکی جان کے لاگو ہو گئے ۔ بغاوت برپا کر دی وہ بھاگ کر فرڈی نند کے پاس آیا اور اپنے علاقہ کے بدلہ بادشاہ سے نقد روپیہ لیکر افریقیہ کو چلا گیا (۱۴۹۰ء)

غرناطہ میں جب وادی آش اور مریہ وغیرہ کے نکل جانیکی اور زغل کے مغلوب ہونیکی خبر پہنچی تو لوگ عبداللہ الصغیر کی جان کے لاگو ہو گئے ۔ اسکے محل کو گھیر لیا اور غدر مچا دیا ۔ شہر میں شر انگیزی و خون ہوا ۔ الصغیر کو طرفداروں نے عیسائیوں کو لکھکر اپنی کمک پر بلا لیا ۔ فرڈی نند کی فوج غرناطہ کے میدان میں آگئی ۔ اسوقت لوگوں نے باہمی تنازع سے دستبرداری اختیار کی اور شہر کے بچانیکی تدبیریں کرنے لگے ۔

اب فرڈی نند نے الصغیر کو لکھا کہ ہم نے بسطہ ۔ المریہ اور وادی آش لے لیا ہے حسب وعدہ غرناطہ ہمارے حوالہ کر دو ۔ ابوعبداللہ نے عذر کیا کہ مجھے تو انکار نہیں مگر شہر کے با اقتدار امیر مجھے ایسا نہیں کرنے دیتے ۔ فرڈی نند تو بہانہ ڈہونڈتا ہی تہا ۔ انکار کرتے ہی اسنے غرناطہ کے زرخیز علاقہ کو تلوار اور آگ سے برباد کر دیا ۔ مرج غرناطہ کو برباد کر کے سردی کے سبب قرطبہ کی طرف مراجعت کر گیا اب مرنے یا مارنے کا مسئلہ پیش آیا ۔ عربوں نے موسیٰ بن ابی الغسان کی ماتحتی میں جو نہایت بہادر سپہسالار تھا جنگ کی تیاری کی جسکی تقریر سے بزدل ابوعبداللہ الصغیر کے دل میں بھی کسی قدر جوش پیدا ہو گیا تہا ۔ ایک دفعہ اور ارادہ کر لیا کہ دشمن کے ملک میں جہاد کریں جس سے غالباً غرض یہ تہی کہ دشمن کو اپنے ملک کی پڑ جائے گی تو اسلامی علاقوں سے نکل جائیگا ۔ الصغیر نے علما سے کہہ کر جہاد کا فتوی اور اعلان کرا دیا ۔ حق یہ ہے کہ مسلمانوں نے جہاد کر کے بعض سرحدی قلعے عیسائیوں کے فتح کر بھی لئے مگر ۸۹۶ھ کا موسم بہار شروع ہوتے ہی فرڈی نند پھر غرناطہ کے مضافات میں آ دہمکا ۔ اسوقت اس کے ساتھ چالیس ہزار پیادہ اور دس ہزار سوار تہے اس فوج سے اسنے از سر نو بربادی کے سامان شروع کر دیئے فصلیں اور میوہ دار درخت غارت کر ڈالے ۔ گاؤں کو جلا کر خاکستر بنا دیا بہت سے بیکس باشندے قتل کر دئے گئے بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور باقیوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم توڑے گئے غرض عیسائی اندلس کے اس آخری تہذیبی مرکز کو زیادہ ہی زیادہ شکنجہ میں کستے چلے گئے ۔ مضافات کے حیران و پریشان باشندوں نے غرناطہ کی فصیل کے اندر پناہ لی یہ لوگ دس برس سے دشمنوں سے ایک ایک قدم زمین پر خون بہاتے رہے تہے ۔ شکست یافتہ کے اصول پر کاربند رہے تہے مگر اب ان کے پاس سوائے شہر غرناطہ کے کچھ نہیں ہے موت کا نقشہ ان کی آنکہوں میں کھنچا ہوا ہے آخر سخت مایوسی کی حالت میں شہر کے دروازے بند کر کے ہو بیٹھے ۔ بچاؤ کی تدبیریں کی گئیں اور کچھ عرصہ تک بڑی خوبی اور دلیری سے ان پر شہر کا مدار رہا ابھی تک دار الخلافہ سے البشارات تک کا راستہ بند نہیں ہوا تہا اور محصور ہو گئے واسطے رسد برابر اطلاع سیرا نیوادا جبل شلیر سے چلی آتی تہی ۔ خود موسیٰ ابن ابی الغسان شہر سے نکل نکل کر

شدید حملے کرکے دشمن کی مدافعت کرتا رہا۔ ایک سے ایک کی لڑائی میں جو اہل کاسٹیل کی چھاؤنی کے سامنے روز ہوا کرتی تھی شاذ ہی ایسا ہوتا تھا کہ مسلمان بہادروں نے اپنے عیسائی حریفوں کو مار نہ لیا ہو۔ جب ان لڑائیوں میں فرڈی نند کے عمدہ سے عمدہ نائٹ (بہادر) مارے گئے تو اس نے ٹھان لیا کہ محاصرہ کو ناکہ بندی سے بدل دے اور مسلمانوں کو بھوکا مار کر مطیع کرے (محرم ۸۹۷ھ نومبر ۱۴۹۱ء) فصیل کے باہر چپہ چپہ زمین دشمن کے قبضہ میں آگئی۔ تمام راستے بند کر دئے گئے محصورین کے لئے رسد کا آنا ناممکن ہو گیا۔ صفر تک یہ نوبت پہنچ گئی کہ لوگ برداشت نہ کرسکے۔ تنگ آمد بجنگ آمد۔ محاصرہ توڑنے کی کوشش کی گئی مگر غرناطہ کے پیادے فاقہ اور کمزوری کی سبب سے کامیاب نہ ہوسکے آخر جب ہونٹوں پر دم آگیا تو ناچار سفیر شرائط صلح مقرر کرنے کے لئے بھیجے اور شہر کو حوالہ کر دینے کی ٹھہرائی چنانچہ صفر ۸۹۷ھ دسمبر ۱۴۹۱ء میں لمبی چوڑی بحث کے بعد یہ شرائط قرار پائیں (۱) اگر دو ماہ تک عرب خشکی یا تری کی راہ سے قلاس نہ ہوسکے اور کوئی امداد نہ آئی تو شہر غرناطہ عیسائیوں کے حوالہ کر دیا جائے گا (۲) بادشاہ۔ اس کے جرنیل اور وزیر اور شیوخ نیز تمام رعایا کے کاسٹیل کے بادشاہ اور ملکہ کی اطاعت قبول کریں اور یہ کہ ابو عبداللہ الصغیر کو البشارات میں جاگیر مل جائے گی (۳) مسلمان ہر کہ و مہ کو جان کی پوری پوری امان دی جاویگی۔ ان کی آزادی قایم رہے گی اپنے مال و متاع ہتھیاروں اور گھوڑوں پر بدستور قابض ہیں گے (۴) مسلمانوں کو اختیار ہوگا کہ اپنے مذہبی فرائض بغیر کسی روک ٹوک کے بآزادی تمام عمل میں لائیں (۵) ان کی مسجدوں اور دیگر مذہبی عمارات کو ہاتھ نہیں لگایا جائے گا۔ (۶) موذن کو اذان دینے میں نہیں ستایا جائیگا (۷) مسلمانوں کے رسم و رواج اوضاع و اطوار۔ عادات زبان اور لباس میں مداخلت نہیں کی جائیگی بدستور رہیں گے (۸) انہی کے مجسٹریٹ ان کے قانون کے موافق ان کے مقدمات کا فیصلہ کریں گے (۹) اگر مخاصمین میں ایک مسلمان اور ایک عیسائی ہوگا تو عیسائی اور مسلمان مجسٹریٹ مل کر فیصلہ کرینگے (۱۰) سوا ان ٹیکسوں کے جو مسلمان اپنے بادشاہوں کو دیا کرتے تھے کوئی جدید ٹیکس نہیں لگایا جائے گا (۱۱) کوئی عیسائی کسی مسلمان کے گھر میں بزور نہیں گھس سکیگا یا کسی اور طرح کسی مسلمان کی بے عزتی نہیں کرسکیگا (۱۲) تمام مسلمان قیدی رہا کر دئے جائیں گے (۱۳) جو مسلمان افریقہ چلا جانا چاہیں ان کو ایک میعاد مقررہ کے اندر چلے جانے کی اجازت دیجائیگی اور کاسٹیل کے جہازات انکو اسطرح پہنچا دینگے کہ سوائے کرایہ کے اور کچھ نہ لینگے۔ اور اس میعاد کے ختم ہو جانے کے بعد بھی کسی مسلمان کو جانے سے نہ روکا جائیگا بشرطیکہ علاوہ کرایہ کے اس مال کا دسواں حصہ بھی ادا کرے جو وہ لیجا رہا ہے (۱۴) کسی کو دوسرے کے جرم میں سزا یا عقوبت نہیں دیجائیگی (۱۵) اگر کوئی عیسائی اسلام قبول کرے گا تو اسے جبراً پہلے مذہب میں نہ لایا جائے گا۔ (۱۶) اگر کوئی مسلمان عیسائی ہونا چاہیگا تو اسے غور و فکر کرنے کے لئے چند دنوں کا موقعہ دیا جائے گا۔ اس میعاد کے ختم ہوجانے کے بعد عیسائی اور مسلمان جج اس سے تبدیل مذہب پر جرح کرینگے اور اگر اس جرح کے بعد بھی وہ تبدیلی مذہب یعنی عیسائی ہو جانے پر تلا رہے گا تو اسکو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے گا (۱۷) کسی مسلمان پر عیسائی سپاہی تعینات نہ کیا جائیگا نہ اس کی مرضی کے خلاف اس کے گھر سے لیجا سکیگا (۱۸) اگر کوئی مسلمان عیسائیوں کے ملک میں سفر کرتا یا سکونت رکھتا ہوا پایا گیا تو اس کی جان و مال کی پوری حفاظت کیجائیگی اور کوئی تمیزی نشان جیسا کہ یہودیوں کے لگایا جاتا ہے مسلمانوں کے نہیں لگایا جائیگا نہ کوئی علامت رکھنے پر مجبور کیا جائیگا صرف موسیٰ نے جو الگی شہرت سے مخالفت کی اس نے مسلمانوں سے کہا کہ عیسائیوں کے دھوکہ اور دغابازی کے جھوٹے وعدوں پر نہ جاؤ وہ بڑے بے ایمان ہیں ایکدفعہ ہمت کر جاؤ محاصرہ توڑ کر نکل جاؤ۔ غلامی کی ننگ و تکلیف سے مر جانا بدرجہا بہتر ہے۔ دشمن سخت اذیت پہنچائیگا گھروں کو لوٹے گا۔ ہماری بہو بیٹیوں کی بے آبروئی کریگا مسجدوں کو خراب کریگا مختصر یہ کہ ظلم و تعدی بے انصافی اور تعصب سے پالا پڑیگا جب موسیٰ کی تقریر کا کچھ اثر نہ ہوا تو اس نے اپنے ہموطنوں کو مجلس میں جمع ہوئے حقارت اور غصہ کی نظر کر دیکھا اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور البیرہ کے دروازہ سے شہر سے نکل گیا۔ دس عیسائی بہادروں نے اس کو روکا وہ ان سے لڑا کئی کو قتل کیا آخر گھوڑا مارا گیا تو پیدل لڑتا رہا جب زخموں سے چور ہو گیا تو دریا میں کود پڑا اور غرق ہو گیا۔

اہل غرناطہ نے مصر اور روم کے بادشاہوں کی طرف مدد کے واسطے قاصد روانہ کئے مگر میعاد مقررہ گذر گئی اور کوئی مدد نہ پہنچی آئی اتنا

۲ ربیع الاول ۸۹۷ھ مطابق ۲ جنوری ۱۴۹۲ء کو اہل کاسٹیل نے غرناطہ پر قبضہ کرلیا اور اسطرح غرناطہ فتح ہوتے ہی اس جزیرہ نما سے ہمیشہ ہمیش کو علوم و فنون بھی رخصت ہوگئے۔

ابوعبداللہ اپنے خاندان کو لیکر علاقہ البشارات کی طرف روانہ ہوا۔ جو اس کی سکونت کیلئے مقرر ہوا۔ البشارات کے شہر اندرش میں تھوڑے ہی دنوں رہا تھا کہ فرڈی نند نے اسکو اپنی سلطنت کے لئے موجب خطرہ سمجھکر افریقہ کی طرف جلا وطن کردیا وہ فاس میں جاکر مقیم ہوگیا یہاں تک کہ ۹۴۰ھ میں مرگیا اسکے دو بیٹے تھے ایک یوسف دوسرا احمد جن کی اولاد سے سترہویں صدی میں بھی مقری مصنف نفح الطیب کی ملاقات ہوئی تھی جن کی افلاس اس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ مسجد کی روٹیوں پر گذارہ کرتے تھے مسلمانوں کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا اس کی شرائط پر نہ تو پارسا فرڈی نند ہی قائم رہا۔ نہ دیندار ملکہ ازابلا۔ موسیٰ کی پیشین گوئی پوری ہونی شروع ہوئی مسلمانوں کو ہر طرح سے ذلیل و خوار کیا جاتا اور ستایا جاتا ان کے قوانین اور ان کے مذہب کو ممنوع قرار دیا گیا ان میں سے بہتوں کو جبراً عیسائی بنایا گیا مسلمانوں کو ان کی دغابازی اور بدایمانی پر بڑا غصہ آیا اور البیازین کے مسلمانوں نے علم بغاوت بلند کردیا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیوں نے مظالم میں اور بھی اضافہ کردیا۔ ۹۰۴ھ ۱۴۹۹ء میں متعصب کارڈینل زمینیز نے عقائد اسلام پر قائم رہنے والوں کے لئے عام طور پر ظلم و عقوبت کا حکم دیدیا مسلمانوں سے کہا گیا کہ عیسائی ہو یا جان سے ہاتھ اٹھاؤ۔ پس بعض تو عیسائی ہوگئے اور زیادہ تر اپنے مذہب پر قائم رہے اور کوہستان البشارات کی طرف چلے گئے یہاں بھی قصائی جا پہنچے اور ان پر حملہ کیا صرف مردوں ہی کو قتل نہیں کیا بلکہ ایک مسجد کو جس میں ایک بڑے ضلع کی عورتوں اور بچوں نے پناہ لی تھی بارود سے اڑا دیا۔ مسلمان باوجود قلت تعداد کے مردانگی سے مقابلہ کرتے رہے اور ۱۵۰۱ء میں جبال بلالنسہ میں انہوں نے ایک فتح حاصل کرلی اس فتح سے نتیجے یہ کہ مسلمانوں کو مراکش، مصر اور روم کی طرف چلے جانے کا موقع ملگیا مگر ان کا تمام مال اور زمین عیسائی بادشاہ اور ملکہ نے چھین لیا۔ اب جو رہ گئے ان کی بھی تعداد بیشمار تھی ان کو بزور شمشیر عیسائی بنایا گیا۔ مگر یہ لوگ دل میں مسلمان ہی رہے پوشیدہ طور پر خدا کی عبادت کرتے مقررہ وقتوں پر وضو کرتے اور نمازیں پڑھتے تھے۔ پادری کی نظر سے اوجھل ہوتے ہی اس پانی کو جس سے اصطباغ دیا جاتا دھو ڈالتے تھے۔ عیسائیوں کی طرح گرجا میں نکاح ہونے کے بعد گھر آتے تو از سر نو شریعت اسلام کی مطابق نکاح کرتے تھے جوں جوں دن گذرتے گئے عیسائیوں کی بیرحمی میں زیادتی ہوتی چلی گئی ان پر تمام عیسائیوں کی بڑی نگرانی کی جاتی۔ اگر کسی پر ذرا بھی شبہ ہو جاتا تو بیچارہ کو زندہ آگ میں جلا دیا جاتا۔ غرناطہ۔ اشبیلیہ اور قرطبہ میں آگ کے شعلے ہمیشہ بلند رہتے۔ روزمرہ مرد۔ عورتیں بچے ان میں زندہ ہی ڈالدئے جاتے بغاوت کے اندیشہ سے ہتھیاروں اور ہر تیز اوزار کی ان کو ممانعت کردی گئی یہاں تک کہ چھوٹا سا چاقو رکھنا بھی جرم میں داخل تھا۔ مسلمانوں کی اس ملک میں جہاں وہ آٹھ سو برس حکومت کرچکے تھے آخر یہ نوبت پہنچگئی۔ ۱۵۶۶ء میں ان مظالم پر بھی بس نہ کرکے عیسائی مسلمانوں کی بیخ کنی اور انکے عظیم الشان وجود کے مٹا دینے کے درپے ہوگئے اس زمانہ میں جنونی فلپ ثانی سپین کے تخت پر حکمرانی کررہا تھا غرناطہ کے لاٹ پادری نے بادشاہ سے فرمان صادر کرایا کہ عرب ایک دن کے اندر ہی اپنی زبان۔ اپنی رسومات اپنے اطوار غرضکہ اپنے ہر قومی آئین کو ترک کردیں۔ عیسائیوں کی سی ٹوپیاں اور پتلونیں پہنا کریں نہانا چھوڑ دیں اپنے فاتحوں کی طرح میلے کچیلے رہا کریں۔ اپنی عادات و رسوم بلکہ نام تک ترک کردیں۔ ہسپانی زبان بولا کریں سپین والوں کے سے برتاوے اختیار کریں اور اپنے نام بدلکر سپین والوں کے سے نام رکھیں۔ یہ عام قومی تنزل اور حقوق کی محرومی بنی منصور اور بنی سراج کی اولاد کسطرح برداشت کرسکتی تھی۔ مایوس ہوکر بغاوت پر کمر باندھی۔ جان دینے کو تیار ہوگئے تین برس کی متواتر لڑائی کے بعد ۱۵۷۱ء میں اس بغاوت کو قتل عام اور غارتگری کے ذریعہ سے فرو کیا گیا مرد عورتیں اور بچے سب قتل کئے گئے اور البشارات وادی مینا کا نمونہ بنا دئے گئے جن بیچاروں نے غاروں میں پناہ لی انکو دھوئیں سے ہلاک کردیا گیا اب بھی بلنسیہ اور مرسیہ میں بہت سے مسلمان باقی رہ گئے اور بہت سے ایسے تھے جو ظاہر میں عیسائی اور باطن میں مسلمان تھے۔

لہ جو مسلمان عیسائی بنائے گئے موریسکو کے نام سے موسوم کئے گئے

فلپ سوم کو جو فلپ دوم کے بعد تخت نشین ہوا تھا یہ بات معلوم ہوئی تو اُس نے سنہ ۱۶۱۰ء میں ۵ لاکھ سے زیادہ بروایتے دس لاکھ بے گناہ مسلمانوں کو زبردستی افریقہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔ بغیر کسی آسرے کے ساحلوں پر اتار دیا جو ملک کے اندرونی حصوں میں رہتے تھے جن کی تعداد دو لاکھ سے کم نہ تھی ان کو بیرحمی سے سپین کی سرحد پار فرانس کی طرف نکال دیا ان میں سے بہت سے تو راہ کی سختیوں سے راستہ ہی میں راہی ملک بقا ہوئے جو بچے وہ مرتے کھپتے جہازوں میں سوار ہو اسلامی ممالک میں چلے گئے۔ فتح غرناطہ سے فلپ سوم کے عہد تک ۳۰ لاکھ مسلمان سپین سے نکالے گئے یہاں تک کہ سپین میں ایک مسلمان بھی باقی نہ رہا۔

اس طرح سپین کی سرزمین سے اس بہادر شجاع دانا اور اعلیٰ درجہ کی مہذب قوم کا نام و نشان مٹ گیا۔ جن کی مستعد جانفشانی نے اس جزیرہ نما میں دوبارہ جان ڈال دی تھی جو قوم گوتھ (قوط) کی سستی اور مغروری سے مردہ اور بنجر پڑا ہوا تھا جس نے اندلس کو فردوس کا نمونہ بنا دیا تھا اور علم کی مشعل روشن کر کے جہالت کی تاریکی کو کافور کر دیا تھا جبکہ چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا تھا۔ جس نے ترقی و تہذیب پھیلائی تھی صنعت و حرفت و تجارت کو فروغ دیا تھا۔ شہسواری (شہسواری و بہادری) کی اور مختصر یہ کہ جس نے جدید یورپ کی ترقی کی بنیاد ڈالی تھی۔ مورخ کانڈی جو سپین کا عیسائی باشندہ تھا لکھتا ہے جن ملکوں پر مسلمانوں کی وجود آسمان ترقی و تہذیب کے آفتاب و مہتاب چمکتے رہتے تھے وہ اسی تاریکی ذات پر احاطہ کر لیا۔ قدرت نہیں بدلی ہے وہ تو اسی طرح شگفتہ اور متبسم ہے۔ مگر لوگ اور ان کا مذہب بدل گیا ہے۔ بعض ٹوٹی پھوٹی یادگاریں اب تک ان کھنڈروں میں نمایاں ہیں جو ویرانہ میں پڑی ہوئی ہیں مگر ان ٹھنڈے کھنڈروں کی یادگاروں میں سے یہ آواز نکلتی ہے کہ عظمت و شوکت ان عربوں کی تھی جو مغلوب ہو گئے۔ تباہی اور مصیبت فتحمند ہسپانیہ والوں کے لئے ہے۔ غرض جب سے ہسپانیہ کے بے نصیب عرب نکالے گئے ہسپانیہ سے ہر قسم کی ترقی معدوم ہو کر نکبت اور افلاس نے اپنا گھر بنا لیا۔ سلطنت غرناطہ کی بربادی سے اسلام کا نام ممالک ہسپانیہ سے بالکل مٹ گیا جہاں بڑے بڑے محدثین و فقہاء اور ارباب کمال گذرے ہیں اور سینکڑوں معابد و مقابر خانقاہیں اور نامی عمارات اہل اسلام کی تھیں وہاں اب ایک مسلمان نام کو نہیں۔ تمام مساجد شکستہ ہو گئیں یا گرجا بنا لی گئیں ہیں انجام مسلمانوں کی وہ نہایت عظیم الشان اور بے نظیر عمارتیں الزہرا اور الحمرا کا ہوا جو اب عیسائیوں کے گرجا ہیں مگر ہسپانیہ میں عربوں کے دو ایسے نشان اب تک موجود ہیں ایک یہ کہ ان کی زبان میں اب تک بہت سے عربی الفاظ۔ دوسرے یہ کہ اندلس کے اکثر علاقوں کی عورتیں مثل عرب عورتوں کے بغیر نقاب باہر نہیں نکلتیں۔ ہسپانیہ کے جلا وطن زیادہ تر الجیریا (الجزائر) اور مراکش میں جا کر بسے یہاں ہو کر انہوں نے اس طرح انتقام لیا کہ جو جہاز عیسائیوں کا پاتے لوٹ لیتے۔ اس انتقام میں انہوں نے کسی عیسائی سلطنت کا استثنا نہیں کیا۔ عیسائیوں کو اتنا مجبور رکھا کہ بحیرہ روم میں کوئی جہاز بغیر ٹیکس ادا کئے گذر نہیں سکتا تھا ان بہتین بحری قزاقوں کے بعض کارنامے آگے تاریخ الجزائر میں لکھے جائیں گے۔

باب دوم۔ تاریخ ممالک بربر

بربر ان تمام ممالک کا نام ہے جو مصر کے مغرب سے بحر ظلمات تک اور بحیرہ روم سے صحرائے اعظم تک پھیلے ہوئے ہیں ان میں یہ ملک شامل ہیں (۱) طرابلس مصر کے مغرب میں (۲) تونس طرابلس کے مغرب میں (۳) الجزائر تونس کے مغرب میں (۴) مراکش الجزائر کے مغرب میں صدر اسلام میں یہ تمام ملک بلاد المغرب کے نام سے مشہور تھا اور اہل عرب نے دار الخلافہ سے قرب و بعد ہونے کے لحاظ سے اس کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا (۱) مملکت افریقیہ جسے مغرب ادنیٰ بھی کہتے تھے اس میں طرابلس اور تونس شامل تھے اس کا پایہ تخت قیروان تھا طرابلس کا شرقی حصہ برقہ مصر میں شامل تھا (۲) مغرب الاوسط اس میں ملک الجزائر اور جزائر مغربہ شامل تھے اس کا دار الحکومت تلمسان تھا (۳) مغرب الاقصیٰ یعنی مملکت مراکش اس کا دار الحکومت سلجماسہ تھا عرب لوگ الجزائر اور مراکش کو بر العدوہ بھی کہتے تھے کیونکہ ان ملکوں کی فوج گاہ بگاہ اندلس جایا کرتے تھے اور یہی اس کی گذرگاہ تھی تاریخی حالات شروع کرنے سے پیشتر ہم ایک جدول ان ممالک بربر کے مشہور مقامات دکھاتے ہیں ساتھ ہی

ملک	علاقہ	مشہور مقامات
		صقلیہ کے اور اطالیہ کے ان حصوں کے جو ایک زمانہ میں سلطنت تونس میں شامل تھے
[illegible]	ساحلی	(شمالی) ملیلہ ـ علاقہ ریف ـ نکور ـ غمارہ ـ تطوان ـ سبتہ ـ قصر مصمودہ ـ طنجہ ـ مدرعہ ـ ولیلی ـ (مغربی) اصیلا ـ العرائش ـ قصر کبیر ـ الزرقہ ـ مہدیہ ـ سلا یا سالی ـ رباط ـ علاقہ تمسنا ـ منصوریہ ـ دار البیدا ـ ازمور ـ مزاغان ـ [illegible] ـ سفاد وریا صویرہ ـ اغادیر ـ اقنی یا سنتا کروز ـ احاکا
	شمالی	و ترغہ ـ تازہ ـ [illegible] ـ وزان ـ بصرہ یا جر النسر ـ فاس ـ مرغہ ـ صفورہ ـ مکناسہ ـ شالہ ـ تزرغہ ـ تدلہ ـ مرشانہ
	جنوبی	قلعہ تاسول ـ [illegible] ـ مراکش ـ [illegible] ـ [illegible] یا تافیلالت ـ درعہ ـ سلجماسہ ـ اغمات ـ تارودنت ـ علاقہ سوس الاقصیٰ ـ سوادہ ـ عکیم
[illegible]	[illegible]	برج القالہ ـ عنابہ (بونہ) ـ [illegible] ـ جیجل ـ بجایہ ـ تیزی وزو ـ دلس ـ مدیہ ـ الجزائر یا جزائر بنی مزغنہ ـ شرشال (جرجل) ملیانہ یا عش ـ مستغانم ـ ارزیو ـ [illegible] وہران (اوران) ـ جامع الغزوات (نمرس)
	[illegible]	قسنطینیہ ـ کونسٹنٹائن ـ سکیکدہ (فلیپ ویل) ـ سیلہ ـ قالمہ ـ سوق اہراس ـ تبسہ ـ قویز یا قسطیلہ ـ سطیف ـ جیجل ـ باطنہ ـ قلعہ بنی حماد ـ مسیلہ ـ بسکرہ یا زاب ـ تقرت (توگرت) ـ علاقہ جبل اوراس ـ علاقہ بلاد الجرید
	الجزائر	الجزائر (الجیرز) ـ بلیدہ ـ ثنیۃ الاحد ـ بوغار ـ جلفہ ـ اغواط ـ ورقلہ ـ سلیانہ ـ تیجہ ـ اربعہ ـ مازونہ
	وہران	وہران (اوران) ـ معسکر (مسکرہ) ـ تلمسان ـ سیسلی ـ فرندہ ـ تاہرت ـ تیارت
[illegible]	ساحلی	(مشرقی) قطانہ ـ قابس ـ محرص ـ سفاقس ـ طبنش ـ الجامع ـ سلاطہ ـ مہدیہ ـ زویلہ ـ منستیر ـ سوسہ ـ جبل تاقلیبہ ـ جزیرہ جربہ (شمالی) راس الدار (بون) ـ قرطاجنہ (کارتھیج) ـ تونس ـ مرسیٰ ـ قرنہ ـ بنزرت (بائزرٹا) ـ باجہ ـ طبرقہ ـ مرت
	شمالی	تستور ـ باجہ ـ بنزرت ـ کاف ـ زغوان ـ قیروان ـ مہابہ ـ منستیر ـ مارقادہ ـ سبیبہ ـ سبیطلہ ـ فریانہ ـ قفصہ ـ قلعہ ـ
	جنوبی	نفطہ ـ حامہ ـ قابس ـ قرباط ـ سلوقیہ
[illegible]	[illegible]	(مشرقی ساحل) مسینی ـ کستانہ ـ (کتیبہ) ـ نیسی ـ کلاتی ـ پانام ـ طرمینہ ـ قطانیہ ـ سرقوسہ (سیرکیوز) ـ قطلانو ـ کشالانو ـ منظو (نوٹو) (شمالی) طرمینی ـ بلرم (پلرمو) ـ (مغربی ساحل) طرابنہ (ٹرپنی) ـ مرسالہ (جنوبی) مازر (مزارا) ـ جرجنت (علاقہ مشرقی میں) سطرنہ ـ بیٹرنہ ـ مشانہ ـ میلو ـ لینیتی ـ ساپلی ـ رغوس (ریگوسا) (علاقہ وسطی میں) قصریانہ (کیسٹرو جیوونا) ـ قلات ابو ثور (کلاٹہ ـ ثورہ) (علاقہ غربی میں) قصر الحدید (کیسٹرو نووو) ـ قلعہ بلوط (کلاٹہ بلوٹہ)
	[illegible]	(قلوریہ یعنی کیلیبریا میں) قلوریلو (ریجیو) ـ جراجہ ـ بیگا (راوشہ ـ لشونین) ـ اذرنت (اوٹرانٹو) تارنت (ٹارنٹو) (مغربی ساحل پر) علاقہ کمپینیا میں (نابولی (نیپلز) سلرنو ـ بنی وسنقو ـ قیرہ (کیپوآ) فندی ـ گیتا ـ روما الکبری (روما) (ٹسکنی میں) لیکہ (لکا) ـ بیشہ (پیسا) (جنوہ میں) جنوہ ـ علاقہ انجرہ (لومبرڈی) شمال مشرقی ساحل پر بندقیہ (وینس)
	طرابلس	طرابلس (ٹریپولی) ـ بارہ ـ مصراتہ ـ مرزہ ـ مزدہ ـ تیاست ـ تمار
	برقہ	مرایا ـ ابوہبہ ـ ورشہ ـ بنغازی ـ [illegible] ـ اجدابیہ ـ زیلہ ـ جدیدیہ ـ سوسہ
	فزان	سکند ـ زغان ـ شیاطی ـ جرمہ ـ زویلہ ـ مرزق ـ [illegible]

دریا (۱) مراکش میں ملویہ ـ سبو اور اسکا معاون ورغہ ـ ذقرق ـ شرات ـ سبلہ ـ تنسیفت ـ سوس ـ اساکا ـ

(۲) الجزائر میں تافنا ـ شلیف ـ یسا ـ ادو ساز ـ (۳) تونس میں قصتہ ـ مجردہ ـ

پہاڑ کوہستان اطلس جسکو جبل درن بھی کہتے ہیں تمام ممالک بربر میں پھیلا ہوا ہے اس کا جو حصہ الجزائر کے مشرقی حصہ میں پھیلا ہوا ہے اسکو جبل اوراس اور جو مغربی حصہ میں ہے جبل داسو کہلاتا ہے نیز ہم ممالک بربر کی قدیم تاریخ مختصر بیان کرتے ہیں ـ

مسیح سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے حضرت موسیٰ کے زمانہ میں فینیقیہ کے لوگوں نے اس ملک کو دریافت کرلیا تھا اور سنہ ۸۲۵ قبل مسیح میں شہر قرطاجنہ (کارتیج) کو آباد کیا تھا رفتہ رفتہ قرطاجنہ ترقی کرکے رومۃ الکبریٰ کا رقیب بن گیا سنہ ۱۴۶ قبل مسیح میں رومیوں نے قرطاجنہ اور تمام شمالی افریقہ پر سوا مصر کے قبضہ کرلیا۔ سنہ ۴۲۹ء میں اسپین کی طرف سے قوم فنڈال (وینڈال) نے ممالک بربر میں آکر اپنی حکومت قائم کرلی مگر سنہ ۵۳۳ء میں قسطنطنیہ کے رومیوں نے جنکو مسلمان مورخین یونانی لکھتے ہیں مصر اور ان تمام ممالک پر اپنا تسلط جمالیا سنہ ۱۵۵۰ء سے سلاطین ترکی نے ان تمام ممالک کو ... جب ان اطراف میں اہل عرب کی قوت کمزور ہوگئی تو انہوں نے اپنے اوپر عیسائی دشمنوں کا زور دیکھکر عثمانی ترکوں سے مدد لیکر اپنے تئیں ان کی حمایت میں کرلیا سوا مراقش کے جو آزاد رہا انیسویں صدی عیسوی میں جب ترکوں کی سلطنت کمزور ہوگئی تو فرانسیسیوں نے ان ممالک کو اپنے زیر اثر کرلیا سوا طرابلس کے جو سنہ ۱۹۱۲ء سے اطالیہ کے زیر اثر ہے

اسلام سے پہلے اہل بربر کا مذہب آتش پرستی تھا اور بعض نے فاتح اقوام کا مذہب اختیار کیا ہوا تھا بنی اسرائیل کی شوکت کے زمانہ میں بہت سے یہودی ہوگئے تھے اور ان کا سلطان بھی یہودی تھا۔ مگر جب سلطان ادریس اعظم کا تسلط اس ملک میں ہوا اس نے اطراف ملک سے اسلام کے سوا اور مذاہب کا رہا سہا اثر بالکل زائل اور محو کردیا۔ اہل بربر کے سات قبیلے بہت مشہور ہیں۔ غمارہ۔ ہوارہ۔ زناتہ۔ صنہاجہ۔ مصمودہ۔ ازداجہ۔ [illegible] عجیسہ کتامہ۔ اوربہ۔ لمطہ۔ سکورہ۔ کزولہ۔ یہ اصل میں ایشیا اور غالباً فلسطین کے باشندے تھے۔ نہایت تند مزاج۔ فتنہ پرداز اور گمراہی کی طرف آسانی سے مائل ہوجانے والے پہلے وہ مسلمان ہوگئے پھر اسکے بعد ایک شخص کی تعلیم سے ان میں بہت سے خارجی ہوگئے۔ امیر علی لکھتے ہیں کہ یہ لوگ سام بن نوح کی نسل سے تھے اور حمیر اور مضر کی نسل سے ہونے کے مدعی اور مثل اہل عرب کے آزادی کے دلدادہ تھے۔

حضرت عمرؓ کے عہد میں مصر اور اسکندریہ فتح کرنے کے بعد عمرو عاص نے برقہ۔ طرابلس اور صبرہ کو فتح کیا حضرت عثمانؓ کے عہد میں مصر کے گورنر عبداللہ بن ابی سرح نے سنہ ۲۶ھ میں افریقیہ (تونس) پر حملہ کیا اہل افریقیہ نے اداء خراج کی شرط پر صلح کرلی۔ سنہ ۳۳ھ میں عبداللہ بن ابی سرح اور عقبہ بن نافع حاکم برقہ طرابلس کی نواح میں رومیوں کی فوج کو شکست دیتے ہوئے افریقیہ میں گھس گئے اور جرجیر (گریگوریس) کو جو ہرقل کی طرف سے اس تمام علاقہ کا گورنر تھا جو طرابلس اور طنجہ کے درمیان واقع ہے اسکے دارالحکومت سبیطلہ کے قریب شکست دی جرجیر مارا گیا اور اہل افریقیہ نے مجبور ہوکر ۲۵ لاکھ دینار تاوان جنگ دیکر صلح کرلی اور تین قنطار سونا دینا کرکے ملک خالی کردینے کی درخواست کی مسلمان روپیہ لیکر سوا برس کے قیام کے بعد سنہ ۲۸ھ میں واپس گئے سنہ ۴۵ھ میں معاویہ نے اپنے مصر کے عامل معاویہ بن حدیج کو ملک مغرب کا گورنر بناکر بھیجا اور انہوں نے جنگ کرکے رومیوں کو مغلوب اور ملک مغرب کو فتح کرلیا ملک صقلیہ پر بھی حملہ کرکے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور وہاں سے واپس ہوکر بنزرت فتح کرلیا سنہ ۵۰ھ میں معاویہ نے عقبہ بن نافع فہری کو افریقیہ کی گورنری عطا کی اب تک اہل بربر کی یہ کیفیت تھی کہ جب اسلامی سپاہ کو اپنے ملک کو وارد دیکھتے مسلمان بن جاتے اور جب مسلمان انکے ملک سے چلے جاتے مرتد ہوجاتے تھے عقبہ دس ہزار فوج سے بھیجا گیا تھا تین لاکھ رومی سپاہ سے اسکا مقابلہ ہوا عقبہ نے شکست دی اور اسی ہزار رومی گرفتار کئے عقبہ نے سنہ ۵۰ھ سے سنہ ۵۵ھ تک یا پانچ سال میں قیروان کا مضبوط و مستحکم شہر تعمیر کرکے دارالحکومت بنایا سنہ ۵۵ھ میں معاویہ نے مصر اور افریقیہ دونوں کی حکومت مسلمہ بن مخلد کی سپرد کی جسنے اپنے آزاد کردہ غلام ابوالمہاجر کو افریقیہ کی گورنری پر مامور کیا اسنے بربریوں کے سردار کسیلہ کو تلمسان کے اطراف میں شکست دیکر گرفتار کرلیا کسیلہ مسلمان ہوگیا ابوالمہاجر نے اسے اپنا رفیق بنالیا سنہ ۶۲ھ میں یزید بن معاویہ نے ابوالمہاجر کو معزول کرکے پھر عقبہ بن نافع کو افریقیہ کا گورنر بنایا جو زہیر بن قیس بلوی کو قیروان میں اپنا نائب چھوڑکر ممالک مغرب میں بربروں اور رومیوں کو شکست دیتا باغایہ۔ اذنہ۔ طنجہ۔ دیلی۔ سوس وغیرہ فتح کرتا بحر ظلمات کے کنارہ جا پہنچا اور سمندر سے مجبور ہوکر قیروان کی طرف پلٹا پھر اور چونکہ تمام ممالک مغرب کو پامال اور مغلوب کرچکا تھا اپنے لشکر کی جمعیت سپاہ قیروان کو پہلے سے روانہ کردی اور خود تین سو کی جمعیت سے کوچ و مقام کرتا ہوا سفر کرنے لگا کسیلہ تمام حالات میں اس کیساتھ تھا مگر وہ عقبہ کے خراب برتاؤ سے اسکا دشمن ہوگیا تھا اسنے ان دشمنوں کیساتھ مل کر ہزاروں کی تعداد میں حملہ کردیا سنہ ۶۳ھ میں مقام تہودا میں عقبہ اور اسکے سب ہمراہی مارے گئے اور کسیلہ سنہ ۶۴ھ میں ایک جم غفیر کیساتھ قیروان پر چڑھ گیا اور شہر میں داخل ہوگیا زہیر بن قیس بلوی اور بہت سے باشندے برقہ کی طرف بھاگ گئے۔

باقیون کو کسیلہ نے امان دی اور اطمینان سے حکومت کرنے لگا۔ امیہ سلطنت اس وقت اپنی خانگی جھگڑون میں پھنسی ہوئی تھی مگر سنہ ۶۹ھ میں عبدالملک
بن مروان نے زہیر کے پاس کمکی فوج بھیجکر قیروان پر حملہ کرنیکا حکم دیا اسنے نواح قیروان میں ممس (یامیس) پر کسیلہ کو سخت لڑائی کے بعد شکست
دی کسیلہ اور بربرون کے دیگر نامی سردار مارے گئے بربرون اور فرنگیون کا زور بالکل ٹوٹ گیا اور آباد سیر حاصل علاقون کو
چھوڑ کر جنگلون پہاڑون میں جا چھپے اکثر اقصائے مغرب میں جاکر شہر ولیلی پر قابض ہوگئے وہان گمنامی کی حالت میں بسر
کرتے رہے یہان تک کہ سنہ ۱۶۹ھ میں ادریس بن عبداللہ ان کے پاس پہنچا اور انہون نے اس کی دعوت شایع کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔
رومی یہ خبر سنکر کہ زہیر افریقیہ کی طرف چلا گیا ہے برقہ پر ٹوٹ پڑے تھے زہیر مسلمانون کی مدد کو پہونچا مگر اس کے ساتھ آدمی تھوڑے
تھے لڑائی ہوئی وہ اور اسکے بہت سے آدمی مارے گئے زہیر کے قتل پر ملک مغرب میں پھر بدنظمی پھیل گئی بربرون کے متعدد سردار خود
بادشاہ بن بیٹھے منجملہ انکے ملکہ داہیہ جو جیدانی کے داعیہ کے سبب کاہنہ کہلاتی تھی بڑی قوی شوکت اور بااثر تھی یہ جبل
اوراس میں جرارہ کی ملکہ تھی۔ عبدالملک کے حکم سے مصر کے گورنر حسان بن نعمان غسانی نے کمکی فوج کے ساتھ چڑھائی کی اور
سنہ ۶۹ھ میں قیروان پر قبضہ کرکے قرطاجنہ فتح کرکے مسمار کر دیا جس میں اس وقت رومیوں اور فرنگیون کی بیشمار جماعتیں بستی تھیں پھر
صطفورہ (تیبر ترد) جو بنزرت پر بربرون اور فرنگیون کو ہزیمت دیکر کاہنہ کے دار الحکومت پر چڑھ گیا۔ مسلمانون نے شکست کھائی
کاہنہ نے مسلمانون کو قابس سے پرے تک بھگا دیا۔ اور حسان نے برقہ میں قیام کیا اسکے بعد کاہنہ کے ساتھی اس سے بگڑ گئے اور
حسان سے خط کتابت کرنے لگے۔ چنانچہ سنہ ۷۴ھ میں شاہی مدد پہنچنے پر حسان نے دوبارہ چڑھائی کرکے کاہنہ کو شکست دی اور قتل
کرادیا وہان کے سب بربر مسلمان ہوگئے اب حسان قیروان میں آکر اطمینان امن و امان اور خوش انتظامی سے حکومت کرنے لگا
اور اس نے عبدالملک کے حکم سے قیروان میں سو جہازون کا بیڑا تیار کرالیا سنہ ۸۶ھ میں مصر کے گورنر عبدالعزیز بن مروان نے حسان
کو معزول کر دیا اور اس کا نائب صالح بن جندہ اس کی جگہ حکومت کرنے لگا مگر حسان کے جاتے ہی مملکت مغرب میں پھر بدانتظامی پھیل گئی تو
ولید بن عبدالملک نے اپنے چچا عبداللہ بن مروان کو لکھا کہ بہت جلد سپہ سالار موسیٰ بن نصیر کو اس طرف روانہ کر دے سنہ ۸۹ھ میں
موسیٰ نے پہنچتے ہی صالح سے چارج لے لیا موسیٰ نے اپنے بیٹون کو فوجیں دیکر بربرون کو مغلوب کر لیا اور اسکا بیٹا عبداللہ میورقہ اور
منورقہ پر حملہ کرکے بہت سا مال اور بہت سے قیدی لایا اور خود موسیٰ فتح کرتا ہوا سوس اقصیٰ تک پہنچا اور واپسی پر سبتہ کے نصرانی
حاکم جولین (یلیان) اسنے جزیہ دینا کرکے صلح کرلی پھر موسیٰ نے طنجہ اور سنہ ۹۱ھ میں درعہ اور تافیلالت کو فتح کر لیا۔ طنجہ پر طارق
بن زیاد لیثی کو گورنر مقرر کرکے ۲۷ ہزار عرب آباد کئے اور ۱۲ ہزار بربری فوج اس کے ہمراہ رکھی۔ طارق نے سنہ ۹۲ھ میں
اندلس (سپین) فتح کرلیا جیسا کہ اسی کتاب میں تاریخ اندلس میں بیان ہوا۔ اس کے بعد موسیٰ فتح اندلس کی تکمیل کی پھر وہ
کوہ پیرینیز کو عبور کرکے اس خیال میں تھا کہ فرانس اٹالیہ۔ آسٹریا قسطنطنیہ فتح کرتا ہوا داخل شام ہو۔ ولید کو اس کے
اس ارادہ کی خبر ہوئی تو اسے معزول کر دیا اور وہ شروع سنہ ۹۵ھ میں دمشق کی طرف روانہ ہوگیا اپنے بیٹے عبدالعزیز کو اندلس
کی اور دوسرے بیٹے عبداللہ کو ملک مغرب کی حکومت پر چھوڑا اور اندلس افریقہ کا صوبہ قرار دیا گیا مگر عبدالعزیز کو اس کی فوج
نے بغاوت کرکے قتل کر دیا اور سنہ ۹۶ھ میں عبداللہ کو سلیمان بن عبدالملک نے معزول کرکے محمد بن یزید کو ملک مغرب کا گورنر مقرر کیا
سنہ ۱۰۰ھ میں عمر بن عبدالعزیز نے محمد بن یزید کو معزول کرکے اسماعیل بن عبداللہ بن ابوالمہاجر کو مغرب کا گورنر بنایا اور اندلس
بھی اسکے ماتحت کیا سنہ ۱۰۱ھ کے آخر میں یزید بن عبدالملک نے اسماعیل کی جگہ حجاج کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی مسلم کو مقرر کیا
جسنے اپنی طرف سے اندلس پر عنبسہ بن سحیم کلبی کو گورنر بنایا شروع سنہ ۱۰۲ھ میں اہل مغرب نے یزید کے وتیرہ سے ناراض ہوکر ایک ہی مہینہ کی
حکومت کے بعد بغاوت کرکے قتل کر ڈالا اور پھر محمد بن یزید کو حاکم بنا لیا سنہ ۱۰۳ھ میں بشر بن صفوان کلبی گورنر مصر کو خلیفہ نے مغرب
میں گورنر بنایا۔ اسنے سنہ ۱۰۹ھ میں خود فوج لیکر صقلیہ پر حملہ کیا تھا۔ بشر کی وفات پر سنہ ۱۱۱ھ میں خلیفہ ہشام نے عبیدہ بن عبدالرحمان

سلمی کو مقرر کیا جو ابو الاحوص سلمی کا بھتیجا تھا اور اندلس اُسکا ماتحت کر دیا۔ پھر ساڑھے چار سال بعد مصر کا گورنر عبید اللہ بن حبحاب کو سنہ ۱۱۶ھ میں مغرب کا گورنر بنایا۔ اور اُسکے بیٹے ابو القاسم کو مصر کا گورنر مقرر کیا۔ اُسنے عقبہ بن حجاج قیسی کو اندلس کا حاکم مقرر کیا۔ عبید اللہ نے نہایت خوبی اور انتظام سے حکومت کی۔ بڑا فاضل اور خوش اخلاق تھا۔ شہر تونس میں مشہور جامع زیتونہ اُسنے تعمیر کرائی تھی۔ اُسنے سنہ ۱۲۲ھ میں بلاد سودان اور صقلیہ پر بھی حملے کئے۔ صقلیہ میں سرقوسہ فتح کر لیا گیا۔ خارجی عربوں کے میل جول سے بربروں میں خارجی بہت ہو گئے تھے اور وہ خود سلطنت حاصل کرنیکے درپے ہو گئے تھے۔ میسرۃ المظفری جو حضیر کے نام سے مشہور تھا خارجیوں کا سب سے بڑا سرغنہ تھا۔ بربری اُسکے زیر نشان جمع ہو کر طنجہ پر چڑھ آئے۔ لڑائی میں عمر بن عبد اللہ مرادی جو طنجہ اور مغرب اقصےٰ کا گورنر تھا مارا گیا میسرہ کو بربروں نے امیر المؤمنین کا خطاب دیا۔ اور اُسنے عبد الاعلےٰ بن جریج کو طنجہ کا گورنر بنایا۔ اور خارجیوں نے اتنا زور پکڑا کہ عبید اللہ بن حبحاب اُنکا فتنہ فرو کرنے سے عاجز آ گیا۔ اتنے میں خود خارجیوں نے میسرہ کے رویّہ سے ناراض ہو کر اُسے قتل کر ڈالا اور خالد بن حمید زناتی کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اُسنے ابن حبحاب کی فوج کو ایک عظیم معرکہ میں شکست فاش دی۔ یہ لڑائی جنگ اشراف کے نام سے مشہور ہے۔ اسکے بعد بربروں کی تمام قوت اکٹھی ہو کر ابن حبحاب پر ٹوٹ پڑی۔ اہل اندلس نے بھی اُسکے گورنر عقبہ بن حجاج کو معزول کر کے عبد الملک بن قطن کو اپنا امیر بنا لیا۔ خلیفہ کو یہ خبر ہوئی تو ابن حبحاب کو معزول کر کے سنہ ۱۲۳ھ میں اُسکی جگہ کلثوم بن عیاض قشیری کو ایک جرار فوج دیکر مقرر کیا۔ اس فوج کے مقدمہ کا سردار بلج بن بشر قشیری تھا۔ کلثوم کی کل فوج ستر ہزار تھی۔ علاقہ طنجہ میں دریائے سبو کے کنارہ خارجیوں سے سخت لڑائی ہوئی۔ کلثوم اور بہت سے عرب لشکری مارے گئے۔ باقی فوج منتشر ہو کر مصر، اندلس اور قیروان کیطرف بھاگ گئی۔ اہل شام بلج کیساتھ اول سبتہ میں پناہ گزیں ہوئے اور پھر عبد الملک بن قطن سے اجازت لیکر اندلس چلے گئے وہاں ایک برس کے بعد اُنہوں نے عبد الملک کو مار کر بلج کو اندلس کا امیر بنا لیا۔

ہشام کو اس سانحہ جانگزا کی خبر پہنچی تو سنہ ۱۲۴ھ میں حنظلہ بن صفوان کلبی کو ملک مغرب کا گورنر بنا کر بھیجا۔ وہ قیروان پہنچا ہی تھا کہ صفریہ (خارجیوں) نے قیروان پر حملہ کر دیا۔ حنظلہ نے شکست دی اور بربر سرداروں کو اتنا قتل کیا کہ بربروں کے دانت کھٹے ہو گئے۔ پھر حنظلہ نے اپنی حسن تدبیر سے تمام ممالک مغرب و اندلس میں امن و امان قائم کر دیا۔ یہانتک کہ حکومت بنی امیہ میں فتنے اور بغاوتیں برپا ہونے سے ضعف نمودار ہو گیا۔ ادھر صالح بن طریف برغوطی نے سرزمین مغرب میں دعوی نبوت کیا جو ۴۷ سال تک حکومت و نبوت کر کے اپنے بیٹوں کو اُن کا مقتدا بنا کر ایشیا میں چلا آیا اور اپنی اُمت کو اپنے مذہب پر قایم رہنے کی ہدایت کر گیا۔ اور کہہ گیا کہ تمہارے ساتویں تاجدار کے عہد میں میں پھر واپس آؤنگا۔ چنانچہ وہ لوگ نسلاً بعد نسل اپنی گمراہیوں کے پابند رہے یہانتک کہ مرابطین نے بادشاہ ہو کر اُنکا نام و نشان مٹا دیا۔

اس بد انتظامی کے زمانہ میں عبد الرحمن بن حبیب[۱] نے جو عقبہ بن نافع کی نسل سے تھا سنہ ۱۲۷ھ میں ملک مغرب و قیروان پر قبضہ کر لیا۔ حنظلہ اُس سے شکست کھا کر مشرق کیطرف بھاگ گیا۔ مروان الحمار خلیفہ ہوا تو اُسنے عبد الرحمن کو بحال رکھا۔ اُسنے بربروں اور خارجیوں کا قلع قمع کر دیا اور سنہ ۱۳۰ھ تک سرزمین مغرب سے خارجیوں کا بالکل نام و نشان مٹا دیا۔ اور بربروں کو تلمسان پر شکست دیکر بہت سے قتل کئے اور صقلیہ اور سردانیہ پر حملہ کر کے فرنگیوں سے جزیہ وصول کیا۔ خلافت امویہ کی بربادی پر عبد الرحمن بن حبیب نے سفاح کی اطاعت قبول کر لی تھی اور پھر منصور دوانیقی کے فرمان کو مان کر عباسی خطبہ جاری کر دیا تھا۔ سنہ ۱۳۷ھ میں اُسکی فوج نے اُس سے ناراض ہو کر بستر خواب پر قتل کر دیا۔ اُسکا جانشین بیٹا حبیب[۱] سنہ ۱۴۰ھ میں عبد الملک بن الجعد ورفجومی سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ اور عبد الملک ورفجومی نے ملک مغرب پر قبضہ کر کے اہل عرب کے قتل پر کمر باندھی۔ قیروان پر قبضہ کر کے عربوں کو قتل کیا۔ عرب جنگلوں اور صحراؤں میں چھپتے پھرتے

[۱] پہلے ڈیڑھ سال اسکا چچا الیاس افریقہ کا گورنر رہا اور حبیب صرف تلمسان و قسطیلہ وغیرہ کا حاکم رہا۔ مگر سنہ ۱۳۸ھ کے آخر میں اُسنے الیاس کو شکست دیکر قتل کیا اور ملک افریقیہ پر قابض ہو گیا۔ اسکے زمانہ امارت میں عاصم بن جمیل ورفجومی نے دعوی نبوت کر کے قیروان اور بہت سا مغرب کا علاقہ فتح کر لیا تھا مگر وہ بعد میں شکست کھا کر مارا گیا۔ سنہ ۱۴۰ھ میں مکناسہ قوم کے خوارج نے عیسیٰ بن یزید الاسود کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور سنہ ۱۴۰ھ میں (دیکھو صفحہ ۱۷۸)

یہ خبر سنکر ایک خارجی عرب ابوالخطاب عبدالاعلیٰ بن السمح معافری نے طرابلس کے بربریوں کو ملا کر ۱۴۱ھ میں شہر طرابلس فتح کر لیا۔ اسی سال قیروان فتح کر کے ورفجومیوں کو نکال دیا۔ منصور کو جب یہ خبر پہنچی تو محمد بن اشعث خزاعی کو مصر کا گورنر بناکر بھیجا اور حکم دیا کہ افریقیہ کو خوارج و بربر کے ہاتھ سے نجات دے۔ منصور کی فوج کی آمد کی خبر سنکر ابوالخطاب عبدالرحمن بن رستم خارجی کو قیروان میں اپنا نائب چھوڑ کر منصور کی فوج سے مقابلہ کرنے طرابلس کیطرف آیا۔ کئی لڑائیوں کے بعد ۱۴۴ھ میں طرابلس کے قریب بمقام سرت ابوالخطاب کی فوج شکست کھا کر منتشر ہو گئی اور بہت قتل ہوئے۔ یہ خبر سنکر عبدالرحمن بن رستم قیروان سے بھاگ کر تاہرت میں اپنی حکومت قایم کر لی جو ایک سو تیس سال قایم رہی۔ اس خاندان کے امیروں کو خلفاء کیطرح سلام کیا جاتا تھا۔ تیسری صدی ہجری کے آخر میں بنی فاطمہ کے ہاتھوں انکا خاتمہ ہوا۔ اسکے بعد محمد بن اشعث نے ملک مغرب کا خوب ہی انتظام کیا۔ بربر اسکے خوف سے کانپنے لگے۔ اسنے اغلب بن سالم عقال تمیمی کو طبنہ اور زاب کا حاکم بنایا اور مخارق العطائی کو طرابلس کا۔ مگر چونکہ اسکی فوج میں بغاوت کے آثار نمایاں ہو چلے تھے اس سبب سے ۱۴۸ھ میں وہ مشرق کیطرف واپس چلا گیا۔ اور منصور نے اغلب بن سالم کو افریقیہ مغرب کا گورنر بنا دیا۔ مگر وہ ۱۵۰ھ میں خوارج کے سردار حسن بن حرب کندی سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ اغلب کے قتل پر جیوش نے مخارق بن غفار کو سردار بنا لیا جسنے حسن بن حرب کو جنگ میں قتل کیا۔ مگر ۱۵۱ھ میں منصور نے مہلب بن ابی صفرہ کے بھائی قبیصہ کی اولاد میں سے عمر بن حفص کو جو ہزار مرد کے لقب سے مشہور تھا اسکی جگہ مقرر کیا۔ یہ بھی قیروان کے قریب خارجی بربریوں کے سردار ابوحاتم سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ اب خلیفہ نے یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب کو مقرر کیا وہ ۱۵۵ھ میں ابوحاتم کو نواح طرابلس میں شکست فاش دی اور اسکے نامور سرداروں کو قتل کر ڈالا اور بربر کو فنا کرنے کے بعد قیروان میں داخل ہو گیا۔ اسکے عہد سے بربروں نے مذہب خوارج سے علیحدگی اختیار کرنی شروع کر دی اور اسوقت خوارج کا زور گھٹنے لگا۔ یزید امن و انتظام کیساتھ حکومت کرتا ہوا ۱۷۰ھ میں مر گیا۔ چند ماہ اسکا بیٹا داؤد گورنر رہا۔ پھر اسکا بھائی روح اسکی جگہ مقرر ہوا۔ اسکے عہد حکومت میں ادریس بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی بن ابی طالب جو ۱۶۹ھ میں واقعہ فخ کے موقع پر عباسیوں کے ہاتھ سے نجات پانیکے لئے بلاد مصر و افریقیہ میں ہوتے ہوئے مراکش پہنچ گئے تھے ۱۷۲ھ میں سادات کی سلطنت مغرب الاقصیٰ میں قایم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ روح ۱۷۴ھ میں مر گیا۔ اور اسکی جگہ حبیب بن نصر مہلبی اور اسکے بعد ۱۷۷ھ میں فضل بن روح بن حاتم مقرر ہوا جو ۱۷۸ھ میں خارجیوں اور باغیوں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ اور ہرثمہ بن اعین ڈھائی برس گورنری کر کے مستعفی ہوا۔ اور ۱۸۱ھ میں ہارون رشید نے محمد بن مقاتل عکی کو مقرر کیا مگر اس سے انتظام نہ ہو سکا اور بغاوتیں پیدا ہو گئیں تو ۱۸۴ھ میں ابراہیم بن اغلب جو علاقہ زاب کا حاکم تھا ملک مغرب کا گورنر بنا دیا گیا جس زمانہ کا ہم حال بیان کر رہے ہیں اس میں ملک مغرب کی تقسیم تین حصوں میں ہو گئی تھی اور گویا وہ تین ملک بن گئے تھے (۱) افریقیہ میں بنی اغلب کی حکومت تھی اور انکا دارالحکومت قیروان تھا۔ تونس اور طرابلس اسی حکومت میں شامل تھے (۲) بنی خزر زناتی مغرب وسط اور شہر تلمسان کے حکمران تھے یہ علاقہ الجزائر کے نام سے مشہور ہے۔ (۳) اقصائے مغرب میں جو مملکت مراکش کے نام سے مشہور ہے بنی ادریس نے اپنی حکومت قایم کر لی تھی ابتداءً ہم تینوں ملکوں کی جدا جدا تاریخ لکھتے ہیں مراکش سے شروع کرتے ہیں۔

فصل اول۔ تاریخ مراکش

(از ۱۷۲ھ تا ۳۷۵ھ مطابق ۷۸۸ء تا ۹۸۵ء) ادارسہ (مدت حکومت ۲۰۳ سال)

(بقیہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ گزشتہ ۱۴۷) [illegible] سجلماسہ کی بنیاد ڈالی۔ ۱۵۵ھ میں ابو عیسیٰ کو امیر بنا کر ابوالقاسم کو بادشاہ بنایا جو عباسیوں کا خطبہ پڑھتا رہا۔ ۱۶۷ھ میں اسکی وفات پر اسکا بیٹا الیاس بادشاہ ہوا۔ [illegible] بادشاہوں کے بعد الیسع بادشاہ ہوا جس نے عبداللہ المہدی کو قید کر لیا تھا اور جو ۲۹۶ھ میں ابوعبداللہ شیعی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہ خاندان بنی مدرار کے نام سے مشہور ہے انہیں میں شاکر باللہ ہوا جسنے خارجی مذہب چھوڑ کر اہلسنت اختیار کر لیا تھا مگر ۳۴۷ھ میں خلفائے بنی فاطمہ کے سپہ سالار جوہر نے سجلماسہ فتح کر کے شاکر باللہ کو قتل کرا دیا پھر سجلماسہ مغرب الاقصیٰ کے لوگ بنی فاطمہ سے برگشتہ ہو گئے اور سجلماسہ کا علاقہ مستنصر اموی الاندلس کا باجگزار ہو گیا تو پھر [illegible] ایک شخص نے حکومت پر قبضہ کر لیا اور منتصر لقب اختیار کیا۔ وہ ۳۵۲ھ میں قتل کر دیا گیا [illegible] اسی نسل کا [illegible] آخری امیر [illegible] المعتز کی وفات پر اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔

۱۶۹ھ میں فخ کی لڑائی میں جب ہادی عباسی کی فوج نے حسن مثلث بن حسن مثنیٰ کے پوتے حسین بن علی کو مع انکے ہمراہیوں کے شہید کر دیا اور عباسی امام حسن کی اولاد کے درپے استیصال ہو گئے تو ادریس بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ اپنے غلام راشد کے ساتھ بھاگ کر ۱۷۲ھ میں [illegible] مغرب کے شہر ولیلی (علاقہ طنجہ) میں جا کر مقیم ہو گئے۔ اس شہر کا بربری حکمران اسحاق بن محمد ان سے کمال عزت و تعظیم سے پیش آیا اور بربروں نے عباسی خلافت و امامت سے روگردانی کر کے ادریس کی بیعت کر لی اور اپنا بادشاہ بنا لیا۔ پھر ایک مدت مدید تک ادریس کی اولاد مغرب الاقصیٰ میں حکومت کرتی رہی۔ انکی حکومت میں [illegible] تمام ملک شامل تھا جو سوس الاقصیٰ سے شہر وہران تک مغرب الاوسط میں پھیلتا چلا گیا ہے۔ افریقیہ کے بنی اغلب اور اندلس کے بنی مروان ملک گیری کی غرض سے ان سے لڑتے رہتے تھے۔ فاس انکا دارالحکومت تھا۔ اس خاندان میں ۱۳ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ادریس بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی	۱۷۲ھ ۷۸۸ء	۱۵ سال	۶	یحییٰ بن یحییٰ بن محمد	[illegible]	[illegible]	۱۰	[illegible] قاسم بن ادریس بن ادریس	۳۱۳ ۹۲۵	۲
۲	ادریس بن ادریس بن عبداللہ	[illegible]	۲۶	۷	علی بن عمر بن ادریس [illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۱	ابراہیم بن محمد بن قاسم بن ادریس	۳۱۶ ۹۲۹	۳۰
۳	محمد بن ادریس بن ادریس	۲۱۳ ۸۲۸	۸	۸	یحییٰ بن قاسم بن ادریس بن ادریس	[illegible]	[illegible]	۱۲	قاسم بن محمد بن قاسم بن ادریس	۳۴۵ ۹۴۵	۲۰
۴	علی بن محمد بن ادریس	۲۲۱ ۸۳۶	۱۳	۹	یحییٰ بن ادریس بن عمر بن ادریس	[illegible]	۱۶	۱۳	حسن بن قاسم بن محمد	[illegible]	۱۲
۵	یحییٰ بن محمد بن ادریس	[illegible]	۲۹		ادریس کے بعد [illegible]				[illegible] ملقب بہ کانون ۱۳		

(۱) ادریس الاکبر۔ ادریس نے بیعت لیتے وقت جو تقریر کی اس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ تم اپنا چہرہ ہماری طرف سے پھیر کر دوسری جانب بھی [illegible] تو سوائے ہمارے حق اور راستی اگر کہیں مل سکتی ہو تو چاہو [illegible] ورنہ ساری دنیا میں [illegible] کا قحط پڑ رہا ہے۔ غرض زناتہ وغیرہ بربریوں کی ایک معقول جماعت انکے پاس جمع ہو گئی اور انہوں نے [illegible] اور [illegible] تمام [illegible] فتح کر لیے۔ یہاں کے باشندے جو اکثر یہودی تھے اور نصرانی اور مجوسی بھی تھے بہت جلد انکی کوششوں سے مسلمان ہو گئے۔ ۱۷۳ھ میں انہوں نے اس تمام ملک کو اسلامی خطہ بنا لیا۔ [illegible] تلمسان پر حملہ کیا یہاں کے حاکم محمد بن خزر نے بیعت کر لی۔ ادریس نے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کی۔

ہارون رشید کو ایک [illegible] سادات [illegible] کی روز افزوں ترقی دیکھ کر یہ یقین ہو گیا کہ اب افریقیہ بھی ہاتھ سے چلا۔ جنگ کا کام چلنا [illegible] اپنے [illegible] سلیمان بن شماخ کو روانہ کیا [illegible] ادریس [illegible] کمال خوش سلوکی سے ادریس کا [illegible] ہم پیالہ و ہم نوالہ بن گیا۔ مگر ادریس کا غلام راشد اس خیال سے [illegible] کہ [illegible] دشمن [illegible] ادریس [illegible] ہوتا تھا۔ اس سبب سے سلیمان کو اپنا مقصد پورا کرنے کا [illegible] موقع نہ ملتا تھا لیکن [illegible] ضرورت کی وجہ سے باہر گیا ہوا تھا۔ ادریس کو دانت میں درد تھا شماخ نے زہر آلود منجن [illegible] پیش کیا [illegible] شماخ تو بغداد کو واپس چلا گیا اور ادریس کا انتقال ہو گیا۔ اولاد کوئی نہ تھی صرف ایک کنیز حاملہ تھی۔

(۲) ادریس الاصغر۔ ادریس الاکبر کے لاولد فوت ہو جانے پر [illegible] تمام سردار [illegible] اتفاق کیا کہ ادریس کے غلام راشد کو [illegible] اور صاحب [illegible] [illegible] بنایا۔ چند مہینے بعد اس حاملہ کنیز کے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بھی ادریس رکھا گیا [illegible] راشد نے اس بچے کو نہایت دلسوزی سے پرورش کیا۔ علوم قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ [illegible] اور تمام فنون جنگ میں ماہر بنایا گیا۔ [illegible] سال [illegible] راشد کو دو سال [illegible] عباسی خلیفہ کی [illegible] ابراہیم بن اغلب [illegible] ابو خالد یزید بن الیاس العبدی

ادریس کی سرپرستی کررہا تھا۔ اسکے عہد میں تمام مغرب الاقصیٰ فتح کرلیا گیا۔ افریقیہ کے عربوں کی جماعتیں بکثرت اسکے ملک میں آرہیں۔ اسنے انکو اپنا مقرب بنایا اور درباری عہدے اور حفاظت جان کی خدمتیں عطا کیں۔ بنی اغلب نے طرح طرح کی کوششوں سے انکا کھیل بگاڑنا چاہا مگر کچھ نہ کرسکے۔ آخر عباسی خلیفہ نے انکی مدافعت کی صرف یہ ترکیب نکالی کہ ادریس الاکبر کے نسب میں قدح کرکے ان کو سادات سے منقطع کردیں۔ مگر ابن خلدون لکھتا ہے کہ انکی یہ ترکیب اور انکا قدح نسب کا قصہ عنکبوت کے برابر بھی حقیقت اور قوت نہیں رکھتا۔ ادریس نے سنہ ۱۹۲ھ میں شہر فاس کی بنیاد ڈالکر اسکو اپنے دارالحکومت بنایا۔ تین برس تلمسان میں ٹھہر کر وہاں کے بربروں اور زناتہ کو اپنا کرلیا اور خارجی مذہب کا استیصال کردیا۔ فاس کے قریب بمقام تیمبونہ میں مجوسیوں کا آتش کدہ جو تھا منہدم کردیا گیا۔ اسنے مغرب الاقصیٰ کو عباسی خلافت سے بالکل الگ کرکے اپنا خاص سکہ مضروب کرایا۔ سنہ ۲۱۳ھ میں ۳۷ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

(۳) **محمد بن ادریس**۔ اسنے اپنی دادی کنزہ کی صلاح سے ملک اپنے بھائیوں میں اسطرح تقسیم کرکے اپنا مددگار بنالیا (۱) قاسم کو طنجہ، سبتہ، قصر مصمودہ، بصرہ یعنی قلعہ حجر النسر، تطوان مع مضافات کے (۲) عمر کو عبالیسان اور ترغہ (یا ترزعہ) اور انکا درمیانی علاقہ جن میں قبائل صنہاجہ و غمارہ بستے تھے۔ (۳) داؤد کو بلاد ہوارہ اور تسول و تازہ اور انکا درمیانی علاقہ یعنی قبائل مکناسہ و غیاثہ کی حکومت (۴) یحیٰی کو اصیلہ العرائش اور بلاد زرغہ (۵) عیسیٰ کو شالہ سلا ازمور تامسنا اور انکے مضافات (۶) حمزہ کو ولیلی مع مضافات (۷) احمد کو مکناسہ مع مضافات (۸) عبداللہ کو اغمات، کوہستان مصمودہ اور سوس الاقصیٰ (۹) اپنے باپ کے چچا سلیمان کے بیٹے محمد کو تلمسان پر حاکم رہنے دیا۔ یہ مقامات اسی ترتیب سے امرائے ہند کو بتہ الصمد کی اولاد کے قبضہ میں رہتے چلے گئے یہانتک کہ افریقیہ کے خلفائے فاطمیہ نے سب فتح کرلئے۔

محمد بن ادریس کمال شان و شوکت سے فاس میں حکومت کرتا تھا اور اسکے بھائی اسکے ماتحت صوبجات مذکورہ پر گورنری کرتے تھے تمام ملک میں عدل و داد کا بازار گرم تھا۔ اسنے پرامن تھی انتظام ملک اعلیٰ درجہ کا تھا محمد ۲۲۱ھ میں انتقال کرگیا۔

(۴) **علی بن محمد** ۹ سال کا تخت نشین ہوا عرب و بربری امیر اسکی پرورش اور انتظام سلطنت کرتے رہے۔ جوان ہوکر عمدہ حکومت تا زیست عدل و انصاف سے حکومت کی۔ اسکے عہد میں نہایت امن اور ملک شاد و آباد رہا ۲۳۴ھ میں مرگیا۔

(۵) **یحیٰی بن محمد**۔ اسکے عہد میں فاس کی آبادی اور رونق بہت بڑھ گئی۔ دور دراز کے لوگ فاس میں آباد ہوگئے مسجد القرویین تعمیر کی ۲۵۲ھ میں مرگیا۔

(۶) **یحیٰی بن یحیٰی** نہایت بدچلن تھا آخر ظلم و تعدی کرنیکے سبب اہل حرم اور اہل دربار نے بغاوت کرکے قصر حکومت سے نکالدیا۔ لہذا عدوۃ القرویین سے بھاگ کر عدوۃ الاندلس میں آچھپا اسی رات کو صدمہ سے مرگیا۔ اسکی بیوی نے اپنے باپ علی بن عبداللہ بن عمر گورنر ریف کو فاس میں بلاکر بادشاہ بنالیا۔

(۷) **علی بن عبداللہ**۔ اسکا سکہ و خطبہ جاری ہونیکے تھوڑے ہی دن بعد جبال مدیونہ کے ایک خارجی سردار عبدالرزاق نامی نے چڑھائی کرکے اسکو شکست دی اور عدوۃ الاندلس پر قبضہ کرکے اپنا سکہ و خطبہ جاری کردیا مگر اہل قرویین نے یحیٰی بن قاسم بن ادریس کو بلاکر اپنا بادشاہ بنالیا۔

(۸) **یحیٰی بن قاسم** عبدالرزاق کو شکست دیکر عدوۃ الاندلس فتح کرلیا اور کئی لڑائیوں میں خارجیوں کو شکست دی مگر سنہ ۲۹۲ھ میں ایک شخص ربیع بن سلیمان نے اسے قتل کرڈالا۔

(۹) **یحیٰی بن ادریس بن عمر** یحیٰی بن قاسم کے بعد فاس کا بادشاہ بنایا گیا۔ اسنے عدل، علم، فضل اور حکومت میں وہ مرتبہ پایا کہ اس سے قبل اور بعد اسکے گھرانے میں کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ عالم، فقیہ، حافظ حدیث، خوش بیان، دیندار اور پرہیزگار شخص تھا۔ تمام اقصائے مغرب پر کمال شان و شوکت سے حکومت کرتا رہا۔ یہانتک کہ عبیداللہ المہدی کے سپہ سالار مصالہ بن حبوس مکناسی نے سنہ ۳۰۵ھ

---

۱ بنیاد ایک شہر مع فصیل تعمیر کرکے اسکا نام عدوۃ الاندلس رکھا۔ پھر سنہ ۱۹۳ھ میں اسی سے ملا ہوا دوسرا شہر مع فصیل عدوۃ القرویین نام سے آباد کیا اور دونوں کے ملانے سے تعمیری یہ دونوں شہر ملاکر فاس کے نام سے مشہور ہوئے۔ ۲ ابن خلدون لکھتا ہے کہ اسوقت عباسیہ کی حکومت سوس الاقصیٰ سے لیکر طنجہ تک بالکل جاتی رہی تھی۔ ۳ یہ محمد بن ادریس اندلس کے بنی حمود کا جد اعلیٰ تھا۔ محمد ادریس اکبر کی ہلاکت کے بعد اسکا بھائی سلیمان بھی عباسیوں کے ہاتھ سے بھاگ کر تاہرت میں آرہا تھا اور تلمسان میں اسکی حکومت قائم ہوگئی تھی اسکی اولاد عرصہ تک مغرب الاوسط کے مختلف علاقوں میں حکومت کرتی رہی۔ بعد میں افریقیہ کے بنی فاطمہ نے انکے علاقے چھین لئے۔

میں فاس پر چڑھائی کرکے یحییٰ کو شکست دیکر با جگڑا رب بننے اور عبیداللہ کی بیعت کرنے پر مجبور کیا۔ مصالہ نے فاس اور اسکے مضافات کو یحییٰ کے پاس چھوڑ دیا اور باقی تمام ملک اپنے چچا زاد بھائی موسیٰ بن ابی العافیہ کو گورنر بنا دیا مگر ۳۰۹ھ میں موسیٰ کی چغلی پر مصالہ نے یحییٰ کو گرفتار کرکے اصیلا کیطرف جلاوطن کر دیا (جہاں وہ ۳۳۲ھ میں فاقے کرتا ہوا مر گیا) اور اسکا علاقہ بھی ابن ابی العافیہ کو دیدیا۔ اسطرح فاس سے بنی ادریس کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ اور وہ بلاد ریف و غمارہ کیطرف چلے گئے۔ اور وہاں اپنی حکومت قایم کر لی۔ انہیں میں سے بنی حمود بھی تھے جنہوں نے ۴۰۷ھ میں بنی امیہ کے بعد اندلس میں اپنی حکومت قایم کر لی تھی۔

(۱۰) **حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس الملقب بہ حجّام** نے ۳۱۰ھ میں فاس پر قبضہ کر لیا مگر ۳۱۳ھ میں یحییٰ کی فوج سے شکست کھائی اور قتل کر دیا گیا۔ اس مرتبہ تمام اقصائے مغرب سے محمد بن قاسم اور اسکے بھائی حسن کی اولاد کو بلاد ریف کیطرف انکے رشتہ داروں میں جلاوطن کر دیا گیا۔ بعض پہاڑوں میں جا چھپے۔ وہاں یہ مقام بصرہ میں جا کر اترے اور اپنے سردار ابراہیم بن محمد کے پاس جو حسن مقتول کا بھائی تھا جمع ہوگئے اور اسنے اپنا دار الی بنا کر ۳۱۷ھ میں قلعہ حجر النسر تعمیر کیا اور اسمیں آ رہے۔

(۱۱) **ابراہیم بن محمد**۔ انہی فاس اور دیگر علاقے بھی فتح کر لئے تھے۔ یہ ۳۳۴ھ میں مر گیا۔ اسکا بھائی قاسم اسکا جانشین ہوا۔

(۱۲) **قاسم بن محمد الملقب بہ کانون** ۳۳۷ھ میں مر گیا۔

(۱۳) **حسن بن کانون**۔ اندلس کے امویوں نے ۳۷۵ھ میں اسے قتل کرا کر اسکا علاقہ اندلس کی سلطنت میں شامل کر لیا اور حکومت بنی ادریس کا بالکل خاتمہ کر دیا۔

نوٹ: ۳۸۵ھ میں حسن کے بھائی ابوالعیش احمد بن قاسم نے دوبارہ بنی ادریس کی امامت کو قایم کر لیا تھا لیکن اسی کے زمانہ میں عبدالملک بن منصور اندلسی سر زمین عدوہ پر حملہ آور ہوا اور اسنے فتح کرکے بنی امیہ کا خطبہ پڑھوا دیا مگر عبدالملک کی واپسی پر خاندان ابوالعافیہ نے شہر فاس پر قبضہ کرکے ۴۶۲ھ تک پا سکے و خطبہ جاری رکھا۔ پھر ۴۶۲ھ میں یوسف بن تاشفین نے بنی ابی العافیہ کا استیصال کر ڈالا جنہوں نے ۳۰۵ھ سے ۴۶۲ھ تک مغرب الاقصیٰ میں حکومت کی۔ یہ خلفائے فاطمیہ مصر کے نائب رہے اور ان کی دعوت پھیلاتے رہے مگر کبھی باغی ہوکر اندلس کے مروانیوں کا خطبہ پڑھ دیتے تھے۔

(۳) بنی عبید

بنی عبید کی مفصل تاریخ حصہ اول باب دوم فصل ہفتم میں بیان ہو چکی ہے سلطنت مغرب الاقصیٰ سے متعلق اتنا بیان کر دینا کافی

لہ ان دونوں عمر بن ادریس کی اولاد غمارہ و ریف میں تیجاس سے لیکر سبتہ و طنجہ تک حکومت کر رہی تھی۔ ان میں ابوالعیش بن ادریس بن عمر بہت مشہور تھا جس نے سبتہ بنی مروان کے حوالہ کر دیا تھا اور انکی بیعت کر لی تھی۔ ایسا ہی عمر کے بھائی محمد کی اولاد نے بھی کیا اور مروانی خلیفہ نے انکو مغرب الاقصیٰ کے شمالی علاقے میں جاگیریں دیدی تھیں مگر ان علاقوں میں آخر مروانیوں ہی کے ہاتھوں انکا خاتمہ بھی ہوگیا۔ بنی مکناسہ علویہ کے سیف بھیلہ تازا تسول اور الکائی کے علاقوں میں رہا کرتے اور ملک گیری کے لئے بنی ادریس سے لڑتے رہتے تھے عبیداللہ مہدی نے انکے سردار مصالہ کو تاہرت اور مغرب الاوسط کا گورنر بنا دیا تھا۔ پھر اسنے عبیداللہ کی طرف سے مغرب الاقصیٰ کو فتح کرکے ادریسی بادشاہ کو جلاوطن اور انکے ابن عم موسیٰ بن ابی العافیہ کو ۳۰۵ھ میں مغرب الاقصیٰ کا گورنر بنا دیا اور پھر حسن بن ابی العیش سے جو سلیمان برادر ادریس اکبر کی نسل سے تھا تلمسان چھین لیا۔ ۳۱۷ھ میں ابن ابی العافیہ نے عبیداللہ سے بغاوت کرکے اندلس کے مروانیوں کا خطبہ پڑھا مگر عبیدی سپہ سالار میسور سے شکست کھا کر بھاگا پھر جب ۳۲۳ھ میں میسور قیروان واپس آیا تو پھر موسیٰ فاس پر قابض ہوگیا اور اموی فوج کی مدد سے ۳۲۸ھ میں ابوالعیش سے تلمسان اور ارشکول فتح کر لیا۔ مغرب الاوسط کے حاکم محمد بن خزر مغراوی نے بھی ناصر اموی کا خطبہ پڑھ دیا پھر ابن ابی العافیہ شہید ہوا۔ بنی کیس کی نا اتفاقی سے سلطنت کمزور ہوگئی یہاں تک کہ ۳۶۰ھ میں بنی مغراوہ شاہی فتوحات پیدا کرکے فاس فتح کر لیا اور مکناسہ دیدیا اور اپنا اصلی وطن میں آ رہے اور وہاں بنی ابی العافیہ کی اولاد کس مپرسی کی حالت میں حکومت کرتی رہی یہانتک کہ ۴۶۲ھ میں یوسف بن تاشفین نے حکومت بنی ابی العافیہ اور بنی مغراوہ کا خاتمہ کر دیا۔

ہوگا کہ انہوں نے ۱۷۲ھ میں بنی ادریس کے بادشاہ یحییٰ کو بے دخل کر دیا اور ۳۱۳ھ میں اسے جلا وطن کر کے تمام ملک پر قبضہ کر لیا سوائے شمالی حصے علاقہ کے جہاں بنی ادریس کی حکومت قائم رہی۔ موسیٰ بن ابی العافیہ یہاں کا گورنر بنایا گیا ہوا تھا اور اسکی اولاد عرصہ تک خلفائے بنی عبید کی نیابت میں یہاں حکومت کرتی رہی۔ بنی عبید اور بنی امیہ میں اکثر اس ملک کی حکومت کی بابت جنگ ہوتی رہی۔ یہاں کے حاکم جب بنی عبید کا پلہ زبردست دیکھتے اُن کا خطبہ جاری کر دیتے جب بنی امیہ کا زور دیکھتے اُنکی بیعت کر لیتے۔ یہاں تک کہ جب بنی عبید کا افریقیہ کا گورنر بلکین بن زیری مر گیا تو اندلس کے وزیر منصور بن ابی عامر نے اس ملک پر قبضہ کر لیا اور عرصہ تک اسکی اولاد اس پر حکومت کرتی رہی یہاں تک کہ مرابطین نے اُن سے اس ملک کی سلطنت چھین لی۔

(۳) مرابطین

(۴۶۲ھ سے ۵۴۱ھ تک) (مدت ۸۰ سال)

فرمانروایان مرابطین بربر کی قوم صنہاجہ کے قبیلہ لمتونہ سے تھے۔ ان کا اصلی وطن صحرا و سودان کا بیچ صحرائی ریگستان تھا۔ بت پرست آتش پرست تھے۔ فتح اندلس کے بعد مسلمان ہو گئے تھے۔ عبدالرحمان الداخل کے اندلس میں داخل ہونے کے وقت انکی عظیم الشان سلطنت قائم تھی مگر بعد میں منقسم ہو گئی تھی۔ انکا آخری تاجدار ابراہیم بن یحییٰ کدالی ۴۴۰ھ میں حج سے واپس آتے ہوئے قیروان سے گزرا۔ یہاں کے عالم ابو عمران کو وعظ سے کمال متاثر ہوا اور اسکے لائق اور فاضل شاگرد عبداللہ بن یٰسین جزولی کو اپنے ساتھ لیتا آیا۔ فقیہ عبداللہ علاوہ عالم و دیندار ہونیکے ملکی مدبر بھی اعلیٰ درجہ کا تھا۔ اسنے اکثر قبائل صنہاجہ میں قرآن کی تعلیم شروع کر دی اور اُن کو مذہبی رسوم کا پابند بنانے اور رسوم قبیحہ کو مٹانے لگا۔ تھوڑی مدت میں اسکے ایک ہزار جاں نثار شاگرد ہو گئے اور چونکہ وہ اس سے کمال ارتباط اور اتحاد رکھتے تھے انکو مرابطین کے نام سے موسوم کیا۔ ان شاگردوں کی مدد سے اسنے بعض قبائل کو زبانی نصیحت نہ ماننے پر بزور شمشیر احکام دینی کا پابند بنایا۔ ابراہیم بن یحییٰ کے انتقال پر فقیہ عبداللہ نے قبائل صنہاجہ کے اتفاق رائے سے یحییٰ بن عمر بن واکوت لمتونی کو حکمران بنا دیا۔ مگر اصل حکومت اپنے قبضہ میں رکھی۔ اسکی خوش انتظامی اور خوش تدبیری سے سلطنت کو خوب فروغ ہوا اور دنیا میں اسکے عدل و دینداری کی شہرت ہو گئی۔ ۴۴۷ھ میں یحییٰ کی وفات پر فقیہ عبداللہ نے اسکے بھائی ابوبکر کو بادشاہ بنایا جسنے عظیم الشان فتوحات حاصل کیں۔ ابوبکر کا چچا زاد بھائی یوسف بن تاشفین اسکا سپہ سالار تھا۔ اسنے ۴۴۹ھ میں سجلماسہ اور اغمات بھی فتح کر لئے اور ۴۶۲ھ میں ابوبکر کی وفات پر بادشاہ بنا لیا گیا۔ اس خاندان میں چار بادشاہ ہوئے جو امیر المسلمین کہلاتے تھے۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت		نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت		نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	یوسف بن تاشفین بن ابراہیم بن ترکوت	۴۶۲ ۵۰۰	[illegible]	۳	ابو المعز تاشفین بن علی بن یوسف	۵۳۷ ۵۳۹	[illegible]	۴	اسحاق بن علی بن یوسف	[illegible]	[illegible]
۲	علی بن یوسف بن تاشفین	۵۰۰ ۵۳۷	[illegible]								

(۱) یوسف بن تاشفین مغرب کے تمام شہر اور قلعے فتح کر لئے اور بڑی قوت و اقتدار پیدا کر لیا۔ بغداد کے خلیفہ عباسی سے سند حکومت حاصل کی اور خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھا اور سکہ پر کلمہ شہادت کے نیچے امیر المسلمین یوسف بن تاشفین اور دائرہ میں یہ آیت و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ دوسری طرف امیر المؤمنین العباسی اور دائرہ میں سال کا نام اور تاریخ ضرب منقش کرائی۔ ۴۶۲ھ میں شہر مراکش کی بنیاد ڈالی۔ اسکے بعد فاس اور مغرب کے بقیہ علاقے اور اندلس فتح کر کے اپنی قلمرو میں شامل کر لئے۔ اندلس میں ملوک الطوائف کا دور تھا اور عیسائی سرحدی اور دیگر مقامات پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو ستانے لگے تھے۔ ۴۷۹ھ میں معتمد بن عباد بادشاہ اشبیلیہ کی درخواست پر یوسف بن تاشفین افواج مرابطین لیکر اندلس پہنچا اور اسکو اور اندلس کو بچا لیا۔ زلاقہ کے مقام پر عیسائی بادشاہ الفانسو ششم کو جو مسلمانوں کو سخت ستانے اور زیر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مقام زلاقہ پر شکست فاش دی اور عیسائی بھاگ گئے۔ یہ مسلمانوں کی اندلس میں سب سے بڑی اور مشہور فتح ہے۔ اسکے بعد یوسف بن تاشفین نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں اور تمام ملوک طوائف کو جنہوں نے نصاریٰ سپین کو مسلمانوں پر ترجیح دی تھی معزول کر کے اندلس کو اپنے قبضہ میں

[illegible]

اور سرقسطہ کو جو ابن ہود کے قبضہ میں تھا تمام اسلامی سپین پر قبضہ کر لیا اور اسطرح ملک مغرب اور اندلس دونوں کا مستقل بادشاہ ہو گیا۔ قرطبہ میں اسکا گورنر رہتا تھا۔ آخر عظمت و شوکت عدل و انصاف سے سلطنت کرتا ہوا ۵۰۰ھ میں مر گیا۔ بیدار مغز، فاضل، سخی اور صفات حمیدہ سے متصف تھا۔ امام غزالی اسکی شہرت سنکر اسکے پاس آنے کو تھے مگر سکندریہ پہنچکر اسکی وفات کی خبر سنی تو واپس چلے گئے۔ یوسف نے کئی ارب روپے کے سونے چاندی کے سکے چھوڑے مگر خود نہایت زہد کی زندگی بسر کرتا تھا۔ موٹے جھوٹے لباس اور روکھی سوکھی روٹی کے سوا کبھی آرام پسندی اور تن پروری نہیں کی۔

(۲) علی بن یوسف اپنے باپ سے بھی زیادہ وسیع قلمرو کا مالک ہوا کیونکہ اسنے پرامن زمانہ پایا۔ اسکے عہد میں خزانہ مال و دولت سے معمور تھا۔ فوجیں بکثرت تھیں ملک میں اتحاد و اتفاق کا دور دورہ تھا۔ اسکے زمانہ میں ۵۰۲ھ میں [illegible] الفانسو کو شکست دی اور جب الفانسو ۵۰۳ھ میں مر گیا تو اسکے بیٹے [illegible] نے اطاعت قبول کی مگر جب اسنے عہد شکنی کرکے سر اٹھایا تو اسنے طلیطلہ (ٹولیڈو) مجریط (میڈرڈ) وادی الحجارہ (گواڈلہارا) اور بہت سے دیگر شہر اور قلعے فتح کر لئے اور اسکے جرنیل سیر بن ابی بکر نے شنترین (سینٹارم) بطلیوس (بداجوس) برتغال (پرتگال) یابرہ (ایورہ) اشبونہ (لسبن) عیسائیوں سے واپس لے لئے۔ مگر علی کی وفات کے بعد ۵۱۲ھ میں سرقسطہ، قلعہ ایوب (کالاٹایڈ) اور دیگر مشہور مقامات جو دریائے ٹیگس کے پار واقع تھے اہل ارغون اور اہل قسطلیہ اور کوہ پیری نیز کے پار رہنے والے فرنگیوں کی متحدہ فوج نے فتح کر لئے جس سے مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا [illegible] کی دعوت [illegible] کا ظہور ہوا جسنے بہت جلد زور پکڑ لیا۔ علی ۵۳۷ھ میں انتقال کر گیا۔ اسکو ابن خلکان نے زبردست حلیم الطبع عبادت گزار عادل اور رحمدل بادشاہ لکھا ہے۔

(۳) تاشفین بن علی ۵۳۹ھ میں کوہ [illegible] کے قریب موحدین کے سردار عبد المومن سے [illegible] کی لڑائی میں شکست کھا کر وہران کو چلا گیا۔ موحدین نے تعاقب کرکے اسے وہیں قتل کر دیا۔ اسی عہد میں ۵۴۲ھ میں عیسائیوں نے مسلمانوں سے جزیرۃ الخضرا، مریالہ اور [illegible] بھی فتح کر لیا۔

(۴) اسحٰق بن علی بن یوسف۔ تاشفین کے بعد اسکا بیٹا ابراہیم تخت پر بٹھایا گیا مگر چونکہ جاہل اور احمق تھا چند ہی روز بعد ارکان سلطنت نے اسکے چچا اسحٰق کو بادشاہ بنا لیا۔ مگر اسحٰق ۵۴۱ھ میں موحدین کے ہاتھ سے مارا گیا اور موحدین اسکے ملک پر قابض ہو گئے۔ عروج کے زمانہ میں مرابطین کی سلطنت کی حدیں [illegible] شرقی اندلس میں [illegible] مغربی اندلس میں شہر اشبونہ (لسبن) تک [illegible] جبال الذہب کے نیچے تک [illegible] لیکن اول [illegible] کے بعد [illegible] بادشاہ عیش و عشرت میں مشغول ہو گئے اور [illegible] عیسائیوں کی پیشقدمی روکنے کی طاقت انہیں نہ رہی [illegible] کوشش بھی [illegible] خاندان نے کوہستانی علاقوں پر قبضہ کر لیا مگر انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔

(۵۲۴ھ سے ۶۶۸ھ تک) (۴) موحدین (مدت ۱۴۴ سال)

سوس الاقصیٰ کے کوہستان (اٹلس) میں بربری قبیلہ مصمودہ آباد تھا جو قبائل بربر میں ایک زبردست قبیلہ تھا۔ یہ نہایت پکے مسلمان ہو گئے تھے۔ انہیں کی ایک شاخ جسکا نام ہرغہ تھا سوس الاقصیٰ میں آباد تھی۔ موحدین کی حکومت کا بانی محمد بن تومرت اسی قبیلہ سے تھا۔ ۴۸۵ھ میں پیدا ہوا۔ بچپن ہی سے نہایت نیک چلن، علم و عبادت کا شائق اور خوش اخلاق تھا۔ ۵۰۰ھ میں قرطبہ کے مشہور دار العلوم میں پڑھا۔ اسکے بعد [illegible] مشرق کو گیا۔ عراق میں کئی [illegible] علما سے تحصیل علم کی۔ اسطرح نہایت وسیع المعلومات عالم ہو گیا۔ اسکا دل گواہی دیتا تھا کہ وہ ضرور اپنی قوم پر حکومت کریگا۔ امام غزالی سے اسنے اپنا یہ خیال ظاہر کیا تو آپ نے بھی اسی رائے کی تائید کی۔ [illegible] بعد حج کو گیا اور کچھ دنوں مکہ میں رہ کر [illegible] دین کی معقول معلومات حاصل کی۔ علم و فضل کے علاوہ اسکا زہد و تقویٰ بہت بڑھا ہوا تھا اور [illegible] ساتھ ہی نہایت زبان آور اور دلیر بھی تھا۔ عربی اور بربری دونوں میں کمال فصاحت سے تقریر کر سکتا تھا۔ اپنی [illegible] سکندریہ

ہوتا ہوا ۵۱۰ھ میں سمندر کی راہ مہدیہ میں پہنچا یہاں سے اُسکے فضائل کا شہرہ بہت جلد پھیل گیا اور لوگ اُسکی طرف مائل ہونے لگے۔ پھر بجایہ کا رخ کیا۔ یہاں اُسنے قریہ ملالہ میں ایک کمہار کا نوجوان بیٹا عبد المؤمن بن علی نام جو کومی قیسی و رعد نانی نسل سے تھا مل گیا۔ اسکے علاوہ ابو حفص عمر بن یحییٰ ہنتانی اور ابو عبد اللہ انونشریسی اور بکثرت مخلص رفیق اُسکے ساتھ ہو گئے۔ مراکش میں پہنچکر محمد بن تومرت نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وعظ شروع کیا۔ لوگ اُسکی دینداری۔ زہد اور تقویٰ دیکھکر اُسکی طرف مائل ہونے لگے۔ علی بن یوسف بادشاہ مرابطین نے یہ دیکھکر کہ محمد اور اُسکے ساتھی انقلاب حکومت کی کوشش کر رہے ہیں محمد بن تومرت کی گرفتاری کا حکم دیا۔ مگر ابن تومرت بھاگ ۵۱۴ھ میں شہر تینمل علاقہ سوس میں چلا آیا یہاں مصمودیوں نے اُسکی بیعت کر لی۔ اور ۵۱۵ھ میں ابن تومرت مہدی موعود بن بیٹھا۔ دور دور سے لوگ آکر بیعت کرنے لگے۔ اُسنے اپنے مقلدین کا نام موحدین رکھا۔ علی بن یوسف نے کئی مرتبہ اُسکے علاقہ پر حملہ کیا مگر ہر دفعہ شکست کھائی۔ ۵۲۴ھ میں ابن تومرت نے عبد المؤمن اور انونشریسی کی ماتحت فوج بھیجکر مراکش پر چڑھائی کی۔ لڑائی ہوئی۔ انونشریسی اور چالیس ہزار مصمودی مارے گئے۔ اور عبد المؤمن شکست کھا کر واپس آیا۔ اسی سال ابن تومرت نے خود مراکش پر چڑھائی کی مگر راستہ میں بیمار ہو کر مر گیا۔ وہ اپنے کو امام حسن کی اولاد سے بتاتا تھا اور کہتا تھا کہ امام معصوم ہوا کرتا ہے۔ وہ عبد المؤمن کو اپنا خلیفہ اور جانشین بنا گیا چنانچہ لوگوں نے عبد المؤمن کی بیعت کر لی۔ اور اُسنے امیر المؤمنین کا لقب اختیار کیا۔ اسطرح بنی عبد المؤمن کی حکومت قائم ہو گئی جو دولت موحدین کے نام سے مشہور ہے۔ اس خاندان میں ۱۵ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ابو محمد عبد المؤمن بن علی	۵۲۴ ۱۱۳۰	۳۴ سال	۶	ابو یعقوب یوسف مستنصر بن محمد الناصر	۶۱۰ ۱۲۱۳	۱۰	۱۱	ابو محمد عبد الواحد الرشید بن المامون	۶۳۰ ۱۲۳۲	۱۰
۲	محمد بن عبد المؤمن	۵۵۸ ۱۱۶۳	یوم	۷	ابو مالک عبد الواحد بن یوسف بن عبد المؤمن	۶۲۰ ۱۲۲۳	[illegible]	۱۲	ابو الحسن علی السعید بن المامون	۶۴۰ ۱۲۴۲	۶
۳	ابو یعقوب یوسف بن عبد المؤمن	۵۵۸ ۱۱۶۳	۲۲ سال	۸	ابو محمد عبد اللہ العادل بن المنصور	۶۲۱ ۱۲۲۴	[illegible]	۱۳	ابو حفص عمر المرتضی بن ابو ابراہیم اسحاق بن یوسف	۶۴۶ ۱۲۴۸	۱۹
۴	ابو یوسف یعقوب المنصور بن یوسف	۵۸۰ ۱۱۸۴	۱۵	۹	ابو زکریا یحییٰ معتصم بن ناصر	۶۲۴ ۱۲۲۷	۲ سال	۱۴	ابو العلا ادریس الواثق بن محمد بن ابی حفص بن عبد المؤمن	۶۶۵ ۱۲۶۶	۳
۵	ابو عبد اللہ محمد الناصر لدین اللہ بن یعقوب	۵۹۵ ۱۱۹۹	۱۵	۱۰	ابو العلا ادریس المامون بن منصور	۶۲۶ ۱۲۲۹	۴	۱۵	اسحاق بن ابو ابراہیم اسحاق بن یوسف	۶۶۸ ۱۲۶۹	۶

(۱) عبد المؤمن نے دس سال میں اپنی قوت بڑھا کر ۵۳۴ھ/۱۱۴۰ء سے فتوحات کا سلسلہ شروع کیا۔ ۵۳۹ھ/۱۱۴۴ء میں مرابطین کی سپاہ کو شکست دی اور دو سال کے دوران تلمسان۔ فاس۔ سبتہ۔ طنجہ۔ اغمات اور سلا پر قبضہ کر لیا۔ ۵۴۱ھ/۱۱۴۶ء میں مراکش کا محاصرہ کر کے ۵۴۲ھ میں خاندان مرابطین کو بے تخت و تاج کر دیا۔ ۵۴۱ھ/۱۱۴۵ء میں بعد فتح فاس ایک لشکر ہسپانیہ بھیجا اور ۵ سال کے عرصہ میں اندلس کا تمام اسلامی علاقہ اُسکے قبضہ میں آ گیا اور وہاں بھی مرابطین کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ ۵۴۵ھ/۱۱۵۰ء میں اپنی سلطنت کو صوبجات میں تقسیم کیا اور پانچ بیٹوں کو ان پر گورنر مقرر کیا مثلاً (۱) ابو عبد اللہ محمد کو بجایہ کا علاقہ (۲) ابو الحسن علی کو فاس کا اور (۳) ابو سعید کو سبتہ، جزیرۃ الخضرا اور مالقہ کا علاقہ دیا۔ ۵۵۱ھ/۱۱۵۶ء میں اپنے بیٹے محمد کو خاندان کا جانشین نامزد کیا۔ عیسائیوں کو مہدیہ اور تونس سے نکال دیا اور طرابلس فتح کر کے مصری ساحل تک تمام ملک کا مالک بن گیا اور امیر المؤمنین کا لقب اختیار کیا۔ اُسکے بیٹے نے اندلس کے دوسرے مقامات بھی فتح کر لئے جنکو نصارائے ہسپانیہ نے مسلمانوں سے چھین لیا تھا اور عیسائی تاجدار القافسو کو بری طرح شکست دیکر بھگا دیا۔ یہ فتح کر کے وہ اہل فرنگ سے جنگ کرنیکی عظیم الشان تیاریاں کر رہا تھا کہ ۵۵۸ھ میں بمقام سلا ۶۳ یا ۶۴ سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔

عبد المؤمن دینی اور دنیاوی علوم کا زبردست عالم اور فنون حکمرانی میں بخوبی ماہر تھا۔ بیدار مغزی۔ دوراندیشی اور بہادری میں بے نظیر شخص اور عقلمند تھا۔ اہل علم و ادبا اور علوم فلسفہ کا بڑا قدردان اور قسمت کا ایسا دھنی تھا کہ جس لڑائی میں خود شریک ہوا فتح یاب ہی ہوا۔ اسنے ۵۵۵ھ میں جبل الطارق کا شہر تعمیر کرایا اور برقہ سے سوس الاقصیٰ تک تمام ملک کی پیمائش کرائی۔ بحری طاقت کو جنگی جہاز وں اور بری قوت کو افواج و اسلحہ سے بہت ترقی دی۔ مراکش میں بہت کالج اور مدرسے قائم کئے۔

ل۔ اسکا لقب ابو العلا ر بھی تھا۔

(۲) محمد۔ عبد المومن کا بڑا بیٹا اور ولیعہد تھا۔ یہ سخت بدچلن شرابی احمق اور جھلا تھا لہذا صرف ۴۵ دن کی حکومت کے بعد معزول کر دیا گیا۔

(۳) یوسف۔ افریقیا اور اندلس کے تمام حکام نے اسکی بیعت کی۔ ۵۶۰ھ میں اندلس کی حالت درست کرنے اور عیسائیوں پر جہاد کرنے کی غرض سے ایک لاکھ موحدین کے ساتھ اندلس میں جا اترا۔ اور محمد بن مردنیش کی اولاد سے تمام شرقی اندلس کے شہروں کو چھین کر دور تک فرنگیوں کے ملک میں گھستا چلا گیا اور بہت قیدی اور مال غنیمت لیکر مراجعت کی۔ اسکے آخر زمانہ میں خبر آئی کہ الفانسو قرطبہ پر حملہ کر رہا ہے یہ پھر اندلس گیا اور طرکونہ فتح کر کے شنترین کا محاصرہ کر لیا لیکن ایک شب کو اسکے سپہ سالار نے غلطی سے دوسری طرف کوچ کر دیا۔ یہ تھوڑے آدمیوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ دشمن نے نکلکر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی میں یہ زخمی ہو گیا اور انہی زخموں سے ۵۸۰ھ (۱۱۸۴ء) میں مراکش آتے ہوئے فوت ہو گیا۔

یوسف علاوہ اعلیٰ اوصاف اخلاق کے علم و فضل، خوش بیانی، تیز طبعی، سلیقہ حکمرانی، دلیری اور فنون حرب، اہل علم کی قدر دانی، ہمت سخاوت اور ہنر شناسی میں اپنے باپ کا ہم پلہ تھا۔ صحیح بخاری اول سے آخر تک اسے حفظ تھی۔ اسکے مصاحب علماء میں فلسفی وزیر ابن طفیل (ابوبکر محمد بن عبد الملک بن طفیل) اور ابن رشد (ابو الولید محمد بن احمد بن رشد) بہت مشہور ہیں۔

(۴) یعقوب۔ اسکی سلطنت شروع ہوتی ہی جزائر میورقہ وغیرہ کے حاکم ابن غانیہ نے اپنے جنگی بیڑے سے حملہ کر کے ۵۸۱ھ میں بجایہ الجزائر اور ملیانہ فتح کر لیا لیکن یعقوب کی فوج سے شکست کھا کر صحرا کی طرف بھاگ گیا اور پھر صلاح الدین یوسف بادشاہ مصر کے سردار قراقوش کی مدد سے طرابلس اور اسکے مضافات کو فتح کر لیا۔ یعقوب نے خود جا کر دشمن کی متفقہ فوج کو شکست دیکر بھگا دیا اور قابس فتح کر لیا اور ۵۸۳ھ میں ابن غانیہ کے فتح کئے ہوئے کل مقامات واپس لیلئے۔ ۵۸۵ھ (۱۱۸۹ء) میں اندلس پر حملہ کر کے شنترین اور اشبونہ فتح کر لئے۔ پرتگال کے بادشاہ نے مسلمانوں سے کئی علاقے چھین کر انکو بیرحمی سے قتل کیا تھا۔ یعقوب نے ۵۸۷ھ (۱۱۹۱ء) میں حاکم قرطبہ کے ماتحت بہت سی فوج روانہ کی جسنے وہ سب علاقے واپس لئے اور بہت سا مال غنیمت اور قیدی ہاتھ آئے۔ ۵۸۸ھ میں صلاح الدین یوسف نے اسے لکھا کہ صلیبی جنگ کے لئے بیڑہ جنگی کیواسطے بھیجا کرے تاکہ انکو راستہ ہی میں روک دیا کریں ساحل شام تک نہ آنے دیا کریں مگر چونکہ اُسنے امیر المومنین کہکر خطاب نہیں کیا تھا جل گیا اور اسکو جواب دیا اور امداد سے پہلوتہی کی۔ یعقوب منصور کو ابن غانیہ کے سبب مصروف پیکار دیکھکر سپین کے عیسائیوں نے اسلامی علاقوں میں کشت و خون کا بازار گرم کر دیا۔ مگر یعقوب کی تہدید و سرزنش پر حکام اندلس نے کمر باندھکر انکو اپنے ملک سے نکال دیا اور انکے ملک میں دور تک گھستے چلے گئے۔ اس مرتبہ اندلس پر جنوبی سمت سے شاہ پرتگال نے اور دریائے تاجہ کی سمت سے شاہ لیون نے حملہ کیا تھا کئی شہر مسلمانوں سے چھین لئے تھے اور وہ اندلس کے سابق حاکم محمد بن سعد بن مردنیش کو فوجی کمک دیکر موحدین سے لڑا رہا تھا۔ ۵۹۱ھ (۱۱۹۵ء) میں سپاہ کا زور دیکھکر وہ خود اندلس پہنچا اور مقام ارک (الارکاس) پر الفانسو بادشاہ قشتالہ کو کئی دن سخت شکست دی جس میں ایک لاکھ ۴۶ ہزار عیسائی مارے گئے اور تیس ہزار پکڑے گئے۔ ۵۹۲ھ میں فرنگیوں کے ایک اہم شہر قلعہ رباح (کالاٹراوہ) وادی الحجارہ (گوادالاہارا) اور مجریط (میڈرڈ) فتح کر لئے۔ اتنے میں پھر ابن غانیہ کے سر اٹھانے کی خبر پہنچی اور وہ اس مہم کو ناتمام چھوڑ کر افریقیا آیا اور ابن غانیہ کو مار کر افریقیہ سے نکال دیا۔ منصور موحدین کی لڑی میں سب سے نامور گوہر تھا۔ اسکے عہد میں خوشحالی کا دور رہا۔ اپنی تمام سلطنت میں مدرسے مسجدیں، نہریں، پل، کنوئیں اور عالیشان عمارتیں تعمیر کیں۔ ۵۹۴ھ میں خود اپنے بیٹے ابو عبد اللہ کو تخت پر بٹھا کر فقیری اور سیاحت اختیار کی۔ دمشق کے قریہ حانہ میں پہنچکر مر گیا۔ عمر ۴۱ سال۔

(۵) محمد (ناصر لدین اللہ) ابن غانیہ نے طرابلس، مہدیہ، بجایہ، الجزیرہ، تونس وغیرہ پر قابض ہو کر ۵۹۹ھ میں عباسی خلیفہ کا سکہ و خطبہ جاری کر دیا۔ ۶۰۱ھ میں ناصر نے چڑھائی کی اور مختلف مقامات پر شکست دیکر دو سال کے محاصرہ کے بعد ۶۰۲ھ میں مہدیہ فتح کر لیا اور اسنے سر نو افریقیہ پر تسلط کر کے اپنے معتمد وزیر ابو محمد عبد الواحد بن ابو حفص کو ان ملکوں کا والی بنا کر اپنے پایہ تخت فاس کو مراجعت کی۔ اسی اثناء میں ابن غانیہ کی جائے سکونت جزیرہ میورقہ کو بھی فتح کر لیا اور اسکے خاندان کو بالکل تباہ کر کے وہاں اپنی حکومت قائم کر لی۔ مگر میورقہ ۶۲۷ھ میں اہل فرنگ نے فتح کر لیا۔

ناصر کو ابن غانیہ کیساتھ مصروف پیکار دیکھکر الفانسو شاہ قشتالہ نوار اور اراغون کے بادشاہوں کو ملا کر مسلمانوں کے علاقے فتح کرتا اور انکو قتل و غارت کرتا ہوا مرسیہ تک آگیا۔ اور بہت سا مال غنیمت اور قیدی لیکر طلیطلہ کو مراجعت کر گیا۔ پس ۶۰۸ھ میں ناصر ۶ لاکھ فوج سے اندلس میں جا اترا۔ یہ سنکر فرنگی معافی اور رحم کے ملتجی ہوئے اور مسلمانوں کے تمام فتح کئے ہوئے علاقے چھوڑ کر خود پیچھے ہٹ گئے۔ اور بہت سے چھوٹے چھوٹے عیسائی جاگیرداروں نے تابعیت کر کے جان بچائی مگر الفانسو اور اسکے حلیف نوار اور اراغون کے بادشاہوں نے مقابلہ کیلئے فوجیں جمع کیں اور یورپ کے تمام ممالک اور روما کے الکبیر سے روپے سے مدد مانگی۔ عیسائی دنیا میں جہاد کا نقارہ بج گیا۔ عیسائیوں کا ٹڈی دل ناصر کے مقابلہ میں آگیا۔ علاقہ جیان میں قلعہ عقاب پر جنگ ہوئی مسلمانوں نے سخت شکست کھائی۔ یہ لڑائی جو ۱۵ صفر ۶۰۹ھ مطابق ۱۶ جولائی ۱۲۱۲ء کو ہوئی فرنگیوں میں جنگ لاس نواس یا جنگ لوس توکاس کے نام سے مشہور ہے اسی تاریخ سے اندلس اور مغرب میں مسلمانوں کی سلطنت کا زوال شروع ہو گیا اس شرمناک شکست کا اصلی باعث ناقص الاسلام نومسلم عیسائی تھے جنہوں نے بھاگ کر جنگ کا رنگ بگاڑ دیا انہیں نومسلم عیسائیوں میں ناصر کا وزیر ابو سعید ابن جامع بھی تھا جسکی فاسد تدبیروں نے مسلمانوں کو یہ روز بد دکھایا۔ ناصر اسکے بعد فاس میں واپس آیا اور اس شرمناک شکست کا انتقام لینے کیلئے ایک سال میں بہت کچھ فوج و سامان مہیا کر کے اندلس کیطرف عیسائیوں سے لڑنے چلا مگر بندرگاہ سلا کے قریب رباط الفتح میں پہنچکر ۶۱۰ھ میں مر گیا۔ عمر ۳۴ سال۔ خصلت لیاقت و قوت میں اپنے باپ سے مختلف تھا عیش عشرت کا شائق موحدین کی سلطنت زائل ہو جانے اور سپین کی اسلامی سلطنت مٹ جانے کا ابتدائی سبب وہی ہوا۔

(۶) یوسف ثانی ۱۶ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ ملک کو اپنے چچاؤں اور دیگر عزیزوں میں تقسیم کر کے خود عیش و عشرت میں امور سلطنت سے بے خبر رہنے لگا۔ یہ کیا تھا ہر صوبہ کا گورنر خود مختار ہو گیا۔ الفانسو شاہ قشتالہ نے اندلس میں ناصر و منصور کی فتح کئے ہوئے مقامات واپس لے لیے اور ۶۱۴ھ میں قصرابی دانس میں مسلمانوں نے عیسائیوں سے ایک اور بھاری شکست کھائی جسکے بعد وہ بھی پُر زور ہو گئے ۶۱۲ھ میں قابس کے علاقہ میں بنو مرین نے جنکا حال آگے بیان ہوگا یوسف کی فوج کو شدید شکستیں دیں اور دور تک اپنا تسلط پھیلا لیا۔ تونس کے گورنر نے بھی خود مختار ہو گیا ۶۲۰ھ میں بعمر ۲۶ سال ایک سانڈ کے سینگوں سے زخمی ہو کر مر گیا۔

(۷) عبد الواحد۔ یہ سن رسیدہ بادشاہ ۹ ماہ ۹ دن کی حکومت کے بعد معزول کر کے ۶۲۱ھ میں قتل کر دیا گیا۔

(۸) عبد اللہ عادل۔ بزدل منشی اور نیک نفس تھا اتفاقی اسباب ایسے پیدا ہو گئے کہ موحدین نے منحرف ہو کر اسکا گلا گھونٹ دیا۔

(۹) یحییٰ۔ عبداللہ کے بعد ۶۲۴ھ میں موحدین نے اسکے بھائی مامون گورنر اندلس کی بیعت کر لی مگر پھر اسکی بیعت توڑ کر یحییٰ بن ناصر کو اپنا بادشاہ بنا لیا پس مامون اندلس میں اور یحییٰ مراکش میں آزادانہ حکومت کرنے لگے یحییٰ کے عہد میں سرزمین مغرب ہنگاموں کا دنگل بنی رہی اور بنی مرین نے اسکے بہت سے علاقے فتح کر لئے محمد بن ابی الطواجین نے ایک جگہ اگرچہ دعوی نبوت کر کے ایک نیا مذہب ایجاد کیا اور بہت سے پیرو کر لئے مگر یا گلے پڑی اسی کے مرید نے اسے مار ڈالا۔

مامون کو جب معلوم ہوا کہ امرائے موحدین نے اسکی بیعت توڑ کے یحییٰ سے بیعت کر لی ہے تو الفانسو شاہ قشتالہ سے اس شرط پر مدد لی کہ قشتالہ کی سرحد پر دس قلعے چھوڑ دے گا اور مراکش فتح کر لیگا تو عیسائی فوج کیلئے جو اسکے ہمراہ ہوگی مراکش میں گرجا بنوا دیگا اگر کوئی عیسائی مسلمان ہو جائیگا تو وہ اس کے عیسائیوں کے حوالہ کر دیا جائیگا۔ پس اس عیسائی فوج کی مدد سے وہ یحییٰ کو شکست دیکر ۶۲۶ھ میں مراکش میں داخل ہو گیا۔ اور یہاں کے موحدین نے اسکی بیعت کر لی۔ یحییٰ بھاگ گیا۔

(۱۰) ابو العلا ادریس المامون تخت مراکش پر بیٹھتے ہی مہدی کی جاری کی ہوئی طریقے مٹانا شروع کر دئیے سکہ اور خطبہ سے مہدی ابن تومرت کا نام نکلوا ڈالا۔ اسکے عہد میں اندلس میں بنی ہود کی نسل سے ایک شخص نے باغیوں کا سرغنہ بنکر موحدین کی سپاہ متعینہ اندلس کو شکست دیکر مستنصر عباسی خلیفہ بغداد کا خطبہ پڑھا یا اور ۶۲۹ھ میں تمام ملک اندلس پر قبضہ کر لیا اور ادھر الفانسو شاہ قشتالہ نے بہت سے علاقے دبا لئے۔ اسکے زمانہ میں موحدین کے دو گروہ ہو گئے تھے ایک اسکے طرفدار۔ دوسرے یحییٰ بن ناصر کے۔

یحییٰ نے ۶۲۸ھ میں مامون پر چڑھائی کی۔ مراکش کے قریب لڑائی ہوئی یحییٰ کے دس ہزار ہمراہی مارے گئے اور اسنے تاسک پہاڑ میں پناہ لی۔ مامون کا زمانہ مصائب سے بھرا ہوا گزرا۔ ایک دن چین سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا آخر اسی کوفت میں ۶۳۰ھ میں انتقال کر گیا۔ اعلیٰ درجہ کا ادیب اور خوش بیان تھا۔

(۱۱) **عبدالواحد رشید**۔ شیوخ موحدین نے مجبور کر کے مہدی کی رسوم کو پھر جاری کرا دیا یحییٰ کو متعدد معرکوں میں شکست دیکر آخر ۶۳۳ھ میں قتل کرا دیا۔ اسکے طرفدار رد نے بھی رشید کی بیعت کر لی۔ تاہم ملک میں بد نظمی و اراکین میں خود غرضی کا بازار گرم رہا اہل جنوہ نے سبتہ پر حملہ کیا بڑی مشکل سے کچھ لے دیکر اہل شہر نے اس بلا کو ٹالا۔ بنو مرین کا زور بڑھتا رہا اور انہوں نے بار بار رشید کی فوج کو شکست دی۔ رشید ۶۴۰ھ میں اپنے باغ کے ایک حوض میں ڈوب گیا اور مر گیا۔

(۱۲) **سعید المعتضد**۔ بہت سے شہروں نے تونس کے حفصی بادشاہ ابو زکریا اور تلمسان کے بنی زیان بادشاہ یغمور سان کی اطاعت قبول کر لی اسنے چڑھائی کر کے بہت سے شہروں کو واپس لیلیا۔ مگر ۶۴۶ھ میں تلمسان کی سرحد پر بمقام تامزجرت یغمور سان سے شکست کھا کر مارا گیا۔ پھر سرداران موحدین نے اسکے بڑے بیٹے عبداللہ کی بیعت کر لی۔

(۱۳) **عمر المرتضیٰ**۔ مگر مراکش میں تمام موحدین نے شہر رباط کے حاکم عمر مرتضیٰ سے بیعت کر لی عمر مرتضیٰ نے اپنا سکہ خوب جمایا اور بنی مرین سے کئی شہر واپس لے لئے مگر فاس اور رتسہ پر انہوں نے قبضہ کر لیا اور فاس کے چھڑانے میں اسنے ایسی شکست کھائی کہ پھر اُدھر کا رخ نہ کیا ۶۶۵ھ میں اسکے رشتہ دار باغی ابو دبوس نے مراکش اور کئی اور شہروں پر قبضہ کر لیا اور اسی سال عمر مرتضیٰ کو قتل کرا دیا۔

(۱۴) **ابو دبوس واثق**۔ رعایا کو آرام پہنچایا اُن پر داد و دہش کرنے اور ٹیکسوں کی معافی کا انتظام کیا۔ ۶۶۸ھ میں بنی مرین کے بادشاہ منصور سے لڑتا ہوا مارا گیا منصور مرینی فاس اور مراکش کے تمام علاقوں پر قابض ہو گیا۔ موحدین نے بھاگ کر کوہ تینملل میں جو ناقابل تسخیر مقام ہے پناہ لی اور عمر مرتضیٰ کے بھائی اسحاق کو اپنا امیر بنا لیا۔

(۱۵) **اسحاق** ۶۷۴ھ تک علاقہ تینملل میں حکومت کرنے کے بعد مع اپنے تمام عزیزوں کے عبدالحق مرینی کے حوالہ کر دیا گیا جسنے سب کو قتل کرا کر خاندان موحدین کا خاتمہ کر دیا۔

نوٹ۔ موحدین کی سلطنت نہایت قوی اور شاندار تھی۔ ان سے پہلے مغرب کی اسلامی سلطنتوں میں سے کسی کو اتنی بحری قوت نصیب نہ ہوئی تھی عروج کے زمانہ میں انکی سلطنت جنوب میں صحرائے اعظم، مغرب میں بحر ظلمات، مشرق میں لیبیا سے (حد مصر تک) اور شمال میں بحیرہ روم سے محدود تھی۔ ملک اندلس بھی انکے زیر فرمان تھا جس میں اشبیلیہ، قرطبہ، غرناطہ، مالقہ اور المریہ کے شہر بہت مشہور تھے) بدیں حیثیت کہ دریائے وادی الکبیر کے تمام سواحل انکے زیر حکومت تھے شمال و مغرب کی طرف انکی حد اور ابن سعد کی مملکت ملتی تھی۔ ابن سعد جو عیسائیوں کا باجگذار بلنسیہ و مرسیہ کے علاقوں پر حکمران تھا اسکے علاوہ موحدین کی املاک میں دریائے ٹاگس کے داہنے کنارہ پر بھی متعدد شہر داخل تھے اور بائیں کنارہ پر تو سرتاسر قابض تھے۔ علاوہ ازیں پرتگال کا تمام حصہ جو الغرب کہلاتا ہے انکی مملکت میں شامل تھا۔

۵۹۲ھ سے ۸۶۹ھ تک (۱۱۹۵ء - ۱۴۶۴ء) (۵) بنی مرین (مدت ۲۷۷ سال)

یہ اقصائے مغرب کے قبیلہ زناتہ کا ایک مشہور خانہ بدوش گھرانا تھا علاقہ فجیج سے سجلماسہ اور ملویہ تک انکی اقامت و نقل و حرکت رہتی تھی کبھی زاب تک جا پہنچتے تھے۔ یہ اپنے جد اعلیٰ مرین کے نام سے مشہور ہیں۔ موحدین کے بادشاہ یعقوب المنصور نے اندلس پر چڑھائی کی تو انکی دعوت پر بنو مرین بھی اسکے ساتھ گئے اور ۵۹۱ھ میں جنگ ارک میں انہیں جوہر شجاعت دکھا کے غنیم کو شکست دی مگر انکا سردار محیو ابی بکر اسی لڑائی میں زخمی ہو کر ۵۹۲ھ میں زخموں سے ہلاک ہو گیا اسکی قوم نے اسکے بیٹے عبدالحق کو اپنا سردار بنا لیا۔ یوسف مستنصر موحدی کے زمانہ تک بنی مرین بالکل خانہ بدوش صحرائی تھے کسی حکومت کے زیر فرمان نہ تھے نہ کسی کا دباؤ مانتے نہ کوئی ٹیکس ادا کرتے تھے۔ زیادہ تر شکار پر بسر کرتے اور شہروں پر چھاپا مارا کرتے تھے۔ یوسف مستنصر کے زمانہ میں جب موحدین کی سلطنت کمزور ہونے لگی تو یہ

غارتگری اور قوت بڑھ گئی چنانچہ ۶۱۳ھ میں شاہی فوج کو جو انکی سرکوبی کو بھیجی گئی تھی عبدالحق نے شکست دی اور کئی مستحکم قلعے فتح کر لئے مال غنیمت میں سے عبدالحق نے خود کچھ نہ لیا بلکہ اپنی قوم میں مساوی تقسیم کر دیا ایسی فیاضی سے اسکی قوم اسپر جان دینے لگی ۶۱۴ھ میں عبدالحق اور اسکا بڑا بیٹا ادریس موحدین سے لڑتا ہوا مارا گیا پھر تو بنی مرین نے اسکے دوسرے بیٹے عثمان کو سردار بنا کر ایسا جان توڑ کر حملہ کیا کہ موحدین کو مار کر جنگلوں اور پہاڑوں میں بھگا دیا۔ بنی مرین میں ۲۸ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت
۱	عبدالحق بن محیو بن ابی بکر	۵۹۲ ۱۱۹۵	[illegible]	۱۱	ابو سعید عثمان بن ابو الحسن علی	۷۴۹ ۱۳۴۸	۱۰	۲۱	ابو یحییٰ ابو زیان محمد رابع المستنصر بن ابو العباس احمد مستنصر	۷۸۷ ۱۳۸۵	[illegible]
۲	ابو سعید عثمان اول ابو عبدالحق	۶۱۴ ۱۲۱۷	۲۳	۱۲	ابو سعید ابوبکر سعید بالله بن ابو عنان	۷۵۹ ۱۳۵۸	[illegible]	۲۲	ابو زیان محمد خامس الواثق بالله بن ابو الفضل بن مستعین بالله	۷۸۸ ۱۳۸۶	[illegible]
۳	ابو معرف محمد اول بن عبدالحق	۶۳۷ ۱۲۳۹	۵	۱۳	ابو سالم ابراہیم مستعین بالله بن ابو الحسن علی	۷۶۰ ۱۳۵۹	[illegible]	۲۳	ابو العباس احمد مستنصر بالله (مکرر)	۷۸۹ ۱۳۸۷	۸
۴	ابو یحییٰ ابوبکر بن عبدالحق	۶۴۲ ۱۲۴۴	۱۴	۱۴	ابو عمر تاشفین بن ابو الحسن علی	۷۶۲ ۱۳۶۱	[illegible]	۲۴	ابو الفارس عبدالعزیز بن مستنصر	۷۹۶ ۱۳۹۳	۲
۵	ابو یوسف یعقوب بن عبدالحق	۶۵۶ ۱۲۵۸	۲۱	۱۵	ابو زیان محمد ثانی متوکل علی الله بن ابو عبدالرحمٰن بن ابو الحسن علی	۷۶۳ ۱۳۶۱	[illegible]	۲۵	ابو عامر عبدالله بن مستنصر	۷۹۸ ۱۳۹۵	۱
۶	ابو یعقوب یوسف ناصر الدین بن یعقوب	۶۸۵ ۱۲۸۶	۲۱	۱۶	عبدالعزیز بن ابو الحسن علی	۷۶۸ ۱۳۶۶	۹	۲۶	ابو سعید عثمان بن مستنصر	۷۹۹ ۱۳۹۶	۲۲
۷	ابو ثابت عامر بن ابو عامر عبدالله بن یوسف ناصر	۷۰۶ ۱۳۰۶	[illegible]	۱۷	ابو زیان محمد ثالث سعید بالله بن عبدالعزیز	۷۷۴ ۱۳۷۲	۲	۲۷	محمد عبدالله بن ابو سعید عثمان	۸۲۳ ۱۴۲۰	۱
۸	ابو ربیع سلیمان بن ابو ثابت عامر	۷۰۷ ۱۳۰۸	[illegible]	۱۸	ابو العباس احمد مستنصر بالله بن ابو سالم ابراہیم	۷۷۶ ۱۳۷۴	[illegible]	۲۸	یعقوب بن ابو سعید	۸۲۴ ۱۴۲۱	۳
۹	ابو سعید عثمان ثانی بن ابو یوسف یعقوب	۷۱۰ ۱۳۱۰	۲۱	۱۹	عبدالرحمٰن بن ابو یفلوسن بن ابو علی عمر بن عثمان	۷۸۶ ۱۳۸۴	۱۰	۲۹	عبدالحق بن ابو سعید	۸۲۷ ۱۴۲۴	۴۴
۱۰	ابو الحسن علی منصور بالله بن عثمان ثانی	۷۳۱ ۱۳۳۱	۱۸	۲۰	ابو فارس موسیٰ متوکل علی الله ثانی بن ابو عنان فارس بن ابو الحسن	۷۸۶ ۱۳۸۴	[illegible]				

(۱) **عبدالحق** جسکا ذکر بیان ہوا اسکو مورخین نے فاضل۔ دیندار اور عمدہ مزاج لکھا ہے۔ اسکی نسبت اسکی قوم عجیب و غریب اعتقاد رکھتی تھی۔

(۲) **ابو سعید عثمان**۔ موحدین کے بہت سے قلعے فتح کر لئے اور سالانہ نذرانہ مقرر کرکے وہاں کے حاکموں کو بحال رکھا۔ ۶۳۷ھ میں ایک جنگ میں مارا گیا۔

(۳) **محمد اول**۔ اسنے بھی موحدین کے کئی قلعے فتح کر لئے مگر ۶۴۲ھ میں موحدین کی ایک لڑائی میں مارا گیا۔

(۴) **ابوبکر**۔ بڑا اولوالعزم بادشاہ تھا۔ ابتداء میں وہ صرف سپہ سالار تھا۔ اس خاندان کا پہلا امیر تھا جسے سلطنت کا سامان مہیا کیا۔ ملک اور شہر جو فتح کئے سرداروں میں بانٹ دئے۔ ہر ایک سردار کو مستقل جاگیردار بنا دیا۔ شہر فاس اور مکناسہ میں ابو حفص فرمانروائے افریقیہ کے نام کا خطبہ پڑھوایا تھا چنانچہ ۶۴۳ھ میں مکناسہ اسی فرمانروا کے نام پر فتح کیا تھا۔ مگر موحدین بادشاہ ابو سعید نے ابوبکر کو شکست دیکر بھگا دیا اور وہ اپنے قلعے میں محصور رہا۔ اور بلا مار بھاگا ہوا ابو سعید کی بیعت کر لی۔ مگر جب ابو سعید تلمسان کے محاصرہ میں مارا گیا تو ابوبکر نے ۶۴۶ھ میں پھر مکناسہ فتح کر لیا اور فاس فتح کرکے اپنی شاہی کا اعلان کر دیا یہ پہلے بادشاہ امیر کہلاتے تھے۔ اسنے امن امان کو قائم رکھا اور انتظام ایسا اچھا کیا کہ آبادی اور خوشحالی بہت زیادہ ترقی ہوئی۔ اسکے عہد میں تجارت کو فروغ ہوا۔ ۶۵۳ھ میں موحدین بادشاہ عمر المرتضیٰ نے بڑی زبردست فوج اسپر چڑھائی کی مگر ابوبکر نے شکست دیکر مراکش کی طرف بھگا دیا۔ ان لڑائیوں میں موحدین کا بہت کچھ مال و دولت حاصل کیا۔ ابوبکر ۶۵۶ھ میں بمقام فاس فوت ہو گیا۔

(۵) **یعقوب المنصور**۔ ابوبکر کا بیٹا عمر بادشاہ بنایا گیا مگر اسکے چچا یعقوب نے امراء سلطنت کی مدد سے تخت پر قبضہ کر لیا اور عمر کو قتل کرا دیا۔ اسنے شہر سلا کو جسپر ایک سال قبل اہل اسپین نے قبضہ کر لیا تھا واپس لیا۔ اور باغی سرداروں کو مسخر کیا۔ ابو دبوس کی موت ۶۶۸ھ میں مراکش فتح کرکے ابو دبوس کو مراکش سے نکال دیا اور المرتضیٰ کو جو مراکش میں تھا ابو دبوس نے قتل کیا۔ پھر یعقوب نے مراکش فتح کرکے بجائے فاس کے اپنی تخت گاہ مراکش میں منتقل کر دی۔ ابو دبوس نے فوج جمع کی لیکن یعقوب سے مقابلہ کی نوبت آئی مگر شکست کھا کر مارا گیا۔ اسکے بعد موحدین

مغرب کے باقیماندہ شہر بھی فتح کر لئے۔ اور بنی حفص کا خطبہ موقوف کر کے اپنا سکہ و خطبہ جاری کر دیا۔ اور ۶۶۴ھ/۱۲۶۶ء میں سجلماسہ کو جو بنی عبدالواد کی حکومت میں چلا آتا تھا ایک سال کے محاصرہ کے بعد توپ[1] کی مدد سے فتح کر لیا۔

اسوقت اندلس میں مسلمانوں کے تین خاندان حکومت کر رہے تھے (۱) بنی احمر جو سب سے زبردست تھے اور غرناطہ انکا دارالحکومت تھا (۲) بنی ہود اور (۳) بنی اشقیلولہ علاقہ مالقہ میں۔ ان تینوں کو سپین کے عیسائی حملے کر کے تنگ کر رہے تھے قرطبہ اور اشبیلیہ تک پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو ساحل بحر کے علاقوں میں چلے جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ ابن الاحمر شاہ غرناطہ نے یعقوب المنصور سے مدد مانگی اُسنے اپنے بیٹے کو ۶۷۳ھ میں بحری فوج دیکر روانہ کیا جسنے غنیم کے ملک میں خوب لوٹ مار کر کے بہت سا مال غنیمت حاصل کر کے مراجعت کی ۶۷۴ھ میں خود جا کر غنیم کے سپہ سالار ذان نونہ کو شکست فاش دی اور ۶۷۵ھ میں اشبیلیہ چھین لیا ۶۷۶ھ میں علاقہ قرطبہ کے شہر فتح کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ عیسائیوں نے قسمیں کھا کر کہ پھر مسلمانوں کے ملک میں دست اندازی نہ کرینگے صلح کر لی ۶۷۷ھ میں بوقت مراجعت محمد بن اشقیلولہ کی مرضی سے مالقہ پر قبضہ کر لیا۔

اسکے بعد یعقوب اور ابن الاحمر میں تنازع ہو گیا۔ ابن الاحمر نے یعقوب سے لڑنے کے واسطے الفانسو کو ملا لیا اور مغرب الاقصے میں سلطان کے مخالفوں سے خط کتابت کر کے بغاوت برپا کرا دی اور الفانسو نے اعلان جنگ کر کے جزیرۃ الخضرا پر جو منصور کے قبضہ میں تھا جنگی جہاز بھیجے۔ اور چونکہ سلطان کو اندرونی بغاوتوں میں مبتلا کر دیا تھا وہاں کے مسلمانوں پر سخت آفت برپا کر دی منصور نے ۶۷۸ھ میں اپنے بیٹے کو جزیرۃ الخضرا کی بچانیکے لئے روانہ کر دیا مسلمانوں کی یہ حالت دیکھکر ابن الاحمر سے بھی رہا نہ گیا اُسنے بھی مسلمانوں کی مدد کیلئے جہاز روانہ کر دئے پس مسلمانوں کی متحدہ بحری فوج نے غنیم کو شکست دی اُنکے جہاز کو پکڑ لیا اور کئی جہاز گرفتار کر لئے۔ اس شکست سے الفانسو کی بری فوج نے بھی راہ فرار اختیار کی اسکے بعد الفانسو کو اُسکے بیٹے سانکو (شانجہ) نے برطرف کر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ الفانسو نے منصور سے فریاد کی منصور پہنچا اور ۶۸۱ھ میں قرطبہ کے قریب سانکو کو شکست دیکر الفانسو کو تخت پر بٹھا دیا بیشمار مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اس سال الفانسو مر گیا اور سانکو نے بادشاہ ہو کر مسلمانوں کو ستانا شروع کیا ۶۸۳ھ میں سلطان منصور پھر سپین میں آیا متعدد قلعے فتح کر لئے اور بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اور آخر ۶۸۴ھ میں سانکو نے خود بمقام جزیرۃ الخضرا بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عہد کیا کہ کبھی مسلمانوں کے ملک میں دست اندازی نہ کرونگا سیاح اور تاجر مسلمان جو میرے ملک میں آئینگے انکے جان و مال کی حفاظت کیجائیگی اور آئندہ کسی قسم کا ٹیکس نہ لیا جائیگا۔ ان شرطوں پر صلح ہو گئی اور بادشاہ کی فرمائش پر وہ تمام عربی کتابیں جو عیسائی مسلمانوں کے ملک سے لوٹ کر لے گئے تھے ۱۳ چھکڑے بھر کر واپس کر دیں سلطان جزیرۃ الخضرا ہی میں تھا کہ بیمار ہو گیا اور ایک سال کی علالت کے بعد ۶۸۵ھ میں انتقال کر گیا۔ یہ نہایت علم دوست اور با اقبال بادشاہ تھا۔ بہت سی خیراتی عمارتیں تعمیر کیں۔ اندھوں کوڑھیوں اور پاگلوں کے علاج کیلئے شفاخانے بنوائے اور بیکاروں اور محتاجوں کی پرورش کیلئے محتاج خانے کھلوائے تھے بہت سے مدارس اور انکے واسطے اوقاف بھی مقرر کئے تھے۔

(۴) **یوسف الناصر** بنی ادریس اور موحدین نے طاقت مرینیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اس سبب سے ان دونوں جماعتوں کے جتنے آدمی ملے قتل یا جلاوطن کر دئے گئے۔ ابن الاحمر سے تجدید صلح کا معاہدہ کر کے جزیرۃ الخضرا، طریف اور رندہ کے سوا اندلس کے تمام بحری علاقے جن پر اسکے باپ نے قبضہ کر لیا تھا ابن الاحمر کے حوالہ کر دئے۔ شانجہ نے بھی معاہدہ صلح کی تجدید کی مگر شانجہ نے ۶۹۰ھ میں عہد شکنی کی کیونکہ

[1] دنیا کی تاریخ میں جیسا کہ ابن خلدون اور کاندی کی تحریر سے پایا جاتا ہے توپ کے استعمال کا یہ پہلا موقع نظر آتا ہے۔ حقائق الاخبار میں ہے کہ چین کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ چینیوں نے ۸۵ء میں اہل ہند سے بارود بنانا اور اسکا استعمال سیکھا تھا ۲۱۵ء میں جولیس افریکانوس نے بارود بنانے کا عمل ظاہر کیا ۶۶۸ء میں بعلبک کے باشندے کلینیکوس نے بیزنطین والوں (رومیوں) کو یونانی آگ کا طریق ساخت تعلیم دیا جس کی نسبت گمان ہے کہ وہ ہرگز سیال چیز نہ تھی بلکہ بارود کی طرح کوئی مرکب چیز تھی۔ ۷۱ھ میں حجاج بن یوسف نے محاصرہ مکہ میں آتشبار اسلحہ استعمال کئے جو عربوں نے اہل ہند سے سیکھے تھے غرض بارود کے اصل موجد کا پتہ صاف طور سے ابتک نہیں ملا تاہم ۱۳۰۰ء تک یہ ہنر مشرق ہی میں رہا۔ اسکے بعد اہل فرنگ نے اس میں ترقی کی۔

علاقوں پر یورش شروع کردی۔ پہلا بیڑا جو اسکی سرکوبی کو بھیجا گیا شکست کھا کر تباہ و برباد ہوگیا۔ سنہ ۶۹۱ھ میں دوسرے بیڑے نے اہل فرنگ کو بھگا کر بحر زقاق پر قبضہ کر لیا اور خود یوسف نے جا کر اشبیلیہ و شریش پر دشمن کو شکست دیکر بھگا دیا۔ اسکے بعد ابن الاحمر بھی اس شرط پر کہ شانجہ اُسکے ملک پر دست اندازی نہ کیا کرے شانجہ سے ملگیا۔ اب شانجہ نے خشکی اور تری دونوں طرف سے طریف کا (جہاں یوسف کے جہاز پناہ لیا کرتے تھے) محاصرہ کر لیا۔ اور ۶۹۱ھ میں چند شرائط پر شہر اُسکے حوالہ کر دیا گیا۔ مگر بعد فتح شانجہ نے اہل طریف سے اپنی شرائط کو پورا کیا نہ ابن الاحمر سے ناچار ابن الاحمر نے یوسف سے تقصیر معاف کرائی اور وہ قرآن مجید جو حضرت عثمان کا لکھوایا ہوا بنی اُمیہ میں وراثتاً چلا آتا تھا نذر دیا۔ ۷۰۳ھ میں یوسف نے ملک الناصر محمد بن قلاوون کے پاس سفیر و تحائف بھیجکر سلسلہ دوستی و خط و کتابت قایم کر لیا۔ ۷۰۶ھ میں اپنے ایک خواجہ سرا کے ہاتھ سے خنجر کا زخم کھا کر فوت ہوگیا۔ اسنے نہایت شان و شوکت سے حکومت کر کے بنو مرین کی سلطنت کو رونق اور تمدن کے اعلے درجہ پر پہنچا یا فیاض و منتظم تھا۔ اسنے اپنی ملک میں یوم شریف کی خوشی منانیکا عام حکم دیا۔

(۷) **ابو ثابت عامر**۔ بعض نے یوسف کے بیٹے ابو سالم کی بعض نے عامر کی بیعت کی۔ عامر غالب آیا اور اپنے چچا کو قتل کرا دیا۔ اسکے عہد میں بغاوتیں برپا رہیں۔ ۷۰۸ھ میں مرگیا۔

(۸) **ابو الربیع سلیمان**۔ عامر کے بعد بعض نے سلیمان کی اور بعض نے اُسکے چچا علی بن یوسف کی بیعت کی مگر سلیمان نے علی کو پکڑ کر قید کر دیا اور وہ ۷۰۹ھ میں قید ہی میں مرگیا۔ اسکا عہد لوگوں کے حق میں خیر و برکت کا زمانہ ثابت ہوا۔ اہل سبتہ نے خود بخود ابن الاحمر کی اطاعت چھوڑ کر اس کی اطاعت اختیار کی۔ باغیوں کا قلع قمع کیا۔ ۷۱۰ھ میں مرگیا۔

(۹) **ابو سعید عثمان**۔ نہایت متحمل مزاج، ذی علم، سخی، منکسر المزاج اور صلح پسند تھا۔ جنگ و پیکار سے پہلو بچاتا انتظام و قیام امن کو مقدم سمجھتا۔ اس لئے لوگ راحت و فراغ بالی میں بسر کرتے۔ ۷۱۲ھ میں سلا کی کارخانہ جہاز سازی میں متعدد جنگی جہاز تیار کرا کر بحری طاقت کو قوت دی۔ اسکے بیٹے ابو علی نے بغاوت کی۔ ابو سعید نے ۷۱۵ھ میں اسے علاقہ سجلماسہ جاگیر میں دیدیا۔ جہاں اسنے بہت سے غیر مفتوح علاقے فتح کر کے ایک شاندار سلطنت کی بنیاد ڈالی۔

۷۱۹ھ میں پیدرو شاہ قشتلہ نے ایک لاکھ تیس ہزار فوج سے زیادہ لیکر غرناطہ پر حملہ کر دیا۔ اہل غرناطہ نے ابو سعید سے مدد مانگی۔ اسکی فوج نے جا کر عیسائیوں کو غرناطہ سے مار بھگایا۔ بہت سے قیدی اور مال غنیمت ہاتھ آیا اور اہل فرنگ نے دب کر صلح کر لی۔ ابو سعید ۷۳۱ھ میں مرگیا۔

(۱۰) **ابو الحسن علی المنصور**۔ بنی مرین میں سب سے زیادہ قوی شوکت اور سب سے زیادہ وسیع مملکت کا مالک ہوا۔ مغرب الاقصے، مغرب الادنے اور اندلس ہر سہ ممالک میں اسکی یادگاریں بکثرت موجود ہیں۔ اسکے بھائی ابو علی سے جنگ ہوتی رہی جسکا خاتمہ ۷۳۲ھ میں ابو علی کے قتل پر ہوا۔ اور سلطنت سجلماسہ بھی اسکی سلطنت میں شامل ہوگئی۔ ۷۰۹ھ سے سپین کے نصرانی بادشاہ نے جبل طارق پر قبضہ کر کے اسلامی بندرگاہوں پر حملہ کرنے کا تار باندھ دیا تھا۔ لہذا ۷۳۲ھ میں محمد بن اسماعیل احمری خود سلطان ابو الحسن کے پاس آیا اور مسلمانوں کی حالت زار سنا کر جہاد کی ترغیب دی۔ ابو الحسن نے جنگی بیڑا اور فوج اُسکے ساتھ کر دی اس طرح اسماعیل نے ایک سال کے محاصرہ کے بعد ۷۳۳ھ میں جبل طارق فتح کر لیا۔ ۷۳۸ھ میں ابو الحسن کا بیٹا ابو مالک جو اندلس کی بندرگاہوں کا حاکم اعلیٰ تھا عیسائیوں کے ملک میں دور تک گھس گیا۔ بہت سا مال غنیمت اور قیدی لئے ہوئے واپس آ رہا تھا کہ عیسائیوں نے غفلت میں حملہ کر کے اُسے اور اُسکے بہت سے سپاہیوں کو قتل کر ڈالا اور اُسکا کیمپ لوٹ لیا۔ اسپر ابو الحسن نے جہاد کا اعلان کر دیا۔ الفانسو یازدہم نے اپنے جنگی جہاز بحر زقاق میں بھیجکر سلطانی فوج کو اندلس میں اترنے سے روکنے کی کوشش کی۔ ابو الحسن نے اپنے پسر ل والوں نے حفص سے بھی ۱۶ جہاز منگا لئے اس طرح سبتہ سے سو جہاز غنیم کے مقابلہ کو بڑھا۔ زبردست لڑائی ہونیکے بعد غنیم کے بہت سے جہاز غرق کر دیئے اور باقی بندرگاہ سبتہ میں پکڑ لائے۔ بنی مرین کی یہ بحری جنگ جو ۷۴۰ھ میں ہوئی بہت مشہور ہے۔ اسکے بنو مرین کا بحری اقتدار بہت وسیع ہوگیا اور اہل اندلس میں ایک نئی روح پھونک دی گئی جس سے وہ غنیم سے مسلوبہ علاقے واپس لینے پر مستعد ہوگئے۔ اسکے بعد ابو الحسن نے خود جا کر طریف کا محاصرہ کر لیا جو عیسائیوں کے قبضہ میں آگیا تھا اور مختلف حصوں پر دانے کئیں جنہوں نے

تھرتھراتی وشنہ مہدے بھگے درشازوں تک تمام ملک تہ و بالا کرڈالا۔ ناچار عیسائی بادشاہ نے جنگی بیڑا طریف بچانے کیلئے بھیجا مگر اسکا بھی وہی حشر ہوا جو پہلے بیڑے کا ہوا تھا۔ یہ حالت دیکھکر سپین قسطلہ اور پرتگال کے بادشاہوں نے ایکا کرکے نہایت زبردست جماعت سے مسلمانوں پر چڑھائی کی۔ اس بھاری لڑائی میں اسلامی فوج نے شکست فاش کھائی اور سلطان ابوالحسن بھاگ کر جزیرۃ الخضرا میں چلا آیا۔ اس زبردست شکست کے بعد مسلمانان اندلس کو کسی طرح اہل فرنگ سے مقابلہ کا یارا نہیں رہا۔

فرمانروائے سپین نے اس کامیابی کے بعد غرناطہ کی بحری مقام قلعہ سعید پر قبضہ کرلیا اور اہل فرنگ نے بحر زقاق پر پورا تسلط کرکے جزیرۃ الخضرا کا محاصرہ کرلیا اور اس شرط پر امان دیکر کہ وہاں کے تمام مسلمان سپاہی ملک مغرب میں چلے جائیں ۷۴۳ھ میں شہر کو فتح کرلیا۔ ابوالحسن مجبوراً صبر کر بیٹھا۔ اسکے بعد ابوالحسن کا تونس کے بنی حفص سے جھگڑا ہوگیا اور اُسنے ۷۴۸ھ میں ملک تونس اور اُسکے تمام ماتحت علاقوں پر تسلط کرلیا۔ اور اُسکی سلطنت طرابلس کے شہر مسراتہ سے سوس اقصیٰ تک پھیلگئی اور بنی حفص کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔

ان فتوحات کے بعد بھی ابوالحسن کو آرام نہ ملا۔ اُسکے بیٹے ابوعنان نے بغاوت کرکے ملک مغرب پر اپنا تسلط جمالیا اور باپ کو تونس کے علاقہ پر قابض چھوڑکر خود حکومت کرنے لگا۔ اسی اثناء میں ابوبکر حفصی کا بیٹا تونس کا محاصرہ کرنے بڑھا۔ ناچار ابوالحسن ۷۵۰ھ میں بحری راستہ سے سو جہازوں اور کشتیوں کے ساتھ اپنے اصلی دارالملک کیطرف روانہ ہوا۔ مگر یہ تمام بیڑا طوفان سے غرق ہوگیا اور ابوالحسن ایک تختہ پر بہتا ہوا کنارہ پر جا پہنچا۔ اور پھر افتاں وخیزاں دارالملک کیطرف چلا۔ جہاں اُسکے بیٹے نے اسکی کوئی تدبیر چلنے نہ دی اور آخر وہ اسی بیکسی اور آوارہ گردی کی حالت میں ۷۵۲ھ میں دنیا سے چل بسا۔

(۱۱) ابوعنان۔ باپ کی وفات پر مستقل بادشاہ ہوا۔ مغرب الاوسط کے متعدد علاقے فتح کئے۔ اہل سپین کی شازشوں سے اسکا بھائی ابوالفضل حاکم سوس نے بغاوت کی مگر ۷۵۵ھ میں شکست کھا کر قتل کردیا گیا۔ ابوعنان ۷۵۹ھ میں مرگیا۔ نہایت زبردست عالم شاعر اور شہسوار تھا۔

(۱۲) سعید باللہ ابوبکر۔ صغیر سن تھا۔ ۹ ماہ بعد معزول کردیا گیا اور اُسکا چچا مستعین خلیفہ بنایا گیا جو ابوعنان کے عہد میں شاہ غرناطہ کے پاس روپوش رہا تھا۔

(۱۳) مستعین باللہ ابوسالم ابراہیم۔ ابوعنان کی وفات پر مستعین سرزمین عدوہ میں آ اترا۔ لوگوں نے اسے پہچانکر ۷۶۰ھ میں بیعت کرلی اور بادشاہ بنالیا۔ ۷۶۱ھ میں غنی باللہ والی غرناطہ اور اُسکے وزیر ابن الخطیب نے اُسکے پاس پناہ لی۔ اُسنے اُنکے حسب حیثیت وظیفہ مقرر کردیا۔ ۷۶۲ھ میں اُسکے وزیر عمر بن عبداللہ نے بغاوت کرکے اُسے قتل کرادیا اور ابوعمر تاشفین کو بادشاہ بنالیا۔ مستعین نہایت صلح پسند اور نرم دل تھا۔

(۱۴) ابوعمر تاشفین۔ وزیر نے اسکو ۴ ماہ بعد معزول کرکے ابوزیان محمد کو متوکل علی اللہ کے لقب سے تخت پر بٹھادیا۔ ایک گروہ نے ابوالفضل بن مستعین کو اور ایک گروہ نے عبدالحلیم بن ابوالحسن علی کو ۸ ماہ تک بادشاہ رکھا۔ اور فتنہ وفساد کا بازار گرم رہا۔ یہانتک کہ تاشفین ۷۶۳ھ میں اور ابوالفضل ۷۶۹ھ میں عبدالعزیز بن ابوالحسن کے عہد میں مارے گئے۔

(۱۵) ابوزیان محمد۔ یہ بھی بالکل وزیر کے ہاتھوں میں تھا۔ بادشاہ ہونے سے پہلے شاہ قشتلہ کے پاس اُسکی حمایت میں بسر کرتا تھا۔ شاہ قشتلہ نے اپنے مفید مطلب شرائط پر اسکے ملک میں آنے کی اجازت دی۔ اسکو بھی وزیر نے ۷۶۷ھ میں قتل کرادیا اور عبدالعزیز بن ابوالحسن کو قصر کے قیدخانہ سے نکال کر تخت پر بٹھادیا۔

(۱۶) عبدالعزیز۔ وزیر عمر بن عبداللہ نے اب بھی تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے۔ مگر عبدالعزیز نے ایکدن موقع پاکر خود اپنے سامنے اُسے قتل کرادیا۔ اور پھر اُسکے طرفداروں کا صفایا کردیا۔ ۷۷۱ھ میں شاہ غرناطہ سے ملکر جزیرۃ الخضرا اہل سپین سے چھین لیا۔ ۷۷۴ھ میں جبکہ تلمسان کا محاصرہ کئے بیٹھا تھا انتقال کرگیا۔ اسنے بنی مرین کی مردہ سلطنت میں دوبارہ جان ڈالدی۔ ابن خلدون نے اپنی تاریخ اسی کے نام پر معنون کی۔

(۱۷) سعید باللہ ابوزیان محمد۔ چونکہ بچہ ہی تھا وزیر ابوبکر بن عثمان سیاہ وسپید کا مختار ہوگیا۔ ۷۷۶ھ میں وزیر نے بادشاہ کو معزول

کرکے اندلس کیطرف جلاوطن کر دیا۔ اور مستنصر کو بادشاہ بنا دیا۔ اور سعید ۷۶۸ھ تک ابن الاحمر کی قید میں رہا۔ اسی سال ابن الاحمر مستنصر سے ناراض ہوکر سعید کو فوج دیکر مغرب پر بھیجا۔ سعید نے فاس کا محاصرہ کرلیا مگر شکست کھاکر تونس کیطرف چلا گیا اور ۷۷۶ھ میں بمقام عقبہ فوت ہوگیا۔

(۱۸) **ابوالعباس مستنصر باللہ احمد**۔ شاہ غرناطہ نے غرب الاقصےٰ میں اتنا رسوخ جمایا کہ گویا یہ ملک اُسی کا ایک صوبہ ہوگیا۔ ابوالعباس کے عہد میں ملک مغرب دو حصوں میں تقسیم ہوگیا تھا ایک حصہ اسکے پاس تھا۔ دوسرا عبدالرحمٰن بن ابو یفلوسن بن ابو علی عمر بن عثمان ثانی کے قبضہ میں جسکا پایۂ تخت مراکش تھا۔ ۷۸۶ھ میں ابوالعباس اور شاہ غرناطہ میں ناچاقی ہوگئی۔ ابوالعباس معزول کرکے اُسکے پاس بھیجدیا گیا اور ۷۸۹ھ تک اُسکے پاس نظربند رہا۔ اور ابو فارس متوکل اُسکی جگہ بادشاہ بنایا گیا۔

(۱۹) **عبدالرحمان بن ابو یفلوسن** ۷۷۶ھ سے ۷۸۴ھ تک علاقۂ مراکش پر حکمران رہا۔ ۷۸۴ھ میں ابو فارس نے اسکے ملک پر قبضہ کرلیا۔

(۲۰) **ابو فارس متوکل**۔ اپنے وزیر مسعود بن ماسائی کو جو سیاہ و سپید کا مختار ہوگیا تھا قتل کرانیکی کوشش کی۔ وزیر کو بھید کھل گیا تو ۷۸۸ھ میں اسی کو زہر دلوا دیا۔

(۲۱) **منتصر باللہ ابو زیان محمد**۔ دو ماہ کی حکومت کے بعد معزول کرکے مع اپنے کنبہ کے اندلس جلاوطن کر دیا گیا۔

(۲۲) **واثق باللہ**۔ وزیر مسعود کا اقتدار اب بھی بڑھا رہا۔ واثق نے سبتہ کو ابن الاحمر کے ہاتھ سے نکال لینے کا ارادہ کیا۔ ابن الاحمر نے جلکر ابوالعباس کو نظربندی سے رہا کرکے اور فوج دیکر ملک مغرب میں اُتار دیا۔ اُسنے مراکش پر چڑھائی کردی اور مسعود نے اس شرط پر کہ اُسکی وزارت بحال رہے شہر ابوالعباس کے حوالہ کردیا۔ ابوالعباس نے واثق کو قتل کرادیا۔

(۲۳) **ابوالعباس (دوبارہ)**۔ مسعود اور اُسکے مددگاروں کو قتل کرادیا۔ تلمسان اور باغیوں سے بعض شہر فتح کئے اور ۷۹۶ھ میں مرگیا۔

(۲۴) **ابو فارس عبدالعزیز**۔ حلیم المزاج صلح پسند۔ خونریزی سے گریز کرنیوالا شاعر و شعر و ادب کا دلدادہ۔ رجب ۷۹۹ھ میں مرگیا۔

(۲۵) **مستنصر باللہ ثانی**۔ ابو فارس اور مستنصر کے عہد میں بھی کاروبار سلطنت وزیر ہی کے ہاتھ میں رہا۔ ایک سال حکومت کرکے ۸۰۰ھ میں مرگیا۔

(۲۶) **ابو سعید عثمان**۔ وزیر عبدالعزیز کنانی کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا رہا۔ ۸۱۸ھ میں پرتگیزوں نے سبتہ لے لیا۔ اس نے جبل طارق کو ابن الاحمر کے ہاتھ سے لینا چاہا۔ ابن الاحمر نے اسکے بیٹے (اور بروایت حقائق الاخبار بھائی) محمد عبداللہ کو فوج دیکر ملک مغرب میں اُتار دیا۔ عبداللہ نے ملک پر قبضہ کرکے ابو سعید کو قید کرلیا۔ اور وہ قید ہی میں ۸۲۲ھ میں مرگیا۔

(۲۷) **محمد عبداللہ**۔ ۸۲۳ھ میں اہل مغرب نے اس سے ناراض ہوکر قتل کردیا۔ اسکے بعد اسکا بھائی یعقوب بادشاہ ہوا۔

(۲۸) **یعقوب**۔ اسکا بھائی عبدالحق سو سال تک اس سے لڑتا رہا۔ آخر ۸۲۳ھ میں تخت سے علیحدہ ہوگیا۔

(۲۹) **عبدالحق**۔ باغیوں کی بغاوتوں اور بیرونی دشمنوں کے حملوں نے ہی ہی سلطنت کبھی ملک میں بلادی مختلف صوبے بالکل خودمختار ہوگئے۔ عبدالحق نے وزیروں اور حاجبوں کو جو سلطنت پر حاوی ہوگئے تھے قتل کرادیا۔ بلکہ بنو وطاس کا گھرانا ہی غارت کردیا جس خاندان کی وزارت مدت سے چلی آتی تھی۔ یہودیوں کو اپنا مقرب بنایا۔ اسپر ارکان دولت بگڑ گئے اور خواص و عوام کا ایک عام خیال بناکر ایک یہودی کے ہاتھ سلطان شہر فاس گیا ہوا تھا اسکی معزولی کا اعلان کردیا۔ اور شریف عبداللہ الحفید ادریسی کو جو فاس کا نقیب الاشراف تھا بادشاہ بنایا۔ اور جب سلطان فوراً فاس واپس آیا تو ۸۶۹ھ میں اُسی کی فوج نے پکڑ کر مفسدوں کے حوالہ کردیا جنہوں نے اُسکی گردن ماردی۔ اس طرح بنی مرین کی سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔ بنی مرین کے آخری عہد میں سلطنت کی کمزوری سے فائدہ اٹھاکر پرتگیزوں نے مغرب کے اکثر بحری مقامات اپنے قبضہ میں کرلئے تھے۔ چنانچہ سبتہ ۸۱۸ھ میں قصر مجاز یا مصمودہ ۸۶۲ھ میں طنجہ ۸۶۹ھ میں اصیلا ۸۷۶ھ میں اسی سال العرائش اور بلاد سوس کے بعض علاقے بھی لیلئے۔ غرض مغرب الاقصےٰ کی بہت کم بندرگاہیں مسلمانوں کے قبضہ میں رہ گئی تھیں۔

نوٹ: بنی مرین شرفائے بنی ادریس کی بڑی عزت و حرمت کرتے تھے وہ ہمیشہ یہی خیال رکھتے تھے کہ امامت و خلافت اسی خاندان کا حق ہے

جن پر ہم تغلب کر کے قابض ہو گئے ہیں۔ ان کو ہر طرح آرام و راحت سے رکھتے تھے۔
شریف عبداللہ الحفید ۸۶۹ھ تک حکمران رہا۔ اس کا بیٹا اس کا وزیر تھا۔ مگر ۸۷۶ھ میں شیخ السعید ابو محمد عبداللہ وطاسی حاکم اصیلا نے اسے تخت سے اتار دیا اور خود سلطنت پر قابض ہو گیا۔

(۶) بنی وطاس (۸۷۶ھ سے ۹۶۱ھ تک) (مدت ۸۵ سال)

بنی وطاس یوسف بن تاشفین لمتونی کی نسل سے ہیں جو بعد میں بنی مرین کے علاقہ میں جا کر بسنے لگے تھے۔ بنی مرین نے ملک کو فتح کر کے جب آپس میں بانٹ لیا تو بلاد ریف (شمالی ساحل) بنی وطاس کے حصہ میں آیا۔ بنی وطاس کا ایک کنبہ جو بنی زیر نام مشہور تھا بہت بنی عبد الحق پر خروج کرتا رہا۔ مگر آخر اس شرط پر انہوں نے اطاعت قبول کر لی کہ سلطنت کے بڑے عہدے انہیں کے افراد والوں کو ملا کریں۔ چنانچہ پے درپے بہت سے وزیر اور صوبہ دار اس کنبہ کے لوگ مقرر ہوتے رہے۔ اس خاندان میں چار بادشاہ ہوئے جن کی تفصیل نیل ہو سکے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت حکومت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت حکومت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت حکومت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت حکومت
۱	شیخ السعید ابو محمد عبداللہ	۸۷۶ھ / ۱۴۷۲ء	۳۴	۲	محمد بن سعید	۹۱۰ / ۱۵۰۴	۲۱	۳	ابو العباس احمد بن محمد	۹۳۱ / ۱۵۲۴	۲۹	۴	ابو حسون بن سعید	۹۶۱ / ۱۵۵۴	۱

(۱) شیخ السعید ابو محمد عبداللہ نے ۸۷۶ھ میں فاس فتح کر کے باغیوں کی سرکوبی کی۔ اسی سنہ میں ۸۹۷ھ میں نصرانی سپین نے غرناطہ کی سلطنت کا خاتمہ کر کے اندلس سے اسلامی سلطنت کا نام و نشان مٹا دیا۔ غرناطہ کا سلطان ابو عبداللہ اسکے پاس چلا آیا۔ اس نے اعزاز و اکرام سے پیش آیا یہاں تک کہ وہ یہیں ۹۴۰ھ میں مر گیا۔ ۹۱۰ھ میں اہل پرتگال نے ازمور اور قصر کبیر کے شہر بھی سلطنت سے چھین کر اور اغادیر، اصیلا اور سواحل سوس پر قبضہ کر لیا۔ سعید ۹۱۰ھ میں مر گیا۔

(۲) سلطان محمد ملقب بہ برتگالی پرتگیزوں سے مصروف جنگ رہنے کے سبب سے سلطنت کی طرف توجہ نہ کر سکا۔ اسی لئے ملک میں اندرونی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ اور یہی خرابیاں ۹۱۵ھ میں اشراف سعدیین کی حکومت قائم ہونے کا باعث ہوئیں۔ اور اشراف زور سوس کی اطراف میں پھیل گیا۔ انہوں نے اس علاقہ سے پرتگیزوں کو مار نکالا اور ۹۳۰ھ میں سعدیین کے سلطان ابو العباس اعرج نے مراکش پر قبضہ کر کے وہاں اپنی سکونت اختیار کی۔ سلطان محمد ۹۳۱ھ میں مر گیا۔

(۳) ابو العباس احمد سلطان محمد کی وفات پر اس کا بھائی ابو حسون تخت پر بیٹھا۔ مگر ابو العباس نے اسے الجزائر کی طرف بھگا کر تخت پر قبضہ کر لیا۔ ابو العباس سے سعدی جنگ ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ شریف نے ۹۵۰ھ میں مکناسہ فتح کر لیا اور ایک سال کے محاصرہ کے بعد ۹۵۶ھ میں فاس بھی فتح کر لیا اور ابو العباس احمد اور اس کے کنبہ کو گرفتار کر کے مراکش بھیج دیا اور وہ وہاں قید ہی میں ۹۶۰ھ میں مر گیا۔

(۴) ابو حسون الجزائر کے ترکوں سے مدد لے کر بہت سی جنگوں کے بعد ۹۶۱ھ میں فاس میں داخل ہو گیا۔ شریف سعدی بھاگ کر مراکش میں آ گیا۔ لیکن چونکہ ترکی فوج اپنا انعام لے کر واپس چلی گئی تھی اسی سال کے آخر میں شریف نے دوبارہ حملہ کر کے فاس فتح کر لیا اور ابو حسون کو پکڑ کر قتل کرا دیا۔ اس طرح وطاسی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ مسلمانوں کی اس خانہ جنگی کے زمانہ میں پرتگیزوں نے ملک مغرب کے بہت سے ساحلی مقامات فتح کر لیے اور اہل سپین نے ۹۱۰ھ میں بجایہ اور ۹۱۴ھ میں وہران پر قبضہ کر لیا تھا۔

(۷) اشراف سعدیین (۹۱۵ھ سے ۱۰۶۹ھ تک) (مدت ۱۵۴ سال)

یہ سادات حسنی نفس الزکیہ کی اولاد سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اہل درعہ کی فصلیں اکثر ماری جاتی تھیں جب انہوں نے ان کا اہل سجلماسہ کی فصلیں بھی ماری جاتی تھیں جب وہ لینے بان ایک سید شریف کو لائے ہیں اس وقت سے برکت حاصل کر رہے ہیں لیکن بھی کہ جا کر شریف محمد النفس الزکیہ اشراف سعدیین کو مورث اعلیٰ کو اپنے ملک میں لے آئے۔ وہ اپنی خیر و برکت کے لحاظ سے سعدیین کہلاتے ہیں۔ اس خاندان میں ۱۲ بادشاہ ہوئے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت حکومت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت حکومت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت حکومت
۱	ابو محمد عبداللہ قائم بامر اللہ بن عبدالرحمن سعدی	۹۱۵ / ۱۵۰۹	[illegible]	۲	ابو العباس احمد الاعرج ابو عبداللہ محمد الشیخ [illegible]	۹۲۳ / ۱۵۱۷	[illegible]	[illegible]	ابو [illegible]	[illegible] / ۱۵۵۷	[illegible]

۴	ابو محمد عبد اللہ غالب باللہ بن ابو عبد اللہ محمد	۹۶۴ ۱۵۵۷	۱۷	۷	ابو العباس احمد المنصور باللہ بن محمد الشیخ	[illegible]	۲۶	۱۰	ولید بن زیدان	۱۰۴۰ ۱۶۳۰	۵
۵	ابو عبد اللہ محمد المتوکل علی اللہ بن غالب باللہ	۹۸۱ ۱۵۷۴	۲	۸	ابو المعالی زیدان بن منصور	[illegible]	۲۸	۱۱	محمد الشیخ بن زیدان	۱۰۴۵ ۱۶۳۵	۱۹
۶	ابو مروان عبد الملک المعتصم بن محمد الشیخ	۹۸۳ ۱۵۷۵	۳	۹	ابو مروان عبد الملک بن زیدان	[illegible]	۳	۱۲	ابو العباس احمد بن محمد الشیخ	۱۰۶۴ ۱۶۵۴	۵

(۱) **ابو عبد اللہ اول** سعدیوں کا اول بادشاہ سوس کے علاقے میں پرتگیزوں نے زور پکڑا۔ وطاسی بادشاہ اُن کو روک نہ سکا تو اُسنے مسلمانوں کا سردار بنکر اُنکا مقابلہ کیا اور ۹۲۰ھ میں اہل پرتگال کو کئی معرکوں میں شکست دیکر سوس کے شہروں سے نکال دیا اور علاقہ سوس پر خود مستقل بادشاہ بنگیا۔ نہایت نیک نفس پرہیزگار اور مستجاب الدعوات شخص تھا ۹۲۳ھ میں مرگیا۔

(۲) **ابو العباس احمد اول** پرتگیزوں کو سواحل سوس سے بالکل نکال دیا۔ اہل مراکش نے خود اُسکی اطاعت قبول کرلی اور ۹۳۰ھ میں وہ مراکش میں داخل ہوگیا۔ فاس کے وطاسی بادشاہ نے مراکش پر چڑھائی کی مگر شکست کھائی۔ اسکے بھائی محمد الشیخ نے جو اسکا وزیر تھا ۹۴۶ھ میں اسے گرفتار کرکے خود سلطنت پر قبضہ کرلیا۔

(۳) **ابو عبد اللہ محمد اول (الشیخ)** اسنے ۹۴۸ھ تک اپنے ملک سے اہل پرتگال کا بالکل استیصال کردیا۔ اہل مراکش نے اسکی بیعت کی۔ پھر ۹۵۱ھ میں چڑھائی کرکے مراکش کو فتح کرلیا۔ ۹۵۵ھ میں سخت خونریز جنگ کے بعد صوبہ مکناسہ اور ۹۵۶ھ میں وطاسیوں کا دار السلطنت فاس بھی فتح کرلیا۔ ابو حسون وطاسی الجزائر بھاگ گیا۔ وطاسی شاہی خاندان کے لوگ مراکش میں قید کردیئے گئے۔ ۹۵۷ھ میں ترکوں سے تلمسان چھین لیا جو انہوں نے ۹۴۳ھ میں زیانیوں سے چھینا تھا۔ ۹۶۰ھ میں ابو حسون نے ترکوں کی مدد سے تلمسان اور پھر ۹۶۱ھ میں فاس فتح کرلیا تھا مگر سال کے اندر ہی محمد الشیخ نے فاس کو فتح کرکے ابو حسون کو قتل کرادیا اور اسطرح کل مغرب الاقصیٰ کا بادشاہ بنگیا۔ محمد الشیخ ترکوں سے الجزائر چھین لینے کی دھن میں رہتا تھا اور سلیمان قانونی بادشاہ قسطنطنیہ کو برا بھلا کہتا تھا صلح منظور نہ کرتا تھا۔ اس سبب سے ترکوں نے سازش کرکے اُسی کے دار الملک میں ۹۶۴ھ میں اُسے قتل کرادیا۔ اس موقع پر مراکش کے گورنر نے اس اندیشہ سے کہ سلطنت پر دعوٰی نہ کریں ابو العباس اور اُسکے بیٹوں کو قتل کرادیا۔ محمد الشیخ بڑا مدبر، روشن دماغ اور صاحب ارادہ بادشاہ تھا۔

(۴) **ابو محمد عبد اللہ غالب باللہ** پہلے ہی سال حسن پاشا والی الجزائر نے تلمسان پر چڑھائی کی۔ غالب کی فوج نے شکست دیکر پسپا کردیا۔ اسکے بعد ترکوں نے تنگ کرنا شروع کیا تو اسنے جزیرہ بادیس اہل اسپین کے حوالہ کردیا اس شرط پر کہ وہ ترکوں کو یہاں حملہ کرنے نہ دیں۔ ۹۶۸ھ میں مغربی ساحل پر پرتگیزوں نے حملہ کیا مگر اُنکے جہاز خشکی پر چڑھ آئے اور مسلمانوں نے انکا تمام سامان لوٹ لیا جس میں پندرہ سو توپیں بھی تھیں۔ غالب ۹۸۱ھ میں مرگیا۔

(۵) **ابو عبد اللہ محمد متوکل** اپنے چچا اول عبد الملک اور احمد کو جو سلطان مرحوم کے بیٹے تھے قتل کرانا چاہا وہ دونوں سلطان مراد کے پاس قسطنطنیہ چلے گئے [illegible] رمضان پاشا کو اُنکی مدد کے لیے لکھا۔ اُسنے پانچ ہزار فوج ساتھ کردی۔ عرصہ تک [illegible] [illegible] مراکش پر قبضہ کرلیا۔

(۶) [illegible] فاس [illegible] اہل پرتگال [illegible] متوکل [illegible] پرتگال [illegible] [illegible] فوج [illegible] جنگ ہی میں انتقال ہوگیا۔ اسکا بھائی احمد [illegible] فوج [illegible] متوکل اور اُسکا معاون سباستین بادشاہ پرتگال مارا گیا۔ متوکل [illegible] [illegible] کامل تھا [illegible] عبد الملک کی لیاقت اور [illegible] ترکوں کے دھنگ پر چلتا تھا۔

(۷) **احمد منصور باللہ** سلطان روم [illegible] یورپ کے اکثر بادشاہوں نے اسکا پیار کیا اور انکے سفراء [illegible] سوڈان [illegible] کو فتح کرکے [illegible] [illegible] بھی قبضہ کرلیا اور [illegible] کے بادشاہوں مثلاً فرانس [illegible] [illegible] [illegible] بادشاہ [illegible] [illegible]

تیار ہوا تھا اسی کی یادگار ہے۔ نہایت بیدار مغز و ہشیار بادشاہ تھا ۱۰۱۲ھ میں مر گیا۔ اسنے ایک خاص خط ایجاد کیا تھا جس میں حروف کے بدلے اعداد استعمال کئے جاتے تھے جسکی تعلیم اپنے عمال کو کی تھی اور دشمن سمجھ نہ سکتا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس اصول کو آج اہل یورپ شفرہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں وہ یورپ کی ترقی سے صدیوں پہلے [illegible] ایجاد کیا جا چکا تھا۔

(۸) **زیدان**۔ فاس میں بادشاہ ہوا مگر شہر مراکش میں اسکے چھوٹے بھائی ابو فارس کو بادشاہ بنایا گیا۔ زیدان نے دوسرے بھائی محمد الشیخ کو قید سے نکالکر اور حلف اطاعت لیکر ابو فارس کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ مگر اسوقت تمام لوگ زیدان سے منحرف ہو کر ابو فارس اور شیخ کے طرفدار ہو گئے۔ اور زیدان فاس سے بھاگ کر تلمسان چلا گیا (۱۰۱۳ھ) محمد الشیخ (مامون) نے فاس پر قبضہ کر لیا اور پھر اسکے بیٹے عبد اللہ نے مراکش بھی ابو فارس سے چھین لیا۔ مگر اہل مراکش نے اسکے ظلم سے تنگ آ کر زیدان کو بلا لیا۔ عبد اللہ [illegible] بحال تباہ فاس میں آیا اور ۱۰۱۸ھ میں دوبارہ فوج لیجا کر زیدان کو بھگا کر مراکش فتح کر لیا۔ [illegible] لوگوں نے [illegible] میں محمد بن عبد المومن بن سلطان محمد الشیخ سے بیعت کر لی جسنے عبد اللہ کو فاس کیطرف بھگا دیا۔ مگر چند ہی روز کے بعد اہل مراکش نے اس سے ناراض ہو کر پھر زیدان کو بلا لیا۔ محمد بن عبد المومن بھاگ گیا۔ اب شیخ بھی مارے خوف کے بھاگ کر شاہ سپین سے کمک مانگنے چلا گیا۔ ۱۰۱۹ھ میں زیدان نے جا کر فاس پر بھی قبضہ کر لیا۔ زیدان فاس کیطرف آیا تو مراکش میں بغاوت ہو گئی۔ ادھر گیا تو [illegible] ساتھ ملکر ۱۰۲۰ھ میں فاس پر قبضہ کر لیا۔ مگر زیدان نے پھر عبد اللہ کو بھگا دیا اور فاس پر قبضہ کر [illegible] مراکش بھی فتح کر لیا اور مراکش پر قناعت کی۔ عبد اللہ نے فاس لے لیا۔ زیدان اور اسکی اولاد عرصہ تک مراکش میں حکمران رہی [illegible] عبد اللہ کی وفات پر باغیوں کے قبضہ میں آ گیا۔ شیخ سپین سے مدد لیکر آیا تو لوگوں نے اس کا ساتھ دیا۔ اسنے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ اسوجہ سے لوگوں نے ناراض ہو کر اسے ۱۰۳۲ھ میں قتل کر ڈالا۔ الغرض زیدان کی [illegible] زبردست عالم اور دینیات اسلام کا ماہر کامل تھا۔ اسکی ایک تفسیر قرآن مشہور ہے۔ اسنے ۱۰۳۷ھ میں وفات پائی۔

(۹) **عبد الملک**۔ اپنے باغی بھائیوں ولید اور احمد کو شکست دیکر فاس پر بھی قبضہ کر لیا۔ [illegible] دین کی ہتک کرتا تھا اسی سبب سے ۱۰۴۰ھ میں بحالت نشہ قتل کر دیا گیا۔

(۱۰) **ولید**۔ مراکش و فاس مع اپنے مضافات کے اسکے قبضہ میں تھے۔ باقی ملک میں طوائف الملوکی پھیل گئی۔ اہل سپین و پرتگال نے مقبوضات سوڈان وغیرہ کے تمام قیمتی علاقے دبا لئے۔ ۱۰۴۵ھ میں اسکے چار فوجی افسروں نے [illegible] قتل کر ڈالا۔ نیک مزاج خوش خلق علماء کا قدردان تھا۔

(۱۱) **محمد الشیخ**۔ زندان سے نکالکر بادشاہ بنایا گیا۔ [illegible]

(۱۲) **ابو العباس احمد**۔ اسکے ماموؤں نے ۱۰۶۹ھ میں اسے فریب سے قتل کر ڈالا اور مراکش میں داخل ہو کر اپنا [illegible] بن ابی بکر شبانی کو تخت پر بٹھا دیا اور اسطرح اشراف سعدیین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ عبد الکریم [illegible] اچھی طرح حکومت کرتا رہا۔ ۱۰۷۹ھ میں مر گیا اور اسکا بیٹا بادشاہ ہوا۔ اور اسوقت تک حکمران رہا جبکہ مولا رشید فلالی نے یہاں آ کر اسے اور اسکے خاندان کو گرفتار اور قتل کرا دیا۔

(۸) اشراف فلالی یا سجلماسہ

([illegible]) ([illegible] تا حال)

ماہرین نسب کا بیان ہے کہ یہ نفس زکیہ کی نسل سے ہیں۔ انکی اصل حجاز کی بستی ینبع النخل سے ہے۔ سب سے پہلے اس خاندان کے مورث اعلی مولا حسن بن قاسم ۶۶۴ھ میں سجلماسہ میں آئے۔ چونکہ یہاں آل رسول کا کوئی بزرگ نہ تھا [illegible] اصرار سے رکھا۔ مولا حسن نہایت صالح متقی عالم اور فاضل تھے۔ اہل سجلماسہ کو [illegible] اکلوتا بیٹا مولا محمد بھی ہر بات میں باپ کے مانند تھا۔ سید علی شریف اسی خاندان کا ایک [illegible]

[1] سید علی شریف بن محمد بن علی بن یوسف بن علی بن حسن بن محمد بن حسن بن قاسم۔ [illegible] قاسم [illegible] کی اولاد

تھا۔ اسکا بیٹا محمد بن محمد بن علی اس خاندان کی حکومت کا بانی ہوا۔
اشرافِ سعدیین کے آخری دور میں جب باغیوں نے ہر طرف لوٹ مار مچا رکھی تھی تو شریف محمد بن علی کو بلادِ سوس کے حکمران ابو حسون سملالی والیٔ سجلماسہ گورنر کی معرفت گرفتار کرا لیا مگر اسکے بیٹے محمد بن محمد بن علی نے زرِ فدیہ دیکر چھڑا لیا اور پھر چپکے چپکے جمعیت بہم پہنچا کر سجلماسہ گورنر کو شکست دیکر سجلماسہ پر قابض ہو گیا۔ اور اہل سجلماسہ نے برضا و رغبت ۱۰۵۰ھ میں اسکی بیعت کر لی۔ محمد بن علی ۱۰۶۹ھ میں مر گیا۔ اس خاندان میں اب تک ۱۴ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت
۱	شریف محمد بن محمد بن علی	۱۰۵۰ / ۱۶۳۹	۲۵	۶	محمد بن عبد اللہ	۱۱۷۱ / ۱۷۵۷	۳۳	۱۱	حسن بن محمد بن عبد الرحمن	۱۲۹۰ / ۱۸۷۳	۲۱
۲	رشید بن محمد بن علی	۱۰۷۵ / ۱۶۶۴	۷	۷	یزید بن محمد	۱۲۰۴ / ۱۷۸۹	۲	۱۲	عبد العزیز بن حسن	۱۳۱۱ / ۱۸۹۳	۱۴
۳	مولائی ابو النصر اسماعیل بن محمد بن علی	۱۰۸۲ / ۱۶۷۱	۵۷	۸	سلیمان بن محمد	۱۲۰۶ / ۱۷۹۲	۳۲	۱۳	حفیظ بن حسن	۱۳۲۵ / ۱۹۰۷	۴
۴	ابو العباس احمد ذہبی بن اسماعیل	۱۱۳۹ / ۱۷۲۷	۲	۹	عبد الرحمن بن ہشام بن محمد بن عبد اللہ	۱۲۳۸ / ۱۸۲۲	۳۸	۱۴	سلطان مولائی یوسف بن حسن	۱۳۲۹ / ۱۹۱۲	[illegible]
۵	عبد اللہ بن اسماعیل	۱۱۴۱ / ۱۷۲۹	۳۰	۱۰	محمد بن عبد الرحمن	۱۲۷۶ / ۱۸۵۹	۱۴				

(۱) شریف محمد بن محمد بن علی: سجلماسہ پر قبضہ کرکے شریف محمد نے سوس پر چڑھائی کی اور ابو حسون کو شکست دیکر درعہ فتح کر لیا۔ اسی وقت محمد الحاج والیٔ فاس جو دلاء سے حکومت کر رہا تھا اسپر حملہ آور ہوا لیکن ۱۰۶۰ھ میں [illegible] کو شکست دیکر واپس [illegible] کا منصوبہ بنا رہا تھا کہ اسکے بھائی مولائی رشید نے بغاوت کی۔ لڑائی ہوئی مولائی شریف کو قتل کیا گیا۔ ۱۰۷۵ھ یہ نہایت بہادر تھا۔

(۲) رشید بن محمد: شریف محمد کے مارے جانے پر سب سپاہ و اراکین نے اسکی بیعت کر لی۔ اس نے ۱۰۷۶ھ میں تازا، سجلماسہ اور فاس کو فتح کر لیا۔ اسکا برادرزادہ محمد الصغیر سجلماسہ سے بھاگ گیا۔ ۱۰۷۹ھ میں مراکش فتح کرکے عبد الکریم شیبانی کو قتل کر ڈالا اور اپنا سکہ و خطبہ جاری کیا۔ ۱۰۸۱ھ میں ابو حسون کی اولاد سے سوس کا علاقہ بھی چھین لیا۔ ۱۰۸۲ھ میں مر گیا۔ اب تک تانبے کے پیسے مربع ہوتے تھے سب سے پہلے اسنے گول سکوک کرائے۔ اسکے عہد میں علم و فضل کی گرم بازاری رہی۔ رعایا نے آرام کی زندگی بسر کی۔ ۱۰۷۹ھ میں تنگیر و سبتہ سپین کے حوالہ کر دیا۔

(۳) اسماعیل بن محمد: اہل مراکش نے اسکے برادرزادہ ابو العباس احمد کو مراکش میں بادشاہ بنا لیا مگر ۱۰۸۳ھ میں اسماعیل نے مراکش فتح کر لیا اور وہ مراکش گیا اور لوگوں نے فاس میں ابو العباس احمد کی بیعت کا اعلان کر دیا۔ اسماعیل مراکش سے فاس کو آتے ہوئے راستہ میں اس نے شکست دی اور ۱۰۹۰ھ میں اسنے احمد کو قتل کرا دیا۔ اسکے بعد مکناسہ کو دار الحکومت بنایا اور شہر کو مستحکم کرکے نہایت ہی عالیشان عمارتیں یادگار زمانہ تعمیر کرائیں۔ ۱۰۹۲ھ میں ایک عظیم الشان فوج سے ترکوں کے علاقہ الجزائر پر حملہ کیا اور [illegible] اور دریائے تافنا کو اپنے اور ترکی علاقہ کے درمیان حد فاصل قرار دیا۔ ۱۰۹۲ھ میں معمورہ سپین سے، ۱۰۹۵ھ میں طنجہ انگریزوں سے جو انہوں نے پرتگال سے حاصل کیا تھا، ۱۱۰۱ھ میں العرائش اور ۱۱۰۲ھ میں اصیلا اہل سپین سے فتح کر لیا۔ ان فتوحات کے بعد اسماعیل نے ملک اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور ۱۱۳۹ھ میں مر گیا۔ اسنے نہایت کامرانی سے سلطنت کی۔ اسکی تعمیریں بنا کر سلاطین اسلام سے فوقیت لے گئی ہیں۔ اسکی قلمرو جنوبی سمت سوڈان کی حدود تک، نیل اسود تا نائجر کے اس پار تک ممتد ہو گئی تھی اور شرقی بسکرہ پر ختم ہوتی تھی۔ اسکے پانسو لڑکے اور پانسو لڑکیاں چھوڑیں۔ برخلاف دیگر بادشاہوں کے اسنے اپنی اولاد کو فنون زراعت، شہسواری، دستکاری اور فنون حرب کی اچھی تعلیم دلائی تھی۔ جن شہروں کے واسطے اسنے بہت سی جائداد وقف کی تھی۔

(۴) ابو العباس احمد ذہبی بن اسماعیل: ابو سلطنت [illegible] عیش و عشرت میں بسر کرتا اور [illegible] ظلم سے تنگ آکر فاس کے باشندوں نے اسکے بھائی عبد الملک کو بادشاہ بنایا اور ۱۱۴۰ھ میں اسی کو قید کر دیا مگر عبد الملک ظالم اور کنجوس تھا اس لوگوں نے

ذہبی کو سلجماسہ کے قید خانہ سے نکالکر پھر بادشاہ بنالیا۔ عبدالملک فاس سے بھاگ کر مراکش چلا گیا اور ۱۱۴۰ھ سے مراکش میں حکومت کرنے لگا
مگر ذہبی نے ۱۱۴۱ھ میں مراکش فتح کرکے عبدالملک کو قید کردیا۔ اور اپنے مرض الموت میں خفیۃً قتل کرادیا اور خود بھی اسی سال مرگیا۔

(۵) **عبداللہ بن اسماعیل**۔ اسکے ظلم و جور سے ۱۱۴۵ھ میں عام بغاوت برپا ہوگئی۔ اسکی خونریزی سے لوگ اسکی جانکے دشمن ہوگئے
لہذا وہ بھاگ کر سرزمین سوس میں ۱۱۴۷ھ تک مقیم رہا۔ عبداللہ کے مکناسہ سے بھاگ جانے پر ابوالحسن علی الاعرج بن اسماعیل کو سلجماسہ
سے بلاکر سودانی غلاموں کی سپاہ نے جن کا زور ہوگیا تھا بادشاہ بنالیا۔ مگر ۱۱۴۹ھ میں عبداللہ نے چڑھائی کرکے تخت پر قبضہ پایا اور
ابوالحسن کو سلجماسہ میں قید کردیا۔ مگر بیعت عام ہوجانے کے بعد عبداللہ نے پھر ظلم اور خونریزی پر کمر باندھی لوگوں نے بغاوت کرکے ۱۱۵۰ھ میں
اسماعیل کے بیٹے محمد بن العربیہ کو جو فاس میں دلپوش تھا بادشاہ بنالیا۔ عبداللہ بلاد بربر کی طرف بھاگ گیا۔ غلاموں کی سپاہ نے محمد سے بہت
کچھ مال وصول کیا جب اسکے پاس دینے کو کچھ نہ رہا تو انہوں نے ساہوکاروں اور امیروں کو لوٹنا شروع کیا اور محمد کو قید کرکے اسکے بھائی
مستضئی بن اسماعیل کو سلجماسہ سے بلاکر ۱۱۵۱ھ میں بادشاہ بنالیا جس نے محمد بن عربیہ کو سلجماسہ میں قید کردیا۔ بدامنی اور بدانتظامی
بدستور رہی غلاموں کی سپاہ کا منہ پھر کھلے لئے قصر کے دروازے اور تانبے پیتل کے چھلے تک فروخت کرنے پر مجبور ہوا آخر ۱۱۵۲ھ میں
غلاموں نے عبداللہ کو پھر بادشاہ بنالیا۔ مستضئی مراکش بھاگ گیا اور ۱۱۵۵ھ تک وہیں رہا جبکہ اہل فاس نے اسکی دوبارہ بیعت کرلی
۱۱۵۴ھ میں عبداللہ نے مکناسہ میں داخل ہوکر پھر خونریزی شروع کردی پس ۱۱۵۵ھ میں غلاموں نے سرکشی کرکے عبداللہ کو پھر کسیطرف
بھگادیا اور زین العابدین کو طنجہ سے بلاکر بادشاہ بنالیا مگر پھر غلام اس سے بگڑ گئے اور عبداللہ فاس میں آداخل ہوا زین العابدین بھاگ گیا
مگر ۱۱۵۵ھ میں غلاموں نے مستضئی کو مراکش سے مکناسہ میں بلاکر بادشاہ بنالیا اور عبداللہ کو نکالدیا [illegible]
ہوشیار فوج [illegible] مستضئی کو چھوڑ کر بھاگ گئے پھر مستضئی بھی کسیطرف بھاگ گیا۔ اب عبداللہ نے کئی معرکوں میں [illegible] کو شکست
دیکر ۱۱۵۶ھ میں طنجہ بھی فتح کرلیا ۱۱۵۷ھ میں [illegible] مستضئی کو نکالدیا اور وہ طنجہ پر قبضہ کرکے ہو بیٹھا عبداللہ کا بیٹا [illegible] کی حریف
نہ ہوا تو پھر ظلم پر کمر باندھی۔ اسیطرح [illegible] ناراض ہوکر ۱۱۶۰ھ میں عبداللہ کا خطبہ موقوف کرکے اسکے بیٹے کا خطبہ
پڑھوایا مگر بیٹے نے منظور نہ کیا اور [illegible] باپ ہی کا خطبہ جاری کرادیا۔ عبداللہ ۱۱۷۱ھ میں مرگیا۔ مستضئی عبداللہ [illegible] خالی لیکر
۱۱۶۴ھ سے اصیلا میں بیٹھ گیا تھا تجارت کرتا تھا۔ پھر سلجماسہ میں رہا کیا یہانتک کہ وہیں ۱۱۸۲ھ میں مرگیا

(۶) **محمد بن عبداللہ**۔ باپ کے زمانہ ہی سے بڑا لائق تھا۔ اول مراکش میں اور پھر مکناسہ اور فاس میں بھی اسکی بیعت ہوگئی۔
اندرونی انتظام درست [illegible] فرنگیوں کی دست برد [illegible] ساحلی مقامات کا استحکام کیا سویڈن [illegible] اور انگلستان سے سامان
خرید کر بہت جنگی جہاز تیار کرلئے۔ توپیں اور بارود بھی خریدی۔ اسکے جہاز اکثر فرنگستان کے ساحلوں پر لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ جب
فرانسیسیوں کے کئی جہاز لوٹ لئے اور کئی گرفتار کرلئے تو ۱۱۷۹ھ میں فرانسیسی بیڑے نے [illegible] گولہ باری کرکے بہت نقصان پہنچایا مگر [illegible] جواب ملا
کہ فرانسیس بہت سا نقصان اٹھا کر واپس چلے گئے [illegible] العرائش پر گولہ باری کرکے [illegible] عمارتوں کو
مسمار کرڈالا اور بندرگاہ میں گھس کر سلطانی جہاز [illegible] آگ لگادی [illegible] بندرگاہ [illegible] فرانسیسیوں کی کشتیاں گرفتار کرلیں [illegible]
قیدی بہت سا زرفدیہ لیکر رہا کردئیے گئے اور اسی سال آخر میں [illegible] صلح ہوگئی۔ سلطان محمد نے قسطنطنیہ تحائف بھیجکر سلطان مصطفےٰ سے دوستی
ارتباط پیدا کرلیا۔ مصطفےٰ نے بھی بہت سے تحفے بھیجے جن میں ایک اعلیٰ جنگی جہاز بھی تھا جو تمام ساز و سامان سے درست تھا [illegible]
دانت غریب الاقطاع [illegible] مختلف قسم کی فوجیں بھرتی کرکے اپنی قوت بہت بڑھائی ۱۱۸۹ھ میں فرانس سے معاہدہ صلح کی تجدید ہوئی
سلطان محمد نے دوبارہ تحائف سلطان روم کو بھیجے تو [illegible] سے زیادہ بیش قیمت تھے اور پھر ایک اعلیٰ درجہ کا جنگی جہاز
[illegible] بہت آلات اور [illegible] نہایت ماہر
[illegible] سامان بنانیوالے [illegible] اور ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا ماہر [illegible] سلطان محمد کو روانہ کرنیکے

۱۸۱ھ میں فتح مالک الرسو پٹین میں ہے ہر ایک کو اس شرط پر کہ وہ بھی آوپیں اور آلات جنگ نہ بنائیں زر نقد کے سالانہ نذر دیتی رہیں
نیا درہ وغیرہ کی مدد کرنیکی اجازت مانگی اپنی بیٹی کی شادی شریف تمر شریف سے کر دی اور ایک لاکھ دینار سے زیادہ کا جہیز دیکر بیت الاعلی ولید
سلطنت اور مولا عبدالسلام کیساتھ مکہ بھیجدیا اور اس قافلہ کے ہمراہ والی طرابلس امیر مصر اور حاکم شام کے لئے تحفے اور
حرمین شریفین کے علماء و شیوخ و خدام کیلئے عطیات ارسال کئے ۱۸۱۲ھ میں بندرگاہ جدیدہ فتح کرکے پرتگیزوں کو وہاں سے
نکالدیا مگر پرتگیز شہر کو چھوڑتے ہوئے سرنگ لگا گئے جس سے پانچ ہزار اسلامی فوج ضایع ہوئی چونکہ غلاموں نے ۱۸۹ھ میں بہت ورد
اٹھایا تھا اور اسکے بیٹے یزید کی بیعت کر لی تھی اسنے بغاوت کو فرو کرکے یزید کو تو معاف کر دیا مگر قبائل کے سرداروں کو اور غلاموں کو
مراکش کے باہر جمع کرکے وہ غلام ان سرداروں میں تقسیم کر دئے۔ اسطرح دوسرے سرکشوں کو بھی عبرت ہو گئی اور ملک میں بغاوتوں کا خاتمہ
ہو گیا اور انصاف اور رعایا کی دادرسی کے سبب اسکی رفعت اور زیادہ ہو گئی ۱۹۶ھ میں قافلہ حاج کیساتھ رقم کثیر حرمین شریفین
والوں کے واسطے روانہ کی مگر اسکا سرکش بیٹا یزید اسکے پیچھے پڑ گیا یہانتک کہ جدہ میں پہنچکر زبردستی جسقدر مال چھین سکا
چھین لے گیا۔ گو شریف مکہ نے اسے دھمکا کر چھینا ممکن ہوا لوٹا لیا اسپر محمد نے یزید کو عاق کر دیا اور چار اطلاعی تحریریں اس امر سے متعلق
قسطنطنیہ، مکہ، مدینہ اور مصر میں ارسال کر دیں اور سلطان روم کو لکھا کہ اسے پناہ نہ دیں۔ آخر یزید پیچھا سے مراکش آکر شیخ عبدالسلام
بن مشیش کے مقبرہ میں پناہ گزیں ہو گیا اور باپ سے معذرت خواہی کرنے لگا۔ اتنے میں ۱۲۰۴ھ میں سلطان محمد کا انتقال ہو گیا۔ یہ سلطان فن علم
ادب و علم دوست تھا اسنے مالکی ہونے کے باوجود ایک سال میں نہایت فقیہ ہوا ... کتاب بڑی کثیر خرچ کیا تھا تاریخ و حدیث کا دلدادہ تھا۔
بہت سی رفاہ عام کی عمارتیں مدرسے، خانقاہیں، شفاخانے، یتیم خانے، محتاج خانے اسکی یادگار ہیں۔ فیاضی میں لاثانی نہایت
جری دلیر تھا ... سلطنت عثمانیہ سے ... سلطان ... صلح کی خواستگار رہتے تھے
اسنے اپنے ملک میں سلطان عبدالحمید خان اول کا خطبہ جاری کر دیا تھا۔

(۷) یزید بن محمد۔ محمد کی وفات پر اعیان سلطنت نے اسے روضۂ مشیش سے بلا کر فاس کے تخت پر بٹھا دیا سب سے پہلے اسنے
سبتہ اہل سپین سے چھین لینا چاہا چنانچہ اسکا محاصرہ کئے پڑا تھا کہ اسکے بھائی ہشام کی بلادِ حوز میں بغاوت کرنیکی خبر پہنچی
لہذا سبتہ کا محاصرہ چھوڑ کر ہشام کو شکست دیکر دور تک تعاقب کیا اثنائے تعاقب میں اسکے رخسارے میں گولی لگی اسی صدمہ سے
چند روز بعد ۱۲۰۶ھ میں مر گیا۔ (۸) سلیمان بن محمد۔ فضیلت علمی اور اوصاف حمیدہ کے سبب لوگ اسکے گرویدہ تھے یہ بادشاہ
ہوا اسکے بھائی مسلمہ نے سرکشی کی اور شاہی فوج کو شکست دیکر سلیمان کے علاقوں پر چھاپے مارنے لگا۔ سلیمان خود فوج لیکر گیا اور
دریائے سبو کے کنارہ شکست دی اسکے بہت نامی سردار مارے گئے اور باقی فوج سلیمان سے مل گئی۔ مسلمہ آوارہ پھرتا رہا یہانتک
کہ مر گیا۔ اس بغاوت کو فرو کرکے ۱۲۰۸ھ میں اسنے ہشام سے طنجہ چھین لیا ہشام بھاگ کر اقصائے مراکش میں ایک شہر کو چلا گیا جسنے
اسکا اعزاز و اکرام کیا۔ اہل مراکش نے حسین بن محمد کو بادشاہ بنا لیا تھا لیکن ہشام اور حسین باہم جنگ کرتے رہے سلیمان پہلے تو
فاس میں بیٹھا تماشہ دیکھا کیا پھر ... دونوں کی کمزوری سے ... مراکش پر قبضہ کر لیا۔ حسین مراکش سے بھاگ گیا۔ اسنے بحری قزاقی کا سلسلہ بند کرکے
دول یورپ سے خوشگوار تعلقات پیدا کر لئے اور اپنے تمام جہاز اور کشتیاں طرابلس و الجزائر ... کو صرف ... جہازات تجارتی اور بحری
سفر کی غرض سے ... مگر ... بحری طاقت ... انگریزی بحری بیڑہ ... کو فتح ... ۱۸۱۶ء ... شکست ... اسکا سبب
اتنا ... کہ فاس ... شکست ... پیچھا ... جسکی سلطنت ... ۱۲۲۳ھ میں سلیمان ... فاس پر ...
... مراکش چلا گیا ... ۱۲۳۸ھ ... فاس ... سلیمان ... ابراہیم کی بیعت کر لی
... ۱۲۳۸ھ میں مر گیا ... ہشام ... فضل و کمال ... فیاضی ...
... بیٹا ... تخت نشین ... علم و ... تھا ...

وصلی رسم محبت کرتا تھا۔ رعایا کی رفاہ و فلاح میں کوشاں رہتا تھا۔ سب سے بڑا کام یہ کیا کہ بیٹوں اور بھائیوں کی بجائے اپنے لائق و قابل
بھتیجے کو ولیعہد بنایا۔ (۹) عبد الرحمان بن ہشام۔ ملک کے ہر حصہ کے رئیسوں کے وفود نے جنہوں نے سلیمان کو
ناک چنے چبوائے تھے اور عربیوں کی سلطنت سے حاصل کرنے کے درپے تھے آکر اظہار اطاعت کے تحفے گزرانے۔ ۱۲۳۳ھ میں اس نے تمام ملک کا
دورہ کر کے بغاوتوں کو فرو کر کے بہت جلد تمام ملک کو اپنا فرمانبردار بنا لیا۔ ۱۲۳۵ھ میں نئے جہاز تیار کر کے بحری قوت کو زندہ کیا۔
۱۲۴۴ھ میں آسٹریا سے لڑائی ہو گئی تھی مگر ۱۲۴۶ھ میں صفائی ہو کر آسٹریا کا سفیر مراکش میں رہنے لگا۔ اسی سال فرانسیسیوں نے
الجزائر فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا مگر الجزائر والوں نے حاجی عبد القادر کو اپنا سردار بنا کر فرانسیسیوں کا مقابلہ کیا اور واپس لے لئے
لیکن ۱۲۵۹ھ میں عبد القادر فرانسیسیوں سے بھاگ کر بھاگا کبھی مراکش چلا آتا کبھی [illegible] بھاگ جاتا اور [illegible]
مراکشی بھاگا [illegible] فرانس [illegible] عبد الرحمن [illegible]
مقامات کو گولہ باری کر کے [illegible] الجزائر [illegible] بھائیوں کی [illegible]
دیکھا کہ الجزائر کی سرحد کو مضبوط کیا [illegible] اپنے بیٹے محمد کو [illegible]
تیس ہزار فوج سے روانہ کیا [illegible] وادی اسلی کے کنارے [illegible] عبد القادر کی حمایت [illegible]
عبد القادر سے الگ ہو گیا۔ انہی دنوں فرانسیس کی فوج تلمسان [illegible] پراگندہ ہو گئی۔ اور خیمے و تمام سامان لوٹ لیا۔ محمد نے تا [illegible]
اکر دم لیا۔ (۱۲۶۰ھ)۔ فرانسیسیوں نے طنجہ اور موگادور پر گولہ باری کر کے بڑا نقصان پہنچایا۔ عبد الرحمن پھر بیٹے کی فوج
محمد کی ماتحت روانہ کی مگر [illegible] شکست کھائی [illegible] فرانسیسیوں نے موگادور کو گولہ
باری کر کے برباد کر دیا۔ ناچار سلطان نے اس شرط پر صلح کر لی کہ وجدہ اور الجزائر کی سرحد سے تمام مراکشی فوج ہٹا لی جائیگی۔ امیر عبد القادر کو
حدود مراکش سے نکال دیا جائیگا۔ اور آئندہ اسکی کسی قسم کی مدد نہ کی جائیگی۔ یہ معاہدہ ۱۰ مارچ ۱۲۶۱ھ (۱۸۴۵ء) کو مکمل کر دیا گیا۔ اس جنگ سے
ادریس ثانی کی صلح سے یورپ کی نگاہوں میں سلطنت کی وقعت جاتی رہی۔ سویڈن اور ڈنمارک نے سالانہ نذرانہ بند کر دیا۔ فرنگی
قومیں آزادی سے مراکش میں تجارت کرنے لگیں۔ ایسی چیزیں بھی لانے لگیں جو پہلے ممنوع تھیں اور اہل یورپ کی مداخلت ملک میں بڑھتی گئی۔
عبد الرحمن ۱۲۷۶ھ میں مر گیا۔ (۱۰) محمد بن عبد الرحمن۔ کل ملک نے اسکو بادشاہ تسلیم کیا مگر فاس کے انقلاب
پسندوں نے عبد الرحمن بن سلیمان کی بیعت کر لی۔ لیکن محمد نے بہت جلد اسے برطرف کر دیا۔ ۱۲۷۶ھ میں سپین سے جنگ شروع ہو گئی۔ اہل سپین نے سلطانی
فوج کو شکست دیکر تطاوین فتح کر لیا۔ جامع مسجد کو گرجا بنا لیا اور اصیلا پر گولہ باری کر کے سخت نقصان پہنچایا۔ عرصہ تک لڑائی ہوتی
رہی کبھی اسکا اور کبھی اسکا پانسہ بھاری رہتا تھا۔ آخر ۱۲۷۷ھ میں تطوان کے شہر پر صلح ہو گئی۔ [illegible] سلطان مراکش [illegible]
تاوان جنگ [illegible] (۲) [illegible]
[illegible]
[illegible] مراکش [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible]
مداخلت [illegible] سلطان [illegible]
برطانیہ کی سفارش سے [illegible] سلطنت [illegible]
ہو گئی اور تمام سلطنت [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر طرف خوشحالی اور فراغبالی کے آثار نمایاں ہیں۔ تمام عرب و بربر قبائل اسکے مطیع رہے۔ اسکے زمانہ میں مراکش میں یورپی تمدن کے آثار نمایاں ہوئے۔

(۱۱) حسن بن محمد نے ملک کا دورہ کرکے امن و انتظام درست کیا۔ جدید فوج میں زیادتی کی۔ خود فوج کا جائزہ لیتا تو اچھی طرح دیکھتا جدید وضع کے آلات حرب یورپ سے خرید منگائے اور کئی ہونہار جوانوں کو فرانس و جرمنی میں فنون حرب و ہندسہ کی مہارت حاصل کرنے کے لئے بھیجا سنہ ۱۲۹۴ھ میں خود تحائف بھیجکر رابطہ دوستی کو مضبوط کیا۔ سنہ ۱۲۹۹ھ میں پھر شورش پھیلی۔ ان کو سرزد دیکھکر سپین نے انکا ساتھ دیا جنگ کرنی تو مناسب نہ سمجھی لیکن دارالسلطنت میڈرڈ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کی تجویز کی۔ انگلینڈ اور فرانس نے اپنے جبل طارق اور الجزائر کی مصلحتوں کو مدنظر رکھکر سلطان کی طرفداری کی اور سپین کی کوشش اکارت گئی۔ اہل سپین کے تاجرانہ جہاز علاقہ سوس میں بہت آتے تھے انہوں نے بہکا کر سوس میں بغاوت کرادی سنہ ۱۲۹۹ھ میں سلطان نے خود جاکر بغاوت کو فرو کیا۔ ساحل سوس پر بندرگاہ اسا کا اپنے جہازوں کے قیام کے لئے تیار کرایا صحرائے قلیم کی طرف بندرگاہ طرفایہ پر انگریزی تاجروں نے قبضہ کر لیا تھا سلطان نے جاکر انکو نکالدیا اور وہاں ایک مستحکم قلعہ تعمیر کرکے فوج متعین کردی۔ خود دارالسلطنت کی طرف مراجعت کی اور انگریزوں کے مالی نقصان کا مطالبہ دیکر صفائی کرلی۔

مراکش کی بندرگاہ ملیلا سپین کے قبضہ میں ہے اسکے قریب ہی ولی اللہ داریاتق کا مزار ہے سنہ ۱۳۱۱ھ میں سپین نے اپنی بارگین مزار سے اونچے مقام پر بنانی شروع کیں اہل ریف نے منع کیا وہ نہ مانے اہل ریف نے انکے بہت سے سپاہی قتل کر ڈالے اور دور تک مارتے چلے گئے۔ سلطان اسوقت اہل تافیلالت کی بغاوت فرو کرنے گیا ہوا تھا واپس آیا تو سفیر نے اہل ریف کی تعدی کا حال بیان کیا۔ سلطان نے اسکا تصفیہ ایسے کوتہ اندیشوں کے سپرد کیا جنہوں نے اہل سپین کو چالیس لاکھ فرینک تاوان دلوا دیا اور اسی طرح دب کر مراکش کو سپین سے صلح کرنی پڑی جس سے اسکی کمزوری اور ارکان سلطنت کا پولیٹکل امور سے ناواقف ہونا دنیا پر آشکارا ہوگیا۔ حریصوں کے دندان آز تیز ہوگئے چنانچہ سنہ ۱۳۱۱ھ میں انگریزی گورنمنٹ نے ایک سخت یادداشت بھیجکر بہت سے حقوق و سلطنت میں مداخلت کی خواہش کی انگریزی قائم مقام نے بہت کچھ زور مارا مگر مولا حسن نے اسکے ماننے سے قطعی انکار کر دیا اور وہ ناکام واپس گیا۔ انگریزی سفیر کی ناکامی نے مراکش کے دربار میں فرانسیسی سفیر کی عزت بڑھادی اور فرانسیسی پالیسی کو مراکش میں خوب تقویت پہنچائی۔ مولا حسن نے سنہ ۱۳۱۲ھ میں انتقال کیا شاہان مغرب کے چیدہ افراد میں سے تھا۔

(۱۲) عبد العزیز بن حسن تخت پر بیٹھتے ہی کئی رشتہ دار دعویدار سلطنت ہو کر اٹھ کھڑے ہوگئے۔ بغاوت کی آگ لگتے ہی فرانس انگلستان اٹلی سپین اور پرتگال نے فوراً اپنے اپنے جنگی جہازات اپنی رعایا کی حفاظت کے دعوی اور بہانہ سے بندرگاہ طنجہ میں بھیجدئے مگر عبد العزیز نہایت تیز طبع ذی علم شخص تھا اسنے نہایت جلد سرکشوں کو مغلوب کرکے امن قائم کر دیا یورپ نے بھی اسکی بادشاہی تسلیم کر لیا اور اپنے جہاز واپس بلالئے۔ اسکے بعد فرانس نے فاس پر اپنا سفیر رکھنے پر زور دیا۔ سلطان نے منظور کر لیا حالانکہ اب تک دول یورپ کے سفیر محض طنجہ میں رہتے تھے۔ عبد العزیز نے سلطنت پر خوب قابو پاکر دول یورپ کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھانا شروع کر دئے اور ایک نئی بہت فوج بھرتی کرنی شروع کی اور بہت کچھ انتظام درست کر لیا لیکن سنہ ۱۹۰۷ء میں اسکے بھائی امیر حفیظ نے اس سے سلطنت چھین لی۔

(۱۳) یورپ کی بڑی قوتوں نے سنہ ۱۹۰۹ء میں امیر حفیظ کو مراکش کا سلطان تسلیم کر لیا لیکن سنہ ۱۹۱۲ء میں تخت سے دستبردار ہوگیا فرانس نے بہ پیشن اپنی منظوری کے اور اسکا بھائی یوسف بادشاہ ہوا۔

(۱۴) یوسف بن حسن سنہ ۱۹۱۲ء (۱۳۳۰ھ) میں فرانس نے مراکش میں بہت کچھ اقتدار حاصل کر لیا اور ملک کو اپنی حمایت میں لے لیا فرانس اور سپین کے باہمی فیصلہ سے سنہ ۱۹۱۲ء میں مغرب الاقصی کا تمام شمالی ساحلی علاقہ [illegible] طنجہ تک اور تمام جنوب مغربی علاقہ [illegible] سپین کی سلطنت میں شامل کر دیا گیا۔ اب صلح کی حالت میں مراکشی فوج [illegible] بحری طاقت [illegible] تجارتی جہاز [illegible] یہاں کے باشندے [illegible] بحری سفر کی حالت بہت اچھی ہے [illegible] سے تجارت کی غرض سے [illegible] دنیا میں سفر کرتے ہیں۔

فصل دوم۔ تاریخ الجزائر

الجزائر کے قدیم ترین حالات معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے [illegible] شمالی علاقوں میں [illegible] اور مغربی حصہ میں [illegible] اپنے ساحلی شہروں [illegible] تجارت کرتے تھے۔

۱۴۶ ق م میں رومانیوں نے قرطاجنہ پر قبضہ کر لیا اور رفتہ رفتہ اس ملک کو بھی اپنا صوبہ بنا لیا ۔ ۴۳۹ء میں قوم وندال نے یہ ملک رومیوں سے چھین لیا مگر ۵۳۳ء میں رومی جرنیل بلیریز نے اسے فتح کر کے مشرقی روم امپائر کا صوبہ بنا لیا یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں عبداللہ بن سعد عامل مصر نے ۲۷ھ میں اس ملک پر چڑھائی کی اور ۷۸ھ/۶۹۷ء میں متعدد لڑائیوں کے بعد یہ ملک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اس وقت سے ۱۳۲ھ/۷۵۰ء تک بنی امیہ کے اور ۱۳۲ھ/۷۵۰ء سے ۱۸۴ھ/۸۰۰ء تک بنی عباس کے گورنر اس پر حکومت کرتے رہے ۔ ۱۸۴ھ/۸۰۰ء سے ۲۹۶ھ/۹۰۹ء تک بنی اغلب اور ۲۹۶ھ/۹۰۹ء سے ۳۹۱ھ/۱۰۰۰ء تک مصر کے بنی فاطمہ کی حکومت میں رہا ۔ ۳۹۱ھ/۱۰۰۰ء سے ۵۴۷ھ/۱۱۵۲ء تک مغربی حصہ پر بنی حماد حکمران رہے اور مشرقی حصہ ۳۹۱ھ سے ۵۴۳ھ/۱۱۴۸ء تک بنی زیری کی سلطنت میں شامل رہا ۔

۵۴۳ھ/۱۱۴۸ء میں صقلیہ کے نورمن بادشاہ روجر دوم نے فتح کر لیا ۔ ۵۵۴ھ/۱۱۵۹ء میں مراکش کے موحدین نے الجزائر کو اپنی سلطنت میں شامل کیا ۔ اس کی تمام بندرگاہوں کو جنگی جہازوں سے بھر دیا پھر جب ۶۲۷ھ/۱۲۳۰ء میں بنی زیان نے موحدین سے فاس چھین لیا تو ۶۳۳ھ میں الجزائر بھی فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور تلمسان کو اپنا دارالحکومت بنایا بنی زیان مغربی الجزائر پر قابض تھے ۔

۷۹۶ھ/۱۳۹۳ء میں مراکش کے بنی مرین نے بنی زیان سے حکومت چھین لی ۱۴۷۲ء میں بنی وطاس نے بنی مرین سے مراکش کی حکومت لے لی ۔ اور بنی مرین کی حکومت صرف مغربی الجزائر میں رہ گئی مگر ۱۵۱۴ء سے ۱۵۱۶ء تک عروج باربروسہ نے بنی مرین سے جیجل الجزائر تنس اور تلمسان وغیرہ چھین لئے اور ۹۲۵ھ میں سلطنت عثمانیہ نے عروج کے بھائی خیرالدین باربروسہ کو الجزائر کا گورنر بنا دیا ۔

اغلبی خاندان کا تاریخ تونس میں اور بنی فاطمہ کا تاریخ مصر میں بیان کیا جائیگا موحدین اور بنی مرین کا حال تاریخ مراکش میں بیان ہو چکا ہے بقیہ خاندانوں کا حال ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

(۱) بنی حماد ۔ بنی حماد تونس کے بنی زیری کی ایک شاخ تھی منصور بن بلکین بن زیری نے اپنے بھائی حماد کو اشیر اور مسیلہ کا گورنر بنایا تھا اس نے بادیس بن منصور کے عہد میں ۴۰۵ھ میں استقلال حاصل کر لیا اور ۳۹۸ھ سے مغرب الاوسط کے بہت سے قبیلوں کو مغلوب کر کے ۳۹۸ھ میں جبل کتامہ میں شہر قلعہ کو آباد کر کے دارالسلطنت بنایا اور مستقل بادشاہی کا ڈنکا بجا دیا ۔ اس کے خاندان میں مندرجہ ذیل بادشاہوں نے سلطنت کی ۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت سلطنت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت سلطنت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت سلطنت
۱	حماد بن بلکین	۳۹۸ / ۱۰۰۷	۲۱ سال	۴	بلکین بن محمد بن حماد	۴۴۷ / ۱۰۵۵	۷	۷	بادیس بن منصور	۴۹۸ / ۱۱۰۴	۱
۲	قائد بن حماد	۴۱۹ / ۱۰۲۸	۲۷	۵	ناصر بن علناس بن محمد	۴۵۴ / ۱۰۶۲	۲۷	۸	عزیز بن منصور	۴۹۹ / ۱۱۰۵	۱۶
۳	محسن بن قائد	۴۴۶ / ۱۰۵۴	۹ ماہ	۶	منصور بن ناصر	۴۸۱ / ۱۰۸۸	۱۷	۹	یحییٰ[1] بن عزیز	۵۱۵	۳۲

۵۴۷ھ میں موحدین کے بادشاہ عبدالمومن نے بنی حماد کا ملک چھین لیا اور یحییٰ کو مراکش میں قید کر دیا اور وہ ۵۵۷ھ میں انتقال کر گیا ۔

(۲) بنی زیان ۔ موحدین کا الجزائر کا گورنر یغمراسن بن زیان بن ثابت اپنے آقاؤں کی کمزوری دیکھ کر ۶۳۳ھ میں تلمسان کو اپنا دارالسلطنت بنا کر مغرب اوسط کا خود مختار بادشاہ بن بیٹھا ۔ اس کے خاندان میں مندرجہ ذیل بادشاہ ہوئے ہیں ۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت سلطنت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت سلطنت
۱	یغمراسن بن زیان	۶۳۳ / ۱۲۳۵	۴۸ سال	۶	ابو سعید عثمان ثانی بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن یغمراسن	۷۴۹ / ۱۳۴۸	چند ماہ
۲	عثمان اول بن یغمراسن	۶۸۱ / ۱۲۸۲	۲۲	۷	ابو ثابت بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن یغمراسن	۷۴۹ / ۱۳۴۹	۴ سال
۳	ابو زیان اول بن عثمان اول	۷۰۳ / ۱۳۰۳	۴	۸	ابو حمو موسیٰ ثانی بن یوسف برادر ابو ثابت	۷۵۳ / ۱۳۵۲	۳۵
۴	ابو حمو موسیٰ اول بن عثمان اول	۷۰۷ / ۱۳۰۷	۱۱	۹	ابو تاشفین عبدالرحمن ثانی بن موسیٰ ثانی	۷۸۸ / ۱۳۸۶	۸
۵	ابو تاشفین عبدالرحمن اول بن موسیٰ اول	۷۱۸ / ۱۳۱۸	۳۱	۱۰	ابو زیان ثانی بن موسیٰ ثانی	۷۹۶ / ۱۳۹۳	چند ماہ

[1] اس خاندان کے تمام بادشاہ مصر کے بنی فاطمہ کی عظمت کو مانتے رہے اور اپنا سکہ نہ چلایا مگر یحییٰ نے ۵۱۵ھ میں اپنا سکہ چلایا اور اس میں مقتفی لامر اللہ عباسی کا نام داخل کر دیا تھا ۔

سنہ ۶۹۶ھ (۱۲۹۶ء) میں بنی مرین نے بنی زیان سے الجزائر کا ملک چھین لیا مگر ۱۵۱۶ء میں ایک سمندری ڈاکو مسمّٰی عروج باربروسہ نے الجزائر فتح کر کے اپنے کو سلطنت عثمانیہ کا نائب تسلیم کیا عروج کے مارے جانے کے بعد سلطنت عثمانیہ نے عروج کے بھائی خیر الدین باربروسہ کو ۱۵۱۹ء میں الجزائر کا بیگلر بیگی یعنی گورنر جنرل مقرر کیا۔ بنی زیان قبیلۂ صنہاجہ سے تھے انہوں نے تلمسان کو ملک مغرب کا سب سے بڑا اور عمدہ شہر بنا دیا۔

بنی مرین کے آخری دور میں اہل سپین اندلس کے صوبوں میں پے در پے فتوحات حاصل کرتے جاتے اور مسلمانوں کو وہاں سے نکال رہے تھے۔ بہت سے مسلمانانِ اندلس بلاد الجزائر میں آ کر سکونت پذیر ہو گئے تھے اور انہوں نے اہل الجزائر کو ساتھ شریک کر کے اہل سپین کے وحشی اور ظالمانہ برتاؤ کی کسر نکالنے کا ارادہ کیا چنانچہ ۸۵۶ھ میں اور اس کے بعد انہوں نے بحیرہ روم میں نصاریٰ کے جہازوں پر چھاپے مارنے شروع کر دئے اور جا بجا اہل سپین کے جہاز و مال ان کے ہاتھ سے بچ کر نکلنا محال ہو گیا اہل سپین نے مجبور ہو کر ۸۰۶ھ میں شہر بونہ (عنابہ) پر تسلط کر لیا اور ۹۱۵ھ میں اُن کے امیر البحر کارڈینل کیمنیس نے پہلے اوران (وہران) اور پھر شہر الجزائر پر بھی قبضہ کر لیا اور رفتہ رفتہ تمام شمالی ساحل پر تسلط کر لیا۔ مگر سپین کے بادشاہ فرڈیننڈ کی وفات سے کچھ ہی پہلے سلاطین متیجہ کے امیر نے عروج باربروسہ کو اپنی مدد پر بلا لیا۔

عروج باربروسہ لیسباس کا رہنے والا اس زمانہ کے بحری قزاقوں کا سب سے بڑا سردار تھا اس نے ۹۱۵ھ (۱۵۰۹ء) میں جزیرہ جربہ پر قبضہ کر کے اہل سپین کا قافیہ تنگ کرنا شروع کر دیا اور ۹۱۹ھ (۱۵۱۲ء) میں بجایہ اہل سپین سے فتح کر لیا اور چونکہ عروج اس جنگ میں زخمی ہو گیا تھا اس کے بھائی خیر الدین نے اسے علاج کے واسطے تونس بھیج دیا جہاں کے بادشاہ سے اس وقت صلح تھی اور خود ساحل سپین پر حملہ کر کے بہت سے مسلمان قیدیوں کو چھڑا لیا اور منورقہ فتح کر لیا اور مظفر و منصور واپس آیا اتنے میں عروج بھی اچھا ہو گیا مال غنیمت جو ان جنگوں میں ہاتھ آیا تھا اس کا پانچواں حصہ سلطان محمد حفصی بادشاہ تونس کے لئے نکال کر دونوں بھائیوں نے آپس میں تقسیم کر لیا کیونکہ ان واقعات سے پہلے عروج نے تونس پر حملہ کیا تھا اور اس شرط پر صلح ہوئی تھی کہ بادشاہ تونس عروج کو ایک بندرگاہ حوالہ کر دے تاکہ وہ اس میں اپنی کشتیوں اور جہازوں کو مقیم کر سکے اور عروج مال غنیمت کا پانچواں حصہ بادشاہ تونس کو دیا کرے گا ۹۱۹ھ (۱۵۱۳ء) میں جنیوا کی جمہوری حکومت نے جنگی بیڑا ان کی سرکوبی کو روانہ کیا خیر الدین نے شکست دی اور ان کے چھ جہاز گرفتار کر لئے پھر دونوں بھائیوں نے ۹۲۱ھ (۱۵۱۵ء) میں جیجل یا جیجوا سے فتح کر لیا ۹۲۲ھ (۱۵۱۶ء) میں الجزائر اہل سپین سے اور ۹۲۳ھ (۱۵۱۷ء) میں تونس اور تلمسان بنی مرین سے چھین لئے اس طرح عروج ۹۲۲ھ (۱۵۱۶ء) میں پورے ملک الجزائر کا حاکم ہو گیا مگر ۱۵۱۸ء میں اہل سپین سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ اس کے بھائی خیر الدین نے جو اس کی جگہ حاکم ہوا سلطان سلیم اول بادشاہ قسطنطنیہ سے مدد طلب کی اور اس کی اطاعت مان لی سلیم نے خیر الدین کو الجزائر کا گورنر جنرل مان لیا اور ایک جنگی جہاز اور کچھ ترکی فوج اس کی مدد کو بھیجی خیر الدین نے کئی لڑائیوں میں سپین والوں کو شکست دی اور الجزائر میں اپنا تسلط اور انتظام اچھی طرح بٹھا لیا اور اپنی قلمرو کی حدود کو بڑھانا شروع کیا۔ (۹۲۶ھ / ۱۵۱۹ء)

اسی ۹۲۶ھ (۱۵۲۰ء) میں سلطان سلیم مر گیا اور سلیمان قانونی قسطنطنیہ کے تخت پر بیٹھا اور سپین کے بادشاہ شارلکان یعنی چارلس پنجم نے الجزائر پر حملہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ خیر الدین اپنے لائق اور تجربہ کار نائب حسن آغا کو الجزائر میں اپنا خلیفہ بنا کر چالیس جہاز تحائف سے بھرے ہوئے ساتھ لیکر سلیمان کے پاس روانہ ہوا اور شہر الجزائر کی کنجیاں بادشاہ کے آگے رکھ دیں سلطان نے خوش ہو کر اسے پاشا کا لقب عطا کیا۔ اور ان جہازوں کا زبردست بیڑا اسلحہ اور سپاہ سے آراستہ اس کے ساتھ کر دیا۔

چونکہ اندلس کے جلاوطن الجزائر کے باشندوں کو ملا کر فرنگیوں سے اپنی انتقام کشی میں بحیرہ روم میں ان کے جہازوں کو لوٹتے رہتے تھے خیر الدین کی عدم موجودگی میں شارلکان نے موقعہ پا کر ۳۷۰ جہازوں جن پر ۲۷ ہزار سپاہ سوار تھی شہر الجزائر پر حملہ کیا حسن آغا کے پاس صرف پانچ سو ینگچری سپاہی اور پانچ ہزار شہر کے باشندے تھے جن میں آدھے غرناطہ کے جلاوطن تھے شارلکان نے اپنی فوج خشکی میں اتار دی مقابلہ

سلہ اس طرح الجیریا ۱۵۱۹ء میں تونس ۱۵۷۴ء میں طرابلس ۱۵۵۱ء میں عثمانی سلطنت میں شامل ہو گئے۔ الجیریا کی حکومت پہلے ۲۶ پاشاؤں سے متعلق رہی جو قسطنطنیہ سے مقرر کئے جاتے تھے۔ لیکن ۱۶۷۱ء میں الجیریا کی فوج قلعہ نے اپنے زمرہ سے ایک عہدہ دار دائی کے لقب سے مقرر کیا جس کے اختیارات تھوڑے ہی دنوں میں پاشاؤں کی منتظم جماعت سے بڑھ گئے۔ ۱۷۱۰ء میں یہ دونوں عہدے دائی کو تفویض کر دئے گئے۔

مقابلہ ہوا جس میں آقلانے شکست فاش دی۔ ادھر طوفان نے بیڑے کے بہت سے جہاز تباہ کردئیے غرض شارلکان اپنے باقی ماندہ آدمیوں اور جہازوں کے ساتھ خائب و خاسر بدقت تمام سپین واپس پہونچا۔

۹۴۳ھ/۱۵۳۶ء میں سلطان سلیمان نے خیر الدین کو اپنا وزیر جنگ اور امیر البحر بنالیا اور رئیس صالح بک کو الجزائر کی حکومت پر بھیجدیا۔ شارلکان اور بادشاہ فرانس میں دشمنی تھی بادشاہ فرانس نے سلطان روم سے تجارتی معاہدہ کرلیا اور الجزائر کو دولت علیہ کی املاک میں تسلیم کرلیا اور دولت عثمانیہ نے عنابہ میں دو فرانسیسی تاجروں کو کوٹھیاں بنانے کی اجازت دے دی۔

اسی عرصہ میں ترکوں نے جزیرہ روڈس پر قبضہ کرلیا اور وہاں کے نائٹوں کا فرقہ مالٹا میں منتقل ہوگیا تھا جہاں انہوں نے بہت سے جنگی جہاز تیار کرکے الجزائر والوں سے آئے دن کے معرکے شروع کردئے انہیں جنگی کارروائیوں نے آخر بحری قزاقی کی بنیاد ڈال دی اور اس کام میں اہل الجزائر نے وہ نام پیدا کیا کہ بحیرہ روم کا تجارتی راستہ قطعاً مسدود ہو چلا اور اہل یورپ انکے ہاتھ سے کمال تنگ آگئے اہل سپین کی تمام افریقی نو آبادیاں ان کے ہاتھ سے نکل گئیں ۱۵۵۲ء میں بجایہ اور ۱۱۱۹ھ میں اوران (وہران) اور مرسی الکبیر ان کے ہاتھ سے نکل گئے۔ اور الجزائر کے ناٹکوں نے ۱۰ ہزار اہل سپین کو گرفتار بھی کرلیا۔ آخر تنگ آکر اہل یورپ نے اس بحری قزاقی کے انسداد کی کوشش کی۔ ۱۶۵۵ء میں ایڈمرل بلاک کے زیر کمان ایک انگریزی بیڑا الجزائر پر حملہ آور ہوا مگر شکست کھاکر واپس گیا پھر فرانسیسی بیڑے نے ایڈمرل بوفورٹ کے زیر کمان حملہ کیا۔ مگر ناکام پھرا۔ ۱۶۶۳ء میں فرانس نے پھر ایک نہایت زبردست بیڑے سے مالٹا کے نائٹوں کے نامور شخص پولس کو اپنے ایڈمرل ڈیو بوفورٹ کے ماتحت مقرر کرکے حملہ کیا اس حملہ نے اہل الجزائر کو اس بات پر مجبور کردیا کہ وہ اپنی بندرگاہوں سے باہر نکلنے کی جرأت نہ کریں اور ۱۶۶۴ء میں بندرگاہ جیجلی پر قبضہ بھی کرلیا۔ ۱۶۸۱ء میں الجزائر کے والی بابا حسن نے فرانس کو اعلان جنگ دیدیا فرانسیسی بیڑے نے ۱۶۹۳ھ میں ایک زبردست بیڑا تیار کرکے الجزائر پر گولہ باری کردی اور اسکا امیر البحر ڈوکسن بہت کچھ نقصان پہنچا کر باندیشہ طوفان مراجعت کرگیا دوسرے سال ڈوکسن نے پھر حملہ کیا اور قریب تھا کہ والی بابا حسن صلح کرلے کہ ایک سردار حاجی حسین نامی نے بابا حسن کو قتل کرکے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی لڑائی جاری رہی شہر بالکل تباہی کے کنارہ آلگا تھا کہ ڈوکسن سامان جنگ ختم ہوجانیکے باعث ٹولون کو واپس چلا گیا۔ اور بیڑے کا ایک حصہ محاصرہ کیلئے چھوڑ گیا دوسرے سال ۱۶۸۴ء میں پھر فرانسیسی بیڑا آن پہونچا اس وقت ملک میں اندرونی بغاوت پھیل جانے کے سبب حاجی حسین فرانس سے صلح کرلینے پر مجبور ہوا مگر ۱۰۹۹ھ/۱۶۸۸ء میں اہل الجزائر نے پھر ایک فرانسیسی جنگی بیڑے پر حملہ کرکے بڑا نقصان پہونچایا فرانسیسی بیڑے نے پھر چڑھائی کی دس ہزار گولے مار کر شہر کو مسمار کردیا والی حسین زخمی ہوا اور ۱۱۰۱ھ/۱۶۸۹ء میں فوجی سپاہیوں نے فرانس سے صلح کرلی یہ صلح ۱۸۳۰ء تک قائم رہی ۱۶۹۴ء میں عنابہ (بونہ) اور طبرقہ کے مابین کا تمام ساحلی علاقہ گورنمنٹ الجزائر نے فرانس کو دیدیا اور عنابہ اور بجایہ کے پاس تجارت کرنے کا حق فرانس کو مل گیا اور ۱۷۳۲ء میں سپین نے بھی اوران اور مرسی الکبیر کو دوبارہ فتح کرلیا۔

الجزائر میں جو ینگچری سپاہ متعین تھی اسنے تمردی اختیار کرکے امور سلطنت میں ہاتھ ڈال دیا وہ دولت عثمانیہ کے مقرر کردہ حکام پر دست درازی کرجاتے تھے یہانتک کہ انہوں نے ۱۱۱۲ھ/۱۷۰۵ء میں والی ابراہیم پاشا کو الجزائر سے نکال دیا اور اپنا منتخب کردہ حاکم مقرر کرنا شروع کردیا اور اس کے واسطے حسب قاعدہ تلوار اور فرمان حکومت آستانہ علیہ سے کبھی منگا لیتے تھے کہ الجزائر کو عام باشندوں نے انکو اپنا والی بنالیا ہے اور پھر بغاوت کرکے اسے قتل بھی کر ڈالتے تھے جب ان کو اپنی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہوتی تو اپنے نائبوں کو سوار کرکے دولت علیہ کے سواحل کی طرف بھیجدیتے اور وہاں کے بدمعاشوں اور لچوں کو اپنے ساتھ لے آیا کرتے اور دولت علیہ نے بھی ینگچری فوج کو ایسے اختیارات دے رکھے تھے کہ جو شخص اس فوج کی پناہ میں چلا جاتا اس کو واپس نہ لے سکتے تھے ینگچری فوج نے الجزائر کے کسی آدمی کو اپنے زمرہ میں شامل کرنا روا نہیں رکھا تھا دولت علیہ کو ینگچریوں کی ان بیہودہ حرکتوں کی خبر پہنچی اور اسکو انکی سرکوبی کا بھی خیال تھا لیکن روس سے مسلسل لڑائیاں ادھر رجوع نہ ہونے دیتی تھیں دولت علیہ کی طرف سے جو والی مقرر ہوکر آئے ان کا حال ہم کو کسی تاریخ میں نہیں ملا۔ لہذا صرف

ان دائیوں کے حالات لکھے جاتے ہیں جو فوج ینگچری کی طرف سے مقرر ہوئے۔

نمبر	نام دائی	سنِ جلوس مدت	کیفیت
۱	عبدی پاشا	۱۱۶۴ (۲ سال)	جاہل محض اور خبیث طبیعت تھا دو سال بعد معزول کر دیا گیا۔
۲	علی پاشا	۱۱۶۶ (۱۰ سال)	دلیر اور بہادر تھا تونس پر حملہ کر کے الجزائر کا باجگزار بنا لیا دس سال بعد معزول ہوا۔
۳	بابا محمد پاشا	۱۱۷۶ (۳۰ سال)	دانشمند دلیر اور بیدار مغز تھا۔ انگلستان اور ہالینڈ نے نقد تحفے دیکر الجزائر کے بحری قزاقوں سے اپنے جہاز کو محفوظ کیا ۱۱۸۹ھ میں سپین نے پھر حملہ کیا الجزائر کے سپہ سالار صالح بیگ نے شکست فاش دی۔ وہ بہت کچھ مال و اسباب چھوڑ کر بھاگ گئے سنہ ۱۲۰۰ھ میں سپین، نیپلز، ڈنمارک، سویڈن اور امریکہ والوں نے اپنی کشتیاں بچانے کے لیے سالانہ نذرانہ مقرر کر دیا بابا محمد سنہ ۱۲۰۶ھ میں مر گیا۔
۴	حسن پاشا	۱۲۰۶ (۶ سال)	وہران اور مرسیٰ الکبیر جو زلزلہ سے غارت ہو گئے تھے اہل سپین نے خالی کر دیئے اس کے زمانہ میں الجزائر کی آبادی اور خوشحالی روز افزوں ترقی کرتی رہی سنہ ۱۲۱۲ھ میں مر گیا۔
۵	مصطفےٰ پاشا	۱۲۱۲ (۶ سال)	نپولین بوناپارٹ سے معاہدہ کیا کہ الجزائر کے بحری قزاق ممالک فرانس کے کسی جہاز کو نہ ستائینگے مگر یورپ چونکہ اس وقت جنگ و جدل میں مصروف تھا الجزائر والوں نے اپنے تمام جنگی استحکامات درست کر لیے اور بحری لٹیروں سے لوٹ کے مال سے خزانہ معمور کر لیا مصطفےٰ سخی بہت تھا مقربوں کو انعام و اکرام دینے پر سپاہ ینگچری نے پکڑ کر قتل کر ڈالا۔
۶	احمد پاشا	۱۲۱۸ (۳ سال)	ایک نامی سوداگر کا داماد اور بڑا متمول اور خوشحال تھا۔ گورنر بنتے ہی مصطفےٰ کے قاتلوں کو قتل اور جلا وطن کر دیا اس پر ینگچری اس سے بگڑ بیٹھے اور موقع پاکر تین سال کی حکومت کے بعد اسے قتل کر ڈالا۔
۷	علی پاشا	۱۲۲۱ (۶ ماہ)	ایک بیٹی کا مردہ شوہر تھا بعد میں خوشحال ہو گیا تھا اس کی جہالت کے سبب بہت سی خرابیاں پیدا ہو چلیں۔ ینگچریوں نے معزز اور عالم لوگوں کو ایذائیں پہنچائیں اور ۶ ماہ بعد اسے معزول کر دیا۔
۸	حاجی علی پاشا بیت المال	۱۲۲۱ (۶ سال ۶ ماہ)	اس کے زمانہ میں بحری قزاقوں کا مشہور سردار حمیدرئیس قبودان تھا جو بحیرہ روم میں بڑے ڈاکے مارتا تھا اہل یورپ اس کے نام سے کانپتے تھے مغربی فوج کے سردار عمر آغا نے حاجی علی کو حمام میں مروا دیا۔
۹	حاجی محمد پاشا خزانہ دار	۱۲۲۸ (۱۷ دن)	چونکہ ۹۰ سال کی عمر میں مقرر ہوا اپنے بیٹے فرزند مصطفےٰ بیگ کو امور حکومت کا ناظر مقرر کیا جس نے بڑی خوبی کے ساتھ نظام مملکت درست کرنا شروع کیا مگر عمر آغا کی سازش سے ینگچریوں نے ۱۷ ہی دن بعد حاجی محمد اور مصطفےٰ کو قتل کر ڈالا اور ان کا مال لوٹ لیا۔
۱۰	عمر آغا پاشا	۱۲۲۸ (۳ سال)	عمر آغا کے حکم سے حمید رئیس قبودان نے امریکہ کے بیڑے پر حملہ کیا (جو عرصہ سے الجزائر کو اپنے جہازوں کی حفاظت کی نظر سے سالانہ نذرانہ دیتے تھے) لڑائی ہوئی حمید رئیس مارا گیا۔ اہل امریکہ نے الجزائر پر حملہ کیا اور اس شرط پر صلح ہوئی کہ اب سے امریکہ والے نذرانہ نہیں دیں گے سنہ ۱۲۳۱ھ میں انگریزوں اور ولندیزوں نے بھی حملہ کر کے عمر پاشا کو اسی عہد نامہ پر مجبور کیا۔ اسپر ینگچری فوج نے ناراض ہو کر عمر پاشا کو قتل کر ڈالا۔
۱۱	فوجی علی پاشا	۱۲۳۳ (۶ ماہ)	قاتل تھا اور شہزادہ الجزائر کا داماد و بیٹا اور بڑا لائق شخص تھا۔ [illegible] اس کا رسوخ اعلیٰ درجہ کا تھا اہل عرب اور علماء سے پالیٹکل گٹھ جوڑ کر کے سلطنت کو اپنے خاندان میں موروثی کرنے اور ینگچریوں کے اثر ڈالنے کی ترکیب کی مگر اپنی حکومت کے چھٹے مہینے وبا کا شکار ہو گیا۔
۱۲	حسین پاشا	۱۲۳۳ھ ۱۸۱۸ء (۱۲ سال)	ینگچریوں نے اس کے بعد سلطنت نا شائستہ سے تلوار اور زرہ کا عامل منتخب کیا۔ انگریزی منگالی مگر یہ بڑا خود رائے اور متکبر تھا کسی کی نہ سنتا تھا۔ اس وجہ سے ملک میں تباہیاں پیدا ہوئیں اور کچھ دنوں بعد بحری قزاقوں نے پھر سمندر میں کھلبلی ڈالدی۔ بحیرہ روم سے باہر بحیرہ شمالی تک لوٹ مار کرنے لگے تمام یورپین سلطنتیں ان کی شاکی تھیں۔

اتنے میں فرانس سے خاص کشیدگی پیدا ہوگئی باعث یہ ہوا کہ پاشا نے کسی سخت جواب پر فرانس کے کونسل جنرل کو چھڑی کھینچ ماری اور دربار سے نکلوا دیا تھا اور باوجود شاہ فرانس کی فرمائش کے اس سے معافی نہیں مانگی۔ حالانکہ دولت عثمانیہ کی طرف سے بھی طلب معذرت کا حکم آیا تھا۔ ناچار فرانس نے ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۰ء میں الجزائر پر حملہ کر کے فتح کر لیا اور حسین پاشا کو گرفتار کر کے پیرس بھیج دیا جہاں سے واپس آکر وہ اسکندریہ میں ۱۸۳۸ء میں مر گیا۔ اس وقت دولت علیہ یونان کی بغاوت فرو کرنے میں مصروف تھی جسکے آزاد کرنے کیلئے انگریزوں، فرانسیسیوں اور روسیوں نے اتحاد کر لیا تھا اسطرح الجزائر سلطنت فرانس سے ملحق ہوگیا۔ اہل فرانس الجزائر اور اس کے مضافات پر مسلط ہوگئے تو ہشم کے تمام قبیلے اور بنی عامر کے بعض گھرانوں نے سید حاجی عبدالقادر بن سید محی الدین حسنی کو اپنا سردار بنا کر فرانسیسیوں کو دو مرتبہ ان پر شکست دی اور الجزائر کا بہت سا مغربی حصہ فتح کر کے اپنی مستقل حکومت قائم کر لی۔ وہ برابر فرانسیسیوں سے لڑتا رہا۔ یہاں تک کہ ۱۸۴۳ء میں فرانسیسیوں نے وسط مغرب کے تمام مقامات اس سے چھین لئے اور وہ جنگلوں میں پھرتا رہا مگر پھر بھی فرانسیسیوں پر چھاپے مارنے سے باز نہ آیا مگر ۱۲۶۴ھ ۱۸۴۷ء میں نہایت بیکسی اور لاچاری کی حالت میں فرانسیسیوں سے امن کی درخواست کی وہ عزت و حرمت کے ساتھ تولون بھیجا گیا ۱۸۵۲ء میں اسے آزادی مل گئی۔ وہ دمشق میں جا رہا اور ۱۳۰۰ھ ۱۸۸۳ء میں انتقال کر گیا۔

فصل سوم تاریخ تونس

(۱) بنی اغلب

(۱۸۴ھ سے ۲۹۶ھ تک) (مدت ۱۱۲ سال)

اغلب بن سالم نے ابو مسلم کے ساتھ خاندان عباسیہ کی سلطنت قائم کرنے میں بڑے جوہر دکھائے تھے وہ ۱۵۰ھ میں کسی لڑائی میں مارا گیا اس کا بیٹا ابراہیم گورنر افریقیہ کے ماتحت زاب کا حاکم بنایا گیا۔ پھر چونکہ افریقیہ کے گورنر محمد بن مقاتل کے ظلم سے رعیت ناراض تھی۔ ہارون رشید نے ۱۸۴ھ میں ابراہیم کو تونس (افریقیہ) کا گورنر بنا دیا اور اس کے خاندان میں اس عہدے کو موروثی کر دیا اس خاندان میں گیارہ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ تخت نشینی	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ تخت نشینی	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ تخت نشینی	مدت
۱	ابراہیم اول بن اغلب تمیمی	۱۸۴ / ۸۰۰	۱۱ سال	۵	ابو العباس محمد اول بن اغلب بن ابراہیم	۲۲۶ / ۸۴۰	۱۶	۹	ابراہیم ثانی بن احمد	۲۶۱ / ۸۷۴	۲۸
۲	ابو العباس عبداللہ اول بن ابراہیم	۱۹۶ / ۸۱۱	۵	۶	ابو ابراہیم احمد بن محمد اول	۲۴۲ / ۸۵۶	۷	۱۰	ابو العباس عبداللہ ثانی بن ابراہیم ثانی	۲۸۹ / ۹۰۲	۱
۳	زیادۃ اللہ اول بن ابراہیم	۲۰۱ / ۸۱۶	۲۱	۷	زیادۃ اللہ ثانی بن محمد اول	۲۴۹ / ۸۶۳	۱	۱۱	ابو مضر زیادۃ اللہ ثالث بن عبداللہ ثانی	۲۹۰ / ۹۰۳	۶
۴	ابو عقال اغلب بن ابراہیم	۲۲۳ / ۸۳۷	۳	۸	ابو الغرانیق محمد ثانی بن احمد	۲۵۰ / ۸۶۴	۱۰	۲۹۶ھ میں خاندان فاطمیہ نے بنی اغلب سے سلطنت چھین لی			

(۱) ابراہیم اول۔ چونکہ اہل ملک اس سے راضی تھے اسکی حکومت مستحکم ہوگئی۔ ۱۸۶ھ میں حمدیس نام ایک عرب سردار کی بغاوت کو فرو کیا مغرب کی طرف حملہ کر کے بنی ادریس کا بہت سا علاقہ فتح کر لیا۔ ۱۸۹ھ میں اہل طرابلس کو جنہوں نے بغاوت کی تھی مغلوب کیا۔ نہایت شان و شوکت سے حکومت کر کے ۱۹۶ھ میں مر گیا۔ اس نے قیروان کے قریب شہر عباسیہ آباد کر کے دارالحکومت بنایا تھا اور اس کے جنگی بیڑوں نے ۱۹۵ھ میں قوسیقہ اور سردانیہ پر بھی حملے کئے تھے۔ ۵۶ سال کی عمر میں مر گیا۔

(۲) عبداللہ اول۔ اس کا جنگی بیڑہ ۲۰۰ھ میں نیس وغیرہ کو لوٹ کر بہت سا مال لایا۔ شارلمین بادشاہ فرانس نے اہل عرب کے چند جہاز چھین لئے تھے اس کے بیڑے نے حملہ کر کے اپنے جہازوں کے علاوہ غنیم کے بھی بہت سے جہاز چھین لئے اور انکے بہت سے علاقے لوٹ لئے اور سردانیہ کے جہازوں کا سمندر میں نکلنا بند کر دیا۔ بہ حالت دیکھکر لوٹ کا نام ایک امیر لوینفا اس نام ایک زبردست بیڑے کیساتھ اہل سردانیہ کی مدد کیلئے آیا اور الجزائر پر حملہ آور ہوا اور قرطاجنہ کے درمیان پانچ معرکوں میں مسلمانوں کو شکست دی اسی بادشاہ عبداللہ ۲۰۱ھ میں مر گیا۔

(۳) زیادۃ اللہ اول۔ تخت پر بیٹھتے ہی ملک میں بغاوتیں پھیل گئیں اس نے ان کو فرو کیا ... میں تہاب اور طرابلس کو بھی

مغلوب کرلیا۔ ۲۱۲ھ میں قاضی اسد بن فرات کی ماتحتی میں ایک زبردست بیڑے نے صقلیہ پر حملہ کرکے رومیوں کو شکستیں دیکر صقلیہ کا ایک حصہ فتح کرلیا۔ ۲۲۱ھ میں ایک بحری جنگ میں رومیوں کو شکست دی اور انکا بیڑا غارت کردیا۔ زیادۃ اللہ ۲۲۳ھ میں مر گیا۔

(۴) اغلب بن ابراہیم (ابو عقال) فوج اور عہدہ داروں کی تنخواہیں بڑھادیں اور رعایا پر ظلم کرنے سے روک دیا۔ ۲۲۴ھ میں صقلیہ پر حملہ کیا اور دوسرے سال اس کا ایک حصہ فتح بھی کرلیا۔ قلعہ قلوریہ (کالابریا۔ اٹلی کے جنوب مغربی ساحل پر) بھی فتح ہوا۔ قسطنطنیہ کی جنگی بیڑے کو شکست دی۔ ۲۲۶ھ میں صقلیہ کے شہر قصریانہ کو جلادیا اور قتل و غارت کرکے فوج واپس آئی۔ اسی سال اغلب کا انتقال ہوگیا۔

(۵) محمد بن اغلب۔ اپنے بھائی ابوجعفر کو اپنا وزیر بنایا مگر ۲۲۶ھ میں بوجہ بغاوت مصر کی طرف جلاوطن کردیا۔ ۲۲۸ھ میں محرم کے ایک سردار فضل بن جعفر ہمدانی نے ایک جنگی بیڑے سے صقلیہ کے شہر مسینی کو فتح کرلیا اور بہت سا مال غنیمت لیکر مراجعت کی اور ۲۲۹ھ میں ابو الاغلب عباس بن فضل نے رومیوں کو سخت شکست دی۔ ۲۳۲ھ (۸۴۶ء) میں فضل نے شہر لنتینی فتح کیا اور اطالیہ میں دور تک فتح کرتا چلا گیا۔ کلیبریا اور کمپینیا کو پامال کیا۔ ایک سو پچاس قلعے اور شہر مطیع و باجگذار بنائے گئے۔ عربوں کا ایک بیڑا دریائے ٹائبر پر چڑھ گیا۔ قندی نواح رومۃ الکبریٰ کو لوٹ لیا اور گنثیا کا محاصرہ کرلیا۔ اس وقت عربوں میں پھوٹ پڑجانے کے سبب رومۃ الکبریٰ بچ گیا۔ ۲۳۳ھ (۸۴۸ء) میں مسلمانوں نے شہر لنتینی میں سکونت اختیار کی۔ ۲۳۴ھ (۸۴۹ء) میں رغوس (رگیوسا) کو مطیع کرلیا۔ ۲۳۵ھ (۸۵۰ء) میں مسلمانوں نے پھر رومۃ الکبریٰ پر حملہ کیا مگر اس وقت ایسا سخت طوفان آیا کہ مسلمانوں کا بیڑا غنیم کے ساحل کے قریب چٹانوں سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا۔ والئ امراء ابن عبداللہ رجب ۲۳۶ھ میں فوت ہوگیا تو قریب آباد کاروں نے عباس بن فضل کو اپنا سردار و سپہ سالار بنالیا اور شاہ افریقیہ نے منظور کرلیا۔ عباس نے ۲۳۹ھ (۸۵۳ء-۵۵) میں قسطانیہ۔ قزات۔ ابی صور (کلاٹہ وٹورو) اور چند دیگر مقامات فتح کرلیے۔ محمد بن اغلب ۲۴۲ھ میں مر گیا۔

(۶) احمد بن محمد بڑا قابل اور جوش تدبیر تھا۔ عمارتوں کا بڑا شوقین تھا اپنی مملکت میں دس ہزار مستحکم قلعے پختہ تعمیر کرائے انمیں لوہے کے دروازے لگوائے۔ بکثرت غلام خرید کر فوج میں داخل کیے۔ ۲۴۳ھ میں صقلیہ کا دارالحکومت قصریانہ فتح کیا جو سرقوسہ کے بعد تختگاہ بنایا گیا تھا۔ اسلامی گورنر بلرم (پلرمو) میں رہتا تھا۔ شاہ قسطنطنیہ نے فتح قصریانہ کی خبر سنکر سو جہازوں کا بیڑا سرقوسہ میں بھیجدیا مگر اسلامی گورنر عباس نے بلرم سے روانہ ہوکر رومیوں کو شکست دی۔ ۲۴۶ھ میں اہل صقلیہ نے بغاوت کی۔ عباس نے فرو کرلیا۔ عباس گیارہ سال گورنری کرکے ۲۴۷ھ میں مر گیا اور خفاجہ بن سفیان صقلیہ کا گورنر ہوا۔ احمد بن اغلب ۲۴۹ھ میں انتقال کر گیا۔

(۷) زیادۃ اللہ بن اغلب۔ ایک سال حکومت کرکے ۲۵۰ھ (۸۶۴ء) میں مر گیا۔ اسکے عہد میں ۲۵۰ھ میں صقلیہ میں مسلمانوں نے نوتو (نوٹوس) پر قبضہ کرلیا اور آئندہ چھ سال میں سرقوسہ۔ آیا سطس اور قصر الجدید (کیسل نووو) فتح کرلیے۔ ۲۵۴ھ (۸۶۹ء) میں خفاجہ کے بیٹے محمد نے پھر گیٹا کا محاصرہ کرلیا اور نواح رومۃ الکبریٰ کو باجگذار بنالیا۔

(۸) محمد بن احمد۔ عیش پسند اور بیخواہ تھا۔ ۲۵۵ھ میں خفاجہ مر گیا اس کا بیٹا محمد صقلیہ کا گورنر بنایا گیا۔ ۲۵۶ھ میں مسلمانوں نے مالٹا رومیوں سے چھین لیا۔ ۲۵۷ھ میں محمد بن خفاجہ کی وفات پر اس کا بیٹا محمد گورنر ہوا اس کے زمانہ میں رومیوں نے صقلیہ کے بعض مقامات واپس لے لیے۔ محمد بن احمد ۲۶۱ھ میں انتقال کر گیا۔

(۹) ابراہیم بن احمد۔ نہایت دانشمند۔ بیدار مغز۔ بہادر اور بڑا مدبر تھا۔ حسن سیاست میں مشہور تھا۔ ساحل بحر کو بہت سے قلعوں اور چھاؤنیوں سے مستحکم کیا۔ اس کے عہد میں مسلمانوں نے ۲۶۴ھ میں سرقوسہ بھی فتح کرلیا۔ ۲۸۱ھ میں ابراہیم نے تونس کو دارالحکومت بنایا۔ ۲۸۳ھ میں ابن طولون حاکم مصر سے لڑائی ہوئی اور اسے شکست دی۔ ۲۸۶ھ میں اپنے بیٹے عبداللہ کو صقلیہ کا باقی علاقہ فتح کرنے کو روانہ کیا اور بذات خود قلوریہ اور قسطانیہ کا عرصہ تک محاصرہ کرکے بعد لوٹ مار کرکے واپس چلا آیا۔ ۲۸۸ھ میں پھر عبداللہ نے صقلیہ پر حملہ کیا۔ دیمونہ۔ مسینی اور ریو میں لوٹ مار کرکے ۲۸۹ھ میں اپنے باپ کی طلبی پر تونس واپس آگیا کیونکہ معتضد عباسی نے ابراہیم کے ظلم کی شکایتیں سنکر ابراہیم کو معزول کردیا اور عبداللہ کو اس کی جگہ گورنر بنایا تھا۔ ابراہیم عبداللہ کو افریقیہ کا گورنر بنا کر صقلیہ میں

عربوں نے صقلیہ کے جزیرہ میں پہلے ہی مدت سے ایک بستی قائم کی ہوئی تھی۔

فتوحات کرنے کے ارادہ سے چلا گیا۔ دمشق پر حملہ کیا اور شہر طرمین کو فتح کر لیا۔ اور پھر شہر قلوریہ فتح کرکے صقلیہ واپس آکر کسنہ کا محاصرہ کر لیا۔ باشندوں نے صلح کر لی اس کے بعد ۲۸۹ھ ہی میں ابراہیم کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت مسلمانوں کا بیڑا البانہ بردست تھا کہ بادشاہ قسطنطنیہ اپنی خیر منا رہا تھا اور روما کے پوپ کو اپنا علاقہ بچانے کے لالے پڑے ہوئے تھے۔

(۱۰) **عبداللہ بن ابراہیم** بیدار مغز، منصف اور رحم دل تھا اپنے بیٹے زیادۃ اللہ کو عیش پسندی اور میخواری میں مبتلا دیکھ کر صقلیہ کی گورنری سے معزول کر دیا۔ اور محمد بن اسرقوسی کو صقلیہ کا گورنر بنایا اس کے عہد میں ابو عبداللہ شیعی بنو کتامہ میں آکر عروج حاصل کرنے لگا۔ ۲۹۰ھ میں زیادۃ اللہ نے لوگوں سے سازش کرکے اپنے باپ کو قتل کرا دیا اور خود بادشاہ بن گیا۔

(۱۱) **زیادۃ اللہ بن عبداللہ** انتظام ملکی سے بے خبر عیش و عشرت کا پابند تھا اپنے خاندان کے امیروں کو چن چن کر قتل کرنا شروع کیا اس کے عہد میں ابو عبداللہ شیعی نے اپنی دعوت کا سلسلہ خوب بڑھا لیا۔ زیادۃ اللہ کا امیر ابراہیم جو چالیس ہزار فوج لے کر ابو عبداللہ سے لڑنے گیا تھا شکست کھا کر تونس واپس آیا۔ زیادۃ اللہ یہ دیکھ کر کہ ابو عبداللہ شیعی کا مقابلہ نہیں کر سکتا بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا مگر راستہ میں بیمار ہو کر ۲۹۶ھ میں بمقام رملہ انتقال کر گیا۔ ابو عبداللہ شیعی نے تمام افریقیہ فتح کرکے ۲۹۶ھ میں فاطمی خلیفہ عبید اللہ المہدی کو بمقام رقادہ تخت خلافت پر متمکن کر دیا۔

(۲) بنی فاطمہ (۲۹۶ھ سے ۳۶۱ھ تک) (مدت ۶۵ سال)

خاندان فاطمیہ کی حکومت کا پورا پورا بیان باب دوم فصل ہفتم میں کیا جا چکا ہے۔ اس خاندان کے چوتھے بادشاہ معز کے عہد میں ۳۵۸ھ میں جب مصر فتح ہو گیا اور قاہرہ بھی آباد ہو گیا تو معز ۳۶۱ھ میں یوسف بلکین بن زیری کو افریقیہ میں اپنا نائب بنا کر مصر میں چلا گیا اور قاہرہ کو سلطنت فاطمیہ کا دار الحکومت بنایا۔ یوسف نے اپنی لیاقت اور قابلیت سے اس عہدے کو اپنے خاندان میں موروثی کر لیا۔ آگے چل کر اس کے خاندان کے حکمراں خاندان فاطمیہ کے انحطاط کے زمانہ میں مطلق العنان ہو گئے مگر پھر بھی خطبہ انہیں کا جاری رکھا۔ اس خاندان میں آٹھ حکمراں ہوئے ہیں۔

(۳) بنی زیری (۳۶۱ھ سے ۵۴۳ھ تک) (۹۷۱ء ۱۱۴۹ء) مدت ۱۸۲ سال

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
(۱)	یوسف بلکین بن زیری بن مناد	۳۶۱ ۹۷۲	۱۲ سال	۴	معز بن بادیس	۴۰۶ ۱۰۱۵	۴۷	۷	علی بن یحییٰ	۵۰۹ ۱۱۱۵	۶
(۲)	منصور بن یوسف	۳۷۳ ۹۸۳	۱۳	۵	ابو یحییٰ تمیم بن معز	۴۵۳ ۱۰۶۱	۴۸	۸	حسن بن علی	۵۱۵ ۱۱۲۱	۲۸
(۳)	بادیس بن منصور	۳۸۶ ۹۹۶	۲۰	۶	یحییٰ بن تمیم	۵۰۱ ۱۱۰۷	۸	۵۴۳ھ میں صقلیہ کے عیسائی بادشاہ رچارڈ			

(راجر) نے بنی زیری سے افریقیہ کی حکومت چھین لی۔

(۱) **یوسف بلکین** - اپنے قبیلہ صنہاجہ کی فوجیں لے کر مغرب پر حملہ کرکے خوارج کو پراگندہ کر دیا۔ ۳۶۱ھ میں فاطمی بادشاہ نے اس کی درخواست پر طرابلس بھی اس کی ماتحتی میں دے دیا اس کے بعد اس نے فاس اور سجلماسہ پر بھی قبضہ کر لیا اور سرزمین ہبط یعنی پائیں مغرب کو بنی امیہ حکمرانان اندلس کے عمال سے چھین لیا اور ۳۶۹ھ میں ملک مغرب سے اموی حکمرانان اندلس کا سایۂ حکومت بالکل برطرف کر دیا۔ اس کے عہد میں فرنگی بادشاہ بردویل نے مالطہ پر قبضہ کر لیا ابوالقاسم گورنر صقلیہ اس سے لڑنے گیا۔ اول فرنگیوں نے شکست دی اور ابوالقاسم مارا گیا پھر مسلمانوں نے بردویل کو شکست دے کر بھگا دیا۔ یوسف ۳۷۳ھ میں مر گیا۔

(۲) **منصور بن یوسف** - قابلیت میں باپ کا ہم پلہ تھا فاطمی بادشاہ کو ایک لاکھ دینار سے زائد قیمت کا تحفہ ارسال کیا باغیوں کی سرکوبی کرکے مملکت کو وسیع کیا۔ ۳۸۶ھ میں مر گیا۔

(۳) **بادیس بن منصور** - اس کے چچا حماد نے بغاوت کرکے اپنی جدا سلطنت علاقہ بجایہ میں قائم کر لی جس کا خاندان ۵۴۷ھ تک

حکومت کرتا رہا اور تاریخ میں بنی حماد کے نام سے مشہور ہے۔ بادیس ۴۰۶ھ میں فوت ہو گیا بڑا صاحب شوکت اور لائق بادشاہ تھا خود فوج کو قواعد سکھاتا اور ان کا برابر جائزہ لیا کرتا اس نے اپنی فوج کو اپنے زمانہ کی بہترین فوج بنا لیا۔

(۴) **معز بن بادیس**۔ آٹھ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا حنفی سے مالکی ہو گیا اور اپنی رعایا کو جو حنفی تھی مالکی مذہب کا پابند کر لیا چونکہ اسکو مذہب میں غلو تھا افریقیہ میں سنیوں نے شیعوں پر یورش کر کے ہزاروں قتل کر ڈالے ۴۱۷ھ میں رومیوں نے حملہ کر کے جزیرہ نمائے قلوریہ مسلمانوں سے بالکل خالی کرا لیا اور صقلیہ کے اکثر مقامات چھین لئے۔ معز نے رومیوں کے مقابلہ پر چار سو جہازوں کا بیڑا روانہ کیا وہ بیڑا جزیرہ قوصرہ تک پہونچکر برباد ہو گیا اس نے فاطمی خلیفہ کا خطبہ موقوف کر کے عباسی خلیفہ کا خطبہ جاری کر دیا جس نے بغداد سے خلعت و فرمان براہ قسطنطنیہ روانہ کر دیا۔ فاطمی خلیفہ نے زغبہ اور ریاح دو عرب قبائل کو اس کے پیچھے چھوڑ دیا جنہوں نے قتل و غارت کا بازار ایسا گرم کیا کہ معز کا ناک میں دم آ گیا بد انتظامی پھیل گئی اور افریقیہ کے اکثر صوبے خود مختار ہو گئے اور اس طرح بنی زیری کی سلطنت کا انحطاط شروع ہو گیا۔ معز ۴۵۳ھ میں مر گیا۔

(۵) **تمیم بن معز**۔ تخت نشینی کے وقت اس کی سلطنت کا انحصار صرف دار الملک کی شہر پناہ کے اندر اندر تھا مگر حسن تدبیر سے اس نے سوسہ اور تونس فتح کر لئے اور ۴۸۰ھ میں مہدیہ کے قریب عرب جنگ آوروں کو ہزیمت دیکر قیروان سے نکال دیا اور ۴۸۳ھ میں مہدیہ اور زویلہ فتح کر لیا۔ مالطہ پر کچھ عرصہ سے فرنگیوں نے قبضہ کر لیا تھا انکے بادشاہ رجار نے صقلیہ میں بغاوتوں اور بد نظمی کا بازار گرم دیکھ کر ۴۸۴ھ تک سوائے بثیرہ اور قصریانہ کے تمام جزیرہ صقلیہ فتح کر لیا اور ایک طویل محاصرہ کے بعد ۴۸۴ھ میں بثیرہ نے اور ۴۸۵ھ میں قصریانہ نے بھی اپنے دروازے کھول دئے رجار نام کو تو عیسائی تھا مگر اس کا دربار اور قوانین اور عہدوں کا ڈھنگ اسلامی ہی رکھا مسلمانوں کو اپنا مقرب بنایا وہ ۴۹۴ھ میں مر گیا اور اس کا ہمنام بیٹا تخت نشین ہوا وہ بھی باپ کے نقش قدم پر چلا شریف ادریسی اسکے دربار کا ایک رکن تھا مگر اسی زمانہ میں جنگ صلیبی شروع ہو جانے کے سبب اہل عرب نے صقلیہ کو بالکل خالی کر دیا تمیم ۷۹ سال کی عمر میں انتقال کر گیا حلیم اور بردبار تھا سو سے زیادہ بیٹے ساٹھ بیٹیاں چھوڑیں۔

(۶) **یحییٰ بن تمیم**۔ اس کے زمانہ میں بغاوتوں کا زور ہوا مگر رفتہ رفتہ سب کو فرو کیا بمصلحت وقت علویوں کا پھر خطبہ جاری کر دیا اور بیڑے تیار کر کے اہل فرنگ پر حملے شروع کر دئے یہاں تک کہ تمام یورپین اقوام اس سے کانپنے لگیں سردانیہ اور جنوہ پر حملہ کر کے بڑی کامیابی حاصل کی ۵۰۹ھ میں مر گیا۔

(۷) **علی بن یحییٰ**۔ حسب معمول اس کے لئے بھی مصر سے خلعت و فرمان آیا ۵۱۱ھ میں مغرب پر حملہ کر کے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا صقلیہ کے نصرانیوں نے جزیرہ جربہ فتح کر لیا ۵۱۱ھ میں رجار شاہ صقلیہ نے شہر طرابلس پر حملہ کیا مگر اہل طرابلس نے مار بھگایا پھر اہل صقلیہ نے جیجلی کو لوٹ اور جلا کر تباہ کر دیا۔ رجار کو سزا دینے کی تیاریاں کر رہا تھا کہ علی بن یحییٰ نے ۵۱۵ھ میں انتقال کیا۔

(۸) **حسن بن علی**۔ بارہ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا صندل حبشی اسکا سرپرست بنایا گیا صندل کے انتقال پر سپہ سالار اعظم ابو عزیز موفق اسکا ولی بنا ۵۱۷ھ میں رجار نے زبردست بیڑا بھیجکر جزیرہ قوصرہ فتح کر لیا اور پھر صقلی فوج ساحل افریقیہ پر اتر کر قصر الدیماس اور جزیرہ اہلس پر قابض ہو گئی مگر کئی زبردست معرکوں کے بعد مسلمانوں نے صقلیوں کو ناکام واپس جانے پر مجبور کر دیا ۵۴۱ھ میں رجار دوم شاہ صقلیہ نے طرابلس اور ۵۴۳ھ میں مہدیہ فتح کر لیا اور پھر رفتہ رفتہ تمام افریقی ساحلوں پر قبضہ کر لیا صفاقس سوسہ اور دیگر مقامات بھی اس کے قبضہ میں آ گئے ۵۴۳ھ میں امیر حسن مہدیہ سے بھاگ کر موحدین کے گورنر بجایہ کے پاس چلا گیا موحدین کے بادشاہ عبد المومن کو مسلمانوں کی اس تباہی کا حال معلوم ہوا تو اس نے فوج بھیجکر جزیرہ جربہ سے فرنگیوں کو نکال دیا۔ افریقیہ کو ان کے پنجہ سے چھڑا لیا اور ۵۵۵ھ میں مہدیہ کو فتح کر کے حسن بن علی کو دوبارہ تخت پر بٹھا دیا اور طرابلس بھی فتح کر لیا حسن دوبارہ آٹھ سال حکومت کر کے ۵۶۳ھ میں مر گیا اور بنی زیری کی سلطنت کا خاتمہ ہو کر موحدین کی سلطنت افریقیہ (تونس) میں قائم ہو گئی۔

۵۵۵ھ سے ۶۳۳ھ تک **(۴) موحدین** مدت ۷۸ سال

انکے حالات تاریخ مراکش میں بیان ہو چکے ہیں۔ اس خاندان کے پانچویں تاجدار محمد بن یعقوب نے ابوحفص عبدالواحد بن ابوبکر بن ابوحفص عمر ہنتاتی کو ۶۰۳ھ میں افریقیہ کا گورنر بنایا۔ اسنے اپنی لیاقت سے اس عہدہ کو اپنے خاندان میں موروثی کر لیا یہانتک کہ اس خاندان کا چوتھا حکمران ابوزکریا یحییٰ مستقل بادشاہ بنگیا۔

۶۰۳ھ سے ۹۸۱ھ تک **(۵) بنی حفص** مدت ۳۷۸ سال

بنی حفص کو محمد بن سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کی نسل سے بتاتے ہیں انکا مورث اعلیٰ ابوحفص عمر۔ محمد مہدی بن تومرت کے مقرب مصاحبوں میں سے تھا جب ابن تومرت مرگیا اور لوگوں نے عبدالمومن کی بیعت کی تو سب سے پہلے اسی ابوحفص عمر نے اسکی بیعت کی اور عبدالمومن نے اسکو وزیر اعظم بنا لیا۔ بعد میں بنی عبدالمومن اسکی اولاد کو وزیر اور ممالک کا گورنر بناتے رہے چنانچہ ابوحفص عمر کا پوتا ابوحفص عبدالواحد تونس کا گورنر بنایا گیا۔ اس کے خاندان میں ۲۸ حکمران بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت
۱	عبدالواحد بن ابوبکر بن ابوحفص عمر	۶۰۳ ۱۲۰۶	۱۵	۱۱	ابو یحییٰ ابوبکر اول شہید بن عبدالرحمن	۷۰۹ ۱۳۰۹	[illegible]	۲۰	ابوالعباس محمد بن محمد بن ابوبکر متوکل	۷۷۲ ۱۳۷۰	۳۳
۲	ابوزید عبدالرحمن بن عبدالواحد	۶۱۸ ۱۲۲۱	[illegible]	۱۲	ابوالبقا خالد بن ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم	۷۰۹ ۱۳۰۹	۲	۲۱	ابوالفارس عبدالعزیز بن ابوالعباس احمد	۷۹۶ ۱۳۹۴	۴۱
۳	ابومحمد عبداللہ بن عبدالواحد	۶۲۳ ۱۲۲۶	۱۱	۱۳	ابو یحییٰ زکریا بن احمد بن محمد لحیانی بن عبدالواحد	۷۱۱ ۱۳۱۱	[illegible]	۲۲	ابوعبداللہ محمد بن محمد منصور بن عبدالعزیز	۸۳۷ ۱۴۳۴	[illegible]
۴	ابوزکریا یحییٰ اول بن عبدالواحد	۶۲۵ ۱۲۲۸	۲۲	۱۴	ابوضربہ محمد ثالث بن ابو یحییٰ زکریا بن احمد	۷۱۱ ۱۳۱۱	[illegible]	۲۳	ابوعمرو عثمان بن محمد منصور بن عبدالعزیز	۸۳۹ ۱۴۳۵	۵۲
۵	ابوعبداللہ محمد اول مستنصر بن یحییٰ	۶۴۷ ۱۲۴۹	۲۸	۱۵	ابو یحییٰ ابوبکر متوکل بن ابوزکریا یحییٰ بن واثق	۷۱۱ ۱۳۱۱	۳۶	۲۴	ابوزکریا یحییٰ بن مسعود بن ابوعمرو عثمان	۸۹۳ ۱۴۸۸	۲
۶	ابوزکریا یحییٰ ثانی واثق بن مستنصر	۶۷۵ ۱۲۷۷	[illegible]	۱۶	ابوحفص عمر ثانی بن ابو یحییٰ ابوبکر متوکل	۷۴۷ ۱۳۴۶	[illegible]	۲۵	ابوعبداللہ محمد بن حسن بن مسعود بن عثمان	۸۹۹ ۱۴۹۳	۳۰
۷	ابواسحاق ابراہیم اول بن یحییٰ اول	۶۷۸ ۱۲۷۹	۵	۱۷	ابوالعباس فضل بن ابو یحییٰ ابوبکر متوکل	۷۵۰ ۱۳۴۹	۳	۲۶	حسن بن محمد بن حسن بن مسعود	۹۳۲ ۱۵۲۵	۴
۸	ابوفارس بن ابراہیم اول	۶۸۳ ۱۲۸۴	[illegible]	۱۸	ابواسحاق ابراہیم مستنصر بن ابوبکر	۷۵۳ ۱۳۵۲	۱۸	۲۷	احمد حمیدہ بن حسن	۹۳۶ ۱۵۲۹	۴۲
۹	ابوحفص عمر اول بن یحییٰ اول	۶۸۳ ۱۲۸۴	۱۱	۱۹	ابوالبقا خالد ثانی بن ابراہیم مستنصر	۷۷۰ ۱۳۶۸	۱	۲۸	محمد بن حسن	۹۷۸ ۱۵۷۰	۳
۱۰	ابوعبداللہ محمد ثانی مستنصر بن یحییٰ ثانی	۶۹۴ ۱۲۹۵	۱۵		لہ (ابوعبیدہ) ۵۲ بن ابوبکر بن یحییٰ ۵۳ بن یحییٰ ثانی ۵۴ بن عبدالرحمن بن زکریا بن محمد اول						

(۱) **عبدالواحد**۔ ابن غانیہ نے جسنے عرصہ سے ملک تونس میں شورش برپا کر رکھی تھی ابومحمد سے شکست کھا کر بھاگ گیا تھا پھر سر اٹھایا اور نواح طرابلس پر حملہ آور ہوا مگر عبدالواحد کے سپہ سالار ابومحمد نے موحدین کی فوج کے ساتھ ۶۰۶ھ میں اسے شکست دیکر اسکی جماعت کو منتشر کر دیا اور وہ زخمی ہو کر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ امیر موحدین کے بادشاہ ناصر نے فوج کو بہت کچھ انعام اکرام بھیجا۔ عبدالواحد ۶۱۸ھ میں فوت ہو گیا۔

(۲) **ابوزید عبدالرحمن**۔ تین ماہ بعد موحدین کے بادشاہ مستنصر نے اسے معزول کر دیا اور اپنے خاندان کے ایک شخص کو تونس کا گورنر بنا کر بھیجا مگر وہ تھوڑے ہی دنوں بعد مرگیا اور پھر تونس کی حکومت بنی حفص کے ہاتھوں میں آگئی۔

(۳) **ابومحمد عبداللہ**۔ گورنر مقرر ہونیکے بعد اپنے ایک بھائی ابوزکریا یحییٰ کو قابس کا اور دوسرے بھائی ابوابراہیم اسحٰق کو الجریدہ کا حاکم بنایا۔ ۶۲۵ھ میں لوگوں نے بغاوت کرکے ابوزکریا یحییٰ سے قابس میں اور ۶۲۳ھ میں قیروان میں بیعت کرلی اور اسی معزول کرکے ابوزکریا یحییٰ نے تمام ملک تونس کا بادشاہ بنالیا اور تونس میں بلالیا۔

(۴) **ابوزکریا یحییٰ**۔ اسکے عہد میں بنی عبدالمومن (موحدین) کی سلطنت تباہی کے کنارہ آلگی تھی اسنے اپنی سلطنت کو بہت وسیع بنایا۔ اہل مغرب نے موحدین کی کمزوری اور بنی حفص کی شوکت و عظمت دیکھ کر ۶۴۰ھ میں ابوزکریا یحییٰ کی اطاعت قبول کرلی ۶۴۰ھ سے تلمسان میں بھی بنی حفص کی حکومت ہو گئی تھی۔ یہاں طوائف الملوکی ہو گئی تھی وہ عیسائیوں نے مسلمانوں کا ناک میں دم کر رکھا تھا مشرقی اندلس کے شہر بلنسیہ اور

قسنطنیہ وغیرہ کے حاکم زیان بن مردنیش نے ابوزکریا سے مدد مانگی اس نے ایک سپہ سالار کے ساتھ مدد بھیجی۔ زیان نے اس سپہ سالار کے ہاتھ پر ابوزکریا کی بیعت کر لی۔ ابوزکریا نہایت جلیل القدر بادشاہ تھا ۶۴۰ھ سے یہ خلیفہ اور امیر المومنین مان لیا گیا تھا۔ ملک مغرب اور سپین تک میں اس کا خطبہ جاری ہو گیا تھا ۶۴۷ھ میں مر گیا۔

(۵) ابوعبداللہ محمد مستنصر۔ اس کے چچا ابراہیم نے بغاوت کی ابوعبداللہ محمد نے اسے قتل کرا دیا ۶۶۸ھ (۱۲۷۰ء) میں لوئس نہم شاہ فرانس نے بعض نصاریٰ بادشاہوں سے مدد لے کر تونس پر حملہ کیا قرطاجنہ میں چھاؤنی ڈالی اور شہر تونس کا محاصرہ کر لیا۔ عرصہ تک لڑائی رہی۔ طرفین کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ آخر اس جنگ میں لوئس نہم تیر کھا کر یا وبا میں مبتلا ہو کر مر گیا اور سلطان نے حملہ آوروں کو کچھ دے کر ٹال دیا۔ مستنصر ۶۷۵ھ میں انتقال کر گیا۔

(۶) ابوزکریا یحییٰ واثق ۶۷۸ھ میں اس کے چچا ابراہیم نے بغاوت کر کے اسے قید کر دیا اور پھر واثق اور اس کے دو بیٹوں فضل اور طیب کو قتل کرا دیا۔ مگر تیسرا بیٹا ابوعصیدہ کسی طرح بچ گیا۔

(۷) ابواسحٰق ابراہیم۔ اپنے بیٹوں کو صوبجات کا امیر بنایا۔ ایک شخص اس دعوے سے کہ وہ فضل بن واثق ہے۔ مدعی سلطنت ہوا بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو گئے اور اس نے بہت سا ملک فتح کر لیا۔ ابواسحٰق اپنے بیٹے ابوفارس عبدالعزیز کے پاس چلا گیا جو بجایہ کا حاکم تھا ابوفارس نے اس جعلی فضل پر چڑھائی کی۔ لڑائی میں عبدالعزیز اور اس کے تین بھائی اور ابواسحٰق ابراہیم سب مارے گئے۔ (۶۸۲ھ)

(۸) ابوفارس عبدالعزیز۔ ابواسحٰق نے جعلی فضل سے بھاگ کر قطع خلافت کر کے اپنے بیٹے عبدالعزیز کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ مگر عبدالعزیز ۶۸۲ھ میں فضل سے لڑتا ہوا مارا گیا۔

(۹) ابوحفص عمر اول۔ ارکان سلطنت نے جعلی فضل کی بیعت توڑ کر اس کی بیعت کر لی اور جعلی فضل کو ۶۸۳ھ میں قتل کر ڈالا۔ یہ فضل اصل میں بنی حفص سے نہ تھا۔ بلکہ مسیلہ کا ایک خیاط تھا اور احمد بن مرزوق اس کا نام تھا مگر شکل میں مقتول فضل سے مشابہ تھا گرفتاری کے بعد اس نے اپنی مکاری کا اعتراف کر دیا تھا۔ ابوحفص عمر امیر المومنین مستنصر باللہ دوم کے لقب سے تخت پر بیٹھا۔ تو طرابلس اور تلمسان وغیرہ سے بھی اس کی بیعت کے معاہدے آ گئے ۶۸۸ھ میں صقلیہ کے فرنگیوں نے جزیرہ جربہ پر قبضہ کر لیا (مگر ۷۳۸ھ میں مسلمانوں نے ان کو اس جزیرہ سے نکال دیا) اس وقت بنی حفص کی بحری قوت اندرونی خانہ جنگیوں نے کمزور کر دی تھی۔ ابوحفص عمر بڑی شان و شوکت سے حکمرانی کر کے ۶۹۴ھ میں مر گیا۔

(۱۰) ابوعصیدہ ابوعبداللہ محمد مستنصر ثالث کے لقب سے خلیفہ ہوا ۷۰۹ھ میں لاولد فوت ہو گیا۔

(۱۱) ابویحییٰ ابوبکر۔ آٹھ دن حکومت کرنے پایا تھا کہ بجایہ کے حاکم ابوالبقاء خالد نے تونس فتح کر کے اسے قتل کرا دیا اور خود بادشاہ بن گیا

(۱۲) ابوالبقاء خالد۔ اس وقت بنی حفص کا ایک شاہزادہ ابویحییٰ زکریا لحیانی مصر میں تھا وہ سلطان قلاوون مصری کا لشکر لے کر افریقیہ پر حملہ آور ہوا اور ۷۱۱ھ میں طرابلس فتح کرتا ہوا تونس پر قابض ہو گیا۔ خالد کو قید کر دیا۔

(۱۳) ابویحییٰ زکریا۔ اس پر خاندان کے بھائی ابویحییٰ ابوبکر نے خروج کیا وہ اپنے بیٹے ابوضربہ کو خلیفہ بنا کر اسکندریہ چلا گیا (۷۱۷ھ)

(۱۴) ابوضربہ محمد ثالث۔ ابوضربہ نے ابویحییٰ ابوبکر کو شکست دے کر مہدیہ میں اپنے قدم جما لئے۔ طرابلس بھی اسی کے زیر اثر رہا مگر ۷۱۸ھ میں لوگوں نے ابوضربہ کی بیعت توڑ کر ابویحییٰ ابوبکر ہی کو خلیفہ بنا لیا۔

(۱۵) ابویحییٰ ابوبکر ۷۴۷ھ میں ۳۶ سال حکومت کر کے مرگ ناگہانی سے انتقال کر گیا۔

(۱۶) ابوحفص عمر۔ اس کے بڑے بھائی ابوالعباس فضل نے جو جرید کا حاکم اور باپ کا اصلی ولیعہد تھا اس پر چڑھائی کی دونوں میں جنگ ہوئی اس موقعہ پر ۷۴۸ھ میں سلطان ابوالحسن مرینی بادشاہ مغرب نے حملہ کر کے تونس فتح کر لیا اور ابوحفص عمر کو قتل کرا دیا اور ملک تونس کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا مگر لوگ بنی حفص کی حکومت چاہتے تھے انہوں نے ڈھائی برس بعد ۷۵۰ھ میں بغاوت

کرکے ابوالعباس فضل کو تونس کا بادشاہ بنالیا۔

(۱۷) **ابوالعباس فضل** ۷۵۰ھ میں بادشاہ ہوا ۷۵۱ھ میں اس کے بھائی کو طرفداروں نے اسے معزول کرکے ابراہیم منتصر کو خلیفہ بنالیا۔ (۱۸) **ابراہیم منتصر** ۷۵۵ھ میں طرابلس کا حاکم ابن ثابت خود مختار ہوگیا تھا فرنگیوں نے موقع پاکر ۷۵۵ھ میں طرابلس فتح کرلیا۔ مگر قابس کے حاکم ابوالعباس نے پچاس ہزار اشرفی دیکر فرنگیوں سے طرابلس خالی کرالیا۔ اور وہ بہت سا مال غنیمت لیکر مراجعت کرگئے مہدیہ کے امیر ابوزکریا یحییٰ نے سرکشی کرکے سلطان ابوعنان مرینی کی اطاعت اختیار کرلی مگر پھر ابراہیم کا مطیع ہوگیا۔ ۷۶۰ھ میں ابراہیم نے بجایہ کو فتح کرلیا ۷۶۱ھ میں جزیرہ جربہ اہل فرنگ سے واپس لے لیا۔ ابراہیم اور ابوالعباس حرینی میں برابر لڑائیاں ہوتی رہیں اور ابراہیم ان لڑائیوں کے اثناء میں ۷۷۰ھ میں فوت ہوگیا۔

(۱۹) **ابوالبقاء خالد**۔ یہ کمسن لڑکا تھا سلطنت میں بدانتظامی پھیل گئی موقع پاکر ابوالعباس احمد بن محمد بھتیجا ابوالعباس فضل کا بھتیجا تھا ۷۷۲ھ میں تونس فتح کرکے خالد کو پکڑ کر قسطنطنیہ کی طرف روانہ کردیا مگر راستہ میں طوفان آیا اور اس کا جہاز ڈوب گیا۔

(۲۰) **ابوالعباس احمد**۔ سوسہ اور مہدیہ کو زیر کیا۔ طرابلس اور جربہ کو باغیوں سے واپس لے لیا جنوہ کے عیسائیوں نے ۷۹۲ھ میں اچانک ایک جنگی بیڑا لاکر شہر مہدیہ کا نہایت مضبوطی سے محاصرہ کرلیا۔ مگر سلطان نے نہایت شدید جنگ کے بعد ان کو شکست دے کر بھگا دیا۔ ابوالعباس احمد ۷۹۶ھ میں بعارضہ نقرس انتقال کرگیا۔

(۲۱) **ابوفارس عبدالعزیز**۔ اس نے اپنے بھائیوں کو صوبجات کا حاکم بنایا۔ نہایت شان و شوکت سے سلطنت کی ۸۳۷ھ میں مرگیا۔

(۲۲) **ابوعبداللہ محمد**۔ یہ ایک سال ۲ ماہ حکومت کرکے ۸۳۹ھ میں مرگیا۔

(۲۳) **ابوعمرو عثمان**۔ ۵۴ سال عظمت و شان سے سلطنت کرکے ۸۹۳ھ میں مرگیا۔

(۲۴) **ابوزکریا یحییٰ**۔ اسکے چچازاد بھائی عبدالمومن بن ابراہیم نے تخت کا دعویٰ کیا جنگ ہوئی عبدالمومن مارا گیا ملک میں ابتری پھیل گئی مختلف صوبوں کے حاکم خود مختار بن بیٹھے۔ ابوزکریا کے پاس صرف تونس اور مضافات اور ساحلی علاقہ رہ گیا ۸۹۹ھ میں مرگیا۔

(۲۵) **ابوعبداللہ محمد**۔ اسکے زمانہ میں سلطنت کا حال اور بھی ابتر ہوگیا تونس اور مضافات کے درمیانی علاقہ پر قانع رہا ۹۳۲ھ میں مرگیا۔

(۲۶) **حسن**۔ ظالم و ستم پیشہ بادشاہ تھا اپنے بہت سے بھائیوں کو بلاوجہ قتل کرادیا مملکت کے بہت سے حصے اس کے قبضہ سے نکل گئے عرب قبائل نے اکثر حصوں پر قبضہ کرلیا۔ جب ملک کی یہ حالت تھی سلیمان بادشاہ قسطنطنیہ کے نائب الجزائر خیرالدین باربروسہ نے تونس فتح کرلیا (۹۴۱ھ) حسن تنہا سپین بھاگ گیا۔ خیرالدین نے تونس پر سلطان حسن کے بیٹے احمد حمیدہ کو گورنر بنا دیا۔

(۲۷) **احمد حمیدہ**۔ ۹۴۱ھ میں حسن نے سپین کے عیسائی بادشاہ کی مدد سے تونس پر حملہ کیا۔ خیرالدین کو شکست دیکر بھگا دیا اور تونس میں داخل ہوکر قتل عام مچادیا اور تمام شہر فرنگی سپاہ نے لوٹ لیا اس کے بعد سلطان حسن باغی علاقوں کو مغلوب کرنے چلا اس کی غیر حاضری میں احمد حمیدہ نے پھر تونس پر قبضہ کرلیا۔ سلطان حسن دوبارہ سپین جاکر کمک لایا مگر احمد حمیدہ نے شکست دی اور باپ کو گرفتار کرلیا اور اس کی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور بہت دلیری اور شان و شوکت سے حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ ۹۷۷ھ میں علی پاشا نے جو ترکمان عثمانی سپاہ نے ملک تونس اس سے چھین لیا۔ احمد حمیدہ اسی سال سپین کے بادشاہ سے مدد لیکر آیا اور ترکوں کو نکال دیا۔ پھر سپین کے جرنیل سے کسی شرط پر اس کا جھگڑا ہوگیا اس نے احمد کی جگہ اس کے بھائی محمد کو حکمران بناکر وہ شرط منظور کرالی اور احمد بھاگ کر پلرم چلا آیا اور وہیں مرگیا۔ (۲۸) **محمد**۔ اس نے اہل فرنگ کو اپنے ملک میں داخل کرکے اپنا شریک بنالیا۔ جنہوں نے لوٹ مار پھیلا دی جس سے بدامنی پھیل گئی اور رعایا بھاگنے لگی۔ فرنگیوں نے جامع مسجد کے نادر کتب خانہ کو بھی بالکل برباد کردیا اور مدارس کھود کر خاک کے برابر کردیئے۔ امیر محمد برائے نام بادشاہ تھا۔ انتظام حکومت سب فرنگی جرنیل کے ہاتھ میں تھا۔ یہ خبر سنکر قسطنطنیہ کے بادشاہ سلیم خان اول نے امیر البحر سنان پاشا کو بھیجکر ۹۸۱ھ میں تونس کی حکومت فرنگیوں کے ہاتھ سے چھین لی اور محمد

بن حسن کو گرفتار کر لیا۔ اس طرح بنو حفص کی سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔

ابتدا میں بنی حفص کا عہد حکومت نہایت شاندار تھا اور افریقہ اور یورپ میں اسلامی مقبوضات بہت دور تک بڑھ گئے تھے۔ اندلس میں بھی اُن کا خطبہ جاری ہوگیا تھا۔ ایسے معزز اور عالی رتبہ ہوگئے تھے کہ خلافت کا القاب اختیار کر لیا تھا۔ بندوق کی ایجاد انکے آخر عہد میں ہوئی۔ انکی فوجیں موحدین کہلاتی تھیں کیونکہ وہ محمد بن تومرت کے تبع تھے حفصی سلاطین کے پہلے طبقہ کی حکومت تلمسان سے طرابلس تک ممتد تھی اور بنی عبد المؤمن کی خاتمہ پر انہوں نے خلفاء کا القب اختیار کیا۔ اندلس اور مکہ معظمہ تک سے انکی بیعت کے عریضے آئے کیونکہ اسوقت سرزمین مشرق میں کوئی اسلامی خلیفہ نہ تھا۔ جب تک بنی حفص میں اتفاق قائم رہا بنے رہے اور ترقی کرتے رہے۔ باہمی رشک و حسد اور نفاق پیدا ہوتے ہی انحطاط شروع ہوگیا یہانتک کہ آخر انکی حکومت کا بیڑا غرق ہوگیا۔

۹۸۲ھ سے ۱۱۱۷ھ تک (۶) تونس پر عثمانی قبضہ دایات اور بایات کی حکومتیں مدت ۱۳۵ سال

سنان پاشا تونس فتح کرنے اور انتظام حکومت درست کرنیکے بعد حیدر پاشا کو تونس کا گورنر بنا کر اور اسکے ماتحت چار ہزار ینگچری فوج چھوڑ کر سنہ ۹۸۲ھ میں قسطنطنیہ واپس چلا گیا۔ اس فوج میں سو سپاہیوں کا سردار یوزباشی (کپتان) اور ہر پانچ یوزباشیوں پر ایک باشی (لفٹنٹ) مقرر کیا تھا۔ سنان پاشا کے جانیکے بعد سولہ سال تک تونس میں خوب امن و سکون رہا اور اس عرصہ میں حیدر پاشا نے بہت سے جہاز اور قلعے بنوا کر ملک کو بہت مضبوط کر لیا مگر اسکے ماتحت بکباشی سپاہ و رعایا پر بڑا ظلم کرتے تھے اسلئے ۹۹۹ھ میں جبکہ ان بکباشیوں کا دربار لگا ہوا تھا سپاہ و رعایا نے حملہ کر کے ان سب کو قتل کر ڈالا۔ اور تمام باقی فوجی افسر جو دائی کہلاتے تھے اور جو ملک کے مختلف حصے پا کر خود مختار بن بیٹھے ملک میں بالکل بدامنی پھیل گئی یہانتک کہ ۱۰۰۷ھ میں عثمان دائی سب کو مغلوب کر کے خود مختار فرمانروا بن بیٹھا اور ۱۰۱۹ھ تک نہایت خوش تدبیری و اطمینان سے حکومت کرتا رہا۔ ینگچری افسروں کو شکنجہ میں کھا اور امن قائم کر دیا۔ اسنے بہت سے جہاز تیار کر کے سمندر میں لوٹ مار کا سلسلہ بھی قائم کر دیا۔ ۱۰۱۳ھ میں سلطان احمد خان اول بادشاہ قسطنطنیہ نے قبودان مصطفیٰ پاشا کے ماتحت ایک جنگی بیڑا تونس پر روانہ کیا۔ عثمان دائی نے استقبال کیا اور نہایت تپاک سے پیش آیا اور صرف معمولی شرطوں پر عثمانی سلطنت عثمانیہ کی بزرگی تسلیم کر لی۔ عثمان ۱۰۱۹ھ میں مرگیا۔ ۱۷ دائیوں نے ۱۰۸۸ھ تک حکومت کی۔ اُن کے نام یہ ہیں۔

نمبر شمار	نام دائی	جلوس سنہ	مدت حکومت	نمبر	نام دائی	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام دائی	جلوس سنہ	مدت
۱	عثمان دائی	۱۰۰۷	۱۲	۷	حاجی مصطفیٰ قرہ کوز	۱۰۷۵	۶	۱۳	حاجی مامی	۱۰۸۵	۳
۲	یوسف	۱۰۱۹	۲۸	۸	علی محمد حاجی	۱۰۸۱	ماہ چند	۱۴	حاجی محمد بچارہ	۱۰۸۸	روز چند
۳	مراد	۱۰۴۸	۱۳	۹	حاجی شعبان خواجہ	۱۰۸۱	۲	۱۵	حاجی مامی (دوبارہ)	″	″
۴	احمد خوجہ	۱۰۵۰	۳	۱۰	حاجی محمد منتشا	۱۰۸۳	۱	۱۶	اوزون احمد	″	آن
۵	حاجی محمد لاظ	۱۰۵۳	۱۰	۱۱	حاجی علی لاظ	۱۰۸۴	ماہ چند	۱۷	محمد طباق	″	روز چند
۶	حاجی مصطفیٰ لاظ	۱۰۶۳	۱۲	۱۲	محمد آغا	۱۰۸۵	″				

دولت عثمانیہ نے تونس کو فتح کر لیا تو باقی ملک فوجی افسروں کے مابین تقسیم ہوگیا تھا ان میں سب سے بڑے رتبہ کا افسر فوج کی کمان پیدا کرتا تھا عرب بادیہ نشین قبائل نہایت پرشوکت تھے اور وہ کوہستانی علاقوں پر قابض تھے۔ سپاہی بھی ایسے تھے جو بیش آتا تھا وہ کسی سے دبتے نہ تھے۔ الجزائر کا ایک باشندہ رمضان نام تونس میں آرہا تھا وہ نہایت خوش تدبیر، دور اندیش، کاردان اور منتظم تھا۔ غلاموں کی جماعت بڑھا کر اسنے اپنی قوت زبردست کر لی تھی۔ اسکے غلاموں میں سے مراد نامی ایک نہایت مدبر اور عالی حوصلہ تھا۔ وہ اپنے آقا کے سامنے ہی اسکا جانشین اور نائب بن چکا تھا جب سیدی رمضان فوت ہوگیا تو اسنے مزید ترقی کر کے بلا شرکت غیرے تونس میں اپنی حکومت جمالی اور ۱۰۴۲ھ میں باب عالی سے اسکے نام فرمان حکومت تونس بھیجا گیا۔ اسوقت

سے دائی بھی بائی کے محکوم ہو گئے ؛ مراد بائی ۱۱۲۰ھ میں مرگیا تو اسکا بیٹا محمد بائی مسند نشین ہوا۔ اس نے مفسد عربوں کو محکوم کرکے ۱۱۲۵ھ میں حامہ فتح کر لیا۔ حامہ کی فتح سے دوسرے سرکشوں کے جی چھوٹ گئے اور انہوں نے امان طلب کر لی۔ روم و مصر کے فرمانرواؤں نے اسکو تحائف بھیجے۔ علم و کمال کی قدردانی کے سبب ہزاروں علماء اور شعراء اسکے دربار میں جمع ہو گئے ۱۱۴۵ھ میں مرگیا۔ اور اسکا بیٹا محمد بائی جو نہایت لائق اور خوش اخلاق تھا مسند پر بیٹھا۔ شعبان دائی نے اسے معزول کرا کر اپنی حکومت قائم کر لی تھی مگر ۱۱۵۵ھ میں اسنے اپنا منصب پھر حاصل کر لیا اور ۱۱۶۰ھ میں مرگیا۔ اسکے بعد اسکے دونوں بیٹے عبداللہ محمد (بڑا) اور ابوالحسن علی (چھوٹا) دونو ملکر حکومت کرنے لگے مگر بعد میں دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ لڑائی ہوئی عبداللہ محمد مارا گیا اور ۱۱۹۰ھ میں ابوالحسن علی ملک پر قابض ہو کر عدل انصاف سے حکومت کرنے لگا۔ اسی کے زمانہ میں ۱۱۰۲ھ میں دائیوں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اسکے عہد میں بحری قزاقوں نے فرانسیسی جہازوں پر شدید حملے کئے۔ اس سبب سے حکومت فرانس نے ۱۰۹۸ھ ۱۶۸۶ء میں زبردست جنگی بیڑا بھیجکر علی بائی کو اس عہد پر مجبور کیا کہ وہ آئندہ قزاقوں کو روکے رہیگا۔ ۱۱۱۷ھ میں علی بائی نے الجزائر پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور پکڑا گیا۔ اسپر تونس کے باشندوں نے آسکے بیٹے حسین بائی سے بیعت کر لی جو موجودہ دولت حسینیہ کا بانی ہوا۔ جس میں اب تک مندرجہ ذیل ۱۳ بادشاہ ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بانی	جلوس سنہ	مدت	نمبر شمار	نام بانی	جلوس سنہ	مدت	نمبر شمار	نام بانی	جلوس سنہ	مدت
۱	حسین بن علی	۱۱۱۷	۳۱	۶	عثمان بن علی	۱۲۲۹	۱	۱۰	مشیر احمد بن مصطفیٰ	۱۲۵۳	۱۸
۲	علی بن محمد بن مراد	۱۱۴۸	۲۱	۷	محمود	۱۲۳۰	۹	۱۱	مشیر محمد بن مشیر احمد	۱۲۷۱	۵
۳	محمد رشید عمزاد علی بن محمد	۱۱۶۹	۳	۸	حسین بن محمود	۱۲۳۹	۱۲	۱۲	مشیر محمد صادق برادر مشیر محمد	۱۲۷۶	۲۳
۴	علی دوم برادر محمد رشید	۱۱۷۲	۲۲	۹	مصطفیٰ بن محمود	۱۲۵۱	۲	۱۳	علی بن محمد صادق	۱۲۹۹ ۱۸۸۲	تاحال
۵	محمود بن علی دوم	۱۱۹۴	۳۳								

(۱) حسین بن علی۔ دولت علیہ کی نسلی اور اسکی اولاد کی موروثی طور پر گورنری تسلیم کر لی۔ یہ خاندان آزادانہ حکومت کرتا رہا صرف بادشاہ قسطنطنیہ کی عظمت کو مانتا رہا۔ اسکے چچا کے بیٹے علی بن محمد نے ۱۱۴۸ھ میں الجزائر والوں سے مدد لیکر اسے شکست دی اور قیروان کی طرف بھگا دیا۔ اور خود حاکم بنگیا۔

(۲) علی بن محمد۔ الجزائر کی فوجوں کو واپس کر دیا۔ حسین بن علی سے ۱۱۵۳ھ تک لڑتا رہا یہانتک کہ حسین قتل ہو گیا۔ علی بڑا علم دوست اور عمارت کا شائق تھا۔ اس نے بہت سے مدرسے جاری کئے۔ اور انکے مصارف کیلئے جائیدادیں وقف کیں قلعوں اور شہر کے مقاموں کو مستحکم کیا۔ ۱۱۶۹ھ میں اسکے چچا زاد بھائیوں نے حسین پاشا الجزائر کے بائی سے مدد لیکر اسپر حملہ کیا اور شکست دیکر علی بائی کو قتل کر دیا اور محمد رشید علی کے چچا زاد بھائیوں میں سے تھا تونس کے تخت پر قابض ہو گیا۔

(۳) محمد رشید۔ نیک دل اور خوش اخلاق تھا اس کا عہد امن و اطمینان سے گزرا علوم کی گرم بازاری رہی ۱۱۷۲ھ میں مرگیا۔

(۴) علی دوم۔ نہایت علم دوست تھا ۱۱۸۵ھ میں اسکے چچا زاد بھائی اسماعیل نے شورش برپا کر دی اس نے نہایت دلیری سے فتنہ کو فرو کر دیا۔ اسی سال فرانس سے جھگڑا ہو گیا اور دولت علیہ کے پیچ میں پڑنے کے ساتھ صورت جنگ ہونے تک جزیرہ قورسقہ جو تونس کے قبضہ میں تھا فرانس کو دلا دیا۔ علی ۱۱۹۷ھ میں مرگیا۔

(۵) محمود۔ ذی علم۔ مدبر۔ دور اندیش اور باہمت شخص تھا۔ توپوں کی ساخت و بارود سازی کا کارخانہ کھولا اور اعلیٰ درجہ کے سپاہی بنائے ۱۲۲۲ھ میں اسنے الجزائر کی ماتحتی سے نکلنے کی لئے الجزائر پر حملہ کیا اور تونس کو آزاد کرا لیا ۱۲۲۹ھ میں مرگیا۔

(۶) عثمان۔ اسکے بھائی محمود کی ناراض ہو کر ۱۲۳۰ھ میں اسے اور اسکے دو بیٹوں کو قتل کر ڈالا۔

(۷) محمود۔ بڑا دلیر اور خوش اخلاق تھا۔ چونکہ نہایت بوڑھا اور سن رسیدہ تھا انتظام حکومت اپنے بیٹے حسین کے سپرد کیا۔ نوجوان

حسین کی بے اعتدالیوں سے ۱۲۳۶ھ میں ترک سپاہ نے بغاوت کی مگر یہ بغاوت اسنے جلد فرد کردی الجزائر سے بھی لڑائی ہوئی دولت علیہ نے صلح کرادی۔ محمود ۱۲۳۹ھ میں انتقال کر گیا اس نے جنگ یونان میں ترکی کو ۹ جنگی جہازوں سے مدد دی تھی۔

(۸) حسین۔ اس کے ابتدائی عہد میں فرانس نے الجزائر پر پورے طور سے قبضہ کر لیا (فرانس کے دباؤ میں اس نے دولت علیہ کی سردار اور سپاہ کو الجزائر کی مدد پر جانیکا اپنے ملک سے راستہ نہ دیا جس سے الجزائر دولت علیہ کے ہاتھ سے نکل گیا) اور اس کے بعد فرانس نے حسین کو بعض شرائط پر مجبور کر کے تونس کی پولیٹکل حالت میں دست اندازی حاصل کر لی اسنے فوج میں اضافہ کیا۔ نہایت مدبر دلیر اور بارعب آدمی تھا۔ محرم ۱۲۵۱ھ میں انتقال کر گیا۔

(۹) مصطفےٰ۔ دولت علیہ نے اسکے واسطے امیر الامراء کا نشان اور مرصع تلوار ارسال کی یہ ۱۲۵۳ھ میں فوت ہوگیا۔

(۱۰) مشیر احمد۔ ۱۲۵۵ھ میں سلطان محمود خان نے اس کے لئے خلعت اور مشیر کا رتبہ مع ایک نادر نشان کے ارسال کیا فوج میں اضافہ اور قلعوں کو مضبوط کیا اس کو خود سری کی کمال آرزو تھی۔ پیرس جا کر شاہ فرانس سے مشورہ لیا اس نے بحری سمت سے مدد دینے کا اقرار کیا دولت علیہ کو خبر ہوئی تو ۱۲۶۳ھ میں سفیر بھیجکر مشیر احمد کا اطمینان کر دیا کہ تم ہر طرح مطمئن رہو دولت علیہ تم سے کسیطرح کا تعرض نہیں کرے گی۔ مشیر احمد نے بھی اطاعت گزاری کا پورا پورا اظہار کیا اور ۱۲۶۹ھ میں جنگ کریمیہ کے موقع پر اس نے دولت علیہ کو ۱۴ ہزار سپاہ اور ایک جنگی بیڑے سے مدد دی۔ مشیر احمد نہایت فیاض اور علم دوست تھا۔ ۱۲۷۱ھ میں مر گیا۔

(۱۱) مشیر محمد۔ جنگ کریمیہ کی مدد پر چار ہزار سپاہ بہت سامان اور رسد ارسال کی میونسپل کمیٹی قائم کی۔ ۱۲۷۶ھ میں مر گیا۔

(۱۲) مشیر محمد صادق۔ اس نے تونس کو بجائے صوبہ تونس کے سلطنت تونس اور اپنے کو بجائے بائی (صوبہ دار) کے شاہ تونس لکھنا شروع کیا اور اس قانون کی نقلیں تمام سلطنتوں میں روانہ کر دیں اور اپنے ماتحت عہدہ داروں کو وزیر کے لقب سے ملقب کیا نئے نئے نشان اور تمغے بنوائے جدید انتظام کو رواج دینے کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہوئی تو اہل ملک پر ٹیکس بڑھایا گیا اس وجہ سے شورش برپا ہوئی۔ باغیوں نے علی بن غذا نامی ایک شخص کو اپنا سردار بنایا جس نے بائی کا لقب اختیار کیا مگر وہ لڑائی میں پکڑا گیا اور وہ قید ہی میں مر گیا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ اس قانون کا نفاذ کرنا چاہا مگر امراء کی جانب سے خوف ہونیکے باعث اس نے بعض کو قید اور بعض کو قتل کرا دیا جس سے ملک میں ہلچل مچ گئی۔ ملک کی مالی حالت بگڑ گئی ناچار ۱۲۸۸ھ میں وزیر خیر الدین پاشا کو آستانہ علیہ میں بھیجکر ارتباط بڑھایا تاکہ مملکت تونس کو دولت علیہ کے ماتحت مگر آزاد حکومتوں میں شامل کر لیا جائے۔ دولت علیہ نے جدید فرمان مع تلوار مرصع اور نشان مجیدی کے خیر الدین کی معرفت ارسال کیا۔ رعایا میں بائی کیطرف سے جو بدگمانی پھیل گئی تھی وہ دور ہوگئی تمام دول یورپ نے اس فرمان کو باضابطہ طور سے تسلیم کر لیا مگر فرانس نے جو خود تونس پر دانت رکھتا تھا تسلیم نہیں کیا اس فرمان میں دولت علیہ نے لکھا تھا کہ تمہاری اطاعتگزاری پسند خاطر سلطانی ہے دولت علیہ صرف رعایا کی خوشحالی اور اپنے شرعی حقوق کی بجا آوری چاہتی ہے اس لئے سلطنت تونس کو خود مختار حکومت کے طور پر اسکے قدیم حدود کے ساتھ وراثتاً تمہارے اور تمہاری اولاد کے تحت میں دیا جاتا ہے سالانہ ہدیہ بھی معاف ہوتا ہے اور تم کو اجازت ہے کہ اپنی ماتحت ملکی اور جنگی حکام خود ہی مقرر اور برطرف کرو اور دول غیر سے حسب ضرورت تعلقات قائم کرتے رہو صرف سیاسی معاملات میں ہمارے حق افسری کا پاس رکھنا تم پر فرض رہیگا یعنی جنگ و صلح اور تغیر حدود میں ہمارے احکام اور مرضی کا پابند رہنا پڑیگا خطبہ اور سکہ ہمارے نام کا جاری رکھو کسی سے ہمیں جنگ پیش آئے تو حسب معمول کمک اور اعانت کرو اور ملک میں شرع شریف کے مطابق انتظام اور عادلانہ قوانین نافذ کرتے رہو۔ ۱۲۹۰ھ میں خیر الدین پاشا وزیر اعظم بنایا گیا ۱۲۹۴ھ کی جنگ قرم اور روس میں تونس نے سلطان کو بڑی رقم زر نقد بھیجی بعد میں خیر الدین سے بائی ناراض ہو گیا اور وہ قسطنطنیہ جا کر صدر اعظم کے عہدہ پر مامور ہو گیا ۱۲۹۵ھ میں مصطفےٰ بن اسمٰعیل تونس کا وزیر بنایا گیا یہ بڑا بدتدبیر تھا اس نے غدارانہ طریق پر فرانس والوں کو دخیل بنانا شروع کیا اور خود تونس کا بادشاہ بننے کی فکر میں پڑ گیا چنانچہ اس نے فرانسیسی قونسل سے وعدہ لیا کہ اگر مجھے بائی بنا دیا جائیگا تو وہ تونس کو فرانس کی حمایت میں دیدے گا۔

اس نے قونسل کی سازش سے وہ کارروائیاں آغاز کیں جو فرانس کے تونس پر قابض ہوجانیکے بارے میں مفید تھیں۔ بہت سی تدبیروں میں ناکامیاب رہنے کے بعد اس نے یہ ترکیب کی کہ الجزائر اور تونس کے سرحدی قبائل میں جنگ کرادی۔ پھر کیا تھا فرانسیسی سپاہ جدید تونس میں بغاوت کی آگ پھیلانے کے بہانہ گھس آئی اور آخر یہ ہوا کہ ۱۸۸۱ء میں فرانس نے تونس کو اپنی حمایت میں لے لیا اور اور تونس کے فارن تعلقات فرانس کے فارن آفس سے منضم ہوگئے اور فرانس تونس کو ہر آفت سے محفوظ رکھنے کا ذمہ دار ہوگیا اور جب دول یورپ نے اس امر کے خلاف قوانین ہونے کا اعتراض کیا تو فرانس نے ۹ مئی ۱۸۸۱ء کو ایک اعلان میں شائع کردیا کہ ولایت تونس قدیم زمانہ سے آزاد سلطنت چلی آتی ہے اس کے قوانین میں کہیں سلطانی حقوق کا ذکر نہیں ہے۔ اپنے کو سلطنت تونس کہتی چلی آتی ہے اس پر خود سلطان تک نے اعتراض نہیں کیا اور نہ کسی دولت فرنگ نے اس اعلان پر جب سلطان نے دول یورپ سے اپیل کیا تو فرانس نے جواب دیا کہ جب تونس نے اپنی مستقل سلطنت قرار دیکر خود اپنا قانون بنا لیا تو باب عالی اس سے جواب طلب کرنے میں کیوں ساکت رہا۔ دولت عثمانیہ اپنی کمزوری کی وجہ سے فرانس سے دب گئی اور اس طرح تونس کو ہاتھ سے کھو بیٹھی دول فرنگ نے سکوت اختیار کرلیا محمد صادق اس افتاد کے ایک ہی سال بعد ۲۸ اکتوبر ۱۸۸۲ء کو مرگیا اور اس کی جگہ اس کا بھائی علی مسند حکومت پر بٹھایا گیا۔

(۱۸۸۲) علی۔ فرانسیسی عہدہ داروں کی مدد سے ملکی اصلاح اور انتظام پر کمر باندھی تونس کو ریلوے کے ذریعہ الجزائر سے ملا دیا گیا۔ تار برقی کا سلسلہ قائم ہوا۔ تجارت کا دائرہ وسیع کیا گیا اہل فرانس نے ملکی انتظام تونس اور الجزائر کا یکساں کردیا۔ فرانس کا ایک وزیر بائی کے پاس بطور ریزیڈنٹ کے رہتا ہے جو دونوں حکومتوں کے فوائد کا نگران ہے۔

فصل چہارم۔ تاریخ طرابلس

مسلمانوں نے اسی ملک کو رومانیوں سے (جنکو یونانی بھی لکھا جاتا ہے) فتح کیا جسکی کیفیت تاریخ مراکش میں بیان ہوچکی ہے معاویہ کے زمانہ سے یہ علاقہ قیروان کے گورنر کے ماتحت رہا۔ ۱۳۲ھ/۷۵۰ء میں بنی عباس نے بنی اُمیہ سے سلطنت چھینی تو مصر اور ممالک بربر میں بھی عباسیوں کی حکومت ہوگئی پس طرابلس عباسیوں کے گورنران مصر کے ماتحت رہا اس کے بعد مصر کی حکومت کے ساتھ طرابلس کی حکومت بھی منتقل ہوتی رہی۔ چنانچہ ۲۵۴ھ/۸۶۸ء سے ۲۹۲ھ/۹۰۵ء تک بنی طولون مصر میں حکمران رہے تو طرابلس کا مشرقی حصہ بنی طولون کے اور مغربی حصہ تونس کے بنی اغلب کے قبضہ میں رہا۔ جب دوبارہ عباسیوں کا تسلط ۲۹۲ھ/۹۰۵ء سے ۳۲۳ھ/۹۳۵ء تک مصر پر ہوا تو طرابلس بھی ان کے قبضہ میں آگیا مگر ۳۰۰ھ/۹۱۲ء کے قریب قیروان کے بنی فاطمہ نے برقہ اور طرابلس فتح کرلیا پھر جب فاطمی خلیفہ مصر فتح کرنے کے بعد یوسف بلکین بن زیری کو افریقیہ میں اپنا وائسرائے بنا کر قاہرہ میں آ رہا تو طرابلس بھی بنی زیری کے ماتحت کردیا گیا بنی فاطمہ اور بنی زیری کی قوت جب کمزور ہوگئی تو ۵۴۱ھ/۱۱۴۶ء میں صقلیہ کے نارمن عیسائی بادشاہ راجر نے طرابلس چھین لیا اور یحییٰ بن مطروح کو اپنی طرف سے گورنر بنایا اور ابوالحجاج یوسف کو قاضی مقرر کیا۔ راجر سے ۵۵۳ھ/۱۱۵۸ء میں مراکش کے موحدین نے طرابلس کی حکومت چھین لی اور اسی سال اسے تونس سے بھی نکال دیا جس پر وہ قابض ہوگیا تھا۔ موحدین سے ۵۶۸ھ/۱۱۷۲ء میں صلاح الدین ایوبی کے غلام قراقوش نے طرابلس چھین لیا اور طرابلس کے بعض حصوں میں جو نارمن عیسائی تھے ان کو نکال دیا مگر ۶۰۱ھ میں موحدین نے تونس قراقوش سے چھینکر بنی حفص کے حوالہ کردیا۔ ۹۱۶ھ/۱۵۱۰ء میں سپین والوں نے بنی حفص کے قبضہ سے طرابلس نکال لیا اور ۹۲۹ھ/۱۵۲۲ء میں نالوی (زہیلن) کے باشندوں کو اور جزیرہ روڈس کے نائٹس آف سینٹ جون نے روڈس سے آکر اہل طرابلس سے ملکر سپین والوں کو نکال دیا اور خود ملک پر قابض ہوگئے یہ حالت دیکھکر اہل طرابلس نے قسطنطنیہ اپنا وفد بھیجکر ۹۵۸ھ/۱۵۵۱ء میں سلطان سلیمان دوم سے مدد مانگی سلطان نے جنگی بیڑا اور فوج بھیج کر اس ملک کو فتح کرلیا اور طرابلس کو سلطنت عثمانیہ کا ایک صوبہ بنا لیا۔ اور طرغد پاشا اس ملک کا گورنر اول مقرر ہوا چونکہ اس وقت سلطنت عثمانیہ کے انتظام حکومت کا دستور یہ تھا کہ ہر ایک صوبہ دار اپنے ماتحت ملک کا خود مختار حکمران کردیا جاتا تھا اور انہیں صرف ایک سالانہ معمولی خراج ثبوت ماتحتی کیلئے کافی سمجھا جاتا تھا اس واسطے طرغد پاشا خود مختار حکومت کرتا تھا اس نے بحری طاقت بڑھا کر قزاقی کو

ترقی دی اور ایک ینگچری فوج بھرتی کرکے اطراف مملکت کو وسعت دی اور بحر روم میں اُسکی بحری قزاقی نے تمام دنیا کو ہلادیا۔ افریقیہ کے سواحل پر اُس کا ساڑھے سات سو میل تک تسلط تھا۔ افریقیہ کا بیڑا سنہ ۹۱۶ھ میں ساحل طرابلس پر حملہ آور ہوا مگر ناکام پھرا۔ سنہ ۹۲۷ھ میں دولت عثمانیہ نے جزیرہ مالٹہ پر حملہ کیا۔ طرغد پاشا بھی بحکم سلطانی اس میں شریک تھا۔ اسی موقعہ پر ایک جنگ میں مارا گیا۔ طرغد کے بعد ایک اور گورنر مقرر ہوا مگر ایک ہی سال بعد مرگیا۔ بعدہٗ جعفر بیگ گورنر ہوا جسکے عہد میں ینگچری فوج نے شورش کرکے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیلی اور لوٹ مار مچا کر ملک کو تہ و بالا کرنا شروع کیا اور یحییٰ بن یحییٰ سویدی کو جس نے بغاوت کی تھی قتل کرکے اپنے میں سے ایک حاکم سلیمان دائی کو گورنر بنا دیا۔ اسنے طرفداران یحییٰ سویدی پر جو ناجور کے باشندے تھے کمال ظلم کیا۔ سنہ ۹۴۳ھ میں انھوں نے آستانہ علیا میں اُسکی شکایت کی۔ یہاں سے امیر البحر قپودان دو جنگی جہازوں کے ساتھ بھیجا گیا جس نے سلیمان کو جہاز پر بلاکر قتل کردیا اور طرابلس کا ایک گورنر مقرر کردیا۔ جہازوں کے واپس ہوتے ہی ینگچری فوج نے آستانہ کے مقرر کردہ گورنر کو معزول کرکے اپنے گروہ میں سے رمضان بائی کو مقرر کردیا۔ حکومت عثمانیہ کو یہ خبر ہوئی تو محمد پاشا ساقز کو گورنر بنا کر بھیجا۔ وہ آیا تو فساد کے خوف سے اُسنے رمضان کو برقرار رکھا اور دونو ملکر حکومت کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد رمضان نے خود ہی استعفا دیدیا۔ پھر محمد پاشا بھی نہایت عدل و داد سے حکومت کرکے انتقال کرگیا۔ اسکے بعد فوج اور رعایا کی اتفاق رائے سے عثمان بیگ ساقز گورنر بنایا گیا۔ دولت علیہ نے بھی اُسکو فرمان حکومت اور رتبہ پاشا عطا کیا۔ اس نے ۳۴ جنگی کشتیاں تیار کرکے بحری قزاقی شروع کردی اور حرص کی وجہ سے ذاتی دولت بڑھانے کے لئے ملک کی تجارت اپنے ہاتھ میں لیلی۔ اسپر رعایا بگڑ گئی اور سنہ ۹۶۳ھ میں شورش برپا کرکے اُسے قتل کرڈالا۔ اسکے بعد فوج نے عثمان رئیس کو حاکم بنالیا۔ مگر پھر باہم بعض ہوکر قتل کردیا۔ اور ربائی چاولیش کو گورنر بنایا۔ وہ کچھ دنوں حکومت کرکے مرگیا تو مصطفیٰ پہلوان مقرر ہوا۔ مگر تین ہی دن بعد اسے معزول کرکے ابراہیم دائی بن المصری کو مقرر کیا چونکہ وہ اجرائے احکام میں شریعت کا نہایت پابند اور نہایت نیک عمل تھا۔ پھر لوگوں نے نالائق قرار دیکر اُسے سنہ [illegible]ھ میں معزول کردیا۔ اور ابراہیم چلبی کو گورنر بنایا مگر تین ہی دن بعد معزول کرکے مصطفیٰ قپودان کے نام حکومت کا اعلان کردیا۔ وہ کچھ دنوں اچھی طرح خودمختار حکومت کرکے مرگیا اور عثمان دائی والی ہوا۔ یہ بھی دو مہینے بعد مرگیا۔ پھر محمد دائی منتخب اور معزول ہوا اور اباظہ حسن بیگ گورنر بنایا گیا۔ جس نے ایک سال تک اچھی طرح حکومت کی۔ اور پھر ایک فوجی جماعت نے بلا وجہ اُسے معزول کرکے ترزی ابراہیم دائی کو گورنر بنایا۔ مگر اسکے عہد میں دولت علیہ نے خلیل پاشا کو حاکم بنا کر بھیجا تاکہ یہاں کی ابتر حالت کو درست کرے لیکن اُسنے ملک کی ابتر حالت دیکھکر کوئی مداخلت نہیں کی۔ اور ملک میں ضعف ظاہر ہوتا گیا۔ اور سپین نے دائی سے لکھوا لیا کہ سپین کی رعایا اور ملکی باشندوں کے مابین کوئی جھگڑا ہو تو اُسکا فیصلہ سپین کی کونسل کے پاس ہوگا۔ اسپر دولت علیہ نے اپنی کسرشان سمجھکر خلیل پاشا اور ابراہیم دائی دونوں کو معزول کرکے محمد پاشا کو گورنر بنا کر روانہ کیا۔ اُسنے اس معاہدہ کو توڑنا چاہا۔ سپین نے ۱۵ جنگی جہازوں سے طرابلس پر حملہ کردیا۔ محمد پاشا نے اُن کو شکست دی مگر سپین نے ۲۵ جہازوں سے دوبارہ حملہ کرکے محمد پاشا کو یہ معاہدہ تسلیم کرلینے پر مجبور کردیا۔ اسپر محمد پاشا معزول کردیا گیا اور قہوجی عثمان مقرر ہوا۔ اسکی بدمزاجی سے ناراض ہوکر ۳ ماہ بعد اسے معزول کرکے مصطفیٰ دائی گلیبولی کو مقرر کیا گیا۔ یہ بھی سنہ [illegible]ھ میں قتل کردیا گیا۔ اور محمد پاشا معزول کا داماد خلیل بیگ گورنر بنایا گیا جس نے محمد پاشا کو بھی بلوالیا۔ محمد پاشا سنہ [illegible]ھ میں مرگیا۔ خلیل بیگ نے ٹکسال بنوا کر سکے ضرب کرائے۔ نہایت ذی علم علم دوست اور بات کا دھنی تھا۔ اسنے بحری قوت بھی بہت بڑھائی۔ ابراہیم ارکلی نامی ایک مفسد نے ینگچریوں میں رسوخ بڑھا کر خلیل بیگ کو مصر بھاگ جانے پر مجبور کیا اور خود گورنر بنگیا۔ اسنے ۵ سال حکومت کی۔ بعد میں فوج نے اس سے بگڑ کر اسکندریہ جلاوطن کردیا۔ اور ایک شخص حسین محمد نامی نے ینگچری فوج سے ملکر مسجد کے امام اسماعیل خوجہ کو گورنر بنا کر انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا مگر دو مہینے بعد ابو سلیمان محمود نے اُسے معزول کردیا اور خود گورنر بنگیا۔ اور ینگچری امراء کو جلاوطن اور قتل کرنے کے درپے ہوا۔ ان امراء میں احمد بیگ قرہ مانلی بھی تھا۔ اُسکی صرف ۲۵ دن کی حکومت کے بعد سنہ [illegible]ھ میں محمود بیگ کو معزول کردیا اور ینگچری فوج نے اُسے حاکم بنالیا۔ قرہ مانلی کا خاندان سو سال سے زائد طرابلس میں حکمران رہا۔ اسی

خاندان کے بحری کارنامے مشہور ہیں۔ دول یورپ اس کی بحری شوکت سے ڈر کر نذرانے دیا کرتی تھیں اور اس طرح اپنے تجارتی جہازوں کو انکی دست برد سے بچاتی تھیں۔ اس خاندان میں چار بادشاہ ہوئے۔

خاندان قرہ مانلی

(۱۱۲۳ھ سے ۱۲۵۱ھ تک) (مدت ۱۲۸ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس ومدت	کیفیت
۱	احمد بیگ	۱۱۲۳ (۳۵ سال)	اہل ملک کی ایک دیگر فوج بھرتی کر کے علاقہ فزان کو فتح کرلیا اور امیر المومنین کا لقب اختیار کیا۔ جو عرصہ تک اس کی اولاد میں وراثتاً قائم رہا۔ ۱۱۵۸ھ میں مرگیا۔
۲	محمد پاشا بن احمد بیگ	(۹ سال)	دول یورپ نے بحری لوٹ مار سے تنگ آکر نذرانے مقرر کرنے۔ انگلستان سے دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ ۱۱۶۷ھ میں مرگیا۔
۳	علی پاشا بن محمد پاشا	۱۱۶۷ (۴۰ سال)	بحری لوٹ کا دور رہا۔ ۱۲۰۷ھ میں دولت علیہ نے علی پاشا الجزائری کو گورنر بنا کر بھیجا اور علی بن محمد اپنے خاندان کے ساتھ تونس کے حکمران حمودہ کی حمایت میں جا کر رہنے لگا۔
۴	یوسف پاشا بن علی پاشا	۱۲۰۷ (۴۴ سال)	علی پاشا الجزائری ۲ ماہ حکومت کرنے پایا تھا کہ حمودہ نے طرابلس فتح کر کے یوسف بن علی بن محمد کو طرابلس کا بادشاہ بنادیا۔ یا مختصر یہ ۱۲۵۱ھ میں دولت علیہ نے اسکو پاشا تسلیم کرلیا اسکے اجداد یا ذیل میں ... علی پاشا کو حکومت دیدی گویا یوسف نے اپنے بیٹے یوسف کے پوتے محمد بن علی کو حاکم بنالیا اسطرح علی اور محمد دونوں میں جنگ ہوتی رہی یہاں تک کہ ۱۲۵۱ھ میں دولت علیہ نے مصطفیٰ نجیب پاشا کو ... بھیجکر طرابلس پر قبضہ کرلیا۔

اس وقت سے طرابلس کے گورنر دولت علیہ کی طرف سے مقرر ہو کر آیا کرتے تھے مگر ۱۹۱۱ء میں اطالیہ نے طرابلس پر حملہ کیا اور ۲ سال بعد لڑائی کے بعد ۱۹۱۲ء میں طرابلس کے تمام ساحلی علاقہ پر غاصبانہ قبضہ کرلیا۔

باب سوم۔ تاریخ مصر

حدود اربعہ۔ شمال میں بحیرہ روم۔ مشرق میں آبنائے سویس و بحیرہ قلزم۔ جنوب میں نوبیہ۔ مغرب میں طرابلس و صحرائے لیبیا۔
رقبہ مصر ۴ لاکھ مربع میل۔ آبادی مصر ایک کروڑ سوا لاکھ ۸ ہزار۔ دریائے نیل تمام ملک سیراب کرتا ہے علاوہ ازیں ملک حسب ذیل ... منقسم ہے۔

		ملک حصہ	
مصر	مصر زیریں	شرقیہ	سویس۔ اسماعیلیہ۔ پورٹ سعید۔ زقازیق۔ بلبیس۔ منیا۔ القرش۔ فاقوس۔ صالحیہ۔ العریش۔
		دقہلیہ	منزلہ۔ اشمون۔ منصورہ۔ منیتہ غمر۔ سمنود۔ زفتی۔ مطریہ۔ تکوم۔ کبیر۔ منزلہ۔
		غربیہ	دمیاط۔ شربین۔ بلقاس۔ بسندیلون۔ دسوق۔ سمنود۔ شبرقہ۔ الوحیہ۔ طنطا۔ محلۃ الکبیر۔
		بحیرہ	رشید۔ ابوقیر۔ اسکندریہ۔ رمانیہ۔ دمنہور۔ نقتل۔ داریا۔ شبرو۔ سلمون۔
		منوفیہ	شبین۔ منوف۔ اشمون۔ صبیدیہ۔
		قلیوبیہ	قلیوبیہ۔ برشنون۔ شبرا۔ شنتول۔ الخانقاہ۔ مطریہ۔ عباسیہ۔ بولاق۔ قاہرہ۔ فسطاط۔ کنانہ۔
	مصر اعلیٰ و وسطیٰ	جیزہ	جیزہ۔ شبرمنت۔ دہشور۔ الصارم۔ سقارہ۔ حلوان۔ دولاب۔
		فیوم	فیوم
		بنی سویف	بنی سویف۔ دشنوط۔ قیقون۔ مناور۔
		منیا	ملاطیہ۔ بہنسا۔ سملوط۔ منیا۔ ابوجرجا۔ ملاوی۔
		اسیوط	اسیوط۔ ابنوب۔ منفلوط۔ اسیوط۔ طہطا۔
		جرجا	جرجا۔ اخمیم۔
		قنا	قنا۔ قصیر۔ تقیر۔ اسنا۔ ادفو۔ قرشوط۔

[illegible]	[illegible]	اصوان	اصوان۔ الکبشہ۔ دکہ۔ کوروسکو۔ درادی۔
		[illegible]	اسمبول۔ وادی حلفہ۔ سلیمہ۔ دنقلہ جدید۔ دنقلہ قدیم۔ مرادہ۔ سوالکبن۔ بربر۔ ابوحماد۔ قرشندی۔ حلفایہ۔ خرطوم۔ سفار۔ لبقراویہ۔ اُم درمان۔ (علاقہ قردفان میں الحبید اور علاقہ دارفور میں قبہ)۔

نوٹ۔ مصر کے مغرب کے نخلستان الواحات کہلاتے ہیں۔

مصر و شام اسلامی تاریخ میں ایک ہی گورنمنٹ کے ماتحت رہے ہیں۔ شام کو اہل عرب نے ۱۴ھ ۶۳۵ء سے ۱۶ھ ۶۳۸ء تک اور مصر کو ۲۱ھ ۶۴۱ء میں شاہ قسطنطنیہ سے فتح کیا تھا۔ ان ممالک کے فتح ہونے کے بعد ۱۳۲ھ ۷۵۰ء تک خلفائے بنی امیہ کے اور ۲۵۴ھ ۸۶۸ء تک خلفائے عباسیہ کے گورنروں نے ان ممالک پر حکومت کی۔ دونوں خاندانوں کے ۹۸ گورنر حکمران رہے۔ بنی امیہ کے گورنروں کا دارالحکومت مصر میں شہر فسطاط تھا۔ عباسیوں نے فسطاط کے پاس عسکر بسا کر دارالحکومت بنایا لیکن ۲۵۴ھ ۸۶۸ء میں نئے گورنر احمد بن طولون نے مصر و شام میں آزاد حکومت کی بنیاد ڈالی اور فسطاط کے قریب قطائع بسا کر دارالحکومت بنایا اور ۳۷ سال ۲۹۲ھ ۹۰۵ء تک اس کا خاندان حکمران رہا لیکن ۲۹۲ھ ۹۰۵ء میں پھر ان علاقوں کی سلطنت خلفائے عباسیہ کے قبضہ میں آگئی مگر ۳۲۳ھ ۹۳۵ء میں ابوبکر محمد نے حکومت اخشیدیہ کی بنیاد ڈالی اور ۳۵۸ھ ۹۶۹ء میں خلفائے بنی فاطمہ نے جو اول تیونس وغیرہ میں حکمران تھے مصر کو فتح کر لیا اور ۳۸۱ھ ۹۹۱ء میں شام بھی فتح کر لیا۔ انکے وقت سے قاہرہ بسایا جا کر مصر کا دارالحکومت قرار پایا۔ مگر ۵۶۷ھ ۱۱۷۱ء میں سلطان صلاح الدین نے آخر فاطمیہ خلیفہ کو برطرف کر کے تاج شاہی سر پر رکھا اور خاندان ایوبیہ کا بانی ہوا۔ خاندان ایوبیہ سے ۶۴۸ھ ۱۲۵۰ء میں ممالیک بحریہ نے سلطنت لے لی یہ مملوک ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء تک حکمران رہے جبکہ سلطان سلیم والی روم نے اس ملک کو سلطنت عثمانیہ میں شامل کیا مگر ۱۸۰۵ء میں محمد علی مصر کا بادشاہ بن گیا اور مصر میں اپنی موروثی سلطنت کی بنیاد ڈال گیا آج تک اسی کی اولاد مصر میں حکمران ہے[1]۔ اب ہم کسی قدر تفصیلی حالات مصر کے گورنروں کی فہرست سے شروع کرتے ہیں۔

مصر کے وائسرائے

عہد	نمبر شمار	نام گورنر	سنہ تقرری	مدت	عہد	نمبر شمار	نام گورنر	سنہ تقرری	مدت
عمرؓ	۱	عمرو بن العاص	۱۹ یا ۲۰	۴ سال چند ماہ	مروان و عبدالملک	۱۲	عبدالعزیز بن مروان	۶۵	۲۰ سال ۱۰ ماہ
عثمانؓ	۲	عبداللہ بن سعد بن ابی سرح	۲۴	۱۱½	عبدالملک	۱۳	عبداللہ بن عبدالملک بن مروان	۸۶	۴ سال
"	۳	محمد بن ابی حذیفہ	۳۵	ایکسال چند ماہ	ولید	۱۴	قرہ بن شریک عبسی	۹۰	۶ سال
علیؓ	۴	قیس بن سعد بن عبادہ انصاری	۳۶ ربیع الاول	۴ ماہ ۵ یوم	سلیمان	۱۵	عبدالملک بن رفاعہ	۹۶	۳ سال
"	۵	محمد بن ابی بکر	۳۷	۵ ماہ	عمر بن عبدالعزیز	۱۶	ایوب بن شرحبیل بن اکسوم بن ابرہہ	۹۹	۲½ سال
معاویہ	۶	عمرو بن عاص (مکرر)	۳۸	۴ سال ۳ ماہ	یزید	۱۷	بشر بن صفوان کلبی	۱۰۱	۱ سال
"	۷	عتبہ بن ابی سفیان۔	۴۳	۶ ماہ	"	۱۸	حنظلہ بن صفوان	۱۰۲	۳ سال
"	۸	عقبہ بن عامر الجہنی	۴۴	۲ سال ۳ ماہ	ہشام	۱۹	محمد بن عبدالملک بن مروان	۱۰۵	ایکماہ
"	۹	مسلمہ بن مخلد انصاری	۴۷	۱۵ سال ۴ ماہ	"	۲۰	حر بن یوسف	۱۰۵	۳ سال
یزید	۱۰	سعید بن یزید بن علقمہ اسدی	۶۲	۱ سال ۱۱ ماہ	"	۲۱	حفص بن ولید حضرمی	۱۰۸	دو مہینے
عبداللہ ابن زبیر	۱۱	عبدالرحمن بن عتبہ بن جحدم	۶۴	۹ ماہ	"	۲۲	عبدالملک بن رفاعہ (مکرر)	۱۰۹	۱۵ دن

[1] یہ پاشا سلطان روم کی بزرگی کو مانتے اور ۲۰ لاکھ روپیہ سالانہ خراج دیتے رہے مگر ۱۹۱۵ء سے انگریزوں نے مصر کے خدیو کو آزاد سلطان بنا دیا۔ [2] ۳۳ھ میں عقبہ بن عامر جہنی کو اپنا نائب چھوڑ کر حضرت عثمان کے پاس آنے کی غرض سے شام میں چلا آیا۔ [3] عقبہ بن عامر کو نکال کر مصر پر قبضہ کر لیا۔ عمرو عاص نے مکر سے گرفتار کر لیا۔ کچھ عرصہ تک نائب حکم بن صلت حکمران رہا۔ [4] ۱۴ صفر ۳۸ھ کو عثمانیوں کی جنگ میں مارے گئے۔

ہشام	۲۳	ولید بن رفاعہ	۱۰۹	۹ سال ۵ ماہ	مہدی	۵۱	موسیٰ بن مصعب	۱۶۷	۱۰ ماہ
"	۲۴	عبدالرحمن بن خالد	۱۱۷	۷ ماہ	"	۵۲	عصامہ بن عمرو	۱۶۸	ایک سال
"	۲۵	حنظلہ بن صفوان (مکرر)	۱۱۹	۵ سال ۳ ماہ	موسیٰ	۵۳	فضل بن صالح	۱۶۹	چند ماہ
"	۲۶	حفص بن ولید (مکرر)	۱۲۴	۳ سال	"	۵۴	علی بن سلیمان بن علی عباسی	"	۲ سال
ولید	۲۷	عیسیٰ بن عطاء	۱۲۷	۵ ماہ	رشید	۵۵	موسیٰ بن عیسیٰ عباسی	۱۷۱	۱۷ ½ ماہ
مروان	۲۸	حسان بن عتاہیہ	۱۲۷	۱۶ یوم	"	۵۶	مسلمہ بن یحییٰ بجلی	۱۷۲	۱۱ ماہ
"	۲۹	حفص بن ولید (سہ کرر)	۱۲۷	۲ ماہ	"	۵۷	محمد بن زہیر ازدی	۱۷۳	۵ ماہ
"	۳۰	حوثرہ بن سہیل	۱۲۸	۳ ½ سال	"	۵۸	داؤد بن یزید بن حاتم	۱۷۴	ایک سال
"	۳۱	مغیرہ بن عبیداللہ بن مغیرہ	۱۳۱	۱۰ ماہ	"	۵۹	موسیٰ بن عیسیٰ عباسی (مکرر)	۱۷۵	"
"	۳۲	عبدالملک بن مروان بن موسیٰ بن نصیر	۱۳۲	۶ ماہ	"	۶۰	ابراہیم بن صالح (مکرر)	۱۷۶	۲ ½ ماہ
سفاح عباسی	۳۳	صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس	۱۳۳	۷ ماہ	"	۶۱	صالح بن ابراہیم	"	ایک ماہ چند روز
"	۳۴	ابوعون بن عبدالملک جرجانی	۱۳۳	۲ سال	"	۶۲	عبداللہ بن مسیب	"	۱۰ ماہ
"	۳۵	عکرمہ بن عبداللہ بن عمرو	۱۳۵	چند ماہ	"	۶۳	اسحٰق بن سلیمان عباسی	۱۷۷	ایک سال
"	۳۶	صالح بن علی (مکرر)	۱۳۶	۵ سال	"	۶۴	ہرثمہ بن اعین	۱۷۸	۲ ½ ماہ
منصور	۳۷	ابوعون (مکرر) ۱۴۱ھ	۱۴۱	ایک ماہ	"	۶۵	عبداللہ یا عبدالملک بن صالح عباسی	"	۱ ½ ماہ
"	۳۸	موسیٰ بن کعب	۱۴۱	۷ ماہ	"	۶۶	عبیداللہ بن مہدی عباسی	۱۷۹	۹ ماہ
"	۳۹	محمد بن اشعث خزاعی	۱۴۱	۱۳ ماہ	"	۶۷	موسیٰ بن عیسیٰ (سہ کرر) ۱۷۹ھ	"	۹ ماہ
"	۴۰	حمید بن قحطبہ طائی	۱۴۳	۱۴ ماہ	"	۶۸	عبیداللہ بن مہدی (مکرر) ۱۸۰ھ	۱۸۰	۱ ½ سال
"	۴۱	یزید بن حاتم بن قبیصہ	۱۴۴	۷ سال ۴ ماہ	"	۶۹	اسمٰعیل بن صالح عباسی	۱۸۱	۹ ماہ
"	۴۲	عبداللہ بن عبدالرحمٰن	۱۵۲	۲ سال ۲ ماہ	"	۷۰	اسمٰعیل بن عیسیٰ عباسی	۱۸۲	۳ ماہ
"	۴۳	محمد بن عبدالرحمٰن	۱۵۴	۸ ½ ماہ	"	۷۱	لیث بن فضل	۱۸۲	۴ سال ۷ ماہ
"	۴۴	موسیٰ بن علی بن رباح	۱۵۴	۶ سال ۲ ماہ	"	۷۲	احمد بن اسماعیل عباسی	۱۸۷	۲ سال ۱ ½ ماہ
مہدی	۴۵	عیسیٰ بن لقمان	۱۶۱	۴ ماہ	"	۷۳	عبیداللہ بن محمد عباسی	۱۸۹	۱۰ ماہ
"	۴۶	واضح مولیٰ ابی جعفر	۱۶۲	۳ ماہ	"	۷۴	حسین بن جمیل	۱۹۰	۱ سال ۷ ماہ
"	۴۷	منصور بن یزید	۱۶۲	۲ ماہ	"	۷۵	مالک بن دلہم کلبی	۱۹۲	۱۰ ماہ
"	۴۸	یحییٰ بن داؤد	۱۶۲	۲ سال	"	۷۶	حسن بن تختاخ	۱۹۳	۱ سال
"	۴۹	سالم بن سوادہ	۱۶۴	۱ سال	امین	۷۷	حاتم بن ہرثمہ بن اعین	۱۹۴	ایک سال ۵ ماہ
"	۵۰	ابراہیم بن صالح بن علی عباسی	۱۶۵	۳ سال	"	۷۸	جابر بن الاشعث	۱۹۵	ایک سال

سلہ رجب سے شعبان تک مصر میں رہ کر مروان کے پاس آگیا مصریوں نے قبول نہ کیا مروان ۱۳۲ھ میں مصر کی طرف آ کر خاموش رہا ۱۳۲ھ ذی الحجہ ۱۳۲ھ میں عباسیوں نے مصر فتح کر لیا اور بنی امیہ کے ساتھ ان کے گورنر کا بھی خاتمہ ہو گیا ۱۳۳ھ کچھ دنوں صالح کی ماتحتی میں اور کچھ دنوں بذات خاص کل ۲ ½ سال گورنر رہا حکومت کی ۱۵۲ھ اس کی طرف سے اس کا بیٹا یحییٰ حکومت کرتا تھا ۱۵۸ھ اس کی طرف سے داؤد بن حباسہ حکومت کرتا تھا ۱۶۰ھ اس کی طرف سے عون بن وہب۔

مامون	۷۹	عباد بن محمد	۱۹۶	۱ سال ۷ ماہ	معتصم	۹۵	مظفر بن کیدر	۲۱۹	۳ ماہ
〃	۸۰	مطلب بن عبداللہ خزاعی	۱۹۸	۷ ماہ	〃	۹۶	موسیٰ بن ابی العباس ثابت	۲۱۹	۴ سال ۷ ماہ
〃	۸۱	عباس بن موسیٰ عباسی	۱۹۸	۳ ماہ	〃	۹۷	مالک بن کیدر	۲۲۴	۳ سال ۱۰ یوم
〃	۸۲	مطلب بن عبداللہ (مکرر)	۱۹۹	۱ سال ۸ ماہ	〃	۹۸	علی بن یحییٰ	۲۲۶	۲ سال
〃	۸۳	سری بن الحکم	۲۰۰	۴ سال ۱۰ ماہ	واثق	۹۹	عیسیٰ بن منصور (مکرر)	۲۲۹	۴ سال
〃	۸۴	ابو النصر محمد بن سری	۲۰۴	۱۴ ماہ	متوکل	۱۰۰	ہرثمہ بن نضر	۲۳۳	۱ سال
〃	۸۵	عبیداللہ بن سری	۲۰۶	۴ سال ۷ ماہ	〃	۱۰۱	حاتم بن ہرثمہ بن نضر	۲۳۴	۳ ماہ
〃	۸۶	عبداللہ بن طاہر	۲۱۱	۱۷ ماہ	〃	۱۰۲	علی بن یحییٰ (مکرر)	۲۳۵	۸ ماہ
〃	۸۷	عیسیٰ بن یزید جلودی	۲۱۳	۲ ماہ	〃	۱۰۳	اسحٰق بن یحییٰ	۲۳۵	۱۱ ماہ
〃	۸۸	ابو اسحٰق بن ہارون رشید	آخر ۲۱۳	۲ ماہ	〃	۱۰۴	خوط عبدالواحد بن یحییٰ	۲۳۶	۱ سال ۴ ماہ
〃	۸۹	عیسیٰ بن یزید (مکرر)	〃	۳ ماہ	〃	۱۰۵	عنبسہ بن اسحاق	۲۳۸	۴ سال ۴ ماہ
〃	۹۰	عمیر بن الولید	۲۱۴	〃	〃	۱۰۶	یزید بن عبداللہ	۲۴۲	۱۰ سال ۷ ماہ
〃	۹۱	عیسیٰ بن یزید جلودی (مکرر)	〃	۸ ماہ	مستنصر	۱۰۷	مزاحم بن خاقان	۲۵۳	۱۰ ماہ
〃	۹۲	عبدویہ بن جبلہ	۲۱۵	۱ سال	〃	۱۰۸	احمد بن مزاحم	۲۵۴	۲ ماہ
〃	۹۳	عیسیٰ بن منصور	۲۱۶	〃	〃	۱۰۹	ارجوز بن اولغ طرخان ترکی	〃	۵ ماہ
〃	۹۴	کیدر (ابو المالک نصر بن عبداللہ)	۲۱۷	۲ سال	ارجوز کو ۲۵۴ھ میں احمد بن طولون گورنر بنایا گیا جس نے موروثی سلطنت قائم کر لی				

(۱) بنی طولون ۲۵۴ھ سے ۲۹۲ھ تک (مدت ۳۹ سال)

طولون ایک ترکی غلام مامون رشید کا تھا جو اپنی لیاقت کی وجہ سے درجہ اعلیٰ کو پہنچا اس کا بیٹا احمد ۲۵۴ھ میں مصر کا گورنر مقرر ہوا وہاں پہنچ کر خود مختار بن بیٹھا ۲۶۴ھ میں دربار بغداد نے اسے ملک شام کو شامل کر لینے کی اجازت دی اور اس کا خاندان ان دونوں ممالک پر ۲۹۲ھ تک حکومت کرتا رہا۔ اس خاندان کا دار الحکومت شہر قطائع تھا جو فسطاط اور قاہرہ کے درمیان واقع ہے یہ خاندان سامان راحت اور پبلک کارناموں اور عمارات کی وجہ سے مشہور ہے اس خاندان میں ۵ بادشاہ بہ تفصیل ذیل حکمراں ہوئے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	احمد بن طولون	۲۵۴ / ۸۶۸	۱۶ سال	۳	جیش ابو العساکر بن خمارویہ	۲۸۲ / ۸۹۵	۹ ماہ	۵	شیبان بن احمد	۲۹۲ / ۹۰۴	چند روز
۲	خمارویہ بن احمد	۲۷۰ / ۸۸۴	۱۲	۴	ہارون بن خمارویہ	۲۸۳ / ۸۹۶	۱۰				

[illegible] کی ماتحتی میں [illegible] ابو اسحٰق کی ماتحتی میں ۵۔ ابو اسحٰق کی ماتحتی میں ۶۔ ابو اسحٰق کی ماتحتی میں ۷۔ [illegible] اشناس کی طرف سے ۸۔ اشناس کی طرف سے ۹۔ اشناس کی طرف سے ۱۰۔ ایتاخ کی طرف سے ۱۱۔ ایتاخ کی طرف سے ۱۲۔ ایتاخ کی طرف سے ۱۳۔ منتصر کی طرف سے ۱۴۔ منتصر کی طرف سے [illegible] عاقل عالم متدین اور حافظ قرآن تھا خوش آواز اچھا قاری تھا علماء سے محبت اور ان کا اکرام کرتا تھا ہر ہفتہ میں تین ہزار دینار خیرات کیا کرتا اس کے زمانہ میں مصر کا خراج ۴۳ لاکھ دینار تھا ۸۔ اس کے ایک خادم نے فرش پر [illegible] قتل کر ڈالا ۹۔ ولیعہد تخت سے اتار دیا گیا ۱۰۔ ۲۹۲ھ میں عباسیوں کی فوج سے لڑتا ہوا مارا گیا ۱۱۔ مکتفی عباسی نے بنی طولون سے ملک چھین لینے کے لیے فوج روانہ کی جس میں شکست کھا کر ہارون مارا گیا تھا اور شیبان جو اس کی جگہ حاکم ہوا تھا بھاگ گیا اور امیر الجیش محمد بن سلیمان الواثقی مصر پر مستولی ہو گیا اولاد طولون کو گرفتار کر لیا اور ان کے مال ضبط کر لیے اور بغداد بھیج دیے اور اس طرح بنی طولون کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

(۲) خاندان اخشیدیہ

(۳۲۳ھ/۹۳۵ء سے ۳۵۸ھ/۹۶۹ء تک) (مدت ۳۵ سال)

۲۹۲ھ/۹۰۵ء میں خلفائے عباسیہ نے بنی طولون سے مصر اور شام کی حکومت چھین کر اپنے گورنر مقرر کئے مگر ۳۲۳ھ/۹۳۵ء میں ابوبکر محمد اخشیدی نے اپنی مطلق العنان حکومت قایم کی۔ اخشید فرمانروایان فرغانہ کا خطاب ہے۔ اس محمد کا باپ طغج نامی جو خلیفۂ بغداد کا ملازم تھا ایک فرغانہ کے امیر کا بیٹا تھا۔ طغج دمشق کا گورنر مقرر کیا گیا تھا مگر پھر خلیفۂ بغداد نے ناراض ہو کر اسے قید کر دیا۔ وہ قید ہی میں مر گیا۔ اور طغج کا بیٹا محمد ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں دمشق کا اور ۳۲۱ھ/۹۳۳ء میں مصر کا گورنر مقرر ہوا مگر اس نے ۳۲۳ھ/۹۳۵ء تک اپنے عہدہ کا چارج نہیں لیا۔ ۳۲۳ھ/۹۳۵ء میں چارج لے کر ۳۲۷ھ/۹۳۹ء میں اخشید کا خطاب اختیار کیا اور ۳۳۱ھ/۹۴۲ء میں اس نے شام فتح کر لیا اور ۳۳۱ھ/۹۴۲ء میں مکہ اور مدینہ بھی اس کے قبضہ میں آ گئے۔ اس خاندان میں ۵ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ابوبکر اخشید بن طغج	۳۲۳ ۹۳۵	۱۱	۳	ابوالحسن علی بن محمد اخشید	۳۴۹ ۹۶۰	۶	۵	ابوالفوارس احمد بن علی بن اخشید	۳۵۷ ۹۶۸	۱
۲	ابوالقاسم انوجور (ابوجور) بن محمد اخشید	۳۳۴ ۹۴۶	۱۵	۴	ابوالمسک کافور (خواجہ سرا)	۳۵۵ ۹۶۶	۲				

اخشیدی خاندان کے آخر بادشاہ ابوالفوارس سے خاندان فاطمیہ نے جو تیونس میں حکمران تھا مصر کی حکومت چھین لی۔

(۳) فاطمیہ بادشاہ

(۳۵۸ھ/۹۶۹ء سے ۵۶۷ھ/۱۱۷۱ء تک) (مدت ۲۰۹ سال)

اس خاندان کا حال حصۂ اول باب دوم فصل ہفتم میں مفصل بیان ہو چکا ہے۔

(۴) ایوبیہ کردیہ

(۵۶۷ھ/۱۱۷۱ء سے ۶۴۸ھ/۱۲۵۰ء تک) (مدت ۸۲ سال)

اوپر بیان ہوا کہ صلاح الدین یوسف بن ایوب نے خاندان فاطمیہ کے آخر بادشاہ عاضد کو برطرف کر کے سلطنت مصر پر قبضہ کر لیا۔ یہی صلاح الدین خاندان ایوبیہ کا بانی ہے نسل سے کرد تھا اور نور الدین محمود بن زنگی حاکم شام کا معتمد امیر تھا۔ ستمبر ۵۶۷ھ/۱۱۷۱ء میں خلیفہ مستضی کے نام کا خطبہ پڑھ کر سلطنت مصر پر حکومت کرنے لگا۔ اس خاندان میں ۱۰ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ملک الناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب بن شادی	۵۶۵ ۱۱۷۷	۲۳	۶	الملک العادل ثانی سیف الدین ابوبکر بن کامل	۶۳۵ ۱۲۳۸	۲
۲	ملک العزیز عماد الدین عثمان بن صلاح الدین	۵۸۹ ۱۱۹۳	۶	۷	الملک الصالح نجم الدین ایوب بن کامل	۶۳۷ ۱۲۴۰	۹ ۱/۲
۳	ملک المنصور محمد بن عثمان	۵۹۵ ۱۱۹۸	۱ ۱/۲	۸	ملک المعظم توران شاہ بن صالح	۶۴۷ ۱۲۴۹	۲ ماہ
۴	ملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب	۵۹۶ ۱۱۹۹	۱۹	۹	ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح	۶۴۸ ۱۲۵۰	۳ ماہ
۵	ملک الکامل محمد بن العادل	۶۱۵ ۱۲۱۸	۲۰	۱۰	ملک الاشرف موسیٰ بن ناصر الدین ملک المسعود یوسف بن ملک الکامل	۶۴۸ ۱۲۵۰	۳

(۱) **ملک الناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب**۔ اگرچہ باقاعدہ طور سے صلاح الدین ۵۶۷ھ میں مصر کا بادشاہ ہوا مگر حکومت مصر میں ۵۶۴ھ سے کر رہا تھا اور فاطمیہ خاندان کا آخری بادشاہ محض کٹھ پتلی سا اس کے ہاتھ میں تھا۔ تا آنکہ ۵۶۷ھ میں پورا طور سے سلطنت مصر پر قابض ہو گیا۔ ۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء میں صلاح الدین نے اپنے بھائی توران شاہ کو بھیج کر یمن فتح کر لیا اور اسی یمن کا گورنر بنا دیا۔ ۵۶۹ھ میں نوبی کو اس نے عیسائیوں سے ... کیا اسی سال نور الدین بادشاہ شام مر گیا۔ اور ۵۷۰ھ/۱۱۷۴ء سے ۵۷۲ھ/۱۱۷۶ء تک

لہ دجلان نے اس کی وفات ۳۳۴ھ میں لکھی ہے۔ اس کی کم سنی کے سبب کافور غلام اخشید مدبر سلطنت رہا اسی طرح اس کے بھائی علی کے عہد میں کافور ہی مدبر تھا۔ لہ اخشید کی وفات کے وقت کافور ہی سلطنت پر حاوی تھا علی کی وفات پر مستقل حاکم بن گیا اور حرمین میں اس کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ یہ اخشید کا خاص حبشی غلام تھا ... سپہ سالار بنا دیا گیا اور اخشید کے بعد ابوجور کا اتالیق رہا۔ کافور کی وفات پر احمد بن علی مصر کا بادشاہ بنایا گیا جس سے فاطمیہ کے سپہ سالار جوہر نے مصر چھین لیا۔

شام کے علاقے فتح کرتا رہا اور باوجود فرنگیوں کے مقابلہ اور مزاحمت کے دریائے فرات تک پہنچ گیا۔ ۵۷۷ھ ۱۱۸۱ء میں جب صالح ولد نور الدین مر گیا تو حلب کا الحاق کیا۔ ۵۸۱ھ ۱۱۸۵ء میں موصل فتح کیا اور الجزیرہ کے بہت سے حاکم فرمانبردار بنے اور صلاح الدین دریائے فرات سے دریائے نیل تک کے تمام علاقے پر فرمانروا ہو گیا سوائے بعض علاقوں کے جو عیسائیوں کے قبضہ میں تھے۔ بیت المقدس میں عیسائیوں کی سلطنت تھی۔

۴ جولائی ۵۸۳ھ ۱۱۸۷ء کی لڑائی سے بیت المقدس کی عیسائی سلطنت تباہ ہو گئی اور تین ماہ میں صلاح الدین کا قبضہ بیت المقدس پر ہو گیا۔ اس پر یورپ تیسری کروسیڈ پر آمادہ ہوا چنانچہ سنہ ۱۱۹۰ء میں رچرڈ اول شاہ انگلستان اور فلپ آگسٹس شاہ فرانس بیت المقدس کے چھڑانے کو روانہ ہوئے اور سنہ ۱۱۹۱ء میں ایکر (عکہ) کا محاصرہ کر لیا۔ ڈیڑھ سال کی لڑائیوں کے بعد سنہ ۱۱۹۲ء میں تین سال کے لئے صلح ہوئی مگر اس تمام جنگ و جدل سے عیسائیوں کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ۴ مارچ سنہ ۱۱۹۳ء مطابق ۲۷ صفر ۵۸۹ھ میں ۵۷ سال کی عمر میں صلاح الدین کا انتقال ہو گیا۔ یہ بادشاہ نیک خلق جمیل المناقب شافعی مذہب شجاع۔ کریم۔ صالح اور با علم تھا اس کا ارادہ تھا کہ ملک شام سے عیسائیوں کی بیخ و بنیاد اکھیڑ دے۔ اس کے عہد میں عمارات نفیسہ بہت تیار ہوئیں ہر وقت اہل علم و فضل اس کے دربار میں رہتے تھے۔ بہاء الدین قراقوش اس کا وزیر نہایت منتظم اور باتدبیر تھا۔

صلاح الدین کے مرنے کے بعد اس کے بیٹوں بھائیوں اور بھتیجوں نے اس کی وسیع سلطنت کے مختلف صوبجات آپس میں تقسیم کر لئے اول اول صلاح الدین کے بیٹے مختلف صوبجات میں باپ کی سلطنت کے وارث ہوئے یعنی (۱) افضل دمشق میں (۲) عزیز قاہرہ میں اور (۳) ظاہر حلب میں حاکم ہوا۔ لیکن ۵۹۲ھ ۱۱۹۶ء میں صلاح الدین کے بھائی سیف الدین عادل نے دمشق افضل سے چھین لیا۔ اور ۵۹۶ھ ۱۱۹۹ء میں عزیز کے بیٹے منصور کو شکست دیکر قاہرہ و فسطاط پر بھی قبضہ کر لیا۔ صرف حلب ۶۵۸ھ ۱۲۶۰ء تک براہ راست صلاح الدین کی اولاد کے قبضہ میں رہا۔ ۱۱۹۶ء سے ۱۱۹۹ء تک عادل نے مصر و شام کے بڑے حصے کی حکومت حاصل کر کے ۵۹۷ھ ۱۲۰۰ء میں اپنے ایک بیٹے کو الجزیرہ کا گورنر مقرر کیا۔ عادل تادم مرگ (۶۱۵ھ ۱۲۱۸ء) اس وسیع سلطنت پر حکمراں رہا جو اس نے اپنی ہمت مردانہ سے حاصل کی تھی۔ اس کی اولاد مختلف ممالک دمشق۔ مصر۔ الجزیرہ وغیرہ میں فرمانروا رہی۔ حماۃ۔ حمص اور یمن کے حکمراں ایوبیہ خاندان کی دیگر شاخوں سے تھے (ان سب شاخوں کا ذکر ہم بعد میں کریں گے۔)

(۲) **ملک العزیز عماد الدین عثمان بن صلاح الدین** مثل اپنے باپ کے عدل و احسان رعایا پر کیا۔ محرم ۵۹۵ھ میں مر گیا۔ ۵۸۲ھ سے ۵۸۹ھ تک مصر میں باپ کا نائب رہا۔ بعد میں اسکی جگہ مستقل ہو گیا۔

(۳) **ملک المنصور محمد بن عثمان**۔ چونکہ صغیر سن تھا اس کے باپ کے چچا سیف الدین عادل نے اس سے سلطنت چھین لی اور یہ تخت سے اتارا گیا۔

(۴) **ملک العادل سیف الدین ابوبکر محمد بن ایوب**۔ اس کی سلطنت بہت وسیع تھی جیسا کہ صلاح الدین کے حال میں بیان ہو چکا ہے۔ امور سلطنت میں بہت محتاط۔ مزاج کا حلیم۔ صابر۔ اولو العزم اور ارادہ کا پکا تھا اسکے زمانہ میں بلکہ خاص مصر میں ایسا قحط پڑا کہ ہزار دینار کو ایک روٹی بکتی تھی۔ ماہ جمادی الآخر ۶۱۵ھ ۱۲۱۸ء میں وفات پائی۔ عمر ۷۵ سال۔

(۵) **ملک الکامل ابو المعالی ناصر الدین محمد بن عادل**۔ بڑا جلیل القدر اور مہیب بادشاہ تھا نہایت صائب التدبیر تھا علماء کی بہت قدر کرتا تھا۔ اور ان کو بڑے بڑے عہدے دیتا تھا۔ احادیث سننے کا بہت شائق تھا بہت سے علوم جانتا تھا۔ شاعر بھی تھا۔

سلہ علاوہ ازیں حجاز اور یمن میں اسی کا خطبہ پڑھا جاتا تھا سلہ بیت المقدس ۹۳ سال سے عیسائیوں کے قبضہ میں چلا آتا تھا سلہ صلاح الدین کی حیات میں اس کی طرف سے مختلف علاقوں کا گورنر ہوتا رہا صلاح الدین کی وفات پر اس کی اولاد سے بہت سا ملک چھین لیا مثل مصر شام اور حلب وغیرہ کے ۵۹۲ھ میں شام اور ۵۹۶ھ میں مصر پر قبضہ دمشق کا مستقل بادشاہ رہا اسکا بیٹا کامل مصر پر اور معظم دمشق پر نیابۃً حکومت کرتا تھا۔ پھر کل ممالک اس کے قبضہ میں آ گئے اور اس نے اپنی اولاد میں تقسیم کر دئے جنمیں سے ملک الاوحد نجم الدین ایوب جسکو میافارقین دیا تھا ۶۰۷ھ میں مر گیا اور ملک الحافظ ارسلان شاہ جسکو قلعہ جعبر کا علاقہ دیا تھا ۶۰۹ھ میں مرا۔

اس نے مصر میں امام شافعی کا مقبرہ تعمیر کیا ہے کسی پر بھروسہ نہ کرتا تھا خود سب کچھ کرتا تھا۔ ماہ رجب ۶۱۵ھ میں مرا۔ عمر ۷۰ سال۔

(۶) **ملک العادل سیف الدین ابوبکر ثانی بن کامل** ۔ دو برس کی حکومت کے بعد تخت سے اتار دیا گیا اسکے بھائی ملک صالح والی دمشق نے مصر پر قبضہ کر لیا اور پھر یہ مر گیا۔

(۷) **ملک صالح نجم الدین ایوب بن کامل** ۔ عادل۔ پارسا۔ عالی ہمت لطیف مزاج تھا اوقاف کی تعمیر کی المنصورہ میں جب عیسائیوں سے لڑ رہا تھا بیمار ہو کر مر گیا عمر ۴۴ سال ۱۰ سال دمشق کا حاکم رہا اس نے باوقات مختلف ایک ہزار غلام خریدے تھے جنہوں نے بعد میں اس کی اولاد سے مصر چھین لیا۔

(۸) **ملک المعظم توران شاہ بن صالح** ۔ صرف دو مہینے کی حکومت کے بعد اس کے باپ کے غلاموں نے اسے تخت سے اتار کر قتل کر دیا کیونکہ اس نے اپنے غلاموں کو ان پر ترجیح دی تھی۔

(۹) **ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح** ۔ ملک صالح کی زوجہ تھی مخیرہ شریفۃ النفس و عفیفہ تھی توانین سیاسی ملکی میں ماہر تھی بہت اچھا انتظام کیا ۳ ماہ کی حکومت کے بعد عزالدین ایبک کو تخت حوالہ کر کے خود سلطنت سے دست بردار ہوئی ۶۵۵ھ میں وفات پائی۔ اسلام میں صرف یہی ایک ملکہ مصر کے تخت پر بیٹھی ہے۔

(۱۰) **ملک الاشرف موسےٰ بن یوسف** ۔ اکثر لوگوں نے خاندان ایوبیہ کی محبت میں موسیٰ کو جو ۸ سال کا تھا سلطنت میں عزالدین کا شریک کر دیا دونوں کے نام کا سکہ خطبہ جاری ہو گیا مگر موسیٰ نام کا بادشاہ تھا آخر تخت سے اتار دیا گیا اور خاندان کردیہ کا خاتمہ ہوا اور ان کے غلاموں نے تخت مصر پر قبضہ کر لیا۔

نوٹ ۔ ایوبیہ خاندان کی شاخیں جو دمشق اور حلب میں حکمران تھیں ۶۵۸ھ/۱۲۶۰ء میں چنگیز خاں نے نیست و نابود کر دیں اسی طرح ۶۴۳ھ/۱۲۴۵ء میں الجزیرہ کا ایوبیہ خاندان بھی چنگیز خاں کے حملہ سے معدوم ہوا ۶۶۱ھ/۱۲۶۲ء میں حمص پر مملوک قابض ہو گئے جو خاندان ایوبیہ کے آخر بادشاہ اشرف موسیٰ کو برطرف کر کے سلطنت مصر پر قابض ہو گئے تھے یمن میں جو خاندان ایوبیہ کی شاخ حکمران تھی اس سے ۶۲۵ھ/۱۲۲۸ء میں فرقہ رسولیہ نے حکومت چھین لی لیکن حماۃ میں خاندان ایوبیہ کی ایک شاخ خفیف سی مداخلت کے ساتھ ۷۴۲ھ/۱۳۴۱ء تک حکومت کرتی رہی اسی شاہان حماۃ کے سلسلہ میں ابوالفدا مشہور مورخ بھی گزرا ہے۔

خاندان مملوک کے بادشاہوں کا ذکر کرنے سے پہلے ہم خاندان ایوبیہ کی مختلف شاخوں کا ذکر کرتے ہیں۔

۵۸۲ھ/۱۱۸۶ء سے ۶۵۸ھ/۱۲۶۰ء تک (الف) ایوبیہ دمشق مدت ۷۴ سال

شمار نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت	نمبر	نام بادشاہ	جلوس سنہ	مدت
۱	ملک الافضل نورالدین علی بن صلاح الدین یوسف	۵۸۲ ۱۱۸۶	۱۰	۴	ملک الناصر صلاح الدین داؤد بن عیسیٰ	۶۲۴ ۱۲۲۷	۲	۷	ملک الکامل محمد بن عادل (والی مصر)	۶۳۵ ۱۲۳۷	چند ماہ
۲	ملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب (شاہ مصر)	۵۹۲ ۱۱۹۶	۲۳	۵	ملک الاشرف مظفرالدین موسیٰ بن عادل	۶۲۶ ۱۲۲۸	۹	۸	عادل (والی مصر)	۶۳۵ ۱۲۳۸	۲
۳	ملک المعظم شرف الدین عیسیٰ بن عادل	۶۱۵ ۱۲۱۸	۹	۶	ملک الصالح اسمٰعیل بن عادل	۶۳۵ ۱۲۳۸	چند ماہ	۹	صالح (والی مصر)	۶۳۷ ۱۲۴۰	چند ماہ

سلسلہ ۵ بیس سال سے تقریباً باپ کی نیابت میں اور بیس سال مستقلاً حکومت کی۔ فرانسیسیوں نے مصر پر قبضہ کر لینے کی غرض سے ۶۱۵ھ میں دمیاط فتح کر لیا مگر ایک سال کے بعد ملک الکامل نے اپنے بھائیوں عیسیٰ اور موسیٰ کی مدد سے انکو شکست دیکر دمیاط سے نکال دیا اور کامل کی شرائط پر صلح ہو گئی اسکا خطبہ مصر، شام، جزیرہ، حجاز اور یمن میں پڑھا جاتا تھا یمن میں اس کا بیٹا ملک المسعود اقسیس عادل کی عہد ۶۱۲ھ سے اپنی وفات ۶۲۶ھ/۱۲۲۸ء تک حکمران رہا اور یمن پر عمر بن علی بن رسول کو خلیفہ بنا گیا و ہلال ۔۔۔ کے نام کا ۔۔۔ کہا جاتا ہے ۔۔۔ باپ کی طرف سے ۵۸۹ھ سے ۵۹۲ھ تک باپ کی نیابت میں پھر مستقل طور پر دمشق پر حاکم رہا ۵۹۲ھ میں اس کے بھائی عزیز نے دمشق اپنے چچا ملک العادل کو دیدیا افضل کو صرخد دیدیا جہاں ۶۲۲ھ میں مر گیا صلاح الدین کا بڑا بیٹا تھا سلسلہ ۴ داؤد کو اس کے چچا ملک الکامل نے ۶۲۶ھ میں دمشق چھین لیا داؤد ۶۵۸ھ میں مر گیا شہ والی الجزیرہ

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱۰	صالح اسمٰعیل (دوبارہ)	۶۳۷ ۱۲۴۰	۶	۱۲	معظم توران شاہ (والی مصر)	۶۴۷ ۱۲۴۹	۱	۱۳	ناصر صلاح الدین یوسف (والی حلب)	۶۴۸ ۱۲۵۰	۱۰
۱۱	صالح (والی مصر)	۶۴۳ ۱۲۴۵	۴	تاتاریوں نے اس سلطنت کو تاراج کیا۔							

(ب) ایوبیہ حلب
(۵۸۲ھ سے ۶۵۸ھ تک / ۱۱۸۶ء سے ۱۲۶۰ء) (مدت ۷۴ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ملک الظاہر غیاث الدین غازی بن صلاح الدین[۱]	۵۸۲ ۱۱۸۶	۳۱	۳	ناصر صلاح الدین یوسف (دمشق)	۶۳۴ ۱۲۳۶	۲۴
۲	ملک العزیز غیاث الدین محمد[۲] بن ملک الظاہر	۶۱۳ ۱۲۱۶	۲۱	تاتاریوں نے اس خاندان کا خاتمہ کیا			

(ج) ایوبیہ الجزیرہ
(۵۹۶ھ سے ۶۴۳ھ تک / ۱۲۰۰ء سے ۱۲۴۵ء) (مدت ۴۶ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	اوحد نجم الدین ایوب	۵۹۷ ۱۲۰۰	۱۰	۳	مظفر غازی	۶۲۸ ۱۲۳۰	۱۵
۲	اشرف مظفر الدین موسیٰ (دمشق)	۶۰۷ ۱۲۱۰	۲۱	تاتاریوں نے اس خاندان کا خاتمہ کیا۔			

(د) ایوبیہ حماہ
(۵۷۴ھ سے ۶۹۸ھ تک / ۱۱۷۸ء سے ۱۲۹۸ء) (مدت ۱۲۴ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	مظفر اول تقی الدین عمر[۳]	۵۷۴ ۱۱۷۸	۱۴	۳	ناصر قزل ارسلان	۶۱۷ ۱۲۲۰	۹	۵	منصور ثانی محمد	۶۴۲ ۱۲۴۴	۴۱
۲	منصور اول محمد	۵۸۷ ۱۱۹۱	۳۰	۴	مظفر ثانی تقی الدین محمود	۶۲۶ ۱۲۲۹	۱۶	۶	مظفر ثالث محمود	۶۸۳ ۱۲۸۴	۱۵
۶۹۸ھ سے ۷۱۰ھ تک مملوک مصر کا گورنر حکومت کرتا رہا پھر مؤید ابوالفداء نے تخت حماہ پر قبضہ پایا											
۷	مؤید ابوالفداء اسمٰعیل (مورخ)	۷۱۰ ۱۳۱۰	۲۳	۸	افضل محمد	۷۳۲ ۱۳۳۲	۹	۷۴۲ھ میں پھر مملوک مصر حماہ پر قابض ہو گئے۔			

(ہ) ایوبیہ حمص
(۵۷۴ھ سے ۶۶۱ھ تک / ۱۱۷۸ء سے ۱۲۶۲ء) (مدت ۸۷ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	محمد بن شیرکوہ	۵۷۴ ۱۱۷۸	۷	۳	منصور ابراہیم	۶۳۷ ۱۲۳۹	۷	۴	اشرف مظفر الدین موسیٰ	۶۴۴ ۱۲۴۵	۱۷
۲	مجاہد بن شیرکوہ	۵۸۱ ۱۱۸۵	۵۶	مملوک مصر نے اس علاقہ کو فتح کرلیا۔							

(و) ایوبیہ یمن
(۵۶۹ھ سے ۶۲۵ھ تک / ۱۱۷۴ء سے ۱۲۲۸ء) (مدت ۵۰ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	معظم توران شاہ بن ایوب	۵۶۹ ۱۱۷۴	۸	۳	اسمٰعیل	۵۹۳ ۱۱۹۶	۵	۵	مظفر سلیمان	۶۱۱ ۱۲۱۴	چند ماہ
۲	سیف الاسلام طغتگین	۵۷۷ ۱۱۸۱	۱۶	۴	معز الدین اسمٰعیل	۵۹۸ ۱۲۰۱	۱۳	۶	مسعود صلاح الدین یوسف	۶۱۲ ۱۲۱۵	۱۳

ان کے بعد رسولیہ نے حکومت حاصل کی۔

(۵) مملوک البحریہ ترکیہ
(۶۴۸ھ سے ۷۸۴ھ تک / ۱۲۵۰ء سے ۱۳۸۲ء) (مدت [illegible] سال)

مصر کے مملوکی سلطان ترکی اور کردی غلام تھے۔ خاندان ایوبیہ کے بادشاہ صالح ایوب نے انکو خرید کر اپنا باڈی گارڈ بنایا تھا آخر کو انہوں نے زور پکڑا چنانچہ سب سے اول شجرۃ الدر جو صالح ایوب کی بیوہ اور دراصل انہیں جیسی ایک ترکی کنیز تھی سلطانہ کے خطاب سے کچھ دنوں مصر پر حکمران رہی۔ اگرچہ اس کے بعد ایوبیہ خاندان سے اشرف موسیٰ نے بھی برائے نام چند سال حکومت کی۔ اس کے بعد بحری غلاموں کا دور

۱؎ باپ کے وقت ۵۸۲ھ سے حلب کا حاکم تھا پھر اس کا [illegible] ۶۱۳ھ میں مرگیا۔ عمر ۴۴ سال۔ ۲؎ چونکہ صغیر سن تھا اس کے چچا افضل نے اس کا ملک چھین لیا پھر اس سے ملک العادل نے [illegible] میں اسی سال عزیز مرگیا۔ ۳؎ صلاح الدین کا بھتیجا تھا اس کو صلاح الدین نے حماۃ کا علاقہ دیا تھا۔

شروع ہوا جو ۱۵۱۷ء تک مصر پر حکمراں رہے انکا انتظام قابل تعریف تھا علوم و فنون و عمارت کے کمال شایق تھے تیرہویں صدی عیسوی میں عیسائی مجاہدین بیت المقدس اور تاتاری یورشوں کے روکنے میں ان کے جنگی اوصاف اور کامیابیاں بھی کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہیں اگرچہ مصر کے سلطان صلاح الدین ہی کے وقت سے آزاد تھے مگر خطبہ خلفائے عباسیہ کے نام کا پڑھا جاتا تھا ۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء میں جب خلفائے عباسیہ کا ہلاکو خاں کے ہاتھ سے خاتمہ ہوا تو مصر کے بادشاہوں نے خاندان عباسیہ کے ایک شہزادہ کو مصر کا خلیفہ بنا لیا۔ دینی امور میں سلاطین مصران کو پیشوا مانتے رہے مگران کا ملکی اختیار ایسا ہی تھا جیسا کوئی پیرزادہ گدی نشین ہوتا ہے ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء میں سلطان سلیم اول روم نے مصر کو فتح کر کے خاندان مملوک کا خاتمہ کیا تو آخری خلیفہ عباسی نے لقب خلافت اور تبرکات محمدی جو اس کے قبضہ میں تھے سلطان روم کے حوالہ کر دئے پس اسی سال عباسی خلافت کا نام بھی صفحۂ دنیا سے معدوم ہو گیا۔

اول ہم عباسی خلفاء کی فہرست درج کرتے ہیں۔ پھر مملوک بادشاہوں کا ذکر کریں گے۔

نمبر شمار	نام خلیفہ	سنہ جلوس	مدت	عمر	نمبر شمار	نام خلیفہ	سنہ جلوس	مدت	عمر
۱	مستنصر باللہ احمد بن ظاہر بامر اللہ بن ناصر لدین اللہ	۶۶۰ ۱۲۶۱	چند ماہ		۱۰	متوکل علی اللہ محمد بن معتضد (دوبارہ)	۷۹۱ ۱۳۸۸	۱۷	
۲	حاکم بامر اللہ بن مسترشد باللہ	۶۶۱ ۱۲۶۲	۴۱	۶۶	۱۱	مستعین باللہ ابوالفضل بن متوکل	۸۰۸ ۱۴۰۵	۷	
۳	مستکفی باللہ ابوالربیع سلیمان بن حاکم	۷۰۱ ۱۳۰۱	۳۹	۵۶	۱۲	معتضد باللہ داؤد بن متوکل	۸۱۵ ۱۴۱۲	۱۲	۷۰
۴	واثق باللہ ابراہیم بن محمد مستمسک بن حاکم	۷۴۰ ۱۳۴۰	۲		۱۳	ابوالربیع سلیمان مستکفی باللہ بن متوکل	۸۴۵ ۱۴۴۱	۹	۶۳
۵	حاکم بامر اللہ ثانی احمد بن مستکفی	۷۴۲ ۱۳۴۱	۱۰		۱۴	قائم بامر اللہ حمزہ بن متوکل	۸۵۴ ۱۴۵۰	۵	۷۰
۶	معتضد باللہ ابوبکر بن مستکفی	۷۵۳ ۱۳۵۲	۱۰		۱۵	مستنجد یوسف بن متوکل	۸۵۹ ۱۴۵۵	۲۵	۹۰
۷	متوکل علی اللہ محمد بن معتضد	۷۶۳ ۱۳۶۱	۲۲	۶۳	۱۶	متوکل عبدالعزیز بن یعقوب بن متوکل	۸۸۴ ۱۴۸۰	۱۹	۸۴
۸	واثق باللہ عمر بن ابراہیم واثق بن مستمسک بن حاکم	۷۸۵ ۱۳۸۳	۳			مستمسک باللہ یعقوب بن متوکل	۹۰۳ ۱۴۹۷	۱۹	
۹	معتصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن مستمسک	۷۸۸ ۱۳۸۶	۳			متوکل علی اللہ محمد بن مستمسک	۹۲۲ ۱۵۱۶	۲۲	

(۱) **مستنصر باللہ** ۔ جلال الدین سیوطی نے حسن المحاضرہ میں لکھا ہے کہ جب تاتاریوں نے بغداد فتح کر لیا اور ۴ صفر ۶۵۶ھ کو معتصم عباسی مارا گیا۔ تو ساڑھے تین برس تک دنیا بغیر خلیفہ کے رہی ۶۵۹ھ کے ماہ رجب میں ابوالقاسم احمد بن ظاہر باللہ خلیفہ معتصم کا چچا خلیفہ مستنصر کا بھائی مصر کے بادشاہ الملک الظاہر بیبرس کے پاس آیا بعد تحقیق نسب بیبرس نے اسکو خلیفہ بنا لیا اور مستنصر باللہ خطاب دیا۔ پھر مستنصر سلطان سے سامان اور فوج لے کر تاتاریوں سے بغداد کی سلطنت واپس لینے کیلئے روانہ ہوا اور حدیثہ اور ہیت فتح کر لیا مگر پھر تاتاریوں سے شکست کھا کر گم ہو گیا یا مارا گیا۔ ۲۷ محرم الحرام ۶۶۰ھ اس کے بھائیوں میں سے ابوالعباس احمد بن ابوعلی حسن بن علی بن ابوبکر بن خلیفہ مسترشد باللہ بھاگ کر قاہرہ آیا۔ ۱۷ ربیع الآخر ۶۶۰ھ سال کے انجام تک تو مستنصر ہی کے نام کا سکہ جاری رہا مگر ۸ محرم الحرام ۶۶۱ھ سے اسی کو خلیفہ بنا لیا اور حاکم بامر اللہ لقب دیا۔

(۲) **حاکم بامر اللہ** ۔ پہلے تو سلطان بیبرس نے خلیفہ کی سکونت کے لئے جدا مکان مقرر کیا بعد میں اپنے انجام پر غور کر کے خلیفہ کو مع اس کے اہل و عیال اور خدم و حشم کے اپنے ساتھ اپنے قلعہ میں رکھا اور اس کو قرار واقعی رقم خرچ کے لئے دیتا رہا۔ عالم اور قاری بلا مزاحمت اس کے پاس آتے جاتے تھے مگر اہل دولت کو اس کے پاس جانے کی ممانعت تھی اس کی کمال عزت و توقیر کی جاتی تھی کچھ دنوں بعد خلیفہ کا سکہ تو موقوف کر دیا و خطبہ جاری رکھا بیبرس ۶۷۶ھ میں مر گیا ملک الاشرف خلیل بن قلاؤن بھی خلیفہ کا بہت کچھ لحاظ اور رعایت کرتا تھا۔ سلطان منصور

سنہ ۹ ابوالقاسم ۸ ابوالعباس احمد بن حسن بن علی بن ابوبکر بن مسترشد سنہ ۹۲۲ھ میں سلیم نے مستمسک کو کبر سن کے سبب چھوڑ دیا اور اسکے بیٹے متوکل کو قسطنطنیہ لے گیا مستمسک ۹۲۷ھ میں مر گیا ۱۵ سلطان سلیم نے اپنی وفات کے وقت ۹۲۶ھ میں مصر واپس بھیج دیا تھا اور ۶۰ درہم روزینہ مقرر کر دیا تھا ۹۴۵ھ میں مر گیا۔

منصور لاجین اور بھی زیادہ عزت کرتا تھا۔ ۷۰۱ھ میں مر گیا۔ خلیفہ نے ۶۹۷ھ میں حج کیا تو سلطان نے ۱۰ لاکھ درہم دئے تھے۔ یہ اول خلیفہ عباسی ہے جو مصر میں مرا۔ مصر و شام میں اس کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔

(۲) **مستکفی باللہ**۔ باپ کا ولیعہد تھا۔ سلطان ناصر قلاؤن نے ۲۰ سال کی عمر میں خلیفہ بنایا۔ فاضل، سخی، شجاع اور خوشنویس تھا۔ علماء کی صحبت میں رہتا تھا۔ ۷۳۷ھ میں سلطان نے ناراض ہو کر اسے قوص کی طرف نکال دیا تھا مگر خلیفہ وہی تھا اور سکہ و خطبہ اس کا جاری رکھا تھا۔ ۷۴۰ھ میں مر گیا۔ عمر کچھ اوپر پچاس سال۔

(۳) **واثق باللہ**۔ سلطان ناصر قلاؤن نے مستکفی کے ولیعہد احمد کو چھوڑ کر بھتیجے ابراہیم کو واثق کے لقب سے خلیفہ بنایا۔ ان ہی دن ناصر مر گیا اور اس کا بیٹا منصور بادشاہ ہوا تو اس نے واثق کو معزول کر کے احمد کو (۴) **حاکم بامر اللہ** کے لقب سے خلیفہ بنایا۔ احمد ابو العباس حاکم بامر اللہ ۷۵۳ھ میں مر گیا۔

(۵) **معتضد باللہ**۔ اپنے بھائی کی جگہ خلیفہ ہوا۔ منصور بن مظفر کے عہد حکومت میں مر گیا۔ متواضع اور اہل علم کا محب تھا۔ ۷۶۳ھ میں مرا۔

(۶) **متوکل علی اللہ**۔ ۷۷۹ھ میں سلطان منصور بن شعبان نے اسے معزول کر کے معتصم بن واثق کی بیعت کر لی۔ ۱۵ دن بعد پھر متوکل ہی خلیفہ بنا دیا گیا۔ مگر اسی ۷۸۵ھ میں سلطان ظاہر برقوق نے اسے معزول کر کے عمر بن واثق کو (۸) **واثق باللہ** کے لقب سے خلیفہ بنا لیا۔ ۷۸۸ھ میں واثق کی وفات پر اس کا بھائی ذکریا (۹) **معتصم باللہ** کے لقب سے خلیفہ بنایا گیا اور ۷۹۱ھ تک خلیفہ رہا۔ پھر برقوق نے نادم ہو کر (۱۰) **متوکل** ہی کو خلیفہ بنا دیا اور اب یہ مرتے دم تک خلیفہ رہا۔ متوکل کی سترہ اولادیں تھیں۔ اور برقوق سے خلیفہ کی دشمنی کا باعث یہ ہوا تھا کہ خلیفہ نے خود سلطنت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اس پر برقوق نے اسے قید کر دیا تھا مگر یلبغا ناصری نے خروج کر کے برقوق سے سلطنت چھین لی اور متوکل کو بحال کر دیا اور بڑی تعظیم و توقیر کی۔ دوبارہ برقوق بادشاہ ہوا تو اس نے خلیفہ کو بحال رکھا۔ خلیفہ ۸۰۸ھ میں مر گیا۔ (۱۱) **مستعین باللہ**۔ باپ کا ولیعہد تھا۔ فرج بن برقوق کے عہد میں خلیفہ رہا۔ مستعین نے محرم ۸۱۵ھ میں [illegible] کے فتوے سے سلطان کو معزول کر کے خود سلطنت پر قبضہ کر لیا۔ لڑائی ہوئی۔ فرج لڑائی میں مارا گیا۔ مستعین نے شیخ محمودی کو انتظام سلطنت سپرد کیا مگر شیخ نے خلیفہ کو ایک مکان میں نظر بند کر کے سلطنت پر قبضہ کر لیا اور مستعین کو معزول کر کے اس کے بھائی ابو الفتح داؤد کو معتضد باللہ کے لقب سے خلیفہ بنا لیا۔ اس وقت سے مستعین (۸۱۶ھ سے وقت وفات ۸۳۳ھ تک) اسکندریہ میں رہا۔ ۷ ماہ خلیفہ بھی رہا اور سلطان بھی۔

(۱۲) **معتضد باللہ**۔ خلیفہ بنایا گیا۔ ۸۴۵ھ میں بعمر ۷۰ سال فوت ہو گیا۔ سخی، نہایت نرم مزاج، [illegible] ذکی اور فطین تھا۔ علماء و فضلاء اس کی صحبت سے مستفید ہوتا تھا۔

(۱۳) **مستکفی باللہ**۔ جقمق کے عہد میں خلیفہ ہوا۔ ۸۵۵ھ میں مر گیا۔ صالح، عابد، دیندار و نیک سیرت تھا۔ عمر ۶۳ سال۔

(۱۴) **قائم بامر اللہ**۔ ۸۵۹ھ میں ملک اشرف اینال نے معزول کر کے اس کے بھائی مستنجد باللہ سے بیعت کی۔ اسنے [illegible] خلافت تو قائم کیا [illegible] تھا۔ ۸۰ سال کی عمر میں ۸۶۲ھ میں بمقام اسکندریہ قید میں مر گیا۔

(۱۵) **مستنجد باللہ**۔ ۸۸۴ھ میں مر گیا۔ اس کا بھتیجا عبد العزیز متوکل باللہ کے لقب سے خلیفہ بنایا گیا۔ عارف، عفیف، دیندار تھا۔ ۹۰ سال کی عمر میں ۹۰۳ھ میں مرا۔

(۱۶) **متوکل علی اللہ**۔ اپنی شمائل جمیلہ اور مناقب حمیدہ کے سبب خاص و عام اس سے محبت کرتے تھے۔ علم میں مشغول رہتا تھا۔

۷۷۳ھ میں ملک اشرف شعبان نے سادات کی نشانی سبز عمامہ قرار دیا اور یہ اول موقع ہے اس بات کا۔ اس پر ابو عبد اللہ بن جابر [illegible] نے شعر کہے:

جعلوا لابناء الرسول علامۃ ٭ ان العلامۃ شان من لم یشہر
نور النبوۃ فی کریم وجوههم ٭ یغنی الشریف عن الطراز الاخضر

سنہ ۹۱۹ھ میں پیدا ہوا۔ سنہ ۹۰۳ھ میں مرا۔
(۵۱) المستمسک باللہ حمید السیرۃ تھا۔ سنہ ۹۲۲ھ میں سلیم سلطان روم نے مصر فتح کرکے خلفائے عباسیہ کی خلافت بھی اس سے لے لیا
اور اس کے بیٹے متوکل کو اپنے ساتھ قسطنطنیہ لے گیا پھر رجب سنہ ۹۲۶ھ میں سلیم مرنے لگا تو ۶۰ درہم روزانہ مقرر کرکے (۵۱) مستمسک کو
مصر واپس بھیجدیا۔ مستمسک سنہ ۹۲۷ھ میں اور متوکل سنہ ۹۴۵ھ میں مرگیا۔ مملوک بادشاہ

(الف) مملوک بحریہ اور (ب) مملوک برجی یا چراکسہ

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت سلطنت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت سلطنت
۱	شجرۃ الدر	۶۴۸ ۱۲۵۰	چند ماہ	۲۶	ملک الاشرف ناصر الدین شعبان بن حسین بن ناصر محمد	۷۶۴ ۱۳۶۳	۱۴ ۲/۱۲
۲	ملک المعز عز الدین ایبک ترکمانی چاشنگیر صالحی	۶۴۸ ۱۲۵۰	۷ سال	۲۷	ملک المنصور علاؤ الدین علی بن اشرف شعبان	۷۷۸ ۱۳۷۶	۵ ۳/۱۲
۳	ملک المنصور نور الدین علی بن معز	۶۵۵ ۱۲۵۷	۲ ۵/۱۲	۲۸	ملک الصالح صلاح الدین حاجی بن اشرف شعبان	۷۸۳ ۱۳۸۱	۱ ۲/۱۲
۴	ملک المظفر سیف الدین قطز معزی	۶۵۷ ۱۲۵۹	۱	۲۹	ملک الظاہر سیف الدین ابو سعید برقوق بن آنص	۷۸۴ ۱۳۸۲	۷
۵	ملک الظاہر رکن الدین بیبرس علائی بند قداری	۶۵۸ ۱۲۶۰	۱۷ ۲/۱۲	۳۰	ملک الصالح صلاح الدین حاجی (دوبارہ) بخطاب منظفر	۷۹۱ ۱۳۸۹	۱
۶	ملک السعید محمد ناصر الدین برکت اللہ بن ظاہر	۶۷۶ ۱۲۷۷	۲ ۲/۱۲	۳۱	ملک الظاہر سیف الدین برقوق (دوبارہ)	۷۹۲ ۱۳۹۰	۹ ۴/۱۲
۷	ملک العادل بدر الدین سلامش ولد ظاہر	۶۷۸ ۱۲۷۹	۳ ۱/۲ ماہ	۳۲	ملک الناصر نصیر الدین فرج ابو السعادات بن برقوق	۸۰۱ ۱۳۹۸	۷
۸	ملک المنصور سیف الدین ابو المعالی قلاؤن صالحی نجمی الفی	۶۷۸ ۱۲۷۹	۱۱ ۲/۱۲	۳۳	ملک المنصور عبد العزیز عز الدین بن برقوق	۸۰۸ ۱۴۰۵	۲ ماہ
۹	ملک الاشرف صلاح الدین خلیل بن منصور	۶۸۹ ۱۲۹۰	۳ ۱/۱۲	۳۴	ملک الناصر فرج (دوبارہ)	۸۰۹ ۱۴۰۶	۷
۱۰	ملک الناصر نصیر الدین محمد بن قلاؤن	۶۹۳ ۱۲۹۳	۱	۳۵	ملک العادل مستعین (خلیفہ عباسی)	۸۱۵ ۱۴۱۲	۶ ماہ
(۱۱)	ملک العادل زین الدین کتبغا منصوری	۶۹۴ ۱۲۹۴	۲ ۱/۱۲	۳۶	ملک المؤید ابو النصر شیخ محمودی ظاہری	۸۱۵ ۱۴۱۲	۸ ۵/۱۲
۱۲	ملک المنصور حسام الدین لاجین منصوری	۶۹۶ ۱۲۹۶	۲ ۱/۱۲	۳۷	ملک المظفر شہاب الدین ابو السعادات احمد بن شیخ محمودی	۸۲۴ ۱۴۲۱	۸ ماہ
۱۳	ملک الناصر محمد بن قلاؤن (دوبارہ)	۶۹۸ ۱۲۹۸	۹ ۷/۱۲	۳۸	ملک الظاہر سیف الدین ابو الفتح ططر	۸۲۴ ۱۴۲۱	۳ ماہ
۱۴	مظفر رکن الدین بیبرس جاشنگیر منصوری	۷۰۸ ۱۳۰۸	۱۱ ماہ	۳۹	ملک الصالح ناصر الدین محمد بن ططر	۸۲۴ ۱۴۲۱	۴ ماہ
۱۵	ملک الناصر محمد بن قلاؤن (سہ بارہ)	۷۰۹ ۱۳۰۹	۳۲	۴۰	ملک الاشرف ابو النصر سیف الدین برسبائی دقماقی	۸۲۵ ۱۴۲۲	۱۶ ۸/۱۲
۱۶	ملک المنصور سیف الدین ابوبکر ولد ناصر محمد	۷۴۱ ۱۳۴۰	۲ ماہ	۴۱	ملک العزیز جمال الدین یوسف بن اشرف	۸۴۲ ۱۴۳۸	۳ ماہ
۱۷	ملک الاشرف علاؤ الدین کچک ولد ناصر محمد	۷۴۲ ۱۳۴۱	۵ ماہ	۴۲	ملک الظاہر ابو سعید سیف الدین چقمق علائی بن انیال	۸۴۲ ۱۴۳۸	۱۴ ۱۰/۱۲
۱۸	ملک الناصر شہاب الدین احمد ولد ناصر محمد	۷۴۲ ۱۳۴۲	۱ ۱/۲ ماہ	۴۳	ملک المنصور ابو السعادات فخر الدین عثمان بن ابو سعید	۸۵۷ ۱۴۵۳	۱ ۱/۲ ماہ
۱۹	ملک الصالح عماد الدین اسمٰعیل ابی الفدا بن ناصر محمد	۷۴۳ ۱۳۴۲	۳	۴۴	ملک الاشرف سیف الدین ابو النصر اینال علائی ناصری	۸۵۷ ۱۴۵۳	۸ ۲/۱۲
۲۰	ملک الکامل زین الدین شعبان ولد ناصر محمد	۷۴۶ ۱۳۴۵	۱ ۲/۱۲	۴۵	ملک المؤید شہاب الدین احمد ابو الفتح ولد اشرف ابو النصر	۸۶۵ ۱۴۶۰	۴ ماہ
۲۱	ملک المظفر زین الدین حاجی بن ناصر محمد	۷۴۷ ۱۳۴۶	۱ ۳/۱۲	۴۶	ملک الظاہر ابو سعید سیف الدین خشقدم ناصری مؤیدی	۸۶۵ ۱۴۶۱	۶ ۹/۱۲
۲۲	ملک الناصر نصیر الدین حسن بن ناصر محمد	۷۴۸ ۱۳۴۷	۴	۴۷	ملک الظاہر سیف الدین ابو سعید بلبای علائی	۸۷۲ ۱۴۶۷	۲ ماہ
۲۳	ملک الصالح صلاح الدین ولد ناصر محمد	۷۵۲ ۱۳۵۱	۳	۴۸	ملک الظاہر ابو سعید تمربغا	۸۷۲ ۱۴۶۷	۲ ماہ
۲۴	ملک الناصر حسن (دوبارہ)	۷۵۵ ۱۳۵۴	۷	۴۹	ملک الاشرف سیف الدین ابو النصر قایتبائی ظاہری	۸۷۲ ۱۴۶۸	۲۹ ۳/۱۲
۲۵	ملک المنصور ابو المعالی صلاح الدین محمد بن حاجی بن ناصر	۷۶۲ ۱۳۶۱	۲	۵۰	ملک الناصر محمد ابو السعادات ولد قایتبائی	۹۰۱ ۱۴۹۵	۲ ۱۰/۱۲

۱؎ یہاں سے برجی مملوک یا چراکسہ شروع ہوئے یہ ممالیک بحریہ کے غلام تھے۔

٥١	الملک الاشرف قانصوہ مولی قایتبائی	٩٠٤ ١٤٩٨	١١ دن	٥٤	الملک العادل سیف الدین طومان بائی	٩٠٦ ١٥٠٠	٤ ماہ
٥٢	الملک الظاہر ابو سعید قانصوہ	٩٠٤ ١٤٩٨	١ ٨/١٢	٥٥	الملک الاشرف ابو النصر قانصوہ غوری (دوبارہ)	٩٠٦ ١٥٠٠	١٦
٥٣	الملک الاشرف جنبلاط	٩٠٥ ١٤٩٩	٦ ماہ	٥٦	اشرف طومان بائی بن اخی الغوری	٩٢٢ ١٥١٦	چند ماہ

(۱) **شجرۃ الدر** ۔ غلامان ترکمانیہ کی اولاد سے ملک صالح کی بیوہ تھی مورخین نے اس کو خاندان ایوبیہ کے حکمرانوں میں شامل کیا ہے چونکہ اس نے ملک المعز عز الدین ایبک سے نکاح کر لیا تھا اور وہی خاندان غلامان کا پہلا بادشاہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ شجرۃ الدر نے خود خلع کر کے حکومت مصر اس کے حوالہ کر دی تھی۔ (۲) **معز** ۔ بڑا لائق اور منتظم مگر ظالم تھا۔ ۷ برس کی حکومت کے بعد ربیع الاول ۶۵۵ھ / ۱۲۵۷ء میں مقتول ہوا وجہ یہ ہوئی کہ شجرۃ الدر سے نکاح کرنے کے ایک مدت بعد ملک المعز نے شاہ موصل کی بیٹی سے نکاح کا پیام دیا اس پر شجرۃ الدر نے جل کر اسی مار ڈالا۔ اس کے انتقام میں ملک المعز کے غلاموں نے شجرۃ الدر کو قتل کر ڈالا۔

(۳) **منصور** ۔ ۱۵ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا اس کے نائب السلطنت سیف الدین قطز نے جو اس کے باپ کا غلام تھا اسے خلع کر کے خود سلطنت پر قبضہ کر لیا۔ (۴) **مظفر** ۔ تاتاریوں نے شام پر چڑھائی کی اس نے حملہ کر کے شام میں ان کو شکست دی۔ ۱۵ ذیقعد ۶۵۸ھ / ۱۲۶۰ء میں ایک سال کی حکومت کے بعد ظاہر اسے مار کر بادشاہ ہوا۔

(۵) **ظاہر** ۔ بڑی فتوحات حاصل کیں۔ آرمینیا تک فتح کر لیا۔ شجاع مہیب صائب الرائے تھا۔ ۱۷ سال کی حکومت کے بعد محرم ۶۷۶ھ / ۱۲۷۷ء میں دمشق میں فوت ہوا (۶) **سعید** ۔ ربیع الآخر ۶۷۸ھ / ۱۲۷۹ء میں تخت سے اتارا گیا۔

(۷) **عادل** ۔ ۷ برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا۔ رجب ۶۷۸ھ / ۱۲۷۹ء میں مدبر سلطنت قلاؤن نے اسے خلع کر کے سلطنت پر قبضہ کر لیا۔

(۸) **قلاؤن** ۔ بڑی فتوحات حاصل کیں۔ مغلوں کو جو شام میں گھس آئے تھے دفع کیا۔ طرابلس الشام جو ۵۰۳ھ سے فرنگیوں کے قبضہ میں تھا ۶۸۸ھ میں اس نے فتح کر لیا۔ مہیب، بہادر اور حلیم الطبع تھا۔ ۱۱ سال حکومت کر کے ذیقعد ۶۸۹ھ / ۱۲۹۰ء میں مر گیا۔ اول علاؤ الدین اقسنقر کا غلام تھا اس کے مرنے کے بعد ملک الصالح ایوب کا غلام ہوا۔

(۹) **اشرف** ۔ ملوک ترکیہ میں سے کوئی اس کے برابر شجاع و بہادر نہ تھا۔ نیک سیرت اور محسن تھا مگر تین سال کی حکومت کے بعد محرم ۶۹۳ھ / ۱۲۹۳ء میں اپنے باپ کے ایک غلام کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اس کے زمانہ میں فتوحات بہت ہوئیں۔

(۱۰) **ناصر** ۔ ۹ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ اس کے باپ کے غلام کتبغا نے جو مدبر سلطنت تھا تخت پر قبضہ کر لیا۔ منصف اور عادل تھا۔

(۱۱) **عادل کتبغا** ۔ ڈھائی سال حکمران رہا۔ محرم ۶۹۶ھ / ۱۲۹۶ء میں حسام الدین نے اس سے سلطنت چھین لی۔

(۱۲) **منصور حسام الدین** ۔ دو برس چند ماہ کی حکومت کے بعد ربیع الآخر ۶۹۸ھ / ۱۲۹۹ء میں اس کے غلام نے قتل کر ڈالا۔

(۱۳) **ناصر** ۔ (دوبارہ) ساڑھے نو برس سلطنت کر کے ملک کرک کی طرف چلا گیا کیونکہ بیبرس نے اسے خلع کر دیا تھا۔

(۱۴) **مظفر** ۔ ۱۱ ماہ کی سلطنت کے بعد معزول اور پھر ۷۰۹ھ / ۱۳۰۹ء میں قتل کیا گیا۔

(۱۵) **ناصر** (سہ بارہ) کرک سے واپس آ کر سہ بارہ بادشاہ ہوا۔ بغداد سے تونس تک اس کی حکومت تھی اور پھر ۳۲ برس سلطنت کر کے ذی الحجہ ۷۴۱ھ / ۱۳۴۰ء میں انتقال کیا کل ۴۴ سال ۲۵ یوم سلطنت کی۔ عمر ۵۵ سال۔

(۱۶) **منصور ابوبکر** ۔ دو مہینہ کی حکومت کے بعد قوص میں جلاوطن کیا گیا اور وہیں مر گیا۔

(۱۷) **اشرف کجک** ۔ ۸ سال کی عمر میں ۵ مہینے کی حکومت کے بعد قوص کی طرف جلاوطن کیا گیا اور وہیں مر گیا۔

(۱۸) **ناصر احمد** ۔ اس کے ظلم کے سبب رعیت نے محرم ۷۴۳ھ میں معزول کر کے ۷۴۵ھ میں قتل کر ڈالا۔ کرک سے بلا کر بادشاہ بنایا گیا تھا۔

(۱۹) **صالح اسمٰعیل** ۔ ۳ برس ۲ ماہ کی حکومت کے بعد ۴ ربیع الآخر ۷۴۶ھ / ۱۳۴۵ء کو مر گیا۔ صلاح صفدی اس کے زمانہ کا مشہور شاعر تھا۔

(۲۰) **کامل شعبان** ۔ ایک سال ۲ ماہ کی حکومت کے بعد ۷۴۷ھ / ۱۳۴۶ء میں فوت ہوا۔ ابن نباتہ اس کے زمانہ کا مشہور شاعر تھا۔

(۲۱) مظفر حاجی۔ مغرور اور ظالم تھا علماء و فضلاء کی قدر نہ کی۔ ایک برس ۳ ماہ کی حکومت کے بعد بکرے کی مانند ذبح ہوا۔
(۲۲) ناصر حسن ۳ سال کی حکومت کے بعد معزول کیا گیا۔
(۲۳) صالح۔ نام کا بادشاہ تھا۔ وزراء مختار تھے۔ آخر شیخون نے بادشاہ بنایا تھا انہوں نے معزول کرکے قید کر دیا ۷۶۱ھ میں مرگیا۔
(۲۴) ناصر حسن۔ (دوبارہ) اس نے مصر میں جامع مسجد بڑی لاگت سے تیار کی آخر کو جمادی الاول ۷۶۲ھ میں قتل کیا گیا۔
(۲۵) منصور محمد۔ ۲ برس حکمران رہا ہوئے یلبغا نے تخت سے اتار کر قلعۃ الجبل میں قید کیا اور وہیں ۸۰۱ھ میں مرگیا۔
(۲۶) اشرف شعبان۔ ۱۰ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ ارکین سلطنت کا غلبہ رہا بہت سے فتنے برپا ہوئے۔ بڑا بہادر اور متشرع تھا۔
مجلس علماء کا شوقین تھا۔ یلبغا غلام کو مروا ڈالا ۱۴ برس ۲ ماہ کی حکومت کے بعد ۵ ذیقعد ۷۷۸ھ کو قتل ہوا۔
(۲۷) منصور علی۔ ۵ برس ۳ ماہ کی حکومت کے بعد صفر ۷۸۳ھ میں فوت ہوا اس پر بوجہ کمسنی مدبر سلطنت برقوق متغلب رہا۔
(۲۸) صالح حاجی۔ ۹ سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا۔ ایک سال ۲ ماہ سلطنت کرنے کے بعد مدبر سلطنت ظاہر برقوق نے تخت سے اتار دیا۔
(۲۹) ظاہر برقوق۔ ۷ برس کی حکومت کے بعد صالح حاجی نے لڑکر ملک چھین لیا اس کے زمانہ میں مصر میں بڑے فتنے برپا ہوئے۔
(۳۰) صالح حاجی۔ (دوبارہ) ۷ برس کی حکمرانی کے بعد برقوق سے لڑکر تخت چھین لیا اور منصور کا لقب پاکر ایک سال سے کچھ زیادہ
اور سلطنت کی آخر کو محرم ۷۹۲ھ میں خود سلطنت سے دست بردار ہوگیا۔
(۳۱) ظاہر برقوق۔ (دوبارہ) اچھا انتظام کیا۔ ۹ برس اور سلطنت کی کل ۱۶ سال ساڑھے چار ماہ سلطنت کرکے فوت ہوا۔
(۳۲) ناصر فرج۔ ۱۰ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ امیر ایتمش مدبر سلطنت تھا اس کے عہد میں امیر تیمور نے مصر میں آکر روپیہ اور مال لوٹ
لیا۔ اور عورتیں پکڑ لیں۔ پھر واپس چلا گیا جب اس کے ملک میں فتنہ و فساد برپا ہوا سات برس کی سلطنت کے بعد اس کا بھائی منصور بادشاہ
بنا دیا گیا۔ (۳۳) منصور عبدالعزیز۔ چند ہی مہینہ حکومت کی تھی کہ ناصر فرج نے آکر نکال دیا اور اسکندریہ میں
قتل ہوا۔ (۳۴) ناصر فرج۔ (دوبارہ) ۷ برس دوبارہ سلطنت کی شیخ المحمودی نے اس پر خروج کیا اور اس سے لڑکر فتح پائی
آخر کو علماء نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا اور صفر ۸۱۵ھ میں دمشق میں بری طرح سے مارا گیا مقریزی اس کے زمانہ کا شاعر تھا۔
(۳۵) عادل مستعین عباسی۔ ناصر فرج کے مارے جانے کے بعد ۷ ماہ ۵ دن بادشاہ اور خلیفہ رہا پھر خلع کیا گیا شیخ محمودی
نے سلطنت پر قبضہ پایا اور مستعین کو اسکندریہ میں قید کر دیا جہاں وہ ۸۳۳ھ میں مرگیا۔
(۳۶) موید ابوالنصر۔ ۸ برس ۵ مہینہ حکومت کرکے مرگیا۔ ظاہر برقوق کے غلاموں میں سے تھا۔
(۳۷) مظفر احمد۔ ایک برس کی عمر میں بادشاہ بنایا گیا۔ ططر ظاہر اس کا وزیر حکومت کرتا تھا۔ ۷ ماہ چند یوم کے بعد ططر اس کو معزول
کرکے خود بادشاہ بن گیا۔ (۳۸) ظاہر ططر عالی ہمت۔ عاقل اور علماء و فضلاء کا قدردان تھا۔ ظاہر برقوق کے غلاموں میں سے تھا
۹۳ دن کی سلطنت کے بعد ۵ ذی الحجہ ۸۲۴ھ کو مرگیا۔
(۳۹) صالح محمد۔ ۱۰ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا ۴ ماہ ۴ دن حکومت کرنے کے بعد امیر برسبائی نے جو مدبر سلطنت تھا خود سلطنت پر
قبضہ کرکے اس کو معزول کر دیا۔ پھر یہ وبائے عام میں مبتلا ہوکر ۸۳۵ھ میں مرگیا۔
(۴۰) اشرف ابوالنصر۔ بڑے بادشاہوں میں شمار ہوتا ہے قرآن شریف سننے کا شوقین اور اکثر روزہ دار رہتا تھا قبرص فتح کیا۔
جدہ پر قبضہ کیا۔ ۱۶ برس ۹ ماہ سلطنت کرکے ذی الحجہ ۸۴۱ھ میں مرگیا۔ برقوق کے غلاموں میں سے تھا۔
(۴۱) ملک العزیز۔ ۱۵ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ مدبر سلطنت جقمق نے تین ہی مہینہ بعد سلطنت پر قبضہ کر لیا اور اسے اسکندریہ بھیج دیا۔
اور وہ وہیں مرگیا۔ (۴۲) ظاہر ابوسعید جقمق۔ ۱۴ برس ۱۰ ماہ حکومت کرکے ۸۵۷ھ میں مرگیا غریب پرور بادشاہ تھا۔ برقوق
کا غلام تھا۔ (۴۳) منصور عثمان۔ ۴۳ دن کی بادشاہت کے بعد معزول کرکے اسکندریہ بھیجا گیا اور وہیں مرگیا۔

(۴۴) **اشرف ابوالنصر** - کثیر العطا اور قلیل الخطا تھا مگر امی محض تھا۔ ۸ برس ۲ ماہ ۶ یوم حکومت کر کے ۱۴۶۱ء ۸۶۵ھ میں مر گیا۔ برقوق کا غلام تھا۔ (۴۵) **موید احمد** - صاحب علم نیک تدبیر اور اچھا سیاست کنندہ تھا مگر ۴ ماہ چار یوم کے بعد مدبر سلطنت خوشقدم نے تخت سے اتار دیا اور خود بادشاہ بن گیا۔

(۴۶) **ظاہر ابوسعید خوشقدم** - بڑا قاری تھا۔ اچھا منتظم مگر کثیر الطمع تھا۔ ۶ برس ۶ ماہ حکومت کر کے مر گیا۔ شیخ محمودی کا غلام تھا

(۴۷) **ظاہر ابوسعید بلبائی** - ۵۶ یوم کی برائے نام حکومت کے بعد اسکندریہ میں جلاوطن ہوا۔ وہیں مر گیا۔

(۴۸) **ظاہر ابوسعید تمربغا** - ضعیف اور نرم مزاج تھا۔ ۲ مہینے کی سلطنت کے بعد سکندریہ بھیجا گیا اور وہیں مر گیا۔ جقمق کا غلام تھا۔ (۴۹) **اشرف ابوالنصر** - جقمق کا غلام تھا۔ بڑی عقلمندی اور دیانتداری سے کام کیا۔ خوش خلق، نیک اور لائق تھا۔ تمام شاہان سابق سے نامور، لائق اور فائق تھا۔ عمارتیں، خانقاہیں اور مسجدیں بہت تعمیر کیں۔ ۲۹ سال ۴ ماہ حکومت کی۔ کسی طرح کا کبھی ظلم نہیں کیا۔ ماہ ذیقعدہ میں ۱۴۹۵ء ۹۰۱ھ میں مر گیا۔

(۵۰) **ناصر محمد** - ذلیلوں اور نالائقوں اور خوشامدیوں کی صحبت میں رہتا تھا۔ ڈھائی برس کی حکومت کے بعد غائب ہو گیا۔

(۵۱) **اشرف قانصوہ** - رئیس عساکر تھا۔ ناصر کے بعد بادشاہ بنایا گیا۔ ۱۱ دن کی حکومت کے بعد غائب ہو گیا۔

(۵۲) **ظاہر ابوسعید** - قایتبائی کا غلام۔ ناصر کا ماموں تھا۔ ایک سال ۸ ماہ کی حکومت کے بعد لشکر کی بغاوت سے ڈر کر کہیں جا چھپا۔ (۵۳) **اشرف جنبلاط** - ۶ ماہ کی حکومت کے بعد جلاوطن کیا گیا۔

(۵۴) **عادل طومان بائی** - ساڑھے چار مہینے کی حکومت کے بعد مارا گیا۔

(۵۵) **اشرف ابوالنصر** - قایتبائی کا غلام۔ صاحب مروت اور بڑا حملہ آور سخت دل، ظالم اور خونریز۔ لوٹ مار کا شوقین تھا۔ اس کو حکومت کرتے ۱۵ برس ۹ مہینے اور چند دن گزرے تھے کہ سلیم اول سلطان روم نے چڑھائی کی اور ۱۵۱۶ء ۹۲۲ھ میں اشرف ابوالنصر حلب کے قریب لڑتا ہوا گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ سلیم نے شام کے علاقے چھین لئے۔

(۵۶) **اشرف طومان بائی** - اپنے چچا کے بعد بادشاہ ہوا مگر کچھ ہی دن حکومت کرنے پایا تھا کہ سلیم اول سلطان روم نے مصر فتح کر لیا۔ اور اسے قتل کرا دیا اور پھر اس خاندان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑا۔ اس پر خاندان غلامان کا خاتمہ ہوا اور مصر کی حکومت سلاطین روم کی نیابت میں آ گئی (دیکھو حصہ دوم باب چہارم سلطنت عثمانیہ روم نمبر ۹ سلیم اول)

(۶) خدیوان مصر

(۱۸۰۵ء ۱۲۲۰ھ سے تا حال) (مدت اب تک ۱۲۰ سال)

سلیم اول کے ۱۵۱۷ء ۹۲۳ھ میں مصر فتح کر لینے کے بعد تقریباً تین صدی تک مصر روم کا صوبہ رہا۔ سلطان روم کی طرف سے مصر کے گورنر وزیر کے نام سے ملقب اور پاشا کے نام سے مشہور رہے جن میں سے مشہور گورنروں کے نام یہ ہیں محمد پاشا کرجی۔ حسن پاشا۔ محمد پاشا۔ محمد پاشا صوفی۔ احمد پاشا۔ محمد علی پاشا۔ جب سلطان روم کی بحری قوت میں ضعف آیا اور مصر میں ہر طرف سے عیسائی جہازوں کی آمد و رفت ہونے لگی تو ۱۸۰۵ء میں محمد علی جو اصل میں البانیہ کی رجمنٹ کا کمانڈر تھا[1] بہت سے مملوکی سرداروں کو قتل کر کے قاہرہ کا فرمانروا بن گیا اور سلطان روم کو مجبور کر کے عہدۂ پاشائی مصر اپنے خاندان میں موروثی کرا لیا اور ایک طور پر مصر کا خودمختار بادشاہ بن گیا۔ صرف برائے نام ۲ لاکھ سالانہ خراج سلطان کو دینا مقرر کیا اور وہی حالت اب تک[2] اس کی نسل کی جاری رہی۔

وفات سنہ	جلوس سنہ	نام خدیو	نمبر شمار	وفات سنہ	جلوس سنہ	نام خدیو	نمبر شمار	وفات سنہ	جلوس سنہ	نام خدیو	نمبر شمار
۱۳۰۰ ۱۸۸۲	۱۲۷۹ ۱۸۶۳	اسمٰعیل بن ابراہیم بن محمد علی (۱۶ سال)[3]	۵	۱۲۷۰ ۱۸۵۴	۱۲۶۵ ۱۸۴۹	عباس اول بن طوسون بن محمد علی پاشا (۵ سال)	۳	۱۲۶۵ ۱۸۴۹	۱۲۲۰ ۱۸۰۵	محمد علی پاشا عرصہ مدت سلطنت ۴۴	۱
۱۳۰۹ ۱۸۹۱	۱۲۹۶ ۱۸۷۸	توفیق بن اسمٰعیل بن ابراہیم (۱۳ سال)	۶	۱۲۷۹ ۱۸۶۲	۱۲۷۰ ۱۸۵۴	سعید بن محمد علی (۹ سال)	۴	۱۲۶۴ ۱۸۴۸	۱۲۶۴ ۱۸۴۸	ابراہیم بن محمد علی (۱۱ ماہ)	۲

[1] اور ۱۸۰۱ء میں وزیر یوسف پاشا کے ساتھ مصر سے فرانسیسیوں کے نکالنے کو بھیجا گیا تھا۔ [2] یہ سلطان روم کی طرف سے ۹۷ واں پاشا مقرر ہوا تھا ۱۳ رمضان ۱۲۲۰ھ کو مرا۔ [3] جو ۱۲۳۱ھ میں مر گیا تھا۔ [3] ۱۲۹۶ھ میں تخت سے اتارا گیا۔

۷	عباس ثانی بن توفیق ۲۲ سال	۱۳۰۹ ۱۸۹۱	۱۳۳۲ ۱۹۱۴	۸	حسین بن توفیق (۲ سال)	۱۳۳۲ ۱۹۱۵	۱۳۳۵ ۱۹۱۷	۹	احمد فواد پاشا بن توفیق	۱۳۳۵ ۱۹۱۷	تا حال

نوٹ ۔ (۱) محمد علی پاشا کی فتوحات وغیرہ کا حال باب چہارم نمبر ۳۱ محمود ثانی بادشاہ روم کے حال میں دیکھنا چاہیئے۔

(۲) ۱۸۳۱ء میں محمد علی نے شام فتح کر لیا مگر پھر واپس دیدیا اس کے بعد محمد علی نے ابراہیم کو جانشین کر کے گوشہ نشینی اختیار کی اور ۱۲۶۵ھ ۱۸۴۹ء میں مر گیا۔ اسمٰعیل پاشا کو ۱۸۶۶ء میں سلطان روم نے خدیو کا خطاب دیا جس کے معنی بادشاہ کے ہیں۔ اسمٰعیل پاشا کے آخری زمانہ تک سوڈان کا ملک خط استوا تک متعدد مہمات سے فتح ہوا ۱۸۸۱ء میں توفیق پاشا کے فوجی جنرل احمد عرابی پاشا نے بغاوت کی۔ انگریزوں نے خدیو کی مدد کر کے ۱۸۸۲ء میں احمد عرابی پاشا کو گرفتار کر کے جزیرہ لنکا میں نظر بند کر دیا۔ اس مداخلت سے انگریزوں کے کچھ حقوق بھی مصر میں قائم ہو گئے فرانس کی بھی آمد و رفت مصر میں ۱۹۱۳ء تک بعد سلطان روم کے مصر میں انگریزوں کا اقتدار رہا انگریزوں کا عمل دخل دیکھ کر ۱۸۸۳ء میں نوبہ اور مصری سوڈان میں ایک شخص شیخ محمد احمد عرف مہدی نے سخت شورش برپا کی یہانتک کہ اس کے مقابلہ میں انگریزی سردار جنرل گارڈن ۱۸۸۵ء میں بمقام خرطوم مارا گیا اور نوبہ کا بہت سا جنوبی حصہ اور مصری سوڈان کا علاقہ چھوڑ دیا گیا۔ جون ۱۸۸۵ء میں مہدی مر گیا اسکا رشتہ دار خلیفہ عبداللہ جانشین ہوا جو ۱۸۹۸ء کے بعد تک لڑتا رہا۔ اس کے مقلد درویش کہلاتے تھے لیکن اب مصری سوڈان کا چھوڑا ہوا بہت سا علاقہ انگریزی امپیریل برٹش ایسٹ افریکہ میں شامل ہو گیا ہے۔ اور دسمبر ۱۹۱۴ء سے انگریزوں نے خدیو کو مصر کا مستقل بادشاہ بنا دیا۔

باب چہارم۔ تاریخ روم

فصل اول جغرافیہ

روم کی سلطنت دو بڑے حصوں میں منقسم ہے ایشیائی روم اور فرنگستانی روم علاوہ اس کے عرب کا تمام مغربی اور نصف شرقی حصہ بھی روم کی سلطنت میں شامل تھا۔ ایشیائی روم اور فرنگستانی روم کی تقسیم فی الحال اسطرح پر ہے۔

(۱) ایشیائی روم

صوبہ	قدیم علاقے	جدید علاقہ	جدید علاقوں کے شہر	قدیم علاقوں کے شہر
ایشیائے کوچک	اناطولی	بیجنہ	سلطانیہ	بیجنہ۔ بالکسر۔ برنجد بیتصہ۔ سمرنا
		ایدین	سمرنا یا ازمیر۔ ایدین بیتصہ۔	ایدین مغلہ۔ بدرم کوتاہیہ عسکی شہر
		خداوندگار	بروصہ قراحصار یسخد۔ کوتاہیہ عسکی شہر بیلاجیک یعنی شہر آئینہ۔ عموریہ۔	اسمید۔ قراحصار یسخد۔ بروسہ کوٹری
		کوجالی	سکوٹری (اسکودار) اسمید یا نقومیدیہ۔ ازنیق یعنی نیقیا یا ازغلی تیر تکلی۔ گلک۔	اماسرا قسطاموتی سینوپ سمسون۔
		قسطاموتی	قسطاموتی سینوپ۔ کوچ حصار اصفلب یا مقالیہ۔ کوپری حصار۔	طرابزون قیصریہ کوچ حصار کوپری حصار
		انگوریہ	انگوریہ قیصریہ۔ یوزگت۔	تاجین۔ قرا حصار۔ افسوس سارڈس
		طرابزون	طرابزون۔	(سمرنا)

سلہ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء کو انگریزوں نے حسین پاشا کو مصر کے تخت پر بٹھا کر سلطان کا خطاب دیا کیونکہ عباس پاشا انگریزوں سے مخالفت کر کے قسطنطنیہ چلا گیا تھا۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں حسین پاشا مر گیا۔ فواد پاشا سلطان ہوا سلہ مگر خدیو مصر اب تک سلطان روم کو عظمت کی نظر سے دیکھتے اور اس کو اپنا بزرگ سمجھتے اور عموماً سلطانی مشورہ پر چلتے رہے اگرچہ انگریزوں کو بھی انتظام میں بہت کچھ مداخلت رہی۔ جنہوں نے ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء کو عباس پاشا کو معزول کر کے اس کے بھائی حسین پاشا کو اپنی طرف سے مصر کا سلطان بنایا سلہ نصف صاحب ۱۸۶۹ء سے انگریزوں۔ فرانسیسیوں اور خدیو مصر کی شراکت سے نہر سویز تیار ہوئی ہے سلہ اس کی شورش کی ابتدا جولائی ۱۸۸۱ء سے ہوئی سلہ ٹریپولی ۱۹۱۲ء میں اٹلی نے مصر ۱۹۱۵ء میں انگریزوں نے اپنی حمایت میں لے لیا۔ ۹ جون ۱۹۱۶ء کو حسین شریف مکہ نے مکہ اور طائف پر قبضہ کر کے ملک الحجاز کا لقب اختیار کر لیا۔ یمن کا امام مدت سے آزادانہ حکومت کر رہا ہے۔

سلہ انگلیسہ سلہ جس کو بیتینیہ یا بتھنیہ بھی کہتے تھے۔ الٰہی سلہ شوت سلہ نوبہ دارفر اور قردفان سے مراد ہے۔

علاقہ	صوبہ	سنجق	مشہور شہر	
	روم ایلی	سیواس	سیواس ۔ توقات ۔ اماسیہ ۔ شابن ۔ قراحصار ۔ قیساریہ	بوزگت سیواس توقات ۔ اماسیہ ۔ دربندہ
	قرامان	قونیہ	قونیہ یا مقونیہ ۔ اوالیہ ۔ البتان ۔ لاذقیہ ۔ اسپارطہ	قونیہ اوالیہ البتان آق شہر لارنڈیا قرمان
		اذنہ	اذنہ مصیصہ ۔ طرسوس ۔ قراحصار سلفکہ ۔ لارندہ ۔ یا قرمان ۔ ارمنق	اسپارطہ ۔ قراحصار ۔ لاذقیہ ۔ اذنہ طرسوس
		معمورۃ العزیز	ملطیہ	سلفکہ ۔ ارمنق ۔ مرعش ۔ ملطیہ ۔
ترکی ارمنستان	کردستان	ارض روم	ارض روم ۔ بنگول ۔ بایزید ۔ ارزنجان ۔ ملا ذجرد	
		دیار بکر	دیار بکر ۔ ارغانہ ۔ نصیبین ۔ اردین ۔ حصن کیفا ۔ میا فارقین ۔ ارزن ۔ خرتبرت یا خارپوت ۔ (حصن زیاد) دارہ ۔ شمشاط	
		بدلیس	بدلیس ۔ اخلاط ۔ موش ۔	
		وان	وان ۔ ارجیش ۔ ارنیس ۔	
		حقاری	کوشاب ۔ جلامرق ۔ عمادیہ ۔ سعرت ۔	
	موصل	موصل	موصل ۔ نینوہ ۔ روون دز ۔ اربل ۔ جزیرہ ابن عمر ۔ سلیمانیہ ۔ کوہ سنجک ۔ خرقوق ۔ تکریت ۔ سنجار ۔ خانقین ۔ حلوان ۔ شہرزور ۔ جلولا	
عراق عرب	زور	زور	دیر ۔ درہ ۔ تدمور یا پلمائرا ۔ حلبی ۔	
	بغداد	بغداد	بغداد ۔ مداین ۔ انبار ۔ سامرہ ۔ عانہ ۔ حیرہ ۔ ہیت ۔ سلیمانیہ ۔ عین التمر ۔ کربلا ۔ حلہ ۔ کوفہ ۔ جیرہ ۔ نجف ۔ قادسیہ ۔ دیوانیہ ۔ بلم ۔ نہروان ۔ حج	
	بصرہ	بصرہ	بصرہ ۔ ابلہ ۔ کویت ۔ عراق ۔ واسط ۔ لفانیہ ۔ لطیہ ۔ سماوہ ۔ (کوطاق کسرے ۔ مسیّب ۔ بابل	
	حلب	حلب	حلب ۔ حران ۔ رہا (ادیسہ ۔ ارفہ) عین الورد ۔ البتان ۔ مرعش ۔ بمبیا ۔ دافنہ ۔ بنبج ۔ عین تاب ۔ رقہ ۔ صفین ۔ انطاکیہ ۔ اسکندرون ۔ بیلان	
	دمشق (شام)	دمشق	دمشق ۔ حماہ ۔ حمص ۔ بعلبک ۔ بصرے ۔ لاذقیہ یا لطاکیہ ۔ معرہ ۔ شیزر ۔ اذا سیہ ۔ ایکہ (عجہ رحبہ ۔ قرقیسیا ۔ عین زربیہ	
شام	طرابلس	طرابلس	طرابلس ۔ ارکہ ۔ طرطوس ۔	
	فنشیا	فنشیا	بیروت ۔ جبیل ۔ (لونٹ) الاذکیہ سے طرابلس تک جو پہاڑی سلسلہ ہے وہ نصیریوں کا خاص مسکن ہے ۔	
	سنجان	سنجان	بیت المقدس ۔ بیت اللحم ۔ ناصرہ ۔ یافا ۔ صور ۔ صیدا ۔ عکہ ۔ طبریہ ۔ حیفہ ۔ نابلس ۔ غزہ ۔ عسقلان ۔ رملہ ۔ قیساریہ ۔ طبریہ ۔ اجنا دین ۔ بلقاء ۔ یرموک ۔ موتہ ۔ صفد ۔ شقیف (صور و صیدا کے مشرق میں علاقہ جبل عامل ہیں)	

(۲) فرنگستانی روم

۱۸۷۸ء سے پہلے فرنگستانی روم میں صوبجات ذیل شامل تھے ۔

(۱) رومیلیا ۔ ۲ ۔ البانیہ ۔ ۳ ۔ اپائی رس ۔ ۴ ۔ تھسلی (مقدونیہ) ۵ ۔ مونٹی نیگرو (جبل اسود) ۶ ۔ کروشیا ۔ ۷ ۔ بوسنیا ۔ ۸ ۔ ہرزیگوینہ ۔ ۹ ۔ سرویہ (سرب) ۱۰ ۔ بلگیریا (بلغار) اور (۱۱) رومانیا ۔ (جس میں ولاکیا اور مولڈیویا شامل ہیں)

جب ۱۸۷۸ء میں روم نے روس سے شکست کھائی تو عہدنامہ برلن کی رو سے رومانیا ۔ سرویا ۔ مونٹی نیگرو کے حاکم خود مختار حاکم قرار دئے گئے اور تھسلی کا علاقہ یونان کو مل گیا ۔ بلگیریا کی نسبت قرار پایا کہ وہاں عیسائی حاکم برائے نام سلطان کا ماتحت رہے ۔ ۱۹۱۲ء میں بلغاریہ سے شکست کھائی جس کے بعد صرف نواح قسطنطنیہ اور علاقہ اڈریانوپل یعنی علاقہ درہ دانیال فرنگستانی روم میں سلطان کے پاس رہ گیا ۔ باقی بلغاریہ ۔ سرویہ ۔ اور یونان نے جنہوں نے مل کر شکست دی تھی تقسیم کر لیا ۔ تمام صوبجات کی کیفیت حسب ذیل ہے ۔

نمبر شمار	نام صوبہ	مشہور شہر	نمبر شمار	نام صوبہ	مشہور شہر
۱	ترکی	قسطنطنیہ یا اسٹنبول ۔ بشنلیچہ ۔ گیلی پولی ۔ روڈوسٹو ۔ سیلیوریا ۔ اینوس ۔ ایڈریانوپل ۔	۳	البانیہ (آزاد)	سکوٹری ۔ درزو
۲	سالونیکا ۔ اپائی رس	سالونیکا ۔ کوالہ ۔ سیریز ۔ جینینا ۔ (یونان کے قبضہ میں)	۴	بلگیریا (آزاد)	صوفیہ ۔ ترنووا ۔ وارنا ۔ فلپوپلس ۔ سلسٹریا ۔ رسچک ۔ یادنا ۔ گلیپولی ۔ ودن ۔ سسٹووا ۔

سلہ ۱۹۱۵ء سے علاقہ بصرہ پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا ہے ۔ ۱۹۱۷ء سے بغداد اور بیت المقدس پر انگریزی قبضہ ہو گیا ۔ بصرہ اور بغداد کا علاقہ عراق عرب کہلاتا ہے ۔

نمبر	ملک	شہر	کیفیت
۵	رومانیا	بخارسٹ۔ جسّی۔ اسمعیلیہ	آزاد ہیں
۶	سرویا	بلغراد۔ نیش۔ مناسٹر۔ اسکوپ	
۷	مانٹی نیگرو	زنٹن بیے۔ ڈلسینو	
۸	بوسینا	بوسنا سرائے	آسٹریا کے قبضہ میں
۹	ہرزیگوینا	موسطر	
۱۰	کروشیا	بنی الوقہ	

رقبہ و آبادی

نمبر شمار	نام علاقہ	رقبہ	آبادی
۱	فرنگستانی روم (خاص مقبوضات سلطانی)	۱۳۰۰۰	۳۷۵۵۰۰۰
۲	ایشیائی روم (یعنی ایشیائے کوچک۔ شام۔ آرمینیا۔ الجزیرہ۔ حجاز۔ احسا)	۶۸۲۸۶۰	۱۷۴۲۵۰۰۰
	میزان کل	۶ لاکھ ۹۵ ہزار ۸ سو ساٹھ مربع میل	۲ کروڑ ایک لاکھ اسی ہزار آدمی

فصل دوم عیسائیوں کا زمانہ

یورپ کے جنوب میں ایک جزیرہ نما ہے جس کا نام اٹلی ہے۔ اٹلی کے مغربی کنارہ پر ایک قزاق نے جس کا نام رومیولس تھا جو سو ہزار قزاق کا سردار تھا حضرت عیسٰے سے ۷۵۳ برس پہلے ایک پہاڑی کے اوپر ایک گاؤں بسایا اور اس کا نام اپنے نام پر روم رکھا۔ آخر بڑھتے بڑھتے وہ اتنا بڑا شہر ہو گیا کہ ۵۰ میل کا دورہ اور ۴۰ لاکھ آبادی ہو گئی اور یہاں ایک بہت بڑی سلطنت قائم رہی یہانتک کہ مسیح سے ۳۰ برس پہلے آغسطس قیصر روما کے تخت پر بیٹھا ۴۴ برس بادشاہ رہا اس کے زمانہ میں روما کی سلطنت کمال عروج پر تھی چنانچہ سوائے چند شمالی علاقوں کے تمام یورپ (انگلستان فرانس سپین جرمنی۔ اٹلی۔ یونان۔ آسٹریا جنوبی روس اور تمام وہ علاقہ جو فرنگستانی روم کہلاتا ہے) اور ایشیا میں دریائے فرات کے مغرب کا تمام ملک یعنی ایشیائے کوچک۔ شام ایک حصہ عراق عرب کا کنعان عرب اور افریقہ میں تمام شمالی افریقہ یعنی نوبہ اور مصر اور تمام ممالک بربر بحر ظلمات تک یہ کل ملک سلطنت روما کے تابع فرمان تھے آغسطس ۱۴ سنہ میں مر گیا۔

۳۰۶ء میں قسطنطین اعظم روما کے تخت پر بیٹھا یہ اول قیصر تھا جس نے ۳۱۱ء میں عیسائی مذہب اختیار کیا اور باسفرس کے کنارے قدیم شہر بائی زنٹیم کے مقام پر جدید شہر قسطنطنیہ اپنے نام پر آباد کر کے اپنا دار السلطنت بنایا۔

۳۶۴ء میں سلطنت روما دو حصوں پر منقسم ہو گئی۔ ایک مغربی جس کا دار السلطنت روما رہا اور دوسرا مشرقی جس کا دار السلطنت قسطنطنیہ[سلہ] رہا یعنی ویسٹرن رومن امپائر اور ایسٹرن رومن امپائر۔

تھوڑے عرصہ کے بعد ویسٹرن رومن امپائر برباد ہو گئی اور ایسٹرن رومن امپائر کو صرف رومن امپائر کہنے لگے۔ جب مسلمانوں کا زمانہ آیا تو بجائے رومن امپائر کے صرف روم پر اکتفا کیا یہ وجہ تسمیہ روم کی ہے۔

قسطنطین اعظم ۳۳۷ء میں مر گیا قسطنطنیہ میں قلعہ اور صوفیہ کا گرجا اسی نے تعمیر کیا جس وقت آنحضرت صلعم پیدا ہوئے روم کا بادشاہ جسٹن دوم تھا اور روم کی سلطنت اس وقت سلطنت یونان کے نام سے مشہور تھی۔ عرب کے شمال میں جو علاقہ اس وقت ایشیائی روم کے نام سے مشہور ہے اس زمانہ میں ایرانیوں اور یونانیوں میں منقسم تھا۔ دریائے فرات حد فاصل تھا۔ مشرقی ایرانیوں کے تصرف میں تھا مغربی یونانیوں کے[سلہ]۔ جسٹن دوم کے وقت سے ۱۴۵۳ء تک جبکہ ترکوں نے قسطنطنیہ فتح کیا مفصلہ ذیل یونانی شہنشاہ ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات
۱	جسٹن دوم	۵۶۵ء	۵۷۸ء
۲	ٹائی بیریس	۵۷۸	۵۸۲
۳	ماریشس یا موریس	۵۸۲	۶۰۲
۴	فوکس	۶۰۲	۶۱۰
۵	ہرکلی اس (یعنی ہرقل)	۶۱۰	۶۴۱ء
۶	قسطنطین سوم	۶۴۱	۶۴۲

سلہ لیکن تدمر یعنی شام کے شہر انطاکیہ میں ابھی سکونت رکھتا تھا ۶۱۵ء ایرانیوں اور یونانیوں [illegible] میں خسرو دوم شاہ ایران نے تمام ایشیائی روم شام و مصر یونانیوں سے چھین لیا مگر ہرقل نے بہ ہزیمت کر کے اپنے تمام علاقے واپس لے لئے ۶۲۸ء میں عہد نامہ ہوا جس کی رو سے پھر دریائے فرات حد فاصل قرار پایا [illegible]

۷	کونسٹنس دوم	۶۴۲	۶۶۸	۲۷	بیسے سل لیس	۸۶۷	۸۸۶	۴۷	جون کومنی نس	۱۱۱۸	۱۱۴۳
۸	قسطنطین چہارم	۶۶۸	۶۸۵	۲۸	لیو ششم	۸۸۶	۹۱۲	۴۸	مینوئل کومنی نس	۱۱۴۳	۱۱۸۰
۹	جسٹنین دوم	۶۸۵	(۶۹۴)	۲۹	قسطنطین ہفتم	۹۱۲	۹۱۹	۴۹	الکسی اس دوم	۱۱۸۰	۱۱۸۳
۱۰	لیون شیس	۶۹۴	۶۹۷	۳۰	رومانوس مع قسطنطین	۹۱۹	۹۵۹	۵۰	اینڈرونی کس اول	۱۱۸۳	۱۱۸۵
۱۱	ایسپرس ثانی بیریس	۶۹۷	۷۰۴	۳۱	رومانوس دوم	۹۵۹	۹۶۳	۵۱	آئی زک اینجی لس	۱۱۸۵	(۱۱۹۵)
۱۲	جسٹنین دوم (دوبارہ)	۷۰۴	۷۱۱	۳۲	نقفور دوم (فوکس)	۹۶۳	۹۶۹	۵۲	الکسی اس سوم	۱۱۹۵	۱۲۰۳
۱۳	فلپ پکیس بارڈانیز	۷۱۱	۷۱۳	۳۳	جون زمی سی سیز	۹۶۹	۹۷۵	۵۳	آئی زک اینجی لس (دوبارہ)	۱۲۰۳	۱۲۰۴
۱۴	اناس ٹے شیس دوم	۷۱۳	۷۱۵	۳۴	بی سی لیس دوم و قسطنطین ہشتم	۹۷۵	۱۰۲۸	۵۴	تھیوڈور لسکارس اول	۱۲۰۴	۱۲۲۲
۱۵	تھیوڈوسیس سوم	۷۱۵	۷۱۷	۳۵	رومانوس سوم	۱۰۲۸	۱۰۳۴	۵۵	جون ڈیوکس	۱۲۲۲	۱۲۵۵
۱۶	لیو سوم آئی سوریکس	۷۱۷	۷۴۲	۳۶	میکائیل چہارم	۱۰۳۴	۱۰۴۱	۵۶	تھیوڈور لسکارس دوم	۱۲۵۵	۱۲۵۸
۱۷	قسطنطین پنجم	۷۴۲	۷۷۵	۳۷	میکائیل پنجم	۱۰۴۱	۱۰۴۲	۵۷	جون لسکارس	۱۲۵۸	۱۲۵۹
۱۸	لیو چہارم	۷۷۵	۷۸۰	۳۸	قسطنطین نہم	۱۰۴۲	۱۰۵۴	۵۸	میکائیل پیلیولوگس سلہ	۱۲۵۹	۱۲۸۳
۱۹	قسطنطین ششم	۷۸۰	۷۹۷	۳۹	تھیوڈورا	۱۰۵۴	۱۰۵۶	۵۹	اینڈرونکس دوم	۱۲۸۳	۱۳۲۸
۲۰	آئی رینی	۷۹۷	۸۰۲	۴۰	میکائیل ششم	۱۰۵۶	۱۰۵۷	۶۰	اینڈرونکس سوم	۱۳۲۸	۱۳۴۱
۲۱	نائی سی فورس (نقفور)	۸۰۲	۸۱۱	۴۱	آئی زک کومنی نس (اسحق)	۱۰۵۷	۱۰۵۹	۶۱	جون پیلیولوگس	۱۳۴۱	۱۳۴۷
۲۲	میکائیل اول	۸۱۱	۸۱۳	۴۲	قسطنطین دہم (ڈیوکس)	۱۰۵۹	۱۰۶۸	۶۲	جون کنٹا کوزینی	۱۳۴۷	۱۳۵۵
۲۳	لیو پنجم	۸۱۳	۸۲۱	۴۳	رومانوس ڈایوجینیز	۱۰۶۸	۱۰۷۱	۶۳	جون پیلیولوگس (دوبارہ)	۱۳۵۵	۱۳۹۱
۲۴	میکائیل دوم	۸۲۱	۸۲۹	۴۴	میکائیل ہفتم	۱۰۷۱	۱۰۷۸	۶۴	مینوئل	۱۳۹۱	۱۴۲۴
۲۵	تھیوفائی لس	۸۲۹	۸۴۲	۴۵	نقفور سوم	۱۰۷۸	۱۰۸۱	۶۵	جون پیلیولوگس (سیاہ)	۱۴۲۴	۱۴۴۸
۲۶	میکائیل سوم	۸۴۲	۸۶۷	۴۶	الکسی اس کومنی نس	۱۰۸۱	۱۱۱۸	۶۶	قسطنطین پیلیولوگس	۱۴۴۸	۱۴۵۳

فصل سوم — مسلمانوں کا زمانہ

رومی اور ایرانی ہمیشہ ایشیائی روم کی بابت لڑتے رہتے تھے۔ آخر ۶۲۸ء میں دونوں میں صلح ہو کر دریائے فرات حدِ فاصل قرار پایا۔ اس فرات سے مشرق کا علاقہ الجزیرہ اور آرمینیا وغیرہ ایرانیوں کے اور فرات سے مغرب کا علاقہ شام اور ایشیائے کوچک رومیوں کے، مسلمانوں نے فتح کیا۔

روم کی اسلامی تاریخ آسانی کی نظر سے ۶ دوروں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(۱) پہلا دور مسلمانوں کا ایشیائی روم کے اکثر علاقوں (الجزیرہ، آرمینیا، شام اور نصف ایشیائے کوچک) کو فتح کرنا اور بنی امیہ اور بنی عباس کا ان علاقوں پر حکمرانی کرنا۔

(۲) دوسرا دور عباسیوں کے ضعف پر طوائف الملوک کا ممالک ذیل میں آزاد حکومتیں قائم کر لینا۔

نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ
۱	طباطبائیہ	بصرہ	۴	حمدانیہ	موصل	۷	مروانیہ	دیار بکر
۲	طولونیہ	شام و مصر	۵	حمدانیہ	حلب	۸	مزیدیہ	[illegible]
۳	اخشیدیہ	"	۶	عقیلیہ	الجزیرہ	۹	بنی مرداس یا بنی کلاب	حلب

۱۰	بنی عمران	بطیحہ (درمیان بصرہ و واسط)	۱۱	قرامطہ	ہجر (علاقہ بحرین)			

(۳) تیسرا دور سلجوقیوں کا زور پکڑنا عباسیوں کو اپنے قبضہ میں کر کے طوائف الملوکی کو دور کرنا اور ایشیائے کوچک کو فتح کر کے کل ایشیائی روم پر حکمرانی کرنا اور عیسائیوں کو پے در پے شکستیں دینا۔

(۴) سلجوقیوں کے ضعف پر پھر طوائف الملوکی کا ہونا اور خاندانہائے ذیل کی حکومتوں کا قائم ہو جانا۔

نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت
۱	سلاجقہ شام	ملک شام	۵	اتابکہ	دمشق	۹	جلائر	عراق عرب
۲	قطبیہ	آرمینیا	۶	زنگی	شام والجزیرہ وغیرہ	۱۰	قراقونیلو	آرمینیا آذربیجان وغیرہ
۳	ارتق	دیار بکر کیفہ ماردین	۷	اتابکہ	اربل	۱۱	آق قونیلو	دیار بکر آذربیجان وغیرہ
۴	دانشمندیہ	ایشیائے کوچک کا شرقی حصہ	۸	ایوبیہ	مصر شام الجزیرہ	۱۲	سلاجقہ	ایشیائے کوچک

(۵) پانچواں دور مشرقی اضلاع میں مغلوں کا تسلط مغرب میں علاقہ شام میں مصر کے مملوکوں کا قبضہ۔ ایشیائے کوچک میں ۶۹۹ھ میں سلجوقیوں کی سلطنت کا خاتمہ ہو کر ایشیا کوچک کا دس حکومتوں میں منقسم ہو جانا جنہیں سے خاندان قرامان اور خاندان عثمانیہ زیادہ مشہور ہیں۔

(۶) چھٹا دور۔ خاندان عثمانیہ کا تمام ایشیا کوچک اور ایشیائی روم کو (سوائے شام کے) فتح کرنا اور کل ایشیائی روم میں ایک سلطنت قائم کر لینا۔

(۱) پہلا دور

تمام ملک شام (بصرے، دمشق، طبریہ، عسقلان، بعلبک، حمص، حلب، قیصریہ، قنسرین، انطاکیہ، اور بیت المقدس وغیرہ) ۱۳ھ سے ۱۶ھ تک جناب عمر خلیفہ ثانی کے عہد میں مسلمانوں نے عیسائی بادشاہ ہرقل (ہرکلی اس) سے اور اسی سنہ میں تمام الجزیرہ (عراق عرب) ایران کے آخری بادشاہ یزدجرد سے مسلمانوں نے فتح کر لیا تھا پھر حضرت عثمان خلیفہ ثالث کے زمانہ میں مسلمانوں نے ملک آرمینیا بھی گنجہ اور شروان تک فتح کر لیا غرض خلفائے اربعہ کے بعد صرف ایشیا کوچک کا پورا علاقہ قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہوں کے پاس رہ گیا تھا (جنکو مسلمان مورخ عموماً یونانیوں کے نام سے درج کرتے ہیں اور کبھی رومیوں کے نام سے یاد کرتے ہیں) ایشیائے کوچک پر بھی مسلمان اکثر حملے کرتے رہے چنانچہ ۴۸ھ میں معاویہ کے بیٹے یزید نے ایشیا کوچک کو عبور کر کے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا مگر ناکام پھرا بلکہ ۵۹ھ میں معاویہ نے قیصر روم سے دبکر خراج دینا منظور کیا اور ۶۶ھ میں شاہ روم نے حملہ کر کے عبدالملک بن مروان سے خراج لیا مگر ۹۲ھ میں ولید بن عبدالملک نے شاہ روم سے ملاطیہ چھین لیا بنی امیہ کی تباہی کے زمانہ میں پھر رومیوں نے زور پکڑا مگر جب عباسیوں کا دور ہوا تو مہدی عباسی کے زمانہ میں اس کا بیٹا ہارون رشید ۱۶۲ھ میں روم کا ملک فتح کرتا ہوا آبنائے باسفورس تک جا پہونچا اور ہارون کے زمانہ میں قرامان کا کچھ حصہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا مگر خلفائے عباسیہ کے ضعف کے زمانہ میں رومیوں نے پھر زور پکڑا کر شام اور آرمینیا تک بہت شہر مسلمانوں سے چھین لیے یہاں تک کہ سلجوقیوں کا زمانہ آیا اور ۴۶۳ھ میں الپ ارسلان نے رومانوس والوجینس قیصر روم کو گرفتار کر کے باجگزار بنایا اور کل ایشیا کوچک سلطنت اسلام میں شامل کیا گیا۔

الغرض ۱۳۲ھ تک روم کے اسلامی حصہ میں بنی امیہ اور پھر ۳۳۴ھ تک عباسیہ حکمراں رہے اس کے بعد بیس برس تک مصر کے فاطمیہ خاندان کا خطبہ پڑھا گیا مگر ۴۵۰ھ (۱۰۵۸ء) میں سوائے عراق کے (جہاں عباسیہ حکومت بدستور قائم رہی) تمام ایشیائی روم پر سلجوقیوں نے قبضہ کر لیا جا بجا اپنے گورنر مقرر کئے ۵۱۱ھ میں سلجوقیوں کے بڑے خاندان کا خاتمہ ہوا اور صوبوں کے گورنر جا بجا آزاد حاکم بن بیٹھے۔

خلفائے اربعہ، بنی امیہ، بنی عباس اور سلجوقیان اعظم کا حال حصہ اول میں بیان ہو چکا ہے اب روم کی طوائف الملوکی کا حال لکھا جاتا ہے۔

دوسرا دور طوائف الملوک

(۱) طباطبائیہ حسینیہ

۱۹۹ھ میں ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم علوی نے کران کو طباطبا بھی کہتے ہیں اہواز وغیرہ میں حکومت قائم کی۔ جب وہ مرگ مفاجات سے مرگئے تو ان کے رشتہ دار محمد بن زید علوی نے بصرہ اور واسط پر قبضہ پایا۔ مگر یہ بھی پکڑ کر مامون رشید کے پاس بھیجا گیا۔ اس طرح بصرہ سے خاندان طباطبائیہ کی حکومت جاتی رہی مگر یمن میں طباطبا کے بیٹے قاسم رشید نے حکومت کی بنیا ڈالی جو اب تک قائم ہے۔

(۳) طولونیہ

یہ ۲۵۴ھ/۸۶۸ء سے ۲۹۲ھ/۹۰۵ء تک مصر و شام پر حکمراں رہے (دیکھو حصۂ دوم باب سوم تاریخ مصر)

(۳) اخشیدیہ

۳۲۳ھ/۹۳۵ء سے ۳۵۸ھ/۹۶۹ء تک مصر و شام پر حکمراں رہے (دیکھو حصۂ دوم باب سوم تاریخ مصر)

(۴) حمدانیہ (موصل)

۳۱۷ھ/۹۲۹ء سے ۳۹۴ھ/۱۰۰۳ء تک (مدت ۷۷ سال)

یہ خاندان عربی قبیلہ تغلب سے تھا۔ یہ لوگ اپنے وطن سے نکل کر موصل کے نواح میں آباد ہوگئے یہاں تک کہ ۲۸۱ھ/۸۹۴ء میں حمدان بن حمدون نے ماردین پر قبضہ کر لیا مگر ۲۹۲ھ/۹۰۴ء میں معتضد عباسی کی فوج نے اسے نکال دیا مگر اسی سال ابو الہیجا عبداللہ بن حمدان موصل اور اس کے مضافات کا گورنر مقرر ہوا۔ اور ۳۰۷ھ/۹۱۹ء میں ابراہیم بن حمدان دیار ربیعہ کا گورنر بنایا گیا۔ اور پھر اس کا بھائی داؤد ۳۰۹ھ/۹۲۱ء میں اس کا جانشین ہوا۔ سعید بن حمدان ۳۱۲ھ/۹۲۴ء میں نہاوند کا گورنر مقرر ہوا۔ اس خاندان کے بعض اور اراکین بھی ایسے ہی اعلےٰ عہدوں پر ممتاز ہوئے۔ ابو الہیجا عبداللہ اکثر خود بغداد میں رہتا تھا اور اپنے لڑکے حسن کو موصل میں اپنا نائب کر رکھا تھا جو ۳۱۷ھ سے ۳۱۹ھ تک موصل کے علاقہ دیار ربیعہ اور دیار بکر پر بھی حکمراں رہا۔ ۳۵۸ھ/۹۶۹ء میں حسن کے بیٹے ابو تغلب نے باپ کو معزول کر دیا۔ ۳۳۰ھ/۹۴۲ء میں خلیفہ عباسی نے حسن کو ناصر الدولہ اور اس کے بھائی علی کو سیف الدولہ کا خطاب دیا۔ سیف الدولہ نے جو واسط کا گورنر تھا اخشیدیوں سے ۳۳۳ھ/۹۴۴ء میں حلب چھین لیا اور بوزنطینیوں کے مقابل لڑائیوں میں بڑا نام حاصل کیا۔ خاندان حمدانیہ مذہباً شیعہ تھا۔ سیف الدولہ خلفائے فاطمیہ کو اپنا مقتدائے مذہب سمجھ کر ان کا بہت ادب کرتا تھا۔ ان دونوں بہادر بھائیوں کے انتقال پر ان کے خاندان میں ضعف آنا شروع ہوا۔ خلفائے مصر نے سیف الدولہ کے پوتوں سے شام کے مقبوضات چھین لئے خاندان بویہ نے ۳۶۷ھ/۹۷۷ء میں ابو تغلب کو الجزیرہ سے خارج کر دیا۔ حسین اور ابو طاہر برادران ابو تغلب کو موصل کو چھڑا لینے میں کامیاب ہوئے مگر چند روز سے زیادہ قابض نہ رہ سکے۔

موصل کا حمدانیہ خاندان

(۳۱۷ھ سے ۳۸۰ھ تک) (مدت ۶۳ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبداللہ	۳۱۷ / ۹۲۹	۴۱	۴	ابو عبداللہ حسین و ابو طاہر ابراہیم برادران ابو تغلب	۳۷۹-۸۰ / ۹۸۹-۹۰	۱
۲	عضد الدولہ ابو تغلب غضنفر بن حسن (عدۃ الدولہ)	۳۵۸-۶۹ / ۹۶۸-۷۹	۱۱	خاندان بویہ اور عقیلیہ نے انکا علاقہ چھین لیا			

(۵) حمدانیہ حلب

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	سیف الدولہ[۱] ابو الحسن علی بن عبداللہ	۳۳۳ / ۹۴۴	۲۳	۴	ابو الحسن علی بن سعید الدولہ	۳۹۲ / ۱۰۰۱	۲
۲	سعد الدولہ ابو المعالی شریف بن سیف الدولہ	۳۵۶ / ۹۶۷	۲۵	۵	ابو المعالی شریف بن سعید الدولہ	۳۹۴ / ۱۰۰۳	چند ماہ
۳	سعید الدولہ ابو الفضائل سعید بن سعد الدولہ	۳۸۱ / ۹۹۱	۱۱	فاطمیہ مصر نے انکا علاقہ چھین لیا ۳۹۴ھ/۱۰۰۳ء میں			

[۱] اس کا بھتیجا ابو فراس نہایت اعلیٰ درجہ کا شاعر و ادیب تھا۔ اس کے بھانجے ابو المعالی بن سیف الدولہ نے ۳۵۷ھ میں قتل کرا دیا۔ [۲] اور ابن رائق کے بعد ۳۳ ماہ تک متقی عباسی کا امیر الامراء رہا۔ ۳۵۶ھ میں اس کے بیٹے نے اسے قید کر لیا۔ ۳۵۸ھ میں قید میں مر گیا۔ [۳] اقبال مند و بہت لائق علم و ادب میں بہت مشہور تھا علماء و شعراء کی بہت قدر کرتا تھا خود بھی اچھا شاعر تھا۔ علماء و اہل کمال کا اس کے دربار میں مجمع رہتا تھا۔ متنبی اس کا مشہور شاعر تھا۔ ۳۰۳ھ میں پیدا ہوا تھا۔

(۳۸۶ھ/۹۹۶ء سے ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء تک) **(۶) عقیلیہ** (مدت ۱۰۲ سال)

یہ بنی کعب کی ۵ شاخوں میں سے ایک بہت بڑا عربی قبیلہ تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس فرقۂ اعظم کے زبردست قبیلے شام، عراق، شمالی افریقہ اور اندلسیہ میں پھیل گئے خلفائے عباسیہ کے ابتدائی دور سلطنت میں عراق عقیلیہ قوم کے لوگوں سے بھرا ہوا تھا بنی کعب کی ایک زبردست قوم بنو منتفق نامی خاندان معروفیہ کی سرپرستی میں بصرہ کے قریب دلدل والی زمین (بطیحہ) میں جا بسی۔

بنی خفاجہ صحرائے عراق میں صدیوں تک قزاقی کرتے رہے ۱۲۳۲ھ تک ان کا یہی وتیرہ رہا جبکہ بنی عبیدہ و بنی منتفق نے کوفہ، واسط اور بصرہ کے درمیانی ملک میں سکونت کی بنیاد ڈالی اور آخر کار موصل کے فرمانروا خاندان عقیلیہ کے بانی ہوئے چوتھی صدی ہجری میں شام و عراق کی عقیلیہ جماعتیں عربی طاقتور خاندان حمدانیہ کو خراج ادا کرتی رہیں لیکن حمدانیوں کے زوال پر عقیلیہ آزاد ہو گئے۔ آخری حمدانی بادشاہ نے ابو داؤد محمد کو ۳۷۹ھ/۹۸۹ء میں نصیبین اور دیار بکر کی حکومت عطا کی جن میں ابو داؤد نے ۳۸۰ھ/۹۹۰ء میں موصل کا بھی اضافہ کر لیا مگر ۳۸۱ھ میں خاندان بویہ نے انہیں موصل سے نکال دیا لیکن ابو داؤد کی وفات پر اس کے بھائی مقلد نے ۳۸۶ھ/۹۹۶ء میں موصل فتح کیا اور بہاء الدولہ بویہ نے معینہ خراج پر کوفہ و رقہ و حمیہ کی حکومت عطا کی ساتھ ہی انبار، مدائن اور دو کہ کے ممالک کا بھی اضافہ ہو گیا مسلم بن قریش کے زمانہ میں عقیلیوں کی سلطنت موصل کی حدود و مضافات بغداد سے حلب تک پہنچتی تھی اس کے انتقال پر خاندان مذکور کا زوال شروع ہوا یہاں تک کہ ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء میں ان کا دار الحکومت قوام الدولہ کربوقا ایک ترکی قسمت آزما امیر نے فتح کر کے سلجوقی سلطنت میں شامل کیا عقیلیہ خاندان کی دیگر شاخیں اور امرا شام اور الجزیرہ کے چھوٹے چھوٹے علاقوں میں اس کے بعد بھی کچھ دنوں تک حکمران رہیں یہاں تک کہ ۵۶۴ھ میں اس خاندان کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔ الجزیرہ سے برخاست ہو کر انہوں نے بحرین کو مراجعت کی۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	حسام الدولہ مقلد بن مسیب بن رافع بن مقلد	۳۸۶ھ ۹۹۶ء	۵ سال	۵	شرف الدولہ ابو المکارم مسلم بن قریش	۴۵۳ھ ۱۰۶۱ء	۲۵
۲	معتمد الدولہ قرواش بن حسام الدولہ	۳۹۱ھ ۱۰۰۰ء	۵۱	۶	ابراہیم بن قریش	۴۷۸ھ ۱۰۸۵ء	۸
۳	زعیم الدولہ ابو کامل برکہ بن حسام الدولہ	۴۴۲ھ ۱۰۵۰ء	۱	۷	علی بن مسلم	۴۸۶-۴۸۹ھ ۱۰۹۳-۱۰۹۶ء	۳
۴	علم الدین ابو المعالی قریش بن ابو الفضل بدران بن حسام الدولہ	۴۴۳ھ ۱۰۵۱ء	۱۰		اس کے بعد ان کا ملک سلجوقی سلطنت میں شامل ہو گیا۔		

(۳۸۰ھ/۹۹۰ء سے ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء تک) **(۵) مروانیہ (دیار بکر)** (مدت ۱۰۹ سال)

۳۸۰ھ/۹۹۰ء میں کیفہ و دیار بکر کے حاکم باذ کے انتقال پر اس کا بھانجا ابو علی بن مروان جو قوم کا کرد تھا اس کا قائم مقام ہوا۔ اس کی حکومت میں دیار بکر کے بڑے بڑے قصبات مثلاً آمد، ارزن، میافارقین اور کیفہ شامل تھے۔ اس کے جانشین الو منصور نے خلفائے فاطمیہ مصر کی اطاعت اختیار کی خلیفۂ مصر کی طرف سے یہ کچھ عرصہ تک حلب کے خارج شدہ حمدانیوں کی جگہ حلب کا بھی گورنر رہا۔ خاندان مروانیہ فرمانروایان بویہ کی بھی سرپرستی کو تسلیم کرتا تھا۔ آخر سلجوقیوں نے ان کا بھی خاتمہ کر دیا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ابو علی حسن بن مروان	۳۸۰ھ ۹۹۰ء	۷ سال	۳	نصیر الدولہ ابو نصر احمد بن مروان	۴۰۲ھ ۱۰۱۱ء	۵۲	۵	منصور بن نصر	۴۷۲ھ ۱۰۷۹ء	۶
۲	ممہد الدولہ ابو منصور سعید بن مروان	۳۸۷ھ ۹۹۷ء	۱۵	۴	نظام الدولہ نصر بن ابو النصر احمد	۴۵۳ھ ۱۰۶۱ء	۱۹		۴۷۸ھ/۱۰۸۵ء میں سلجوقیوں نے منصور کا علاقہ چھین لیا		

راحبی کی جگہ ۴۹۰ھ میں حملہ آیا کیا گیا ۲ سال اپنے بھائی پر کتا اور قریش کی قید میں رہ کر ۴۵۳ھ میں مر گیا ۴۶۲ھ میں انبار فتح کر کے طغرل سلجوقی کا خطبہ پڑھ دیا ۴۷۲ھ میں حلب پر قبضہ کر لیا پھر حران اور رہا فتح کر لیا اپنے باپ کے ملک کے علاوہ دیار ربیعہ، دیار مضر، موصل اور حلب بھی اس کے قبضہ میں تھے عادل، نیک سیرت اور اعلیٰ درجہ کا منتظم تھا سلیمان بن قتلمش سلجوقی سے لڑتا ہوا مارا گیا ۴۸۶ھ تک تین سال ملک شاہ سلجوقی کی قید میں رہا پھر رہا ہو کر اپنے ملک کا بادشاہ ہوا ۴۸۶ھ میں تتش سلجوقی سے لڑتا ہوا مارا گیا اور علی بن مسلم سلجوقیوں کی طرف سے ۳ سال گورنر رہا۔ ۱۵ یعنی حران بن و دسک کر دی تھے (دیکھو صفحہ ۲۳۸)

(۸) بنی مزید (حلہ)

(سنہ ۴۰۳ھ سے ۵۴۵ھ تک / ۱۰۱۲ سے ۱۱۵۰ تک) — مدت ۱۴۲ سال

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	سعد الدولہ علی اول بن مزید اسدی	۴۰۳ ۱۰۱۲	۵ سال	۵	نور الدولہ دبیس ثانی بن صدقہ	۵۰۱ ۱۱۰۷	۲۸
۲	نور الدولہ ابو الاعز دبیس اول بن علی	۴۰۸ ۱۰۱۷	۶۶	۶	صدقہ ثانی بن دبیس ثانی	۵۲۹ ۱۱۳۴	۳
۳	بہاء الدولہ ابو کامل منصور بن دبیس اول	۴۷۴ ۱۰۸۱	۵	۷	محمد بن دبیس ثانی	۵۳۲ ۱۱۳۷	۸
۴	سیف الدولہ ابو الحسن صدقہ اول بن منصور	۴۷۹ ۱۰۸۶	۲۲	۸	علی ثانی بن دبیس ثانی	۵۴۰-۵۴۵ ۱۱۴۵-۱۱۵۰	۵

یہ بنی عدنان کے قبیلہ بنی اسد سے تھے۔ عرب سے جلا وطن ہو کر قادسیہ و بغداد سے بصرہ اور بحیرہ تک آباد تھے۔ نعمانیہ انکا خاص مقام تھا۔ اور خوزستان کے جزائر میں بنی دبیس بھی انہیں کے کنبہ سے تھے انہیں کے نام پر جزیرہ دبیسیہ مشہور تھا۔ ابو الحسن علی بن مزید اور اس کا بھائی ابو الغنائم بنی دبیس کے رئیس تھے۔ ابو الغنائم بنی دبیس کے پاس چلا گیا تھا اور ان میں رہنے لگا تھا وہاں اس نے بنی دبیس کے ایک سردار کو قتل کر ڈالا اور اپنے بھائی ابو الحسن کے پاس چلا آیا بنی دبیس نے اس کا پیچھا کیا مگر نہ پایا پھر ابو الحسن نے بنی دبیس پر دو ہزار سواروں سے حملہ کیا۔ لڑائی ہوئی۔ ابو الغنائم مارا گیا۔ ابو الحسن بھاگ آیا (۱۰۱۴ء) ۴۰۵ھ میں ایک اور لڑائی ہوئی اور ابو الحسن نے بنی دبیس کو شکست دیکر ان کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور جزیرہ دبیسیہ کا حاکم بن گیا۔ پھر مضر بن دبیس نے لوگوں کو جمع کر کے ابو الحسن پر شبخون مارا۔ ابو الحسن بھاگ کر بلاد النیل میں چلا آیا اور مضر نے جزیرہ دبیسیہ اور اپنے تمام اموال پر قبضہ کر لیا ابو الحسن ۴۰۵ھ میں جمیعہ کا حاکم ہوا اور ۴۰۸ھ میں مر گیا۔

(۲) **نور الدولہ دبیس**۔ باپ کا ولیعہد تھا۔ سلطان الدولہ دیلمی نے اسے خلعت بھیجا۔ اس کا بھائی مقلد اس سے لڑا مگر کامیاب نہوا۔ اور ناچار بنی عقیل کے پاس چلا گیا۔ دوسرے بھائی ثابت سے بھی کئی لڑائیاں ہوئیں مگر آخر اس امر پر صلح ہو گئی کہ ثابت کو ایک جاگیر دیدی گئی ۴۲۹ھ میں واسط کی فوج کو شکست دی سلجوقیوں کی اطاعت قبول کر لی ۴۷۴ھ میں رحلت کر گیا بعمر ۸۰ سال۔

(۳) **بہاء الدولہ منصور** سلطان ملک شاہ کے پاس گیا جس نے اسے بحال رکھا اور خلیفہ بغداد نے اسے خلعت بھیجا۔ ۴۷۹ھ میں مر گیا۔

(۴) **سیف الدولہ صدقہ**۔ اس نے ۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء میں جمیعہ کے مقام پر حلّہ آباد کر کے دار الحکومت بنایا۔ اس شہر کی خوبصورتی، عمارتوں کی دلفریبی اور تجارت کی وسعت عرصہ دراز تک مشہور آفاق رہی۔ اس نے ۴۹۴ھ میں سلطان برکیارق سلجوقی کی اطاعت چھوڑ دی اور اس کے بھائی محمد کی اطاعت قبول کی۔ اس نے ہیت۔ تکریت۔ بصرہ اور واسط بھی مسخر کر لیا تھا۔ اس کی قدر و شان و شہرت بہت بڑھ گئی۔ بڑے بڑے لوگوں نے آکر اس کے پاس پناہ لی۔ اور اس نے پناہ دی۔ ۵۰۱ھ میں محمد بن ملک شاہ سے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں انہیں میں سے ایک لڑائی میں صدقہ اور اس کے تین ہزار سے زیادہ ہمراہی مارے گئے اور سلطنت بنی مزید کا زوال شروع ہو گیا۔ عمر ۵۹ سال۔ مدت سلطنت ۲۱ سال جواد حلیم۔ اہل علم کا قدردان تھا۔ شاعر بھی اچھا تھا۔

(۵) **نور الدولہ دبیس** ۵۱۶ھ میں مسترشد خلیفہ کے عہد میں سلطان مسعود سلجوقی بن ملک شاہ سے جھگڑا ہو گیا۔ اور دبیس فوج لے کر

(بقیہ نوٹ صفحہ گزشتہ) جو اصل میں رہزن تھا علاقہ دیار بکر پر قبضہ کر کے موصل پر چڑھائی کی مگر حمدان کے بیٹوں ابراہیم اور حسین نے محمد بن مسیب عقیلی کو نصیبین دینا کر کے باد سے لڑوا دیا۔ باد مارا گیا۔ اس کے بھانجے ابو علی نے فارقین بھی لے لیا تھا اہل آمد نے اتفاق کر کے قتل کر دیا شہر آمد نام ایک فوجی سردار کے ہاتھ سے مارا گیا۔ نیک سیرت تھا علماء فضلا اور شعراء بسبب قدردانی کے اس کے پاس بہت جمع ہوئے چنانچہ ابو سعید گازرونی نے آکر دیار بکر میں مذہب شافعی کو رواج دیا اس کے زمانہ میں رعیت خوشحال رہی ملک میں امن و امان رہا۔ نہایت عیش و عشرت اور تنعم میں بسر کرتا تھا۔ عمدہ کھانے پکانے کا فن سیکھنے کیلئے بہت سا روپیہ خرچ کر کے باورچی مصر بھیجے ابو القاسم مغربی وزیر مصر آیا تو اس کو اپنا وزیر بنا لیا اور اسیطرح فخر الدولہ ابن جہیر وزیر عباسی کو بھی۔ رومیوں اور سلجوقیوں کو باج دیتا رہا۔ ۸۰ سال سے زیادہ کی عمر میں مرا۔ اس کے بھائی سعید نے لشکر آمد میں اپنی جدا حکومت قائم کر لی اس کے بعد خلیفہ نے بیٹا منصور سے آمد اور دیار بکر لے لیا فارقین وغیرہ چھین کر دوانی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور منصور کو جزیرہ ابن عمر میں قید کر دیا جب ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء میں مر گیا۔

بغداد تک جا گھسا اور بہت کچھ مال غنیمت لایا۔ سنہ ۵۱۷ھ میں دبیس نے مسترشد سے جنگ کی مگر خلیفہ خود فوج لے کر آیا اور شکست دی
دبیس شکست کھا کر جا بجا بھاگتا پھرا یہاں تک کہ سنہ ۵۲۵ھ میں سلطان نور الدین کے باپ زنگی نے اسے پکڑ لیا اور اس عرصہ میں اس کے ملک پر
اقبال مسترشدی حکومت کرتا رہا۔ پھر زنگی اور دبیس سلطان سنجر کی مدد کو گئے جب اس کی اس کے بھتیجے مسعود سے جنگ ہوئی اور پھر یہ دونوں
مسترشد سے لڑے اور شکست کھا کر بھاگے پھر دبیس آدمی جمع کر کے اقبال مسترشدی سے اپنا ملک واپس لینے آیا مگر شکست کھائی۔ پھر
سلطان مسعود سلجوقی نے پکڑ کر اسے قتل کرا دیا (سنہ ۵۲۹ھ)

(۶) **صدقہ**۔ باپ کی وفات پر اس نے اپنی فوج سے حلہ فتح کر لیا۔ سنہ ۵۳۱ھ میں سلطان مسعود بغداد میں آیا۔ صدقہ نے بغداد جا کر اس کی
اطاعت قبول کر کے حالت درست کر لی اور اس کے ساتھ رہنے لگا۔ سنہ ۵۳۲ھ میں سلطان مسعود اور اس کے بھائی داؤد میں لڑائی ہوئی
تو صدقہ مارا گیا اور مسعود نے اس کے بھائی محمد کو حلہ کا حاکم بنا دیا۔

(۷) **محمد بن دبیس**۔ سنہ ۵۴۰ھ / ۱۱۴۵ء میں اس کے بھائی علی نے اس سے حکومت چھین لی۔

(۸) **علی بن دبیس**۔ اپنے بھائی محمد سے حکومت چھین کر بادشاہ ہوا پس سلطان مسعود نے اس سے لڑنے کو فوج بھیجی۔ اس نے
شکست دے کر بھگا دیا۔ مگر سنہ ۵۴۲ھ میں سلطان نے دوبارہ فوج بھیج کر حلہ چھین لیا۔ اس نے پھر واپس لے لیا اور سنہ ۵۴۵ھ میں مر گیا اور
بنی مزید کا کچھ علاقہ بصرہ کے بنی منتفق نے اور باقی زنگیوں نے لے لیا ان دنوں میں سلجوقی کمزور ہو گئے تھے اور خلفائے بغداد کی قوت
بڑھ گئی تھی۔ اور حلہ ان کے قبضہ میں آ گیا تھا جسے چاہتے وہ گورنر بنا کر بھیجتے۔ اس طرح بنی مزید کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا
بنی مزید مذہب کے شیعہ تھے۔

(۹) بنی مرداس (حلب)

(سنہ ۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء سے سنہ ۴۷۲ھ / ۱۰۷۹ء تک) (مدت ۵۸ سال)

اسد الدولہ ابو علی صالح بن مرداس جو عرب کے قبیلہ کلاب سے تھا سنہ ۳۹۹ھ / ۱۰۰۸ء اور سنہ ۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء میں حوالی حلب پر حملہ آور ہوا باشندوں نے خلفائے
فاطمیہ سے برگشتہ ہو کر دروازہ کھول دیا اور یہ حلب کا فرمانروا ہو گیا۔ مگر سنہ ۴۲۰ھ / ۱۰۲۹ء میں صالح مصریوں سے لڑتا ہوا مارا گیا اور اس کا بیٹا شبل الدولہ نصر
جانشین ہوا۔ وہ بھی سنہ ۴۲۹ھ / ۱۰۳۸ء میں فاطمیوں کے مقابلہ میں کام آیا اور حلب مصریوں نے لے لیا مگر سنہ ۴۳۳ھ / ۱۰۴۲ء میں اسد الدولہ کے دوسرے بیٹے
معز الدولہ ثمال نے جو رحبہ کا گورنر تھا حلب کو فاطمیوں سے چھڑا لیا۔ سنہ ۴۴۹ھ / ۱۰۵۷ء میں حلب پھر مصریوں نے لے لیا اور ثمال کا بھائی عطیہ
رحبہ پر قابض ہو گیا۔ سنہ ۴۵۲ھ / ۱۰۶۰ء میں شبل الدولہ کے بیٹے رشید الدولہ نے حلب آخری دفعہ فاطمیوں سے چھینا لیکن دوسرے ہی سال اس کے
چچا معز الدولہ نے رشید کو حلب سے نکال دیا۔ سنہ ۴۵۴ھ / ۱۰۶۲ء میں معز الدولہ مر گیا اس وقت رشید نے حلب پر اور عطیہ نے رقہ پر قبضہ پایا۔ رقہ
سے مسلم بن قریش عقیلی نے سنہ ۴۶۲ھ / ۱۰۷۰ء میں عطیہ کو نکال دیا۔ جلال الدولہ جب سنہ ۴۶۸ھ / ۱۰۷۵ء میں اپنے باپ رشید کی جگہ حلب کا حاکم ہوا تو اس نے
یونانیوں سے منبج چھڑا لیا۔ آخر سنہ ۴۷۲ھ / ۱۰۷۹ء میں مسلم عقیلی نے اس خاندان سے حلب چھین لیا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	صالح بن مرداس	۴۱۴ / ۱۰۲۳	۶	۴	رشید الدولہ محمود بن شبل الدولہ	۴۵۲ / ۱۰۶۰	۱
۲	شبل الدولہ ابو کامل نصر بن صالح	۴۲۰ / ۱۰۲۹	۹		معز الدولہ (مکرر)	۴۵۳ / ۱۰۶۱	۱
	قبضۂ فاطمیہ	۴۲۹ / ۱۰۳۷	۵	۵	ابو ذوابہ عطیہ بن صالح	۴۵۴ / ۱۰۶۲	چند ماہ
۳	معز الدولہ ابو علوان ثمال بن صالح	۴۳۴ / ۱۰۴۲	۱۵		رشید الدولہ (مکرر)	۴۵۴ / ۱۰۶۳	۱۴
۴	قبضۂ فاطمیہ	۴۴۹ / ۱۰۵۷	۲۳	۶	جلال الدولہ شمس الملوک ابو المظفر نصر بن رشید	۴۶۷ / ۱۰۷۵	[illegible]

سنہ ۵۱۷ھ / ۱۱۲۳ء میں مسترشد خلیفہ عباسی نے عراق کے بنی اسد پر حملہ کر کے ۴ ہزار بنی اسد آدمی مار ڈالے اور [illegible]
ان کو ریاست فرات کے علاقہ سے مفقود کر دیا۔

۷	ابوالفضائل شبیب سابق بن رشید	۴۶۵-۴۷۲ھ / ۱۰۷۲-۷۹ء	۱۴	۴۷۲ھ / ۱۰۷۹ء میں ان کا ملک عقیلیہ خاندان نے فتح کرلیا۔

(۱۰) بنی عمران (بطیحہ[۱])

بطیحہ کے جنگلوں میں ایک مفلس شخص عمران بن شاہین رہتا تھا جو مچھلیاں پکڑ کر گزارا کرتا تھا پھر وہ علاقہ بطیحہ میں رہزنی کرنے لگا اس کے پاس بہت سے شکاری اور چور اکٹھے ہوگئے اس کے بعد ابوالقاسم بریدی نے اسے بطیحہ اور جامدہ کی سرداری دیدی۔ اس نے اپنی جمعیت بڑھا کر قوت زیادہ کرلی اور ہتھیار بھی بہم پہنچالئے معزالدولہ بن بویہ نے اس کی شدت اور غلبہ دیکھکر اپنے وزیر ابوجعفر صمیری کو اس کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا صمیری نے اسے کئی بار شکست دیکر اس کے اہل وعیال کو گرفتار کرلیا۔ عمران کہیں جا چھپا۔ پھر جب عماد الدولہ کی وفات پر ۳۳۸ھ میں درستی امور کے لئے صمیری کو شیراز جانا پڑا تو عمران پھر کھل کھیلا اور اپنے رفیقوں کو جمع کرکے اپنے پہلے رنگ پر آگیا۔ ۳۳۹ھ میں معزالدولہ نے روزبہان کو اس کے مقابلہ پر بھیجا مگر عمران نے شکست دیکر اس کا تمام مال واسباب اور ہتھیار لوٹ لئے اور اس طرح اس کی قوت بہت بڑھ گئی۔ اور بغداد اور بصرہ کے درمیانی راستہ میں لوٹ مار کرنے لگا اسپر معزالدولہ نے وزیر حسن بن محمد مہلبی کو اس کی سرکوبی کیلئے روانہ کیا۔ روزبہان بھی اس کے ساتھ تھا۔ جب مہلبی نے عمران کو ہر طرف سے گھیر کرنا کا بندی کردی تو روزبہان نے جو چاہتا تھا کہ جس طرح میں نے شکست کھائی ہے اسی طرح مہلبی بھی شکست کھائے ایسی بدمعاشی کی کہ وہ اپنے خلاف مرضی بے محل حملہ کرنے پر مجبور ہوا اور سخت نقصان کے ساتھ شکست کھائی۔ بڑے بڑے سردار مارے اور پکڑے گئے مہلبی نے تیر کر جان بچائی اب معزالدولہ نے مجبوراً طرفین کی قیدیوں کی رہائی کی شرط پر صلح کرلی۔ اور عمران کو بطیحہ کا والی بنایا۔ ۳۴۴ھ میں صلح فسخ ہوگئی ۳۵۵ھ میں معزالدولہ عمران سے لڑنے کے لئے خود واسط میں آیا مگر بیمار ہوگیا اور ۳۵۶ھ میں مرگیا ۳۵۶ھ میں بختیار نے اس پر چڑھائی کی اس نے ۲۰ لاکھ درہم دے کر صلح کرلی۔ ۳۶۶ھ میں بختیار عضدالدولہ سے شکست کھاکر عمران کی پناہ میں آیا تو اس نے بہت سا مال اور تحائف نفیسہ پیش کئے اور بختیار کی بہت عزت وتوقیر کی آخر عمران محرم ۳۶۹ھ میں ۴۰ سال حکومت کرکے مرگیا عمران کے بعد اس کے دو بیٹے اور ایک پوتا بادشاہ ہوئے پھر حکمران امرائے بطیحہ میں سے بنائے گئے پھر بنی بویہ کے گورنر مقرر ہوئے یہانتک کہ بطیحہ بنی مزید کو مل گیا اور پھر سلجوقیوں نے تمام ملک فتح کرلیا۔ بادشاہوں اور گورنروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

	نمبر	نام بادشاہ	جلوس	مدت	کیفیت
بادشاہ	۱	عمران بن شاہین	۳۲۹	۴۰	اس کا حال اوپر لکھا جاچکا۔
	۲	حسن بن عمران	۳۶۹	۳	عضدالدولہ نے اس پر چڑھائی کی اس نے بہت سا مال اور دل دیکر صلح کرلی پھر اس کا بھائی اسے قتل کرکے بادشاہ ہوا
	۳	ابوالفرج بن عمران	۳۷۲	۱	اس نے عضدالدولہ کی اطاعت قبول کی لیکن عمران اور حسن کے وزیر مظفر بن علی نے اسے قتل کرکے ابوالمعالی کو بادشاہ بنایا۔
	۴	ابوالمعالی بن حسن بن عمران	۳۷۳	چندماہ	وزیر مظفر پہلے حسن ابوالمعالی کا سرپرست رہا پھر صمصام الدولہ کیطرف سے ایک جعلی فرمان دکھاکر اسے معزول کرکے خود حاکم بن گیا۔
گورنر	۱	مظفر بن علی وزیر عمران	۳۷۳	۳	ابوالمعالی اور اس کی والدہ کا معقول وظیفہ کرکے واسط میں رہنے کے لئے بھیجدیا عدل و انصاف سے حکومت کی اپنے بھانجے مہذب الدولہ کو ولیعہد بنایا۔
	۲	مہذب الدولہ ابوالحسن علی بن نصر	۳۷۶	۳۲	نیک سیرت اور صاحب بذل واحسان تھا شرف الدولہ بن عضدالدولہ کا مطیع رہا پھر بہاؤالدولہ کو ۵۰ ہزار دینار خراج دیتا رہا قادر باللہ ۳ سال اسکے پاس اسکی حمایت میں رہا۔
	۳	[illegible]	۴۰۸	چندروز	[illegible] الدولہ کا بھانجا ابومحمد عبداللہ نے اسے پکڑ کر اتنا مارا کہ تین دن میں مرگیا اور وہ خود بادشاہ بن گیا۔
	۴	ابومحمد عبداللہ [illegible]	۴۰۸	۳ ماہ	تین [illegible] بعد مرگیا۔

[۱] [illegible] واقع ہے۔

ابن لطیفہ نے اس کو والی بنا لیا یہ مہذب الدولہ کے خواصوں میں سے تھا سلطان الدولہ کو بہت سا مال وغیرہ دے کر پروانہ تقرری حاصل کیا۔	۲	۴۰۸ھ	ابو عبد اللہ الحسین بن ابی بکر الشرابی	۵	
سلطان الدولہ نے حسین کو معزول کر کے اسے مقرر کیا ابو عبد اللہ شرابی اس کی قید میں ۴۱۲ھ تک رہا یہاں تک کہ صدقہ مر گیا۔	۲	۴۱۰ھ	صدقہ المازیاری	۱	بنو مرداس
ابو عبد اللہ قید سے نکل گیا اور ۴۱۳ھ میں بطیحہ پر قابض ہو گیا مگر ابن العبرانی نے آکر اس کو نکال دیا۔	۶	۴۱۳ھ	ابو النصر شیرزاد بن حسن بن مروان	۲	
ابو عبد اللہ دبیس بن مزید کے پاس حلہ میں چلا گیا اور عزت و حرمت سے رہنے لگا۔	۱۵	۴۱۸ھ	ابن العبرانی	۳	
اس نے ابن العبرانی سے بطیحہ لے لیا جلال الدولہ بویہ کو خراج دیتا رہا۔	۶	۴۳۳ھ	ابو النصر بن الہیثم	۴	
۴۳۹ھ میں ابو کالنجار بن سلطان الدولہ نے ابو الغنائم وزیر کو بطیحہ فتح کر لیا	چند ماہ	۴۳۹ھ	عمار ابو کالنجار	۵	

اور ابو کالنجار کی طرف سے ابو الغنائم کے بیٹے [illegible] مطیع اور محمد تھے جن کا بیٹا مہذب الدولہ حاکم ہوا [illegible] سلجوقی تھے مہذب الدولہ کو صدقہ بن مزید کے ماتحت کر دیا گیا پھر بنی مزید کی حکومت رہی پھر خلفا کے [illegible] یہاں تک کہ مغلوں نے فتح کیا۔

(۱۱) قرامطہ

ان کی ابتدا ۲۶۴ھ میں ہوئی مگر قوت ۲۷۸ھ میں معتضد کے زمانہ میں حاصل ہوئی اور [illegible] اول جس شخص نے ظہور کیا وہ خوزستان سے سواد کوفہ میں آیا تھا عبادت اور زہد اس کا کام تھا اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتا تھا۔ [illegible] ظاہر کرتا تھا اسی طرح ایک مدت تک۔ اور جب کوئی اس کے پاس بیٹھتا اس سے دینداری اور زہد کی باتیں کرتا پھر لوگوں کو [illegible] اہل بیت نبوی میں سے ایک امام کی طرف دعوت کرتا ہوں اور اس کی یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ بہت سی خلقت اس کی پیرو ہو گئی [illegible] بیمار ہو گیا اس گاؤں کا ایک شخص کرمیہ نام اسے اپنے گھر لے آیا اور اس کا علاج کرایا جب وہ اچھا ہو گیا تو اسی شخص کے نام سے [illegible] کرمیتہ سے قرمط کر لیا اور اس کے تابعین قرامطہ کہلانے لگے اس کے اکثر تابعین اہل السواد اور اہل بادیہ تھے جو نقل و دین سے بہرہ تھے اس نے ان کو عقائد باطلہ سکھائے اور احکام مخالف شرع نماز اور اذان وغیرہ میں بتائے وہ اسے نبی جانتے تھے اس کے زہد و عبادت کو دیکھ کر وہ گرویدہ ہو گئے پھر وہ ناگہاں شام میں آیا اور اس کی خبر منقطع ہو گئی مگر اس کا مذہب پھیل گیا اور اس کے متبع بہت ہو گئے اور اس کے اکثر تابعین نے خیال کیا کہ وہ محمد بن اسمٰعیل بن جعفر صادق کے لیے دعوت کرتے ہیں اور بعض کہتے تھے کہ محمد بن حنفیہ کی طرف دعوت کرتے ہیں۔ ان قرمطیوں میں سے ناحیہ سماوہ میں ایک شخص ذکرویہ یحییٰ نامی ظاہر ہوا جس کی کنیت ابو القاسم تھی [illegible] شیخ کہتے تھے اور اس کو عبد اللہ بن محمد بن اسمٰعیل بن جعفر صادق خیال کرتے تھے جیسا کہ ابن اثیر نے لکھا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل کا کوئی بیٹا عبد اللہ نام نہ تھا اور وہ اسے یحییٰ بن مہدی کہا کرتے تھے یہ یحییٰ قطیف میں آکر علی بن معلی کے پاس جو غالی شیعہ تھا رہنے لگا اور ظاہر کیا کہ میں مہدی کا قاصد ہوں مجھے حکم دیا ہے کہ ملکوں میں میرے شیعوں کو میرے امر کی طرف دعوت کرو [illegible] ظہور کرنے والا ہوں پس ابن معلی نے قطیف کے شیعوں کو جمع کیا اور یحییٰ بن مہدی کے پاس جو مکتوب تھا [illegible] ان لوگوں کو سنایا وہ اس کے کہنے میں آ گئے اور کہا کہ جب وہ ظہور کریں گے تو ہم ان کے ساتھ خروج کریں گے [illegible] مگر اس دعوت کا چرچا لوگوں میں پھیل گیا [illegible] ایک شخص ابو سعید جنابی بھی تھا اس ابو سعید کے پاس بہت سے اعراب اور قرامطی

سلہ بنی مزید کی ماتحتی میں بطیحہ میں بھی متفرق رہتے تھے سلہ کریمہ اس سبب سے کہتے تھے کہ اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور نبطی زبان میں آنکھ کی سرخی کو کہتے ہیں سلہ منسوب ہے جنابہ جو فارس کا ایک قریہ ہے۔

تبع ہو گئے اس نے ایسے گاؤں والوں کو جو اس کے تابع نہ ہوئے قتل کر ڈالا۔ پھر اس نے قطیف میں آکر ایسا ہی کیا۔ ۲۸۶ھ میں اس نے بصرہ پر چڑھائی کا ارادہ ظاہر کیا۔ عامل بصرہ نے خلیفہ معتضد عباسی کو اطلاع دی۔ خلیفہ نے بصرہ کے گرد فصیل بنا لینے کا حکم بھیجا جو بنائی گئی۔ پھر ابو سعید نے اپنے آدمیوں کے ساتھ نواحی ہجر پر چھاپا مارا اور لوٹ لیا اور اس کی قوت بڑھ گئی۔ اور معتضد کی فوج سے کئی دفعہ جنگ ہوئی ان کے داعی بہت تھے جو اقطار ارض میں پھیلے ہوئے تھے یہانتک کہ انہوں نے ہر جگہ فتنہ برپا کر دیا۔ ان کے داعیوں میں سے علی بن فضل قرمطی بھی تھا جس نے صنعاء یمن میں خروج کیا وہ لوگوں سے اس مہدی کی بیعت کا عہد لیتا تھا جس کی نبی صلعم نے بشارت دی ہے۔ بہت سی خلقت اس کی تابع ہو گئی یمن میں اس نے بہت سے فتنے برپا کئے اور بہت لوگ قتل کئے اور بہت سے ملک کا مالک ہو گیا۔ اور ۲۹۳ھ سے ۳۰۳ھ تک حکمران رہا جبکہ اسے زہر دے دیا گیا اور قرامطہ کا ملک نواحی شام مصر یمن اور حجاز تک پھیل گیا اور وہ ایک حصہ عراق کے بھی مالک ہو گئے ۲۸۹ھ میں معتضد مر گیا مکتفی خلیفہ ہوا۔ وہ بھی قرمطیوں سے لڑتا رہا مگر قرمطیوں کا امر ترقی کرتا رہا۔ انکی فوج اقطار ارض میں پھیل گئی اور حاجیوں کے قافلے لوٹنے لگی۔ اسطرح بہت سے حاجیوں کو قتل بھی کیا۔ (۲۹۴ھ) ۲۹۵ھ میں مکتفی کی وفات پر مقتدر خلیفہ ہوا اس کی بھی قرامطہ سے لڑائی ہوتی رہی ۳۰۱ھ میں ابو سعید مارا گیا جو قرمطیوں کا سردار اور سپہ سالار تھا اس نے اپنے بیٹے سعید کو جانشین کیا مگر اس کے بھائی ابو طاہر نے اس سے حکومت چھین لی۔ اور قرامطہ کا سردار داعی اور سپہ سالار بن گیا ابو سعید حمام میں اپنے خادم صقلبی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا وہ ہجر احسا قطیف اور طائف اور تمام بلاد بحرین پر مستولی ہو گیا تھا۔ غرض قرامطہ کا امر پھیلتا رہا اور ان کا فتنہ بپا رہا یہانتک کہ ابو طاہر ۳۱۷ھ میں مکہ میں داخل ہو گیا۔ اس گروہ کا اعتقاد بہت برا تھا بلکہ کفر صریح تھا یہ مسلمانوں کا خون مباح جانتے تھے اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کو گمراہ سمجھتے تھے۔ ابو طاہر فرعون سے بھی بدتر تھا اس نے ہجر میں ایک گھر بنا کر اس کا نام دار الہجرہ رکھا تھا اور وہاں حج کرنا مقرر کیا تھا اس نے مسلمانوں کی بڑی بے عزتی اور بڑا کشت و خون کیا اور خوب لوٹا۔ اس کے زمانہ میں مسلمانوں پر بڑی مصیبتیں ٹوٹیں یہانتک کہ اس کے خوف سے حج بھی منقطع ہو گیا اس کے عہد میں قرمطیوں کی شوکت بہت ہی بڑھ گئی۔

۸ ذی الحجہ ۳۱۷ھ کو ابو طاہر فوج جرار کو ساتھ لے کر مکہ کے حاجیوں پر مسجد حرام میں ٹوٹ پڑا طواف کرنے والوں نماز پڑھنے والوں اور محرموں کو قتل کر ڈالا۔ یہانتک کہ مسجد الحرام اور مکہ میں ۳۰ ہزار کے قریب آدمی قتل ہوئے اور اتنی ہی عورتیں اور بچے اسیر کر لئے گئے۔ سترہ سو آدمی تو حالت طواف ہی میں مارے گئے انہیں مقتولین میں سے شیخ صوفیہ علی بن بابویہ بھی تھے جو طواف کر رہے تھے مقتولوں کی لاشیں چاہ زمزم میں اور دیگر کنوؤں اور گڑھوں میں ڈال دی گئیں اور مردے بغیر غسل و کفن و نماز کے دفن کر دئے گئے پھر آکر اس نے دروازہ کعبہ کو اکھیڑ ڈالا کعبہ کا سونے کا پرنالہ بھی اکھیڑ ڈالنا چاہا۔ ایک قرمطی اس غرض سے چھت پر چڑھا مگر کوہ ابو قبیس سے ایک تیر آکر ایسا لگا کہ وہ مر کر ڈھیر ہو گیا پس ابو طاہر ڈر گیا اور اپنے ارادہ سے باز آیا۔ وہ ۱۱ دن مکہ میں رہا یہاں اس نے بہت سے عالم۔ عابد اور زاہد قتل کئے تھے بس وہی بچا جو مکہ سے بھاگ گیا۔ مکہ کے گھر لوٹ لئے گئے۔ اس سال حج نہ ہوا۔ ابو طاہر نے کعبہ کا خزانہ اور تمام مال ہتیا لیا اور حجر اسود کو اکھیڑ کر ہجر کو لے گیا تاکہ اپنی مسجد دار الہجرہ میں لگا کر وہاں حج کرایا کرے۔ پس اس مسجد کے صحن کے قریب ساتویں ستون میں لگا دیا پس کعبہ میں حجر اسود کی جگہ خالی رہی لوگ تبرکاً اس جگہ ہی کو مس کرتے رہے۔ ۲۲ سال تک حجر اسود قرامطہ ہی کے قبضہ میں رہا۔ پھر ابو طاہر مرض اکلہ میں گرفتار ہو گیا اس کے کیڑے پڑ گئے اور بڑی مصیبت کی موت مرا۔ قرامطہ کا فتنہ و فساد ۳۷۵ھ تک جاری رہا۔ پھر ان کا کام بگڑ گیا ضعف واقع ہو گیا ۳۷۵ھ میں صمصام الدولہ بن عضد الدولہ نے ان کو شکست فاش دے کر بھگا دیا اور بہت سے قتل کئے اس وقت سے ان کی دھاک جاتی رہی ۳۷۵ھ

میں ایک شخص نے بنی منتفق میں سے جس کا نام اصفر تھا ایک جمعیت کثیر اکٹھی کی اور قرمطیوں سے خوب لڑا۔ قرامطہ کا سردار مارا گیا۔ اور اس کے اصحاب بھاگ گئے بہت سے مارے اور پکڑے گئے اب اصفر احسا کی طرف بڑھا۔ قرمطی قلعہ میں مستحصن ہو گئے۔ پس وہ قطیف کی طرف پلٹا اور قرمطیوں کے مال اور غلام اور مویشی لے کر بصرہ کو مراجعت کی اس وقت سے قرمطیوں کی طاقت ضعیف اور مضمحل ہی ہوتی گئی۔ یہانتک کہ ان کی دولت کا خاتمہ ہو گیا یہی تھوڑی بہت ان کا دور رہا۔

تیسرا دور سلجوقیان اعظم

جس وقت روم میں یہ طوائف الملوکی جاری تھی خراسان میں سلجوقیوں نے زور پکڑا یہانتک کہ ایران فتح کرکے بغداد میں آئے اور خلیفۂ بغداد کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور پھر تمام ممالک روم پر قبضہ کر لیا اگرچہ سلاجقۂ اعظم کا زمانہ روم میں ۴۴۷ھ سے (جبکہ خلیفۂ عباسیہ طغرل بیگ سلجوقی کے قبضہ میں آگیا) ۵۵۲ھ / ۱۱۵۷ء تک شمار ہوتا ہے (جبکہ سنجر نے وفات پائی) مگر سلطنت سلجوقی کے اجزاء کا شیرازہ ۴۸۵ھ / ۱۰۹۲ء ہی میں ملک شاہ سلجوقی کی وفات پر بکھر چکا تھا اور جا بجا آزاد سلطنتیں (خصوصاً ایران اور روم کے مختلف حصوں میں) قائم ہو گئی تھیں سلجوقیان اعظم کا حال حصہ اول کی فصل ہفتم میں بیان ہو چکا ہے اب ان شاخوں کا حال بیان ہوتا ہے جو سلاجقۂ اعظم کے ضعف کے وقت روم میں جا بجا قائم ہو گئیں۔

چوتھا دور طوائف الملوک

سلاجقۂ شام

(۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء سے ۵۱۱ھ / ۱۱۱۷ء تک) (مدت ۲۴ سال)

ملک شاہ بن الپ ارسلان نے اپنے بھائی تاج الدولہ تتش کو دمشق شام کی حکومت عطا کی تھی اس نے ۴۷۱ھ میں مصر کے فاطمی گورنر سے دمشق چھین لیا۔ ملک شاہ کی وفات پر سر کیا روق نے سلطنت چھینے کے لئے بھائی کی مگر ۴۸۸ھ میں شکست کھا کر مارا گیا اس کے بعد اس کے بیٹے رضوان نے حلب میں اور دوسرے بیٹے دقاق نے دمشق میں جا جدا سلطنت قائم کر لی اس کا خاندان دمشق و حلب میں ۵۱۱ھ / ۱۱۱۷ء تک حکمران رہا۔ پھر بنی ارتق نے حلب اور بنی بوری نے دمشق فتح کر لیا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	تتش بن الپ ارسلان	۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء	۱ سال	۴	الپ ارسلان اخرس بن رضوان	۵۰۷ھ / ۱۱۱۳ء	۱
۲	رضوان بن تتش (بمقام حلب)	۴۸۸ھ / ۱۰۹۵ء	۱۹	۵	سلطان شاہ بن رضوان	۵۰۸-۵۱۱ھ / ۱۱۱۴-۱۱۱۷ء	۳
۳	دقاق بن تتش (بمقام دمشق)	۴۸۸-۴۹۷ھ / ۱۰۹۵-۱۱۰۳ء	۹	اس کے بعد بنی ارتق کے بادشاہ ایلغازی نے حلب چھین لیا۔			

(۲) قطبیہ آرمینیا

(۴۹۳ھ / ۱۱۰۰ء سے ۶۰۴ھ / ۱۲۰۷ء تک) (مدت ۱۱۱ سال)

قطب الدین اسمٰعیل سلجوقیہ گورنر مارند (آذربیجان) کا ایک غلام سقمان تھا جس نے ۴۹۳ھ / ۱۱۰۰ء میں خلاط (آرمینیا) کا ملک چھین لیا۔ پھر اس کی اولاد اور اس کے غلام ۶۰۴ھ / ۱۲۰۷ء تک حکمران رہے جبکہ ایوبیوں نے ان کا ملک چھین لیا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	سقمان قطبی۔	۴۹۳ھ / ۱۱۰۰ء	۱۳	۵	سیف الدین بیگ تیمور (غلام ابراہیم)	۵۷۹ھ / ۱۱۸۳ء	۱۰
۲	ظہیر الدین ابراہیم شاہ ارمن بن سقمان	۵۰۶ھ / ۱۱۱۲ء	۱۵	۶	بدر الدین اقسنقر (غلام سقمان ثانی)	۵۸۹ھ / ۱۱۹۳ء	۵
۳	احمد بن سقمان	۵۲۱ھ / ۱۱۲۷ء	۱	۷	منصور محمد (غلام سقمان ثانی)	۵۹۴ھ / ۱۱۹۸ء	۹
۴	نصیر الدین سقمان ثانی بن احمد	۵۲۲ھ / ۱۱۲۸ء	۵۷	۸	عز الدین بلبن (غلام سقمان ثانی)	۶۰۳-۶۰۴ھ / ۱۲۰۶-۱۲۰۷ء	۱

ملہ ۴۹۷ھ میں مرگیا تلہ دقاق کے بعد اس کے بیٹے الپ ارسلان کا خطبہ منقطع کر کے بلتاش بن تتش نے دمشق کی حکومت لے لی اور اس لڑکے کے سرپرست طغتگین نے حکومت چھین کر خاندان بوری کی بنیاد ڈالی ۵۳ سال کی عمر میں اپنے غلاموں نے مار ڈالا۔

(۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء سے ۸۱۱ھ/۱۴۰۸ء تک) **(۴) ارتق (دیاربکر)** (مدت ۳۱۶ سال)

ارتق بن اکسب ترک سلجوقی سپاہ میں ایک افسر تھا جب دمشق کے سلجوقی سلطان تتش نے بیت المقدس فتح کیا تو یہ اسکا گورنر مقرر ہوا اسکے بیٹوں سقمان اور ایلغازی نے فلسطین کے شاہزادگان روما کے خلاف لڑائیوں میں بڑی ناموری حاصل کی تھی۔ ۴۸۴ھ/۱۰۹۱ء میں ارتق مر گیا لیکن اسکے قائم مقام رہے جب ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء میں خلفائے فاطمیہ مصر نے بیت المقدس چھین لیا تو سقمان رُہا کو اور ایلغازی عراق کو چلا گیا۔ ۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء میں ایلغازی کو سلجوقی سلطان محمد نے بغداد اور سقمان کو کیفا (دیاربکر) کی گورنری عطا کی۔ سقمان نے ایک دو سال کے بعد ماردین کا بھی الحاق کر لیا۔ ۵۰۲ھ/۱۱۰۸ء میں ماردین اسکے بھائی ایلغازی کو منتقل ہوا اس طرح کیفا اور ماردین میں ایک خاندان کی دو شاخوں کی حکومت کا آغاز ہوا۔ شاخ کیفا کا سرگروہ سقمان بلڈوین اور جوسلن کے خلاف چند معرکہ آرائیوں کے بعد آرام کی زندگی بسر کرنے کی وجہ سے پردۂ گمنامی میں آ گیا جب صلاح الدین کی بڑھتی ہوئی طاقت کیفا کی تخویف کا باعث ہوئی تو یہ اس کے مطیع ہو گئے صلاح الدین نے ۵۷۹ھ/۱۱۸۳ء میں آمد بھی ان کو دیدیا پس کیفا اور آمد پر ۶۲۹ھ/۱۲۳۱ء تک فرمانروا رہے جبکہ ایوبی فرمانروا کامل نے ان سے یہ دونوں علاقے چھین لئے۔

ان کی ایک چھوٹی شاخ ۵۸۱ھ/۱۱۸۵ء سے ۶۲۰ھ/۱۲۲۳ء تک خرتبرت (دیاربکر) میں حکمراں رہی۔ ایلغازی بانی خاندان ماردین جس نے عیسائی شاہزادگان بیت المقدس کے خلاف ۵۱۳ھ/۱۱۱۹ء کے بہادرانہ کارنامے انجام دئیے تھے ۵۱۶ھ/۱۱۲۲ء میں حلب پر قابض ہوا ۵۱۲ھ/۱۱۱۸ء میں میافارقین (دیاربکر) کی حکومت بھی سلطان محمود سلجوقی نے اسے دی۔ ماردین اور میافارقین دونوں پر اسکی اولاد حکمراں رہی میافارقین ۵۸۰ھ/۱۱۸۴ء تک اور ماردین ۸۱۱ھ/۱۴۰۸ء تک ان کے قبضہ میں رہا بعد ماردین کے فرمانروا نے تیمور کی اطاعت قبول کی اور بعدہ قراقویونلو خاندان نے ان کا ملک چھین لیا لیکن الجزیرہ و شام پر ایوبی خاندان کے مسلط ہوتے ہی امرائے ماردین کی وقعت اور ناموری کا ستارہ غروب ہو گیا ۵۱۷ھ/۱۱۲۳ء میں حلب ایک اور ارتقی سردار بلاق بن بہرام کے قبضہ میں آ گیا جو ۵۱۸ھ/۱۱۲۴ء میں آیا اور ۵۱۵ھ میں خرتبرت پر بھی قابض ہو گیا تھا یہ بیت المقدس کی لڑائیوں میں مسلمانوں کا ممتاز لیڈر تھا۔

(۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء سے ۶۲۹ھ/۱۲۳۱ء تک) **(الف) کیفا کے ارتق فرمانروا** (مدت ۱۳۴ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	معین الدولہ سقمان اول بن ارتق	۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء	۳ سال	۵	نور الدین محمد بن قرا ارسلان	۵۷۰ھ/۱۱۷۴ء	۱۱
۲	ابراہیم بن ایلغازی	۴۹۸ھ/۱۱۰۴ء	۴	۶	قطب الدین سقمان ثانی بن یولوق ارسلان	۵۸۱ھ/۱۱۸۵ء	۱۶
۳	رکن الدولہ داؤد بن ایلغازی	۵۰۲ھ/۱۱۰۸ء	۴۱	۷	ناصر الدین محمود بن یولوق ارسلان	۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء	۲۲
۴	فخر الدین قرا ارسلان بن داؤد	۵۴۳ھ/۱۱۴۸ء	۲۷	۸	رکن الدین مودود بن محمود	۶۱۹-۲۹ھ/۱۲۲۲-۳۱ء	۱۰

۶۲۹ھ/۱۲۳۱ء میں ایوبیوں نے ان کا ملک چھین لیا۔

(۵۰۲ھ/۱۱۰۸ء سے ۸۱۱ھ/۱۴۰۸ء تک) **(ب) ماردین کے ارتق فرمانروا** (مدت ۳۰۹ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	نجم الدین ایلغازی بن ارتق	۵۰۲ھ/۱۱۰۸ء	۱۴	۷	نجم الدین غازی اول بن سعید نجم الدین	۶۳۷ھ/۱۲۳۹ء	۲۱
۲	حسام الدین تیمورتاش بن ایلغازی	۵۱۶ھ/۱۱۲۲ء	۳۱	۸	قرا ارسلان مظفر بن نجم الدین سعید	۶۵۸ھ/۱۲۶۰ء	۳۳
۳	نجم الدین البی بن تیمورتاش	۵۴۷ھ/۱۱۵۲ء	۲۵	۹	شمس الدین داؤد بن قرا ارسلان	۶۹۱ھ/۱۲۹۲ء	۲
۴	قطب الدین ایلغازی بن البی	۵۷۲ھ/۱۱۷۶ء	۸	۱۰	نجم الدین غازی ثانی منصور بن قرا ارسلان	۶۹۳ھ/۱۲۹۴ء	۱۹
۵	حسام الدین یولوق ارسلان بن قطب الدین	۵۸۰ھ/۱۱۸۴ء	۱۷	۱۱	عماد الدین علی الپی عادل بن نجم الدین منصور	۷۱۲ھ/۱۳۱۲ء	چند ماہ
۶	نصیر الدین ارتق ارسلان منصور بن قطب الدین	۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء	۴۰	۱۲	شمس الدین صالح بن نجم الدین منصور	۷۱۲ھ/۱۳۱۲ء	۵۳

۱۳	احمد منصور بن صالح	۷۵۶ھ ۱۳۵۳ء	۴	۱۶	مجد الدین عیسٰی ظہیر بن داؤد	۷۷۸ ۱۳۷۶	۳۱
۱۴	محمود صالح بن صالح	۷۶۹ ۱۳۶۷	چند ماہ	۱۷	صالح بن داؤد	۸۰۹-۸۱۱ ۱۴۰۶-۸	۳
۱۵	داؤد مظفر بن صالح	۷۶۹ ۱۳۶۷	۹	خاندان قرا قویونلو نے ان کا علاقہ ۸۱۱ھ ۱۴۰۸ء میں چھین لیا			

(۴) دانشمندیہ (کپاڈوشیا) (۴۹۰ھ ۱۰۹۷ء سے ۵۷۰ھ ۱۱۷۵ء تک) (مدت ۸۰ سال)

جبکہ سلجوق ایشیائے کوچک میں اپنی فتوحات کو بڑھا رہے تھے ایک ترکی سردار گمشتگین بن تیلو احمد دانشمند نے کپاڈوشیا کے مشہور شہروں سیواس، قیصاریہ اور ملطیہ وغیرہ پر اپنا اقتدار قائم کرلیا۔ ملطیہ پر اس نے فرانس (فرنگ) کو ایسی سخت شکست دی جو قرون وسطی کے مجاہدین بیت المقدس کے خلاف لڑائیوں میں نمایاں حصہ لیا لیکن ایشیائے کوچک کے سلاجقہ قونیہ نے آگے اس خاندان کی سلطنت چھین لی

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	محمد اول گمشتگین بن تیلو دانشمند	۴۹۰ ۱۰۹۷	۹	۳	محمد ثانی بن غازی	۵۲۹ ۱۱۳۴	۸	۵	ایتقو یا اسلان بن غازی	۰	۰
۲	غازی بن گمشتگین	۴۹۹ ۱۱۰۵	۳۰	۴	ذوالنون بن محمد ثانی	۵۳۷ ۱۱۴۲	۔	۶	ابراہیم بن محمد ثانی	۵۴۰ ۱۱۴۵	چند ماہ

(۵) اتابکیہ دمشق (۴۹۷ھ ۱۱۰۳ء سے ۵۴۹ھ ۱۱۵۴ء تک) (مدت ۵۲ سال)

سلطنت سلاجقہ در اصل فوجی طاقت پر اور جس سپاہ کے بل پر سلطنت کا ڈھانچہ کھڑا تھا اس میں اکثر ترکی غلام تھے اور انہیں غلاموں کی وفاداری پر اعتماد کیا جاتا تھا ہر ایک سلجوقی کے پاس دستہ غلاموں کی ایک جماعت ہوتی تھی جو دربار اور فوج میں نازک ترین عہدوں پر مامور کئے جاتے تھے اور کچھ عرصہ تک سخت محنت اور جانفشانی سے اپنے فرائض کو انجام دینے کے بعد آزاد کر دئے جاتے تھے جب سلاجقہ کی سلطنت ضعیف ہوئی اور سلطنت مختلف عہدیداران خاندان میں تقسیم ہوگئی تو یہ افسر ان کے دشمنوں سے لڑا کرتے تھے خورد سال وارثان سلطنت کے اتابک (اتالیق) مقرر ہوتے تھے اور نائب السلطنت کا کام کرتے تھے مگر انہوں نے اس نیابت کو بہت جلد بادشاہت میں تبدیل کرلیا۔ اسی طرح طغتگین جو تتش سلجوقی کا آزاد شدہ غلام تھا اپنے آقا کے خورد سال وارث دقاق کا اتابک مقرر ہوا اور اس کے انتقال پر دمشق کا خود مختار فرمانروا بن گیا۔ اسی طرح دوسرے اور اتابک جو مختلف اتابکوں نے جن کا آئندہ حال بیان ہوگا اپنے آقاؤں کے ملک پر قبضہ کرلیا۔

اس کا خاندان اتابکیہ دمشق یا خاندان بوری کے نام سے مشہور ہے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	سیف الاسلام ظہیر الدین طغتگین	۴۹۷ھ ۱۱۰۳ء	۲۵	۴	شہاب الدین محمود بن بوری	۵۲۹ ۱۱۳۴	۴
۲	تاج الملوک بوری بن طغتگین	۵۲۲ ۱۱۲۸	۴	۵	جمال الدین محمد بن بوری	۵۳۳ ۱۱۳۸	۱
۳	شمس الملوک اسمٰعیل بن بوری	۵۲۶ ۱۱۳۲	۳	۶	مجیر الدین ابق بن جمال الدین	۵۳۴-۵۴۹ ۱۱۳۹-۵۴	۱۵

۵۴۹ھ ۱۱۵۴ء میں شام کے زنگیوں نے ان کا علاقہ فتح کرلیا تھا۔

(۶) اتابکیہ زنگی (شام و الجزیرہ)

اتابک عماد الدین زنگی آق سنقر کا جو ملک شاہ سلجوقی کا ترکی غلام تھا بیٹا تھا جو ملک شاہ کے زمانہ ۴۸۷ھ ۱۰۹۴ء میں قتل ہوا۔ آق سنقر حلب کا والی تھا تتش بن الپ ارسلان کا حامی ہو گیا بغاوت کی اور قتل ہوا۔ اس کا بیٹا عماد الدین زنگی ۵۲۱ھ ۱۱۲۷ء میں محمود بن ملک شاہ کی طرف سے عراق کا حاکم اور اس نے پہلے موصل کو اپنا حاکم بنایا اور پھر شہر حلب پر قبضہ کیا۔ ۵۳۸ھ میں اس نے ۵۴۱ھ میں شام کے دیگر مقامات فتح کئے اور اپنے بعض غلاموں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ ۵۴۱ھ میں ۔۔۔ مارا گیا۔ ۵۴۱ھ میں مرگیا پس اس کے ۵۴۹ھ میں سلطان نور الدین نے دمشق چھین لیا اور اس خاندان بوری کی سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔

و بغداد کا گورنر مقرر ہوا اسی سال اس نے موصل، سنجار، حران۔ اور پھر ٥٢٢ھ/١١٢٨ء میں حلب اور پھر دیگر شہروں کا الحاق کیا۔ عیسائی مجاہدین بیت المقدس کے مقابلہ میں اعلیٰ درجہ کی ناموری حاصل کی۔ زنگی کی وفات پر اس کی سلطنت اس کے بیٹوں نور الدین محمود اور سیف الدین غازی میں تقسیم ہو گئی۔ نور الدین محمود شام میں اور سیف الدین غازی موصل و الجزیرہ میں حکمران ہوا۔ دوسری پشت میں شام میں نور الدین کے خاندان کا آفتاب اقبال غروب ہو گیا مگر سنجار میں انکی ایک نئی حکومت قائم ہو گئی۔ ایک چوتھی شاخ کچھ عرصہ کے بعد جزیرہ میں فرمانروا ہوئی۔ ٦٤٨ھ/١٢٥٠ء میں سنجار کی شاخ سے ایوبیوں نے حکومت لے لی دوسری شاخوں کو بدر الدین لولو نے جو موصل کا بادشاہ ہو گیا تھا پہ تخت و تاراج کیا۔ آخر کار منگولوں نے ان سب کی سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔

(الف) اتابکان موصل

(٥٢١ھ سے ٦٦٠ھ تک — ١١٢٧ء – ١٢٦٢ء) (مدت ١٣٩ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
١	عماد الدین زنگی بن قسیم الدولہ اقسنقر	٥٢١ھ / ١١٢٧ء	٢٠ سال	٧	عز الدین مسعود ثانی بن ارسلان شاہ	٦٠٧ھ / ١٢١٠ء	٨
٢	سیف الدین غازی اول بن عماد الدین	٥٤١ھ / ١١٤٦ء	٣	٨	نور الدین ارسلان شاہ ثانی بن مسعود ثانی	٦١٥ھ / ١٢١٨ء	١
٣	قطب الدین مودود بن عماد الدین	٥٤٤ھ / ١١٤٩ء	٢١	٩	ناصر الدین محمود بن مسعود ثانی	٦١٦ھ / ١٢١٩ء	١٥
٤	سیف الدین غازی ثانی بن مودود	٥٦٥ھ / ١١٧٠ء	١١	١٠	بدر الدین لولو (وزیر محمود)	٦٣١ھ / ١٢٣٣ء	٢٦
٥	عز الدین مسعود اول بن مودود	٥٧٦ھ / ١١٨٠ء	١٣	١١	صالح اسمٰعیل بن لولو	٦٥٧ھ / ١٢٥٩ء	٣
٦	نور الدین ارسلان شاہ بن مسعود	٥٨٩ھ / ١١٩٣ء	١٨	٦٦٠ھ / ١٢٦٢ء میں منگولوں نے اس علاقہ کو اسمٰعیل سے چھین لیا۔			

(ب) اتابکان شام (دمشق)

(٥٤١ھ سے ٥٧٧ھ تک — ١١٤٦ء – ١٢٠٠ء) (مدت ٣٦ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
١	نور الدین محمود بن عماد الدین زنگی	٥٤١ھ / ١١٤٦ء	٢٨ سال	٢	صالح اسمٰعیل بن نور الدین محمود	٥٦٩-٧٧ھ / ١١٧٣-٨١ء	٨ سال

٥٧٧ھ/١١٨١ء تک یہ حلب و سنجار کے اتابک رہے پھر ایوبیوں کا ان کے علاقہ میں دور دورہ ہو گیا۔

(ج) اتابکان سنجار

(٥٦٦ھ سے ٦١٧ھ تک — ١١٧٠ء – ١٢٢٠ء) (مدت ٥١ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
١	عماد الدین زنگی بن مودود	٥٦٦ھ / ١١٧٠ء	٢٨ سال	٣	عماد الدین شہنشاہ بن محمد	٦١٦ھ / ١٢١٩ء	چند ماہ
٢	قطب الدین محمد بن عماد الدین	٥٩٤ھ / ١١٩٧ء	٢٢	٤	محمود بن محمد	٦١٦-١٧ھ / ١٢١٩-٢٠ء	"

٦١٧ھ/١٢٢٠ء میں ان کا علاقہ ایوبیوں نے لے لیا۔

(د) اتابکان جزیرہ

(٥٧٦ھ سے ٦٤٨ھ تک — ١١٨٠ء – ١٢٥٠ء) (مدت ٧٢ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
١	معز الدین سنجر شاہ بن سیف الدین	٥٧٦ھ / ١١٨٠ء	٢٩	٣	مسعود بن محمود	٦٤٨ھ / ١٢٥٠ء	چند ماہ
٢	معز الدین محمود بن سنجر شاہ	٦٠٥ھ / ١٢٠٨ء	٤٣	٦٤٨ھ / ١٢٥٠ء میں ایوبیوں نے ان کا علاقہ چھین لیا۔			

نوٹ: ان چاروں زنگی خاندانوں میں شاہان ذیل کا حال قابل بیان ہے۔

(١) قسیم الدولہ اقسنقر غلام تھا ملک شاہ سلجوقی کا۔ تتش کی بغاوت کے وقت حلب کا گورنر تھا بغاوت کے سبب قید ہوا اور اقسنقر کا بیٹا عماد الدین زنگی زیر سایہ سلاطین سلجوقیہ واسط، بصرہ، عراق عرب و الجزیرہ کا گورنر مقرر ہوا۔ اس نے ٥٢٢ھ/١١٢٨ء میں حلب و موصل پر قبضہ کر کے ٥٣٤ھ میں اہل فرنگ کو جنہوں نے شام پر حملہ کیا تھا مغلوب کر کے ٥٣٩ھ/١١٤٥ء میں دمشق پر قبضہ کر لیا پھر کردستان فتح کیا آخر ٥٤١ھ/١١٤٦ء میں ایک غلام کے ہاتھ سے مارا گیا۔ عمر ٦٠ سال۔ (٢) سیف الدین غازی اول پہلا بادشاہ ہو کر حلب، حمص اور حماہ کی جگہ [illegible]

(٥) اس نے اپنے بیٹے معز الدین سنجر شاہ کو جزیرہ ابن عمر اور قلعہ عقر دے دیا تھا اور اپنا ولیعہد بنانا چاہتا تھا مگر ارکین سلطنت نے عز الدین مسعود کو بادشاہ بنایا۔ سیف الدین کی عمر ٣٠ سال۔

اپنے بھائی نورالدین محمود کو دی (جس کا خاندان آتابکان شام کے نام سے مشہور ہوا) فرنگیوں نے دمشق پر حملہ کیا سیف الدین نے بھگا دیا۔ کریم شجاع۔ عاقل اور محب خیر تھا موصل میں حنفیوں اور شافعیوں کے مدرسے قائم کئے۔ ۴۰ سال کی عمر میں مرگیا۔ (۴) نورالدین محمود بن عماد الدین زنگی اسلام کے مشہور اور زبردست بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ عدل و زہد میں مشہور تھا اپنے بھائی سیف الدین کے حکم سے حلب رقہ حمص وغیرہ پر حاکم ہوا تھا۔ پھر دمشق و بعلبک فتح کرلیا۔ اور شام میں ۵۰ قلعے فرنگیوں سے چھین لئے۔ آخری خلیفہ فاطمیہ مصر نے فرنگیوں سے مغلوب ہوکر اس سے مدد طلب کی اس نے امیر اسد الدین شیرکوہ کو سپہ سالار بناکر مصر بھیجا اس نے فرنگیوں کو مصر سے نکال دیا اور ۵۶۴ھ میں اسد الدین کا بھتیجا صلاح الدین یوسف خلیفہ فاطمیہ کو برطرف کرکے خود مصر کا بادشاہ بن گیا نورالدین ۵۶۹ھ میں ۵۸ سال کی عمر میں مرگیا۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ حسن سیرت اور عدل و انصاف میں خلفائے راشدین اور عمر بن عبدالعزیز کے بعد کوئی بادشاہ اس سے بڑھ کر نہیں ہوا شب کو عبادت بہت کرتا تھا۔ حنفی فقیہ تھا متعصب نہ تھا علماء کی تعظیم و تکریم بہت کرتا تھا۔ ان کے فتوے بغیر کوئی کام نہ کرتا۔ بہادر بھی بہت تھا۔ اندلس کے دو عیسائیوں نے زاہدوں کے بھیس میں روضۂ رسول ؐ کے جوار میں ایک مکان میں سکونت اختیار کی اور روضہ میں سرنگ لگانی شروع کردی۔ نورالدین نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ؐ ان دو کی شکایت کرتے ہیں۔ مدینہ میں آکر ان دونوں کو گردن مروا دیا۔ اور حجرۂ نبوی کے گرد خندق کھدوا کر اس میں سیسہ بھروا دیا تاکہ آئندہ کوئی سرنگ نہ لگا سکے شام مصر حرمین اور عراق کے بہت سے شہروں میں اس کا خطبہ پڑھا جاتا تھا (۴م) ملک صالح اسمٰعیل بن نورالدین محمود۔ ۱۱ سال کی عمر میں باپ کی جگہ تخت نشین ہوا شروع میں صلاح الدین یوسف جو مصر کا بادشاہ ہوگیا تھا اس کا مطیع رہا آخر سرکشی کرکے اس پر چڑھ آیا یہ بھاگ کر حلب آیا وہیں ۵۷۷ھ میں مرگیا عمر ۱۹ سال (۵) سیف الدین بن قطب الدین مودود بن قطب الدین کا بیٹا عماد الدین اپنے باپ کی جگہ موصل کا بادشاہ ہوا مگر اراکین نے اسے برخاست کرکے اس کے بھائی سیف الدین کو موصل کا بادشاہ بنایا۔ عماد الدین نورالدین کے پاس دمشق آیا اور اس نے اسے سنجار کا علاقہ دے دیا۔ سیف الدین نے سنجار کو آگھیرا مگر اسی سال ۵۷۶ھ میں مرگیا۔ (۶) عزالدین مسعود اپنے بھائی سیف الدین کے بعد موصل کا بادشاہ ہوا ۵۷۷ھ میں ملک صالح اسمٰعیل کے مرنے کے بعد اس کی وصیت کے بموجب حلب بھی اسی کو مل گیا۔ سنجار بھی کسی علاقہ کے عوض عماد الدین سے بدل لیا مگر ۵۷۹ھ میں صلاح الدین نے حلب اور سنجار اور ۵۸۱ھ میں اخلاط فتح کرلیا ۵۸۹ھ میں صلاح الدین شاہ مصر کے مرتے پر اس نے مصر پر حملہ کیا مگر کامیاب نہ ہوا آخر ۵۸۹ھ میں مرگیا۔ کمال علم و حیا و سخاوت میں مشہور تھا (۷) نورالدین ارسلان شاہ عادل والی مصر نے حملہ کرکے اس کا ملک اس کے بھائیوں میں تقسیم کردیا اس کے پاس صرف موصل رہ گیا (۸) ملک القاہر عزالدین مسعود بن ارسلان۔ ارسلان نے مرض الموت میں اسے ولیعہد کرکے اپنے غلام بدرالدین لولو کو اس کا اتالیق مقرر کیا تھا چنانچہ مسعود اور اس کے بیٹوں ارسلان اور محمود کے زمانہ میں بدرالدین بڑی قابلیت سے وزارت کا کام انجام دیتا رہا۔ آخر ۶۳۱ھ میں محمود کی وفات پر خود موصل کے تخت پر بیٹھا ہلاکو خاں نے اس کے ملک پر حملہ کیا یہ مطیع ہوگیا۔ جب ۶۵۷ھ کے آخر میں بدرالدین مرگیا تو اس کے بیٹے صالح اسمٰعیل کو ہلاکو نے موصل کا حاکم بنایا مگر اس نے بغاوت کی اور آخر کو وہ اور اس کا لڑکا ۶۶۰ھ میں قتل کیا گیا۔

(۷) اتابکان اربل[1]

(۵۳۹ھ / ۱۱۴۴ء سے ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء تک) (مدت ۹۱ سال)

۵۳۹ھ / ۱۱۴۴ء میں عماد الدین زنگی نے اپنے ایک ترکی افسر زین الدین علی کوچک ابن بیگ تگین کو موصل کا گورنر مقرر کیا ۵۴۴ھ / ۱۱۴۹ء میں سنجار حران تکریت۔ اربل وغیرہ کی حکومت بھی اسے عطا ہوئی ۵۶۳ھ / ۱۱۶۸ء میں جب زین الدین علی اربل میں مرگیا تو اس کا بڑا لڑکا مظفر الدین کوکبری حران کو بھاگ گیا اور اربل پر چھوٹے لڑکے زین الدین یوسف نے قبضہ پایا جس کا اتالیق امیر مجاہد الدین قیماز تھا ۵۸۶ھ / ۱۱۹۰ء میں یوسف کی وفات پر سلطان صلاح الدین والی شام و مصر نے مظفر الدین کو اربل اور شہر زور میں اس کے مرحوم بھائی کی جگہ مقرر کیا لیکن مظفر کے پہلے مقبوضات (حران۔ رہا۔ اور سمیساط) کی حکومت اپنے بھتیجے تقی الدین عمر کو عطا کی۔ مظفر ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء میں لاولد مرگیا

[1] اربیلہ بھی اربل ہی کو کہتے ہیں۔ اسی مقام پر سکندر نے دارا کو شکست دی تھی۔

اور شکست کر گیا کہ میرا علاقہ خلفائے عباسیہ کی نذر کردیا جائے چنانچہ اسکے مرتے ہی اربل خلفائے عباسیہ کو مل گیا اور بعد ہ مغلوں نے فتح کر لیا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	زین الدین علی کوچک بن بیگتگین	۵۳۹ ھ / ۱۱۴۴	۲۴	۳	مظفر الدین کوکبری بن علی (حران میں)	۵۶۳ ھ / ۱۱۶۸	۴۳
۲	زین الدین بن یوسف بن علی (اربل میں)	۵۶۳ ھ / ۱۱۶۷	۲۳		" " (اربل میں)	۵۸۶ ھ / ۱۱۹۰	۴۴

(۸) ایوبیہ (مصر۔ شام۔ الجزیرہ وغیرہ)

اس خاندان اور اس کی تمام شاخوں کا ذکر اسی دوسرے حصہ کے باب سوم تاریخ مصر میں تفصیلی بیان ہو چکا ہے۔

(۹) جلائر (عراق عرب وغیرہ)

خاندان جلائر کو خاندان ایلکانی بھی کہتے ہیں یہ خلیفہ بادشاہ ابوسعید کے انتقال کے بعد ایران کا سب سے بڑا خاندان شمار ہونے لگا (چونکہ اس کا دارالحکومت بغداد تھا جو اب عراق میں ہے اس سبب سے دوم میں اسکا ذکر کیا جاتا ہے) اس خاندان کے بانی شیخ حسن بزرگ نے مغلیہ تخت ایران پر تین بادشاہوں کو منتخب کر کے تخت پر بٹھایا کر اختیار اپنے ہاتھ میں رکھا بعدہ خود بغداد کو دارالحکومت بنا کر اپنے خاندان کی حکومت کی بنیاد ڈالی اس کے بیٹے اویس نے آذربیجان اور تبریز کو فتح کیا اور ۷۷۶ھ میں سلطان اویس نے مرتے ہوئے ۷۷۶ھ میں موصل دیار بکر بھی اس کی سلطنت میں داخل ہوئے۔ اویس کا بیٹا حسین بھی مشرقی ایران کے مظفری خاندان اور قراقوئنلو خاندانوں سے اکثر لڑتا رہا خاندان قراقوئنلو کی حکومت حالانکہ بہت بڑی تھی مگر وہ حسین کی اطاعت کرنے پر مجبور ہوا۔ ۷۸۴ھ میں حسین کے انتقال پر اس کی سلطنت اس کے بھائیوں میں تقسیم ہوئی بایزید نے کردستان کے کچھ حصے پر (کہ صرف ایک سال کے لئے) بایزید حکمران رہا ۷۸۴ھ سے سلطان احمد ایرانی آرمینیا پر لشکر کشی کی اور ۷۹۵ھ میں امیر تیمور نے بغداد و الجزیرہ و دیار بکر اور وان کو فتح کر لیا تو سلطان احمد مصر کو بھاگ گیا اور وہاں سے مملوک سلطان برقوق سے مدد لیکر پھر الجزیرہ تیمور نے سمرقند کو مراجعت کی تو دوبارہ بغداد پر قابض ہو گیا ۸۰۳ھ تک یعنی تیمور کے مرتے دم تک سلطان احمد کی زندگی اپنے ملک کو بار بار حاصل کرنے میں گذری ۸۰۷ھ میں جبکہ وہ بغداد پر قبضہ کر چکا تھا قرا یوسف ترکمان سے اسکی جنگ ہوئی اور آذربیجان پر لشکر کشی (۸۱۳ھ میں) اسکی شکست اور موت کا باعث ہوئی اسکا بھتیجا شاہ ولد ۸۱۴ھ تک جبکہ قراقوئنلو ترکوں نے حملہ کیا بغداد پر حکمران رہا اس کے بعد شاہ ولد کی بیوہ تندو جو بیٹی ملوک برقوق کی تھی نکاح کر چکی تھی واسط۔ بصرہ۔ اور شوستر کی مالک ہوئی یہ تیموری فرمانروا شاہرخ کی سرپرستی اور بزرگی تسلیم کرتی رہی ۸۱۹ھ میں تندو کا سوتیلا بیٹا جانشین ہوا پھر اس کے دو بھائی اویس (۸۲۴ھ سے ۸۳۰ھ تک) اور محمد حسین اس کا عم زاد بھائی حسین حکمران ہوا جسے قراقوئنلو ترکمانوں نے مار ڈالا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	شیخ حسن بزرگ بن حسین گورگین	۷۳۶ / ۱۳۳۶	۲۱ سال	۴	بایزید بن حسین (کردستان میں)	۷۸۴ / ۱۳۸۲	۱ سال
۲	شیخ اویس بن حسن بزرگ	۷۵۷ / ۱۳۵۶	۲۰	۵	سلطان احمد بن حسین	۸۰۸ / ۱۴۰۵	۵
۳	شیخ حسین بن اویس۔	۷۷۶ / ۱۳۷۴	۸		۸۱۳ھ/۱۴۱۰ء میں قراقوئنلو ترکوں نے سلطان کو مار کر بغداد پر قبضہ کر لیا۔		

نوٹ۔ ان ایلکانی بادشاہوں کا کسی قدر ذکر تاریخ ایران میں بھی بیان ہو گا۔

(۱۰) قراقوئنلو (آرمینیا۔ آذربیجان وغیرہ) (۷۸۲ھ سے ۸۷۴ھ تک) (مدت ۹۲ سال)

اس ترکمانی خاندان نے ۷۸۲ھ میں جھیل وان کے شمال میں اپنی حکومت قائم کی سلطان حسین جلائر سے دستی کر کے آذربیجان اور آرمینیا پر قبضہ پایا۔ اس خاندان کے تیسرے بادشاہ قرا یوسف کو تیمور نے بارہا جلا وطن کیا مگر وہ ہر مرتبہ واپس لوٹ آتا رہا۔ اور

سلف یا قراقوئنلو۔

۱۴۱۰ء؍ ۸۱۳ھ میں تیمور کے مرنے کے بعد پھر اپنی سابقہ حکومت پر قابض ہو گیا۔ ۱۴۱۱ء کے شروع میں اس نے خاندان جلائر کو بھی تاج و تخت
کر دیا۔ ۱۴۶۷ء؍ ۸۷۲ھ میں آق قویونلی ترکمانوں کے سردار اوذن حسن نے ان سے سلطنت چھین لی۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
١	خواجہ بیرم ترکمان	٥	٠		تیمور کی یورش	٨٠٢ ١٤٠٠	٠	٥	جہاں شاہ بن قرا یوسف	٨٤١ ١٤٣٨	٣١
٢	قرا محمد بن خواجہ بیرم	٧٨٠ ١٣٧٨	١٠ سال		قرا یوسف (مکرر)	٨٠٨ ١٤٠٥	١٥	٦	حسن علی شاہ بن جہاں شاہ	٨٧٢-٨٧٣ ١٤٦٧-٩	٢
٣	قرا یوسف بن قرا محمد	٧٩٠ ١٣٨٨	١٥	٤	اسکندر بن قرا یوسف	٨٢٣ ١٤٢٠	١٨				

نوٹ (١) خواجہ بیرم ترکمان کو سلطان اویس ایلکانی نے موصل و سنجار کا حاکم بنایا تھا۔ بیرم کا بیٹا قرا محمد سلطان احمد ایلکانی کا خسر تھا (٢) قرا یوسف امیر تیمور کے حملے کے وقت بھاگ کر آوارہ پھرتا رہا۔ تیمور کے مرنے کے بعد مصر کی سرحد سے دریائے فرات تک کے علاقہ پر قابض ہو گیا اور اولاد تیمور سے آذربیجان، شیروان، گرجستان اور تبریز ۱۴۱۰ء؍ ۸۱۳ھ میں عراق عجم و قزوین و سلطانیہ، ساوہ اور طارم لے لئے ۸۱۴ھ؍ ۱۴۱۱ء کے آخر میں خاندان جلائر سے بغداد بھی چھین لیا۔ شاہرخ بن تیمور نے اس پر چڑھائی کی۔ اثنائے جنگ میں یوسف بمرض قولنج انتقال کر گیا۔ (٣) اسکندر شاہرخ سے شکست کھا کر بھاگا مگر شاہرخ کی واپسی کے بعد تبریز اور آذربیجان پر قبضہ کر لیا۔ آخر شاہرخ نے دوبارہ حملہ کر کے اس کے بھائی جہاں شاہ کو آذربیجان سے شام تک کی حکومت دی اور اسکندر جہانشاہ سے شکست کھا کر مارا گیا (٤) جہانشاہ شاہرخ کے حکم سے آذربیجان کا حاکم ہوا۔ پھر تمام عراق عرب و عراق عجم و فارس و کرمان تا کنار عمان و شام پر حکومت قائم کر لی۔ آخر حسن بیگ (اوذون حسن) حاکم دیار بکر پر چڑھائی کی مگر شکست کھا کر مارا گیا۔ (٥) حسن علی شاہ نے حسن بیگ سے شکست کھا کر خودکشی کر لی۔ اور خاندان قرا قویونلو کا خاتمہ ہوا۔

(١) آق قویونلو (دیار بکر و آذربیجان)

پہلے یہ خاندان دیار بکر میں حکمران تھا۔ ۱۴۶۷ء؍ ۸۷۲ھ میں اس خاندان کے چوتھے بادشاہ اوذن حسن بیگ نے قرا قویونلو خاندان کے آخر بادشاہ حسن علی شاہ کو شکست دے کر تخت تبریز پر جلوس کیا اور آذربیجان اور عراق عجم اور عراق عرب و فارس و کرمان پر متصرف ہوا مگر اس کے ۳۴ سال بعد ۱۵۰۲ء؍ ۹۰۸ھ میں شاہ اسمٰعیل صفوی نے ایک خونریز جنگ میں ان کو شکست دے کر نکال دیا اور اس طرح خاندان آق قویونلو کا خاتمہ ہو کر خاندان صفوی کے قبضہ میں ان کا تمام علاقہ آ گیا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
١	قرا یولوک عثمان قتلق بیگ	٧٨٠ ١٣٧٨	٢٩ سال	٨	رستم بیگ بن مقصود بیگ بن حسن بیگ	٨٩٧ ١٤٩١	٥ سال
٢	حمزہ امیر علی بن عثمان قتلق	٨٠٩ ١٤٠٦	٣٩	٩	احمد بیگ بن محمد اغرلی بن حسن بیگ	٩٠٢ ١٤٩٦	١ سال
٣	جہانگیر بن عثمان قتلق	٨٤٨ ١٤٤٤	٢٣	١٠	سلطان مراد بن یعقوب بیگ	٩٠٣ ١٤٩٧	٢
٤	اوذون حسن بیگ بن اوذون تاش بن امیر علی	٨٧١ ١٤٦٦	١٢	١١	الوند مرزا بن یوسف بیگ بن حسن بیگ	٩٠٥ ١٤٩٩	چند ماہ
٥	خلیل بن حسن بیگ	٨٨٣ ١٤٧٨	٥ ماہ	١٢	مرزا محمد مہدی بن یوسف بیگ بن حسن بیگ	٩٠٦ ١٥٠٠	٢
٦	یعقوب بیگ بن حسن بیگ	٨٨٤ ١٤٧٩	١٢	١٣	مراد (مکرر)	٩٠٧-٨ ١٥٠١-٢	١
٧	بایسنقر بن یعقوب	٨٩٦ ١٤٩٠	١ سال		اسمٰعیل صفوی نے ان کا ملک چھین لیا۔		

نوٹ (١) خلیل اپنے بھائی یعقوب سے لڑتا ہوا مارا گیا (٢) یعقوب بیگ ... صفوی کو قتل کرایا۔ علم دوست تھا (٣) بایسنقر ... سے شکست کھا کر مارا گیا (٤) رستم بیگ ... خاندان صفوی کا دشمن تھا ... لڑتا ہوا پکڑا گیا اور قتل ہوا (٥) احمد بیگ ... مارا گیا (٦) الوند مرزا ... کی مدد سے آذربیجان کا حاکم ...

۹۰۶ھ میں مرزا الوند بن یوسف نے ... اور عراق عرب (بغداد) میں مرزا مراد ... بغداد میں احمد بن ... اور ... علی ...

[illegible]

ہوا۔ شاہ اسمٰعیل صفوی سے شکست کھا کر دیا دیکر کی طرف بھاگا اور وہیں مرگیا (۲) مرزا محمد مہدی کو احمد بیگ کے بعد امیروں نے عراق کا بادشاہ بنایا مگر اصفہان کے قریب سلطان مراد سے لڑتا ہوا مارا گیا (۷) سلطان مراد۔ احمد بیگ کے بعد چند روز حکومت کی مگر الوند مرزا اور مہدی (؟) مرزا نے اسے حکومت نہ کرنے دی آخر مرزا مہدی کے مارے جانیکے بعد فارس عراق اور خوزستان پر حکمراں ہوا اسمٰعیل صفوی نے ۹۰۸ھ میں اسے عراق سے نکال دیا۔ فارس میں رہنے لگا ۹۱۴ھ/۱۵۰۸ء میں جب وہاں سے بھی اسمٰعیل نے نکال دیا تو بغداد آیا پھر ۹۲۰ھ/۱۵۱۴ء میں دیار بکر میں اسمٰعیل صفوی سے شکست کھا کر مارا گیا۔ اس پر خاندان آق قوینلو کا خاتمہ ہوا

(۱۲) سلاجقہ ایشیا کوچک

(۴۷۰ھ سے ۶۹۹ھ/۱۲۹۹ء تک) (مدت ۲۲۹ سال)

ملک شاہ بن الپ ارسلان نے ایشیا کوچک کا علاقہ رومانوس قیصر کی وفات پر عیسائیوں سے چھین کر ۴۷۰ھ/۱۰۷۷ء میں سلیمان بن قتلمش بن اسرائیل بن سلجوق کے حوالہ کر دیا تھا وہاں سلیمان نے بعض اور علاقے (مثل شمالی شام۔ انطاکیہ وغیرہ) کے ۴۷۷ھ میں فتح کئے اور شرف الدین علی حاکم حلب پر غالب آیا اس وقت (۴۷۹ھ/۱۰۸۶ء میں) تتش بن الپ ارسلان نے دمشق سے اس پر چڑھائی کی سلیمان نے عقوبت کے خوف سے اپنے تئیں آپ ہلاک کر ڈالا اس کے بعد ملک شاہ نے شام کی حکومت کا فرمان سلیمان کے بیٹے داؤد کو بھیجا اور داؤد نے قیصر روم پر حملہ کر کے فتح پائی اور ۴۸۵ھ میں روم کے تخت پر بیٹھا اور ۶۹۹ھ/۱۲۹۹ء تک اس کا خاندان ایشیا کوچک میں حکمراں رہا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	[illegible] سلیمان اول بن قتلمش	۴۷۰ / ۱۰۷۷	۹ سال		غیاث الدین کیخسرو (مکرر)	۶۰۱ / ۱۲۰۴	۷
	وقفہ ([illegible]) [illegible]	۴۷۹ / ۱۰۸۶	۶	۱۰	عزالدین کیکاؤس اول بن کیخسرو اول	۶۰۷ / ۱۲۱۰	۹
۲	قلیج ارسلان داؤد بن سلیمان	۴۸۵ / ۱۰۹۲	۱۵	۱۱	علاؤالدین کیقباد اول بن کیخسرو اول	۶۱۶ / ۱۲۱۹	۱۸
۳	ملک شاہ اول بن داؤد قلیج ارسلان	۵۰۰ / ۱۱۰۶	۱۰	۱۲	غیاث الدین کیخسرو ثانی بن کیقباد	۶۳۴ / ۱۲۳۶	۹
۴	مسعود اول بن داؤد قلیج ارسلان	۵۱۰ / ۱۱۱۶	۴۱	۱۳	عزالدین کیکاؤس ثانی بن کیخسرو ثانی	۶۴۳ / ۱۲۴۵	۱۲
۵	عزالدین قلیج ارسلان ثانی بن مسعود	۵۵۱ / ۱۱۵۶	۳۳	۱۴	رکن الدین قزل ارسلان ثانی بن کیخسرو ثانی	۶۵۵ / ۱۲۵۵	۱۱
۶	قطب الدین ملک شاہ ثانی بن قلیج ارسلان ثانی	۵۸۴ / ۱۱۸۸	۴	۱۵	غیاث الدین کیخسرو ثالث بن قزل ارسلان ثانی	۶۶۶ / ۱۲۶۷	۱۶
۷	غیاث الدین کیخسرو اول بن قلیج ارسلان ثانی	۵۸۸ / ۱۱۹۲	۹	۱۶	غیاث الدین مسعود ثانی بن کیکاؤس ثانی	۶۸۲ / ۱۲۹۷	۱۳
۸	رکن الدین سلیمان ثانی بن قلیج ارسلان ثانی	۵۹۷ / ۱۲۰۰	۴	۱۷	علاؤالدین کیقباد ثالث بن فرامرز بن کیکاؤس ثانی	۶۹۶ / ۱۲۹۶	۳
۹	قزل ارسلان اول بن رکن الدین سلیمان	۶۰۰ / ۱۲۰۳	۱	۶۹۹ھ/۱۲۹۹ء میں علاؤالدین کیقباد ثالث غازان خاں مغل شاہ ایران کی قید میں مرگیا			

لہ ان کا دارالحکومت قونیہ تھا اگرچہ نام کو علاقہ قرمان کے بادشاہ تھے مگر علاوہ قرمان کے بہت کچھ علاقہ اناطولی کا بھی انہوں نے قسطنطنیہ کے عیسائیوں سے چھین لیا تھا بلکہ دوا تھنیا کے (جو ازاح قسطنطنیہ میں ایک علاقہ ہے) کل ایشیا کو چک فتح کر لیا تھا ۲ بعض نے قتلمش بن یبغو بن میکائیل بن سلجوق لکھا ہے۔ اس نے سلجوقیوں کے ممالک میں سلیمان کے وقت قونیہ اور اقصرا وغیرہ پر قبضہ کر لیا تھا طغرل بیگ کی وفات پر اس کا ملک فتح کرنے کے ارادہ سے چڑھائی کی مگر ۴۵۶ھ میں شکست کھا کر مارا گیا اور اس کا بیٹا سلیمان اس کی جگہ قونیہ اور اقصرا وغیرہ میں حکمران ہوا ۵ سٹینلی لین پول نے قلیج ارسلان داؤد کا دوسرا نام لکھا ہے فارسی تاریخوں میں لکھا ہے کہ قلیج ارسلان داؤد کا بھائی تھا جو داؤد کے بعد بادشاہ ہوا تھا عرب مورخین نے لکھا ہے کہ ۵۰۰ھ میں قلیج ارسلان نے موصل فتح کرکے موصل میں اپنے کمسن بیٹے ملک شاہ کو ایک سپہ کے ساتھ چھوڑا اور جاولی سے لڑنے چلا گیا مگر شکست کھا کر دریا میں ڈوب گیا جاولی موصل میں داخل ہوا اور ملک شاہ کو سلطان محمد سلجوقی کے پاس روانہ کر دیا اور ۵۰۳ھ ہی میں مسعود قونیہ میں اپنے تخت پر بیٹھا لیکن سلیم میں لین پول نے ملک شاہ [illegible] کو [illegible] [illegible] سلیمان [illegible] ۵۰۰ھ اس کا نام سلیمان ہی لکھا ہے شہ دول اسلامیہ میں لکھا ہے کہ دو کمسن لڑکے [illegible] رکن الدین [illegible] الدین کو قسطنطنیہ میں آکر جا بیٹھے (دیکھو صفحہ ۲۵۱)

نوٹ - (۱) قلیج ارسلان ثانی ۵۸۸ھ تک زندہ رہا مگر اس نے چند سال پیشتر اپنے بیٹوں میں اپنی سلطنت بانٹ دی تھی۔ چنانچہ قطب الدین ملک شاہ کو سیواس و قیصریہ، محی الدین کو انگورہ، مغیث الدین کو البستان، رکن الدین سلیمان کو توقات، عز الدین قیصر شاہ کو ملطیہ، غیاث الدین کیخسرو کو قونیہ و ایرغلو، نور الدین محمود سلطان شاہ کو قیساریہ، طغرل کو ارزروم۔ اور اپنے ایک بھتیجے کو نکسار اور دوسرے کو اماسیہ دیا۔ (۲) غیاث الدین کیخسرو اول جب اپنے باپ کی جگہ بادشاہ ہوا تو اس کے بڑے بھائی سلیمان نے سلطنت چھین لی سلیمان کے بعد اس کے صغیر بیٹے قلج ارسلان سے تخت چھین کر کیخسرو دوبارہ بادشاہ ہوا آخر لاذقیہ کے مقام پر عیسائیوں سے لڑتا ہوا مارا گیا (۳) علاؤ الدین کیقباد بن کیخسرو اور جلال الدین خوارزم شاہ میں جنگ واقع ہوئی ایک ترک سردار نے سلیمان کی مدد کی (جس کا پوتا عثمان بعد میں روم کی عثمانیہ خاندان کا بانی ہوا) علاؤ الدین کو خوارزم شاہ پر فتح پائی علاؤ الدین نے خوش ہو کر سلیمان کو سپہ سالار بنا لیا۔ علاؤ الدین کو اس کے بیٹے کیخسرو نے زہر دیدیا (۴) اباقا خان مغل بادشاہ ایران مسعود ثانی کو ۶۷۷ھ میں اس کے والد کیکاؤس کے انتقال پر چچیرے بھائی کیخسرو ثالث کی برائے نام سرپرستی کے دوران میں (جس کے بعد وہ ۶۸۳ھ میں تخت پر بیٹھا) سیواس، ارزنجان اور ارزروم کی حکومت کی اجازت دیدی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ ۶۹۹ھ میں مسعود اپنے بھتیجے کیقباد کے معزول ہونے پر دوبارہ مسند نشین ہوا اور ۴ سال حکمران رہا تھا (۵) رکن الدین قزل ارسلان ثانی بن کیخسرو ثانی (جسکو سلیمان بھی کہتے ہیں) سے کیقباد تک اس خاندان کے چاروں بادشاہ ایران کے مغلیہ خاندان کے باجگزار یا ایلخانیوں کی طرف سے مثل گورنروں کے تھے۔ مگر علاؤ الدین کیقباد آخری بادشاہ نے غازان خاں بادشاہ مغل سے سرکشی کی لیکن ۶۹۹ھ / ۱۲۹۹ء میں غازان خان نے اسے قید کر لیا اور وہ اسی سال قید ہی میں مر گیا اس طرح روم سے بھی سلجوقیہ سلطنت کا خاتمہ ہوا۔

سلاجقہ روم ضعف کے وقت ایران کے مغلوں کے مطیع ہو گئے تھے مگر مغلوں نے کبھی ان ریاستوں کے مغلوب کرنے کی طرف توجہ نہ کی جو سلاجقہ روم کی کمزوری سے زیادہ تر ان کی مغربی سلطنت میں قائم ہو گئی تھیں وہ ریاستیں تعداد میں دس تھیں۔ تفصیل ذیل میں۔

نمبر شمار	نام ریاست	بانی	سنہ آغاز	سنہ انجام	نمبر شمار	نام ریاست	بانی	سنہ آغاز	سنہ انجام	نمبر شمار	نام ریاست	بانی	سنہ آغاز	سنہ انجام
۱	میسیا	قراسی	۷۰۰ھ	۷۳۷ھ	۵	[illegible]	اقا	-	۸۲۰ھ	۸	قرہ حصار	[illegible]	-	۱۳۹۱ء
۲	لیدیا	بہادر خان	۷۰۰ھ	۷۹۲ھ	۶	پسیدیا اسپورٹ	حمید	-	۸۲۲ھ	۹	[illegible]	[illegible]	۶۹۰ھ	۱۳۹۱ء
۳	لیڈیا	ایدین	۷۰۰ھ	۸۲۹ھ	۷	لیقاونیہ	قرمان	۷۰۰ھ	۸۷۹ھ	۱۰	[illegible]	[illegible]	۶۹۰ھ	۱۴۴۳
۴	قاریہ	منتشا	۷۰۰ھ	۸۲۹ھ	علاوہ ان کے شرحبیہ کے شمال میں بقیہ کا علاقہ ... بادشاہ ... کے قبضہ میں رہا									

تھا۔ ان سب خاندانوں میں دو خاندان زیادہ مشہور ہیں اول خاندان قرمان دوسرا خاندان عثمان۔

خاندان قرمان۔ قرمان اصل میں ایک نو مسلم ارمنی تھا سلطان علاؤ الدین کیقباد اول کا ملازم ہو گیا پھر سلطان اپنی بہن اس کو بیاہ دی اور ۶۲۰ھ / ۱۲۲۳ء میں لارندہ (لیقاونیہ کا ایک شہر ہے) کا حاکم بنا دیا۔ اس نے سلفکہ فتح کیا اور علاؤ الدین کیقباد اول کی وفات پر اس کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کر لیا اور لارندہ کا نام اپنے نام پر قرمان رکھا۔ اس خاندان میں ۹ بادشاہ ہوئے —

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	قرمان	۶۲۰ھ / ۱۲۲۳ء	۲۳	۴	بیکش	۷۱۹	۳۱	۶	محمد ثانی	۸۰۵	۲۴	۹	مصطفیٰ	۸۷۷-۷۹ / ۱۴۷۲-۷۴	۳
۲	محمد اول	۶۴۳ھ	۳۵	۵	علاؤ الدین علی	۷۵۰	۴۴	۷	ابراہیم	۸۲۹	۴۰	۷۹۵ھ میں بایزید یلدرم نے اس کا علاقہ فتح کر لیا لیکن ۸۰۵ھ میں تیمور نے بحال کیا۔ اور یہ خاندان دوبارہ قائم ہوا۔	
۳	محمود	۶۷۸	۴۱	-	و قفہ رہا	۷۹۴	۱۲	۸	اسحاق	۸۶۹	۸		

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۰) مجبور کیا اور خود ۵۴۵ھ میں بادشاہ ہو گیا۔ رکن الدین ۵۵۸ھ میں ... کے بعد ... بادشاہ ... مارا گیا ... کا بیٹا ... سال بادشاہ بنایا گیا اور اختیار دیا ... غیاث الدین ... میں مارا گیا۔ پھر مسعود اور اس کے بعد علاؤ الدین مغلوں کی ماتحتی میں روم کے بادشاہ ... اسی کتاب میں ہے کہ مسعود کو مغلوں نے ارزروم، سیواس اور ارزنجان دیا تھا اور علاؤ الدین ۶۹۹ھ تک ۲۰ سال تخت قونیہ پر حکمران رہا۔

علاء الدین نے عثمانی بادشاہ مراد اول سے جنگ کی مگر مغلوب ہو کر اپنی بیٹی سلطان کے بیٹے بایزید سے بیاہ دی۔ مراد نے اپنی بیٹی اس سے بیاہ دی ۷۹۳ھ (۱۳۹۱ء) میں علاء الدین نے قرمان میں شورش برپا کی بایزید عثمانی نے قونیہ کے قریب اسے شکست دی اور یہ عثمانی سپہ سالار تیمور تاش کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس کا علاقہ سلطنت عثمانیہ میں شامل ہوا مگر تیمور نے بایزید کو شکست دینے کے بعد ۸۰۵ھ میں اس خاندان کو پھر بحال کر دیا۔ محمد ثانی نے بادشاہ ہو کر بیشتر حصہ فتح کر لیا اور بایزید کو قبر سے نکال کر اس کی ہڈیاں پھونک دیں مگر پھر عثمانی بادشاہ نے اپنا علاقہ واپس لے لیا اس طرح عثمانیوں کے یہ خاندان برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ عثمانی بادشاہ محمد خان دوئم ۸۷۶ھ (۱۴۷۲ء) میں اسے سلطنت عثمانیہ میں شامل کیا۔

آخر کار ان تمام مذکورہ بالا خاندانوں کو ترقی کرنیوالے عثمانیہ حکمرانوں نے جن کا خاندان ابتداء میں ان سب سے چھوٹا اور حیثیت میں معمولی ہوتا تھا رفتہ رفتہ جذب کر لیا یہاں تک کہ بایزید یلدرم کے زمانہ تک یہ سب ریاستیں سلطنت عثمانیہ میں شامل ہو گئیں۔ ۸۰۴ھ (۱۴۰۲ء) کی جنگ انگورا کے نتیجہ میں تیمور نے عثمانی بادشاہ بایزید کو گرفتار کر لیا تھا تیمور نے ان خاندانوں میں سے سوائے قراسی اور حمید کے بقیہ سب خاندانوں کو ان کا موروثی ملک واپس دیدیا تھا اور قریب ۲۵ سال کے ان لوگوں نے پھر اپنے اپنے علاقہ میں حکومت کی مگر آخر کار جیسا کہ اوپر کی جدول میں سنین انجام سے ظاہر ہے عثمانیوں نے پھر ان سلطنتوں کو اپنی قلمرو میں شامل کر لیا اور اس قلمرو میں جہاں دس امیر فرمانروا تھے صرف ایک تاجدار (عثمانی) کا طوطی بولنے لگا اور یہی تسلط ابتک چلا جاتا تھا لیکن اب ہم عثمانیوں کی عظیم الشان خاندان کا حال بیان کرتے ہیں۔ جو ۱۹۲۳ء تک حکمران رہا

چھٹا دور خاندان عثمانیہ

ایشیائے کوچک کے تمام حصوں میں سلجوقی بادشاہ علاء الدین کیقباد اول کے وقت میں مشرق کیطرف مغلوں نے اور مغرب کیطرف قسطنطنیہ کے عیسائیوں نے علاقے دبانے شروع کر دئے تھے ۶۲۱ھ میں جلال الدین خوارزمی[۱] نے علاء الدین پر حملہ کیا مگر علاء الدین نے ایک قایہ بیوشتی گروہ کے سردار کی مدد سے خوارزمیوں پر فتح پائی۔ یہ سردار ارطغرل تھا۔ اصل میں ارطغرل کا باپ سلیمان شاہ ابن قیا الپ بلد ماہان میں جو بلخ کے قریب واقع ہے حکمران تھا جب چنگیز خان نے بلخ کو پھونکا ہے اور سلطان علاء الدین خوارزم شاہ کو وہاں سے نکالا ہے اور ان بلاد میں تفرقہ پڑ گیا ہے تو اس وقت سلیمان شاہ خاندان ترکمان کی پچاس ہزار آدمیوں کو لیکر خراسان میں اور پھر خراسان سے ۶۱۷ھ میں ارض روم میں آکر سکونت پذیر ہوا یہاں بھی قیام کی صورت نہ دیکھ کر چاہا کہ شاہان سلجوقیہ روم کی ملازمت اختیار کرے چنانچہ دریائے فرات کے کنارے کنارے ہوتا ہوا حلب تک پہنچا اور یہیں پہنچکر فرات عبور کرنا چاہتا تھا کہ مع گھوڑے فرات میں غرق ہو گیا اور اسکے تمام آدمی منتشر ہو گئے سلیمان کے چار بیٹے تھے ان میں سے دو سنقور تکین اور کون طوغدی تو ولایت عجم کو لوٹ گئے اور دو یعنی ارطغرل اور دوندر دریا کو عبور کر کے ایشیائے کوچک میں آئے۔ جب سفر کرتے ہوئے سلطان کی خدمت میں نوکری کی غرض سے جا رہے تھے ایک میدان جنگ نظر پڑا جس میں ایک فریق کمزور اور دوسرا زبردست معلوم ہوتا تھا۔ ارطغرل کے ساتھ اس وقت صرف چار سو سوار تھے بلا تحقیق خود بخود اس گروہ کی طرفداری اختیار کی جو کمزور تھا اور گروہ مخالف کو مار کر ہٹا دیا۔ اتفاق سے یہ کمزور گروہ جسکی ارطغرل نے مدد کی تھی علاء الدین کا تھا جس کی یہ نوکری کرنی چاہتا تھا۔ بادشاہ نے ارطغرل کی بڑی قدر کی اور اسے صوبہ خداوندگار میں قرا حصار سے سغود تک کا علاقہ عنایت فرمایا جو رومیوں کی سرحد پر تھا۔ اس لئے یہ اکثر فرنگیوں سے لڑتا رہا (چنانچہ شہر اور بروصہ کے درمیان اسنے عیسائیوں کو شکست دی) پھر علاء الدین نے اسکی شہر کا علاقہ اسکو دیدیا اور اس کے کل علاقہ کا نام سلطان اونی رکھا (اس علاقہ میں کوتحصار، بیلا جیک، آینہ گول، اسکی شہر، سغود کری، سیکد وغیرہ مشہور مقام تھے یہ علاقہ قطا یہ لبدنی شہر کے درمیان صوبہ خداوندگار میں واقع ہے) اگرچہ یہ سلطان علاء الدین کا برائے نام گورنر تھا مگر حقیقت میں خود مختار تھا کیونکہ اسنے بہت سے علاقے اپنے زور بازو سے فتح کئے تھے۔ ارطغرل ۶۸۷ھ (۱۲۸۸ء) میں مر گیا اور اس کا بیٹا عثمان جو ۶۵۶ھ میں پیدا ہوا تھا علاء الدین ثانی کے ہاں سپہ سالار

۱؎ یہ جلال الدین خوارزمی تھا جس نے علاء الدین پر حملہ کیا تھا۔

بلکہ تمام امور سلطنت کا مختار ہو گیا اور اپنے آقا کے ساتھ بڑے بڑے معرکوں میں شریک رہا۔ یہاں تک کہ بادشاہ نے عثمان غازی کے لقب سے ممتاز کیا اور اپنی بیٹی اس سے بیاہ دی۔ بعد ۶۹۹ھ میں جب علاؤالدین سلجوقی غازان خاں شاہ ایران سے شکست کھا کر قید ہوا اور اسی سال قید میں لاولد مر گیا تو امرا نے عثمان کو لائق اور بادشاہ کا داماد سمجھ کر تخت قونیہ پر بٹھا دیا اس طرح خاندان عثمانیہ کی سلطنت قایم ہوئی چونکہ سلاطین سلجوقیہ روم کے جھنڈے کا نشان ہلال مع ستارہ تھا وہی نشان عثمان نے اپنا اختیار کیا۔ خاندان عثمانیہ میں ۱۹۲۳ء تک ۳۸ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	عثمان بن ارطغرل	۶۹۹ / ۱۲۹۹	۲۷ سال	۱۹	محمد چہارم بن ابراہیم خاں	۱۰۵۸ / ۱۶۴۸	۳۹ ۷/۱۲
۲	ارخان بن عثمان	۷۲۶ / ۱۳۲۶	۳۵	۲۰	سلیمان دوم بن ابراہیم	۱۰۹۹ / ۱۶۸۷	۳ ۱/۲
۳	مراد خاں اول بن ارخان	۷۶۱ / ۱۳۶۰	۳۰	۲۱	احمد خاں ثانی بن ابراہیم	۱۱۰۲ / ۱۶۹۱	۴ ۱/۲
۴	بایزید یلدرم بن مراد خاں	۷۹۱ / ۱۳۸۹	۱۴ ۳/۱۲	۲۲	مصطفیٰ خاں ثانی بن محمد خاں رابع	۱۱۰۶ / ۱۶۹۵	۹
	تخت خالی رہا	۸۰۵ / ۱۴۰۲	۱۱	۲۳	احمد خاں ثالث بن محمد خاں رابع	۱۱۱۵ / ۱۷۰۳	۲۸
۵	محمد خاں اول بن بایزید یلدرم	۸۱۶ / ۱۴۱۳	۸ ۱/۱۲	۲۴	محمود اول بن مصطفیٰ ثانی	۱۱۴۳ / ۱۷۳۰	۲۵
۶	مراد خاں ثانی بن محمد خاں	۸۲۴ / ۱۴۲۱	۳۰ ۱/۱۲	۲۵	عثمان خاں ثالث بن مصطفیٰ ثانی	۱۱۶۸ / ۱۷۵۴	۳
۷	محمد خاں ثانی بن مراد خاں ثانی	۸۵۵ / ۱۴۵۱	۳۱ ۱/۱۲	۲۶	مصطفیٰ ثالث بن احمد ثالث	۱۱۷۱ / ۱۷۵۷	۱۶
۸	بایزید ثانی بن محمد خاں ثانی	۸۸۶ / ۱۴۸۱	۳۱	۲۷	عبدالحمید اول بن احمد ثالث	۱۱۸۷ / ۱۷۷۳	۱۶
۹	سلیم خاں اول بن بایزید ثانی	۹۱۸ / ۱۵۱۲	۸ ۵/۱۲	۲۸	سلیم خاں ثالث بن مصطفیٰ سوم	۱۲۰۳ / ۱۷۸۹	۱۹
۱۰	سلیمان خاں اول بن سلیم خاں اول	۹۲۶ / ۱۵۲۰	۴۸	۲۹	مصطفیٰ رابع بن عبدالحمید	۱۲۲۲ / ۱۸۰۷	۱
۱۱	سلیم خاں ثانی بن سلیمان خاں	۹۷۴ / ۱۵۶۶	۸	۳۰	محمود خاں ثانی بن عبدالحمید	۱۲۲۳ / ۱۸۰۸	۳۲
۱۲	مراد ثالث بن سلیم خاں ثانی	۹۸۲ / ۱۵۷۴	۲۰ ۸/۱۲	۳۱	عبدالمجید خاں بن محمود ثانی	۱۲۵۵ / ۱۸۳۹	۲۲ ۱/۲
۱۳	محمد خاں ثالث بن مراد ثالث	۱۰۰۳ / ۱۵۹۵	۹ ۲/۱۲	۳۲	عبدالعزیز بن محمود خاں	۱۲۷۷ / ۱۸۶۱	۱۶
۱۴	احمد خاں اول بن محمد خاں ثالث	۱۰۱۲ / ۱۶۰۳	۱۴	۳۳	مراد خامس بن عبدالمجید خان	۱۲۹۳ / ۱۸۷۶	۳ ماہ
۱۵	مصطفیٰ اول بن محمد ثالث	۱۰۲۶ / ۱۶۱۷	۳/۱۲	۳۴	عبدالحمید خاں بن عبدالمجید خاں	۱۲۹۳ / ۱۸۷۶	۳۴
۱۶	عثمان خاں دوم بن احمد اول	۱۰۲۷ / ۱۶۱۸	۴ ۱/۱۲	۳۵	محمد خامس بن عبدالمجید خاں	۱۳۲۷ / ۱۹۰۹	۹
	مصطفیٰ اول۔ (دوبارہ)	۱۰۳۱ / ۱۶۲۲	۱ ۴/۱۲	۳۶	عزالدین یوسف بن عبدالعزیز	۱۳۳۶ / ۱۹۱۸	چند روز
۱۷	مراد خاں رابع بن سلطان احمد اول	۱۰۳۲ / ۱۶۲۳	۱۷ ق	۳۷	محمد سادس وحیدالدین خاں بن عبدالمجید خاں	۱۳۳۶ / ۱۹۱۸	۱۳۴۰ / ۱۹۲۲
۱۸	ابراہیم خاں بن احمد اول	۱۰۴۹ / ۱۶۴۰	۹	۳۸	عبدالمجید خاں بن عبدالعزیز خاں	۱۳۴۰ / ۱۹۲۲	۱۳۴۱ / ۱۹۲۳

(۱) **عثمان بن ارطغرل** پہلا ۔ ۶۹۹ھ میں سکہ و خطبہ اس کے نام کا جاری ہوا اس وقت صرف اناطولی کا شمال و مغربی حصہ (جو قسطنطنیہ کے قریب) قسطنطنیہ کے یونانیوں کے قبضہ میں تھا۔ باقی مسلمان ریاستوں میں منقسم تھا سنہ ۱۳۰۶ء میں کوپری حصار یونانیوں سے چھین لیا۔ قرا حصار

سنہ ۱۳۱۲ء میں سلطنت کا پورا پورا اختیار پایا۔ سنہ ۶۵۶ھ میں پیدا ہوا ۱۳ سال سلطنت کی ۷۰ برس کی عمر میں سنہ ۱۴۰۲ء میں انقرہ پر شکست کھا کر ۸ ماہ تیمور کی قید میں رہ کر مر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان سنہ ۱۴۰۲ء سے ۱۴۱۰ء تک کچھ علاقہ پر حکمراں رہا پھر اس کے بھائی موسےٰ چلپی نے سنہ ۱۴۱۰ء میں اتار دیا اور خود سنہ ۱۴۱۳ء میں پھانسی پائی ان دونوں کو اہل تاریخ بادشاہ نہیں شمار کرتے کیونکہ بایزید کی کل سلطنت پر حاوی نہ تھے سنہ ۱۴۲۲ء نا اہل کیا گیا پھر قید ہوا اور پھانسی دیا گیا سنہ ۱۶۲۳ء میں امرا نے اپنا وزیر کو جو ۹۰ برس کا تھا اس کے خلاف رائے پا کر قیدیوں سے مار دیا۔

کو دارالحکومت بنایا اور نیقومیدیا کے قریب کیوں حصار پر یونانیوں کو شکست فاش دی اور آئندہ ۲ سال کی کامیاب لڑائیوں سے اپنی حدود کو بحر اسود تک بڑھا لیا۔ شاہنشاہ قسطنطنیہ نے منگولوں کو بھگا کر اس پر حملہ کرایا مگر اس کے بیٹے ارخان نے منگولوں کو شکست دی اور ۱۳۲۶ء میں بروصہ بھی فتح کر لیا۔ عثمان ۱۳۲۶ء میں بعمر ۶۸ سال قراحصار میں مر گیا اور بروصہ میں لا کر دفن کیا گیا۔ سخی عابد صالح زاہد دیندار اچھا منتظم - اور سپاہ دوست تھا اس کی تلوار اب تک ہر سلطان تخت نشینی کے وقت بطور تبرک کے باندھتا ہے۔

(۲) **ارخان** ۔ اس نے بروصہ دارالحکومت بنایا اسی ۱۳۲۶ء میں نقومیدیہ ۱۳۳۰ء میں نائس اور ازنیق اور گلک اور بیرغامہ اور علاقہ قراسی۔ منگولہ۔ کندرہ۔ ایدس۔ سمندرہ اور سکوٹری فتح ہوئے اور ۱۳۵۵ء میں کالی پولی (فرنگستانی روم کا شہر) ترکوں نے فتح کر لیا اور اس جزیرہ نما کے دیگر مقامات بھی ۱۳۵۷ء میں سو برس فتح ہوا اول اسکا بھائی علاءالدین اسکا وزیر ہوا جس نے سواروں اور پیادوں کی باقاعدہ فوج کی بنا ڈالی حالانکہ یورپ میں اب تک ایسی فوج کا کہیں پتہ نہ تھا ترکوں کی دیکھا دیکھی کوئی سو برس بعد فرانسیسیوں نے اور پھر تمام یورپ نے اس کی تقلید کی۔

علاءالدین کے بعد سلیمان پاشا اپنے بیٹے کو وزیر بنایا مگر وہ بھی ۱۳۵۸ء میں گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ آخر ارخان ۳۵ سال سلطنت کر کے ۷۵ یا ۸۱ سال کی عمر میں مر گیا علماء و صلحاء سے بہت محبت کرتا تھا مدرسے اور مسجدیں بہت بنائیں عادل شجاع صاحب ہیبت زاہد حلیم کریم تھا۔ (۳) **مراد اول** ۔ اس کے سپہ سالار لالا شاہین نے کوہ بلقان تک علاقہ فتح کر لیا ۱۳۶۱ء میں ایڈریانوپل (ادرنہ) فتح کر کے ترکوں کی فرنگستانی سلطنت کا صدر مقام بنایا لیکن جب ۱۴۵۳ء میں قسطنطنیہ فتح نہ ہو گیا ان بادشاہوں کا دارالسلطنت یہ رہا ہی رہا) اقوریا بھی فتح ہوا ۱۳۶۵ء میں سرزا فتح ہوا۔ جان پالاوغ شاہ قسطنطنیہ نے ذکر اٹلی کے پوپ کے پاس روما جا کر مدد مانگی۔ پوپ نے یورپ کے اکثر بادشاہوں کو لکھا اور وہ شاہ قسطنطنیہ کی مدد کو چڑھ آئے مگر ترک فتحیاب رہے اور ترکوں کی فوج نے ۵ سال فتوحات جاری رکھیں اور عیسائیوں سے بہت سے شہر چھین لئے علاءالدین والی قرمان نے شورش مچائی مگر مغلوب ہو کر اپنی حفاظت کیلئے سلطان کے بیٹے بایزید سے اپنی بیٹی بیاہ دی اور مراد نے اپنی بیٹی اس سے بیاہ دی تو دوسرے سپہ سالار تیمور تاش نے مقدونیہ کا ملک حدود البانیہ تک فتح کر لیا اور شہر منسٹر لے لیا۔

۱۳۸۹ء میں قزال (لازر) عیسائی والی سرویہ نے ہنگری ۔ بوسینا اور ولیشیا کے بادشاہوں کے ساتھ کئی لاکھ عیسائی جمع کر کے سلطان پر چڑھائی کی مگر بایزید یلدرم نے مقام کسووا پر شکست دی۔ قزال پکڑا گیا اور قتل ہوا سلطان مراد میدان جنگ میں مردوں کو دیکھتا پھرتا تھا کہ ایک زخمی سپاہی نے خنجر سے ہلاک کر ڈالا۔ بروصہ میں لا کر دفن کیا گیا عمر ۶۵ سال۔ مدت سلطنت ۳۰ سال۔ نہایت عقیل ۔ اولوالعزم ۔ عادل اور شجاع صوفی مشرب اور پرہیزگار تھا ۱۳۳۰ء میں اس نے ایک نئی قسم کی فوج مرتب کی تھی۔ یعنی کم عمر لڑکوں کو بھرتی کر کے فنون جنگ سکھاتا تھا اور اس سپاہ کا نام ینگچری یا جانثاری (یا سپاہ جدید) رکھا تھا۔ اس کے زمانے سے جھنڈے کا رنگ سرخ مقرر ہوا پبلک سکول اور شفاخانے جاری کئے یورپ میں بلگیریا، مقدونیا اور تھریس میں اسکی سلطنت ہو گئی تھی دریائے ڈینوب (ڈانیوب) شمالی سرحد تھا اسی کے عہد میں اول دفعہ اسکی فوج میں بندوق کا استعمال ہوا۔

(۴) **بایزید یلدرم** ۔ اول اپنے بھائی یعقوب کو جس نے خروج اور لڑائی کا ارادہ کیا تھا قتل کیا۔ سرویہ کے حاکم لیسرچ پر حملہ کر کے شہر ویدن اور سکوپ فتح کر لیے۔ لیسرچ نے اطاعت منظور کی اور جزیہ دینا قبول کیا اور اپنی بہن بایزید سے بیاہ دی۔ والیشیا کا حاکم بھی باجگزار ہوا (۱۳۹۱ء) اسی اثنا میں جان پالاوغ قیصر کے بیٹے اندرونیکوس نے مخفی طور پر بایزید کو اپنی مدد کے لئے

سلہ جو جزیرہ نما ... کالی پولی ... کر کے سونیز کہلاتا ہے سلہ کنٹاکیوزینی قیصر روم نے ارخان کو نہایت با اقتدار بادشاہ تسلیم کیا اور اس سے اپنا حامی بنانے کے واسطے اپنی بیٹی تھیوڈورا بیاہ دی اگرچہ ارخان اسوقت ۶۰ برس کا تھا یہ تقریب بمقام بروصہ ۱۳۴۶ء میں بڑی شان شوکت کے ساتھ ہوئی سلہ ترکوں کے سپہ سالار لالا شاہین اور تیمور تاش تھی سلہ اس کا علاقہ بحیرہ اسود سے بحیرہ ایڈریاٹک تک پہنچ گیا تھا۔

سلہ جو قسطنطنیہ کی فتح تک دارالسلطنت رہا۔

بلا با (کیونکہ اندرونیکوس خود بادشاہ ہونا چاہتا تھا اور جان پلالوغ اور اپنے بھائی امینوئل کو قید کرنا چاہتا تھا مگر بھید کھلنے پر جان پلالوغ نے اندرونیکوس کو قید کر لیا تھا) بایزید نے قسطنطنیہ کو گھیر لیا اور رومی فوج نے جو اندرونیکوس کی طرفدار تھی جان پلالوغ اور اس کے بیٹے امانیوئل کو گرفتار کر لیا۔ بایزید نے خراج مقرر کر کے اندرونیکوس کو قسطنطنیہ کے تخت پر بٹھا دیا۔ جان پلالوغ اور امانیوئل کسی طرح قید سے بھاگ کر بایزید کے پاس آئے اور کہا کہ جو جزیہ اندرونیکوس دیتا ہے ہم اتنا ہی جزیہ دیں گے اور بارہ ہزار فوج سلطان کے ہمراہ رہنے کو دینگے جس کا خرچ ہم ادا کریں گے پس بایزید نے اندرونیکوس کو قید کر کے پھر جان پلالوغ کو قسطنطنیہ کا بادشاہ بنا دیا۔ پھر سلطان نے والی سرب (سرویہ) کو مجبور کر کے سرویہ میں مسلمانوں کو رہنے اور مسجدیں تعمیر کرنے اور مدارس جاری کرنے کی اجازت دلوائی۔ بلکہ سرویہ کے علاقہ شہر کے عیسائی باشندوں سے مسجدوں اور مدارس کے واسطے چندہ طلب کیا باشندوں نے انکار کیا۔ اور پیر سرخبار ہوئے والی سرویہ نے ڈر کر شہر سلطان کے حوالہ کر دیا سلطان نے لاکھ دینار شہر والوں سے وصول کر کے مساجد پر صرف کیا اور والی دیدن (جو شہر کے پاس ہے) کو سلطان کے حوالہ کر کے آپ شہر تیرہ میں رہنے لگا اور سکہ و خطبہ بایزید کا جاری کیا۔ انہیں دنوں میں جان پلالوغ مسلمانوں سے مغلوب ہونے کے غم و غصہ میں مر گیا اور اس کا بیٹا امینوئل قسطنطنیہ کے تخت پر بٹھایا گیا۔ وہ سلطان سے برخلاف ہوا۔ اور بایزید نے قسطنطنیہ پر فوج کشی کا حکم دیا۔ اور بلغاریہ پر لشکر بھیجا اور جزیرہ روڈس فتح کیا ۷۹۳ھ میں علاء الدین والی قرمان نے قرمان میں شورش برپا کی اور قونیہ کے قریب شکست کھا کر تیمور تاش سپہ سالار کے ہاتھ سے مارا گیا۔ قرمانیہ مطیع ہو گیا اور ایشیا کوچک کے تمام حصص پر بایزید کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا پھر بہت سی لڑائیوں کے بعد ملک برہان الدین کا ملک (سیواس قسطمونی سمسون۔ اماسیہ وغیرہ) فتح کیا ۷۹۶ھ ۱۳۹۵ء میں بایزید نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی امینوئل نے ۸۰ ہزار فوج سے مقابلہ کیا اور سلطان شکست کھا کر صلح کر لی۔ سلطان بروسا واپس آیا اور پھر ۸۰۳ھ میں امینوئل کو لکھا کہ قسطنطنیہ خالی کر دو مگر اسی اثناء میں تیمور سے بایزید کا بگاڑ ہو گیا تیمور نے چڑھائی کر کے سیواس اور ملاطیہ فتح کر لیا۔ بایزید مقابلہ کو گیا اور انقرہ یعنی انگورہ کے میدان میں مع اپنے بیٹے موسیٰ کے گرفتار ہو گیا اور اس طرح اکثر ایشیائی علاقے عثمانی خاندان کے قبضہ سے کچھ دنوں کے لئے نکل گئے۔ کیونکہ تیمور نے قرمان اور ایدین کے حاکموں کو بھی بحال کر دیا جن کو ان سابق عثمانی بادشاہوں نے مغلوب کیا تھا۔ ۸۰۵ھ ۱۴۰۳ء میں بایزید تیمور کی قید میں بعمر ۴۴ یا ۵۸ سال مر گیا تیمور نے اس کے بیٹے موسیٰ کو اس کی لاش سپرد کی اور اس نے بروسا میں لا کر دفن کر دیا۔ اچھا بادشاہ تھا علماء و صلحاء سے محبت کرتا تھا۔

نوٹ۔ تواریخ معتبرہ میں لکھا ہے کہ امیر تیمور خواجہ علی (بن صدر الدین) نبیرہ سید شاہ صفی الدین کا معتقد تھا۔ جب روم فتح کر کے بایزید کے لشکر کے کئی ہزار سپاہی قید کر کے اپنے ساتھ اردبیل لایا تو خواجہ علی نے انکو تیمور سے مانگ لیا اور آزاد کر دیا۔ انہوں نے واپس جانا منظور نہ کیا بلکہ خواجہ علی کے مرید ہو گئے۔ جب شاہ اسمٰعیل اپنے بزرگوں کی گدی پر بیٹھا تو انہیں لوگوں کی اولاد نے اور لوگوں کو جمع کر کے شاہ اسمٰعیل کو کشورستانی کی ترغیب دی۔ چونکہ مریدوں کو سرخ ٹوپیاں پہنائی جاتی تھیں۔ اس سے قزلباش کہلانے لگے۔

(۵) محمد خان اول ۔ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ جنگ انقرہ پر بایزید کی گرفتاری کے وقت اس کے تین بیٹے سلیمان۔ محمد اور عیسیٰ دار الخلافہ کی طرف بھاگ آئے تھے اور بعد میں موسیٰ اپنے باپ کو دفن کرنے بروسا آیا تھا اسے قرمان کے بادشاہ نے قید کر لیا۔ آخر کچھ عرصہ بعد تیمور کی سفارش سے رہا ہوا۔

سلطان احمد جلائر والی بغداد تیمور سے بھاگ کر اس کی پناہ میں آیا تھا تیمور نے اسے طلب کیا تھا۔ بایزید نے انکار کر دیا تھا۔ بایزید کا بیٹا مصطفیٰ لڑائی کے وقت کہیں غائب ہو گیا اور باقی اور تین بیٹے سلیمان، محمد اور عیسیٰ بھاگ گئے [illegible] میں [illegible] کیا [illegible] شاہ ہنگری [illegible] آسٹریا جرمن۔ فرانس وغیرہ سے مدد لیکر ترکوں کے مقابلہ [illegible] [illegible] بایزید [illegible] بروسا [illegible] گیا اور نکوپلس پر سخت لڑائی کے بعد [illegible] شکست کھا کر [illegible] آسٹریا [illegible] خود بایزید نے تمام شمالی یونان [illegible] فتح کر لیا [illegible] ایران کا [illegible] خاندان اسی کی نسل سے تھا [illegible] بروسا [illegible]

طرح لکھا جاتا ہے۔ [illegible] پایۂ تخت

بایزید کی وفات پر اس کے بیٹوں میں خانہ جنگی ہوتی رہی اس وقت سب سے بڑا بیٹا سلیمان ایڈریا نوپل (ادرنہ) میں حکمران تھا اور عیسیٰ بروسا میں خود مختار ہوگیا تھا اور محمد چھوٹے نے امیسیہ میں حکومت قایم کرلی تھی اول محمد اور عیسیٰ میں لڑائی ہوئی اور عیسیٰ شکست کھاکر سلیمان پاس آیا سلیمان اور عیسیٰ نے مل کر ایشیا کوچک پر محمد پر حملہ کیا اور بروسا اور انقرہ کو لے لیا۔ اس کے بعد عیسیٰ کہیں غائب ہوگیا اور پھر اس کا پتہ نہ لگا۔ مگر موسیٰ نے محمد کی طرف سے سلیمان کے علاقہ فرنگستانی روم پر حملہ کیا سلیمان ایشیاء کوچک سے فرنگستانی روم میں آیا اور موسیٰ سے سخت لڑائی ہوئی آخر ۱۴۱۰ء میں سلیمان مارا گیا۔ اب موسیٰ یورپ کے عثمانی علاقہ کا حاکم ہوگیا اور اس نے سرویہ والوں کو سخت شکست دی پھر قسطنطنیہ کو گھیر لیا کیونکہ امینوئل نے سلیمان کی مدد کی تھی۔ امینوئل نے محمد کو اپنی مدد کے لیے بلایا محمد فرنگستانی علاقہ میں آیا اور شاہ سرویہ سے مدد لے کر موسیٰ کو ۱۴۱۳ء ۸۱۶ھ میں چرلی پر شکست دی (جو سرویہ کی جنوبی سرحد پر واقع ہے) موسیٰ مارا گیا۔ اس لڑائی سے اس خانہ جنگی کا جو ۱۱ سال تک رہی بالکل فیصلہ ہوگیا کیونکہ اب سوائے محمد کے کوئی دعویدار سلطنت باقی نہ رہا۔ محمد کی عدم موجودگی میں والی قرمان نے لشکر کشی کر کے بروسا فتح کرلیا تھا اور بایزید کی قبر کھود کر اس کی ہڈیاں جلادی تھیں محمد نے چڑھائی کر کے اپنا علاقہ لے لیا اور والی قرمان کا بیٹا مصطفیٰ جو پکڑا گیا تھا اسے معاف کر کے رہا کردیا۔

اسی اثناء میں ایک شخص مصطفیٰ نامی نے اپنے کو بایزید کا بیٹا مشہور کر کے خروج کیا مگر شکست کھاکر قیصر امینوئل کے پاس چلا گیا سلطان نے قیصر سے طلب کیا قیصر نے کہا جو میری پناہ میں آیا اس کو حوالہ کرنا انسانیت کے خلاف ہے ہاں اسے تمام عمر قید رکھتا ہوں سلطان نے منظور کیا اور مصطفیٰ کے واسطے کچھ تنخواہ بھی مقرر کردی ۱؎۔

یہ اول سلطان تھا جو زیادہ تر ادرنہ میں رہتا تھا۔ گویا اسے دارالسلطنت بنایا تھا۔ عثمانیہ بادشاہوں میں یہ پہلا ہے جس نے جہازات جنگی اور بحری سپاہ اور توپخانہ سلطنت روم میں تجویز کیا۔ بڑا ذہین عقیل مستقل مزاج۔ عادل۔ کریم۔ اور دوستی کا سچا اور بے کینہ صوفی مشرب تھا۔ ظاہری شان و شوکت بہت پسند کرتا تھا یہی اول بادشاہ عثمانیوں میں سے ہے جس نے مکہ کے محتاجوں کے واسطے سالیانہ مقرر کیا اس نے اپنے حسن انتظام سے اس تمام خرابی کو دور کردیا جو تیمور کے حملے سے سلطنت عثمانیہ میں واقع ہوئی تھی گویا سلطنت عثمانیہ کا نوح تھا۔ آخر آٹھ سال۔ ۱۰ ماہ سلطنت کر کے خونی اسہال سے مرگیا۔ عمر ۴۳ سال۔

(۶) **مراد خان ثانی** — ۱۸ یا بیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ امینوئل قیصر روم نے لکھ بھیجا کہ اپنا بیٹا میرے پاس اول میں بھیجو ورنہ میں مصطفیٰ کو رہا کرتا ہوں۔ جب اس نے اس کی تحریر پر کچھ خیال نہ کیا تو امینوئل نے مصطفیٰ کو رہا کر کے دس جنگی جہازوں کا افسر بنا کر مراد کے مقابلہ کو بھیجا اور مصطفیٰ نے گالی پولی پر قبضہ کرلیا۔ مراد کا سردار بایزید پاشا مقابلہ کو آیا مگر مارا گیا فوج نے شکست کھائی مراد نے خود چڑھائی کی اور مصطفیٰ بھاگ گیا اپنے ہی نوکروں کے ہاتھ سے مارا گیا اب مراد نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی مگر امینوئل نے نہایت ذلت اور عاجزی سے صلح کرلی اور جزیہ دینا منظور کیا اور آخر اس صدمہ سے بیمار ہو کر امینوئل نے انتقال کیا۔ مراد نے ۱۴۳۰ء میں شہر تھسلونیکا دوبارہ فتح کیا اور یہ مقدونیہ ترکی سلطنت میں شامل ہوا اس کے بعد مراد نے چڑھائی کر کے بحر اسود کے کنارے بہت سے شہر فتح کیے ہنگری پر تین دفعہ حملہ کیا مگر شکست کھائی آخر چوتھی مرتبہ والی ہنگری نے خود چڑھائی کی خشکی اور تری میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں اور ۹۳ سلطانی جہاز اس نے توپوں سے اڑادیے اور خشکی کی لڑائیوں میں بھی برابر ترکوں کو شکست دے کر بہت سے سلطانی قلعے فتح کرلیے اب سلطان مراد خود فوج لے کر مقابل ہوا مگر والی ہنگری فتح کرتا ہوا سلطان کے خیمہ تک

۱؎ بایزید کا ایک بیٹا مصطفیٰ جنگ انقرہ کے موقع پر غائب ہوگیا تھا ۱۲ چونکہ امینوئل اس موقع پر محمد کا مددگار ہوا تھا محمد نے یونانی شہنشاہ کو وہ ضبط مقامات جو ساحل بحر اسود اور بحر دیا کنس پر واقع تھے اور قلعجات تسلی جن کو سابق میں ترکوں نے چھین لیا تھا واپس دے دیے اور صلح سے رہنے کا اقرار کیا۔ یورپ کے حاکموں نے جو بایزید کے بعد خود مختار ہوگئے تھے اور سرویا و ولیشیا۔ البانیہ کے شہزادوں نے سفیر ایڈریانوپل میں بھیجے اور اقرار کیا کہ ہم تیرے کہنے میں رہیں گے۔ محمد نے کہا کہ میں سب کو امن دیتا ہوں اسی سبب سے اس کے عہد میں یورپ میں امن رہا۔

آ گیا اس وقت سلطان نے خود اُسکو تیر مار کر گرا دیا اور اس کا سر قلم ہوا۔ اس پر اس کی تمام فوج بھاگ گئی اور مراد بامراد ادرنہ کو واپس آیا
انگریزی تاریخوں میں اس واقعہ کو اس طرح لکھا ہے:-

سرویہ کا حاکم لیسر ویچ ۱۴۲۷ء میں مر گیا اور جارج برنیک وچ بادشاہ ہوا اور لیڈسلاس بادشاہ ہنگری اور والی بوسینہ اور والی البانیا نے اب ترکوں سے لڑنے کے واسطے اتحاد کیا چنانچہ ۱۴۴۲ء میں ترکوں نے بلگریڈ اور ہرمنسٹڈ (جس کا محاصرہ کیا تھا) پر سخت شکست کھائی۔ اب ان متحد حاکموں نے تمام مغربی یورپ سے اتنی فوج جمع کی کہ اب تک نہ ہوئی تھی اور جان ہنیی ڈیز اس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا ۱۴۴۳ء میں ہنیی ڈیز اسمندر کے قریب ڈینیوب کو عبور کر کے فتوحات کرتا ہوا بلقان سے اتر کر آیا اور فلپوپس پر حملہ کر کے فتح کر لیا۔ بادشاہ کا داماد محمد چلپی پکڑا گیا۔ مگر عیسائی آگے نہ بڑھے اور بیوڈا دار السلطنت ہنگری کو لوٹ گئے۔ آخر کار نامہ و پیام ہو کر ۱۴۴۴ء میں ۱۰ برس کے لئے صلح ہو گئی جس میں سلطان سرویہ سے دست بردار ہوا اور جارج برنیکوچ کو خود مختار بادشاہ تسلیم کیا۔ والیشیا ہنگری کو دے دیا گیا۔ اور بادشاہ نے ۶۰ ہزار دینار دے کر اپنے داماد کو چھڑا لیا۔ مگر اسی ماہ ستمبر میں عیسائیوں نے اپنا عہد توڑ ڈالا اور بغیر ترکوں پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ وارنا تک فتح کرتے چلے آئے اس وقت مراد خود مقابلہ میں آیا لیڈسلاس بادشاہ ہنگری مارا گیا اور بہت رئیس جو فوج کے ساتھ آئے تھے ترکوں نے پکڑ کر قتل کر ڈالے۔ فوج بہت سی ماری گئی اور کچھ بھاگ گئی سرویہ اور باسینہ مسلمانوں نے پھر فتح کر لئے۔ باسینہ کا خاندان شاہی نیست و نابود کر دیا گیا اور بہت سے عیسائی شہزادے مسلمان ہو گئے۔

۱۴۴۸ء میں ہنیی ڈیز کو مقام کسووا پر سخت شکست دی۔ ۳ سال کے لئے اس سے صلح ہو گئی اور پلوپونیسس (شمالی یونان) کی ریاستوں نے اطاعت قبول کی مراد کے آخر زمانہ میں جارج کیسٹرائٹ نے (جس کو ترکی سکندر بیگ کہتے ہیں) سرکشی کی اس کا باپ جان کیسٹرائٹ البانیا کا بادشاہ مراد کے شروع زمانہ میں مطیع ہو گیا تھا اور جارج کو سلطان کی خدمت میں بطور اول دیدیا تھا سلطان نے اسے مسلمان کر لیا تھا۔ جان کے مرنے کے بعد مراد نے البانیہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے بیٹے جارج کو دور لڑائیوں پر بھیجتا رہا ۱۴۴۳ء میں جب ہنیی ڈیز ترکوں سے لڑ رہا تھا اس نے زبردستی سلطان کے سکرٹری سے حکومت البانیہ کا فرمان لکھوا لیا اور جا کر البانیہ پر قبضہ کر لیا اور اپنا پرانا مسیحی مذہب اختیار کر کے ترکوں کو قتل کرنا شروع کیا بہت سے عیسائی اس کے معاون ہو گئے سکندر بیگ ۲۵ برس تک ترکوں سے لڑتا رہا۔ اور اگرچہ ہر لڑائی میں خود مراد اور مراد کے بعد اس کا بیٹا محمد فوج لے کر جاتے مگر غنیم سکندر ہی رہتا آخر کار سکندر بیگ البانیا چھوڑ کر اٹلی چلا گیا اور وہاں ۱۴۶۶ء میں مر گیا سلطان مراد ۴۹ یا ۵۰ برس کی عمر میں مر گیا اور بروصا میں لیجا کر دفن کیا گیا عالم عادل اور عاقل تھا علما و صلحا سے محبت رکھتا۔ اہل علم کی قدر کرتا اہل حرمین کو اپنی ذات خاص سے ساڑھے تین ہزار دینار سالانہ بھیجتا تھا۔

(۷) **محمد خان دوم**۔ اس کی تخت نشینی کے بعد قیصر روم نے نذرانہ دینا موقوف کر دیا اور لکھا کہ اُرخان تمہارا بھائی جو تمہارے والد کے حکم سے میرے پاس نظر بند ہے اس کا ماہواری خرچ جلد بھیجو ورنہ میں اسے چھوڑ دیتا ہوں اور وہ تم سے سلطنت چھین لے گا اس کے جواب میں سلطان نے قسطنطنیہ کو گھیر لیا اور پچاس روز کی سخت لڑائی کے بعد ترکی فوج شہر قسطنطنیہ میں گھس گئی اور قیصر روم قسطنطین ایلیئس مارا گیا۔ یہ واقعہ ۸۵۷ھ ۲۰ جمادی الاول مطابق ۲۹ مئی کو ہوا جب سے قسطنطین اعظم نے قسطنطنیہ بسایا اس آخری فتح تک شہر قسطنطنیہ کا ۲۹ مرتبہ محاصرہ ہوا۔ اس وقت سلطان محمد کی عمر ۲۳ سال کی تھی اس فتح کے بعد کل فضا [illegible] قسطنطنیہ میں مسجد ابو ایوب[2] تعمیر ہوئی اور جمعہ کو سلطان نے اسی میں نماز پڑھی اور شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شمس الدین

---

[1] ہرمنسٹڈ پر مجیسٹڈ کے قریب جان ہنیی ڈیز نے شکست دی اس میں ۲۰ ہزار ترک مارے گئے ۱۴۵۳ تک مراد شریک نہ تھا کیونکہ مراد نے اس لڑائی سے پہلے ہی اپنے کمسن بیٹے کو تخت پر بٹھا کر گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی [2] ۵۲ھ معاویہ کے زمانہ میں مسلمانوں نے قسطنطنیہ کا عرصہ تک محاصرہ رکھا تھا اور اس وقت ابوایوب انصاری یہاں انتقال کر گئے تھے جن کی قبر یہاں بنی تھی ان کے نام پر اس مسجد کا نام مسجد ابو ایوب رکھا گیا۔

نے سلطان کی کمر میں تلوار باندھی اور اس وقت سے برابر یہ رسم چلی آتی ہے کہ جو نیا سلطان تخت پر بیٹھتا ہے شیخ الاسلام جمعہ کے روز مسجد ایوبیہ میں اس کی کمر میں تلوار باندھتا ہے۔

۱۴۵۴ء میں بلوپو نے سس اور ۱۴۵۵ء میں طرابزون اور سنوپ فتح ہوئے۔ سرویہ اور بوسنیہ بالکل ترکی سلطنت میں شامل ہو گئے ۱۴۵۶ء میں سلطان نے بلغراد کا محاصرہ کیا۔ مدتوں محاصرہ رہا اور سلطان بھی زخمی ہوا۔ آخر ہنیی ڈیز نے ترکوں کو پسپا کیا اور سلطان ادرنہ میں واپس آیا۔ ۱۴۵۸ء سے ۱۴۶۰ء تک ترکوں نے کل یونان کو فتح کر لیا البانیا کے حاکم سکندر بیگ پر متواتر حملے ہوتے رہے مگر ترک شکست کھاتے رہے یہانتک کہ ۱۴۶۱ء میں سلطان محمد نے سکندر بیگ کو البانیا کا خود مختار مالک تسلیم کیا مگر آخر کو سکندر بیگ بھاگ گیا اور اس کا علاقہ البانیا مع اپائرس و ہرزیگوینیہ ترکی سلطنت میں شامل ہوا ایشیا میں سلطان محمد برابر فتحیاب رہا۔ طرابزون اور سنوپ تو ۱۴۶۱ء ہی میں فتح ہو گئے تھے آخر کو ۱۴۷۱ء میں قرمان کے بادشاہ کو معزول کر کے ملک قرمان ترکی سلطنت میں شامل کیا گیا۔ ۱۴۷۵ء میں اس کے وزیر احمد قیدوق نے تمام جزیرہ نمائے کریمیہ فتح کر لیا۔ اس وقت کریمیہ پر تاتاری خان حکمران تھے مگر شہر کافا جو اپنی شان و شوکت اور دولت و حشمت کی وجہ سے قسطنطنیہ خورد کہلاتا تھا جنوب کے عیسائی قابض تھے پس اول عیسائیوں سے شہر کافا چھینا گیا پھر تمام جزیرہ نما پر قبضہ کیا گیا۔ تاتاری خان مطیع ہو گئے۔

اس کے بعد سلطان نے وینس اور جنوا کے عیسائیوں سے یوبیا۔ لسباس۔ لمنوس اور کیفیلونیا اور اکثر مجمع الجزائر کے جزیرے چھین لئے ۱۴۸۰ء میں روڈس فتح ہوتے ہوتے رہ گیا؎۔ اسی سال احمد قیدوق نے اٹلی کا شہر اوٹرنٹو فتح کر لیا جس سے تمام یورپ میں تہلکہ پڑ گیا۔

۱۴۸۱ء میں سلطان نے روڈس اور ایران پر لشکر کشی کرنے کا ارادہ کیا مگر خود ہی ۵۱ یا ۵۲ برس کی عمر میں مر گیا۔ بڑا زبردست عقلمند اور علم دوست تھا بڑا مستعد اور بہادر تھا اس کے عہد میں فوجی قواعد اور ضوابط عمدہ طور پر مرتب کئے گئے۔

محمد ثانی کی وفات کے وقت ترکوں کی سلطنت بحیرۂ اڈریاٹک سے اور ڈانیوب کے کنارہ سے آرمینیہ اور میدان تک پہنچ گئی تھی محمد خان کے ۲ بیٹے تھے بایزید اور جمشید۔

(۸) بایزید دوم محمد خان کے بعد اس کے بیٹے جمشید نے بروسا؎ میں بادشاہ بننے کی کوشش کی مگر بڑے بیٹے بایزید نے اس کو شکست دیکر بھگا دیا۔ جمشید قائیتبائی والی مصر کے پاس چلا آیا اور پھر حج کر کے لڑائی کو تیار ہوا لیکن شکست کھا کر روڈس اور روڈس سے نیپلس اور نیپلس سے روسیلون علاقہ فرانس میں گیا سات برس وہاں رہا پھر اٹلی کے پوپ کے پاس روما میں عزت سے رہنے لگا مگر پوپ کو بایزید نے روپیہ کا لالچ دیکر جمشید کو مروا دیا بھائی کی لڑائی کے زمانہ میں بایزید نے احمد قیدوق کو اوٹرنٹو سے اپنی مدد کیلئے بلا لیا اور اس کی جگہ خیرالدین پاشا نے کچھ عرصہ تک اوٹرنٹو کو اٹلی والوں کے مقابلہ میں بچائے رکھا لیکن جب سلطان نے مدد نہ بھیجی تو ناچار چھوڑ کر چلا آیا اور اٹلی سے ترکوں کا دخل ہمیشہ کیلئے جاتا رہا۔ اس کے زمانہ میں وینس ہنگری اور پولینڈ والوں سے ایک عرصہ تک مقابلہ ہوتا رہا مگر سوائے چند شہروں کے کچھ حاصل نہ ہوا اس کا امیر البحر کمال رئیس بڑا نامور تھا اس نے ۱۴۹۹ء میں جزیرہ اسپنزا سے آگے بڑھ کر وینس والوں پر فتح پائی اور شہر لیپانٹو (یونان کی بندرگاہ) فتح کیا۔ اور بحیرۂ روم میں عیسائی سلطنتوں کے بیڑوں سے اکثر کامیابی کے ساتھ لڑتا رہا۔ ایک دفعہ جب غرناطہ کے مسلمانوں نے عیسائیوں کے مقابلہ میں بایزید سے مدد مانگی تو کمال پاشا نے جا کر سپین کے ساحل کو تاخت و تاراج کر ڈالا تھا۔ ۱۴۸۴ء میں مصر کے مملوکوں نے ایشیا میں ترکوں کو شکست دی اور تین قلعے چھین لئے۔

۱۴۹۲ء میں روس کا اول سفیر (ایلچی) آیا اور اس سفارت سے ترکوں اور روسیوں میں تجارت کا سلسلہ قایم ہو گیا۔

بایزید ۶۲ سال کی عمر میں نقرس کے عارضہ سے مر گیا جسیم۔ ظریف۔ ادیب۔ عابد و پرہیزگار۔ شجاع۔ صاحب ہیبت اور نیک سیرت اور خبردار تھا اس کے سات بیٹے تھے جہاندار شاہ، احمد، قورقود، محمود، عبداللہ، علم شاہ اور سلیم جان سب سے لائق تھا اور بایزید کے بعد بادشاہ ہوا۔

(۹) سلیم اول؎ تخت پر بیٹھتے ہی اپنے اکثر بھائی بھتیجوں کو قتل کر ڈالا اور ایک رات میں ۱۷ افراد خاندان شاہی کے قتل کئے چونکہ

؎ یہاں ۱۵۲۲ء تک بیت المقدس کے مجاہدین سینٹ جان کے پیرو قابض تھے ؎ باپ کے زمانہ میں بایزید امیسیہ کا (ایشیائے کوچک میں) اور جمشید کرمان کا گورنر تھا ؎ سلیم ترکی جہازوں کا بانی خیال کیا جاتا ہے اس نے بحری قوت بڑھانے میں بہت کوشش کی۔

شیعوں کو عیسائیوں سے بھی زیادہ برا جانتا تھا۔ ۴۰ ہزار شیعہ جو اس کے علاقہ میں تھے چن چن کر قتل کئے اور ایک لاکھ ۴۰ ہزار فوج سے ایران کے بادشاہ اسمٰعیل صفوی پر جو شیعہ تھا چڑھائی کی۔ اسمٰعیل کے پاس توپ نہ تھی اس سبب سے آخر منہزم ہوا اور سلیم تبریز تک تعاقب کر کے بدیع الزماں تیموری کو ساتھ لیکر واپس آیا۔ (یہ ۱۵۱۴ء کا واقعہ ہے) اسی سال مجمع الجزائر کے جزیرے فتح ہوئے ۱۵۱۵ء میں شام فتح کیا مگر بعد کی لڑائیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسمٰعیل نے اپنا ملک کچھ بھی اپنے قبضہ سے نکلنے نہ دیا۔

۹۲۱ھ میں سلیم نے مارغ کو جا کر علاء الدولہ ترکمان پر فتح پائی۔ دیار بکر۔ ماردین سنجار و موصل وغیرہ کو فتح کر لیا۔

۹۲۲ھ میں قانصو والی مصر سے حمص و حلب و دمشق چھین لئے۔ قانصو بروقت جنگ گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ اس کے بھتیجے طومان نے لڑائی جاری رکھی اور کئی مرتبہ ترکوں کو شکست بھی دی مگر آخر کو ۹۲۲ھ/۱۵۱۷ء میں پکڑا گیا اور قتل ہوا۔ اور مصر میں ترکوں کا دخل ہو گیا غرض ۱۵۱۷ء میں سلیم کی سلطنت میں شام مصر اور حجاز بھی شامل ہو گیا آخر ۴۵ سال کی عمر میں ۹ سال حکومت کر کے مر گیا۔ بڑا غضبناک اور ظالم تھا۔ **نوٹ**۔ ہلاکو خاں نے بغداد فتح کر کے ۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء میں خلافت عباسیہ کا خاتمہ کر دیا تھا مگر ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مصر میں یہ لوگ بطور پیشوائے مذہب کے شاہان مصر کے پاس حاضر رہتے تھے اہم کاغذات پر خلفائے عباسیہ کے دستخط بھی کرائے جاتے تھے اور اسی سبب سے مصر کے بادشاہوں کی عزت اور مسلمان بادشاہوں سے زیادہ تھی مقدس مقامات یعنی بیت المقدس۔ مکہ۔ مدینہ پر قابض ہونے کی وجہ سے بھی شاہان مصر ممتاز سمجھے جاتے تھے جب سلیم نے مصر فتح کیا تو متوکل عباسی مصر میں خلیفہ تھا سلیم نے اپنی خلافت پر متوکل سے دستخط کرا لئے اور مسلمانوں کے پیشوا بننے کی جو ظاہر النشانیاں تھیں وہ بھی سلیم نے اپنے قبضہ میں (متوکل سے لے کر) کر لیں یعنی رسول اللہ صلعم کے چند تبرکات ایک پاک اور متبرک علم اور ایک تلوار اور ایک حضرت صلعم کی چادر مبارک اس وقت سے گویا روم کا سلطان مسلمانوں کا دینی سردار بھی سمجھا جانے لگا۔ سلیم کے زمانہ میں مفتی جمالی بہت بڑا عالم گزرا ہے سلیم اکثر اس کا کہا مانتا تھا آل عثمان میں سب سے پہلے اسی کا خطبہ حرمین میں پڑھا گیا یہ اول رومی سلطان ہے جس نے رومی محمل مکہ میں بھیجنا شروع کیا اور اپنے ذاتی مال سے کعبہ کی کسوت روانہ کی۔ اول رومی سلطان ہے جو مصر شام حجاز اور یمن اور تمام اقطار عربیہ کا مالک ہوا۔ اور یہ علاقے پہلے مصر کے سلطان قانصو غوری کے قبضہ میں تھے۔

(۱۰) **سلیمان اعظم**۔ کریسی انگریز مولف تاریخ روم لکھتا ہے کہ سلیمان کا عہد حکومت نہ صرف تاریخ عثمانیہ میں بلکہ تمام دنیا کی تاریخ میں سب سے افضل ہے۔ یہ زمانہ ہی بڑے بڑے لائق بادشاہوں سے معمور تھا۔ چارلس پنجم جرمنی میں فرانسس اول فرانس میں۔ لیو پوپ دہم اٹلی میں۔ انگلستان کا بادشاہ ہنری ہشتم۔ واسیلی دوم (جس نے روس کی ترقی آیندہ کی بنیاد ڈالی) پولینڈ کا بادشاہ سجمنڈ اول وینس کا حاکم اینڈرلس گرٹی ایران کا بادشاہ اسمٰعیل صفوی اور ہندوستان کا اکبر اعظم یہ سب تماشہ گاہ عالم میں اسی وقت موجود تھے جس وقت سلیمان ہوا تھا۔ لیکن ان تمام عظیم الشان بادشاہوں میں سلیمان سے زیادہ کسی نے رونق اور شان و شوکت حاصل نہیں کی۔ یورپ میں جو ترقی اب ہے اس کی ابتدا اخیر پندرھویں صدی میں قایم ہو چکی تھی سلیمان کے وقت میں یورپ کی تمام عیسائی سلطنتیں بڑی ترقی پر تھیں بڑی طاقت میں تو ترک ہمیشہ بڑھے رہتے ہی تھے سلیمان نے اپنی بحری قوت بھی تمام فرنگستانی قوتوں سے بڑھا دی اور تمام عیسائی سلطنتوں نے جنگی امور میں اسکی تتبع کیا۔ ترکی مورخ اسے صاحب قرآن اور مقنن لکھتے ہیں اور فرنگی اعظم اور عالیشان لکھتے ہیں۔ اس کے عہد میں ملکی۔ مالی اور جنگی قوانین درست کئے گئے اور بہت جدید علاقے فتح ہوئے۔

اول ہی اول ۱۵۲۱ء میں اس نے خود جا کر قلعہ بلغراڈ بالکل فتح کر لیا اور باوجود اتفاق کی مزاحمت کی ابتدا سے گو فرانس اور دیگر عیسائی بادشاہوں سے لڑا اور کامیاب رہا۔

۱۵۲۲ء میں روڈس کامل طور سے فتح ہو کر سلطنت عثمانیہ میں شامل ہوا ۹۳۱ھ/۱۵۲۴ء میں شام کی بغاوت کو دور کیا ۱۵۲۵ء میں فرانسس والی فرانس نے اول مرتبہ سفیر بھیجا اور سلطان سے دوستی قایم کی ۱۵۲۶ء میں سوا لاکھ فوج اور تین سو توپ سے ہنگری پر حملہ کیا اور مقام

۱؎ جو اپنے ضعیف باپ سگسمنڈ کی نیابت کر رہا تھا۔

ہو کر، پر لوئی بادشاہ ہنگری مارا گیا۔ اس کے بعد بسپٹ اور بیوڈا دارالخلافہ ہنگری فتح ہوا ۲ لاکھ عیسائی اس لڑائی میں مارے گئے اور ایک لاکھ قید ہوئے۔ یہ لڑائی اس کے بہنوئی ابراہیم پاشا نے فتح کی (یہی سلیمان کا وزیر اعظم تھا بڑا لائق و فائق آدمی تھا) اس کے بعد سلطان نے مراجعت کی اس کے بعد ڈیڑھ سو برس تک ہنگری ٹرکی کا صوبہ رہا۔ ۱۵۲۹ء میں پھر ابراہیم نے ہنگری پر حملہ کیا اور ۲۵ ہزار عیسائیوں کے سر لاکر سلطان کے خیمے کے آگے مینار چن دیا۔ ۱۵۲۹ء میں سلیمان نے ڈھائی لاکھ سپاہ اور ۳۰۰ سو توپیں لے کر یعنی آسٹریا پر حملہ کر کے دارالسلطنت ویانا کا سخت محاصرہ کر لیا مگر بارش کی زیادتی اور پانی کی طغیانی اور محصورین کی بہادری نے شہر کو فتح ہونے نہ دیا ناچار محاصرہ چھوڑ کر مراجعت کی یہ واقعہ یورپ کی تاریخ میں بڑی عظمت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور بہت غنیمت سمجھا جاتا ہے۔

۱۵۳۲ء میں ویانا کی چڑھائی سے زیادہ لشکر لے کر جرمنی پر حملہ کیا مگر قصبہ گنس کی مستحکم حفاظت نے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا۔ اور یہ سنکر چارلس اس کے مقابلے کو نہیں نکلا اور ویانا کے قریب ہی قریب رہا اس نے عنان عزیمت کو پھیرا اور آسٹریا کو برباد کرتا ہوا بہت قیدی لے کر اپنے ملک کو واپس آیا ۱۵۳۳ء میں آسٹریا سے صلح ہو گئی۔

اب ۱۵۳۳ء سے اس نے ایران کا رخ کیا اور ۱۵۳۴ء ۱۵۳۵ء ۱۵۴۸ء ۱۵۵۳ء میں حملے کرکے اگرچہ بہت زحمت اٹھائی مگر بہت سی فتوحات حاصل کیں۔ بہت سا حصہ آرمینیا اور الجزیرہ کا شہر اریوان۔ دان موصل اور بغداد سلطنت عثمانیہ میں شامل کر لئے اور ان دنوں مغرب کی طرف عیسائی سلطنتیں امن میں رہیں ۱۵۳۶ء میں علاؤالدین والی ہند کا ایلچی اس کے پاس آیا اور جواب لے کر لوٹ گیا ۱۵۴۱ء میں سلطان بذات خود اپنا لشکر ڈانیوب کے کنارہ لے گیا اور بہت سا ملک فتح کیا اور ۱۵۴۴ء میں چارلس پنجم اور فرڈیننڈ نے صلح نامہ کی التجا کی اور ۱۵۴۷ء میں ۵ برس کیلئے صلح ہو گئی جس کی رو سے سلطان کا قریباً تمام ہنگری اور ٹرانسلوینیا کا اختیار قرار دیا گیا۔ اور فرڈیننڈ (بادشاہ آسٹریا برادر چارلس پنجم) سلطان کو ۳۰ ہزار ڈیوکٹ خراج دیتا رہا حالانکہ اس وقت تمام یورپ کے سلاطین بہت ادب سے سلیمان سے خط و کتابت کرتے تھے۔ اور نہایت ہی عظمت کی نظر سے دیکھتے تھے اسی وقت سے آسٹریا کا سفیر عثمانی دربار میں مقرر ہوا۔ اس سلطان کی بحری طاقت بھی اس زور شور کی تھی کہ تمام ساحل بحیرہ روم پر اور دور دور تک بحیرہ قلزم اور بحر ہند میں اس سلطان السلاطین کی طاقت اور شہرت کو پھیلا دیا تھا اس کے امیر البحر خیرالدین باربروسا[1] کی دلیری اور ہنرمندی نے عثمانی جھنڈے کو قریب قریب بحر و بر دونوں میں یکساں خوفناک کر دیا تھا اسی امیر البحر ہی کی حسن تدبیر کا نتیجہ تھا کہ شمالی افریقہ کی قزاق سلطنتیں سلیمان کے زیر فرمان ہو گئیں۔ باربروسا نے ۱۵۳۳ء میں ٹیونس فتح کر لیا مگر ٹیونس کے بادشاہ مولا حسن کی مدد خود بادشاہ سپین چارلس پنجم نے کی اور ٹیونس مولا حسن کو دلوا کر اپنا باجگذار رکھا۔

علاوہ باربروسا کے دیگر بحری امیر مشہور ہوئے ہیں (۱) پیری رئیس اور سید علی جو بحیرہ قلزم کی حفاظت کے واسطے متعین تھے انہوں ہی نے عدن کو فتح کرکے ترکی سلطنت میں شامل کیا تھا جو اب انگریزوں کے قبضہ میں ہے علاوہ عدن کے اکثر شہر اور قلعے واقع ساحل عرب و فارس و شمال و غرب ہندوستان سلطنت عثمانیہ میں ملا لیے گئے (۱) پیالی اور (۲) طرغد۔

---

[1] جبکہ محمد دوم نے جزیرہ میٹی لین فتح کیا تھا تو اس کے باپ یعقوب نے کہ ایک سپاہی تھا یہاں کی سکونت اختیار کر لی تھی یہیں باربروسا پیدا ہوا۔ اس کا اصل نام خضر تھا۔ خضر اور اس کا بھائی اروج (عروج) بحری قزاقی کرتے تھے سلطان سلیم کی عظمت دیکھ کر انہوں نے عثمانی ملازمت اختیار کر لی۔ اور ان کو سلطان کی طرف سے دو خلعت اور دو دریائی بیڑے عطا ہوئے۔ اور اب یہ الجیریا اور اس کے قریب کے قلعوں پر قابض ہو گئے۔ عروج سپین والوں سے لڑتا ہوا مارا گیا اور سلیم نے اس کو الجیریا کا گورنر تسلیم کیا سپین والوں کے لشکر اکثر شکستیں دیں اور جزیرہ منورکا چھین لیا اور بار اٹلی کے مغربی ساحل کو تاراج کیا ۱۵۳۶ء میں سلطان نے یکایک پہلے وزیر ابراہیم کو مار کر خیرالدین باربروسا کو وزیر اعظم بنا لیا اور ۱۵۳۷ء میں اہل وینس کے بہت سے جزیرے چھین لئے اور ۱۵۳۸ء میں سپین اور اٹلی والوں کو سخت شکست دی ۱۵۴۳ء میں نیس فتح کر لیا۔ آخر عمر میں مسند کی سمندر دولت سے کنارہ کش ہو کر قسطنطنیہ کے دربار میں کپتان پاشا کے لقب سے حاضر رہتا تھا ۱۵۴۶ء میں مر گیا۔

طرغد باربروسہ کا نائب تھا کورسیکا پر اس نے حملہ کیا مگر جنوا والوں کے امیر البحر ڈوریا نے پکڑ لیا۔ باربروسہ کی کوشش سے رہا ہوا۔ باربروسہ کی وفات کے بعد طرغد اس کی جگہ مقرر ہوا اس نے ۱۵۵۱ء میں ٹریپولی فتح کر لی اور یہ سلطان کی طرف سے ٹریپولی کا اول گورنر ہوا۔ طرغد بارہا ڈوریا کو شکست دیتا رہا مگر آخر مالٹا کا محاصرہ کرتا ہوا ۱۵۶۵ء میں مارا گیا اور مصطفیٰ پاشا کئی ہزار قیدی لے کر واپس آیا ۱۵۶۰ء میں پوپ حکام جینوا فلورنس مالٹا سسلی اور نیپلز کے حاکموں نے دو سو جہاز تیار کر کے امیر البحر ڈوریا کے ماتحت جزیرہ جربی اور ٹریپولی کی فتح کے واسطے روانہ کیے پیالی پاشا سن کر آبنائے ڈارڈنیلز سے روانہ ہوا اور ڈوریا کو سخت شکست دی[۱]۔ بہت سے جہاز توڑ دیے بہت سے گرفتار کر لیے اور بقیہ اٹلی کو بھاگ گئے۔

۱۵۳۶ء میں سلطان نے یکایک ابراہیم کو مار کر باربروسہ کو وزیر اعظم بنایا۔

۱۵۵۳ء میں سلطان کا بیٹا بسبب بغاوت قتل کرایا گیا ۱۵۵۶ء میں مسجد سلیمانیہ تیار ہوئی ۱۵۶۱ء میں دوسرا بیٹا بایزید بسبب بغاوت قتل ہوا ۱۵۶۶ء میں سلیمان پھر فوج لے کر ہنگری پر چڑھ گیا اور زیگیات (سزیگیت) کا محاصرہ کیے پڑا تھا کہ قبل فتح قلعہ کے عارضہ میں وفات پائی۔ محمد صقلی سپہ سالار نے کئی ہفتہ تک سلطان کی وفات کو مخفی رکھا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور پھر سلیمان کو مسجد سلیمانیہ قسطنطنیہ میں لا کر دفن کیا گیا۔ گندم گوں۔ بلند پیشانی۔ ترش رو۔ عالی ہمت تھا۔ ۷۴ سال عمر۔ ۴۸ سال سلطنت۔

اس کے عہد میں سلطنت عثمانیہ از حد عروج پر تھی اور تمام یورپ اس سے ڈرتا تھا۔

سلیمان کی وفات کے بعد ترکوں کو زیادہ تر ممالک مفتوحہ کی حفاظت سے کام رہا قدرے قلیل فتوحات بھی ہوئیں اس کے جانشین سلیم نے ان کی فتوحات کو قائم رکھا مگر انیسویں صدی کے شروع سے زوال آنا شروع ہوا گو سلطان عبدالحمید ثانی نے پھر سلطنت کو بہت کچھ سنبھالے رکھا۔ سلیمان اعظم کی سلطنت میں یہ ممالک شامل تھے جو وہ اپنے جانشین کے واسطے چھوڑ مرا۔ دریائے ڈانیوب کے جنوب یونان تک تمام ملک یونان سرویہ۔ بوسنیہ۔ ہرزیگووینہ۔ ڈلمیشیا۔ مغربی ہنگری۔ بنات۔ ٹرانسلوینیا وغیرہ۔ مجمع الجزائر یونان۔ الجیریا مع مضافات۔ ٹریپولی۔ تمام ایشیائے کوچک بغداد وادی دجلہ تک۔ تمام شام۔ مصر۔ حجاز۔ یمن۔ عدن۔ علاوہ ازیں لیتھیا۔ مولڈیویا۔ ریگیوسا۔ اور کریمیا کے حکام باجگزار تھے۔ اس کا زمانہ علم ادب کی کمال ترقی کیلئے بھی مشہور ہے۔ ابو السعود تھے مشہور تفسیر کی۔ قہوہ کا استعمال روم میں اول اسی کے عہد میں ہوا۔

(۱۱) **سلیم ثانی**۔ شاہ ایران نے تہنیت نامہ بھیجا سلطان نے تحفہ دوستانہ قبول کیا۔ شاہ جرمن نے صلح کے لیے ایلچی بھیجا مع تحائف صلحنامہ لکھا گیا اور قرار پایا کہ جنوبی ہنگری مع شہر بوڈا کے سلطان کے پاس رہے اور باقی ملک کے لیے شاہ جرمنی نے خراج دینا منظور کیا ۱۵۷۰ء میں یمن کا ملک کامل طور سے فتح ہوا اور ۱۵۷۱ء میں جزیرہ سائپرس (قبرس) پر بسرکردگی مصطفیٰ پاشا ۳۶۰ جہاز بھیجے گئے۔ ۵۰ ہزار ترک مارے گئے مگر جزیرہ فتح ہو کر سلطنت عثمانیہ میں شامل ہوا۔ وینس والوں کا قبضہ جاتا رہا۔

۱۵۷۱ء میں وینس والوں اور پوپ اور شاہ سپین نے مل کر سلطان کا بیڑا بمقام لیپانٹو برباد کیا اور یورپ میں بڑی خوشی منائی گئی کیونکہ یورپ والوں کو ابتک ترکوں پر ایسی کامل فتح کبھی نہیں ہوئی تھی ۲۲۴ سلطانی جہاز غارت ہوئے مگر ترکوں نے بہت جلد جہاز درست کر کے ۱۵۷۴ء کے شروع میں سپین والوں سے ٹیونس چھین لیا۔

اس کے بعد سلطان نے تجارت کی منفعت کی غرض سے کیسپین اور بحیرہ اسود کو ملانا چاہا اور اس لیے دریائے والگا اور ڈان کو ملانے کو ایک نہر کھدوانی شروع کی گو شاہ روس کے آدمیوں نے مزدوروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے یہ روسیوں اور ترکوں کی پہلی لڑائی ہے محمد صقلی اس کا وزیر بڑا منتظم تھا آخر ۵۰ سال کی عمر میں ۸ سال سلطنت کر کے تپ محرقہ سے مر گیا۔ شراب بہت پیتا تھا۔ نہر زبیدہ جو سلیمان کے عہد میں شروع ہوئی تھی اس کے عہد میں ۹۷۹ھ میں عرفہ سے مکہ تک جاری ہو گئی۔

(۱۲) **مراد سوم**۔ تخت پر بیٹھتے ہی اپنے بھائیوں کو بے گناہ قتل کیا۔ عیش پسند تھا۔ سو لونڈیاں اور بیبیاں اس کے محل میں تھیں ضعیف طبیعت کا آدمی تھا مگر دملان نے لکھا ہے کہ شجاع اور دل کی تقوے کی طرف مائل۔ نماز پنجگانہ کا پابند۔ اپنے بزرگوں کی طرح حنفی مذہب تھا۔ علوم میں مشغول رہتا۔ بہت سے علوم سے واقف اور عربی فارسی اور ترکی میں شعر کہتا تھا کتابیں پڑھا کرتا اور مطالعہ کا بہت شوق تھا۔

[۱] پیالی ہنگری کے قریب پیدا ہوا [illegible]

ہ جانے شاہ ایران کے ایران سے لڑائی شروع کردی اور ایروان۔ گرجستان۔ داغستان ۱۵۷۶ء میں ایران سے چھین کر سلطانی قبضہ میں کئے گئے اس کے بعد کامیاب عثمان پاشا نے کوہ قاف کو عبور کرکے خان کریمیہ کی مدد کی جس پر روسیوں نے حملہ کیا تھا اور پھر جنوبی روس اور بحیرہ اسپیا میں ہوتا ہوا قسطنطنیہ آیا یہ ۱۵۸۰ء کا واقعہ ہے یہ اول موقعہ تھا کہ رومی بحیرہ اسود کی گرد گھیرے ۱۵۸۸ء میں شاہ عباس نے ترکوں کو علاقہ ایران سے نکال دیا آخر مراد سوم بعمر ۵۰ سال بیمار ہوکر ۲۱ سال کی سلطنت کے بعد مر گیا علاوہ ان تمام ممالک کے جو سلیمان اول چھوڑ مرا تھا اس کے عہد میں سائپرس۔ آرمینیا۔ داغستان۔ گرجستان۔ ایروان تمام یمن اور ٹیونس بھی ترکی سلطنت میں شامل تھے

(۱۳) محمد سوم۔ تخت پر بیٹھتے ہی اپنے ۲۱ بھائیوں کو قتل کرایا اور دس حاملہ بیویاں مراد سوم کی غرق کرادیں۔ والی آسٹریا پر حملہ کیا۔ دو دفعہ شکست کھانے کے بعد ۱۵۹۶ء میں تیسری دفعہ خود شہر ارلو سات دن میں فتح کرلیا اور شاہ آسٹریا بھاگ گیا پھر ۱۶۰۳ء میں ایران پر حملہ کیا مگر بہت نقصان اٹھایا اس کے عہد میں اول مرتبہ ایلزبتھ ملکہ انگلستان کا سفیر ملک روم میں آیا اور شاہ سپین کے مقابلہ میں ملکہ نے نہایت عاجزی سے مدد مانگی۔ ۳۸ سال کی عمر میں بیمار ہوکر مر گیا دحلان لکھتا ہے کہ وہ عظیم القدر صاحب ہیبت مصلح اور اقامت شعائر دین میں ساعی رہتا تھا۔

(۱۴) احمد خان اوّل ۱۴ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا اس وقت ایران کا بادشاہ عباس اعظم تھا جس نے دو انگریز بھائیوں سر انتھونی اور سر رابرٹ شرلی کی مدد سے اپنی فوج کو فرنگی قواعد سکھائی اور ایران میں پہلے پہل توپ بندوق کا استعمال جاری کیا اور اب شاہ عباس نے تمام وہ صوبے واپس چھین لئے جو سلیم اور سلیمان کے زمانہ میں ترکوں نے ایرانیوں سے لئے تھے اور ۱۴ ستمبر ۱۶۰۵ء میں ایرانیوں نے ترکوں کی ایک بھاری فوج کو شکست فاش دی ترکوں کے ۵ پاشا مارے گئے ۵ پکڑے گئے اور آدھی رات کو شاہ کے پاس ۲۰ ہزار ترکوں کے سر لائے گئے پھر اس نے کئی مرتبہ شاہ ایران پر چڑھائی کی مگر شکست کھائی۔ اہل ہنگری نے شاہ آسٹریا کے ظلم کی شکایت کی سلطان نے ہنگری کے لوگوں میں سے ایک کو اپنی طرف سے ہنگری کا بادشاہ بنا دیا مگر آخر کو ۱۶۱۲ء میں شاہ آسٹریا سے مجبور ہوکر اس نے آسٹریا سے خراج لینا موقوف کر دیا اور آسٹریا کے حاکم رڈلف دوم کو بادشاہ کا خطاب دیا یہ پہلا وقت ہے کہ ترکی سلطنت نے کسی کو بادشاہ کا خطاب دیا ہو کیونکہ اب تک ترکی سلطان اپنے سوا کسی کو بادشاہ نہ گنتا تھا اس کے عہد میں ۱۶۰۵ء میں ہالینڈ کے تاجروں نے اس کے ملک میں تماکو کا استعمال پھیلایا۔

اس کے زمانہ میں جان پولاد حاکم اکراد اور امیر فخرالدین حاکم لبنان نے سرکشی کی تھی مگر دونوں نے شکست کھائی جان پولاد مارا گیا فخرالدین بھاگ گیا۔ سلطان احمد ۱۰۲۶ھ میں ۲۸ سال کی عمر میں مر گیا۔

(۱۵) مصطفےٰ اول۔ چونکہ احمد خان کے زمانہ میں ۱۴ برس قید میں رہا تھا اب اس سے انتظام نہ ہوسکا لہٰذا دوبارہ قید کیا گیا اور عثمان پاشا کو تخت پر بٹھایا گیا۔

(۱۶) عثمان ثانی۔ بسر کردگی خلیل پاشا ایران پر چڑھائی کی مگر مقام اردبیل پر صلح ہوگئی جس سے سلطان نے ناراض ہوکر خلیل کو معزول کر دیا سکندر پاشا کو شاہ پولونیا (پولینڈ) پر چڑھائی کرکے بھیجا گو کہ فرانس۔ پوپ۔ اور روس نے شاہ پولونیا کی مدد کی مگر شاہ پولونیا شکست کھا کر بھاگا اور اس کی ۲۰ ہزار فوج ماری گئی عیسائیوں نے جزیہ قبول کیا بسبب عیاشی کے ارکان دولت نے ۱۰۳۱ھ میں قتل کر ڈالا یہ اول مثال ہے کہ ترکی سلطان اپنے آدمیوں کے ہاتھ سے مارا گیا بعمر ۱۸ سال۔ دحلان لکھتا ہے کہ نہایت شجاع صاحب ہیبت وادب حلیم خلیق حسین تھا اہل علم کی بڑی تعظیم کرتا اہل حرمین کو بہت کچھ دیتا تھا۔

مصطفےٰ اول (دوبارہ) عثمان ثانی کو مار کر مصطفےٰ اول کو دوبارہ بادشاہ بنایا اس کے زمانہ میں ایرانیوں نے بہت سا ملک دوبارہ چھین لیا مصطفےٰ سے انتظام نہ ہوسکا لہٰذا تخت سے اتارا گیا اور ۱۰۴۸ھ میں قتل ہوا۔ عمر ۱۳ سال۔

(۱۷) مراد خان چہارم ۱۳ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا بڑی جانفشانی سے بغداد لیلیا مگر عباس صفوی نے دوبارہ بغداد فتح کیا

اور اتنے آدمی سپاہ ایران کے ہاتھ سے مارے گئے کہ بغداد میں خون کی نہریں جاری ہوگئیں۔ ابوبکر پاشا امیر بغداد قید ہوا اور پھر لوہے کے پنجرے میں بٹھا کر ایک کشتی پر دریائے دجلہ میں سوار کرکے پھونک دیا گیا لوذی آفندی اور عمر آفندی سرداران لشکر روم کو پھانسی دی گئی اور محمد پاشا بن ابوبکر پاشا قتل کرایا گیا اور مدت تک شاہ عباس بغداد میں رہا پھر حافظ پاشا سے موصل چھین لیا اور باوجود کئی مرتبہ قسطنطنیہ سے مدد لانے کے حافظ پاشا موصل کو نہ چھڑا سکا۔ جب عباس مرگیا تو ۱۶۳۸ء میں خسرو پاشا نے ڈیڑھ لاکھ فوج سے حملہ کرکے بغداد فتح کرلیا۔ ۵۰ ہزار ایرانی مارا گیا اس عرصہ میں روم کے سرداروں اور امرا میں نہایت مخالفت پھیل گئی اور ایک دوسرے کی جان اور آبرو کے خواہاں ہوگئے۔ فوج ینگچری نے چوتھائی شہر قسطنطنیہ پھونک دیا۔ ہزارہا مخلوق اس باہمی مخالفت کے سبب تباہ و ہلاک ہوئی قسطنطنیہ کے سینکڑوں خاندان تباہ ہوگئے ۱۶۲۷ء میں کریمیہ کے تاتاریوں نے بغاوت کی اور نیپر کے علاقہ کی کاسک کشتیوں میں بیٹھ کر بحر اسود میں گشت کرنے لگے اور باسفورس کے دونوں طرف لوٹ مار کرنے لگے بڑھتے بڑھتے ان لوگوں نے سنوپ کو لوٹ لیا اور طرابزون اور قسطنطنیہ پر بھی حملہ کیا مگر کچھ عرصہ کے بعد ان لوگوں کا زور معدوم ہوگیا امیر فخرالدین والی لبنان بھی پکڑا گیا اور قتل ہوا ۱۰۳۹ھ میں کعبہ سیلاب کے سبب برباد ہوگیا تھا اس سبب سے سارا دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ یہ بادشاہ شراب بہت پیتا تھا بیمار ہوکر ۱۶۴۰ء میں مرگیا۔ عمر ۲۸ سال ۶ ماہ۔ جودت رائے و تدبیر اور شجاعت اور قوت میں مشہور تھا۔

(۱۸) ابراہیم خاں۔ نہایت خفیف العقل۔ کمزور۔ بزدل اور عیاش تھا۔ ۱۵ سو کنیزیں رکھتا تھا جن پر خراج کا مال بہت صرف کرتا تھا مگر وزیروں نے خصوصاً احمد وزیر نے اچھا انتظام کیا ۱۶۴۳ء میں عیسائیوں کی تادیب کو بہ سو جہاز ون کا بیڑا روانہ ہوا اور مالٹا فتح کرلیا گیا اور کینڈیا کا محاصرہ ہوا آخر ۴۳ برس کی عمر میں امرا نے اس سے ناراض ہوکر اسے قتل کر ڈالا اور فوج ینگچری نے اس کے ۷ سال کے بیٹے سلطان محمد کو بادشاہ بنایا۔ **نوٹ** سلیم خاں ثانی کے وقت سے فوج ینگچری نے بہت کچھ اختیار حاصل کرلیا تھا اور بڑے زور میں ہو گئی تھی۔

(۱۹) سلطان محمد خاں چہارم ۱۶۸۷ء تک پاشاؤں اور امرا کے درمیان جنگ و جدل ہوتی رہی کئی پاشا مارے گئے۔ بادشاہ کی کمسنی کی وجہ سے کوئی اس کی سنتا نہ تھا۔ آخر کو جب ۱۶۵۶ء میں کوپرلی محمد وزیر ہوا تو اس نے اپنی عقل و تدبیر سے ان سب فتنوں کو فرو کیا اور عیسائیوں پر لشکر بھیج کر اکثر فتوحات حاصل کیں چنانچہ جزیرہ تندوس و جزیرہ سمنر کیا یہی لائق وبا تدبیر وزیر تھا جس نے ۱۶۵۷ء میں سرب اور پولینڈ پر لشکر کشی کی۔ ڈیڑھ لاکھ عیسائی مارے گئے اور مظفر و منصور واپس آیا آخر سوا پانچ برس وزارت کرکے ۱۶۶۱ء میں مرگیا اور اس کا بیٹا احمد کوپرلی وزیر ہوا یہ بھی مثل اپنے باپ کے بیدار مغز تھا اس سے بھی بہت کارنمایاں ظہور میں آئے چنانچہ جزیرہ کینڈیا جس کا ۱۶۴۵ء سے محاصرہ ہو رہا تھا ۱۶۶۹ء میں بالکل فتح ہوگیا اور وینس والوں کے ہاتھ سے نکل کر سلطنت عثمانیہ میں شامل ہوا ۱۶۶۶ء میں ملک روم میں زلزلوں اور طاعون سے لاکھوں جانوں کا نقصان ہوا۔ سمرنا (ازمیر) میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح ہوں اور بیت المقدس میں آیا اس کے بہت مرید ہوگئے آخر کو سلطان نے بلا کر قائل کیا اور وہ مع مریدوں کے مسلمان ہوا اسی طرح ایک کرد نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا والی موصل نے گرفتار کرکے قسطنطنیہ بھیجدیا وہ قتل ہوا۔ احمد پاشا وزیر ۲۰ برس وزارت کرکے مرگیا اور مصطفےٰ پاشا وزیر بنایا گیا۔

سلطان نے ۱۶۸۳ء میں مصطفےٰ پاشا کو ۲ لاکھ فوج سے آسٹریا کی فتح کو بھیجا اس نے ویانا کا محاصرہ کرلیا مگر یورپ کی سلطنتوں نے بہت زور لگایا خصوصاً جان سوبی اسکی شاہ پولینڈ نے سخت کوشش کی اور ترک شکست کھا کر بھاگ آئے یہاں تک کہ عیسائیوں نے [illegible] دے دیکر بوڈا بھی چھین لیا اور بہت سے قلعے ہنگری کے مسلمانوں کے قبضہ سے جاتے رہے اس شکست سے سلطان نے ناراض ہوکر مصطفےٰ پاشا کو قتل کرا کر ابراہیم کو وزیر بنایا۔ پھر اسے موقوف کرکے سلیمان پاشا کو وزیر بنایا مگر وہ ۱۶۸۷ء میں عیسائیوں کے مقابلہ سے بھاگ آیا اور قتل کیا گیا۔

---

[۱] اس وزیر کے عہد میں سلطنت عثمانیہ کو پھر بہت ترقی ہوگئی تھی یہ آخری دفعہ ہے کہ تمام یورپ کو ترکوں کا خوف ہوا اس وقت کریمیہ کے تاتاریوں نے بھی آسٹریا کو پامال کیا اس مہم میں فتح گرائی حاکم کریمیہ خود موجود تھا۔

اور سیاوش پاشا وزیر ہوا۔ ۱۶۸۷ء میں مسلمانوں کو موہکز پر ایک اور بھاری شکست ہوئی۔ ادھر وینس والوں نے ترکوں سے موریا (جنوبی یونان)
چھین لیا (مگر ۱۷۱۵ء میں ترکوں نے موریا پھر فتح کر لیا) یہ بد اقبالی دیکھ کر فوج ینگچری نے ناراض ہو کر ۱۶۸۷ء میں محمد خاں کو معزول کر کے
سلیمان کو بادشاہ بنایا۔ محمد رابع ۱۱۰۴ھ میں ۵۲ سال کی عمر میں مر گیا۔ محمد خاں کے زمانہ میں کافا بہت ترقی پر ہو گیا تھا بہت تجارت ہوتی تھی
اور قسطنطنیہ جو کہلاتا تھا یہی کریمیہ کا دار السلطنت تھا۔ محمد خاں ہی کے زمانہ سے اصل زوال سلطنت روم میں شروع ہوا۔

(۲۰) سلیمان خان ثانی۔ جلوس کرتے ہی فوج باغی نے سیاوش کو قتل کیا اور تین سو آدمی بھی اس ہنگامہ میں مارے گئے اور افسران فوج
ینگچری اور قتل ہونے لگا عیسائیوں نے موقعہ پا کر کچھ سلطانی ملک دبا لیا مگر کی خانہ جنگیوں سے کوئی ادھر متوجہ نہ ہو سکا یہاں تک کہ مصطفیٰ پاشا
وزیر ہوا ۱۶۸۹ء میں آسٹریا والوں نے بلغراد لے لیا مگر سلطان نے ایک لاکھ فوج سے آسٹریا پر چڑھائی کی اور بلغراد چھڑا لیا اور کئی مقامات دشمن
کے فتح کر کے اور نیز بلگیریا پر مکرر قبضہ کر کے واپس ہوا آخر ساڑھے تین برس سلطنت کر کے بعمر ۵۱ سال مرض استسقا سے وفات پائی۔

(۲۱) احمد خاں ثانی۔ کوپرولی مصطفیٰ پاشا آسٹریا سے لڑنے بھیجا گیا۔ وہ دشمن کی گولی سے مارا گیا مگر فوج دشمن پسپا ہوئی اور بلغراد
کا محاصرہ ۱۶۹۳ء میں آسٹریا والوں نے اٹھا لیا اور انگلینڈ اور ہالینڈ نے بیچ میں پڑ کر صلح کرا دی۔ جب احمد پاشا وزیر ہوا تو اس نے قطعاً ممانعت
کر دی کہ کوئی عیسائی رنگین لباس، زرد جوتہ، سمور کی ٹوپی نہ پہنے۔ گھوڑے پر سوار نہ ہو۔ ہمیشہ سیاہ کپڑے پہنا اور بجائے گھوڑے کے گدھے پر سوار
ہوا کرے تاکہ مسلمان اور عیسائی میں تمیز ہو پھر احمد معزول ہو کر سورلی علی (حاکم طرابلس شام) وزیر ہوا۔ آخر ساڑھے چار برس حکومت کر کے مرض
استسقا سے بادشاہ نے وفات پائی۔ فاضل اور متقی تھا۔ خونریزی پسند نہ کرتا تھا۔ عمر ۵۲ سال۔

(۲۲) مصطفیٰ ثانی۔ اس کے زمانہ میں روس نے پیٹر اول کے عہد میں بہت کچھ قوت حاصل کر لی۔ بری اور بحری قوت بڑھانے میں
کوشش کر کے چند بندرگاہوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ اپنی حکومت کے شروع میں کوئی ساحل بالٹک یا بحر اسود کا شاہ روس کے قبضہ میں نہ تھا مگر ۱۶۹۶ء
میں روس نے ایزاف پر قبضہ کر کے سمندر میں جہاز ڈالے اول اول ترکوں کو روس و آسٹریا پر کامیابی رہی اور سلطان دونوں کو شکست دے کر
قسطنطنیہ واپس آیا مگر آخر کو آسٹریا کے حاکم یوجین نے ترکوں کو دریائے ٹائس کے کنارہ زنٹا پر سخت شکست دی۔ وزیر اعظم ۱۷ پاشا اور ۲۰ ہزار ترک مارے
گئے اور آسٹریا والے ڈانیوب کو عبور کر کے کوہ بلقان تک آ گئے۔ آخر ۱۶۹۹ء میں انگلینڈ اور ہالینڈ نے دخل دے کر مقام کارلوویٹز پر صلح
کرا دی جس میں قرار پایا کہ ترک تمام ہنگری اور ٹرانسلوینیا آسٹریا کے حوالہ کریں اور اس کی رو سے وینس والوں کا موریا پر مستحکم قبضہ
ہو گیا اور پیٹر کا ایزاف پر۔ تیمور کے حملہ کے بعد سے کبھی ترکوں نے ایسی بھاری زک نہ اٹھائی تھی۔
شہریوں نے اس صلحنامہ سے ناراض ہو کر سلطان کو معزول کر دیا اور ۱۷۰۳ء میں وہ قید ہی میں مر گیا۔ تحصیل علم میں زیادہ وقت گزارتا تھا۔

(۲۳) احمد خاں ثالث۔ خود سر سپاہ نے شیخ الاسلام فیض اللہ آفندی کو قتل کر دیا بعد میں سلطان نے مستقل اختیار پا کر مفسدوں کو
قتل کیا کئی وزیروں کی معزولی کے بعد علی پاشا مستقل وزیر ہوا ۱۱۲۱ھ میں عیسائیوں کو شکست دی ۱۱۲۱ھ میں شاہ روس نے کارلوس شاہ
سویڈن کو پلٹوا پر شکست دی اس نے سلطان کے ملک میں پناہ لی اور تین برس مقام بنڈر میں جو نیسٹر دریا پر ہے رہا۔ سلطان اس کے خرچ کا
کفیل رہا۔ مالداویا اور ولیشیا کے حاکموں کو ملا کر روس فوج لے کر دریائے پروتھ تک آ گیا مگر ادھر سے سلطان نے بلتاجی محمد کو ایک لاکھ
فوج سے روانہ کیا اور ادھر سے خاندان کریمیہ ۵۰ ہزار تاتاری لے کر آیا اور شاہ روس کو گھیر لیا اور شاہ روس نہایت تنگ ہوا۔ قریب
تھا کہ گرفتار ہو جائے مگر اس کی بیوی کیتھرائن نے حکمت عملی سے بلتاجی محمد کو راضی کر کے بادشاہ کو رہائی دلوائی اور روس ایزاف کا علاقہ
ترکوں کو دینے پر مجبور ہوا اور ۱۷۱۲ء میں ۲۵ سال کے لئے صلح ہو گئی۔ شاہ روس کو چھوڑ دیا گیا یہ بڑا موقع تھا جو ترکوں کے ہاتھ سے
گیا۔ ادھر کارلوس شاہ سویڈن بلتاجی محمد پر بہت ناراض ہوا اور شاہ کے بہکانے سے سلطان نے خفا ہو کر بلتاجی محمد کو مروا دیا۔ ۱۷۱۴ء میں کارلوس کو بحفاظت
سلطان نے اس کے ملک میں پہنچوا دیا۔ ۱۷۱۵ء میں ترکوں نے پھر وینس والوں سے موریا چھین لیا مگر آسٹریا والے وینس کے دوست تھے انہوں نے
ترکوں کو کئی مقام پر شکست دی (چنانچہ ۱۷۱۶ء میں پیٹروارڈن پر) اور ۱۷۱۷ء میں بلگریڈ ترکوں سے چھن گیا اور ۱۷۱۸ء میں مقام

پسارووٹز پر عہد نامہ ہوا جس کی رو سے سلطان نے اپنے تمام ہنگری کے مقبوضات آسٹریا کو دیدیئے ۱۷۱۸ء [illegible]
اکثر جزائر بناوقہ فتح کرلئے پھر ایران کے غلزئی حکمران پر چڑھائی ہوئی اور ترک کامیاب رہے مگر جب نادرشاہ نے شاہ طہماسپ کی طرف
سے چڑھائی کی اور رومیوں کو سخت شکست دی تو فوج ینگچری نے بلوہ کرکے احمد کو قید کرلیا ۱۷۳۰ء میں قید ہوا ۱۷۳۶ء میں مرگیا
عمر ۷۱ سال۔ اس کی جگہ محمد خامس بادشاہ ہوا جو محمود اول کے نام سے مشہور ہے۔

احمد ثالث کے زمانہ میں ۱۷۲۷ء میں ترکی چھاپہ خانہ قایم ہوا اس سے پہلے عبرانی، یونانی اور ارمنی قایم تھا سعید آفندی نے اس کی بنیاد
کوشش کی تھی۔ (۲۴) **محمود اول**۔ اس کی تخت نشینی کے وقت فوج میں ہنگامہ مچا ہوا تھا ۷ ہزار سپاہی اور کئی پاشا اس فساد میں
مارے گئے آخر ابراہیم پاشا والی حلب وزیر ہوا اس نے بلوائیوں کو سزا دی مگر خود بھی تھوڑے دنوں بعد معزول ہوا اور عثمان پاشا وزیر ہو کر
سپین والوں سے مقابل ہوا مگر زخمی ہو کر واپس آیا عثمان نے ۱۷۳۳ء میں ایران پر چڑھائی کی بغداد پر بادشاہ عجم کو شکست دی اور کردستان تک
پہنچ کر مراجعت کی۔ پھر ترکوں نے ایران پر حملہ کیا اور کرمانشاہ و سنا اردلان و ہمدان لیکر کاشان تک تمام شہر غارت کئے مگر نادرشاہ نے
(جو اس وقت سیستان کا حاکم تھا) طہماسپ ثانی کو معزول کرکے عباس ثالث کو بادشاہ بنایا اور چڑھائی کرکے ۱۷۳۲ء میں ترکوں کو فاش
شکست دی اور ۱۷۳۶ء میں بغداد کا محاصرہ کرلیا دو دفعہ سلیمان پاشا نے نادر کو بھگا دیا مگر تیسری مرتبہ نادر نے رومیوں کو شکست فاش
دی اور عثمان پاشا مارا گیا نادرشاہ نے متواتر حملے کرکے رومیوں کو شکست پر شکست دی اور شہر [illegible] تک فتح کرلیا [illegible]
کرلی اور سرحد روم و ایران وہی قرار پائی جو سلطان مراد چہارم کے وقت میں تھی چنانچہ عہدنامہ ہوا اور آرمینیا ایرانی سلطنت میں [illegible]
ابتدا میں خان کریمیہ کا علاقہ دریائے ڈانیوب سے کوہ قاف تک پھیلا ہوا تھا اور شمالی سرحد پولینڈ اور روس خورد تک تھی [illegible]
کریمیہ علاوہ اس میں وہ تمام ملک شامل تھا جو ڈان، نیپر اور نیسٹر کے زیریں حصوں سے سیراب ہوتا ہے باغچی سرائے دارالسلطنت تھا [illegible]
نسل سے تھے جب ایرانیوں سے لڑائی ہوئی سلطان کے حکم سے [illegible] خان کریمیہ نے کوہ قاف کو عبور کرکے ایران پر حملہ کیا [illegible]
[illegible] نہ تھے) اگرچہ رومیوں کے باجگذار نہ تھے مگر دوستانہ تعلقات بہت برسوں سے رکھتے تھے اور سلطان کو اپنا [illegible]
تھے انہوں نے خان کریمیہ کو مدد دی اس پر روس کو حسد ہوا اور خواہ مخواہ دعویٰ کیا کہ [illegible]
ملک ہمارا ہے خان نے یہاں کیوں مداخلت کی اور خان پر حملہ کیا تاجہاں سلطان نے خان کو کریمیہ واپس بلالیا [illegible]
نے اتحاد کرکے سلطانی علاقوں پر حملہ کرنا شروع کیا۔ آسٹریا نے کئی جگہ شکست کھا کر بڑی ذلت اٹھائی اور عاجز ہو کر [illegible]
نے ۱۷۳۶ء میں کریمیہ پر چڑھائی کی اور روسی سپہ سالار لوٹتا اور جلاتا ہوا باغچی سرائے تک آن پہنچا لیکن آخر کو پسپا ہوا اور دوسری [illegible]
نے ازاق فتح کرلیا لیکن آخر کار روس کی ملکہ این نے ۱۷۳۹ء میں مقام [illegible] پر صلح کرلی اور اپنی تمام فتوحات واپس کردیں [illegible]
کو آزاد تسلیم کیا (اگرچہ بنائے مخاصمت اسی علاقہ کے سبب قایم ہوئی تھی) نیز قرار پایا کہ روس کا جہاز بحیرہ اسود میں نہ آنے پائیں [illegible]
کو دسیلوں سے منہدم کرایا گیا۔ روس ازاق سے دست بردار ہوا۔ صرف دوسری عیسائی قوموں کی طرح روس کو بھی روم میں تجارت
کرنیکی اجازت رہی۔ اسی سال ترکوں نے بلگریڈ پھر لے لیا۔ فرانس سے ۲۷ سال کے لئے صلح ہوئی غرض سلطان محمود نے اپنے زمانہ میں کوئی
ترکی علاقہ ہاتھ سے نہ دیا۔ آخر کو ۵۸ یا ۶۰ سال کی عمر میں مرگیا۔ نیک سیرت تھا اس کے عہد میں [illegible] عرب میں [illegible]
نجدی نے وہابی فرقہ کی بنیاد ڈالی اور ۱۷۴۷ء میں بہت سا علاقہ لوٹ کر نجد کا حاکم ہوگیا۔

(۲۵) **عثمان خان ثالث**۔ قسطنطنیہ میں آگ لگی۔ دو تہائی شہر جل گیا۔ سعید آفندی وزیر کو موقوف کرکے راغب کو وزیر بنایا
شراب نوشی کی رسم ملک سے یکقلم دور کردی۔ آخر ۳ برس سلطنت کرکے مرگیا عمر ۵۹ سال۔

(۲۶) **مصطفےٰ خان ثالث**۔ راغب پاشا وزیر سے جو بڑا عالم [illegible]
کئی وزیروں کی تبدیلی کے بعد علی پاشا وزیر ہوا ۱۷۶۸ء میں کیتھرائن دوم ملکہ روس نے پولینڈ [illegible]

دیا لڑائی ہوئی اور آخر کو روسیوں نے پیچھے ڈانیوب تک کا ملک لے لیا اور جزیرہ نمائے کریمیا میں گھس کر خان کریمیا کو بھگا دیا اول مرتبہ روس کا بیڑا ۱۷۷۰ء میں بحیرہ بالٹک سے بحیرہ روم میں آیا اور یونان کے لوگوں کو سلطان کے خلاف بھڑکایا غرض روسی دروس کا بیڑہ کا داخلہ اور اس کا یورپ کے بیچ میں مقابلہ ہوا اور ترکی بیڑا بالکل تباہ ہو گیا جنگ لیپانٹو کے بعد ترکوں نے کبھی ایسی شکست نہ کھائی تھی اس طرح بیڑا آگے چلا گیا لیکن انہوں نے اپنی ملک میں لوٹ مار شروع کر دی۔

ادھر خود قسطنطنیہ میں بھی بلوائی کھڑا آدمی [illegible] لگا اور یہ وبا ڈانیوب ہو سکو اور [illegible] تک پہنچی چنانچہ ہو سکو کے ایک لاکھ باشندے وبا کی بھینٹ ہوئے غرض روس کی لڑائی ہوتی رہی اور آخر ترک روس کا توپخانہ قسطنطنیہ میں لے آئے جب سلطان اس مصیبت میں تھا [illegible] خود سر ہو گئے چنانچہ حکام فرمانبر آزاد ہو گئے اور تمام شام میں ایک بدو ظاہر العمر نے خود مختار سلطنت قائم کی جو عکہ سے بیت المقدس تک حکومت کرتا رہا لیکن عبد الحمید کے زمانہ میں شکست کھا کر مارا گیا۔

مصر میں (ایک کاکیشیا کا باشندہ جو قاہرہ میں ایک غلام کے طور آیا اور رفتہ رفتہ امارت کے درجہ کو پہنچا تھا) علی بیگ نے اپنے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا لیکن [illegible] بیگ نے اس کو مار کر مصر پر قبضہ کیا اور اپنے کو سلطان کا باجگزار ظاہر کیا یہ بھی عبد الحمید کے عہد میں ہوا ۱۷۷۴ء میں یہ بادشاہ بعمر ۵۰ سال اپنی موت سے مر گیا نیک سیرت تھا علم و علماء کو دوست رکھتا تھا۔

(۲۷) عبد الحمید اول۔ جب یہ تخت نشین ہوا روس سے جنگ جاری تھی یہاں تک کہ روسی دریائے بلقان تک آ گئے اور آخر کو سلطان نے مجبور ہو کر ۱۷۷۴ء میں [illegible] کا عہد نامہ منظور کیا جس کی رو سے دریائے [illegible] کے درمیان کا علاقہ [illegible] کر روس کی سلطنت میں شامل ہوا اور دریائے [illegible] دونوں سلطنتوں کی حد فاصل قرار پایا اور قلعہ جات [illegible] روس کو دیے گئے اور کریمیا کی ریاست خود مختار قرار پائی بحیرہ اسود اور [illegible] سفر میں اور ڈارڈنیلز میں آزادی جہاز رانی کرنے کی اجازت [illegible] اور مولدیویا اور ولیشیا روس کی حمایت میں دیے گئے اور شاہ روس کو سلطان کی [illegible] رعایا یعنی عیسائی سرپرستی کا استحقاق (کسی قدر محدود حالت میں) دیا گیا ترکوں نے کبھی [illegible] کریمیا کو آزاد کرنے کے ۹ برس بعد جنوری ۱۷۸۳ء میں ملکہ روس نے اعلان جاری کر دیا کہ کریمیا سلطنت روس میں شامل ہو گیا ۱۷۸۷ء میں ملکہ روس نے جوزف دوم شاہ آسٹریا کو اپنے سے متحد کر کے ترکی کو تقسیم کر لینے کی تجویز کی جب عبد الحمید کو معلوم ہوا کہ لڑائی ضرور ہو گی تو عبد الحمید نے خود ہی روس سے لڑائی شروع کر دی اور یہ لڑائی روس اور آسٹریا کے ساتھ جاری تھی کہ ۱۷۸۹ء میں سلطان کا انتقال ہو گیا اس جنگ میں اکثر روسیوں اور آسٹریا والوں کو شکست دی عبد الحمید بڑا لائق سلطان تھا کوئی زبان نہیں جانتا تھا مغربی علوم و فنون سے بھی واقف تھا اس نے فوج کو فرانسیسی قواعد سکھائی اور جہاز کے کارخانوں کی ترقی کی [illegible] باشندے [illegible] وہابیوں اور مفسدوں کی سرکوبی کو بھیجا گیا اس نے قرار واقعی اس فساد کا انسداد کیا۔ کریم خاں زند بادشاہ ایران نے بصرہ لے لیا عبد الحمید ۶۶ سال کی عمر میں مر گیا۔

(۲۸) سلیم ثالث۔ جب یہ بادشاہ ہوا روس سے لڑائی جاری تھی روسی فتح کرتے ہوئے ڈانیوب تک گئے اور اسمعیل فتح کر کے دریا عبور کیا اور روانا پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن یورپ کی سلطنتوں (پروشیا اور انگلستان) نے بیچ میں پڑ کر صلح کرا دی اور ۱۷۹۲ء میں مقام جسی پر عہد نامہ ہوا جس کی رو سے ترکی نے کریمیا کا الحاق روس کے ساتھ منظور کیا اور دونوں سلطنتوں کے درمیان بگ کے بجائے نیسٹر حد فاصل قرار پایا ابتدا سے اس جنگ میں ترکوں کے ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی مارے گئے ۱۷۹۶ء میں کیتھرائن سوم ملکہ روس مر گئی اور نکولس بادشاہ روس ہوا روس سے صلح کرنے کے بعد سلطان نے اپنی سلطنت میں اصلاحیں کیں خصوصاً فوج کو بہت درست کیا اور یہ اس نے اپنی [illegible] آئین [illegible] فوج کا نام نظام جدید رکھا گیا اسی طرح سے شہروں میں روشنی اور سڑکوں وغیرہ کا انتظام [illegible] کیا اور [illegible] نظام [illegible] چونکہ اس سے فوج ینگچری کی [illegible] تھی اس سبب سے فوج ینگچری نے ۱۸۰۷ء میں [illegible] اس کو معزول کر کے قید کر دیا [illegible] کی [illegible] میں شریک [illegible] مصطفیٰ چہارم بادشاہ

ان [illegible] کو اس [illegible] اس کی [illegible] دوسرے [illegible]

بنایا گیا جسکے حکم سے سلیم ۱۸۰۸ء میں قتل کر دیا گیا۔ عمر ۴۸ سال، عاقل، حازم اور شجاع تھا۔

سلیم کے زمانہ میں نپولین بونا پارٹ نے تقریباً تمام یورپ فتح کر لیا۔ روس اور انگلستان ہی باقی رہ گئے تھے تو انکی خیر نپولین چاہتا سلطان کو بھی جبراً اپنے منصوبے میں شریک کیا (چنانچہ نپولین نے ۱۷۹۸ء میں مصر اور شام کے بہت سے بحری قلعے فتح کر لئے) جب سلطان نے نپولین سے دوستی کی تو انگریز اور روس سلطان سے سخت ناراض ہوئے اور انگریزی سفیر قسطنطنیہ سے چلا گیا اس وقت سلطان نہایت سخت کشمکش میں تھا ۱۸۰۶ء میں روس نے یورپ کے صوبوں میں آکر اور انگریزوں کے بیڑے نے بحری قوت ڈاردنیلز ہو کر قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے لنگر ڈال دیا اور اگرچہ یہ بیڑا بڑے نقصان کے ساتھ واپس ہوا مگر اس وقت شہر کے اکثر باشندوں اور فوج ینگچری نے سلطان کی بدانتظامی سے منسوب کیا اور یہ بہانہ فوج ینگچری کو سلطان کی معزولی کا مل گیا۔

۱۸۰۳ء میں سلیم کے زمانہ میں وہابیوں نے حجاز فتح کر لیا بلکہ وہابیوں کے سردار سعود نے تقریباً کل عرب فتح کر لیا۔

سلیم کے عہد کے شروع ہوتے سے ذرا پہلے ایک قزاق [illegible] نے خلیج سکندرون کے قریب مقام پایاس پر قبضہ کر لیا اور عرصے [illegible] گزرنے والوں کو بہت ستایا [illegible] یہی حال رہا یہاں تک کہ محمود ثانی کے زمانہ میں [illegible]

(۲۹) مصطفیٰ [illegible] نظام جدید [illegible] (ینگچری) کی [illegible] شہروں کو [illegible] انگریزوں [illegible] قسطنطنیہ میں [illegible] کیا ہوا تھا سلیم کو دوبارہ تخت نشین کرنے کے ارادہ سے [illegible] علی کو قسطنطنیہ [illegible] سلیم کی بحالی کا اعلان کر دیا [illegible] توڑ کر شہر میں گھس گیا اور [illegible]

کے آخر میں قتل کرا دیا گیا۔ عمر ۳۰ سال

(۳۰) محمود ثانی بیرقدار وزیر اعظم [illegible] سرداران ینگچری [illegible] کو قتل کیا اور فوج ینگچری کو [illegible] اختیار کرنے اور فوج نظام کو قوت دینے میں بہت کوشش کی [illegible] ایک لاکھ [illegible] ینگچری نے بیرقدار کا محل گھیر لیا اور شہر میں جا بجا آگ لگا دی اور ہزاروں بے گناہ رعایا قتل ہوئی [illegible] آگ لگا دی اس کے بعد سے ایک جماعت کثیر ینگچری [illegible] وزیر اعظم بیرقدار [illegible] مارے گئے [illegible] بنایا اور اس طرح فتنہ و فساد [illegible]

[illegible] ارکان دولت [illegible] کیا اور [illegible] تقریباً تمام [illegible] کو [illegible] ہو چکے [illegible]

[illegible]

دریائے پروتھ سرحد فاصل قرار پایا اور کل علاقہ بسّ اربیا ترکوں سے نکل کر روس میں شامل ہوا ۱۸۱۲ء میں سلیمان پاشا حاکم بغداد نے بغاوت کی سلطان نے عبداللہ [illegible] کو اس پر بھیجا سلیمان مارا گیا۔

۱۸۱۱ء میں ایشیائے کوچک کا باغی پاشا چپن اوغلو مر گیا اور جینیا کا علی پاشا ۱۸۲۲ء میں شکست کھا کر مارا گیا۔

سعود وہابی نے نجد، تہامہ، حجاز اور عراق عرب میں بڑا فساد برپا کیا اس کی تادیب کے واسطے محمد علی پاشا والی مصر کو لکھا گیا۔ (محمد علی کو لالچ دیا گیا تھا کہ اگر مکہ، مدینہ وہابیوں سے چھڑا لو گے تو تمہارے ایک بیٹے کو دمشق کا پاشا بنا دیا جائیگا) محمد علی کی فوج نے وہابیوں کو شکست دی ۱۸۱۲ء میں مدینہ اور ۱۸۱۳ء میں مکہ وہابیوں سے چھین لیا ۱۸۱۴ء میں مسعود مر گیا اور اس کا بیٹا عبداللہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ [illegible] درعیہ میں پکڑا گیا اور قسطنطنیہ بھیجا گیا جہاں اس کا سر قلم ہوا۔ اب صرف سرویہ، یونان، اور مصر ایسے رہ گئے جو سلطان کو خاطر میں نہ لاتے تھے باقی سب صوبے مطیع ہو گئے۔

سرویہ [illegible] تھا اگر ترک تو شہروں میں رہتے تھے اور سرویہ کے باشندے وہاں کے گاؤں اور قصبوں میں [illegible] تھے اور کاشتکاری پر گزران کرتے تھے۔ آخر کو ۱۸۰۴ء میں سرویہ والوں نے سر اٹھایا اور روس نے ان کی حمایت کی اگرچہ ۱۸۱۳ء میں جینیا پاشا نے اہل سرویہ کی خوب گوشمالی کی مگر آخر کو سرویہ کی بادشاہت جدا قایم ہو گئی۔ قرار پایا کہ سرویہ والے اپنا علیحدہ بادشاہ خود مقرر کر لیا کریں اور وہ بادشاہ سلطان روم کا ماتحت رہے اور دیگر سلطنتوں سے جو کچھ کارروائی کرنی ہو بغیر سلطان کی مرضی کے نہ کرے۔ ۱۸۲۱ء میں ڈیڑھ لاکھ فوج سے محمد روف پاشا کو ایران پر بھیجا گیا۔ شاہ ایران کی طرف سے ولیعہد عباس مرزا نے مقابلہ کیا اور ایرانیوں نے طوپراق اور [illegible] کے میدان میں رومیوں کو شکست فاش دی رومیوں کا بہت نقصان ہوا آخر شاہ ایران کے مرنے کی وجہ سے صلح ہو گئی۔

چونکہ سپاہ ینگچری نے بہت غلبہ پایا تھا جسے چاہتے سلطان بناتے اور جسے چاہتے معزول کرتے۔ سلطان محمود ثانی نے اراکین کو اپنے سے ملا کر اور نئی سلطانی فوج [illegible] تیار کر کے ان کے استیصال میں کوشش کی یہاں تک کہ ۱۸۲۶ء ۱۲۴۱ھ میں ستر ہزار آدمی فوج ینگچری کے صرف ایک دن میں قتل کر ڈالے اور اس سرکش گروہ کو بالکل مستاصل کر دیا فرمان جاری ہوا جہاں ایک بھی ینگچری سپاہی ہو فوراً قتل کیا جائے [illegible] ینگچری سے ایک گونہ چھٹکارا پا کر سلطان نے ہر قسم کی اصلاح کا حکم دیا۔ اسی وقت سے [illegible] رواج دیا گیا۔

[illegible] سلطان [illegible] ۱۸۲۱ء میں [illegible] [illegible] قسطنطنیہ میں [illegible] اور انہوں نے سلطان کو قتل کرنے کی سازش کی تھی [illegible] آخر ۱۸۲۷ء میں روس [illegible] انگلستان [illegible] کی مدد کو [illegible] پہنچے اور انہوں نے [illegible] ۱۸۲۷ء میں ترکوں کا بیڑا [illegible] تباہ کر دیا اور یونان آزاد ہو گیا [illegible] اور انگریزی سفیروں اور ان کے ساتھ والوں کو قسطنطنیہ سے نکال دیا اور تمام قوموں کی تجارت [illegible] ۱۸۲۸ء کے شروع میں ایشیا اور یورپ میں ترکی سرحدوں پر فوج کشی کی۔

اس وقت سلطان [illegible] میں تھا۔ ابھی بیڑا تباہ ہو چکا تھا۔ روس، فرانس، انگریز [illegible] قوتیں تھیں اور ابھی تو [illegible] پائی تھی۔ روسی جہاز بحیرہ اسود میں گشت کر رہے تھے۔ یونان قریب قریب آزاد ہو چکا تھا مگر سلطان نے [illegible] کوشش کی ۱۳۴ جہاز تیار کر کے [illegible] کے مقابلہ کو بھیجے مگر روس نے ایشیائی سرحد پر لڑائی شروع کر دی اور [illegible] طوپراق۔ ارض روم فتح کر لیے اور یورپ کی طرف شوملا فتح کر کے روسی سردار ۱۸۲۹ء ۱۲۴۵ھ میں ایک لاکھ ۷۰ ہزار فوج لے کر شہر [illegible] ایڈریانوپل پر آیا اور فتح کر لیا۔ اسی اثنا میں انگریزی سفیر پھر قسطنطنیہ میں آ گئے تھے اور ان کی صلاح سے ایڈریانوپل پر صلحنامہ لکھا گیا جس کی رو سے روس نے صرف کوہ قاف کی طرف تھوڑا سا علاقہ اور اناپا اور پوتی [illegible] جنگ رومیوں سے

لیا۔ اپریل ۱۸۳۰ء میں لندن کے عہد نامہ کی رو سے سلطان نے یونان کی آزادی تسلیم کر لی۔

۱۸۳۲ء میں محمد علی پاشا والی مصر نے سرکشی کی اور اپنے بیٹے ابراہیم کو بھیجکر تمام ملک شام فتح کر لیا۔ شام فتح کرکے ابراہیم ایشیا کوچک کے علاقے فتح کرتا چلا گیا یہانتک کہ سلطان کی طرف سے وزیر اعظم رشید پاشا مقابلہ کو بھیجا گیا مگر اس نے بھی دسمبر ۱۸۳۲ء میں قونیہ پر سخت شکست کھائی۔ اب ابراہیم نے قسطنطنیہ کا رخ کیا اور بروسا کی طرف آیا اور قسطنطنیہ کا صرف تین دن کا فاصلہ رہ گیا قونیہ کی شکست کے بعد سلطان نے مجبور ہو کر جنوری ۱۸۳۳ء میں روس سے مدد مانگی۔ اپریل میں روسی فوج حفاظت کی غرض سے قسطنطنیہ میں اُتر آئی اور باسفورس کی حفاظت کی اِدھر باسفورس کے ایشیائی کنارہ پر مقام انکیار سکلسی پر روس نے اپنی فوج ڈال دی۔ آخر ۸ جولائی ۱۸۳۳ء کو اس مقام پر ایک عہد نامہ لکھا گیا جس کی رو سے قرار پایا کہ روس اور روم ۱۰ سال تک جنگ و صلح میں ایک دوسرے کے معاون رہیں گے اور سلطان ۱۰ سال تک کسی روس کے دشمن کو ڈاردنیلز میں نہ گھسنے دیں گے اور ملک شام محمد علی کے پاس چھوڑا گیا جس کا خراج محمد علی سالانہ ادا کرتا رہیگا۔

۱۸۳۹ء میں محمد علی نے خراج دینے سے انکار کیا اور دوبارہ مصر سے لڑائی شروع ہوئی یہاں تک کہ حافظ پاشا نے ابراہیم سے شکست کھائی غرض ابھی اس لڑائی کا فیصلہ نہ ہوا تھا کہ سلطان محمود مر گیا۔ عمر ۵۵ سال۔

محمود بڑا بہادر عالی حوصلہ اور منتظم بادشاہ تھا بہت بڑا جنگی جرنیل تھا خوش مزاجی اور خلق سے پیش آتا تھا شاعر بھی تھا۔ اس نے سرکشوں کو دبایا امن قایم کیا اس سے پہلے سلطان صرف گھوڑے پر سوار ہوتے تھے اس نے گاڑی کا رواج دیا اور خود ایک فٹن پر سوار ہوتا تھا۔ اور خود چوکڑی ہنکاتا تھا ملک میں جابجا سڑکیں بنوائیں باقاعدہ ڈاک کا انتظام کیا ترکی میں پہلا اخبار اسی کے زمانہ میں ۱۸۲۶ء میں جاری ہوا۔ فن عمارت میں بھی ترقی ہوئی اس کے عہد میں ۱۹ جنوری ۱۸۳۹ء میں انگریزوں نے عدن پر قبضہ کر لیا۔

(۳۱) عبد المجید۔ تخت پر بیٹھتے ہی خبر آئی کہ محمد علی کی فوج نے فرات کے کنارے نصیب پر ترکوں کو شکست فاش دی۔ اور ترکی امیر البحر سکندریہ میں جا کر محمد علی سے مل گیا۔ اسی وقت سوائے فرانس کے تمام یورپ کی قوتوں نے مداخلت کرا دی اور ۱۵ جولائی ۱۸۴۰ء میں لندن میں ایک عہد نامہ لکھا گیا جس کی رو سے محمد علی کو مصر کی حکومت پر موروثی کر دیا گیا اور عکہ (شام) کی [illegible] [illegible] محمد علی [illegible] [illegible] [illegible] ابراہیم [illegible] [illegible] محمد علی کی نسل کے واسطے مصر کی پاشائی موروثی ہوگی۔ [illegible] قرار پایا کہ مصر کے پاشا سلطان [illegible] [illegible] ترکی ہی قانون جاری رہے یہ فیصلہ جنوری ۱۸۴۱ء میں ہوا۔

[illegible] پاشا [illegible] [illegible] [illegible]

۱۸۴۶ء میں محمد علی پاشا والی مصر قسطنطنیہ میں آکر تین دن رہا اور ایران و روم میں صلح [illegible] کرا دی اس وقت کل عرب سلطان کی حکومت میں آگیا تھا ایران اور روم کی سرحد مستقل طور سے قرار پا گئی تھی۔ کردستان کا انتظام درست ہو گیا تھا اور [illegible] میں امن قایم ہو گیا تھا۔ غرض ہر طرح اب سلطنت روم میں امن تھا رشید پاشا وزیر اعظم تھا۔ دونوں نے مل کر خوب انتظام کیا۔

سلہ: سن ۱۷۶۹ء میں مقدونیا کے شہر قوالہ میں پیدا ہوا جسے پہلے کوالہ کہتے تھے۔ [illegible] تجارت کرتا تھا یہانتک کہ جب نپولین بوناپارٹ نے مصر پر حملہ کیا ہے تو یہ ایک عام سپاہی کے لڑنے کو بھیجا گیا تھا۔ رفتہ رفتہ عروج حاصل کرکے مصر کا پاشا مقرر ہوا۔ ۱۸۱۱ء میں مملوکیوں کو مار کر مصر پر پورا پورا اقتدار پایا پھر وہابیوں کو شکستیں دیں اس کے بعد سلطان کے حکم سے اس کے بیٹے ابراہیم نے موریا کی لڑائی میں بڑے بڑے کام کئے آخر اس نے اپنی سلطنت دریائے نیل کے منبع اور خط استوا تک پھیلا لی تھی ۲ اگست ۱۸۴۹ء میں حجاز بھی سلطان کے قبضہ میں آگیا جو محمد علی کے قبضہ میں تھا۔

نومبر ۱۸۵۲ء میں حکم صادر ہوا کہ ہر مذہب کے لوگوں کو قانون ایک نظر سے دیکھیگا چنانچہ عیسائی بھی اعلیٰ عہدوں پر مامور ہونے لگے ۱۸۵۲ء میں بیت المقدس کے رومن کیتھولک اور یونانی گرجا کے عیسائیوں میں بعض گرجاؤں کی بابت کچھ جھگڑا ہوا۔ فرانس نے رومن کیتھولک کی اور روس نے (جو خود اپنے کو یونانی گرجا کا مالک و افسر سمجھنے لگا ہے) یونانی گرجا کی حمایت کی سلطان نے کچھ دخل نہ دیا۔ آخر انتظام کے خیال سے سلطان نے فرانس کے حسب منشا فیصلہ کر دیا۔ روس ناراض ہوا اور ۱۸۵۳ء میں قسطنطنیہ میں سفارت بھیجکر کہا کہ یا تو اپنے ملک کے یونانی گرجا کے عیسائیوں کا حق حفاظت ہمیں سپرد کر دیا جنگ کو تیار ہو جاؤ سلطان نے انکار کیا اور لڑائی شروع ہو گئی۔ اب فرانس اور انگریز اور روم تینوں مل گئے اور کریمیہ پر چڑھ گئے ۱۸۵۴ء سے ۱۸۵۶ء تک تین سال یہ لڑائی رہی۔ الما۔ سباسٹپول۔ بالکلاوا۔ انکرمن اور ملاخوف پر بڑے بڑے معرکے ہوئے۔ روسیوں نے شکست پر شکست کھائی اور ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء کو پیرس میں ایک صلحنامہ لکھا گیا جس کی رو سے ڈانیوب کے دہانہ میں آزاد جہاز رانی کی اجازت ہو گئی اور بیس اربیا کا جنوبی حصہ مولڈیویا میں شامل کیا گیا اور قرار پایا کہ روس کو روم کے صوبجات کے اندرونی انتظام میں دخل دینے کا کوئی مجاز نہیں۔ نیز قرار پایا کہ ڈانیوب کے صوبوں کی حفاظت صرف روس ہی سے متعلق نہ رہے بلکہ یورپ کی کل طاقتوں سے۔ کریمیہ کی شکست سے روس کا بہت نقصان ہوا اور پہلے کی نسبت فوجی قوت کمزور ہو گئی اس لڑائی میں پانچ لاکھ روسی سات لاکھ رومی ساٹھ ہزار فرانسیسی اور بائیس ہزار انگریزی فوج قتل ہوئی۔

عبدالمجید کے زمانہ میں فتنہ و فساد کی بنیاد اکثر گئی مگر عیاش تھا۔ ۶۰۰ عورتیں اس کے محل میں تھیں انگریزوں کا تقرب اس کے عہد میں بہت تھا عرب سے لیکر سرحد مصر تک اکثر بندرگاہوں پر انگریزوں کا اجارہ تھا۔ اس کے عہد میں روم میں جا بجا گرجا تعمیر ہوئے اپنی فوج کو انگریزی لباس پہنایا انگریزی قواعد سکھائی اور مثل انگریزوں کے بردہ فروشی کی ممانعت کر دی اسی بات پر مکہ اور جدہ کے مسلمانوں اور انگریزوں میں تکرار ہو گئی اور بسبب بردہ فروشی کے بندرگاہ جدہ کے بہت سے عرب انگریزوں نے کئی برس تک قید رکھے آخر عربوں نے ۱۸۵۸ء میں وکیل انگریزی اور اس کے تابعین کو قتل کر ڈالا اس پر انگریزوں کے ایک جنگی جہاز نے آکر جدہ پر گولہ باری شروع کر دی اور ترکوں نے مدد دیکر قاتلوں کو پکڑوا دیا جو مثل بکری کے ذبح کئے گئے کچھ عرب قسطنطنیہ فریادی گئے سلطان نے سماعت نہ کی بلکہ ان کو قید کر لیا۔ اور محمد بن عون شریف مکہ کو معزول کر کے قسطنطنیہ بلایا اس پر یہ جرم ٹھیرایا کہ یہ قانون بردہ فروشی کے خلاف لوگوں کو ترغیب دیتا ہے اور فساد اسی کی سازش سے ہوتا ہے۔

عبدالمجید نے مدینہ طیبہ مسجد رسول کو از سر نو تعمیر کیا ۱۸۵۸ء میں رشید پاشا مر گیا اسی سال اول ریل آیدین سے سمرنا تک جاری ہوئی۔ اسی سال ترکوں نے مونٹی نگرو کی حدود قائم کیں۔

۱۸۵۹ء میں پرنس الگزنڈر کو مولڈیویا اور ولیشیا کا حاکم بنایا گیا۔ اسی سال عدن اور سویز کے درمیان تار برقی قائم ہوئی قسطنطنیہ میں ایک ہزار گھر آگ سے جل گئے۔ اسی سال سلطان کے قتل کی سازش کرنے والے قتل ہوئے۔ جون ۱۸۶۰ء میں لبنان کے مارونی عیسائیوں اور دروزی مسلمانوں میں فساد ہوا اور قصور دونوں کا تھا مگر دروزیوں نے بلا تمیز عمر کے بہت سے مارونی عیسائی قتل کر ڈالے۔ جولائی میں یہ حال ہو گیا کہ گرد و نواح کے مسلمانوں نے جوش میں آکر عیسائیوں کو قتل کرنا شروع کیا چنانچہ دمشق میں ۳۳۰۰ عیسائی مارے گئے۔ مگر فواد پاشا نے انتظام کر دیا ۱۶۷ سرغنوں کو مع حاکم دمشق کے قتل کرا دیا۔ عبدالمجید ۱۸۶۱ء میں ۳۹ سال کی عمر میں مر گیا۔

(۳۳) **عبدالعزیز خاں** تخت پر بیٹھتے ہی ان عربوں کو رہا کر دیا جو بعلت انگریزوں سے مقابلہ کر کے قید ہوئے تھے۔ اور کارپردازان سلطنت کو جو خائن اور کاہل تھے معزول کر دیا۔ فواد پاشا کو وزیر اعظم بنایا۔ بہت سا ملک جو عبدالمجید کے زمانہ میں

سلہ اول ۱۸۵۳ء میں روسیوں نے عمر پاشا کو اپنی طرف سے بھیجا جس نے روسیوں کو ڈانیوب کے علاقوں میں شکست دی کیونکہ روس پر وقت کو عبور کر کے ترکی علاقہ میں آگیا تھا۔ دو لاکھ آدمی طرفین کے مارے گئے۔ روس سلطانی سرحد سے بھاگ گیا۔

انگریزوں کے اجارہ میں تھا ان سے واپس لے لیا اور اجارہ موقوف کیا۔ اور انتظام مالی وملکی میں خود متوجہ ہو کر بہت شعور ودانائی سے ترتیب وتہذیب کی۔ بحری وبری جنگ کیلئے جہازات اور اسباب آلات جنگ کے مہیا کرنے میں بدل مصروف ہوا تار برقی اور ریل اپنے ملک میں جاری کی اور ناصر الدین قاچار شاہ ایران سے از سر نو ہم اتحاد مستحکم کی اور اپنے ملک کے سلاطین ماضیہ کے خلاف سیر وسفر کرنا پسند کیا چنانچہ ۱۲۸۳ھ میں مصر اور اسکندریہ کی سیر کی اور توفیق پاشا کو جو محمد علی کے بیٹے ابراہیم کا بیٹا تھا خدیو مصر کا لقب عطا کیا۔ عبد المجید خاں کی تمام عورتوں کو (جو سینکڑوں تھیں) آزاد کر دیا کہ بعد انقضائے ایام عدت جس سے چاہیں نکاح کر لیں اپنی صرف ایک بیوی رکھی۔ تمام گزشتہ سلاطین روم سے نیک اور عقیل اور پارسا تھا اس کے زمانہ میں نصاریٰ بادشاہوں سے صلح رہی۔

۱۸۶۶ء / ۱۲۸۴ھ میں پیرس اور لندن کا سفر کیا اور پھر واپس آ کر روم کے انتظام میں اصلاحیں مثل فرنگیوں کے کیں مگر ان اصلاحوں اور خود سلطان کے سفروں اور ذاتی اخراجات سے قرضہ بہت بڑھ گیا اس سبب سے سارے علماء اور ارکین سلطنت نے بگڑ کر معزول کر دیا۔

۱۵ سال سلطنت کی۔ مراد خامس بادشاہ بنایا گیا (جس نے لندن میں علم حاصل کیا تھا) عبد العزیز کو قید کر دیا گیا اور پھر ۵ دن گزرنے کے بعد بعض نمک حرام وزیروں نے نصاریٰ کی سازش سے اس نیک بادشاہ کو مثل بکری کے زمین پر گرا کر شہریانیں کاٹ دیں اور شہید کر دیا۔ عمر ۴۶ سال۔ جب سلطان عبد الحمید ثانی کے زمانہ میں اس معاملہ کی ۱۸۸۱ء میں تحقیقات کی گئی تو مجرموں میں سے بعض قتل اور بعض مدت العمر کے لئے قید کئے گئے۔

عبد العزیز کے زمانہ میں قسطنطنیہ میں آگ لگی۔ ڈھائی ہزار گھر جل گیا ۱۸۶۰ء میں علی پاشا وزیر اعظم اور فواد پاشا وزیر امور خارجہ مقرر ہوا ۱۸۶۹ء میں فواد پاشا مر گیا ۱۸۷۱ء میں عمر پاشا جرنیل بھی مر گیا اور اسی سال علی پاشا وزیر اعظم بھی مر گیا۔

۱۸۶۶ء میں کنڈیا میں غدر ہوا کئی سال تک رہا عمر پاشا بھی فرو نہ کر سکا۔ یورپ کی سلطنتوں نے لکھا کریٹ چھوڑ دو مگر سلطان نے منظور نہ کیا اور ۱۸۶۸ء میں وہاں کی بغاوت فرو کر دی مگر یہ قرار پایا کہ کنڈیا کی حکومت عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں سے مرکب رہے۔

۱۸۶۷ء میں سلطان نے اپنی تمام فوج بلگریڈ اور سرویہ کے دیگر شہروں سے واپس بلا کر بالکل بنائے مخاصمت کو دور کر دیا۔

۱۸۷۵ء میں بوسینا والوں نے غدر مچایا۔ مونٹی نیگرو اور سرویا کے مجاہدین بھی ان کے شریک ہو گئے بلکہ یورپ کی طاقتیں بھی انکی ہمدردی میں شریک ہو گئیں اصلاحیں جو پیش کی گئیں سلطان نے منظور کر لیں مگر باغیوں نے کہا ہم کو مسلمانوں کی ماتحتی منظور نہیں اس وقت مسلمانوں نے جوش میں آ کر (بازاریوں نے) سالونیکا میں جرمن اور فرانس کے کونسل قتل کر ڈالے سلطان نے قسطنطنیہ سے فوج بھیج کر انتظام اور امن قایم کر دیا اور مقتولین کے متعلقین کو بہت سا روپیہ دیکر راضی کر لیا اور مجرموں کو سزا دی گئی۔

۱۸۷۳ء میں شاہ ایران قسطنطنیہ میں آئے ۱۸۷۱ء میں حسین عونی پاشا وزیر اعظم ہوا ۱۸۷۵ء میں محمود پاشا وزیر اعظم بنایا گیا۔ مئی ۱۸۷۶ء میں دیگر مفسدوں کے بہکانے سے بلگیریا میں غدر ہوا بہت سے ترک بیگناہ مارے گئے ترکی فوج نے چڑھائی کر کے ۶۵ گاؤں پھونک دئے۔ ۱۵ ہزار آدمی بلا تمیز مرد عورت اور بچوں کے مارے گئے اسی سال محمود پاشا کی جگہ محمد رشدی وزیر اعظم مقرر ہوا۔ ۲۹ مئی ۱۸۷۶ء کو محمد رشدی حسین عونی۔ اور مدحت پاشا نے لوگوں کی سازش سے سلطان کو معزول کر کے مراد کو بادشاہ بنا دیا اور ۵ دن بعد قتل کر دیا۔

(۳۳) مراد خامس۔ ۱۵ جون ۱۸۷۶ء کو ایک افسر حسن نامی نے ایک جلسہ میں رشدی پاشا (وزیر اعظم) اور حسین عونی (وزیر جنگ ودول خارجیہ) کو تپنچہ سے مار دیا۔ یکم جولائی کو سرویہ نے۔ ۲ جولائی کو مونٹی نیگرو نے اعلان جنگ کر دیا۔ ۹ جولائی کو پرنس میلان والی سرویہ اور شاہزادہ مانٹی نیگرو احمد مختار پاشا کے مقابلہ میں آ کر شکست یاب ہوئے۔ ۱۰ جولائی کو جنرل محمد علی پاشا نے سرویہ کو شکست دی اور ۱۲ جولائی کو لشکر اسلام نے مانٹی نیگرو والوں کو شکست فاش دی۔ ۵ اگست کو عثمان پاشا نے سرویہ کو شکست دیکر شہر کران فتح کر لیا اور ۱۸ اگست کو درویش پاشا نے سرویہ کو ایک اور شکست دی۔ ۲۴ اگست کو شاہ سرویہ نے یورپ

۱۸۶۶ء میں ڈانیوب کی ریاستیں رومانیا سے متحد ہوئیں ۱۸۶۷ء میں سرویہ نے ترکی سپاہ قلعہ سے نکلوا دی باقی ۷۵ کنڈیا کا ...

سے بیچ میں پڑنے کے واسطے درخواست کی۔ ۲۹ راگست کو عبدالکریم پاشا نے وزیراعظم کو تار دیا کہ سرویہ کو پے در پے شکست دی گئی اور اب وہ قلعہ الکسیناح میں محصور ہیں اور امان چاہتے ہیں۔ اسی روز سلطان مراد بعارضہ فالج مبتلا ہوا اور شیخ الاسلام کے فتوی کی بموجب کہ مراد خان مریض اور مجنون ہے معزول کیا گیا۔ ۱۲۵۷ھ میں پیدا ہوا تھا۔

(۳۴) عبدالحمید ثانی۔ جس وقت عبدالحمید کو تخت پر بٹھایا گیا سرویہ وغیرہ سے لڑائی جاری تھی چنانچہ ۳۱ راگست کو عبدالحمید بادشاہ ہوا یکم و دوم ستمبر کو ترکوں نے سرویہ والوں کو الکسینا تز کے قریب بڑی بھاری شکست دی حسین پاشا اور حافظ پاشا نے بھی اس جنگ میں بڑی بہادری دکھائی دوبارہ ترکوں نے ۲۷-۲۸ کو پھر الکسینا تز کے قریب سرویہ والوں کو شکست دی ۱۲ اکتوبر کو مختار پاشا نے مانٹی نیگرو والوں کو شکست دی۔ ۱۰ سے ۱۹ اکتوبر تک الکسینا تز پر گولہ برسایا اور ۱۹ سے ۲۴ راکتوبر تک ترکوں نے بڑی کامیابی حاصل کی اور دریائے موراوا کے نواح میں سرویہ والوں کو بڑی بڑی شکستیں دیں۔ ۲۹ راکتوبر کو ترکوں نے ایک اور بڑی شکست دی جس میں سرویہ اور روس کا بہت نقصان ہوا۔ ۳۱ راکتوبر کو الکسینا تز فتح ہو گیا اور مانٹی نیگرو (جبل اسود) والے درویش پاشا کے مقابلہ سے بھاگ گئے۔ یکم نومبر کو ترکوں نے ڈیلی گراڈ فتح کر لیا اور سرویہ کے مالک ہو گئے۔ اسی تاریخ دو ماہ کیلئے قوتوں کی درخواست سے لڑائی بند کر دی گئی اور پھر میعاد مہلت یکم مارچ ۱۸۷۷ء تک بڑھا دی گئی۔

روس، آسٹریا، جرمنی، انگلینڈ، اٹلی، فرانس کی طرف سے سفیروں نے قسطنطنیہ میں ۲۳ دسمبر ۱۸۷۶ء کو کانفرنس کی اور ۲۹ شرطیں صلح کی سلطان کی خدمت میں پیش کیں اور کہا کہ اگر منظور نہ کیجئے گا تو ان قوتوں کے سفیر قسطنطنیہ سے چلے جائیں گے سلطان نے اپنی رعایا میں سے یہود و نصاریٰ و ترک و عرب کے بزرگوں کو بلا کر ایک مجلس منعقد کی اور ان سب کی رائے لی سب نے متفق ہو کر عرض کی کہ ان شرطوں کے قبول کرنے سے ہمارے وطن کی عزت اور خود مختاری جاتی رہے گی اس ذلت و رسوائی سے مر جانا بہتر ہے اور ہم جان و مال سے جنگ کرنے کو موجود ہیں اور ادہم پاشا نے آواز بلند سے کہا کہ ہم وہ ہیں جو ہمیشہ سو آدمیوں سے ہزار ہا کافروں پر فتح و نصرت عطا کی اور اب تو ہمارے پاس ۷ لاکھ سپاہ ہے تمام یورپ کے بادشاہوں کے مقابلہ سے ہم نہیں ڈرتے جب تک ہم میں سے ایک ترک بھی باقی رہیگا دشمن ہمارے ملک میں انشاء اللہ قدم نہ رکھ سکیگا پس سلطان نے مشتہر کر دیا کہ چونکہ ان شرائط کے منظور کرنے میں ہماری سلطنت کی ہتک اور ذلت ہے ہم کو یہ شرائط منظور نہیں ۲۰ ر جنوری کو کانفرنس ختم ہوئی اور ۲۲ ر جنوری کو سفیر قسطنطنیہ سے چل دئے ۲۶ ر جنوری کو سرویہ اور مونٹی نیگرو سے صلح کا سلسلہ شروع ہوا۔ قرائن سے معلوم ہوا کہ وزیراعظم مدحت پاشا انصاریٰ سے ملا ہوا ہے۔ لہذا ۵ فروری کو معزول ہو کر جلاوطن کیا گیا اور اس کی جگہ ادہم پاشا کو دی گئی پرنس میلان والی سرویہ نے معافی مانگی اور ۲۶ فروری کو سلطان نے اس کی خطا معاف کر کے اس کے قیدی بھی رہا کر دئے اور اس کے قلعے وغیرہ جو فتح کئے تھے چھوڑ دئے اور مصارف جنگ بھی معاف کئے اور یکم مارچ کو صلحنامہ سرویہ سے لکھا گیا۔ ۲۰ مارچ تک امن رہا اور امید قوی تھی کہ مانٹی نیگرو وغیرہ کے لوگ بھی اطاعت قبول کر لیں گے کہ یکایک خبر آئی کہ زار روس نے اپنے امرا و وزرا کے سامنے کہا کہ اگر یورپ کے دیگر سلاطین ان عیسائیوں کی رفاہیت کیلئے کچھ نہ کر سکے جو سلطان روم کی رعایا ہیں تو میں اپنی ذات سے موجود ہوں اور وزیراعظم روس پرنس گرجاکف نے شاہان المان (جرمن) اطریش (آسٹریا) و فرانسہ و اطالیہ (اٹلی) کو یادداشت لکھ بھیجی کہ سلطان عثمانی نے ان شرائط کو کیوں منظور نہ کیا جو ہم نے عیسائیوں کی رفاہیت کے واسطے پیش کی تھیں اور اس سبب سے ہم آمادہ جنگ ہیں۔ اس کے تین دن بعد سلطانی حدود پر بہت سا لشکر اور سامان جنگ جمع کر کے ۲۴ اپریل ۱۸۷۷ء کو اعلان جنگ روس نے دیدیا۔ ۲۶ اپریل کو ایشیا میں باطوم کے قریب روسیوں اور ترکوں کا اول مقابلہ ہوا ترک فتحیاب ہوئے ۸ ہزار روسی مارا گیا ۲۸ اپریل کو سلطان نے اشتہار دیا کہ روس خواہ مخواہ ہم سے لڑتا ہے اس تعدی کا الزام اسی پر ہے اور ہمیں حتی الامکان دشمن کو دفع کریں گے اور آخر کو تمام اہل اسلام کو جہاد کا حکم دیدیں گے۔ ۳۰ مئی کو روس نے بایزید اور اردہان رومیوں سے چھین لئے ۲۸ مئی کو شیخ الاسلام نے روس پر جہاد کرنیکا فتوے دیدیا۔ ۴ جون کو روس نے قارص کا محاصرہ کر لیا۔ ۶ جون کو روم نے قلعہ سخوم روس سے چھین لیا

ماہ مئی میں سلیمان پاشا نے مانٹی نیگرو والوں کو خوب خوب شکستیں دیں اور بہت سا علاقہ لے لیا۔

۷ر جون کو عثمان پاشا نے مانٹی نیگرو کو کامل شکست دی۔ ۱۱ر جون کو ترکوں نے روسیوں کو بھاری شکست دی۔

۱۳ر جون کو احمد مختار پاشا نے لشکر قارص کا محاصرہ اٹھوا دیا۔ ۲۳ر جون کو ترکوں نے روسیوں سے بایزید واپس چھین لیا۔ ۲۷ر جون کو فوج روس نے طونہ (ڈانیوب) عبور کیا۔ ۲ر جولائی کو فوج ترک نے مانٹی نیگرو کو چھوڑ دیا۔ ۱۲ر جولائی کو روس نے بلونہ لے لیا۔ ۱۶ر جولائی کو لشکر روس نے درۂ شپکہ سے گزر کر بلقان کو طے کر کے نئی ساغرہ پر قبضہ کر لیا۔ ۲۰ر جولائی کو عثمان پاشا نے شہر ودین سے یلغار کر کے بلونہ روسیوں سے چھین لیا۔ ۲۵ر جولائی کو عبدالکریم پاشا سپہ سالار اور ردیف پاشا وزیر لشکر سلطان کے حکم سے اس جرم میں قید ہوئے کہ در پردہ روس سے سازش رکھتے ہیں اور انہیں کی چشم پوشی اور پہلو تہی سے روس ڈانیوب سے اتر آیا اور محمد علی پاشا بجائے عبدالکریم پاشا کے اور محمود پاشا بجائے ردیف پاشا کے مقرر ہوا اور سلیمان پاشا سپہ سالار رومیلی مقرر ہوا ۱۸۷۷ء ۳۰ جولائی کو خیر اللہ آفندی شیخ الاسلام روس سے سازش کرنے کے جرم میں معزول ہوا اور اسکی جگہہ کمال آفندی مقرر ہوا۔ ۳۱ر جولائی کو فوج روس نے عثمان پاشا سے شکست کھائی روسی شکست کھا کر درۂ شپکہ میں گھس گئی۔ ۱۹ر اگست سے سلیمان پاشا نے درۂ شپکہ میں روسی سپاہ پر متواتر مردانہ حملے کئے یہاں تک کہ ۲۷ر اگست کو بہت سخت لڑائی ہوئی اور روسی جرنیل دروشتسکی مارا گیا۔ ۳۰ر اگست کو رومانیہ کی فوج روس کی مدد کو ڈانیوب سے اتر آئی اور ۷ر ستمبر کو روسیوں اور رومانیہ والوں نے مل کر بلونہ کا محاصرہ کر لیا اور متواتر سخت حملے کئے مگر ہر بار ہٹا دئے ترکوں نے شکست دی۔ ۵ر ستمبر کو سپاہ ترک نے صخوم کو چھوڑ دیا یکم اکتوبر کو عثمان پاشا اور احمد مختار پاشا کو سلطان نے غازی کا خطاب دیا۔ ۱۵ر اکتوبر کو احمد مختار پاشا نے روس سے شکست کھائی ۲ر نومبر کو روس نے پھر قارص کا محاصرہ کیا اور ۱۸ر نومبر کو فتح کر لیا اور ۲۵ر نومبر تک لشکر روس ارزروم تک آ گیا اور احمد مختار پاشا نے شکست کھائی اور خود زار روس نے ۱۳۰ لاکھ سے زیادہ لشکر اور ۶۳۳ توپوں سے بلونہ کا محاصرہ کیا اور ضرب توپ سے قلعہ بلونا کو تباہ کر دیا اور ۹ر دسمبر کو عثمان پاشا جنکے پاس رسد بالکل چک چکی تھی بھوکی سپاہ کے ساتھ قلعہ سے نکل کر روسیوں کا مقابلہ کیا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ دیکھی نہ سنی ہو آخر کو عثمان پاشا گولی کھا کر گھوڑے سے گرا۔ اور سفید جھنڈا بلند کیا (جو صلح کی علامت ہے) لڑائی بند ہوئی۔ سپہ سالار روس عثمان پاشا کے پاس آیا اور پوچھا کس شرط سے صلح کرتا ہے؟ عثمان نے کہا بغیر کسی شرط کے میں نے صلح کی میری تلوار زار روس کے حوالہ کرو۔ روسی سردار تلوار لیکر زار کے پاس آیا۔ زار نے عثمان کو طلب کیا اور نہایت عزت و احترام سے پیش آیا اور جراح بادشاہی کو اسکے معالجہ کے لئے بھیجا۔ عثمان پاشا نے کہا کہ میں تو انہیں ترکوں میں سے ایک ہوں کہ میدان میں بھوکے پیاسے اور زخمی پڑے ہیں اور نزع کی حالت میں سکے گھڑے ہیں میرے اور ان کے ساتھ یکساں سلوک کیجئے زار نے یہ بات پسند کی اور حکم دیا کہ سپاہ ترک کو بلا مزاحمت خیموں میں اتار دو اور کھانا ان کے واسطے تیار کرو اور زخمیوں کا علاج کرو۔ فوراً حکم کی تعمیل ہوئی اور ۴۶ ہزار فوج ترک کے ساتھ مارا گیا۔ دوسرے دن زار عثمان پاشا سے ملنے آیا اور عثمان کی تلوار شجاعت کی حوالہ کی اور نشان درجۂ اول عطا کیا اور اپنے دار السلطنت پطربورغ (سینٹ پیٹرز برگ) کی طرف مراجعت کی اور عثمان پاشا کو مع اس کی فوج کے موسکو روانہ کر دیا اور عثمان پاشا کو سلطنت سے صلح کرنے کی شرطیں لکھیں اور ۲۲ر جنوری ۱۸۷۸ء مطابق محرم ۱۲۹۵ھ کو فوج روس ایڈریانوپل پر آ گئی جو قسطنطنیہ سے ۱۴۰ میل کا فاصلہ ہے اور ۲۶ر فروری مطابق ۱۰ر صفر ۱۲۹۵ھ کو گرانڈ ڈیوک نکولس (سردار لشکر روس

سال ۱۸۷۸ء فروری اور مارچ میں گریٹ بریٹنی اور پارلیمنٹ میں بلوہ ہوا۔ ۱۳ر فروری کو انگریزوں کا بیڑا بغیر اجازت سلطانی کے ڈارڈنیلز میں اتر آیا اور ۴ر جون کو انگریزوں نے مخفی طور پر سلطان کی حفاظت کا عہد کیا اور قرار پایا کہ اگر عہد نامہ برلن کی رو سے قارص اردہان اور باطوم روسی لے لیں گے تو ہم سلطان کے علاقہ کی حفاظت میں مدد دیں گے اور جب تک روس ان علاقوں کو واپس نہ کرے گا سائپرس انگریزوں کے پاس رہے گا۔

نے قریہ سان استیفانو (سان سٹیفانو) پر جو قسطنطنیہ سے آدھ فرسخ پر ہے لشکر ڈالدیا اور ۲ ربیع الاول کو قسطنطنیہ میں جا کر سلطان سے ملاقات کی اور طرفین کی طرف سے ۳ مارچ کو شرائط صلح لکھی گئیں[۱] اور خرچہ جنگ جو دو ہزار آٹھ سو کروڑ منات (تخمیناً ۱۲ کروڑ پونڈ ایک ارب ۸۰ کروڑ روپیہ) معین ہوا اپنے ذمہ لیا اور سپہ سالار روس اپنے ملک کو واپس آیا اور ۲۴ مارچ مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ کو عثمان پاشا مع اپنی سپاہ کے قسطنطنیہ واپس آیا اور عنایات سلطانی سے سرفراز ہوا اور لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ ۳۱ جولائی کو سائپرس انگریزوں کو سلطان نے دیدیا۔ ۱۳ جون کو برلن میں سفیران دول یورپ (جرمن۔ روس۔ روم۔ برطانیہ۔ آسٹریا۔ فرانس۔ اٹلی) نے کانفرنس کا جلسہ منعقد کیا اور ۱۳ جولائی کو عہد نامہ لکھا گیا جس کی بڑی شرائط یہ ہیں (۱) بلگیریا کا بادشاہ بلگیریا کے باشندوں کی تجویز سے مقرر ہوا کرے جس کے لئے سلطان روم اور دول یورپ کی منظوری ضروری ہے اور وہ سلطان کا باجگزار رہے۔ (۲) بلگیریا کے جنوب میں ایسٹرن رومیلیہ کے نام سے ایک جدا صوبہ قرار دیا جائے جس میں سلطان کی طرف سے عیسائی گورنر جنرل مقرر ہوا کرے (۳) بوسینیا اور ہرزیگوینہ (ہرسہ یا ہرسک) آسٹریا کو دئے جائیں (۴) مونٹی نیگرو میں انٹی واری شامل کرکے آزاد کیا جائے (۵) سرویہ آزاد کیا جائے (۶) رومانیہ آزاد ہوا اور اس کا حصہ بسارابیا روس میں شامل ہوا اور اس کے بدلہ روس کوئی اور علاقہ رومانیا کو دیدے (۷) کریٹ میں قانونی اصلاح کی جائے (۸) باطوم آزاد تجارتی بندرگاہ قرار دیجائے (۹) قارص۔ باطوم۔ اردہان روس کو دئے جائیں (۱۰) السکرد اور بایزید روم کو واپس ملیں (۱۱) قانونی اصلاحیں اور مذہبی آزادی روم میں جاری ہو (۱۲) یہ عہد نامہ ۳ ہفتہ کے عرصہ میں منظور کیا جائیگا۔ چنانچہ ۳ اگست ۱۸۷۸ء کو سلطان نے منظور کر لیا ؀

اگست میں سلیمان پاشا پر جنگ میں بدچلنی کرنے کا مقدمہ چلایا گیا اور وہ ۲۵ دسمبر ۱۸۷۸ء کو قید کیا گیا۔ ۸ فروری ۱۸۷۹ء کو روس سے پوری پوری صلح ہو گئی اور مارچ میں انگریزی بیڑا مارمورا سے واپس بلا لیا گیا۔ جولائی اور اگست میں روسی روم سے بالکل چلے گئے۔

۲۶ نومبر ۱۸۸۰ء میں قوتوں کی درخواست سے ڈلسینو مونٹی نیگرو کو دیدیا گیا۔ مئی ۱۸۸۱ء میں البانیا کا غدر فرو ہوا۔ مئی ۱۸۸۱ء میں سلطان نے فرانس پر اعتراض کیا کہ ٹیونس پر کیوں حملہ کیا۔

۲۴ مئی ۱۸۸۱ء کو تھسلی یونان کے حوالہ کرنا پڑا۔ جولائی ۱۸۸۲ء میں سلطان نے انگریزوں پر اعتراض کیا کہ سکندریہ پر گولہ باری کیوں کی ؀ ۲۸ نومبر ۱۸۸۲ء میں فولاد پاشا وغیرہ نے سلطان کو معزول کرنے کی سازش کی مگر جلا وطن ہوئیں۔

۲۳ فروری ۱۸۸۵ء کو سلطان نے اٹلی پر اعتراض کیا کہ مسوّہ پر کیوں قبضہ کیا۔ اسی سال مشرقی رومیلیا بلگیریا میں شامل کیا گیا

۱۹ جون ۱۸۸۶ء کو ہوبرٹ پاشا روم کا امیر البحر ہو گیا۔ ۱۸۹۰ء میں آرمینیہ میں غدر ہوا۔ موسیٰ بیگ کردوں کا سردار جس نے ظلم کیا تھا۔ سلطان نے اسے مدینہ میں جلاوطن کر دیا

یکم جون ۱۸۹۵ء کو جدہ پر فساد ہوا۔ بدوؤں نے دولتوں کے سفیروں پر حملہ کیا بڑا فساد ہوا مگر سلطان نے ۱۵ دن تک فرو کر دیا ؀

۱۸۹۵ء میں پھر آرمینیہ میں غدر ہوا۔ طاقتوں نے دخل دینا چاہا سلطان نے انکار کر دیا اور خود انتظام کرادیا ؀

۱۸۹۶ء میں کریٹ کے عیسائیوں نے بغاوت کی اور بہت سے مسلمانوں کو بیگناہ قتل کر ڈالا۔ یونان نے اپنے ہم قوم ہونے کی وجہ سے کریٹ والوں کا ساتھ دیا لیکن بعلاقہ مقدونیہ پر حملہ کیا امیر ترکوں نے حملہ کرکے نہایت قلیل عرصہ میں کل تھسلی فتح کر لیا۔ اور تھسلی پھر سلطنت عثمانیہ میں شامل ہو جاتا لیکن تاوان جنگ ادا کر دینے کے عوض تھسلی یونان کو واپس دیدیا گیا ؀ اس سلطان نے ملکی انتظام میں بڑی بڑی اصلاحیں کیں۔ تعلیم کو بڑھایا اور جنگی مدارس

[۱] شرائط یہ تھیں۔ رومانیا۔ مانٹی نیگرو اور سرویہ آزاد کردئے جائیں بلگیریا باجگزار رہے۔ خرچہ جنگ روم ادا کرے قارص اور ایک بندرگاہ بحیرہ اسود پر روس کو ملے ڈبروڈ تا بلگاریا دیا جائے عیسائیوں کیلئے حقوق فاصل ہوں باسفرس کا راستہ جنگ و صلح میں کھلا رہے۔

قایم کئے علوم وفنون کو ترقی دی گئی۔ حجاز ریلوے دمشق سے مکہ تک بنائی گئی ۔ ۲۶ اپریل ۱۹۰۹ء کو معزول کرکے قید کردیا گیا اور پالیمینٹ قایم کرکے اس کے بھائی رشاد پاشا کو جو نظر بند تھا محمد خامس کے لقب سے بادشاہ بنایا گیا۔ ۱۹۱۲ء میں اٹلی نے غاصبانہ حملہ کرکے طرابلس کی حکومت کو سخت لڑائی کے بعد سلطان سے منتزع کرکے اپنی حمایت میں لے لیا۔ اس کے بعد اسی سال بلغاریہ ۔ سرویا اور یونان نے متفق ہوکر روم کو شکست دی ۔ اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوائے نواح قسطنطنیہ یشتلیہ اور ایڈریانوپل کے تمام فرنگستانی روم ان تینوں میں تقسیم ہوگیا اور البانیہ آزاد کردیا گیا ۔

دسمبر ۱۹۱۴ء سے روم بھی جنگ یورپ میں جرمنی کا شریک ہوگیا اور ۱۹۱۸ء تک اتحادیوں سے لڑتا رہا۔ آخر جون ۱۹۱۶ء میں خبر آئی کہ شریف مکہ بھی سلطان سے باغی ہوگیا ۔ محمد خامس کا جولائی ۱۹۱۸ء میں انتقال ہوا اور عزالدین یوسف بادشاہ ہوا ۔ اور نومبر ۱۹۱۸ء میں گولی سے مارا گیا اس کے آگے کے حالات اس کتاب کے آخر میں جنگ عظیم کے حال میں دیکھو۔

باب پنجم فصل اول تاریخ یمن

عرب کی تاریخ اسلامی فتوحات کے بعد بھی زمانۂ جاہلیت کی تاریخ کے مشابہ رہی ۔ عہد خلفاء کے عرب بھی زمانۂ جاہلیت کے عربوں کی مانند تھے ۔ عرب کے باشندے جدا جدا فرقوں میں منقسم ہیں اور ان میں سے ہر ایک فرقہ کا اپنا علیحدہ سردار (جو شیخ کہلاتا ہے) ہوتا ہے اس وقت بھی یہی حال تھا کہ بعض اوقات خلفاء کی اطاعت کا دم بھرتے تھے اور کبھی امیر یا امام کا لقب اختیار کرکے خودسر ہوجاتے تھے اور اب بھی یہی حال ہے ۔ کچھ علاقہ ساحل مشرقی اور تمام مغربی ساحل کے متصل کا علاقہ سلطان روم کے تحت میں ہے ۔ بیچ کا تمام علاقہ اب تک آزاد بدوؤں کے شیخوں کے زیر فرمان آزاد ہے ۔

بنی امیہ اور خلفائے بغداد کی طرف سے یمن اور حجاز کا گورنر مقرر ہوا کرتا تھا اندرونی قصبات اور آبادیاں مقامی شیوخ کی اطاعت میں رہتی تھیں جیسا اب ہے ۔ تیسری صدی ہجری کے شروع میں جب خلفائے عباسیہ کے دور دست صوبجات آزاد ہوگئے ۔ تو ۲۰۴ھ میں محمد بن زیاد نے زبید (یا ۱ میں) میں خود مختار ہوکر عرب میں آزاد سلطنت کی بنیاد ڈالی اگرچہ اس وقت تک کبھی کبھی بیچ میں خلفائے بغداد کی جانب سے تقرری گورنر کا سلسلہ تازہ ہوجاتا تھا اس خاندان کے ۵ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں ۔

(۲۰۴ھ سے ۴۰۹ھ تک ۸۱۹ء سے ۱۰۱۸ء) — زیادیہ — (مدت ۲۰۵ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن زیاد	۲۰۴ ۸۱۹	۴۱ سال	۴	ابو الجیش اسحاق بن ابراہیم	۲۹۱ ۹۰۳	۸۰ سال
۲	ابراہیم بن محمد	۲۴۵ ۸۵۹	۴۴	۵	عبداللہ بن اسحاق	۳۷۱ ۹۸۱	۳۸
۳	زیاد بن ابراہیم	۲۸۹ ۹۰۱	۲		یہ بادشاہ ۴۰۹ھ ۱۰۱۸ء تک حکمراں رہے ۔		

خاندان زیادیہ ۲۰۵ برس زبید میں حکمراں رہا یمن کا بہت سا علاقہ ان کی قلمرو میں داخل تھا ان کے ضعف کے وقت بہت سی چھوٹی چھوٹی خودمختار ریاستیں قائم ہوگئیں (۱) یعفریوں نے صنعا وجند میں حکومت قایم کی یہاں تک کہ علی بن فضل قرمطی نے ۲۹۲ھ ۹۰۴ء میں زبید کو بھی تاراج کر ڈالا (۲) سلیمان بن طریف نے یمن کا شمالی ساحل فتح کرکے اثیر کو دارالسلطنت قرار دیا۔ (۳) آخری زیادی بادشاہ عبداللہ کے عہد میں یہ سلطنت غلاموں کے ہاتھ میں چلی گئی یہاں تک کہ نجاح جو مرجان وزیر اعظم کا حبشی غلام تھا ۴۱۲ھ ۱۰۲۱ء میں زبید میں خاندان غلامان کی سلطنت کا بانی ہوا ۔

چونکہ عبداللہ کی زمانہ میں اس کے وزیروں ہی کا اختیار رہا جو اس کے غلام تھے اور یہ برائے نام بادشاہ تھا لہذا پہلے اس کے وزیر و تکی

(۱) یعنی محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن زیاد ۔ یہی زیاد خلیفہ امیر معاویہ کا بھائی بنا لیا گیا تھا ۔ ۲۰۳ھ میں جب یمن میں بغاوت اور بدنظمی پھیل گئی تو مامون نے محمد بن ابراہیم کو بہت سی فوج دیکر روانہ کیا اس نے ۲۰۴ھ میں یا قوت تہامہ فتح کرکے زبید کو آباد کرکے دارالحکومت بنایا اور پھر تہامہ کا یمن عدن شحر حضرموت مرباط جندا ۔ نجران وغیرہ فتح کرکے حدود حجاز تک اپنی سلطنت وسیع کرلی اگرچہ بنی عباس کا خطبہ اور خراج جاری

فہرست درج کی جاتی ہے۔

وزرائے زیادیہ

نمبر	نام وزیر	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام وزیر	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام وزیر	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام وزیر	سنہ جلوس	مدت
۱	رشید	۳۷۱ ۹۸۱	۲	۲	حسین بن سلامہ	۳۷۳ ۹۸۳	۲۹	۳	مرجان	۴۰۲-۴۱۲ ۱۰۱۱-۱۰۲۱	۱۰	۴	یاقیس	۴۱۲-۴۰۷ ۱۰۲۱-۱۰۱۶	۵

(۲۴۷ھ سے ۳۴۴ھ تک / ۸۶۱ء سے ۹۵۶ء) {یعفریہ (صنعا و جند)} مدت ۹۸ سال

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	یعفر بن عبدالرحیم	۲۴۷ ۸۶۱	۱۲	۵	اسعد بن ابوالیعفر بن ابراہیم	۲۸۵ ۸۹۸	۳	۸	اسعد (مکرر)	۳۰۳ ۹۱۵	۱۹
۲	محمد بن یعفر	۲۵۹ ۸۷۳	۲۰	۶	(امام یحییٰ ہادی)	۲۸۸ ۹۰۰	۱۱	۹	محمد بن ابراہیم	۳۲۲ ۹۳۴	۱۳
۳	عبدالقاہر بن احمد بن یعفر	۲۷۹ ۸۹۲	چند ماہ	۷	(علی بن فضل قرمطی)	۲۹۹ ۹۱۱	۴	۱۰	عبداللہ بن قحطان	۳۴۵-۳۸۷ ۹۵۶-۹۹۷	۴۳
۴	ابراہیم بن محمد	۲۷۹ ۸۹۲	۶		۳۴۵ھ / ۹۵۶ء میں محمد بن ابراہیم سے عبداللہ نے سلطنت چھین لی تھی جو اس خاندان سے						

نہ تھا۔ اس کے بعد یہ خاندان پردہ گمنامی میں چھپ گیا۔

(۴۱۲ھ سے ۵۵۴ھ تک / ۱۰۲۱ء سے ۱۱۵۹ء) {نجاحیہ (زبید)} (مدت ۱۴۱ سال)

نجاح جو مرجان وزیراعظم کا ملازم تھا تادم مرگ یعنی ۴۵۲ھ تک زبید پر حکمراں رہا اس کے بعد صلیحی کا دور ہوا چنانچہ ۴۷۳ھ تک زبید اس کی سلطنت کا ایک حصہ رہا۔ سال مذکور میں نجاح کے بیٹے نے زبید کو واپس چھین لیا اسی طرح زبید کی حکومت میں کئی مرتبہ انقلاب ہوا یہاں تک کہ ۴۸۱ھ میں نجاحیوں نے اسے مستقل طور پر فتح کرلیا۔ پھر مہدیوں کا اقتدار بڑھ جانے سے ۵۵۴ھ / ۱۱۵۹ء میں نجاحیہ خاندان غارت ہوکر مہدویہ حکومت قائم ہوگئی۔ نجاحیہ خاندان کے بادشاہوں کی فہرست یہ ہے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	مؤید نجاح ۵؎	۴۱۲ ۱۰۲۱	۴۰	۴	جیاش بن نجاح	۴۸۲ ۱۰۸۹	۱۶	۷	فاتک ثانی بن منصور	۵۱۷ ۱۱۲۳	۱۴
۲	(علی داعی صلیحی ۶؎)	۴۵۲ ۱۰۶۰	۲۱	۵	فاتک اول بن جیاش	۴۹۸ ۱۱۰۴	۵	۸	فاتک ثالث بن محمد بن فاتک اول	۵۳۱-۵۵۴ ۱۱۳۶-۵۹	۲۳
۳	سعید الاحول بن نجاح ۷؎	۴۷۳ ۱۰۸۰	۸	۶	منصور بن فاتک	۵۰۳ ۱۱۰۹	۱۴				

۱؎ اس نے تمام متغلبوں سے لڑکر تمام ملک پر اپنی سلطنت جمالی مثل عمر بن عبدالعزیز کے عادل اور نیک سیرت تھا رعایا کے آرام و آسائش کا بہت خیال رکھتا تھا اس کو آل زیاد میں ایک ساڑھے کا تخت زبید پر بٹھایا گیا اس کی پھوپھی اور غلام حبشی مرجان نام مدیر سلطنت رہے مرجان کے دو غلام نفیس اور نجاح تھے ان میں جھگڑا پیدا ہو کر جنگ ہو گئی لڑکا اور اس کی پھوپھی نجاح کی طرفدار تھے اور مرجان نفیس کا نفیس نے غالب آکر لڑکے اور اس کی پھوپھی کو زندہ دیوار میں چنوا دیا نجاح اس وقت زبید میں نہ تھا یہ خبر سنکر آیا جنگ شدید کے بعد نفیس کو قتل کیا اور زبید فتح کرکے مرجان کو بھی مروا ڈالا کیونکہ اس کی مرضی سے دیوار چنی گئی تھی اور نجاح یمن کا بادشاہ بنگیا ۲؎ معتضد عباسی نے صنعا کا علاقہ آل زیاد سے علیحدہ کرکے عبدالرحیم بن ابراہیم حوالی کو یمن کا گورنر بنایا تھا اس کی اولاد موروثی طور پر صنعا میں حکومت کرتی رہی اور بوجہ کمزوری آل زیاد کو خراج بھیجتی رہی ۳؎ دحلان نے اس کی حکومت کی ابتدا ۲۹۰ھ لکھی ہے یہ اپنے کو مہدی موعود کا داعی کہتا اور نبوت کا دعوے کرتا تھا اس نے بہت سا ملک مع زبید و صنعا کے فتح کر لیا تھا ۳۰۳ھ میں زہر کھلائے ہوئے بستر سے ہلاک ہوا ۴؎ مگر دحلان نے عبداللہ بن قحطان بن اسعد بن ابی یعفر لکھا ہے اور اس کا عہد حکومت ۳۴۳ھ سے ۳۸۳ھ تک بلکہ اس خاندان کے تمام بادشاہوں کے سنوں میں اختلاف کیا ہے ہم نے لین پول کو ترجیح دی ہے ۵؎ حبشی غلام تھا نیک سیرت اور بڑا بادشاہ ہوا بادشاہ اس کی ہیبت مانتے تھے صلیحی نے زہر دے کر ہلاک کرا دیا اور خود بادشاہ بن گیا ۶؎ نجاح کے بیٹوں نے صلیحی کو قتل کرکے سلطنت کو بحال کر لیا یعنی نجاح کے وزیر بھی مثل وزرائے بنی عباس کے مشہور ہوئے ہیں۔ ۷؎ ۴۵۲ھ میں زبید کا بادشاہ ہوا مگر صلیحی نے یمن کے بہت سے حصہ پر قبضہ کرکے ۴۵۲ھ میں زبید بھی فتح کرلیا اور سعید کو ۴۵۵ھ میں جزیرہ دہلک کی طرف بھگا دیا مگر ۴۷۳ھ میں سعید اور اس کے بھائی نے چڑھائی کرکے صلیحی کو قتل کر دیا پس سعید یمن کے ساحلی علاقوں پر اور صلیحی کی اولاد بالائی علاقوں پر حکمراں رہی صلیحی کی بہو نے سعید کو زہر سے ہلاک کرا دیا ۸؎ بھائی کے قتل پر ہندوستان بھاگ گیا۔ ۹ ماہ بعد واپس آکر صلیحیہ کے گورنر سے زبید چھین لیا عالم، ادیب اور شاعر تھا۔

(۴۲۹ھ/۱۰۳۷ء سے ۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء تک) صلیحیہ (صنعا) (مدت ۶۶ سال)

علی بن محمد صلیحی (صنعا یا داعی) اس شیعہ خاندان صلیحیہ کا بانی تھا۔ اس نے ۴۲۹ھ/۱۰۳۷ء میں صرف ۶۰ جانبازوں کے ساتھ کوہ سار پر علم استقلال بلند کیا۔ نجاح کی وفات پر ۴۵۲ھ/۱۰۶۰ء میں اس نے زبید کو بھی اپنے ملک میں شامل کر لیا۔ ۴۵۵ھ/۱۰۶۳ء میں صنعا اور بلاد یمن کو فتح کیا۔ ۴۵۵ھ میں مکہ پر قبضہ پایا۔ فتح صنعا کو پایہ تخت مقرر کیا تھا۔

۴۷۳ھ/۱۰۸۰ء میں اس کے مرتے ہی اس کے بیٹے مکرم احمد سے نجاحیوں نے پھر زبید چھین لیا مگر ۴۷۵ھ میں واپس لے لیا۔ ۴۷۹ھ میں پھر نجاحیوں نے لے لیا مگر ۴۸۱ھ/۱۰۸۸ء میں پھر فتح ہوا لیکن تھوڑے دنوں بعد نجاحیوں نے آخری مرتبہ زبید چھین لیا۔ ۴۸۰ھ میں مکرم احمد نے بجائے صنعا کے ذوجبلہ (واقع سکلاف جعفر) کو اپنا دار الحکومت بنایا۔ اس خاندان میں تین بادشاہ ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ابو کامل علی بن محمد بن علی صلیحی	۴۲۹ھ/۱۰۳۷ء	۴۴	۳	ابو حمیر منصور سبا بن احمد مظفر بن علی	۴۸۴ھ/۱۰۹۱ء	۸ سال
۲	مکرم احمد مظفر بن علی بن محمد	۴۷۳ھ/۱۰۸۰ء	۱۱	۴۹۲ھ/۱۰۹۸ء میں صلیحیہ خاندان سے سلطنت چھین لی گئی			

اس کے بعد اس کی والدہ ملکہ بلقیس الصغریٰ نے جو نہایت مدبرہ اور عاقلہ تھی علاقہ ذوجبلہ میں ۴۰ سال حکومت کر کے ۵۳۲ھ میں ۸۸ سال کی عمر میں مرگئی۔

(۴۹۲ھ/۱۰۹۹ء سے ۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء تک) ہمدانیہ (صنعا) (مدت ۷۷ سال)

یہ صنعا و صعدہ میں بڑی عزت و امتیاز سے حکومت کرتے رہے ان کے بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	حاتم بن الغشیم	۴۹۲ھ/۱۰۹۸ء	۱۰ سال	۴	ہشام بن قبیب ہمدانی	۵۱۰ھ/۱۱۱۶ء	۱۷	۶	حاتم بن عمران بن الفضل ہمدانی	۵۳۳ھ/۱۱۳۸ء	۲۳
۲	عبداللہ بن حاتم	۵۰۲ھ/۱۱۰۸ء	۲ سال	۵	حماس بن قبیب	۵۲۷ھ/۱۱۳۳ء	۶	۷	علی وحید بن حاتم بن عمران	۵۵۶ھ/۱۱۶۰ء	۱۳
۳	معن بن حاتم	۵۰۴ھ/۱۱۱۰ء	۶	۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء میں مصر کی ایوبیہ فوج نے ان کو بے دخل کر دیا۔							

(۵۵۴ھ/۱۱۵۹ء سے ۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء تک) مہدویہ (زبید) (مدت ۱۵ سال)

نجاحیوں سے زبید کی حکومت کا چھیننے والا علی بن مہدی باشندہ تہامہ بڑا عالم، عابد و زاہد شخص تھا۔ اس کے بہت سے مرید ہو گئے تو ۵۴۵ھ/۱۱۵۰ء میں ملک گیری شروع کی۔ متعدد قلعے فتح کرنے کے بعد ۵۵۴ھ/۱۱۵۹ء میں زبید بھی فتح کر لیا۔ ایوبیوں کی فتوحات تک تہامہ اور بعض دیگر علاقے اس کی اولاد کے قبضہ میں رہے۔ اس خاندان کے کل ۳ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	علی بن مہدی حمیری	۵۵۴ھ/۱۱۵۹ء	چند ماہ	۳	قائم عبد النبی بن علی	۵۵۸ھ/۱۱۶۳ء	۱۱ سال
۲	قائم مہدی بن علی	۵۵۴ھ/۱۱۵۹ء	۴ سال	۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء میں مصر کے ایوبیوں نے ان سے سلطنت چھین لی۔			

۱؎ علی کا باپ محمد سنی مذہب یمن کا قاضی تھا۔ علی نے مذہب اسماعیلیہ اختیار کیا اور اسماعیلی مذہب کا فقیہ اور داعی ہوا۔ بادشاہ ہو کر مصر کے علویوں کی خلافت کا خطبہ پڑھا۔ ۲؎ ... صلیحی نہایت عاقل، کامل، ذکی، شاعر، فصیح اور مدبر تھا۔ ۳؎ دوران ... اس کی وفات ۵۰۴ھ میں ہوئی ہے اور مدت حکومت ۱۳ سال اور ... کی ۵۰۴ھ میں۔ ۴؎ قبیلہ ہمدان نے معن کو معزول کر کے قبیب ... کے بیٹوں ہشام اور حماس کو بادشاہ بنایا۔ ۵۱۰ھ میں ہشام مر گیا اور ... حماس حکومت کرنے لگا مگر ۵۲۷ھ میں معزول کیا گیا اور سلطان حاتم بن عمران حمید الدولہ کے لقب سے بادشاہ بنایا گیا۔ لائق ہونے ... اس کی تخت نشینی ۵۳۳ھ میں ہوئی۔ اس کے عہد میں امام متوکل علی اللہ احمد بن سلیمان نے صعدہ اور نجران اور بہت سے دیگر مقاموں پر قبضہ کر لیا مگر متوکل ۵۴۵ھ میں مر گیا اور متوکل اور حاتم کی لڑائیوں کے دوران میں علی بن مہدی نے زور پکڑ لیا۔ ۵؎ اس نے ۳ سال حاجیوں پر حملہ کر کے لوٹا اور قتل کیا۔ کفروں کو جلا دیا اور عورتوں کو قید کیا۔ آخر بیمار ہو کر برے حالوں مرا۔ بعض نے اسے باطنی مذہب اور بعض نے کافر لکھا ہے۔ اس کے اصحاب انبیاء سے زیادہ اس پر اعتقاد رکھتے تھے۔ ۵۶۹ھ میں ملک المعظم توران شاہ بن ایوب نے زبید فتح کر کے اسے پکڑ لیا اور قتل کرا دیا۔ ۶؎ ... اور اس نے بیٹا حاتم بن ... کا نام لکھا ہے جو صاحب ... ۵۴۵ھ تک ...

زریعیہ (عدن)

صلیحی بادشاہ مکرم احمد نے کرم کے دو لڑکوں عباس اور مسعود کو ۴۷۶ھ / ۱۰۸۳ء میں عدن کا متحد گورنر مقرر کیا تھا بعدہ متحد گورنروں کا سلسلہ انہی نسل تک چلا گیا یعنی عباس اور مسعود دونوں کی اولاد مل کر حکومت کرتی تھی گو ان گورنروں نے آزاد ہونا چاہا مگر ممکن نہ ہوا صلیحیہ کے بعد یہ خاندان یمن میں بلحاظ وقعت بلحاظ ... ذیل کی جدول سے ان بادشاہوں کے نام اور شجرہ نسب ظاہر ہوگا۔

کرم

(بنو ذریع)
(۱) عباس ۴۷۶ھ / ۱۰۸۳ء
(۲) ذریع ۵۰۸ھ / ۱۱۱۴ء
(۳) ابو السعود
(۴) سبا ۵۳۳ھ / ۱۱۳۸ء
(۵) علی ابن مزر ... ۵۳۲ھ / ۱۱۳۷ء
(۶) محمد ... ۵۳۳ھ
(۷) عمران ... ۵۴۸ھ

(بنو مسعود)
(۱) مسعود ۴۷۶ھ / ۱۰۸۳ء
(۲) ابو الغرات
(۳) علی — (۴) محمد

آخر کے تینوں خورد سال بادشاہ وزیر یاسر بن بلال کی نگرانی میں تھے۔ آخر ۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء میں مصر کے ایوبیہ خاندان نے ان سے عدن چھین لیا۔

(۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء سے ۶۲۶ھ / ۱۲۲۸ء تک) **ایوبیہ (یمن)** (مدت ۵۶ سال)

جسطرح ایوبیہ خاندان نے مصر و شام والجزیرہ کو عباسیہ ... کے مطیع و منقاد بنایا تھا اُسی طرح صلاح الدین کے حکم سے اُسکے بھائی توران شاہ بن ایوب نے صنعا سے ... حکمرانوں کو خارج کر دیا عرب میں ایوبیہ خاندان کے بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	معظم توران شاہ بن ایوب بن شادی	۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء	۸	۴	ناصر ایوب بن طغتگین	۵۹۸ھ / ۱۲۰۱ء	۱۳
۲	سیف الاسلام ملک العزیز طغتگین بن ایوب	۵۷۷ھ / ۱۱۸۱ء	۱۶	۵	مظفر سلیمان بن سعد الدین بن تقی الدین عمر	۶۱۱ھ / ۱۲۱۴ء	۱
۳	ملک المعز اسمٰعیل بن طغتگین	۵۹۳ھ / ۱۱۹۷ء	۵	۶	مسعود یوسف اقسیس بن ملک الکامل بن ملک العادل ابن ایوب	۶۱۲ھ / ۱۲۱۵ء	۱۳

۶۲۶ھ / ۱۲۲۹ء میں رسولیہ خاندان نے اس خاندان کو خارج کر کے اپنی حکومت قائم کی۔

(۶۲۶ھ / ۱۲۲۹ء سے ۸۵۸ھ / ۱۴۵۴ء تک) **رسولیہ یمن** (مدت ۲۳۲ سال)

رسولی یمن میں ایوبیوں سے سلطنت لیکر حضرموت سے مکہ تک دو صدی سے زیادہ حکمراں رہے۔ رسولی کا لقب انہوں نے عباسی خلفاء ...

سنہ ۵۶۹ھ تک تمام یمن پر قبضہ جما لیا ۵۷۱ھ میں ... علاقوں میں اپنے نائب مقرر کر کے مصر چلا گیا اور ۵۷۶ھ میں اسکندریہ میں مر گیا اسکی وفات پر اسکے یمن کے نائب خود سر ہوگئے تو صلاح الدین نے طغتگین بن ایوب کو ہزار سوار روانہ کیا اس نے ممالک یمن کو دوبارہ مسخر کر لیا ۵ اسمٰعیل ... کہ ... میں لاکھ خیرات کئے پھر خود خلافت کا دعوی کر کے بنی عباس کا خطبہ بند کر دیا اور اپنے کو بنی امیہ سے منسوب کرنے لگا بیر کی لشکریوں نے اسے قتل کر کے اسکے بھائی ناصر کو بادشاہ بنایا اور بنی عباس کا خطبہ بحال کر دیا ۵ ... بہت زہر سے ہلاک کر دیا گیا اور فتنہ کثیر عرصہ تک برپا رہا آخر والدۂ ناصر زبیدہ مسلط ہوگئی اور سلیمان کو مصر سے بلا کر اس سے شادی کر لی اور ملک اسکے سپرد کر دیا۔ ملک میں ظلم و جور پھیل گیا۔ ملک الکامل بادشاہ مصر کو اطلاع پہونچی۔ اس نے ۶۱۲ھ میں سلیمان کو معزول کر کے مسعود کو یمن کا حاکم بنایا۔ سلیمان قید کر کے مصر بھیجا گیا اور وہاں ۶۴۷ھ میں مر گیا۔ ۶ اس نے ۶۱۹ھ میں مکہ بھی فتح کر لیا ۶۲۰ھ میں عمر بن علی بن رسول غسانی کو یمن میں اپنا نائب چھوڑ کر مصر چلا گیا مگر اپنی غیبت میں فتنوں کی خبر سن کر ۶۲۳ھ میں واپس آگیا اور ۶۲۶ھ میں مکہ جا کر مر گیا اسطرح یمن میں رسولیہ حکومت قائم ہوگئی۔

۵ بن شادی بن ایوب

کے ایک سفیر (رسول) کی وجہ سے اختیار کیا تھا جسکے لڑکے علی کو یمن کے آخری ایوبیہ سلطان مسعود نے ٦١٩ھ / ١٢٢٢ء میں مکہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ٦٢٦ھ / ١٢٢٩ء میں مسعود کی وفات پر علی کے بیٹے نور الدین عمر نے یمن میں اپنی حکومت قائم کی اس خاندان میں ١٧ بادشاہ ہوئے جنکی تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
١	نور الدین ملک المنصور عمر بن علی بن رسول	٦٢٦ / ١٢٢٩	٢١	١٠	ملک الاشرف اسمٰعیل ثانی بن ناصر	٨٣٠ / ١٤٢٧	١
٢	ملک المظفر یوسف اول بن عمر	٦٤٧ / ١٢٤٩	٤٧	١١	ملک الظاہر یحییٰ بن اشرف اول	٨٣١ / ١٤٢٨	١١
٣	ملک الاشرف عمر بن مظفر	٦٩٤ / ١٢٩٥	١	١٢	ملک الاشرف اسمٰعیل ثالث بن ظاہر	٨٤٢ / ١٤٣٨	٣
٤	ملک المؤید داؤد بن مظفر	٦٩٦ / ١٢٩٦	٢	١٣	ملک المظفر یوسف ثانی بن عمر بن اشرف ثانی	٨٤٥ / ١٤٤١	١
٥	ملک المجاہد علی بن مؤید	٧٢١ / ١٣٢١	٤٣	١٤	ملک المفضل محمد بن اسمٰعیل بن عثمان بن افضل عباس	٨٤٦ / ١٤٤٢	چند ماہ
٦	ملک الافضل عباس بن مجاہد	٧٦٤ / ١٣٦٣	١٤	١٥	ملک الناصر احمد بن طاہر بن یوسف بن عبد اللہ بن مجاہد علی	٨٤٦ / ١٤٤٢	٨ سال
٧	ملک الاشرف اسمٰعیل اول بن افضل	٧٧٨ / ١٣٧٦	٢٥	١٦	ملک المسعود صلاح الدین بن اشرف بن ناصر بن اشرف بن افضل	٨٥٤ / ١٤٥٠	١
٨	ملک الناصر احمد بن اشرف اول	٨٠٣ / ١٤٠٠	٢٧	١٧	مؤید حسین	٨٥٥ / ١٤٥٢	٣
٩	ملک المنصور عبد اللہ بن ناصر	٨٢٩ / ١٤٢٦	١		آخر ٨٥٨ھ / ١٤٥٤ء میں طاہریہ خاندان نے حکومت چھین لی۔		

طاہریہ یمن

(٨٥٨ھ / ١٤٥٤ء سے ٩٢٣ھ / ١٥١٧ء تک) (مدت ٧٣ سال)

یہ خاندان جو بنی امیہ کی نسل سے تھا ٨٥٨ھ / ١٤٥٤ء میں ناصر عبد اللہ کے بعض ملازمین [illegible] رسولیہ سے ٨٥٨ھ میں کل ملک چھین لیا۔ ٤ بادشاہ ہوئے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
١	صلاح الدین عامر ظافر اول بن طاہر (زبید)	٨٥٨	١٣	٣	تاج الدین عبد الوہاب منصور بن داؤد بن طاہر	٨٨٣ / ١٤٧٨	١١
٢	مجاہد شمس الدین علی (عدن)	٨٨٣	چند ماہ	٤	صلاح الدین عامر ظافر ثانی بن منصور بن داؤد	٨٩٤ / ١٤٨٨	٢٩

٩٠٨ھ / ١٥٠٢ء کے قریب قانصوہ غوری مصر کے مملوک سلطان نے ظافر ثانی کو مصر کا باجگزار بنا لیا اور ظافر ٩٢٣ھ / ١٥١٧ء تک یمن میں حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ ٩٢٣ھ / ١٥١٧ء میں ترکوں کے بادشاہ سلیم نے مملوکیوں سے مصر اور عرب کی سلطنت چھین لی اور اپنے گورنر مقرر کئے مگر پھر رومیوں نے ١٠٤٢ھ / ١٦٣٢ء میں اس ملک کی حکومت مقامی اماموں کے حوالے کردی چنانچہ اب یمن کے اماموں کا حال بیان کیا جاتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ٣٤٧) یہ جو بن ایہم غسانی کی نسل سے تھے ان کا مورث اعلیٰ محمد بن ہارون بنی عباس کا [illegible] تھا آخر میں مع اہل و عیال بنی ایوب کے پاس مصر چلا گیا تھا اور اس کی اولاد میں سے بعض طغتگین کے ساتھ یمن پہنچے [illegible] علی [illegible] کا ایک بیٹا [illegible] جو بڑا بہادر شجاع کریم شاعر اور فصیح تھا مسعود بہت چاہتا تھا مسعود [illegible] یمن کا گورنر بنا [illegible] مصری فوج کو نکال دیا اور مکہ حجاز اور یمن کا خود مختار بادشاہ بن گیا [illegible] بادشاہ [illegible] اپنے غلاموں کے ہاتھ سے مارا گیا [illegible] انتقال [illegible] نیک سیرت شجاع [illegible] کہا اور [illegible] واپس [illegible] سلطنت میں خرابی واقع ہو [illegible] بادشاہ بنایا گیا [illegible]

دست برداری اختیار کی [illegible]

(۲۸۴ھ سے تا حال تک) **امامانِ رشیدیہ** (صعدہ و صنعا)

رشیدیہ فرقہ کی حکومت کا بانی ۲۸۴ھ/۸۹۷ء میں مقام صنعا میں حکمراں ہوا۔ اور اس کے خاندان میں یمن کی امامت اب تک چلی آتی ہے انکا صدر مقام صعدہ تھا لیکن وہ اکثر صنعا پر بھی قابض ہو جاتے تھے جب تک کہ ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۷ء میں عثمانیہ ترک اس ملک سے خارج نہ ہوئے اس وقت تک یمن کی امامت نے عمل کا دارالحکومت صنعا ہو گیا تھا استقلال پیدا نہ کیا۔ اماموں کا دوسرا دور امامان صنعا کے نام سے مشہور ہے مگر یہ سب ایک ہی دادا کی اولاد ہیں۔ فہرست ذیل نامکمل ہے کیونکہ اب تک اسی خاندان کی حکومت یمن میں ہے ۔

نمبر شمار	نام امام	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام امام	سنہ جلوس	مدت
۱	ترجمان الدین قاسم رشید بن ابراہیم طباطبا حسنی	[illegible] ۸۹۷	۳۴	۱۰	ناصر ابوالفتح وغیرہ (دیلمی)	۴۳۰ ۱۰۳۸	۱۰۳
۲	ہادی الی الحق یحییٰ بن حسین بن رشید	۲۸۰ ۸۹۳	۱۸	۱۱	متوکل احمد بن سلیمان	۵۳۲-۶۶ ۱۱۳۷-۷۰	۳۴
۳	قاسم محمد مرتضیٰ مہدی بن یحییٰ	۲۹۸ ۹۱۰	۳	۱۲	منصور عبداللہ بن حمزہ شاہ	۵۹۳-۶۱۴ ۱۲۱۷	۲۱
۴	ناصر احمد (بن یحییٰ)	۳۰۱ ۹۱۳	۲۳	۱۳	ناصر عزالدین محمد بن منصور عبداللہ	۶۱۴-۲۳ ۱۲۱۷-۲۶	۹
۵	قاسم مختار بن ناصر احمد	۳۲۴ ۹۳۵	۳۰	۱۴	ہادی نجم الدین یحییٰ ابوالوسل قاسم مختار	۶۱۳ ۱۲۱۶	۹
۶	یوسف داعی یا منادی بن یحییٰ بن ناصر احمد	۳۴۴ ۹۵۵	۴۵	۱۵	مہدی احمد بن حسین	۶۲۴ ۱۲۲۶	۳۴
۷	قاسم منصور بن علی بن عبیداللہ	۳۸۹ ۹۹۹	۴	۱۶	متوکل شمس الدین احمد بن منصور عبداللہ	۶۵۶ ۱۲۵۸	۲۴
۸	مہدی حسین بن قاسم منصور	۳۹۳-۴۰۴ ۱۰۰۳-۱۳	۱۱	۱۷	مستنصر داؤد	۶۸۰ ۱۲۸۱	۰
۹	ابوہاشم حسن بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ	۴۲۶ ۱۰۳۵	۴		۴۳۰ھ سے ۵۳۲ھ تک اماموں کی حکومت نہ رہی دیلمی حکومت کرتے		

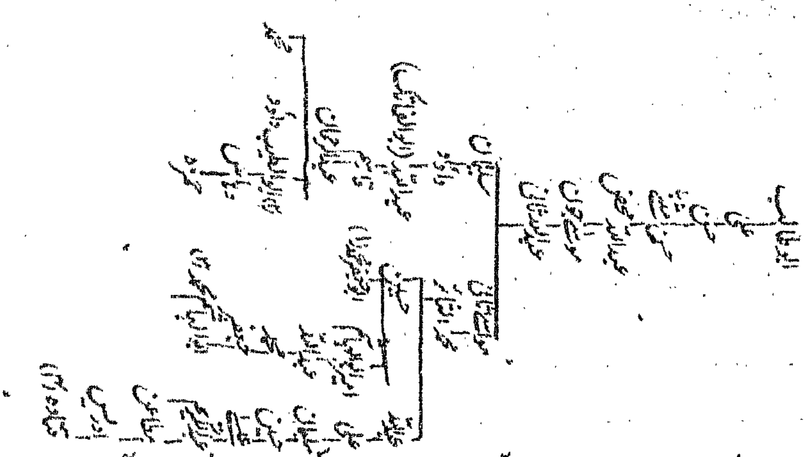
رہے ۔ ۶۸۰ھ میں مہدی احمد بن حسین نے [illegible] خاندان سے تھا سلطنت پر قبضہ پایا مگر ۶۵۶ھ میں متوکل نے رشیدیہ خاندان کی دوبارہ حکومت قائم کی لیکن ۶۸۰ھ میں ایک شخص مستنصر داؤد نے اس ملک پر قبضہ پایا اس کے بعد امامان رشیدیہ کا حال معلوم نہ ہوا اب یہ تحقیق ہے کہ ۱۰۰۶ھ میں قاسم منصور جو یوسف منادی کی نسل سے تھا رشیدیہ خاندان کا امام صنعا میں حکمراں ہوا۔ اس سے خاندان رشیدیہ کا دوسرا دور شروع ہوا یہ خاندان اب تک حکمراں ہے مگر ۱۱۹۰ھ کے بعد سے انکا حال تحقیق نہیں ہوا۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	قاسم منصور	۱۰۰۶ ۱۵۹۷	۳۶	۵	مہدی احمد	-	-	۹	متوکل قاسم	۱۱۲۸ ۱۷۱۶	۱۱	۱۳	منصور (کبیر)	۱۱۸۹ ۱۷۷۵	۳۰
۲	مؤید محمد	۱۰۲۹ ۱۶۲۰	۲۵	۶	ہادی محمد	۱۰۹۳ ۱۶۸۲	۲	۱۰	منصور حسین	۱۱۳۹ ۱۷۲۷	چند ماہ	۱۴	مہدی عباس	۱۱۹۰ ۱۷۷۶	۳۰
۳	متوکل اسمٰعیل	۱۰۵۴ ۱۶۴۴	۳۳	۷	مہدی محمد	۱۰۹۵ ۱۶۸۴	۳۱	۱۱	ہادی مجید محمد	۱۱۳۹ ۱۷۲۷	چند ماہ	۱۵	منصور	۱۱۹۰ ۱۷۷۶	۰
۴	مجید محمد	۱۰۸۷ ۱۶۷۶	۰	۸	ناصر محمد	۱۱۲۶ ۱۷۱۴	۲		اس خاندان کا بانی ترجمان الدین قاسم رشید بیٹا تھا ابراہیم طباطبا علوی کا						

یہ خاندان اہل بیت [illegible] کہلاتا [illegible] زیدیہ فرقہ کا امام عالم اور [illegible] صاحب تصنیف تھا ۲۴۶ھ میں [illegible] عباسی کے عہد میں [illegible] وہاں کے حاکم بن گیا ۲۸۰ھ میں عباسی [illegible] ہوا بعض [illegible] تھا کہ [illegible] سات سال [illegible] اسکا خطبہ پڑھا گیا ۲۹۸ھ میں ۷۸ سال کی عمر میں مر گیا [illegible] ۲۸۰ھ لکھا ہے [illegible] قاسم محمد کا عہد حکومت ۳ سال ہوا اور ناصر احمد کا ۲۳ سال [illegible] جلال الدین سیوطی نے ناصر احمد کے بعد ناصر احمد کے بیٹے [illegible] ۳۲۲ھ سے ۳۲۴ھ تک لکھا ہے ۔ پھر قاسم مختار کو لکھا ہے اور [illegible] یحییٰ منصور بن ناصر احمد لکھا ہے اور اس کی عہد حکومت ۳۲۴ھ سے ۳۴۴ھ تک ایک سال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] منصور قاسم [illegible] [illegible] [illegible] مارا گیا۔ عالم فقیہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عبداللہ بن [illegible] بن علی بن [illegible] بن سلیمان بن [illegible] بن حمزہ [illegible] ابوالہاشم حسن [illegible] [illegible] بن یحییٰ [illegible] قاسم [illegible]

فصل دوم تاریخ حجاز (اشراف مکہ)

رسول اللہ صلعم اور خلفائے اربعہ اور خلفائے بنی اُمیہ اور بنی عباس کے زمانہ میں مکہ پر مختلف خاندانوں کے گورنر بھیجے جاتے رہے جب حجاز شاہان مصر کے قبضہ میں آگیا تو شاہ مصر کی طرف سے گورنر مقرر ہوتے رہے سنہ ۳۳۳ھ میں حجاز مصر کے اخشیدیہ خاندان نے فتح کر لیا تو ان کے گورنر آتے رہے یہانتک کہ اخشیدیوں کے زوال پر سنہ ۳۵۸ھ میں جعفر بن حسین بن محمد الثائر بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسےٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسینؑ نے مکہ پر قبضہ کر کے اپنی حکومت جمالی[1] اسوقت سے اب تک حجاز میں سادات ہی کی حکومت چلی آتی ہے مکہ میں اب تک سادات حسنی کے چار خاندان حکمراں ہوئے یہ حاکم شریف مکہ کے نام سے موسوم ہوتے رہے ہیں انکا شجرہ نسب اس طرح ہے:



نوٹ:۔ ابوجعفر محمد کا خاندان موسوی۔ ابوالطیب داؤد کا سلیمانی۔ ابوہاشم محمد کا ہواشم اور قتادہ کا بنی قتادہ مشہور ہے۔
جب مصر فاطمی کا تصرف مصر پر ہوگیا تو ابوجعفر محمد نے مکہ میں اُس کا خطبہ پڑھ دیا اس کے بعد جو شریف ہوئے وہ عموماً شاہان مصر کی طرف نامزد ہوتے اور انہیں کا خطبہ پڑھتے رہے یہانتک کہ سلیم سلطان روم نے سنہ ۹۲۳ھ میں مصر فتح کر لیا اس وقت سے حجاز میں بھی سلطان روم کا خطبہ جاری ہوگیا ذیل میں ہم ایک فہرست اشراف مکہ کی درج کرتے ہیں۔

[1] اس موقع پر ان علویوں کی فہرست دی جاتی ہے جنہوں نے ظلم و جور کے مٹانے کی غرض سے (جیسا کہ دحلان نے لکھا ہے) تلوار اٹھائی۔
(۱) امام حسین علیہ السلام دیکھو صفحہ ۱۳۳ اس کتاب کا (۲) زید بن علی دیکھو صفحہ ۲۴ (۳) یحییٰ بن زید صفحہ ۴۳ (۴) محمد نفس الزکیہ صفحہ ۵۴ (۵) ابراہیم برادر نفس الزکیہ صفحہ ۵۴ (۶) حسین بن علی بن حسن مثلث بن حسن مثنیٰ صفحہ ۵۷ (۷) یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن امام حسنؑ صفحہ ۵۸ (۸) محمد بن ابراہیم بن طباطبا صفحہ ۶۱-۶۲ (۹) یحییٰ بن عمر حسینی صفحہ ۱۰۶ (۱۰) ادریس اول مراکش کے سادات حکمران دیکھو تاریخ مراکش اسی کتاب میں (۱۱) عبیداللہ حسینی دیکھو خلفائے فاطمیہ تاریخ مصر میں اسی کتاب میں نیز دیکھو حکومت سادات تاریخ اندلس اور ہندوستان یمن (۱۲) حسن بن زید اور دیگر سادات کی حکومت طبرستان میں دیکھو تاریخ ایران اسی کتاب میں۔
ان کے علاوہ (۱) عبدالرحمن بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب انہوں نے سنہ ۲۰۷ھ میں یمن کے علاقہ عک میں خروج کیا سبب خروج یہ تھا کہ عاملوں نے رعایا پر ظلم کیا تھا انہوں نے ان کی بیعت کر لی مامون نے فوج کشی کی انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ (۲) محمد بن قاسم بن عمر بن علی بن حسین علیہ السلام انہوں نے سنہ ۲۱۹ھ میں طالقان میں خروج کیا ایک خراسانی ابومحمد نام جو زیارت مدینہ کو آیا تھا ان کے زہد و تقویٰ پر گرویدہ ہو کر مدینہ سے جوزجان میں لایا بہت سے لوگوں نے انکی بیعت کرالی اور انکی درخواست پر انہوں نے طالقان میں خروج کیا مگر عبداللہ بن طاہر کی فوج سے شکست کھا کر بھاگے نسا کے قریب پہنچے تو وہاں کے حاکم نے پکڑ کر عبداللہ بن طاہر پاس بھیجدیا عبداللہ نے معتصم عباسی کے پاس روانہ کر دیا معتصم نے قید کر دیا مگر ایک روز شب عید میں رسی کے ذریعہ سے نکل بھاگے پھر ان کا کچھ پتہ نہ لگا۔ (۳) اولاد جعفر طیار میں سے عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ابن ابیطالب نے مروان حمار کے عہد میں سنہ ۱۲۷ھ میں کوفہ میں لوگوں سے بیعت لی عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز گورنر کوفہ سے جنگ ہوئی شکست کھا کر مدائن میں آئے اور حلوان فتح کر لیا مگر یزید بن ہبیرہ نے جو اس وقت عراق کا گورنر تھا پر ابی کی ابو مسلم سے لڑائیوں میں شکست کھا کر بھاگ گئے پھر آخر کو پکڑے گئے اور گلا گھونٹ کر مار دیئے گئے۔

نمبر شمار	نام شریف	سنہ تقرر	مدت	کیفیت
۱	محمد بن جعفر	۳۵۸	۰	سنہ ۳۵۸ھ میں مکہ پر قبضہ کیا اور معتز فاطمی بادشاہ مصر کا خطبہ پڑھ دیا معتز نے مکہ پر اسی حاکم بنا دیا
۲	عیسیٰ بن جعفر	۰	۰	سنہ ۳۸۴ھ تک حکمرانی کرکے مرگیا۔
۳	ابو الفتوح بن جعفر	۳۸۴	۴۳	اس نے حاکم بادشاہ مصر کی اطاعت چھوڑ دی اور مدعی خلافت ہوا تو حاکم نے اس کے بنی عم مفرج ابو الطیب داؤد کو مکہ کا شریف بنایا جو بنی سلیمان میں سے اول حاکم ہوا مگر تین برس کے بعد حاکم نے ابو الفتوح کو پرچا لیا اور اس کو دوبارہ شریف مکہ بنا دیا۔
۴	تاج المعالی محمد شکر بن ابو الفتوح	۴۳۰	۲۳	سنہ ۴۵۳ھ میں لاولد مرگیا تو اس کا غلام حاکم بنگیا مگر ابو الطیب کی بھائی محمد نے اسے برطرف کرکے قبضہ کرلیا۔
۵	محمد بن عبد الرحمن	۴۵۳	۲	سنہ ۴۵۵ھ میں علی بن محمد صلیحی والی یمن نے مکہ لیلیا اور ابو ہاشم محمد بن جعفر کو شریف بنا گیا اور بنی عباس کا خطبہ پڑھوایا فاطمیوں کا خطبہ بند کرا دیا اور اذان سے حی علی خیر العمل نکال ڈالا۔ ابو ہاشم ہواشم حکمرانوں میں سے اول ہے (یہ علی بن محمد صلیحی کے مذہب اسماعیلیہ اختیار کرنے سے پہلے کی بات ہے)
۶	ابو ہاشم بن جعفر	۴۵۵	۰	اسی سنہ حمزہ[۱] بن وہاس سلیمانی نے مکہ چھین لیا مگر ابو ہاشم نے چھڑا لیا سنہ ۴۸۷ھ میں مرگیا۔ اسکا بیٹا جانشین ہوا۔
۷	ابو فلیتہ قاسم بن ابو ہاشم	۴۸۷	۳۸	سنہ ۴۸۴ھ میں ترکی فوج نے حملہ کرکے مکہ سے نکال دیا اور سنہ ۴۸۷ھ تک مکہ پر قابض رہے پھر قاسم نے فوج جمع کرکے ترکوں کو نکال باہر کیا اور مکہ پر قابض رہا یہاں تک کہ سنہ ۵۱۸ھ میں مرگیا۔
۸	فلیتہ بن قاسم	۵۱۸	۹	باپ کی وفات پر امیر ہوا سنہ ۵۲۷ھ میں مرگیا۔
۹	ہاشم بن فلیتہ	۵۲۷	۲۲	باپ کی وفات پر امیر ہوا۔ سنہ ۵۴۹ھ میں مرگیا۔
۱۰	قاسم بن ہاشم	۵۴۹	۸	سنہ ۵۵۶ھ میں اس کے چچا عیسیٰ بن فلیتہ نے جھگڑا کرکے مکہ پر قبضہ کرلیا مگر سنہ ۵۵۷ھ میں قاسم نے فوج جمع کرکے عیسیٰ کو نکال دیا تھوڑے دنوں بعد قاسم کے سرداران لشکر نے قاسم کو قتل کرکے عیسیٰ کو امیر بنا لیا۔
۱۱	عیسیٰ بن فلیتہ	۵۵۷	۱۳	سنہ ۵۷۰ھ میں مرگیا۔
۱۲	داؤد بن عیسیٰ	۵۷۰	۱	ناصر عباسی نے معزول کرکے اس کے بھائی مکثر کو امیر بنایا۔
۱۳	مکثر	۵۷۱	۰	تھوڑے دنوں بعد معزول کردیا گیا اور ۳ دن قاسم بن مہنا حسینی امیر مدینہ رہا۔ مگر پھر داؤد بن عیسیٰ ہی امیر بنایا گیا اس کے بعد داؤد و مکثر ایک دوسرے کی بعد امیر ہوتے رہے یہاں تک کہ آخر میں سنہ ۵۹۷ھ تک ۱۱ سال مکثر ہی امیر رہا سنہ ۵۹۸ھ میں شریف قتادہ[۲] بن ادریس نے مکثر سے مکہ چھین لیا۔
۱	قتادہ بن ادریس	۵۹۸	۱۹	قتادہ اپنے خاندان کا رئیس ینبع میں رہتا تھا اس نے ینبع اور صفرا پر قبضہ کرلیا تھا۔ مکہ میں ہواشم کے آپس کے جھگڑوں سے جب لشکری اور رعایا ان سے نفرت کرنے لگے تو یکایک اپنی قوم کے کچھ آدمی لیکر مکہ پر حملہ کردیا۔ اور مکثر کو مکہ سے نکال کر مکہ کا امیر بنگیا پھر اس نے اپنی حکومت مدینہ اور یمن وغیرہ تک وسیع کرلی۔ ۹۰ برس کا ہوکر سنہ ۶۱۷ھ میں مرگیا۔ فاضل و شاعر تھا۔
۲	حسن بن قتادہ	۶۱۷	۳	سنہ ۶۱۹ھ میں مسعود بن ملک الکامل نے جو باپ کی طرف سے یمن میں حاکم تھا اس سے مکہ چھین لیا اور یمن پر علی بن رسول کو اپنا نائب رکھا حسن عراق بھاگ گیا۔ وہیں مرگیا مکہ مصر کا تابع ہوگیا اور مسعود کا آزاد غلام صارم الدین یاقوت امیر مکہ بنایا گیا اور سنہ ۶۲۶ھ میں مسعود کی وفات پر بادشاہ مصر نے طغتگین ترکی کو مقرر کیا جس سے سنہ ۶۳۰ھ میں راجح بن قتادہ نے مکہ چھین لیا۔

بنو قتادہ

[۱] حمزہ کا پوتا علی بن عیسیٰ بڑا عالم و فاضل زمخشری کا دوست تھا زمخشری نے کشاف اسی کے نام پر لکھی ہے [۲] جسکی اولاد اب تک حکمراں ہے۔

۳	راجح بن قتادہ	۶۳۰	۹	۶۵۲ھ تک یہی فتنہ برپا رہا کبھی راجح کماشتگان مصر سے چھین لیتا کبھی وہ راجح سے چھین لیتے اشراف اور ملوک مصر و یمن میں جنگ ہوتی رہی اشراف بھی آپس میں لڑتے رہے یہانتک کہ راجح ۶۵۴ھ میں مرگیا۔
۴	ابوسعد حسن بن علی بن قتادہ	۶۳۹	۴	۶۴۳ھ تک حکومت کرنے کے بعد فتنے برپا ہوگئے یہاں تک کہ ۶۵۱ھ میں ملک الناصر کی طرف سے جماز بن حسن بن قتادہ نے چڑہائی کر کے مکہ فتح کر لیا حسن مارا گیا اور اس کا بیٹا ابونمی جو حکومت میں اسکا شریک تھا جماز بن شیحہ حسینی حاکم مدینہ کے پاس چلا گیا۔
۵	جماز بن حسن بن قتادہ	۶۵۱	چندماہ	موسم حج تک حاکم رہا جبکہ راجح بن قتادہ فوج لیکر آیا اور بغیر لڑائی مکہ پر قابض ہوگیا۔
۶	غانم بن راجح	۶۵۲	۰	اپنے باپ سے مکہ کی حکومت چھین لی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کے چچا ادریس نے اس سے چھین لی۔
۷	ادریس بن قتادہ	۶۵۴	۱۲	اپنے بھتیجے کے بیٹے ابونمی کی شرکت میں کچھ دنوں حکومت کرنے کے بعد دونوں میں جھگڑا ہوگیا جس میں ادریس مارا گیا۔ اور اکیلا ابونمی حاکم رہ گیا۔
۸	محمد ابونمی اول بن ابوسعد حسن	۶۶۷	۳۴	۶۶۹ھ میں غانم بن ادریس نے جماز کے پاس سے آکر ابونمی کو نکال دیا مگر ۴۰ دن بعد ابونمی نے مکہ واپس لے لیا ۶۸۷ھ میں قلاؤن سلطان مصر نے مدینہ کے حاکم جماز بن شیحہ کو مکہ کا حاکم بنا دیا وہ ابونمی کو نکال کر مکہ پر قابض ہوگیا مگر تھوڑے ہی دنوں بعد ابونمی نے جماز کو نکال دیا اور ۷۰۱ھ میں مرگیا۔
۹	حمیضہ بن ابونمی	۷۰۱	۱۶	باپ کی وفات پر حمیضہ و رمیثہ مشترک امیر ہوئے اسی سال بیبرس والی کرک حج کو آیا تو ان کو اپنے ساتھ لے گیا اور ان کے بھائیوں عطیفہ اور ابوالغیث کو امیر بنا گیا مگر ۷۰۳ھ میں دونوں نے مکہ واپس لیلیا پھر چاروں بھائی آپس میں لڑتے رہے یہاں تک کہ اکیلا رمیثہ مالک رہ گیا انہیں لڑائیوں میں ۷۲۰ھ میں حمیضہ مارا گیا۔
۱۰	رمیثہ بن ابونمی	۷۰۱	۳۴	۷۴۵ھ میں اپنے بیٹوں ثقبہ اور عجلان کو حکومت حوالہ کر دی اور ۷۴۶ھ میں مرگیا۔
۱۱	عطیفہ بن ابونمی	۷۰۱	۲	۷۰۲ھ میں بھائیوں کے جھگڑے میں قید کر کے مصر بھیجدیا گیا وہیں ۷۴۳ھ میں مرگیا۔
۱۲	ابوالغیث بن ابونمی	۷۰۱	۲	حمیضہ سے لڑتا ہوا ۷۱۴ھ میں مارا گیا۔
۱۳	عجلان بن رمیثہ	۷۴۵	۳۲	بھائیوں سے لڑائی ہوتی رہی۔ ۷۰ سال کی عمر میں ۷۷۷ھ میں مرگیا اسکا بیٹا احمد حکومت میں اسکا شریک تھا۔
۱۴	ثقبہ بن رمیثہ	۷۴۵	۰	عجلان سے اس دعوی پر لڑتا رہا کہ باپ نے حکومت میں دونوں کو شریک کیا تھا یہانتک کہ ۷۶۲ھ میں مرگیا۔
۱۵	سند بن رمیثہ	۷۴۷	۰	اسے اور اس کے بھائی مغامس کو والی مصر نے ۷۶۰ھ میں ثقبہ اور عجلان کے ساتھ حکومت میں شریک کر دیا مگر جب چاروں میں جھگڑا ہوا تو یمن کو چلا گیا۔
۱۶	مغامس بن رمیثہ	۷۴۷	۰	بھائیوں کے فتنہ میں ۷۶۱ھ میں مارا گیا۔
۱۷	احمد بن عجلان	۷۷۷	۲۶	۷۶۲ھ سے ۷۷۷ھ تک باپ کا شریک اور اس کی وفات پر مستقل حاکم رہا ۷۸۰ھ میں اپنے بیٹے محمد کو شریک کر لیا ۷۸۸ھ میں مرگیا۔
۱۸	محمد بن احمد	۷۸۸	۱۰۰ یوم	۲۰ سال کی عمر میں ۷۸۸ھ میں مقام منیٰ میں خنجر سے ہلاک کر دیا گیا۔
۱۹	عنان بن مغامس	۷۸۸	چندماہ	ظاہر برقوق نے مصر سے مقرر کر کے بھیجا اور احمد بن ثقبہ بن رمیثہ اور عقیل بن مبارک بن رمیثہ کو اسکا شریک کیا مگر تھوڑے دنوں بعد معزول کر کے علی بن عجلان کو مقرر کیا پھر علی کے ساتھ ۷۹۴ھ تک حکومت کی پھر اکیلے علی نے کیونکہ عنان مصر چلا گیا جہاں وہ ۸۰۵ھ میں مرگیا۔
۲۰	احمد بن ثقبہ	۷۸۹	"	اسی سال معزول ہوا۔

۲۱	عقیل بن مبارک	۷۸۹	چند ماہ	اسی سال معزول ہوا۔
۲۲	علی بن عجلان	۷۸۹	۸	۷۹۲ھ تک عنان کو ساتھ اور پھر ۷۹۷ھ تک جداگانہ حکومت کرتا رہا جبکہ اپنے ایک سردار کے ہاتھ سے قتل ہوا۔
۲۳	محمد بن عجلان	۷۹۷	۱	۷۹۸ھ میں مرگیا۔
۲۴	حسن بن عجلان	۷۹۸	۳۰	حاکم مصر نے ۷۹۸ھ میں حاکم بنا کر بھیجا ۸۰۸ھ میں تمام حجاز کا گورنر بنایا گیا اپنے بیٹوں برکات اور احمد کے ساتھ ۸۱۸ھ تک حکومت کرتا رہا پھر والی مصر نے رمیثہ بن محمد بن عجلان کو مکہ کی حکومت دی مگر ۸۱۹ھ میں حسن کو بحال کردیا ۸۲۷ھ میں سلطان برسبائی نے علی بن عنان بن مغامس کو امیر بنایا مگر پھر ۸۲۸ھ میں حسن کو بحال کردیا ۸۲۹ھ میں برسبائی سے ملنے مصر گیا اسی سال مصر میں مرگیا۔ بڑا عالم و فاضل تھا۔
۲۵	برکات بن حسن	۸۲۹	۳۰	۸۴۵ھ تک حکمران رہا پھر معزول ہوا اور اس کا بھائی علی مقرر ہوا پھر کچھ دنوں برکات پھر ۸۴۶ھ میں معزول ہوکر ابوالقاسم بن حسن ۸۵۰ھ تک امیر رہا پھر برکات یہاں تک کہ ۸۵۹ھ میں مرگیا بڑا عالم و فاضل تھا۔
۲۶	علی بن حسن	۸۴۵	۱	۸۴۶ھ میں مصر چلا گیا۔ وہیں ۸۵۱ھ میں مرگیا۔
۲۷	ابوالقاسم بن حسن	۸۴۶	۴	۸۴۹ھ میں برکات نے نکالدیا مگر پھر مقرر ہوا اور ۸۵۰ھ میں مصر چلا گیا وہیں ۸۵۳ھ میں مرگیا۔
۲۸	محمد بن برکات	۸۵۹	۴۴	باپ کی وفات پر امیر بنایا گیا بہت بڑا عالم تھا۔ ۶۱ سال کی عمر میں ۹۰۳ھ میں مرگیا۔
۲۹	برکات بن محمد	۹۰۱	۳۰	۹۰۷ھ میں قید کرکے مصر بھیجدیا گیا مگر قید سے بھاگ کر ۹۰۸ھ میں پھر مکہ کا حاکم ہوگیا ۶۳ سال کی عمر میں ۹۳۱ھ میں مرگیا برکات کی قید کے زمانہ میں اس کے تین بھائی ہزاع، احمد جیزانی اور حمیضہ بترتیب یکے بعد دیگرے مکہ کے حاکم ہوئے۔
۳۰	محمد ابونمی ثانی بن برکات	۹۳۱	۶۱	صاحب القانون کہلاتا ہے ۸۰ سال کی عمر میں ۹۹۲ھ میں مرگیا ۱۷ سال باپ کی شرکت میں حکومت کی۔
۳۱	احمد بن ابونمی	۹۴۵	۱۶	۹۴۵ھ سے اپنے باپ کا شریک کیا گیا ۹۶۱ھ میں مرگیا۔
۳۲	حسن بن ابونمی	۹۹۲	۱۸	۹۶۱ھ سے باپ کا شریک کیا گیا اس کی وفات پر مستقل حاکم ہوا ۱۰۱۰ھ میں مرگیا عمر ۹۰ سال اس کا ولیعہد حسین اس کی حیات ہی میں مرگیا اس کے بعد دوسرا ولیعہد مسعود بھی حسن کی زندگی ہی میں مرگیا۔
۳۳	ابوطالب بن حسن	۱۰۱۰	۲	۴۴ سال کی عمر میں ۱۰۱۲ھ میں لاولد مرگیا۔
۳۴	ادریس بن حسن	۱۰۱۲	۲۰	۱۰۳۴ھ میں اس کے بھتیجے محسن نے اس سے حکومت چھین لی اسی سال ادریس مرگیا اس کا بھائی فہید جو اس کا شریک تھا ۱۰۱۹ھ میں معزول ہو کر روم چلا گیا اور ۱۰۲۰ھ میں مرا۔
۳۵	محسن بن حسین[۵]	۱۰۳۴	۵	۱۰۳۷ھ میں معزول ہوا اور اس کا ابن عم احمد بن عبدالمطلب بن حسن مقرر ہوا محسن یمن چلا گیا ۱۰۳۸ھ میں مرگیا۔
۳۶	احمد بن عبدالمطلب	۱۰۳۷	۳	شیخ عبدالرحمن مرشدی مفتی مکہ کے قتل کرنے کے الزام میں قتل کردیا گیا (۱۰۳۹ھ)
۳۷	مسعود بن ادریس	۱۰۳۹	ایک سال	۱۰۴۰ھ میں مرگیا۔
۳۸	عبداللہ بن حسن	۱۰۴۰	۹ ماہ	حکومت ترک کرکے اپنے بیٹے محمد کو امیر بنایا اور بھتیجے زید بن محسن کو بلا کر اس کا شریک کیا ۱۰۵۰ھ میں مرگیا۔
۳۹	محمد بن عبداللہ	۱۰۴۱	۷ ماہ	۱۰ ماہ نامی بن عبدالمطلب بن حسن سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ زید بھاگ گیا مکہ کو نامی کے آدمیوں نے لوٹ لیا۔
۴۰	نامی بن عبدالمطلب	۱۰۴۱	۱۰۰ یوم	۱۰۴۱ھ میں یمن کی ایک فوج نے آکر فتح کرلیا اور نامی کو قتل کرادیا۔
۴۱	زید بن محسن	۱۰۴۲	۳۵	۱۰۷۷ھ میں مرگیا

۵۔ بن ثانی حسن بن ابونمی ثانی۔

۴۲	سعد بن زید	۱۰۷۷	۱۵ ۷/۱۲	۱۰۸۰ھ میں اس کا بھائی احمد بھی شریک کر دیا گیا ۱۰۸۲ھ میں امرائے حج کے ساتھ فتنہ برپا ہو جانے کے سبب دونوں روم کو بھاگ گئے لوگوں نے برکات بن محمد بن ابراہیم بن برکات بن ابی نمی کو امیر بنا لیا مگر احمد نے ۱۰۹۵ھ میں روم سے واپس آ کر مکہ لے لیا سعد ۱۱۰۳ھ میں روم سے واپس آ کر ۱۱۰۵ھ تک حاکم رہا پھر عبداللہ بن ہاشم۔ مگر ۴ ماہ کے بعد سعد نے عبداللہ کو نکال دیا اور ۱۱۱۳ھ تک حکمراں رہا پھر اس کا بیٹا سعید ۲ سال پھر ۱۱۱۶ھ میں عبدالمحسن بن احمد بن زید ۹ دن۔ پھر عبدالکریم بن یعلی حاکم ہوا۔ اس سے سعد نے جنگ کی۔ زخمی ہوا اور زخموں سے ہلاک ہو گیا (۱۱۱۶ھ) عمر ۷۶ سال
۴۳	احمد بن زید	۱۰۸۰	۶	۱۰۸۲ھ تک سعد کا شریک رہا پھر روم چلا گیا ۱۰۹۵ھ میں واپس آ کر سعید بن برکات سے حکومت لے لی۔ ۱۰۹۹ھ میں مر گیا۔
۴۴	برکات بن محمد بن ابراہیم	۱۰۸۲	۱۱	۱۰۹۳ھ میں مر گیا اور اس کا بیٹا سعید امیر ہوا مگر برس دن نہ گزرا تھا کہ سلطان روم نے احمد بن زید کو امیر بنا کر بھیج دیا۔
۴۵	احمد بن غالب[1]	۱۰۹۹	۱ ۱/۱۲	احمد بن زید کی وفات پر امیر ہوا ۱۱۰۱ھ میں معزول ہوا ۱۱۱۳ھ میں روم میں جا کر مر گیا۔
۴۶	محسن بن حسین[2]	۱۱۰۱	۱	۱۱۰۳ھ میں معزول ہوا اور سعید بن سعد بن زید مقرر ہوا مگر تھوڑے دنوں بعد سعید مقرر ہوا۔
۴۷	سعید بن سعد	۱۱۰۳	چند ماہ	تھوڑے ہی دنوں بعد اس کا باپ سعد روم سے امیر بنا کر بھیجا گیا سعید ۱۲ سال تک عبدالکریم بن محمد سے لڑتا رہا۔
۴۸	عبداللہ بن ہاشم[3]	۱۱۰۵	۴ ماہ	سعد کی معزولی پر امیر ہوا مگر ۴ ہی مہینہ بعد سعد نے لڑ کر نکال دیا اور احمد بن غالب روم جا کر ۱۱۱۳ھ میں مر گئے۔
۴۹	عبدالمحسن بن احمد بن زید	۱۱۱۶	۹ دن	سعید بن زید کا نائب تھا لیکر ۹ دن امیر رہا (۱۱۳۱ھ میں مر گیا) عبدالکریم امیر بنایا گیا۔
۵۰	عبدالکریم بن محمد[4]	۱۱۱۶	۷	۱۱۲۳ھ میں معزول ہوا سعید بن سعد مقرر ہوا اور ۱۱۲۹ھ تک حکومت کر کے مر گیا۔ عمر سعید ۴۴ سال
۵۱	عبداللہ بن سعید	۱۱۲۹	۱۰	۱۰ سال بعد معزول ہوا۔ اس کا بھائی علی بن سعید امیر بنایا گیا مگر ۱۱۳۶ھ میں دوبارہ مقرر ہوا اور ۱۱۴۳ھ میں مر گیا۔
۵۲	علی بن سعید	۱۱۳۰	۷ ماہ	۷ ماہ بعد معزول کر کے یحییٰ بن برکات بن محمد امیر بنایا گیا ۱۱۴۲ھ میں مر گیا۔
۵۳	یحییٰ بن برکات	۱۱۳۰	۱ ۷/۱۲	۱۱۳۲ھ میں معزول ہوا۔ شریف مبارک امیر ہوا یحییٰ دوبارہ ۱۱۳۴ھ سے ۱۱۳۵ھ تک
۵۴	مبارک بن احمد بن زید	۱۱۳۲	۲ ۱/۲	۱۱۳۴ھ میں معزول ہوا یحییٰ بن برکات دوبارہ مقرر ہوا ۱۱۳۵ھ میں مبارک دوبارہ حاکم ہوا۔
۵۵	برکات بن یحییٰ	۱۱۳۶	۱۰ یوم	مبارک کی جگہ ۱۰ دن حاکم رہا۔ پھر مبارک ہی مقرر ہوا۔ عبداللہ بن سعید ۱۱۳۶ھ سے ۱۱۴۳ھ تک حکومت کی۔
۵۶	محمد بن عبداللہ	۱۱۴۳	۳	۱۱۴۶ھ میں اس کے چچا مسعود نے اس کی حکومت چھین لی ۱۱۶۹ھ میں مر گیا۔
۵۷	مسعود بن سعید	۱۱۴۶	۱۸ ۷/۱۲	۱۱۶۵ھ میں حکومت کرتا ہوا مر گیا محمد بن عبداللہ سے لڑائی ہوتی رہی۔
۵۸	مساعد بن سعید	۱۱۶۵	۱۸	محمد بن عبداللہ سے جنگ رہی ۱۱۷۲ھ میں معزول ہو کر اس کا بھائی جعفر مقرر ہوا ۱۱۷۲ھ میں مساعد پھر امیر ہو گیا اور ۱۱۸۴ھ میں مر گیا۔
۵۹	جعفر بن سعید	۱۱۷۲	چند یوم	چند دن کے بعد مال دیکر معزول کر دیا گیا اور پھر مساعد ہی امیر بنا
۶۰	عبداللہ بن سعید	۱۱۷۳	چند یوم	چند ہی روز بعد اس کے بھائی احمد نے اس سے حکومت لے لی۔
۶۱	احمد بن سعید	۱۱۸۴	۲	معزول کر کے عبداللہ بن حسین[5] امیر بنایا گیا مگر ۳ ماہ بعد احمد نے امارت واپس لے لی۔

[1] ابن محمد بن مسعود بن حسن بن ابی نمی [2] بن زید بن محسن [3] ابن محمد بن عبدالمطلب بن حسن بن ابی نمی [4] ابن یعلی بن حمزہ بن موسیٰ بن برکات بن ابی نمی [5] بن یحییٰ بن برکات بن محمد۔

۶۲	عبداللہ بن حسین	۱۱۸۴	۳ ماہ	احمد بن سعید نے اس سے حکومت چھین لی لیکن ۱۱۸۶ھ میں سرور بن مساعد نے احمد سے حکومت چھین لی۔
۶۳	سرور بن مساعد	۱۱۸۵	۱۶ سال	احمد بن سعید نے اس سے جنگ کی مگر پکڑ کر قید کر دیا گیا یہاں تک کہ ۱۱۹۵ھ میں مر گیا شریف سرور ۱۲۰۲ھ میں مرا۔
۶۴	غالب بن مساعد	۱۲۰۲	۲۶	۱۲۲۸ھ میں محمد علی پاشا نے گرفتار کر کے سلانیک بھیج دیا جہاں ۱۲۳۱ھ میں مر گیا۔
۶۵	یحییٰ بن سرور	۱۲۲۸	۱۴	۱۲۴۲ھ میں معزول ہو کر مصر گیا ۱۲۵۴ھ میں مر گیا اس کے بعد عبدالمطلب بن غالب ۵ ماہ رہا پھر محمد بن عون مقرر ہوا۔
۶۶	محمد بن عون	۰	۰	محمد علی پاشا والی مصر نے مقرر کیا ۱۲۶۷ھ میں معزول ہوا عبدالمطلب بن غالب بن مساعد مقرر ہوا مگر ۱۲۷۲ھ میں پھر محمد بن عون مقرر ہوا ۱۲۷۴ھ میں بعمر ۷۰ سال انتقال کر گیا۔
۶۷	عبدالمطلب بن غالب	۱۲۶۷	۵	۱۲۷۲ھ میں معزول ہوا۔ محمد بن عون دوبارہ مقرر ہوا۔ ۱۲۷۴ھ میں مر گیا۔
۶۸	عبداللہ پاشا ابن محمد بن عون	۱۲۷۴	۱۹ 9/12	۱۲۹۴ھ میں مرا۔ عمر ۵۷ سال
۶۹	حسین پاشا ابن محمد	۱۲۹۴	۳	برادر عبداللہ پاشا ۱۲۹۷ھ میں ایک افغان نے جدہ میں چھرے سے مار دیا۔ عمر ۴۴ اس کے بعد عبدالمطلب دوبارہ امیر رہا۔
۷۰	عون الرفیق پاشا	۱۲۹۹	۰	برادر عبداللہ و حسین ۱۳۲۳ھ تک زندہ تھے سال وفات معلوم نہیں۔
۷۱	حسین ۰	-	۱۳۳۳	۹ جون ۱۹۱۶ء کو مکہ اور طائف میں اپنی آزاد حکومت جما کر ملک الحجاز کا لقب اختیار کیا۔
۷۲	علی بن حسین	۱۳۴۳	۱۱ ماہ	ابن السعود والی نجد سے شکست کھا کر بھاگ گیا ملک پر ابن السعود کا قبضہ ہو گیا۔ علی نے جدہ کو صدر مقام بنایا۔

باب ششم تاریخ ایران

فصل اول جغرافیہ

حدود اربعہ شمال میں ایشیائی روس و جھیل کیسپین (بحیرہ خزر) مشرق میں افغانستان و بلوچستان جنوب میں خلیج فارس و بحیرہ عرب مغرب میں ایشیائی روم و خلیج فارس۔

رقبہ ۶ لاکھ ۲۸ ہزار مربع میل آبادی ایک کروڑ کے قریب مشہور صوبے اور شہر یہ ہیں۔

نمبر شمار	نام صوبہ	مشہور شہر
۱	آذربیجان	تبریز۔ مراغہ۔ ماکو۔ خوئی۔ سلماس۔ خلخال۔ ارومیہ یا ارمیہ۔ سوج بلاغ۔ مرند۔ اردبیل۔ سراب۔ اہر۔ المورت۔
۲	عراق عجم	طہران۔ ورامین۔ بہرام آباد۔ گرمسار۔ سلطانیہ۔ قزوین۔ زنجان۔ سلطانیہ۔ بلاق۔ خلخال۔ آوہ۔ رے۔ دماوند۔ فیروزکوہ۔ جاجرم۔ بسطام۔ شاہرود۔ دامغان۔ دولت آباد۔ سمنان۔ لنگرود۔ ساوہ۔ بابک آباد۔ ہمدان۔ قم۔ کاشان۔ سلطان آباد۔ اردستان۔ یزد۔ محمد آباد۔ اردکان۔ نائین۔ رکوپہ۔ تفت۔ اصفہان۔ قمشہ۔ حلقہ۔ اصفہان۔ عسکران۔ نطنز۔ گلپائیگان۔ سروستان۔ شہر نو۔ جہان آباد۔ مہران۔ صحنہ۔
۳	اردلان	کرمانشاہ۔ حاجی آباد۔ زہاب۔ کامران۔ سنندج۔ زارنہ۔ بیستون۔ کنگاور۔
۴	کردستان	خرم آباد۔ نہاوند۔ بروجرد۔ آب بیرسوق۔
۵	خوزستان یا خوزستان	دیزفل۔ شوشتر۔ دلیس۔ اہواز۔ حویزہ۔ سوس۔ دورق یا فلاحیہ۔ اسماعیلیہ۔ عسکر۔
۶	فارستان یا فارس	شیراز۔ مائین۔ سرقاب۔ استخر یا پرسی پولس۔ بہبہان۔ کازرون۔ بیضا۔ فیروزآباد۔ بوشہر۔ دارابجرد۔ داراب۔ بندر فاست۔ جہرم۔ جام۔ بروجان۔
۷	لارستان	لار۔ لاوبند۔ سرزرت۔ کنجدان۔ بندر عباس۔ لنگاہ۔ کوہستان۔ جیراز۔ فرج۔ تاردن۔

۵۔ بن الشیخ تہامی یا عبداللہ بن حسین بن محمد بن عون بن محسن بن عبداللہ بن حسن بن ابو نمی۔ تاریخ خیر دیکھو تعلیقہ نمبر (۵)

۸	کرمان	کرمان ۔ راوند ۔ رموط ۔ ریگان ۔ بہیم آباد ۔ خالو ۔ راگین ۔ سرہ ۔ دارا ۔ دولت آباد ۔ فتح آباد ۔
۹	کوہستان	بامپور ۔ سرحد ۔ کوہک ۔ جلق ۔
۱۰	مکران	گواتر ۔ چوبار ۔ نصیر آباد ۔ پسنگ ۔ گرشک ۔
۱۱	خراسان	مشہد یا طوس ۔ چناران ۔ مزدران ۔ کوچان ۔ بشیردان ۔ محمد آباد ۔ بجنورد ۔ سفیان ۔ رنا ۔ قرایا یا ۔ ابلی وردیا ۔ عاد ۔ سبزوار ۔ نیشاپور ۔ زوزن ۔ ذگود ۔ انگ گرد ۔ پل خاتون ۔ سراباد ۔ قلات نادر ۔ سرخس ۔ رادکان ۔ بیر گز ۔ بیعن آباد ۔ دہنگان ۔ شاہ آباد ۔ سمنس ۔ دیہ زین ۔ عباس آباد ۔ تربت حیدری ۔ تربت شیخ جام ۔ سلطان آباد ۔ کندر ۔ توران ۔ دشکار ۔ ترشیز ۔ خوف ۔ نیعن ۔ جوین ۔ یا جیتان ۔ نمکسار ۔ کاخک ۔ تون ۔ بشرویہ ۔ جوکار ۔ طبس ۔ قائن ۔ جیکس ۔ ردم ۔ گومہ ۔ دلوق ۔ بیرجند ۔ گاز ۔ فرق ۔ عارکوس ۔ قاین ۔ نیہ بند ۔ خسف ۔ سلیم ۔ قصر ۔ نیہ ۔ دراق ۔ لیستا دران ۔ اسفراین ۔
۱۲	سیستان	نصیر آباد ۔ جلال آباد ۔ سہ کوہہ ۔ ازغان ۔ نصرت آباد ۔ کوہ خواجہ ۔ حزول ۔
۱۳	طبرستان	استر آباد ۔ پسارک ۔ اشرف ۔ جرجان ۔ کجور ۔
۱۴	مازندران	بالفروش ۔ ساری ۔ آمل ۔ خرم آباد ۔ علی آباد ۔ فرخ آباد ۔ ماوند ۔ پل سفید ۔
۱۵	گیلان	رشت ۔ لاہیجان ۔ قرغان ۔ دیلم ۔ منجیل ۔

یہ تقسیم بموجب زمانہ حال کے ہے پہلے ایران صرف دس صوبوں پر منقسم تہا (۱) آذربیجان (۲) عراق عجم (۳) فارس (۴) لورستان (۵) کرمان (۶) سیستان (۷) خراسان (۸) طبرستان (۹) مازندران (۱۰) گیلان لوٹ ۔ مازندران اور گیلان کے درمیان کا علاقہ [illegible] کہلاتا ہے ۔ ان حصوں کی سرحدیں آپس کی جنگ و جدال کے سبب بدلتی رہتی تہیں ۔ طبرستان اس علاقہ کا نام تہا جو جرجان اور دامغان سے رے تک مازندران کے جنوب میں پہیلا ہوا ہے ۔ خراسان کا وہ حصہ جس میں قاین طبس [illegible] طبرستان کے جنوب کیطرف) قہستان کہلاتا تہا ۔

فصل دوم ۔ پارسیوں کا زمانہ

چونکہ فارسی اور اردو علم ادب میں جا بجا ایران کے قدیم بادشاہوں کے نام نظر آتے ہیں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اول ہم ان بادشاہوں کا کچھ حال بیان کریں جو ابتدا سے اس وقت تک ہوئے ہیں جبکہ مسلمانوں نے ایران کو فتح کیا ۔

شروع سے ۵۵۹ قبل مسیح تک جبکہ کیخسرو (سائرس اعظم) تخت ایران پر بیٹہا ایران کی تاریخ پر اندھیرا چہایا ہوا ہے لہذا کیخسرو سے پہلے جو بادشاہ گزرے ہیں ان کے حالات کچھ زیادہ معتبر نہیں ہیں بلکہ اکثر ایسے ہی ہیں جیسے ہندوؤں کے قدیم حالات چنانچہ شاہنامہ بھی جو فردوسی نے قدیم ایران کے حالات میں لکھا ہے ہندوؤں کی رامائن یا مہابہارت سے زیادہ مستند نہیں ہے پارسیوں کی تاریخ سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے سلطنت انسان ایران ہی میں قایم ہوئی ۔ چنانچہ کیومرس جو ایران کا سب سے پہلا بادشاہ ہوا ہے اسے خیال کرتے ہیں کہ حضرت آدم کے زمانہ میں تہا ۔ بلکہ بعض کا گمان ہے کہ کیومرس خود حضرت آدم سے مراد ہے ۔ کیومرس سے لیکر ۶۳۲ء تک جبکہ مسلمانوں نے ایران فتح کیا ۔ ایران میں کل چار خاندان حسب ذیل حکمران رہے ۔

(۱) پیشدادیان ۱۱ بادشاہ (۲) کیان ۱۰ ۔ (۳) اشکانیان ۱۹ ۔ (۴) ساسانیان ۳۰ ۔

(۱) پیشدادیان (۱) کیومرس

اگرچہ بعضوں نے اسے خود آدم خیال کیا ہے بعض نے حضرت شیث کا بہائی لکہا ہے مگر یہ درست نہیں معلوم ہوتا ۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یا [illegible]

ملہ قدیم ایران میں وہ تمام ملک شامل تہا جسے فی زمانہ ایران کہتے ہیں اور تمام علاقہ بلخ (یا ماضی) افغانستان و بلوچستان و خراسان [illegible]

حضرت آدم نے شیث کو حفظ امور دین کا اور کیومرس کو حفظ امور سیاست کا کام سپرد کیا تہا ۔ تاریخ الحقہ میں لکہا ہے کہ [illegible]

نوح کی اولاد سے تہا اس نے اپنی رعایا میں تہذیب پھیلائی۔ بلخ اس کا پایہ تخت تھا۔ دماوند اور اصطخر اس نے آباد کئے ۔ ۴۰۰ سال بادشاہی کی۔ عمر ہزار سال۔ پوستین پہنتا تھا۔ پشم اور بالوں کے کپڑے بنوائے اور جشن سدہ کی بنیاد ڈالی۔ گوپیا بنایا۔ اس کے عہد میں بلخ اس کے بیٹے سیامک نے آباد کیا تہا۔ اپنی زندگی میں اپنے بیٹے سیامک کو حکومت دیدی (جسکو بعض شیث پیغمبر خیال کرتے ہیں) اور خود یاد خدا میں گوشہ نشینی اختیار کی مگر اس کو بیابانی لوگوں نے ایک موقع پر تنہا پاکر مار ڈالا انہیں بیابانی جنگلی لوگوں کو قدیم مورخوں نے دیو لکھا ہے بیٹے کے مارے جانے کا حال سنکر کیومرس نے جنگلیوں پر چڑہائی کرکے سزا دی اور سیامک کے بیٹے ہوشنگ کو بادشاہ بنایا۔

(۲) **ہوشنگ** عقلمند بادشاہ تہا اس نے کتاب جاویدان خرد لکھی جسکو بعد میں حسن بن سہل نے عربی میں ترجمہ کیا۔ پارسیوں کے نزدیک ادریس پیغمبر وہی ہے۔ ۴۰ سال حکومت کی۔ سر پر تاج رکھا۔ پتھر سے فولاد نکالکر سامان جنگ تیار کرایا۔ اصطخر (پرسی پولیس) کو دار السلطنت بنایا سوس۔ بابل و کوفہ آباد کیا پہلے لوگ غاروں اور گڑھوں میں رہتے تھے اول اس نے گھر بنوائے۔ وضع کرنا خراج کا کنون کا شکاری بنانا اس نے جاری کیا آدم کے زمانہ میں تھا۔ ۴۰ سال سلطنت کرکے اپنے بیٹے تہمورس کو بادشاہی سپرد کی عمر ہزار سال۔

(۳) **تہمورس** اس کے زمانہ سے روزہ اور بت پرستی کا آغاز ہوا سپاہان (اصفہان) آباد کیا۔ اس نے ۳۰۰ سال سلطنت کی۔

(۴) **جمشید برادرزادہ تہمورس**۔ انگریزی مورخ کے قول کے بموجب اول اس نے بجائے بلخ کے پرسی پولس (اصطخر) کو دار الحکومت بنایا۔ نوروز اور جشن نوروزی کی بنیاد اسی کے وقت سے ہے شراب ایجاد کی۔ ریشم کیڑوں سے اول اسی نے نکالا۔ دربان اور کاتب مقرر کئے جام جم اسی کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے آدمیوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا (۱) دانشمند جو مذہبی اور قانونی کام کرتے تھے (۲) جنگیاں سپاہی لوگ (۳) برزگران یعنی محرر۔ محاسب اور سرکاری کارندے (۴) پیشہ وران۔ اہل حرفہ و اہل زراعت وغیرہ کہتے ہیں شمشیر و نیزہ اسی کے وقت سے ہے۔ زراعت۔ کاتنا۔ بننا۔ رنگنا۔ اسی نے لوگوں کو سکھایا تیرنا۔ غوطہ لگانا موتی نکالنا بتایا۔ آخر خدائی کا دعویٰ کیا مگر پارسی کہتے ہیں کہ جمشید نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ وہی سلیمان پیغمبر ہے لوگوں نے اس کی ہدایت پر عمل نہ کیا لہذا ضحاک کو اس قوم پر مسلط کیا جس نے ۷۰۰ برس کی حکومت کے بعد جمشید کو آرہ سے چروا ڈالا۔ عمر ہزار سال۔ ہود پیغمبر اس کے زمانہ میں مبعوث ہوئے۔

(۵) **ضحاک برادرزادہ شداد عاد**۔ پارسیوں میں اس کا نام بیور ہے اور بیوراسب بھی کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ جمشید کا بھانجا اور مرداس کا بیٹا ہے۔ بڑا ظالم تہا۔ تازیانہ مارنا اور دار پر کھینچنا اس کے وقت سے شروع ہوا۔ شاہنامہ میں لکھا ہے کہ ۷۰۰ برس کی حکومت کے بعد شیطان نے اس کے دونوں شانوں پر بوسہ دیا جس سے دو سانپ اس کے شانوں پر پیدا ہو گئے جب دو آدمیوں کو مار کر انکا بھیجا ان سانپوں کو کھلاتا تب امن ملتا مگر اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ اس کے شانوں پر دو ثولول مثل سانپوں کے پیدا ہوئے جن کا علاج دو آدمیوں کے مغز سے ہوتا تھا لہذا دو آدمیوں کو اس کے علاج کیواسطے روز مارا جاتا تہا۔ ۲۰۰ سال تک یہی ہوتا رہا آخر کاوہ آہنگر نے اپنے بیٹوں کی خونخواہی کے لئے سر اٹھایا اور ایک لکڑی پر آہنگر کی کھال کا ٹکڑا لگا کر ایک جھنڈا بنایا جسکا نام درفش کاویانی قرار پایا اور لوگوں کو بغاوت پر آمادہ کرکے ہزار برس کی سلطنت کے بعد ضحاک کو مار دیا اور جمشید کی نسل سے ایک شاہزادہ سے فریدون کو بادشاہ بنایا۔ بعد اس کے درفش کاویانی کو فریدوں نے بہت آراستہ کیا اور وہ برابر ایران کے بادشاہوں کا نشان رہا۔ یہانتک کہ جب مسلمانوں نے ایران فتح کیا تو درفش کاویانی مدینہ میں خلیفہ عمر کے پاس بھیجا گیا اور اس کے جواہر مسلمانوں میں تقسیم کردئے گئے۔ نمرود اور حضرت ابراہیم اس کے عہد میں تھے۔

(۶) **فریدون**۔ علم دوست تہا خود بھی طب فلسفہ اور نجوم جانتا تہا۔ سانپ وغیرہ کے کاٹنے کی دوا یعنی نوشدارو یا تریاق اور گورخر کی پیدائش اس نے ایجاد کی کچھ دنوں انصاف و داد سے حکومت کرکے اپنے بیٹوں میں اس طرح سلطنت تقسیم کردی (۱) باختر سلم کو (۲) خاور تور کو اور اصل ایران ایرج کو عطا کیا۔ سلم اور تور سگے بھائی ضحاک کے نواسے تھے

سله طلایع المقدور میں ایام حکومت ۲۴۰ سال لکھے ہیں سله ۹۲ یہ محض غلط ہے سله ۹۵ پارسی اس کے قتل کے دن عید مہرجان مناتے ہیں سله طلایع المقدور میں لکھا ہے کہ نمرود اس کا عامل تہا سواد عراق میں۔ بعض خود اسی کو نمرود سمجھتے ہیں۔

انہوں نے ایرج کو جو دوسری ماں سے تھا رشک کرکے مار ڈالا۔ فریدون کو بہت رنج ہوا مگر اس کے بعد ایرج کے ہاں منوچہر بیٹا پیدا ہوا اور اُسے فریدون نے اپنی جگہ بادشاہ بنایا اس نے اپنے باپ کے قاتلوں کو پکڑ کر قتل کیا۔ فریدون نے ۵۰۰ برس سلطنت کی اوّل ہاتھی پر یہی سوار ہوا۔

(۷) **منوچہر** بعض کے نزدیک ایرج کا نواسا ہے ۱۲۰ برس سلطنت کی جب اس کی سلطنت کو ۶۰ سال گزرے افراسیاب نے جو اولاد تور سے تھا اس پر چڑھائی کی آخر قرار پایا کہ دریائے آمو ایران اور ترکستان کے درمیان حد فاصل رہے مگر جب ترکوں نے پھر چڑھائی کی تو منوچہر کے سردار رستم نے ترکوں سے تمام ایرانی علاقہ واپس لے لیا شعیب اور موسےٰ پیغمبر اس کے زمانہ میں تھے۔

(۸) **نوذر بن منوچہر** سات برس کی سلطنت کے بعد افراسیاب بادشاہ توران سے شکست کھا کر مارا گیا۔

(۹) **افراسیاب بن پشنگ** از نسل تور۔ نوذر کو مار کر ۱۲ برس ایران پر حکومت کی آخر ایرانیوں نے اس کے ظلم سے تنگ آکر قارن اور کشواد کی مدد سے افراسیاب کو ایران سے نکال دیا اور (۱۰) **زاب بن طہماسپ بن منوچہر** کو بادشاہ بنایا جس نے ۳ سال حکومت کی۔ اس نے سواد میں نہر نکالی کنارہ پر شہر بسایا ہر قسم کے پھول پھل کے درخت لگائے طرح طرح کے کھانے نکالے اوّل غنیمت کو اہل لشکر پر اسی نے تقسیم کیا۔ پھر (۱۱) **گرشاسپ** جو اولاد نوذر سے تھا اور اس کی طرف سے بابل کا گورنر تھا ملک اس سے چھین لیا ۹ سال حکمراں رہا اس پر پیشدادیوں کا عہد ختم ہوا۔

(۲) کیان

(۱) **کیقباد** بن زاب از نسل منوچہر۔ گرشاسپ کے مرنے کے بعد زال کے بیٹے رستم کی مدد سے بادشاہ ہوا ہمیشہ دریائے آمو کے کنارہ ترکوں سے لڑائی میں مصروف رہتا۔ رستم سہراب۔ قارن کشواد چار پہلوان اس کی فوج کے سپہ سالار تھے۔ افراسیاب کو شکست دیکر ایران کو آزاد کیا۔ ہمدان آباد کیا حزقیل الیاس شمویل الیسع پیغمبر اس کے عہد میں ہوئے ۱۲۰ سال عمر ہوئی ۔ ۴۲ سال حکومت کی زمین کا خراج دہ یکی اسی نے مقرر کیا۔

(۲) **کیکاؤس** بن کیبیہ کیقباد کا پوتا اور گرشاسپ کا نواسہ تھا بلخ میں رہتا تھا۔ مازندران پر حملہ کیا گرفتار ہوا۔ رستم نے لشکر کشی کرکے چھڑایا۔ پھر شاہ ہاماوران پر چڑھائی کی۔ کیکاؤس پکڑا گیا اسی اثنا میں افراسیاب نے ایران پر حملہ کیا۔ رستم نے فوج لیکر آمو سے پار بھگا دیا اور سمرقند تک تعاقب کیا۔ اور افراسیاب کو شکست دیکر شاہ ہاماوران کو مع اس کے تین مددگار بادشاہوں کے گرفتار کیا۔ اور کیکاؤس کو چھڑا کر اصطخر میں لے آیا کیکاؤس اپنے بیٹے سیاوش سے ناراض ہوگیا وہ افراسیاب پاس چلا گیا۔ افراسیاب نے اپنی بیٹی فرنگیس اس سے بیاہ دی پھر افراسیاب نے سیاوش کو مروا ڈالا اس کے مرنے کے چند ماہ بعد فرنگیس سے سیاوش کا لڑکا جنا جس کا نام کیخسرو ہوا جب بڑا ہوا تو گیو بن گودرز اس کو مع اس کی ماں کے ترکستان سے ایران میں لے آیا۔ داؤد و سلیمان اور لقمان کیکاؤس ہی کے عہد میں ہوئے ہیں بعضوں نے غلطی سے کیکاؤس کو نمرود خیال کیا ہے۔ ۱۵۰ سال سلطنت کی۔

(۳) **کیخسرو** بن سیاوش بن کیکاؤس۔ انگریز اس کو سائرس دی گریٹ کہتے ہیں اس وقت سے تاریخ ایران کا سلسلہ زیادہ قابل اعتبار پایا جاتا ہے حضرت عیسےٰ سے ۵۵۹ برس پہلے تخت نشین ہوا۔ انگریزی اور یونانی مورخ کہتے ہیں کہ اس کی ماں اسٹایاجز شاہ میڈیا (عراق عجم) کی بیٹی تھی اس نے اپنی فتوحات مشرق میں ہندوستان اور ترکستان تک پہنچائیں اور مغربی ایشیا پر بھی قبضہ کر لیا۔ افراسیاب اس سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ فریبرز اور توس اس کے چچا تھے۔ فیثاغورس حکیم اس کے عہد میں تھا۔ ۵۴۵ قبل مسیح میں ایشیائے کوچک فتح کیا ۵۳۸ قبل مسیح میں بابل کی بادشاہی فتح کی۔ پھر ملک شام اور کنعان فتح کیا ۵۲۹ قبل مسیح میں جھیل کیسپین کے شمال مشرقی علاقہ میں ماساجیٹی کے ساتھ لڑتا ہوا مارا گیا۔

(۴) **لہراسپ** بن اوروندشاہ برادر کیکاؤس۔ بلخ کو دارالحکومت بنایا۔ ہند و چین کے بادشاہوں کو مطیع کیا ہرات اول اسی نے بسایا۔ رہام بن گودرز کو جسے بخت نصر بھی کہتے ہیں اہواز عجم عراق اور روم کی حکومت دی۔ رہام نے شام اور مصر فتح کیا ...

سلہ عربی میں اصطخر لکھا جاتا ہے سلہ لیدیا (ایشیائے کوچک) کے بادشاہ کروسیس (قارون) کو یونانی مورخ ... ہے مغلوب ...

لہراسپ اور اس کے سردار بخت نصر نے بہت ظلم کرنا شروع کیا اور رعایا اس سے بیدل ہوئی افراسیاب کو لیے تھا ارجاسپ نے چڑھائی کی اور لہراسپ لڑائی میں مارا گیا۔ ۱۲۰ سال حکومت کی۔ ارمیا اور عزیر اس کے زمانہ میں پیغمبر ہوئے ہیں۔

بخت نصر کے بعد اس کا بیٹا اولادق ایک سال حکمراں رہ کر مارا گیا اور پھر اولادق کا بیٹا ملطاس دو سال کی حکومت کے بعد مارا گیا۔

(یونانیوں نے لہراسپ کو جسے وہ کیمبی سیز کہتے ہیں [illegible] کا بیٹا لکھا ہے ۵۲۹ قبل مسیح میں بادشاہ ہوا ۵۲۵ میں مصر فتح کیا ۵۲۲ میں مرا)

(۵) دارائے گشتاسپ بن لہراسپ بنی اسرائیل کو جنہیں بخت نصر قید کر لایا تھا سامان دے کر بیت المقدس واپس بھیج دیا۔ اس کے زمانہ میں زردشت نے دین آتش پرستی کو جاری کیا۔ شروع میں زردشت ارمیا پیغمبر کا شاگرد تھا۔ گشتاسپ نے خود مذہب اختیار کر کے اپنے بیٹے اسفندیار کی [illegible] اس مذہب کو کمال ترقی دی اور جا بجا آتشکدے بنوائے۔ آتش پرستوں کی مذہبی کتابیں ژند و پاژند اسی کے زمانہ میں تیار ہوئیں۔ اسفندیار روئیں تن مشہور تھا۔ ارجاسپ شاہ ترکستان پر حملہ کیا اور اس کا ملک چھین کر افراسیاب کے ایک بیٹے کو ترکستان کا بادشاہ بنایا اور بخت نصر کو جس نے بابل میں بغاوت کی تھی مغلوب کیا۔ ۴۹۱ قبل مسیح میں یونانیوں پر حملہ کیا۔ مگر میرتھن پر شکست کھائی اور اسفندیار (جسے یونانی زرکزیز لکھتے ہیں) دوبارہ فوج لے کر ۴۸۰ میں یونان پر چڑھ گیا مگر تھرمالپلی کے ناکے پر یونانی سردار لی اونی ڈاس نے [illegible] آدمیوں سے پسپا کیا اور ایرانیوں کے جہاز واپسی کے وقت غارت ہوئے۔ اسفندیار اپنے باپ کی زندگی میں مارا گیا۔ شاہنامہ میں لکھا ہے کہ گشتاسپ نے اپنے بیٹے کو رستم سے مروا دیا کیونکہ اس نے سلطنت کا دعوے کیا تھا۔ گشتاسپ نے ہندوستان کا بھی بہت سا علاقہ فتح کر کے خراج لینا مقرر کیا تھا۔ سقراط اور جاماسپ اس کے زمانہ کے دانشمند تھے۔ ۱۲۰ سال سلطنت کی۔

(۶) بہمن دراز دست یا اردشیر دراز دست ابن اسفندیار۔ یونانیوں نے اسے آرٹازرکزیز لکھا ہے ۴۶۵ قبل مسیح میں بادشاہ ہوا۔ ۴۰ سال سلطنت کی۔ رستم اس سے پہلے مر چکا تھا اور اس کا بیٹا فرامرز زابلستان میں تھا اس کو مار کے بابل کی حکومت سے معزول کر کے گشتاسپ کے پوتے کنوش یا کورش کو بابل کا حاکم کیا۔ دانیال پیغمبر اس کے زمانہ میں تھے۔ بیت المقدس کو جسے وہ بہمن کہتے تھے دوبارہ آباد کیا کیونکہ بخت نصر نے برباد کر دیا تھا [illegible] خواب میں [illegible] اپنے کو بندہ خدا [illegible] بنی اسرائیل کے ساتھ سلوک کیا۔ اس کے دو بیٹے تھے ساسان اور داراب اور [illegible] بیٹیاں ہمائے [illegible] بہمن [illegible] ہمائے سے خود شادی کی جس سے داراب پیدا ہوا۔ ۴۲۵ میں مارا گیا۔ بقراط اور [illegible] اس کے عہد کے دانشمند ہیں۔

(۷) ہما [illegible] عقیل [illegible] رومیوں کو شکست دی۔ ۳۲ برس حکومت کی اس نے [illegible] کو آباد کیا اس نے اپنی خوشی سے اپنے بیٹے داراب کو حکومت دے دی۔

(۸) داراب [illegible] قبل مسیح میں بادشاہ ہوا یونان پر چڑھ گئی [illegible] فیلقوس کی لڑکی کو لایا ایک رات اس کو پاس رکھ کر واپس بھیج دیا [illegible] دارا [illegible] کا بیٹا ہوا اور فیلقوس کا نواسہ مگر یونانیوں کے نزدیک فیلقوس ہی کا بیٹا ہے یونانیوں نے داراب کو [illegible] افلاطون شاگرد سقراط اس کے زمانہ میں تھا [illegible] (یونانی مورخ لکھتے ہیں کہ داراب کے بعد اس کا بیٹا ارتازرکزیز دوم [illegible] میں بادشاہ ہوا اس پر [illegible] سائرس (کورش) نے جو ایشیائے کوچک کا حاکم تھا یونانیوں کو [illegible] شکست کھا کر مارا گیا۔ [illegible] میں آرٹازرکزیز کا بیٹا اوکس اردشیر سوم بادشاہ ہوا [illegible] مصر [illegible] ۳۳۸ میں زہر دیا اور اس کے بیٹے ارسیز کو بادشاہ بنایا۔ مگر پھر [illegible] ۳۳۶ میں مار کر دارا کو بادشاہ بنایا)

(۹) دارا ابن داراب ۳۳۶ قبل مسیح میں بادشاہ ہوا [illegible] ۳۳۴ قبل مسیح میں [illegible] ایشیا پر حملہ کیا [illegible] دارا

۱؎ اس کی ماں [illegible] ۳۳۶ میں بادشاہ ہوا تھا۔ یونانی کہتے ہیں [illegible] اپنے بستر پر آیا [illegible] ۳۳۰ قبل مسیح میں مارا گیا۔

گوا بیلا پر شکست دی۔ دارا باختر کی طرف بھاگا۔ باختر کے حاکم بیسس نے اسے دغا سے مار ڈالا اور ۳۳۰ق م میں سکندر ایران کا بادشاہ ہو گیا

ایرانی لوگ دارائے گشتاسپ سے پہلے ستارہ پرست تھے۔ دارائے گشتاسپ کے زمانے سے آتش پرستی پھیلی۔

(۱۰) سکندر اعظم چونکہ پارسیوں کے نزدیک داراب بن بہمن کا بیٹا ہے اس سبب سے کیانیوں میں شامل کیا جاتا ہے ارسطو حکیم اس کا اتالیق اور وزیر تھا۔ ۳۲۳ قبل مسیح میں سکندر بابل کے قریب مر گیا اور اس کا جرنیل سلوکس نکیٹر جس کو پارسیوں نے اشغانی لکھا ہے ایران و شام کا بادشاہ ہوا سلوکس کے پوتے کے زمانہ میں ۲۵۰ قبل مسیح میں میدیہ کے باشندوں نے ارساسی اول کو جسے پارسی اشک کہتے ہیں اور قوم پارتھیا سے تھا بادشاہ بنا لیا اور یونانیوں کو نکال دیا۔ پارسیوں نے لکھا ہے کہ اشک دارا کی نسل سے تھا۔

اشکانیاں ۲۵۰ قبل مسیح سے ۲۲۶ء تک

یہ خاندان ایران کے مغربی علاقوں پر حکمران تھا ان پر روما کے بادشاہ حملے کرتے رہتے تھے ... آخر کو سلطنت بہت کمزور ہو گئی اور طوائف الملوکی ہو گئی یہاں تک کہ ۲۲۶ء میں اردشیر بابکان نے ساسانی[1] سلطنت کی ایران میں بنیاد ڈالی۔

اشکانی سلطنت کے ۱۹ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	مدت
۱	اشک اول	۱۵	۶	بلاش بن بہرام	۱۶	۱۱	خسرو بن بلاش	۳۰	۱۶	گودرز بن بلاش	۴۰
۲	اشکان ثانی	۹	۷	ہرمز بن بلاش	۱۹	۱۲	بلاش ثانی بن بلاش	۱۲	۱۷	نرسی بیژن بن گودرز	۳۰
۳	اشک دوم بن اشکان	۶۰	۸	نرسی بن بلاش	۴۰	۱۳	اردوان بن اشغ	۲۹	۱۸	گودرز دوم بن نرسی بیژن	۱۵
۴	شاپور بن اشک	۶۰	۹	فیروز بن ہرمز	۱۲	۱۴	خسرو بن اشغ	۱۹	۱۹	اردوان ... بن نرسی بیژن	۳۰
۵	بہرام بن شاپور	۵۰	۱۰	بلاش بن فیروز	۱۲	۱۵	بلاش بن اشغ	۱۲			

ساسانیاں ۲۲۶ء سے ۶۵۱ء تک

نمبر شمار	نام بادشاہ	جلوس	وفات	نمبر شمار	نام بادشاہ	جلوس	وفات	نمبر شمار	نام بادشاہ	جلوس	وفات
۱	اردشیر بابکان	۲۲۶	۲۴۰	۱۱	شاپور سوم بن شاپور	۳۸۵	۳۹۰	۲۱	ہرمز چہارم بن نوشیروان	۵۷۹	۵۹۱
۲	شاپور بن اردشیر	۲۴۰	۲۷۲	۱۲	بہرام چہارم بن شاپور	۳۹۰	۴۰۴	۲۲	خسرو پرویز بن ہرمز	۵۹۱	۶۲۸
۳	ہرمز اول بن شاپور	۲۷۲	۲۷۳	۱۳	یزدگرد اول بن بہرام چہارم	۴۰۴	۴۲۰	۲۳	شیرویہ بن خسرو پرویز	۶۲۸	۶۲۸ ۸ ماہ
۴	بہرام اول بن ہرمز	۲۷۳	۲۷۶	۱۴	بہرام پنجم بن یزدگرد	۴۲۰	۴۳۸	۲۴	اردشیر سوم بن شیرویہ	۶۲۸	۶۲۹ ڈیڑھ سال
۵	بہرام دوم بن بہرام اول	۲۷۶	۲۹۳	۱۵	یزدگرد دوم بن بہرام پنجم	۴۳۸	۴۵۷	۲۵	شہریار یا شہر براز	۶۲۹	۶۲۹ ۲ ماہ
۶	بہرام سوم بن بہرام دوم	۲۹۳	۲۹۳	۱۶	ہرمز سوم بن یزدگرد	۴۵۷	۴۵۹	۲۶	پوران دخت بنت خسرو	۶۲۹	۶۳۰
۷	نرسی بن بہرام دوم	۲۹۳	۳۰۱	۱۷	فیروز بن یزدگرد	۴۵۸	۴۸۴	۲۷	کسریٰ (خسرو بن قباد)	۶۳۱	۶۳۱ چند یوم
۸	ہرمز بن نرسی	۳۰۱	۳۰۹	۱۸	بلاش بن فیروز	۴۸۴	۴۸۶	۲۸	آزرمی دخت بنت خسرو	۶۳۱ ۱۱ ماہ	۶۳۲ ۳ سال
۹	شاپور دوم ذوالاکتاف بن ہرمز	۳۰۹	۳۸۰	۱۹	قباد برادر بلاش	۴۸۶	۵۳۱	۲۹	فرخ زاد بن خسرو پرویز	۶۳۱	۶۳۲ ایک ماہ
۱۰	اردشیر دوم بن ہرمز	۳۸۰	۳۸۵	۲۰	نوشیروان بن قباد	۵۳۱	۵۷۹	۳۰	یزدگرد سوم بن شہریار	۶۳۲	۶۵۱

[1] ساسان ... کی نسل سے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) **اردشیر بابکان** ۔ ساسان بن بہمن کی نسل سے تہا تخت پر بیٹھتے ہی اردوان کو قید کیا۔ بڑا عادل اور منتظم بادشاہ تھا ۲۴۱ء میں مرگیا۔ (۲) **شاپور** ۲۴۱ء میں الجزیرہ فتح کیا ۲۶۰ء میں رومیوں کو شکست دی قیصر ولیرین مارا گیا۔ عیسائیوں کو قتل کرایا ۲۷۲ء میں خود قتل ہوا۔ مانی نقاش جس نے پیغمبری کا دعوے کیا اسی کے زمانہ میں ہوا شاپور کے خوف سے مانی ہندوستان بھاگ گیا۔ (۳) **ہرمز** ۔ اس نے مانی کے ماننے والوں کی قدر کی۔

(۴) **بہرام** ۔ مانی کو جو ایران میں واپس آگیا تہا قتل کرایا۔ مانی کے مقلدوں اور عیسائیوں کو قتل کرایا۔

(۵) **بہرام دوم** ۔ اس کے عہد میں رومیوں نے سرحد ایران کے بعض علاقے لے لئے۔

(۶) **نرسی** ۔ آرمینیا فتح کیا اول شہنشاہ گلیریس کو شکست دی پھر مجبور تمام آذربیجان تک کا علاقہ چھوڑنا پڑا۔

(۸) **ہرمز دوم** ۔ اس نے ۳۰۰ء میں شہر ہرمز آباد کیا۔

(۹) **شاپور ذوالاکتاف** ۔ بڑا نامور بادشاہ ہوا ہے تمام علاقہ جو اس کے دادا نرسی کے وقت میں رومیوں نے چھین لیا تھا واپس لے لیا ۳۳۷ء میں آرمینیا دوبارہ فتح ہوا لیکن رومیوں نے پہر لیا شہنشاہ جولین ۳۶۳ء میں دریائے دجلہ کے قریب اس سے لڑتا ہوا مارا گیا ۳۶۴ء میں رومیوں سے صلح ہوگئی بہت سے عیسائیوں اور عربوں کو قتل کیا اپنے ملک سے نکال دیا مداین کو دار الحکومت بنایا عربوں نے اس کے ملک میں لوٹ مار مچائی تو اس نے انتقامی حملہ کرکے قطیف۔ یمامہ تک فتح کرلیا چونکہ اس نے ستر ہزار عربوں کے اکتاف (بازو ہاتھ) بدن سے جدا کئے اس سبب سے عرب اسے ذوالاکتاف کہتے ہیں۔

(۱۱) **شاپور سوم** ۔ اس کے زمانہ میں آرمینیا اور آئی بیریا ۳۸۶ء میں آزاد ہوگئے اس کا سردار مہرنرسی یونانیوں کو شکست دیتا ہوا قسطنطنیہ تک جا پہنچا۔ بادشاہ یونان کو مطیع کیا اور خراج مقرر کرکے یونانیوں سے سو برس کے لئے صلح کرلی۔

(۱۳) **یزدگرد** ۔ اس نے ۴۱۶ء میں پھر آرمینیا فتح کرلیا۔

(۱۴) **بہرام پنجم** ۔ ۴۲۱ء میں عیسائیوں کو قتل کیا اور یمن فتح کرلیا۔ عربستان کے علاقہ میں نعمان اس کی طرف سے گورنر تہا یونانی اس کے زمانہ میں بڑا مشہور تھا ۴۲۸ء میں آرمینیا ایران میں شامل ہوا ۴۲۵ء میں ترکوں اور قوم ہن سے لڑائیاں ہوئیں فارسی کتابوں میں اس کو بہرام گور لکھا ہے۔ اس نے ہندوستان کا بہت سا علاقہ فتح کیا۔ آخر گورخر کا شکار کرتا ہوا مع اپنے گھوڑے کے گڑھے میں گر کر مر گیا۔ (۱۶) **ہرمز** ۔ اس کے بڑے بھائی فیروز نے ہیاطلہ کے بادشاہ خوشنواز کی مدد سے جو قوم ہن سے تہا اس سے تخت چھین لیا اور اسے مار ڈالا۔

(۱۹) **قباد** ۔ اس کے زمانہ میں مزدک نیشاپوری نے مداین میں آکر پیغمبری کا دعویٰ کیا قباد بھی اس کا مرید ہوگیا اس پر امرا نے ناراض ہوکر قباد کو قید کرلیا اور اس کے بھائی جاماسپ کو بادشاہ بنایا مگر قباد قید سے بھاگ کر بادشاہ ہیاطلہ کے پاس چلا گیا اور اس کی مدد سے اپنے ملک پر دوبارہ قابض ہوا اور دوبارہ مزدک اور اس کے مقلدوں سے بالکل بے رخی اختیار کی آخر مزدک مارا گیا شہر گرگان (جرجان) بسایا۔ (۲۰) **نوشیروان اعظم** (کسریٰ) بڑا عظیم الشان منصف اور عادل گزرا ہے۔ اس کا وزیر بزرجمہر بڑا عقلمند تہا۔ ۸۰ ہزار مزدک کے مریدوں کو قتل کرایا جس نے آرتا کو جاری کیا تھا۔ قوم ہیاطلہ کو مطیع کیا اس کی سلطنت مشرق میں دریائے آکسس کے پار تک پہنچی۔ فرغانہ بھی ایران میں شامل ہوا مشرق میں دریائے انڈس تک اور مغرب میں بحیرہ روم کے کنارہ تک مصر شام۔ عرب سب اس کے قبضہ میں تھے۔ یونان کا بادشاہ مطیع ہوا محمد رسول اللہ اسی کے عہد میں پیدا ہوئے حکیم بزرجمہر نے میدانی یا برزویہ حکیم کو ہندوستان میں بھیج کر کتاب پنچاتنتر منگائی اور پہلوی زبان میں ترجمہ کرائی یہی کلیلہ و دمنہ کی اصل ہے اسی کے زمانہ میں ہندوستان سے شطرنج ایران میں پہنچی شہر رامہرمز نوشیروان کا آباد کیا ہوا ہے۔

(۲۱) **ہرمز** ۔ اس کے زمانہ میں سلطنت کو بہت زوال آیا فتنے نکل گئے اس کے سردار بہرام چوبین نے اس کو معزول کردیا۔ اور قید کرکے دونوں آنکھیں ...

ہرمز مارا گیا۔ اور اس کا بیٹا (٣٢) **خسرو پرویز** جو قسطنطنیہ بھاگ گیا تھا یونان کے بادشاہ موریس کی مدد سے ایران کا بادشاہ ہوا اور موریس نے اپنی بیٹی مریم اس سے بیاہ دی۔ بہرام چوبین ترکستان بھاگ گیا اس کے زمانہ میں پھر یونانیوں سے لڑائی ہوئی ٦٠٣ء تک ایرانیوں کا پانسہ زبر رہا اور ٦١٦ء میں مصر اور ایشیائے کوچک بھی فتح کر لیا۔ مگر ٦٢٣ء میں بادشاہ ہرقل نے ایرانیوں کو شکست فاش دی اور ایران پر حملہ کیا۔ ٦٢٨ء میں اس کے بیٹے شیرویہ نے اسے مار ڈالا۔ بڑا عیاش تھا شیریں اس کی بیوی تھی جس پر فرہاد عاشق تھا۔

(٣٣) **یزدجرد** شیرویہ کے بعد بدنظمی پھیل گئی ٣ سال میں ١٤ بادشاہ حکمران ہوئے۔ آخر ٦٣١ء میں فرخ زاد بن خسرو بادشاہ بنایا گیا اور آزرمی دخت بنت خسرو سلطنت ایران کی سرپرست بنائی گئی مگر وہ ایک ماہ بعد مارا گیا اور یزدجرد بن شہریار جو اس شورش کے زمانہ میں اصطخر میں چھپا ہوا تھا ٦٣٢ء میں تخت پر بٹھایا گیا یہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے آٹھ دن بعد کا واقعہ ہے اس کی عمر اس وقت ١٥ یا ١٦ سال کی تھی ٦٣٤ء تک آزرمی دخت کی سرپرستی میں رہا مگر جب اسی سال آزرمی دخت کو اس کے سالار لشکر رستم نے مار ڈالا تو استقلال کے ساتھ حکومت کرنے لگا مگر اس کا سنہ تخت نشینی ہی کے وقت سے ٦٣٢ء سے جاری ہے (اس کے سال تخت نشینی میں جو مورخین کو دھوکا ہوا ہے اس کی بحث تاریخ اسلام جلد دوم صفحہ ٤٢ کے نوٹ نمبر ٣ میں ملاحظہ ہو) یزدجرد کے زمانہ میں مسلمانوں نے ایرانیوں کے ملک پر چڑھائی کی چنانچہ ٦٣٦ء میں سعد بن وقاص حضرت عمر کے جرنیل نے ایرانیوں کو قادسیہ پر شکست دی اور ایران میں گھس گیا۔ ایرانیوں کا جرنیل رستم مارا گیا۔ یزدجرد نے ڈیڑھ لاکھ آدمی سے پھر مقابلہ مسلمانوں کا کیا۔ مگر ٦٤١ء میں مقام نہاوند پر سخت شکست کھائی یزدجرد بھاگا اور ٦٥٢ء میں نواح مرو میں مارا گیا اور اس کی سپاہ برباد ہو گئی۔ ایران مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔

فصل سوم مسلمانوں کا زمانہ

حضرت عمر کے عہد میں ٦٤١ء میں نہاوند کی لڑائی سے پارسیوں کی سلطنت ایران سے معدوم ہو کر مسلمانوں کی سلطنت قائم ہوئی یہاں تک کہ حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علیؑ کے عہد میں ایران کے مختلف علاقے فتح ہوتے ہوتے کل ایران جیسا کہ اب ہے تسلط اسلام میں آ گیا۔ خلفاء کی طرف سے عامل یعنی گورنر اس میں حکومت کرتے رہے۔ معاویہ کے زمانہ سے ایران کی سلطنت مثل دیگر ممالک اسلام کے بنی امیہ کے قبضہ میں آئی ٧٥٠ء میں عباسیوں نے جب بنی امیہ کا استیصال کیا تو ایران بھی مثل دیگر ممالک اسلام کے عباسیوں کے قبضہ میں آ گیا۔ اور عباسیوں کے گورنر ایران کے مختلف صوبوں میں حکومت کرتے رہے جنہوں نے بعد میں موقع پا کر جدا جدا حکومتیں قائم کر لیں اور سلطنت عباسیہ کے ضعف کے وقت طوائف الملوکی قائم ہو گئی اس وقت سے سلطنت ایران کا یہی حال رہا کہ جب کوئی عظیم الشان بادشاہ ہوتا وہ کل سلطنت ایران کو اپنے حیطۂ اقتدار میں لاتا۔ جب اس کے خاندان میں ضعف آتا پھر طوائف الملوکی قائم ہو جاتی تھی تاریخ ایران کا اسلامی زمانہ ١٢ دوروں میں تقسیم ہو سکتا ہے۔

(١) اول دور۔ زمانہ فتح ٦٤١ء سے ٨٢٠ء تک یعنی جب تک سلطنت عباسیہ کا کمال عروج و اقتدار قائم رہا۔

(٢) دوسرا دور۔ طوائف الملوکی یعنی مختلف حصوں میں مفصلہ ذیل حکومتیں قائم ہو جانا۔

نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت
١	طاہریہ	خراسان	٥	ساجیہ	آذربیجان	٩	حسنویہ	کردستان
٢	صفاریہ	سیستان، فارس، بلخ وغیرہ	٦	زیاریہ	طبرستان و جرجان	١٠	غزنوی	خراسان و افغانستان
٣	علویہ	طبرستان	٧	سامانیہ	ماوراء النہر، خراسان، فارس، افغانستان	١١	کاکویہ	کردستان
٤	ذلفیہ	کردستان	٨	دیلمیہ	عراق و جنوبی ایران			

(۳) تیسرا دور ۴۳۲ھ/۱۰۴۰ء سے ۵۵۲ھ/۱۱۵۷ء تک رہا جبکہ سلجوقیان اعظم کل سلطنت ایران پر حکمران رہے۔
(۴) چوتھا دور طوائف الملوکی یعنی سلاجقۂ اعظم کے ضعف پر حکومتہائے ذیل کا قائم ہو جانا۔

نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت
۱	نزاریہ	آذربیجان و قہستان	۴	اتابکان آذربیجان	آذربیجان	۷	غوری	غور، ہرات وغیرہ
۲	سلاجقۂ کرمان	کرمان	۵	شاہان نیمروز	سیستان	۸	اتابکان شیراز	پارس
۳	سلاجقۂ عراق	عراق عجم	۶	اتابکان لرستان	لرستان	۹	قراختائیہ	کرمان

اسی دور میں کچھ عرصہ تک خوارزمیوں نے ایران کے بعض اضلاع پر قبضہ پایا۔
(۵) پانچواں دور چنگیزی مغلوں کا ایران پر تسلط اور ایلخانیہ خاندان کا ۶۵۴ھ/۱۲۵۶ء سے ۷۳۶ھ/۱۳۳۵ء تک کل ایران پر حکومت کرنا۔
(۶) چھٹا دور طوائف الملوکی یعنی ایلخانیہ خاندان کے زوال پر مختلف آزاد حکومتیں بتفصیل ذیل قائم ہو جانا۔

نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت	نمبر شمار	نام خاندان	علاقہ حکومت
۱	چوپانیہ	عراق عجم، آذربیجان	۴	کرت	غور و ہرات	۷	قراقوینلی	آذربیجان وغیرہ
۲	جلائریہ	عراق وغیرہ	۵	مظفریہ	پارس، کرمان، کردستان	۸	آق قوینلی	آذربیجان وغیرہ
۳	ابو اسحاق	شیراز	۶	سربداریہ	خراسان			

(۷) ساتواں دور ۷۷۱ھ/۱۳۶۹ء سے ۸۰۷ھ تک امیر تیمور کا طوائف الملوکی کو دور کر کے کل ایران فتح کرنا اور اپنی اولاد میں بانٹ دینا اور ان کا وہاں حکمرانی کرنا۔ (۸) آٹھواں دور اسمعیل صفوی کا تیموریوں سے ملک چھیننا اور خاندان صفویہ کا ۹۰۷ھ سے ۱۱۳۵ھ/۱۷۲۲ء تک ایران پر حکومت کرنا۔ (۹) نواں دور صفویوں کے بیچ میں ۱۱۳۵ھ/۱۷۲۲ء سے ۱۱۴۲ھ/۱۷۲۹ء تک افغانوں کا ایران کے اکثر اضلاع فتح کر کے حکمرانی کرنا۔
(۱۰) دسواں دور ۱۱۴۸ھ میں نادر شاہ کا صفویوں سے ایران کی سلطنت چھیننا اور ۱۲۱۰ھ/۱۷۹۶ء تک اس کی اولاد کا بعض اضلاع ایران پر تسلط رکھنا۔ (۱۱) گیارھواں دور نادر کی وفات کے ۳ برس بعد ۱۱۶۳ھ/۱۷۵۰ء میں کریم خان زند کا اکثر بلاد ایران کو فتح کرنا اور اس کی اولاد کا ۱۲۰۹ھ/۱۷۹۴ء تک حکمرانی کرنا۔
(۱۲) بارھواں دور محمد خان قاچار کا ۱۱۹۳ھ/۱۷۷۹ء میں قاچاریہ حکومت قائم کر کے نادریوں اور زندیوں سے کل ایران چھین کر خاندان قاچاریہ کی بنیاد ڈالنا جو آج تک کل ایران پر حکمران ہے۔ اب ہم ہر دور کا جدا جدا حال تحریر کرتے ہیں۔

اول دور حکومت خلفاء

بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومت کا حال حصہ دوم کے باب دوم و سوم میں بیان ہو چکا۔

دوسرا دور طوائف الملوک

(۲۰۵ھ سے ۲۵۹ھ تک) **(۱) خاندان طاہریہ** (مدت ۵۴ سال)

طاہر بن حسین بن مصعب مامون رشید کا سپہ سالار ایک ایرانی غلام کی نسل سے تھا۔ مامون کے حکم سے بغداد فتح کر کے امین بن ہارون رشید کو قتل کیا۔ ۲۰۵ھ میں مامون کی طرف سے خراسان کا گورنر مقرر ہوا۔ اس کی لیاقت سے یہ عہدہ اس کے خاندان میں موروثی ہو گیا یہاں تک کہ اس کی نسل کے گورنر یکے بعد دیگرے خلفائے بغداد کے حکم سے مقرر ہوتے رہے۔ اس خاندان کی حکومت خراسان اور سیستان میں تھی۔ نیشاپور اور مرو دارالحکومت تھے۔ ان بادشاہوں کو خلفائے عباسیہ کا خود سر گورنر سمجھنا چاہئے اگرچہ خلفائے بغداد سے منحرف تھے۔

نمبر شمار	نام گورنر	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام گورنر	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام گورنر	سنہ جلوس	مدت
۱	طاہر بن حسین	۲۰۵ / ۸۲۰	۲ سال	۳	علی بن طلحہ	۲۱۳ / ۸۲۸	چند ماہ	۵	طاہر دوم بن عبداللہ	۲۳۰ / ۸۴۴	۱۸
۲	طلحہ بن طاہر	۲۰۷ / ۸۲۲	۶	۴	عبداللہ بن طاہر	۲۱۳ / ۸۲۸	۱۷	۶	محمد بن طاہر بن عبداللہ	۲۴۸ / ۸۶۲	۱۱

۵ بعض [illegible]

(۱) **طاہر** - چونکہ کانا تھا ذوالیمینین کہلاتا تھا۔

(۲) **طلحہ** - عمرو بن لیث سیستان کے مفسد حمزہ پر فوج کشی کر کے بغاوت فرو کی۔

(۳) **علی** - خوارج نیشاپور میں مفسدوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

(۴) **عبداللہ** - اپنے بھائی طلحہ کے عہد میں دینور کا حاکم تھا خلیفہ بغداد کے حکم سے علی کے بعد خراسان کا حاکم ہوا۔ مفسدوں کی سرکوبی کی۔ جعفر بن داؤد کو جو خلیفہ بغداد کا دشمن تھا قتل کیا۔ خلیفہ معتصم نے اس کے بیٹے محمد کو امیر الامراء بنایا۔ عبداللہ سخی، شجاع، رعیت پرور اور نیک تھا اس کے عہد میں خراسان میں بڑی رونق تھی۔ عمر ۴۸ سال

(۵) **طاہر دوم** - کے زمانہ میں بھی متوکل خلیفہ نے اس کے بھائی محمد کو امیر الامرائی کا عہدہ دیا۔

(۶) **محمد** - اپنے باپ کے وقت سے خلیفہ بغداد کی طرف سے امیر الامراء تھا۔ طاہر دوم کی وفات پر خراسان کی حکومت اس کے سپرد ہوئی بلکہ کل ممالک عراق عجم و حجاز [illegible] یہی امیر امین مقرر ہوا۔ اس نے اپنے حکم سے اپنے چچا سلیمان کو طبرستان کا حاکم کیا مگر ۲۵۰ھ میں حسن بن زید علوی نے طبرستان میں خروج کیا اور دیلم اور گیلان کے علاقوں پر قبضہ کر لیا سلیمان شکست کھا کر استرآباد بھاگ گیا۔ یعقوب بن لیث نے سیستان میں خروج کیا اور سیستان پر قبضہ کر کے ہرات فتح کیا اور فوراً ہی نیشاپور جو طاہریوں کا دارالحکومت تھا [illegible] کر لیا۔ محمد نیشاپور چلا گیا۔ اسی وقت (۲۵۷ھ میں) حسن بن زید نے بھی اپنا لشکر جرجان پر بھیجا۔ محمد نے اس کے مقابلہ کو فوج بھیجی مگر شکست کھائی۔ اتنے میں یعقوب نے نیشاپور کا محاصرہ کیا اور محمد بغداد کی طرف بھاگا مگر یعقوب نے تعاقب کر کے قتل کیا۔ اس طرح خاندان طاہریہ کا خاتمہ ہوا۔

(۲۵۴ھ سے ۲۹۰ھ تک) (۳) خاندان لیث (ملوک صفاریہ) (مدت ۳۶ سال)

لیث سیستان کا ایک صفار یعنی کسیرا تھا۔ نوشیروان عادل کی نسل سے تھا۔ اس کے بیٹے یعقوب نے سپہ گری اختیار کی۔ اس وقت سیستان خراسان کے طاہریہ بادشاہ کے قبضہ میں تھا۔ جب ۲۳۷ھ میں سیستان کا صوبہ دار صالح بن نضر [illegible] رافع بن لیث بن نضر [illegible] اور اس کے بعد اس کے بھائی درہم بن نضر بغاوت کر کے خود [illegible] یعقوب صالح کا ملازم ہو گیا [illegible] درہم کو طاہریوں نے کسی طرح قید کر کے بغداد بھیج دیا مگر یعقوب نے اپنی بہادری سے ۲۴۷ھ میں طاہریوں پر خروج کر کے سیستان پر قبضہ کر لیا۔ رفتہ رفتہ اسکی سلطنت میں تمام سیستان، خراسان، بلخ، طبرستان، فارس اور کرمان شامل ہو گئے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	یعقوب بن لیث	۲۵۴ / ۸۶۷	۱۱	۳	طاہر بن محمد بن عمرو بن لیث	[illegible] / ۹۰۰	۹	۴	خلف بن احمد	[illegible]	۵۲
۲	عمرو بن لیث	۲۶۵ / [illegible]	۲۲								

(۱) **یعقوب** - ۲۵۴ھ میں خراسان پر چڑھائی کر کے ہرات اور پوشنگ فتح کر لیا پھر کرمان و شیراز قبضہ میں لایا۔ ۲۵۵ھ میں بلخ پھر کابل۔ اس کے بعد [illegible] ۲۵۹ھ میں نیشاپور [illegible] طاہریوں [illegible] بھاگنے کے بعد دارالحکومت بنایا تھا فتح کر لیا۔ ۲۶۰ھ میں طبرستان [illegible] حسن بن زید علوی کو شکست دی۔

اس زمانہ میں خلیفہ بغداد [illegible] اور فارس کی حکومت [illegible] ایک شخص [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ڈال سکتا تھا [illegible]

[illegible] نوشیروان عادل کی نسل سے لکھا ہے [illegible] اس خاندان [illegible]

سامانی [illegible] صفار [illegible] ایک شخص [illegible] نام کو سیستان کا حاکم [illegible]

(۲) **عمرو** - اس نے اپنی خوشی خلیفہ بغداد کی اطاعت قبول کی خلیفہ نے خوش ہو کر عراق عجم - خراسان سیستان اور فارس کی حکومت اور بغداد کی شحنگی عطا کی یعنی گویا یہ خلیفہ بغداد کا گورنر تھا - مگر ایسا کہ نہ یہ بغاوت کر سکتا تھا نہ خلیفہ اس کا کچھ کر سکتا تھا رافع بن ہرثمہ نے خراسان میں خروج کر کے محمد بن زید علوی کا خطبہ پڑھا - عمرو نے رافع کا سر خلیفہ کے پاس بھیجدیا ۲۸۷ھ میں اسمٰعیل سامانی حاکم ماوراء النہر پر چڑھائی کی مگر گرفتار ہو گیا اور اسمٰعیل نے خلیفہ کے پاس بغداد بھیجدیا خلیفہ نے قید کیا وہیں مر گیا بڑا فیاض اور قتال تھا یہ کانا تھا -

(۳) **طاہر** - عمر کا پوتا عمر کی گرفتاری کے بعد سیستان کا حاکم ہوا مگر ۲۹۳ھ میں عمرو لیث کے غلام سُبکری نے بغاوت کی اور طاہر اور اسکے بھائی یعقوب کو قید کر کے بغداد بھیجدیا اور خاندان لیث کا خاتمہ ہوا مگر اس کے بعد لیث بن علی بن لیث اور طاہر کا بھائی محمد چند روز سیستان کے حاکم رہے مگر وہ بھی قید کر کے بغداد بھجوائے گئے اور سیستان کی تمام سلطنت اسمٰعیل سامانی کے خاندان میں آگئی مگر سنہ ۲۹۸ھ میں سیستانیوں نے احمد بن اسماعیل سامانی کے گورنر منصور بن اسحاق سامانی کو گرفتار کر کے عمرو بن یعقوب بن محمد بن عمرو بن لیث کو سیستان کا بادشاہ بنا لیا مگر پورا ایک برس نہ گزرنے پایا تھا کہ سامانیوں نے فتح کر کے سیمجور دواتی کو وہاں کا حاکم بنایا اور یعقوب لیث بخارا بھیجا گیا (جو سامانیوں کا دارالحکومت تھا)

(۴) **خلف** بن احمد یعقوب بن لیث کا پڑ نواسا اور عمرو لیث کا نواسہ تھا رفتہ رفتہ سامانیوں سے سیستان لے لیا ۳۵۳ھ میں اسکے ایک رشتہ دار طاہر بن حسین نے سیستان چھین لیا مگر اس نے منصور سامانی سے مدد لے کر پھر قبضہ پایا لیکن بعد میں خلف سامانیوں سے پھر گیا سامانیوں دیلمیوں اور غزنویوں سے اکثر لڑتا رہا - آخر محمود غزنوی نے اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اسے قید کر کے جرجان بھیجا وہاں سے ایک خاندان سے سازش کرنے کے سبب ۴ برس بعد دوسرے قلعہ میں قید ہوا جہاں وہ مر گیا اسطرح خاندان لیث کا بالکل خاتمہ ہو گیا - عادل سخی اور عقلمند تھا عالموں کو عزیز رکھتا تھا اس کے زمانہ میں قرآن کی تفسیر سو جلدوں میں لکھی گئی خود بھی فاضل تھا ظالم بھی تھا چنانچہ اپنے دو۲ بیٹے بغاوت کے سبب مار ڈالے -

(۲۱۰ھ / ۸۲۵ء سے ۲۸۵ھ / ۸۹۸ء تک) (۳) دُلفیہ (کردستان) (مدت ۷۵ سال)

ابو دُلف عجلی خلیفہ امین کی جانب سے ہمدان کی گورنری پر مامور تھا - ابو دُلف کی وفات پر اس کا بیٹا عبد العزیز اور پھر اس کے پوتے حکمران ہوئے عمر بن عبد العزیز نے ۲۸۳ھ میں اصفہان و نہاوند کو فتح کر کے حدود سلطنت کو وسعت دی مگر بعد میں ان کے خاندان کو زوال ہوا اور خلفاء بغداد کی طرف سے ہمدان کے دیگر گورنر مقرر ہوئے -

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ابو دلف قاسم بن ادریس عجلی	۲۱۰ / ۸۲۵	۱۸	۳	دلف بن عبد العزیز	۲۶۰ / ۸۷۳	۵	۵	عمر بن عبد العزیز	۲۸۰ / ۸۹۳	۵
۲	عبد العزیز بن ابودُلف	۲۲۸ / ۸۴۲	۳۲	۴	احمد بن عبد العزیز	۲۶۵ / ۸۷۸	۱۵	۲۸۵ھ / ۸۹۸ء میں اس خاندان کا خاتمہ ہوا -			

(۲۵۰ھ / ۸۶۴ء سے ۳۱۶ھ / ۹۲۸ء تک) (۴) علویہ (طبرستان) (مدت ۶۶ سال)

بنی عباس کے ظلم سے تنگ آ کر بعض سادات نے جبال طبرستان اور اس کی نواح میں سکونت اختیار کر لی تھی جب طبرستان کے لوگ طاہریوں کے گورنر محمد بن اوس کے ظلم و تعدی سے تنگ آ گئے تو انہوں نے حسن بن زید بن محمد بن اسمٰعیل بن حسن بن زید بن امام حسن کو رے سے لیجا کر اپنا حاکم بنا لیا - کیونکہ حسن کے سالے محمد بن ابراہیم بن علی بن عبد الرحمٰن بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن نے جو بڑے عابد و زاہد اور جو طبرستان میں مقام کجور میں رہتے تھے - ان کی درخواست امارت کو نامنظور کیا تھا غرض حسن بن زید کی ۲۵ رمضان سنہ ۲۵۰ھ کو بیعت ہو گئی اور وہ داعی کبیر اور داعی الخلق الی الحق کے نام سے مشہور ہوئے انہوں نے اطراف ولایت طبرستان میں اپنے داعی روانہ کئے - امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور تشیع کے پھیلانے میں مصروف ہوئے اور جمعیت بڑھا کر کجور سے آمل دارالحکومت طبرستان پر حملہ کر کے فتح کر لیا - اور محمد بن اوس کو جرجان کیطرف بھگا دیا اس طرح طبرستان میں سادات کی حکومت قایم ہو گئی سادات کے چار بادشاہ طبرستان میں بتفصیل ذیل ہوئے ہیں

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
١	داعی الی الحق حسن بن زید بن محمد (١)	٢٥٠ ٨٦٤	٢٠	–	سامانیہ	٢٨٧ ٩٠٠	١٤	٤	داعی صغیر حسن بن قاسم	٣٠٤ ٩١٦	١٣
٢	قایم بالحق محمد بن زید	٢٧٠ ٨٨٣	١٧	٣	ناصر الحق حسن بن علی اطروش	٣٠١ ٩١٣	٣	سنہ ٣١٦ھ ٩٢٨ء میں سامانیوں نے اور زیاریوں نے انکا ملک لے لیا			

(١) **حسن بن زید** نے سنہ ٢٥٠ھ میں سلیمان بن طاہر کو شکست دے کر خراسان کی طرف بھگا دیا اور اس کے خزانہ پر قبضہ کر لیا پھر آمل کو اطراف طبرستان و گیلان میں فرمان جاری کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم تم کو حکم کرتے ہیں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول خدا کے موافق عمل کرو اور جو کچھ اصول و فروع دین میں امیر المومنین و امام المتقین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب سے صحت کو پہونچا ہے معتبر جانو اور ان حضرت کو تمام امت سے افضل مانو میں تم کو سخت ممانعت کرتا ہوں کہ جبر و تشبیہ کے قایل ہو اور موحدین قائلین بعدل و توحید سے مکابرہ نہ کرو اور تم کو حکم دیتا ہوں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نماز میں باواز بلند پڑھا کرو اور صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرو اور میت کی نماز میں پانچ تکبیریں کہا کرو۔ مسح موزہ کو ترک کرو اور حی علی خیر العمل اذان و اقامت میں زیادہ کرو۔"

یہ اول موقع ہے کہ سلطنت کی طرف سے تشیع کا اعلان اور فرمان جاری کیا گیا تمام ساکنان بلدان طبرستان نے اس مکتوب کو پڑھ کر صدق دل سے فرمانبرداری و اطاعت قبول کی۔

حسن بن زید کی حکومت میں طبرستان جرجان۔ رے اصفہان اور قاشان شامل تھے ١٩ سال ٩ ماہ حکومت کی۔ سنہ ٢٧٠ھ میں مر گئے۔

(٢) **محمد بن زید** ۔ حسن کے بھائی بلقب قایم بالحق بادشاہ ہوئے۔ فقہ و عربیت میں عالم تھے سنہ ٢٨٧ھ میں اسماعیل سامانی کی فوج سے لڑتے ہوئے زخمی ہوئے انہیں زخموں سے مر گئے یہ شاعر، ادیب، نیک سیرت اور دیندار تھے سب سے پہلے انہیں نے مرقد جناب ائمہ علیہم السلام پر قبہ تیار کرایا تھا۔ ان کے بعد طبرستان پر سامانیوں کا قبضہ ہو گیا اور ان کا بیٹا زید پکڑ لیا گیا۔

اسماعیل سامانی نے بخارا میں اسکی بہت تعظیم و تکریم کی اور اپنے پاس اچھی طرح رکھا۔ ١٣ سال تک طبرستان پر سامانیوں کی حکومت رہی۔

(٣) **اطروش** سامانیوں کی لڑائی میں ابو محمد حسن بن علی بن حسین بن علی بن عمر الاشرف بن زین العابدین محمد بن زید کی طرف سے سپہ سالار تھے ان کے سر پر اس جنگ میں ایک ضرب لگی تھی جس سے بہرے ہو گئے تھے اس سبب سے انکو اطروش کہتے تھے محمد بن زید کی شہادت کے بعد یہ بلاد دیلم کو چلے گئے ١٣ سال دیلمیوں میں رہے اسلام کی دعوت دی اور ان سے عشر وصول کرتے رہے بہت دیلمی مسلمان ہو گئے اور ان کے پاس جمع ہو گئے۔ انہوں نے دیلمیوں میں مسجدیں بنائیں اور سنہ ٣٠١ھ میں سامانیوں سے طبرستان چھین لیا۔ آخر سنہ ٣٠٤ھ میں سامانیوں کی جنگ میں مارے گئے۔ عمر ٩٧ سال۔ ناصر الحق اور ناصر الکبیر کے نام سے مشہور ہیں فقہ زیدیہ میں تبحر تام رکھتے تھے محققین شیعہ نے لکھا ہے کہ ظاہر میں زیدی تھے لیکن اصل میں مذہب اثنا عشری تھا انکی بعض تصنیفات سے ثابت ہے۔

(٤) **حسن بن قاسم** ۔ اطروش کے بعد حسن بن قاسم بن حسن بن علی بن عبد الرحمن بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن (ابن) داعی صغیر گیلان سے آمل میں بلا کر بادشاہ بنائے گئے اطروش کے بیٹوں ابو الحسین احمد (حاکم جرجان) نے اور ابو القاسم جعفر (حاکم گیلان) نے ملک گیلان ان سے چھین لیا۔ داعی صغیر دیلمان (مازندران) کی طرف بھاگ گئے۔ سنہ ٣١١ھ میں آمل میں اور جعفر سنہ ٣١٢ھ میں گیلان میں مر گیا احمد کی وفات پر اس کا بیٹا ابو علی محمد آمل میں بادشاہ ہوا مگر ابو القاسم جعفر کے بیٹے اسمٰعیل نے ماکان بن کالی کی مدد سے آمل پر چڑھائی کی اور ابو علی محمد کو گرفتار کر کے اپنے بھتیجے علی بن خرشید بن ماکان کالی کے پاس جو جرجان کا حاکم تھا بھیج دیا اور اس سے مدارات سے پیش آیا مگر ایک شب حالت مستی میں ابو علی محمد کو قتل کر دینا چاہا۔ ابو علی محمد غالب آیا اور اس کو قتل کر کے جرجان کا حاکم بن گیا پھر مازندران فتح کر کے آمل میں حکومت کرنے لگا چوگان کھیلتا گھوڑے سے گر کر مر گیا اس کا بھائی ابو جعفر محمد بادشاہ ہوا مگر ماکان بن کالی دیلمی نے داعی صغیر سے مل گیا داعی نے چڑھائی کر کے آمل فتح کر لیا اور ابو جعفر حسن جرجان کی طرف بھاگ گیا مگر اسفار بن شیرویہ نے جو ابو جعفر حسن کی طرف سے ساری میں حکومت کرتا تھا سنہ ٣١٦ھ میں داعی پر حملہ کیا۔ لڑائی ہوئی۔

(١) ان بادشاہوں کا مذہب زیدیہ تھا اور زیادہ تر سکا دار الحکومت رہا ان کا اسکا خطبہ جاری تھا سنہ احمد کے بیٹے ابو الحسین ثانی

داعی ابجز ۹ سال مرداویج کے ہاتھ سے زوبین کے زخم سے ہلاک ہوا (مرداویج سپہ سالار اسفار سی تھا) اس کے بعد ابوجعفر اور ماکان میں لڑائی ہوئی ابوجعفر مارا گیا اور مازندران ماکان کے نواسے اسمٰعیل بن قاسم کے قبضہ میں آگیا۔ مگر ابوجعفر کی ماں نے اسے زہر دلوا دیا ابوجعفر کے قتل کے بعد اس کا ایک بھائی الثائر کے لقب سے بادشاہ ہوا یہ ایک مدت تک دیلمیوں میں مقیم رہا ۳۳۶ھ میں اس نے جرجان پر چڑھائی کی۔ مگر رکن الدولہ کے وزیر ابن عمید سے شکست کھا کر پہاڑوں میں جا چھپا وہاں دیلمیوں نے اس کا خطبہ و سکہ جاری کر دیا یہاں ۲۰ سال حکومت کر کے ۳۵۵ھ میں مرگیا اس کا بھائی حسن ناصر کے لقب سے حکمراں ہوا اسے تھوڑے دنوں بعد جبل مازندران کے دیسی حاکم نے پکڑ کر خلیفہ بغداد کے سپہ سالاروں کے حوالہ کر دیا اور اس وقت سے سادات کی حکومت ان جبال سے جاتی رہی۔

(۵) ساجیہ (آذربیجان)

(۲۶۶ھ/۸۷۹ء سے ۳۱۸ھ/۹۳۰ء تک) (مدت ۵۲ سال)

٣ ابوالساج دیوداد اپنی وفات (۲۶۶ھ/۸۷۹ء) کے وقت کوفہ و اہواز کا اور اس کا لڑکا محمد حجاز کا گورنر تھا۔ محمد ۲۶۹ھ/۸۸۲ء میں انبار تبدیل کیا گیا پھر ۲۷۶ھ/۸۸۹ء میں آذربیجان منتقل ہوا ۲۸۵ھ/۸۹۸ء میں اس نے آرمینیا بھی ملا لیا اس کے بعد اس کے بھائی یوسف نے جو ۲۷۶ھ/۸۸۹ء میں والی مکہ تھا۔ محمد کے بیٹے دیوداد کو خارج کر کے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور ۳۰۴ھ/۹۱۶ء میں رے پر حملہ کیا لیکن خلیفہ نے اسے پکڑ کر قید کر دیا۔ مگر ۳۱۰ھ/۹۲۲ء میں خلیفہ نے اسے رہا کر کے بحال کر دیا۔ یوسف نے ۳۱۱ھ/۹۲۳ء میں رے کا الحاق کیا اور قرامطہ سے لڑتا مارا گیا مگر ۳۱۹ھ/۹۳۱ء میں آذربیجان کی حکومت یوسف کے آزاد غلام مصلح کو خلیفہ بغداد نے عطا کی۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	کیفیت
١	ابوالساج دیوداد	۲۶۶ / ۸۷۹	[illegible]	۳	یوسف بن دیوداد	۲۸۸ / ۹۰۰	۲۷	۳۱۹ھ/۹۳۱ء میں خلیفہ عباسی نے اس خاندان کی سلطنت لے لی
۲	محمد افشین بن دیوداد	۲۷۶ / ۸۸۹	۱۲	۴	ابوالمظفر فتح بن محمد	۳۱۵ / ۹۲۷	۳	یوسف کے غلام مصلح کو آذربیجان کا گورنر مقرر کیا۔

(۶) زیاریہ (جرجان)

(۳۱۶ھ/۹۲۸ء سے ۴۳۴ھ/۱۰۴۲ء تک) (مدت ۱۱۸ سال)

جزیرہ کیسپین کے جنوبی کنارہ کا علاقہ کبھی قرار واقعی طور پر خلفائے بغداد کے تصرف میں نہیں آیا اور نہ سامانیہ خاندان یہاں اپنی حکومت قائم کر سکے نہ خلفاء کچھ زیادہ کامیاب ہو سکا۔ یزدان علی نے یہاں پے در پے بیک بعد دیگرے سلطنتیں قائم کیں چنانچہ علاوہ علویہ کے ۳۰۴ھ/۹۱۶ء میں ماکان بن کاکی نے طبرستان پر قبضہ پایا ۶ سال حکومت کرنے پایا تھا کہ اسفار بن شیرویہ نے خروج کر کے ماکان سے سلطنت چھین لی۔ مگر اسفار ۸ سال حکومت کر کے مارا گیا اور مرداویج بن زیار بارعش[۱] طبرستان و جرجان کا بادشاہ بن گیا اس نے سلطنت کو وسیع کیا۔ مازندران، قزوین، ابہر، زنجان اور تارمین پر تصرف کیا۔ اصفہان اور ہمدان بھی فتح ہوئے ۳۱۶ھ-۳۱۹ھ/۹۲۸ء میں اپنی سپاہ کو الجزیرہ کی سرحد حلوان تک لے گیا۔ بویہ خاندان کا (جن کا آگے ذکر آئیگا) مربی تھا علی بن بویہ کو اس نے کرخ کا گورنر مقرر کیا گو یہ خلیفہ بغداد کا چنداں مطیع نہ تھا مگر خلیفہ نے اسے خطاب عطا کیا۔ کرمان پر چڑھائی کی مگر وہیں ایک غلام کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس کا بھائی اور جانشین وشمگیر بادشاہ ہوا اور امیر نوح سامانی نے اپنے سردار ابوعلی کو اس پر بھیجا وشمگیر شکست کھا کر مازندران کی طرف بھاگا یہاں کے حاکم حسن بن فیروزان نے جو اس کا گورنر تھا سرکشی کر کے راستہ نہ دیا آخر مجبور ہو کر امیر نوح سامانی کی اطاعت قبول کی۔ نوح نے اپنی مدد دیکر حسن بن فیروزان کو نکلوا دیا اور وشمگیر کو جرجان اور مازندران کا حاکم بنا دیا۔ ۳۳۱ھ/۹۴۲ء میں خاندان بویہ کے عروج حاصل کرنے پر زیاریہ خاندان کی حکومت صرف جرجان و طبرستان میں باقی رہ گئی چنانچہ وشمگیر کا بیٹا شمس المعالی قابوس بوفیر مانروا موید الدولہ کی تسلط کی وجہ سے ۱۸ سال ۳۷۱ھ سے ۳۸۸ھ تک جلا وطن رہکر گیلان کو مکرر حاصل کرنے میں کامیاب ہوا پھر اس نے سابقہ صوبجات واپس لے لئے قابوس اعلیٰ درجہ کا خوشنویس، اہل علم کا قدرداں نیک نہاد اور نیکوکار تھا۔ آخر زمانہ میں چونکہ سخت مزاج ہو گیا تھا اس سبب سے امراء نے اسے معزول کر دیا اور اس کے بیٹے منوچہر کو بادشاہ بنایا جسے خلیفہ بغداد نے فلک المعالی خطاب دیا اس نے اپنی خوشی محمود غزنوی کی اطاعت قبول کی اور پچاس ہزار دینار خراج دینا منظور کیا محمود نے اس سے اپنی بیٹی بیاہ دی اس کے بعد دارا بن قابوس بادشاہ ہوا (جسے بعض نے انوشیروان لکھا ہے) اسے سلطان مسعود بن محمود نے جرجان سے نکال دیا۔ یہ مازندران کے صرف بعض پہاڑی قلعوں پر قابض رہا بس زیاریوں کی

[۱] زیار بارعش کا شجرہ نسب گیلان شاہ قدیم بادشاہ گیلان سے جا ملتا ہے۔

سلطنت غزنویوں کے قبضہ میں آگئی - آخر کے بادشاہ صرف بعض پہاڑی قطعات پر برائے نام حکمراں ہوئے -

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	مرداویج بن زیار	۳۱۶ ۹۲۸	۷	۴	شمس المعالی قابوس بن وشمگیر	۳۶۶ ۹۷۶	۳۷	۷	کیکاوس بن سکندر بن قابوس	۴۳۴ ۱۰۴۲	۲۱
۲	ظہیر الدولہ ابو منصور وشمگیر بن زیار	۳۲۳ ۹۳۵	۳۳	۵	فلک المعالی منوچہر بن قابوس	۴۰۳ ۱۰۱۲	۱۷	۸	گیلان شاہ بن کیکاوس	۴۵۵ ۱۰۶۲	۸
۳	بیستون بن وشمگیر	۳۵۶ ۹۶۷	۱۰	۶	دارا بن قابوس	۴۲۰ ۱۰۲۹	۱۴	۴۶۲ ۱۰۷۰ میں اس خاندان کا خاتمہ ہوا			

نوٹ :- ان بادشاہان زیاریہ کو دیالمہ بھی کہتے ہیں انکا دارالسلطنت جرجان تھا خاندان بویہ کی ابتدا بھی دیلم سے ہوئی اس سبب سے وہ بھی دیالمہ کہلاتے ہیں -

(۷) سامانیہ (ماوراء النہر و ایران)

(۲۶۱ھ ۸۷۴ء سے ۳۸۹ھ ۹۹۹ء تک) (مدت ۱۲۸ سال)

ان کا مفصل حال باب ہفتم تاریخ ماوراء النہر میں لکھا جائے گا -

(۸) بویہ (جنوبی ایران عراق وغیرہ)

(۳۲۰ھ ۹۳۲ء سے ۴۴۸ھ ۱۰۹۴ء تک) (مدت ۱۲۷ سال)

ان کا حال حصہ اول فصل چہارم میں بیان ہو چکا ہے -

(۹) بنی حسنویہ (کردستان)

(۳۴۸ھ ۹۵۹ء سے ۴۰۶ھ ۱۰۱۵ء تک) (مدت ۵۸ سال)

حسن بن حسین برزیکانی ایک کرد قبیلہ کا سردار تھا - دسویں صدی کے نصف سے بیشتر یہ کردستان کے ایک بڑے حصہ اور دینور - ہمدان نہاوند اور سہرج وغیرہ پر قابض ہوگیا اور اس قدر اس کی طاقت بڑھ گئی کہ خاندان بویہ نے اسے چھیڑنا مصلحت نہ سمجھا حسن کے انتقال پر عضد الدولہ بویہ نے اس کی قلمرو کا الحاق کرکے اس کے لڑکے بدر کو باپ کے صوبہ کا گورنر مقرر کیا اور خلیفہ بغداد نے انہیں نصر الدولہ خطاب دیا کچھ عرصہ کے بعد اس خاندان کے آخری حکمراں کو شمس الدولہ بویہ نے معزول کرکے قتل کرا دیا -

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	حسن ویہ بن حسین	۳۴۸ ۹۵۹	۳۱	۲	ناصر الدین ابو النجم بدر بن حسنویہ	۳۶۹ ۹۷۹	۳۶	۳	ظہیر الدین ہلال بن بدر	۴۰۵-۴۰۶ ۱۰۱۴-۱۵	۱

۴۰۶ھ ۱۰۱۵ء میں بویہ خاندان نے ان کی حکومت چھین لی -

(۱۰) خاندان غزنوی

اس خاندان کا حال باب نہم میں افغانستان کی تاریخ میں لکھا جائیگا -

(۱۱) کاکویہ (کردستان)

محمد بن دشمن زار ابن کاکویہ کے نام سے مشہور ہے یہ مجد الدولہ بویہ (فرمانروائے ہمدان) کا ماموں تھا ۴۱۴ھ ۱۰۲۳ء میں شمس الدولہ کو معزول کرکے اس نے ہمدان پر قبضہ کیا ۳۹۸ھ ۱۰۰۷ء میں اصفہان پر متصرف ہوا - کاکویہ خاندان ۴۴۳ھ ۱۰۵۱ء تک یعنی طغرل بیگ سلجوقی کی فتوحات ایران تک اصفہان - ہمدان - یزد اور نہاوند پر حکومت کرتا رہا - اس خاندان میں ۲ بادشاہ ہوئے ہیں -

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	علاء الدولہ ابو جعفر محمد بن دشمن زار	۳۹۸ ۱۰۰۷	۳۵	۲	ظہیر الدین ابو منصور فرامرز بن علاء الدولہ	۴۳۳-۴۴۳ ۱۰۴۱-۵۱	۱۰

تیسرا دور سلجوقیان اعظم

انہوں نے طوائف الملوکی کو مٹا کر کل ایران پر سلطنت کی مگر ان کے ضعف کے وقت پھر طوائف الملوکی قائم ہوگئی -

سلاجقہ اعظم کا مفصل حال حصہ اول باب دوم فصل پنجم میں لکھا جا چکا ہے اب ان کے بعد کی طوائف الملوکی کی کیفیت درج ہوتی ہے -

چوتھا دور طوائف الملوک

(۴۸۳ھ ۱۰۹۰ء سے ۶۵۴ھ ۱۲۵۸ء تک) (۱) اسمٰعیلیہ قہستانیہ (یعنی فرقہ فدائیان یا حشاشین) (مدت ۱۶۴ سال)

یہ ان بادشاہوں کا دارالسلطنت قلعہ الموت تھا جو قزوین اور گیلان کے درمیان کے علاقہ رودبار [illegible]

[illegible]

حسن بن صباح حمیری کا باپ علی بڑا غالی شیعہ تھا یمن سے آکر رے کی سکونت اختیار کی یہاں حسن پیدا ہوا پھر نیشاپور میں رہنے لگا اور حسن کو امام موفق کا شاگرد کیا حکیم عمر خیام شاعر اور نظام الملک طوسی وزیر ملک شاہ سلجوقی کا ہم مکتب تھا ابتدا میں ملک شاہ کے ہاں نوکر ہوا۔ نظام الملک سے کچھ رنج ہوا اس نے ۴۶۴ھ میں مستنصر علوی کے پاس مصر چلا گیا اور اپنے کو علویان اسماعیلی کا خیر خواہ ظاہر کیا مستنصر نے پہلا اپنے بیٹے نزار کو ولیعہد کیا بعد میں اس سے ناراض ہو کر مستعلی کو ولیعہد کیا۔ اس پر حسن نے کہا کہ اعتبار نص اول کا ہے اور لوگوں سے کہا نزار ہی کی بیعت کرنی چاہیے مستنصر ناراض ہوا اور حسن جلاوطن کیا گیا غرض حسن کسیطرح حلب بغداد اصفہان میں ہوتا ہوا اور خفیہ تعلیم اپنے عقائد کی کرتا ہوا اور امامت نزار بن مستنصر پر لوگوں سے بیعت لیتا ہوا (یہانتک کہ عراق اور آذربیجان میں خلق کثیر کو مذہب اسماعیلی کی تعلیم کر دی) ۴۸۳ھ میں قلعہ الموت پیدا [illegible] سے قابض ہو گیا اور تھوڑے عرصہ میں تمام قہستان اور رودبار کا علاقہ بھی قبضہ میں آ گیا اور مذہب باطنیہ اختیار کر کے مذہب اسماعیلی میں کچھ تبدیلی کر کے اس کا وعظ جاری کیا اس مذہب والے اسکو شیخ الجبل اور سید نا کہتے ہیں اور اس کے مقلدین فدائی کہلاتے تھے جو بادشاہوں اور امیروں سے تعرض کرنا اپنا فرض منصبی جانتے تھے۔ چنانچہ حسن کے حکم سے ایک فدائی نے نظام الملک کو ہلاک کیا اور ۴۸۵ھ میں ایک فدائی نے ملک شاہ سلجوقی کو زہر دیدیا ملک شاہ نے امیر ارسلان کو حسن کی سرکوبی کیلئے بھیجا تھا مگر حسن نے اسے شکست دی۔ اس خاندان میں ۸ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں ؎

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	کیفیت
١	حسن بن صباح	۴۸۳	۵۱۸	اس کے مریدوں نے جو فدائی کہلاتے تھے جابجا نامی آدمیوں کو قتل کیا۔
٢	کیا بزرگ امید	۵۱۸	۵۳۲	حسن کا بڑا خلیفہ تھا ابو علی اس کا وزیر تھا فدائیوں نے زور پکڑ کے جابجا لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا جابجا ان لوگوں کے پاس مقتدی ابو ہاشم علوی حاکم گیلان پر حملہ کر کے شہید کیا شاہ [illegible] کو ایک فدائی نے قتل کیا محمود سلجوقی نے بہت سے اسماعیلی قتل کیئے مگر اس کی خود مختاری میں فرق نہ آیا خلیفہ مسترشد خلیفہ بغداد بھی فدائیوں کے ہاتھ سے مارا گیا سلاطین سلجوقیہ سے اکثر لڑتا اور ان کو شکست دیتا رہا۔
٣	محمد بن کیا	۵۳۲	۵۵۷	بغداد کے دو خلیفہ فدائیوں نے پے درپے قتل کئے اور بہت سے مشائخ اور علما اور حکام فدائیوں کے ہاتھ سے مارے گئے کوئی انکا مقابلہ کر سکتا تھا فدائیوں کے سبب سے تھا مسند خلافت اپنے بیٹے حسن کو دیکر دست بردار ہوا۔
۴	حسن بن محمد	۵۵۷	۵۶۱	اسے لوگ ذکرہ السلام کہتے تھے علمائے اسلام نے اسے ملحد اور زندیق لکھا ہے کیونکہ یہ مذہب رکھتا تھا اور بے تکلف لوگوں کو اغوا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کو امام مہدی نے شرعی تکلیفات دور کرنے کو بھیجا ہے آخر اپنے سالے کے ہاتھ سے قتل ہوا۔
۵	محمد بن حسن	۵۶۱	۶۰۷	اپنے باپ سے بھی زیادہ تھا امام فخرالدین رازی جو اس کے خلاف وعظ دیتے تھے اس کے خوف سے شاہ خوارزم کے پاس چلے گئے اس کے بیٹے جلال الدین نے اسے زہر دیکر مار دیا اس وقت ایران کی شاخ شام کی شاخ اسماعیلی سے جدا ہو گئی۔
٦	جلال الدین حسن بن محمد	۶۰۷	۶۱۸	باپ کے اعتقادات سے توبہ کی اپنا مذہب اہل سنت کا خلیفہ بغداد شاہان سلجوقی و خوارزم کو دوست بنایا حسن صباح کے عقائد کی کتاب جلا دی اور بہ [illegible] اپنا مذہب شیعہ کیا [illegible] ناصر الدین حاکم عراق کو قتل کر کے ولایت [illegible] کی تاج بخشی کی چنگیز خان کی اطاعت منظور کی۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ ۲۹۹) [illegible] اور [illegible] تمام [illegible] اور ملا حسن بن [illegible] کا قائل تھا اس [illegible] قہستان [illegible] ابو [illegible] عراق عجم کے کوہستانی علاقہ [illegible] ۵۹۳ [illegible]

کرکے شام میں سلطنت نزاریہ کی بنیاد ڈالی جو [illegible] تک قائم رہی شام [illegible]

۷	علاء الدین محمد بن جلال الدین	۶۱۸	۶۵۳	مذہب الحاد کو تازہ کیا۔ مسلمان امرا کو مروا ڈالا۔ اس کے وقت میں نصیر الدین طوسی نے ناصر الدین حاکم قہستان کے نام اخلاقِ ناصری لکھی۔ اس کے بیٹے رکن الدین نے اسے حسن مازندرانی کے ہاتھ سے قتل کرا دیا۔
۸	رکن الدین محمد خورشاہ بن علاء الدین	۶۵۳	۶۵۴	ہلاکو خاں نے حملہ کر کے اسے اور ہزاروں اسماعیلیوں کو قتل کیا اور قلعہ الموت اور گردکوہ وغیرہ علاقے فتح کر کے حشاشین کی بیخکنی کی۔ شام میں جو انکی شاخ تھی اس کی خبر صلاح الدین یوسف بن ایوب نے لی۔

(۲) سلاجقہ کرمان

(۴۳۳ھ / ۱۰۴۱ء سے ۵۸۳ھ / ۱۱۸۷ء تک) (مدت ۱۵۰ سال)

نمبر	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ		سن جلوس	مدت
۱	عماد الدین قرا ارسلان قاورد بیگ بن جغر بیگ	۴۳۳ھ / ۱۰۴۱ء	۳۲	۸	مغیث الدین محمد اول بن ارسلان شاہ		۵۳۶ / ۱۱۴۱	۱۵
۲	کرمان شاہ بن قاورد	۴۶۵ھ / ۱۰۷۳ء	ایک سال چند ماہ	۹	محی الدین طغرل شاہ بن محمد اول		۵۵۱ / ۱۱۵۶	۱۴
۳	حسین بن کرمان شاہ	۴۶۶ھ / ۱۰۷۴ء	چند ماہ	۱۰	بہرام شاہ	طغرل کے بیٹوں بھائی (تینوں بیٹے) سلطنت کے واسطے آپس میں لڑتے رہے	۵۶۵ / ۱۱۶۷	۳۰
۴	رکن الدین سلطان شاہ بن قاورد	۴۶۷ھ / ۱۰۷۴ء	۱۰	۱۱	ارسلان شاہ ثانی		"	۰
۵	توران شاہ بن قاورد	۴۷۷ھ / ۱۰۸۴ء	۱۳	۱۲	ترکان شاہ		"	۰
۶	ایران شاہ بن توران شاہ	۴۹۰ھ / ۱۰۹۷ء	۴	۱۳	محمد ثانی بن بہرام		۵۸۳ / ۱۱۸۷	چند ماہ
۷	ارسلان شاہ بن کرمان شاہ بن قاورد	۴۹۴ھ / ۱۱۰۰ء	۴۱	۵۸۳ھ / ۱۱۸۷ء میں غز ترکمانوں نے اس خاندان کی سلطنت پر قبضہ کر لیا				

نوٹ:- طغرل بیگ نے اپنے بھتیجے قاورد بن جغر بیگ بن میکائیل بن سلجوق کو ۴۳۳ھ / ۱۰۴۱ء میں کرمان کا گورنر بنایا۔ قاورد نے ۴۵۵ھ / ۱۰۶۲ء میں فارس دیلمیوں سے شیراز بھی چھین لیا۔ ۳۲ سال کی حکومت کے بعد سلطان ملک شاہ نے قید کر کے زہر دیدیا۔ ایران شاہ کو مذہب باطنیہ اختیار کرنے کے سبب امیروں نے مار ڈالا۔ ۵۶۵ھ / ۱۱۶۹ء میں محی الدین طغرل مر گیا اس کے بیٹے ۱۶ سال تک آپس میں لڑتے رہے جس سے کرمان کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی۔ اگرچہ محمد بن بہرام اپنے باپ اور چچاؤں کے بعد بادشاہ ہوا مگر ۵۸۳ھ میں ملک دینار کی قوم غز کا سردار تھا کرمان فتح کر لیا اور کرمان سے سلجوقیوں کی سلطنت جاتی رہی۔

(۳) سلاجقہ عراق و کردستان

نمبر شمار	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت
۱	مغیث الدین محمود بن محمد بن ملک شاہ	۵۱۱ / ۱۱۱۷	۱۴	۶	محمد بن محمود بن محمد	۵۴۸ / ۱۱۵۳	۶
۲	غیاث الدین داؤد بن محمود	۵۲۵ / ۱۱۳۱	۱	۷	سلیمان شاہ بن محمد بن ملک شاہ	۵۵۵ / ۱۱۵۹	۵ ماہ
۳	ابو طالب طغرل اول بن محمد بن ملک شاہ	۵۲۶ / ۱۱۳۲	۱	۸	ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملک شاہ	۵۵۶ / ۱۱۶۱	۱۷
۴	غیاث الدین مسعود بن محمد بن ملک شاہ	۵۲۷ / ۱۱۳۳	۲۰	۹	طغرل ثانی بن ارسلان بن طغرل	۵۷۳–۵۹۰ / ۱۱۷۷–۹۴	۱۷
۵	معین الدین ملک شاہ بن محمود بن محمد	۵۴۷ / ۱۱۵۲	۳ ماہ	۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء میں خوارزمیوں نے ان کے ملک پر قبضہ کر لیا۔			

(۱) محمود (مغیث الدین) اپنے باپ محمد بن ملک شاہ کے بعد عراق عجم کا بادشاہ ہوا۔ اپنے چچا سلطان سنجر کا داماد تھا ہمدان میں ۱۴ سال تک سنجر کا نائب رہ کر ۲۸ سال کی عمر میں مر گیا۔ اپنا ایک نام اور دلاور تھا خلیفہ مقتدی نے اسے مغیث الدین محمود یمین امیر المومنین خطاب دیا۔ کمال الدین علی میری اس کا وزیر تھا۔

(۳) داؤد کم سنی میں بادشاہ ہوا۔ انکا ایک سال بھی نہیں گزرا پایا تھا کہ سنجر نے آکر طغرل کو بادشاہ بنا دیا اور داؤد ۵۳۸ھ میں مارا گیا۔

(۳) طغرل (رکن الدین) سنجر کے اشارہ سے عراق کا حاکم ہوا پہلے مسعود سے لڑتا رہا آخر ایک برس حکومت کر کے ۲۵ سال کی عمر میں مر گیا۔

(۴) مسعود (غیاث الدین) طغرل کی وفات پر بغداد سے ہمدان میں آکر تخت نشین ہوا اور طغرل خلیفہ مسترشد کو اپنے سے ملا کر [illegible]

[illegible]

مسعود پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور خلیفہ قید ہوا اور بحالت قید ایک فدائی کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے بعد خلیفہ کے بیٹے راشد نے چڑھائی کی۔ مگر شکست کھا کر اصفہان کی طرف بھاگا اور فدائیوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ مسعود نے مسترشد کے دوسرے بیٹے مقتفی کو خلیفہ بنایا۔ ابھی مسعود بغداد ہی میں تھا کہ والی فارس کی مخالفت کی خبر پہنچی آخر فارس پر حملہ کر کے فاتح ہوا اور اپنے بھائی سلجوق شاہ کو شیراز کا گورنر بنایا۔ سلجوق شاہ کے مرنے کے بعد شیراز کی حکومت اتابک چاولی کو دی حاکم رے کی مخالفت فرو کر کے تاج بخشی کی دوبارہ حاکم رے عباس نے باتفاق سلیمان شاہ برادر مسعود کے بغاوت کی اس لئے دوبارہ رے پر حملہ کر کے اپنے بھائی کو گرفتار کر لیا۔ ۵۴۷ھ میں مر گیا عمر ۴۵ سال۔

(۵) **ملک شاہ بن محمود**۔ اپنے چچا کی جگہ بادشاہ ہوا چونکہ عیاش اور شراب خوار تھا سوا تین ماہ کی حکومت کے بعد اتار دیا گیا۔ مدت تک خراب پھرتا رہا۔ پھر اصفہان پر قبضہ کر لیا اور وہیں ۵۵۵ھ میں مر گیا۔ عمر ۳۲ سال۔

(۶) **محمد غیاث الدین**۔ امیروں نے ملک شاہ کو تخت سے اتار کر اسے بادشاہ بنایا۔ متوہم ہو کر امیر الامراء خاص بیگ (خاص بیگ) کو مع اس کے مصاحب محمد بن الیاس کے قتل کرا دیا اس پر امیر اتابک شمس الدین ایلدگز اور نصرت الدین اس کے چچا سلیمان والی آذربیجان کو اپنے چڑھا لائے وہ خلیفہ بغداد سے مدد لیکر آیا کئی لڑائیوں کے بعد سلیمان موصل کو بھاگ گیا۔ محمد نے پھر بغداد کا محاصرہ کیا اس وقت ملک شاہ کے بھائی اور اتابک نے ہمدان کا محاصرہ کر لیا اس سبب سے بغداد کا محاصرہ اٹھا کر ہمدان آیا اور دشمنوں پر غالب آیا۔ آخر ۵۵۴ھ میں ۳۲ سال کی عمر میں مر گیا۔ عاقل۔ فاضل، صاحب تدبیر تھا علماء و فضلا کی قدر کرتا تھا شرع کا پابند تھا اس کے بعد سے سلجوقیوں کا تسلط بغداد پر سے جاتا رہا۔

(۷) **سلیمان شاہ (معز الدین)** عیاش اور شرابخوار ہونے کی وجہ سے آٹھ مہینے بعد امیروں نے اسے اتار کر ارسلان بن طغرل کو بادشاہ بنایا۔ سلیمان ۵۵۶ھ میں قتل کر دیا گیا۔

(۸) **ارسلان عادل**۔ حلیم۔ صابر۔ سخی اور عالی ہمت تھا۔ عز الدین والی اصفہان اور حسام الدین حاکم رے نے سازش کر کے ملک[1] محمد سلجوقی (حاکم فارس) کو بادشاہ بنایا اور دونوں نے ہمدان پر حملہ کیا۔ مگر شکست کھائی بعد ازاں ارسلان نے حملہ کر کے حاکم مازندران کو بھگا دیا اور قلعہ ملاحدہ جو نواح قزوین میں تھا فتح کیا۔ اور اتابک زنگی کو فارس کا گورنر بنایا اور جہاں پہلوان محمد بن ایلدگز کو رے کا علاقہ دیا ۵۶۸ھ میں ارسلان کی ماں جو ایلدگز کے نکاح میں تھی فوت ہوئی۔ اور ایک ماہ بعد اتابک ایلدگز بھی مر گیا۔ ملک ابخاز کا فرنے شورش کر کے مسلمانوں پر سخت حملے کئے۔ ارسلان نے شکست دیکر اسے مطیع کیا۔ آخر مریض ہو کر مر گیا اسکے وقت میں خوارزم شاہیوں کا دور شروع ہوا۔ شرف الدین اصفہانی اس کے زمانہ کا فاضل تھا۔

(۹) **طغرل**۔ ابخاز کا فرنے آذربیجان میں شورش کی اور اس کے چچا محمد بن طغرل نے عراق پر حملہ کیا مگر اس نے دونوں کو شکست دی۔ پہلا وزیر اس کا جہان پہلوان اتابک محمد بن اتابک ایلدگز تھا اس کے مرنے کے بعد اس کا بھائی قزل ارسلان بن ایلدگز وزیر ہوا۔ قزل ارسلان نے بادشاہ کو گرفتار کرنا چاہا اور خلیفہ بغداد سے مدد لیکر ہمدان پر قبضہ کر لیا۔ طغرل گرفتار ہو گیا۔ قزل ارسلان نے سنجر بن سلیمان کے نام کا خطبہ سکہ جاری کر دیا پھر قزل ارسلان نے خود بادشاہ ہونا چاہا مگر کسی دشمن کے ہاتھ سے مارا گیا طغرل نے قید سے نکل کر پھر سلطنت پائی مگر امیر قتلغ بن اتابک محمد بن ایلدگز نے جو قزل ارسلان کا بڑا دوست تھا ہمدان پر چڑھائی کی اور خوارزم شاہ تکش کو اس کی لڑائی پر مستعد کیا مگر مقابلہ میں سلطان نے قتلغ کو گرفتار کر لیا اور خوارزم شاہ کو بغرض مصالحت رے کا علاقہ دیدیا۔ پھر مہربان ہو کر قتلغ کو رہا کر کے سرفرازی بخشی۔ اس کی والدہ سے نکاح کر لیا۔ مگر قتلغ نے اپنی والدہ کی معرفت سلطان کو زہر دینا چاہا۔ جب بھید معلوم ہوا تو قتلغ خوارزم کو بھاگ گیا اور خوارزم شاہی لشکر لیکر مقابلہ کو آیا مگر شکست دیکر سلطان نے رے کا ملک واپس لیلیا۔ پس تکش شاہ خوارزم خود چڑھ آیا۔ مقابلہ میں طغرل قتلغ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ طغرل کے مارے جانے پر عراق کی سلطنت سلجوقیوں کے ہاتھ سے نکل کر خوارزمیوں کے قبضہ میں آگئی۔ کمال الدین اور نظام الدین گنجوی شاعر طغرل ہی کے زمانہ میں تھے۔

[1] فارس کے کسی حصہ پر حاکم ہوگا کیونکہ شیراز تو اس وقت اتابک مظفر الدین سنقر کے قبضہ میں تھا یہ ملک محمد بیٹا تھا محمود کے بھائی سلجوق شاہ کا۔

(۴) اتابکان آذربیجان

(۵۳۱ھ سے ۶۲۲ھ تک ۱۱۳۶ء سے ۱۲۲۵ء) (مدت ۹۱ سال)

اس خاندان کا بانی ایلدگز سلطان مسعود سلجوقی والی عراق کے وزیر کمال قبچاق کا ایک ترکی غلام تھا پہلے بادشاہی باورچیخانہ کا داروغہ مقرر ہوا پھر سپہ سالاری کا عہدہ پاکر ایروان کی فتح کو بھیجا گیا اور بادشاہ نے اپنے مرحوم بھائی طغرل کی بیوی اس کے نکاح میں دے کر آذربیجان کا گورنر بنایا آخر اس نے اتنا اقتدار پایا کہ عراق کے سلجوقیہ بادشاہ کی کچھ حقیقت نہ رہی بلکہ سلطنت اس کے خاندان میں موروثی ہو گئی۔

اس خاندان میں مندرجہ ذیل بادشاہ ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	یلک شمس الدین ایلدگز	۵۳۱ ۱۱۳۶	۳۷	۴	نصرت الدین ابوبکر بن محمد جہاں پہلوان	۵۸۷ ۱۱۹۱	چند ماہ
۲	جہاں پہلوان اتابک محمد بن ایلدگز	۵۶۸ ۱۱۷۲	۱۳	۵	مظفر الدین قتلق بن محمد جہاں پہلوان	۵۸۷ ۱۱۹۱	۲۰
۳	قزل ارسلان عثمان بن ایلدگز	۵۸۱ ۱۱۸۵	۶	۶	ازبک بن محمد جہاں پہلوان	۶۰۷-۶۲۲ ۱۲۱۰-۲۵	۱۵

(۱) **اتابک ایلدگز** - مملکت ایران و گنجہ و شیروان دبا کر برقابض ہو کر سلطان مسعود کی وفات کے کچھ دنوں بعد ارسلان کو بادشاہ بنایا جو طغرل کا بیٹا تھا (طغرل کی بیوی ایلدگز کے نکاح میں تھی) خود مدار المہام بنا۔ گرجستان کی مہم میں وبا سے مر گیا۔

(۲) **محمد بن ایلدگز** - طغرل کی بیوی کے پیٹ سے ایلدگز کے دو بیٹے ہوئے اتابک محمد اور قزل ارسلان۔ ایلدگز کے بعد محمد عراق میں اور قزل ارسلان آذربیجان میں (محمد کے نائب کے طور پر) حکمراں ہوا محمد نے ارسلان سلجوقی کے بعد اس کے بیٹے طغرل کو بادشاہ بنایا جس کی عمر سات سال کی تھی اور خود مختار سلطنت رہا۔ محمد کے چار بیٹے تھے قتلق و میر میران قتیبہ خاتون کے پیٹ سے اور ابوبکر اور ازبک دوسری بیوی سے۔

(۳) **قزل ارسلان** محمد کے مرنے کے بعد عراق میں سلطان طغرل کے پاس آیا اور قتیبہ خاتون سے نکاح کیا اور امیر الامرا مقرر ہوا مگر پھر طغرل کو قتل کر کے خود بادشاہ ہونا چاہا اور طغرل کو قید کر لیا مگر عراق کا بادشاہ ہونے سے پہلے امرا نے فدائیوں کے ہاتھ سے مروا ڈالا۔

(۴) **ابوبکر** - قزل ارسلان کے مارے جانے کے بعد قتلق عراق میں امیر الامرا اور ابوبکر تبریز میں آذربیجان کا بادشاہ ہوا۔ طغرل نے دوبارہ بادشاہ ہو کر قتلق کی ماں قتیبہ خاتون سے نکاح کر لیا قتلق اس سے کئی بار لڑا مگر ابوبکر کامیاب رہا۔ ظہیر الدین فاریابی اسی کے زمانہ کا شاعر تھا۔

(۵) **قتلق** - قزل ارسلان کے بعد عراق کا امیر الامرا ہوا اپنی ماں قتیبہ خاتون کی معرفت طغرل شاہ کو زہر دینا چاہا سبب معلوم ہوا طغرل نے وہی زہر قتیبہ خاتون کو پلا دیا اور قتلق قید کیا گیا مگر پھر طغرل نے رہا کر دیا یہ خوارزم جا کر تکش خوارزم کے بادشاہ کو چڑھا لایا مقابلہ میں طغرل مارا گیا۔ اور تکش نے قتلق کو اصفہان کی حکومت دیدی آخر قتلق کو رے کے حاکم میاجق نے مار ڈالا۔

(۶) **ازبک** - ابوبکر کے بعد تبریز کا حاکم ہوا مگر سلطان جلال الدین خوارزمی نے تبریز فتح کر کے اس کی بیوی سے جو طغرل سلجوقی کی بیٹی تھی نکاح کر لیا۔ یہ خبر سنکر ازبک جو جلال الدین سے بھاگ کر قلعہ النجق میں پناہ گزیں تھا مر گیا اور اس طرح اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔

(۵) سلاطین نیمروز [۱]

(۵۳۹ھ سے ۶۲۲ھ تک ۱۱۴۴ء سے ۱۲۲۵ء) (مدت ۸۳ سال)

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ محمود غزنوی نے خلف بن احمد صفاری سے سیستان کا علاقہ چھین لیا تھا پھر سلطان سنجر سلجوقی نے سیستان فتح کر کے طاہر بن محمد کو جو طاہر بن خلف بن احمد صفاری کی نسل سے تھا سیستان کا گورنر بنایا۔ اس کے مرنے کے بعد سنجر نے اس کے بیٹے تاج الدین ابو الفضل کو سیستان کا گورنر بنایا۔ سنجر کے بعد سیستان غوریوں کے قبضہ میں آیا۔ طاہر بن محمد کی اولاد غوریوں کے ماتحت رہی اور پھر غوریوں کے زوال پر خود مختار ہو گئی اس خاندان میں ۸ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	طاہر بن محمد	۵۳۴	۱۰	۳	شمس الدین محمد بن تاج الدین	۵۵۰	۲
۲	تاج الدین ابو الفضل بن طاہر	۵۴۴	۶	۴	تاج الدین حرب بن عز الملک بن تاج الدین ابو الفضل	۵۵۲	۶۰

[۱] نیمروز کو سیستان سکستان اور سجستان و شکرستان بھی کہتے ہیں۔ زابلستان اسی کا علاقہ ہے۔

۵	یمین الدولہ بہرام شاہ بن تاج الدین حرب	۶۱۲	۷	۷	رکن الدین بن بہرام شاہ	۶۳۴	۱
۶	نصرت الدین بن بہرام شاہ	۶۱۹	۵	۸	شہاب الدین محمود بن تاج الدین حرب	۶۳۴	۳

(۱) **طاہر بن محمد** - ۱۰ سال سیستان کا گورنر رہا۔ ملک کی آبادی اور رعیت کی خوشحالی میں کوشاں رہا۔

(۲) **تاج الدین ابوالفضل** - عدل و انصاف، شجاعت و سخاوت اور فضیلت میں مشہور تھا۔ گورخان قراختائی کی لڑائی میں گرفتار ہو گیا تھا، مگر پھر رہا ہو کر آیا۔ اپنے امیروں کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

(۳) **شمس الدین محمد** - اپنے بھائی عز الملک کو اندھا کیا یا بھیوں کو قتل کیا۔ ظالم تھا۔ امیروں نے تنگ آ کر اسے قتل کر ڈالا اور اس کے بھتیجے کو بادشاہ بنا لیا۔ (۴) **تاج الدین حرب** - اس کے زمانہ میں خراسان غوریوں کے قبضہ میں آ گیا۔ سیستان اس زمانہ میں خراسان کا صوبہ سمجھا جاتا تھا۔ تاج الدین حرب نے غوریوں کا سکہ و خطبہ جاری کیا اور ۶۰ سال انکے ماتحت حکومت کر کے مر گیا۔ بڑے دولت و اقبال کے ساتھ سلطنت کی۔

(۵) **بہرام شاہ** - دو دفعہ قہستان کے ملحدوں سے لڑا۔ آخر مسجد میں چار فدائیوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ فاضل ابو النصر فراہی مولف نصاب صبیان جو کہ مشہور دہتا اسی کے زمانہ میں تھا۔

(۶) **نصرت الدین** - تاتاریوں نے سیستان پر حملہ کیا، ان کی لڑائی میں مارا گیا۔

(۷) **رکن الدین** - اپنے بھائی نصرت الدین کی حیات میں اس سے لڑتا رہا۔ ایک دفعہ نصرت الدین کو بھگا کر سیستان پر قبضہ کر کے ایک سال ظلم و جور سے حکومت کی تھی کہ نصرت الدین نے اسے نکال کر پھر سیستان پر قبضہ کر لیا تھا۔ پھر اس نے گوشہ نشینی اختیار کی اور چنگیز خاں کے قتل عام میں یہ بھی مارا گیا۔

(۸) **شہاب الدین محمد** - جب تاتاری سیستان کو ویران کر کے چلے گئے شہاب الدین نے گوشہ سے نکل کر سیستان کی حکومت اختیار کی۔ مگر اس کے ایک رشتہ دار مسمے عثمان نے کرمان سے براق حاجب سے مدد لیکر چڑھائی کی۔ اس فوج کا سردار براق کی طرف سے تاج الدین ینالتگین تھا۔ لڑائی میں شہاب الدین مارا گیا، مگر تاج الدین ینالتگین نے عثمان کو سیستان کی حکومت نہ دی بلکہ خود بادشاہ بن گیا (یہ ینالتگین سلطان محمد خوارزم شاہ کا چچا زاد بھائی تھا۔ ابتدا میں تاتاریوں سے بھاگ کر ہندوستان میں چلا آیا تھا۔ کچھ دنوں ملک قباچ کے پاس ملتان میں رہا۔ پھر سلطان جلال الدین خوارزمی کے ساتھ کرمان آیا تھا اور براق حاجب کے پاس نوکر ہو گیا تھا۔ براق نے سپہ سالار کر کے سیستان کی فتح کو بھیجا تھا) سیستان کا بادشاہ ہو کر ملحدان قہستان سے لڑا۔ آخر ۶۲۵ھ میں تاتاریوں نے پھر سیستان پر حملہ کیا اور ۲ سال کے محاصرہ کے بعد مغلوب ہوا اور ۶۳۲ھ میں تاتاریوں کے ہاتھ سے مارا گیا اور سیستان کی حکومت تاتاریوں کے قبضہ میں آ گئی۔

(۱۶) اتابکان شیراز

(۵۴۳ھ سے ۶۸۶ھ تک) (مدت ۱۴۳ سال)

قلا دستون دیلمی سے مقتل بن حسین سپہ سالار نے خروج کر کے شیراز کی حکومت چھینی۔ سلطان ارسلان سے اپنے لئے فرمان حکومت حاصل کیا۔ آخر بغاوت کی اور قید ہوا اور ملک شاہ سلجوقی نے رکن الدولہ خمارتگین کو فارس کی حکومت دی۔ جب اس نے بھی بغاوت کی تو سلطان مسعود نے اپنے بھائی سلجوق شاہ کو اور اس کے بعد اتابک جاؤلی کو پھر اتابک قراجہ کو پھر اتابک سنقر کو پھر اتابک بوزابہ کو مقرر کیا۔ ۵۴۲ھ میں بوزابہ مسعود سلجوقی کے مقابلہ میں مارا گیا اور ملک شاہ بن محمد بن محمود بن محمد بن ملک شاہ بادشاہ فارس کا ہوا۔ مگر ایک سال بعد مظفر الدین سنقر بن مودود سلغری نے اس پر فتح حاصل کر کے اپنے خاندان میں مستقل سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ مظفر الدین کا بزرگ سلغر ایک ترکمانی گروہ کا سردار تھا جو ترک وطن کر کے خراسان میں آ بسا تھا۔ طغرل بیگ سلجوقی نے اسے حاجب کے عہدہ پر ممتاز کیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اولاد میں مظفر الدین سنقر نے ۵۴۳ھ میں فارس فتح کر کے سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اتابک سعد نے شاہ خوارزم کا باجگزار ہو کر اصفہان و شکونان کے صوبے حوالے کر دئے تھے۔ اتابک ابوبکر نے اوغتائی خاں مغل کی اطاعت اختیار کر لی تھی۔ اس کے بعد اس خاندان کی بقیہ حکمران مغلیہ بادشاہوں کے باجگزار رہے۔ سب سے آخر فرمانروا شاہزادی آبش خاتون نے منکو تیمور سے شادی کر لی تھی جو ہلاکو کی نسل سے تھا۔ اس کی وفات پر فارس کی حکومت منگولوں کی سلطنت میں شامل ہو گئی۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود سلغری	۵۴۳ ۱۱۴۸	۱۳	۶	محمد بن سعد بن ابوبکر	[illegible]	۲ سال
۲	اتابک مظفر الدین زنگی بن مودود	۵۵۶ ۱۱۶۲	۱۴	۷	محمد شاہ بن سلغر بن سعد بن زنگی	[illegible]	۸ ماہ
۳	اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی	۵۷۱ ۱۱۷۵	۲۰	۸	سلجوق شاہ بن سلغر بن سعد	[illegible]	۱ سال
۴	مظفر الدین ابوشجاع سعد بن زنگی	۵۹۱ ۱۱۹۵	۳۲	۹	آبش خاتون بنت سعد بن ابوبکر	[illegible]	۲۶
۵	مظفر الدین قتلق خان ابوبکر بن سعد بن زنگی	۶۲۳ ۱۲۲۶	۳۵				

(۱) **سنقر بن مودود** ملک شاہ کو بیچا کر شیراز کا حاکم ہوا ملک شاہ نے پھر حملہ کیا مگر شکست کھائی [illegible] اس پر چند بار حملہ آور ہوا مگر پسپا ہوا۔ تاج الدین شیرازی اس کا وزیر تھا۔

(۲) **زنگی بن مودود** سنقر کی وفات کے وقت شیراز میں نہ تھا۔ اس کے [illegible] کی مدد سے شیراز پر قبضہ کر لیا مگر زنگی اسے شکست دیکر شیراز پر قابض ہو گیا۔

(۳) **تکلہ بن زنگی** [illegible] جہان پہلوان ایلدگز کی مرتبہ پر چڑھ آیا [illegible] گاذرونی اس کا وزیر تھا۔ (۴) **سعد بن زنگی** [illegible] آخر بوساطت ملک زوزن کے اسپر فیصلہ ہوا کہ سعد اپنی بیٹی ملکہ خاتون کو جلال الدین بن محمد خوارزم شاہ سے بیاہ دے [illegible] آمدنی خراج دیا کرے۔ اسنے اقرار کیا اور رہائی پاکر شیراز آیا اس کے بیٹے ابوبکر نے [illegible] ابوبکر شکست کھا کر قید ہوا [illegible] خوارزم شاہ سے اپنا وعدہ پورا کیا [illegible] شیراز میں بہت کم رہتا تھا [illegible] پہلوان [illegible] کو [illegible] لوٹ لیا [illegible] سلطان غیاث الدین نے شیراز میں [illegible] وزیر [illegible] سعدی شیرازی اس کے [illegible] مشہور شاعر تھا۔

(۵) **ابوبکر** [illegible] سعد بن زنگی [illegible] کے ہاتھ [illegible] اطاعت [illegible] خراج دینا منظور کیا [illegible] فارس کی حکومت اس [illegible] دیا [illegible] فتح [illegible] کی اطاعت [illegible] قلیف [illegible] قائم کی۔ اس کا [illegible] آتا بک [illegible] انتقال [illegible] (۶) [illegible] ابوبکر [illegible] (۷) [illegible] (۸) **سلجوق بن سلغر** [illegible] بادشاہ ہوا تھا [illegible] ہلاکو نے [illegible] قتل کیا۔

(۹) **آبش خاتون** سلجوق کے قتل ہو جانے کے بعد کوئی مرد قابل حکومت نہ رہا تھا آخر خاتون [illegible] ایک سال [illegible] کرنے کے بعد ہلاکو کے بیٹے [illegible] سے نکاح کر لیا [illegible] آبش [illegible]

(۷) اتابکان لرستان

(۵۴۳ھ سے [illegible] ۱۱۴۸ [illegible]) (مدت ۱۹۷ سال)

قدیم زمانہ میں لرستان کے دو حصے [illegible] مظفر الدولہ [illegible]

ابو منصور حکومت کرتا تہا بدر کے مرنے کے بعد اسکا بیٹا محمد ہلال لُرستان کا بادشاہ ہوا اور محمد ابن خورشید وزیر ہوا اس زمانہ میں نصف ولایت لُرستان قوم شولان کے تصرف میں تہی چونکہ ہلال رہزنی کرتا تہا بہاء الدولہ دیلمی نے اسپر فوج بہیجکر قتل کرا دیا کچھ دنوں بعد ابوالحسن محمد بن فضلویہ کرد اولاد محمد بن خورشید کا ملازم ہوا۔ ابوالحسن کا بیٹا علی اور علی کا بیٹا محمد تہا وہ اتابکان سلغری (شاہان شیراز) کی ملازمت میں نامور ہوا محمد کا بیٹا ابو طاہر بن محمد تہا جس کو سنقر بن مودود نے سپہ سالار بنا کر ۵۴۳ھ ۱۱۴۸ء میں لُرستان کلاں کے فتح کرنے کو بہیجا تہا اس نے لُرستان فتح کر کے اپنی خود مختار حکومت قایم کر لی اور خود بخود اتابک اپنا خطاب مقرر کیا منگلیہ فرمانروا اباقا خاں نے اس پر خوزستان کی حکومت اضافہ کی۔ اس خاندان میں سے اتابک افراسیاب اول نے ارغون کے انتقال پر اصفہان پر قبضہ کر لیا مگر جلد سزا کو پہنچا اس خاندان کے بہت سے فرمانرواؤں کے سنہ جلوس مشتبہ ہیں ان کا صدر مقام ایدج تہا تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یوسف شاہ ثانی نے شوشتر۔ حویزہ اور بصرہ پر بھی قبضہ کر لیا تہا اتابکوں کا ایک اور بھی چھوٹا سا خاندان تہا جو لُرستان خورد میں بارہویں صدی کے اختتام سے سولہویں صدی عیسوی تک حکمراں رہا۔

اتابکان لُرستان ہزار اسپی کے نام سے مشہور ہیں اس خاندان میں مندرجہ ذیل بادشاہ ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ابو طاہر بن محمد	۵۴۳ / ۱۱۴۸	۵۷	۸	رکن الدین یوسف ثانی بن احمد	۷۳۳ / ۱۳۳۳	۷
۲	نصرت الدین ہزار اسپ بن ابو طاہر	۶۰۰ / ۱۲۰۳	۵۰	۹	مظفر الدین افراسیاب ثانی بن رکن الدین	۷۴۰ / ۱۳۳۹	۱۶
۳	تکلہ بن نصرت الدین۔	۶۵۰ / ۱۲۵۲	۷	۱۰	شمس الدین ہوشنگ یا نور الدین افراسیاب ثانی	۷۵۶ / ۱۳۵۵	۲۴
۴	شمس الدین الپ ارغون بن نصرت الدین	۶۵۷ / ۱۲۵۸	۱۶	۱۱	احمد دوم	۷۸۰ / ۱۳۷۸	۳۵
۵	یوسف اول بن الپ ارغون	۶۷۳ / ۱۲۷۴	۱۴	۱۲	ابو سعید	۸۱۵ / ۱۴۰۸	۵
۶	افراسیاب اول بن یوسف	۶۸۷ / ۱۲۸۸	۹	۱۳	حسین	۸۲۰ / ۱۴۱۷	۷
۷	نصرت الدین احمد اول بن الپ ارغون	۶۹۶ / ۱۲۹۷	۳۸	۱۴	غیاث الدین	۸۲۷ / ۱۴۲۳	۱

نوٹ:- (۱) **نصرت الدین** - ابو طاہر کے مرنے کے بعد دوسرا نصف بہی قوم شولان سے چہین لیا۔ اتابک تکلہ نے کئی دفعہ شیراز پر حملہ کیا مگر آخر اس نے شکست کہائی اور اپنی بیٹی نصرت الدین کو بیاہ دی تب تکلہ بن نصرت الدین پیدا ہوا اسکی سلطنت کی حد اصفہان سے ۴ فرسخ کے قریب تک پہنچ گئی تہی۔ (۲) **تکلہ** - اتابک سنقر شیرازی اور خلیفہ بغداد نے دو بڑے دفعوں میں اسپر چڑہائی کی مگر دونوں نے شکست کہائی آخر ہلاکو خاں نے اسے قتل کرایا۔ (۳) **الپ ارغون** - ہلاکو کے حکم سے بادشاہ ہوا۔ (۴) **یوسف اول** - اباقا خاں نے خوزستان کوہ کیلویہ شہر فیروزان اور جرباذقان بہی اس کو عطا کیا اس نے خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کی لڑکی سے شادی کی۔ (۵) **افراسیاب اول** - ظالم و خود پرست تہا ارغون بادشاہ مغل کے مرنے کے بعد موقع پاکر اصفہان پر قبضہ کر لیا پہر تمام ملک عراق و عجم اور ... فارس کے کنارہ تک قبضہ میں کر لیا آخر سلطان غازان خاں سے شکست کہا کر اسکے حکم سے قتل کیا گیا۔ (۶) **احمد اول** - عدل و انصاف سے مغلوں کے ماتحت ۳۸ سال حکومت کر کے سلطان ابو سعید خدا بندہ کے عہد میں وفات پائی۔ (۷) **افراسیاب ثانی** - اس کے زمانہ میں تیمور نے لُرستان فتح کیا اور اس وقت سے اس خاندان کے تمام فرمانروا تیموریہ خاندان کی ماتحتی میں اجلوگزار حکمراں رہے یہانتک کہ ۸۲۷ھ ۱۴۲۳ء میں ابراہیم بن شاہرخ تیموری نے اس خاندان کے آخری بادشاہ غیاث الدین سے حکومت چہین لی اور خاندان ہزار اسپی کا خاتمہ ہوا۔

(۸) غوری (غور و ہرات)

انکا اصل علاقہ غور افغانستان میں ہے اس سبب سے انکا حال باب پنجم افغانستان کی تاریخ میں درج ہوگا لیکن چونکہ یہ خراسان کا ایک

حصہ پر بھی قابض تھے اس سبب سے تاریخ ایران میں بھی انکا نام لیا گیا۔

(۹) خوارزمی (خوارزم و عراق وغیرہ)

ان کی اصل حکومت خیوا (خوارزم) میں تھی اس سبب سے ان کا حال باب ہفتم یعنی تاریخ ترکستان میں لکھا جائیگا مگر چونکہ تکش خوارزمی نے ۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء میں سلجوقیان عراق سے عراق فتح کرنے کے بعد ایران کے اور بہت سے علاقے فتح کئے اور بہت سے ایران کے حکمرانوں کو باجگزار بنایا تھا اس سبب سے ایران کے بادشاہوں میں بھی خوارزمیوں کو شمار کیا گیا۔

(۱۰) سلاطین قراختائیہ (کرمان)

(۶۱۹ھ / ۱۲۲۲ء سے ۷۰۳ھ / ۱۳۰۳ء تک) (مدت ۸۱ سال)

اس خاندان کا بانی براق حاجب ایک امیر گورخان ختا کے بادشاہ کے دربار کا تھا تکش خوارزمی کے زمانہ میں گورخان کے حکم سے تحائف لیکر خوارزم آیا اور پھر یہاں سے واپس نہ گیا یہانتک کہ خوارزم شاہیوں کی امارت کے درجہ کو پہنچا جب چنگیز خان نے سلطنت خوارزم شاہیہ کا شیرازہ پراگندہ کردیا تو اس طوفان بے تمیزی میں براق نے کرمان کی راہ ہندوستان میں آنا چاہا شجاع الدین حاکم کرمان نے اسے روکا۔ لڑائی میں شجاع الدین مارا گیا اور اس طرح ۶۱۹ھ / ۱۲۲۲ء میں براق حاجب کرمان کا بادشاہ ہوگیا جب ایران میں مغلوں کا دور ہوا تو اقتائی خاں خان اعظم مغل نے اس کی حکومت کو برقرار رکھا اور قتلق خان کا خطاب عطا کیا اس خاندان کی حکومت صرف کرمان میں محدود تھی یزد دار الحکومت تھا ایران کے شاہان مغلیہ کی اطاعت سے انہوں نے انحراف نہیں کیا دو مغلیہ بادشاہوں نے اس خاندان کی عورتوں سے شادی بھی کی۔ پھر اس خاندان کے آخری حکمران کی لڑکی محمد بن مظفر والی فارس سے کتخدا ہوگی اس خاندان میں ۸ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	براق حاجب قتلق خاں	۶۱۹ / ۱۲۲۲	۱۳	۵	جلال الدین سیورغتمش بن قطب الدین	۶۸۱ / ۱۲۸۲	۱۰
۲	رکن الدین خواجہ جوق بن براق	۶۳۲ / ۱۲۳۴	۱۵	۶	صفوۃ الدین پادشاہ خاتون بنت قطب الدین	۶۹۳ / ۱۲۹۳	۱
۳	قطب الدین محمد قتلق شاہ (بن حسام الدین برادر براق)	۶۵۰ / ۱۲۵۲	۵	۷	مظفر الدین محمد شاہ بن حجاج بن قطب الدین	۶۹۴ / ۱۲۹۴	۷
۴	عصمت الدین قتلق خاتون بنت براق زوجہ قطب الدین	۶۵۵ / ۱۲۵۷	۲۶	۸	قطب الدین شاہ جہاں بن سیورغتمش	۷۰۱-۳ / ۱۳۰۱-۳	۲

نوٹ:- (۱) رکن الدین۔ اسکے عمزاد بھائی قطب الدین بن حسام الدین نے براق حاجب کے مرنے پر کرمان پر قبضہ کرلیا۔ برس کے اندر ہی رکن الدین نے اس پر حملہ کرکے اسے نکال دیا۔ ۱۵ سال کی حکومت کے بعد قطب الدین مغلیہ سلطان منگو خاں سے کرمان کی حکومت کا فرمان لیکر آیا اور رکن الدین کو قتل کرکے بادشاہ ہوا۔ (۳) قتلق خاتون جس کو ترکان خاتون بھی کہتے ہیں بہت نیک اور صاحب تدبیر تھی قطب الدین کے مرنے کے بعد سلطان اباقا خاں کے حکم سے حجاج سلطان بن قطب الدین کم سنی میں کرمان کا حاکم ہوا اور اسکی ماں قتلق خاتون اس کی اتالیق مقرر ہوئی۔ حجاج سلطان اپنی ماں کی سرپرستی میں ۱۵ برس حکومت کرتا رہا آخر ماں سے گستاخی کی وہ ناراض ہوگئی اور حجاج سلطان ہندوستان کی طرف بھاگ آیا پھر شاہ ہند سے مدد لیکر چڑھائی کی مگر راستہ میں ۶۷۵ھ / ۱۲۷۶ء میں مرگیا قتلق خاتون ۶۸۱ھ / ۱۲۸۲ء تک حکومت کرکے مرگئی۔ (۴) جلال الدین سیورغتمش۔ خلاصہ خاندان قراختائی تھا اس کی بہن نے اسے مروا کر خود سلطنت اختیار کی۔ (۴) پادشاہ خاتون (سلطان) بایدو خاں نے اسے اسیر کرکے قتل کیا بایدو خاں نے غازان میں خروج کرنے کے بعد کرمان پر چڑھائی کی تھی۔ (۵) محمد شاہ۔ غازان خاں کے حکم سے تخت نشین ہوا اور قاضی فخر الدین کو وزیر بنایا امیروں نے وزیر کو مار ڈالا اور کرمان میں بڑا فساد برپا ہوا آخر خود بادشاہ بھی شراب کی کثرت سے مرگیا۔

(۶) شاہ جہاں۔ غازان خاں کے حکم سے کرمان میں حکمران ہوا چونکہ ظالم بہت تھا سلطان محمد خدا بندہ نے ۷۰۳ھ میں اپنے پاس بلا کر نظر بند کیا آخر کار شیراز میں ۷۰۴ھ میں مرگیا۔ اسطرح خاندان قراختائیہ کا خاتمہ ہوا۔

نوٹ: شاہجہان کو نظر بند کر کے سلطان محمد خدابندہ نے اپنے گورنر کرمان میں بھیجنے شروع کیے چنانچہ ۷۰۴ھ سے ۷۱۴ھ تک ملک اسلام ناصر الدین محمد بن برہان اور اس کا بیٹا قطب الدین نیکروز کرمان میں گورنر رہے ان کے زمانہ میں سلطان خدابندہ کی طرف سے ۷۱۵ھ میں خواجہ علاء الدین ہندو اور ۷۱۸ھ میں امیر حمادون مال وصول کرنے کے واسطے بھیجے گئے اور ۷۲۰ھ میں امیر تالش بن امیر چوپان بھیجا گیا کہ ترکمانوں کے فساد کو دفع کرے ۷۲۳ھ میں امیر مصر تحصیل مال کے واسطے بھیجا گیا اور ۷۲۷ھ میں امیر مسعود شاہ بن امیر محمود جو قطب الدین شاہجہان کا نواسہ تھا کرمان میں بھیجا گیا اور ۷۳۵ھ میں خواجہ قوام الدین اصفہانی امور دیوانی کے انتظام کے واسطے بھیجا گیا اور ۷۴۰ھ میں کرمان کی گورنری امیر مبارز الدین محمد بن مظفر کو دی گئی جس سے خاندان مظفریہ کی بنیاد قائم ہوئی جس کا حال آگے بیان ہوگا۔

پانچواں دور ایلخانیہ مغل

(۶۵۴ھ سے ۷۵۰ھ تک) (مدت ۹۶ سال)

خاقان اعظم منگو خان نے اپنے بھائی ایلخان کو جو ہلاکو کے نام سے مشہور ہے ایران کی حکومت تفویض کی تھی اور سوا لاکھ فوج بغرض فتح عراق عرب وغیرہ کے واسطے مقرر کیا تھا ہلاکو نے اول چھوٹے چھوٹے شاہزادوں کو جو خوارزم شاہی سلطنت کے کھنڈرات ایران پر اپنی حکومت کی بنیاد قائم کر رہے تھے کوشش سے برطرف کیا جن میں ملک تھا خارج کر دیا چنانچہ ۶۵۴ھ میں قلعہ الموت فتح کر کے الموت کے حکمران خورشاہ کو مع سوا ہزار فدائیوں ملاحدہ کے قتل کیا پھر ۶۵۶ھ میں بغداد فتح کر کے خاندان عباسیہ کو نیست و نابود کیا اور علی خان بن عمران ایک ایلخان کو بغداد کی حکومت دے کر مراغہ واپس آیا (جو ہلاکو کا دار السلطنت رہا) سلطان بدر الدین لولو حاکم موصل اور سلطان عز الدین سلجوقی بادشاہ ارض روم نے اطاعت قبول کی شاہ فارس اتابک ابوبکر بن سعد نے اپنے بیٹے سعد کو تہنیت کیلئے بھیجا پھر ہلاکو نے شام پر حملہ کر کے حلب میں قتل عام کرایا والی دمشق بھی ڈر کر مطیع ہو گیا ہلاکو نے شام کی حکومت کسوقا نویان کو عنایت کی اتنے میں منگو خان کی وفات کی خبر پہنچی پس الٹا پھرا اور اشموت (یا یشموت) بن ہلاکو نے جس کو اس کے باپ نے میافارقین کی تسخیر کے واسطے بھیجا تھا ملک کامل حاکم دیار بکر کو شکست دیکر قتل کیا۔ ملک مظفر بن ملک سعید حاکم ماردین مطیع ہوا۔ ملک صالح بن بدر الدین نے مصر کے بادشاہ سے سازش کر کے بغاوت کی لہذا ملک صالح مع اپنے لڑکے کے قتل ہوا اور کسوقا نویان ۲۰ ہزار سوار کے ساتھ فتح مصر کے واسطے روانہ ہوا مگر سلطان مظفر حاکم مصر کے سپہ سالار بیبرس نے سخت لڑائی کے بعد شکست دی اور بہت سے مغل قتل کر ڈالے اور کسوقا نویان قید ہو کر مصر بھیجا گیا اور وہاں قتل ہوا پھر ہلاکو نے [illegible] ایلکان نویان کو [illegible] بھیجا اس نے بھی شکست اٹھائی پھر بیبرس سلطان مصر نے شام کا تمام علاقہ بھی اپنے قبضہ میں کر لیا اس کے بعد ہلاکو نے [illegible] فتح کیا ۶۶۰ھ میں ہلاکو خان کی لڑائی امیر برکہ خان حاکم قبچاق سے ہوئی جس میں ہلاکو نے شکست پائی۔ ۶۶۳ھ میں ۴۸ سال کی عمر میں مر گیا۔

حکیم خواجہ نصیر الدین طوسی مؤلف اخلاق ناصری وغیرہ ہلاکو کا وزیر تھا اسی کی تدبیر سے ہلاکو نے حکیم مذکور کی رصد گاہ بنائی تھی ملا علی اور ملا غیاث الدین بھی اسی کے عہد میں تھے شیخ نجم الدین اور شیخ سعدی اسی عہد میں ہوئے ہیں۔ ہلاکو فتح بغداد سے پہلے کافر تھا بعد میں مسلمان ہوا ہلاکو کا وزیر پہلے سیف الدین بتکچی اور پھر خواجہ شمس الدین محمد جوینی تھا۔

ہلاکو تمام ایران، ایشیائے کوچک اور ہندوستان سے بحیرہ روم تک کے ملک کا بادشاہ تھا۔ آئی لخ [illegible] اس کا خاندان تقریباً ایک صدی تک آزادی سے حکمراں رہا۔ اس خاندان کے زمانہ میں تخت نشینی کی لڑائیوں سے قطع نظر کر کے بہ وجوہ ملک میں امن و امان رہا۔ ترقی علوم و فنون میں گذشتہ شاہان ایران کی طرح ایلخانی فرمانروا بھی قابل تعریف دلچسپی رکھتے تھے۔ ابو سعید کے زمانہ میں اس خاندان کا زوال ان ہی اسباب سے شروع ہوا جو عباسیہ اور سلاجقہ وغیرہ کے زوال کا باعث ہوئے تھے یعنی مذہبی جھگڑے اور امراء کا آپس کا رشک و حسد وغیرہ اور اس سے خانہ جنگیوں کا قائم ہو جانا۔ ابو سعید کے انتقال کے بعد سلطنت ایران [illegible] شاہزادوں

[illegible] خان بھی نے فتح کر لیا ہوتا مگر اس وقت خلیفہ ناصر [illegible] تھی۔
[illegible] ہوئے۔

کو تخت پر بٹھاتے تھے جوان کے ہاتھ میں مثل کٹھ پتلی کے ناچتے تھے علی الخصوص امرا کے دو گھرانوں کے باہمی نفاق نے سلطنت کو خاک میں ملا دیا۔ انہیں سے ایک غازان خان کا منظور نظر امیر چوپان تھا۔ دوسرا امیر حسین جلائر۔ دونوں امیروں کا ایک ایک بیٹا تھا جو ہمنام تھے مگر تمیز کے لئے چوپان کے بیٹے کو حسن کوچک اور امیر حسین کے بیٹے کو حسن بزرگ کہتے تھے۔ ابوسعید کے بعد جب حسن کوچک کا موقع بنتا کسی کو بادشاہ بنا دیتا اور جب حسن بزرگ کو موقع ملتا کسی دوسرے شاہزادہ کو بادشاہ بنا دیتا اس سبب سے ایک وقت میں دو دو بادشاہ ہوتے رہے اور انہیں جنگ جدل ہوتا رہا یہاں تک کہ ایلخانی خاندان کے آخری بادشاہ نوشیروان کے بعد ایران میں جلائر کا طوطی بولنے لگا اور ہلاکو کے خاندان سے حکومت جاتی رہی بلکہ جلائر، مظفریہ، کرت، سربداری وغیرہ کی حکومتیں قائم ہو گئیں جو اس وقت تک قائم رہیں جبکہ امیر تیمور نے تمام ایران کو فتح کر کے اپنی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ ایلخانی خاندان میں ۱۷ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ہلاکو (ایلخان بن تولی خان بن چنگیز خان)	۶۵۴ / ۱۲۵۶	۹	۱۰	ارپا خان از اولاد اریق بوقا برادر ہلاکو خان	۷۳۶ / ۱۳۳۵	چند ماہ
۲	اباقا خان بن ہلاکو	۶۶۳ / ۱۲۶۵	۱۷	۱۱	موسیٰ بن علی بن بایدو	۷۳۶ / ۱۳۳۵	؍؍
۳	احمد (تکودار) بن ہلاکو	۶۸۰ / ۱۲۸۱	۲ سال ۱ ماہ	۱۲	محمد ... بن ... بن منکو تیمور بن ہلاکو	۷۳۶-۸ / ۱۳۳۶-۸	۲ سال
۴	ارغون خان بن اباقا خان	۶۸۳ / ۱۲۸۴	۷	۱۳	آغا تیمور از نسل برادر چنگیز خان	۷۳۹-۵۲ / ۱۳۳۸-۵۱	۱۳
۵	کیخاتو خان بن اباقا خان	۶۹۰ / ۱۲۹۱	۴	۱۴	جہان تیمور بن الافرنگ بن کیخاتو	۷۳۹-۴۰ / ۱۳۳۹-۴۰	۲
۶	بایدو خان بن ترا غائی بن ہلاکو	۶۹۴ / ۱۲۹۵	۵ ماہ	۱۵	ساتی بیگ شاہزادی ہمشیرہ ابوسعید	۷۳۹-۴۰ / ۱۳۳۹	۱
۷	محمود غازان خان بن ارغون خان	۶۹۴ / ۱۲۹۵	۹	۱۶	سلیمان خان از اولاد یشموت بن ہلاکو	۷۳۹-۴۴ / ۱۳۳۹-۴۳	۴
۸	الجائتو خان محمد خدابندہ بن ارغون خان	۷۰۳ / ۱۳۰۳	۱۳	۱۷	نوشیروان	۷۴۵-۵۰ / ۱۳۴۴-۴۹	۵
۹	ابوسعید بہادر خان بن محمد خدابندہ	۷۱۶ / ۱۳۱۶	۲۰				

(۱) ہلاکو کا حال پہلے لکھا جا چکا۔ (۲) اباقا خان۔ ہلاکو کے بعد بادشاہ ہو کر تبریز کو دارالحکومت بنایا اپنے بھائی یشموت کو دربند و شیروان کی طرف بھیجا اور دوسرے بھائی تبشین کو علاقہ مازندران و خراسان دیا ... اور قوبلائی بھائی کو ایران کو ہمدو و روم کی حفاظت کیلئے بھیجا ... بیجو کی امارت ... شام ... سپرد کیا وزارت اور دیوان خاص کا منصب خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو دیا فارس کی حکومت اتابک ابوبکر کی اولاد پر بحال رکھی ... براق خان نے باتفاق قیدو خان کے ماوراءالنہر و ترکستان پر قبضہ کر لیا اور اباقا خان کے ملک پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر بخارا کو بھاگ گیا اور بخارا کے علما کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر غیاث الدین اپنا نام رکھا غیاث الدین کے مرنے کے بعد ... قیدو خان اور اباقا خان ... حاکم ... اباقا خان کے گورنر کی سازش سے روم کے ... سلطان ... بندقدار نے مغلوں کو بھگا دیا پھر بندقدار نے ... پر لشکر کشی ... اباقا خان نے اپنے بھائی منکو تیمور کو فتح مصر کے واسطے بھیجا مگر شکست کھا کر مغل مارے گئے اور منکو بھاگ آیا اباقا خان ... میں مر گیا اس کا وزیر اول خواجہ شمس الدین صاحب دیوان پھر عطا الملک ... جلال الدین مولانا روم ... قطب الدین شیرازی ... اس کے زمانے کے مشہور شعرا و فضلا ہیں۔

(۳) تکودار بن ہلاکو۔ اپنے بھائی کی وفات پر بادشاہ ہو کر دین اسلام اختیار کیا اور سلطان احمد نام رکھا اور عیسائیوں پر ... مجدالدین یزدی کو قتل کر کے خواجہ شمس الدین ... کو ...

بنایا۔ والی مصر سے بسبب ہم مذہبی صلح کی۔ اسیر سلطان کے بھائی ارغون اور تنقور نے سلطان کو قتل کرنا چاہا جب بھید معلوم ہوا تنقور کو مار ڈالا اور ارغون کو قید کر کے ۸ دن میں قتل کرنیکا حکم دیا رات رات میں امیر بوقائی نے تاتاری شہزادوں سے سازش کر کے سلطان کو گرفتار کر لیا اور پھر قتل کرا دیا خواجہ شمس الدین بھاگ گیا سوا دو سال حکومت کی۔ دار السلطنت تبریز۔ (۴) **ارغون خاں** ۔ بادشاہ ہو کر امیر بوقائی کو وزیر بنایا خواجہ شمس الدین کو دوسرا وزیر بوقائی کے ماتحت رکھا مگر بوقائی کی بہکانے سے بادشاہ نے فخر الدین مستوفی اور حسام الدین حاجب سے خواجہ شمس الدین کو مروا دیا اس کے بعد سعد اللہ یہودی وزیر کے رسوخ سے بوقائی نے جل کر بادشاہ کے بھائی جوشکاب کو بادشاہ بننے کیلئے کہا جوشکاب نے بادشاہ سے بھید کہہ دیا اور بوقائی قتل کرا دیا گیا اور سعد اللہ کی ترغیب سے حکم ہوا کہ کل مسلمان اپنا مذہب چھوڑ کر یہودی ہو جائیں ورنہ قتل کئے جائیں۔ اور مکہ مدینہ کو مسمار کرنیکا ارادہ کر لیا مگر یہ ارادہ ابھی پورا نہ ہونے پایا تھا کہ بادشاہ بیمار ہوا امیر جوشی اور سعد اللہ یہودی کو مع ان کے عیال و اطفال کے امرا نے قتل کر ڈالا اور اس کے سو روز بعد بادشاہ مر گیا عبد اللہ بیضاوی قاضی القضاۃ اور نجم الدین زرکوب اس کے زمانہ میں تھے۔ (۵) **کیخاتو خاں** ۔ طغاچار امیر کی سازش سے بایدو خاں حاکم بغداد نے فوجکشی کر کے ۶۹۴ھ میں اسے قتل کر ڈالا۔ اپنی ۴ سالہ حکومت میں کسی گنہگار یا بیگناہ کو قتل نہیں کرایا صدر جہاں نظام الدین احمد قزوینی اس کا وزیر تھا۔ دار السلطنت تبریز ۔ (۶) **بایدو خاں** ۔ طغاچار کو امیر الامرا بنایا۔ آخر غازان خاں نے جو خراسان میں حاکم تھا نوروز بن ارغون کا حاکم توران سے جو مسلمان ہو چکا تھا مدد لیکر بایدو پر چڑھائی کی۔ راستہ میں وزیر صدر جہاں بھی آملا۔ آخر بایدو شکست کھا کر مارا گیا ۸ ماہ حکومت کی۔ (۷) **غازان خاں** ۔ مسلمان ہو کر سلطان محمود نام رکھا امیر نوروز کی تجویز سے طغاچار قتل ہوا۔ جمال الدین وزیر بنایا گیا۔ مگر بوجہ کسی سازش کے شبہ کے قتل ہوا۔ اور صدر جہاں وزیر بنایا گیا ۶۹۶ھ میں امیر نوروز کو خراسان کی حکومت ملی۔ امیروں نے نوروز کی غیبت میں بادشاہ کو بہکایا کہ نوروز والی مصر سے سازش رکھتا ہے اس لئے امیر قتلق بہت سی فوج کے ساتھ نوروز کی گرفتاری کے لئے مقرر ہوا اور نوروز کے بھائی جو عراقین میں حاکم تھے مع بچا قتل ہوئے یہ سنکر نوروز نیشاپور سے اپنے داماد فخر الدین کرت کے پاس ہرات چلا گیا مگر اس نے نوروز کو امیر قتلق کے حوالہ کر دیا اور نوروز ۶۹۶ھ میں قتل ہوا پھر بسبب ایک سازش کے فخر الدین پر اپنے بھائی الجائتو کو بھیجا اور وہ مدت کے محاصرہ کے بعد ایک لاکھ دینار جرمانہ لے کر واپس آیا ۶۹۹ھ میں مصر اور شام پر قبضہ ہوا مگر قبچاق ناظم مصر شاہ مصر سے مل گیا اور دوبارہ روم و شام میں مصر کی سلطنت ہو گئی ۷۰۲ھ میں دوبارہ مصر پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر واپس آیا اور ۷۰۳ھ میں مر گیا اس کا وزیر پہلے صدر الدین زنجانی پھر جمال الدین دستگردی۔ (۸) **الجائتو خاں** ۔ محمود غازان خاں کے لاولد مرنے کے بعد بادشاہ ہوا۔ اسلام کے جاری کرنے میں بہت کوشش کی شیعہ مذہب اختیار کیا گیلان پر قبضہ کیا ۷۰۴ھ میں شہر سلطانیہ بنا آباد کر کے دار الحکومت بنایا۔ محمد سام حاکم ہرات کو باجگذار کیا مصر پر چڑھائی کی اور صلح کر کے واپس آیا جب مصر کی طرف گیا ہوا تھا اس کے بھتیجے شاہزادہ بیک تیمور و داؤد خواجہ ماوراء النہر سے خراسان پر حملہ آور ہوئے اس نے امیر بوجائی اور بہرام شاہ کو ان کے مقابلہ پر بھیجا بوجائی مارا گیا بہرام شاہ بھاگ آیا پھر اس نے خود چڑھائی کی اور دشمن خراسان سے بھاگ گئے۔ اپنے بیٹے ابوسعید بہادر خاں کو خراسان کا حاکم بنایا اور خود سلطانیہ میں آکر مر گیا۔ خواجہ رشید الدین شہنشاہ اس کے وزیر تھے شام و کرمان و سیستان و قبچاق و ارمن و بلغار و ماوراء النہر و ختا و خوارزم و تاتار و گیلان میں حکمران رہا۔ (۹) **ابوسعید بہادر خاں** ۔ الجائتو محمد خدابندہ کی مرنے کے بعد امیر چوپان نے جو سب سے بڑا امیر تھا ابوسعید کو بلا کر بادشاہ بنایا ابوسعید نے امیر چوپان کو تمام ملکی اور جنگی انتظام سپرد کیا اپنا خود سلطنت کے تمام امور چوپان کے لواحقین سے متعلق تھے۔

بادشاہ نے خواجہ رشید الدین وزیر کو قتل کرایا امیر چوپان کا بیٹا دمشق باغی ہوا خراسان میں شہزادہ یسور والی ماوراء النہر نے لے لیا اور دشت قبچاق

نوروز نے اس شرط پر مدد کی کہ غازان خاں اسلام قبول کرے چنانچہ غازان خاں نے اسلام قبول کر کے سلطان محمود اپنا نام رکھا الجائتو خراسان کا حاکم بنایا گیا تھا بعد میں بادشاہ ہو کر بوجہ تحقیق مذہب دوازدہ امام کا سکہ و خطبہ جاری کیا ۷۱۰ھ ابو طیب رشید الدولہ فضل اللہ ... صاحب جامع التواریخ ہے۔

پر شہزادہ اورنگ نے تسلط کرلیا۔ والی مصر نے بکر تک علاقہ دبالیا۔ امیر چوپان کے تسلط سے امرا میں رشک پیدا ہوا اور امیر چوپان کو قتل کرنا چاہا۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا اس نے ان لوگوں کو قتل کرا دیا۔ تیمور شاہ ماوراءالنہر نے غیاث الدین کرت کا ہرات میں محاصرہ کرلیا تھا۔ ابوسعید نے امیر حسین کو مدد کو بھیجا اور ہرات نے محاصرہ سے رہائی پائی اور تیمور شاہ ۷۲۲ھ میں اپنے امرا کی نمک حرامی سے قتل ہوا۔ ابوسعید امیر چوپان کی لڑکی پر عاشق تھا اور نکاح کی درخواست کرتا تھا مگر وہ امیر شیخ حسن[1] حاکم روم سے منسوب تھی امیر چوپان نے اسی امیر شیخ حسن سے بیاہ دیا اور خود کسی بہانہ سے خراسان چلا آیا بادشاہ نے ناراض ہوکر امیر چوپان کے بیٹے خواجہ دمشق کو (جسے چوپان بادشاہ کی پاس بطور نائب وزیر کے چھوڑ گیا تھا) قتل کیا اور اس کے عزیز و اقارب کو تہ تیغ کرکے امیر چوپان کو پکڑنا چاہا۔ امیر چوپان نے خود حملہ کیا اور شکست کھاکر ہرات آیا اور غیاث الدین حاکم ہرات سے مدد مانگی۔ مگر غیاث الدین[2] نے امیر چوپان اور اس کے جوان بیٹے جلاد خاں کو مار ڈالا اور انکے سر بادشاہ پاس بھیجدئے۔ امیر چوپان کی وفات کے بعد امیر کی بیٹی بغداد خاتون کو اس کے شوہر امیر حسن نے مجبوراً طلاق دیدی اور وہ بادشاہ کی محل میں داخل ہوئی امیر شیخ علی خراسان کا حاکم بنایا گیا اور اس نے خراسان میں جاکر چند بار تخت کو لوٹا اس کی زمانہ میں مشہور اشخاص یہ تھے شیخ صفی الدین اردبیلی۔ علاءالدولہ سمنانی شیخ اوحدالدین اصفہانی قطب الدین رازی۔ خواجہ غیاث الدین محمد اس کا وزیر تھا۔ ابوسعید کے زمانہ میں سربداریوں کی حکومت خراسان میں قائم ہوئی ۔

(١٠) **معز الدین ارپا خاں** ۔ ابوسعید کے بعد ۱۲ سال کی مدت میں ۸ بادشاہوں کو یکے بعد دیگرے امیروں نے برائے نام بادشاہ بنایا۔ اول خواجہ غیاث الدین محمد وزیر نے ارپا خاں کو بادشاہ بنایا۔ ارپا خاں نے بغداد خاتون کو جو سلطنت کی مدعیہ تھی قتل کیا شاہزادی ساتی بیگ دختر محمد خدابندہ سے نکاح کیا۔ ابوسعید کی دوسری زوجہ دلشاد خاتون امیر علی شاہ حاکم بکر کے پاس چلی گئی اور اسکی ترغیب سے امیر علی شاہ نے موسیٰ بن علی بن بایدو خاں کو بادشاہ بنایا اور ارپا خاں کو شکست دی ارپا خاں اور وزیر غیاث الدین دونوں مارے گئے۔

(١١) **موسیٰ خاں** ۔ اسکو امیر علی شاہ نے بادشاہ بنایا اور خود مدارالمہام بنا اس پر امیر شیخ حسن بزرگ نے (جس کی زوجہ بغداد خاتون سلطان ابوسعید نے چھین لی تھی) ناراض ہوکر روم کی حدود میں سلطان محمد خاں بن قتلق بن تیمور بن ابناجی بن منگو تیمور بن ہلاکو خاں کو بادشاہ بنایا امیر علی شاہ لڑائی میں مارا گیا موسیٰ خاں خوزستان کو بھاگ گیا ۔

(١٢) **محمد خاں** ۔ امیر حسن بزرگ اس کو بادشاہ بناکر مدارالمہام بنا اور کل سلطنت عراق پر اختیار پاکر دلشاد خاتون زوجۂ ابوسعید کے ساتھ نکاح کیا اور اپنی زوجہ بغداد خاتون کا عوض نکال لیا مگر تھوڑے ہی دنوں بعد شیخ حسن کوچک بن امیر چوپان نے شاہزادی ساتی بیگ کو اپنی طرف سے بٹھایا بادشاہ بنایا۔

(١٣) **ساتی بیگ** جسکو ساتی بیگ بھی کہتے ہیں جس سے پہلے ارپا خاں نے نکاح کیا تھا سلطان الجایتو کی بیٹی اور سلطان ابوسعید کی بہن تھی حسن کوچک اسے بادشاہ بناکر حسن بزرگ پر حملہ آور ہوا۔ مگر صلح ہوگئی اس وقت ایران میں نہایت بدنظمی پھیل رہی تھی (١) امیر حاجی طغائی دیار بکر میں (٢) امیر ارتنا بعض بلاد روم میں (٣) ملک اشرف بن تیمور تاش تبریز میں (٤) امیر اکرنج کے بیٹے کردستان و خوزستان میں (٥) اولاد امیر محمود شاہ انجو فارس میں (٦) سید جلال الدین میران اور عماد الدین سنانی اصفہان میں (٧) امیر مبارز الدین یزد میں (٨) قطب الدین غوری کرمان میں (٩) ملک شجاع الدین بم میں (١٠) معز الدین حسین کرت ہرات میں (١١) طغا تیمور مازندران اور بعض علاقہ خراسان میں (١٢) امیر ارغون شاہ طوس میں (١٣) سربدار سبزوار میں (١٤) امیر عبداللہ بن امیر مولائی قہستان میں آزادانہ حکومت کررہے تھے یا محمد حسن کوچک کچھ تفوق رکھتا تھا۔ الغرض طغا تیمور خاں کو مازندران سے بلایا اور طغا تیمور اور شیخ امیر علی حاکم خراسان (جسنے طغا تیمور کو خراسان کا بادشاہ بنایا تھا) لشکر لیکر سلطانیہ میں آپہنچے۔

(١٤) **طغا تیمور** ۔ جب سلطانیہ پہنچا تو امیر محمود موسیٰ خاں کو لیکر شیخ کی طرف سے آملا اور سب نے ملکر حسن بزرگ پر حملہ کیا مگر شکست کھائی موسیٰ خاں قتل ہوا طغا تیمور بسطام کو بھاگ گیا اور راستہ میں طغا تیمور نے سبب بدگمانی کے امیر شیخ علی کو مار ڈالا۔

---

[1] یعنی شیخ حسن نویان ایلکانی جسے شیخ حسن بزرگ بھی کہتے ہیں [2] اس کو امیر چوپان کی طرف سے ہرات کی حکومت ملی تھی [illegible] ۷۵۳ھ میں مر گیا اور اس کے بعد امیر ولی بن امیر علی ہندو کچھ دنوں استرآباد (مازندران) میں حکمراں رہا۔

(۱۵) **جہان تیمور** طغا تیمور پر فتح پاکر امیر شیخ حسن بزرگ نے جہان تیمور خاں کو جو اباقا خاں کے پوتے کا بیٹا تھا بادشاہ بنایا اور جب حسن کوچک نے دیکھا کہ ساتی بیگ سلطنت کے لائق نہیں تو اس نے سلیمان خاں بن یشموت بن ہلاکو کو بادشاہ بنایا۔ (۱۶) **سلیمان خاں** اس نے ساتی بیگ سے نکاح کر لیا حسن کوچک کی مدد سے کچھ عرصہ عراق و آذربیجان پر حکومت کی۔ امیر حسن بزرگ سے بمقام تغتو سخت لڑائی ہوئی پھر امیر شیخ حسن کا دن طغا تیمور کا بھائی باتفاق سیورغاں بن حسن کوچک کا امیر حملہ آور ہوا مگر شکست کھا کر مازندران کو بھاگ گیا اور واپسی کے وقت امیر جیلالدین سربدار کے ہاتھ سے مارا گیا پھر جب حسن کوچک اپنی زوجہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور سلیمان خاں نے اس کا تمام خزانہ ضبط کر لیا۔ تو حسن کوچک کا بھائی ملک اشرف اصفہان سے اٹھا پھر اس پر حملہ آور ہوا اور سلیمان کو بھگا کر برائے نام نوشیرواں کو بادشاہ بنا کر عراق عجم اور آذربیجان پر قابض ہو گیا۔ (۱۷) **نوشیرواں** چند روز ملک اشرف کی مدد کے حکومت کر کے سنہ ۷۵۶ھ میں مر گیا اور خاندان ہلاکو کا خاتمہ ہوا۔

چھٹا دور طوائف الملوک

(۱) چوپانیہ (۲) ایلکانیہ

(۱) **امیر چوپان** بن ملک بن تروات بیہود سلطان غازان خاں کے زمانہ میں بڑے سرداروں میں سے تھا سخی اور نیک تھا سلطان ابوسعید کے زمانہ میں کہ خورد سال تھا نہایت اقتدار کو پہنچا اور مغلوں کی تمام سلطنت اس کے زیر فرمان ہو گئی چنانچہ تمام شہروں کے حکام یا خود اس کے بیٹے تھے یا اس کے لواحقین۔ سلطان ابوسعید صرف نام کی بادشاہی کرتا تھا ۱۲ سال کی انتظام و عبث کی حکومت کے بعد ابوسعید کے زمانہ میں اس کے مارے جانے کا حال لکھا جا چکا ہے اس کے ۹ بیٹے تھے۔

اول امیر حسن خراسان کا گورنر ... دوسرا امیر تیمور تاش فرمانروائے روم چوپان کے مارے جانے کی خبر پاکر مصر بھاگ گیا مگر ملک ناصر کے حکم سے قتل ہوا ... سلطان ابوسعید کے حکم سے قتل ہوا چوتھا محمود ... ہرات میں باپ کے ساتھ مارا گیا پانچواں ... ابوسعید کے حکم سے تبریز میں مارا گیا چھٹا امیر سیورغان ... دیار بکر میں امیر ایلکان بن شیخ حسن ... امیر یاغی باستی تبریز میں ملک اشرف کے حکم سے مارا گیا آٹھواں ... نواں نوروز۔ چوپانیوں میں امیر چوپان کے بعد دو بادشاہ ہوئے۔

۱	شیخ امیر حسن کوچک چوپانی بن تیمور تاش بن چوپان	۷۳۸	۱۳۳۸	۲	ملک اشرف برادر حسن کوچک	۷۴۴ ۱۳۴۳	۱۳ سال

(۲) **آق بوقا** ... بن ایلکان ... ایلکانی ... سلطان ابوسعید کے زمانہ میں خراسان میں ایک امیر تھا ... اس کا بیٹا شیخ حسن بزرگ (جس کو امیر شیخ حسن نوبان ایلکانی بھی کہتے ہیں) علاقہ روم کا گورنر تھا اور امیر چوپان کا داماد تھا ... جب ابوسعید کے بعد سلطنت کو زوال آیا تو شیخ حسن بزرگ نے بادشاہی اقتدار حاصل کیا اور اس کے خاندان میں ۲ بادشاہ اور ہوئے۔

۱	امیر شیخ حسن بزرگ بن امیر حسین	۷۳۶ ۱۳۳۶	۲۱	۳	سلطان حسین بن شیخ اویس	۷۷۶ ۱۳۷۴	۷
۲	شیخ اویس بن شیخ حسن بزرگ	۷۵۷ ۱۳۵۶	۲۰	۴	سلطان احمد بن شیخ اویس	۷۸۴ ۱۳۸۲	۱۳ سال

اب ہم ایلکانیوں اور چوپانیوں کے مشہور حکمرانوں کا حال لکھتے ہیں۔

(۱) **امیر شیخ حسن نوبان ایلکانی** سلطان ابوسعید کے زمانہ میں روم کے ایک علاقہ کا حاکم تھا اس کا کچھ حال ابوسعید اور ارپا خاں کے حالات میں لکھا گیا ہے۔ آخر میں امیر علی پادشاہ کو قتل کر کے اور موسیٰ کو بھگا کر محمد خاں کو برائے نام بادشاہ بنا کر سلطنت عراق پر خود مختارانہ حکومت کرنے لگا۔ اس لئے دیگر امرا کو حسد ہوا اور چاہا کہ فساد برپا ہو گیا امیر تیمور بن قتلق یعنی محمد خاں کا بھائی خوزستان جا کر موسیٰ سے مل گیا اور شیخ علی حاکم خراسان نے بادشاہ شیخ حسن کوچک چوپانی طغا تیمور خاں کو خراسان میں بادشاہ بنایا غرض طغا تیمور اور امیر شیخ علی حاکم خراسان لشکر

ا بعض تاریخوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۷۳۶ھ میں مراد سنہ ۷۵۶ھ تک ایلکانیوں اور چوپانیوں نے بادشاہی کا لقب اختیار نہیں کیا مگر تا امیر کے نام سے بادشاہی کی

لیکن سلطانیہ میں آ پہنچے اور امیر محمود موسے خاں کو لیکر شیخ علی سے آملا اور سب نے مل کر شیخ حسن بزرگ پر حملہ کیا مگر شکست کھائی موسے خاں قتل ہوا۔ طغا تیمور بسطام کو بھاگ گیا اس فتح کے بعد امیر شیخ حسن بزرگ کامل اختیار پاکر بادشاہ ہوا تو امیر شیخ حسن کوچک چوپانی نے اس پر خروج کر کے شاہی خزانے لوٹ لیا اور امیر حسن بزرگ کو مجبور کر کے سلیمان خاں کو جو ہلاکو کے بیٹے یشموت کی نسل سے تھا تخت نشین کیا اور امیر حسن بزرگ نے عراق عرب وغیرہ میں علیحدہ حکومت قائم کر لی یہانتک کہ ۱۷ برس کی حکومت کے بعد ۷۵۷ھ میں مر گیا۔

(۲) **امیر حسن کوچک چوپانی** — اس نے سلیمان خاں چنگیزی کو برائے نام تخت پر بٹھا کر اختیار اپنے ہاتھ میں رکھا۔ امیر حسن کوچک سلطان ابوسعید کے بعد ان خانہ جنگیوں کے وقت بعض علاقہ جات روم اور آذربیجان اور کسی قدر عراق عجم پر قابض ہو گیا تھا ۷۴۴ھ میں سوتے میں اس کی زوجہ نے اسے مار ڈالا سلیمان سا دجی اسی کے عہد میں تھا۔

(۳) **ملک اشرف چوپانی** سلیمان کو بھگا کر عراق عجم اور آذربیجان پر قابض ہو گیا ملک اشرف بادشاہ کو سلطانیہ میں چھوڑ کر خود تبریز میں حکومت کرتا تھا ظالم بہت تھا آخر جانی بیگ خاں حاکم قبچاق نے چڑھائی کر کے اسے گرفتار کر لیا اور ۷۵۸ھ میں قتل کیا اس پر چوپانیوں کا خاتمہ ہوا۔ (۴) **اویس بن حسن بزرگ ایلکانی** ۷۵۷ھ ۱۳۵۶ء میں حسن بزرگ کے مرنے کے بعد بغداد کا بادشاہ ہوا اخی جوق بیگ جو جانی بیگ کی طرف سے تبریز میں حکمران تھا تبریز کو چھین کر اور مبارز الدین شیرازی کو شکست دیکر تبریز پر قابض ہوا اخی جوق مارا گیا اور برق بیگ اور علی پلتین اور خواجہ جلال الدین قزوینی اور تیمور تاش بن ملک اشرف کو قتل کر کے تبریز کا بادشاہ ہوا بغداد نے اسی کے زمانہ میں پھر کمال رونق پائی ۷۷۶ھ ۱۳۷۴ء میں ۲۰ سال حکومت کر کے مر گیا۔ (۵) **سلطان حسین بن اویس** ۷۷۶ھ ۱۳۷۴ء میں خواجہ میرم ترکمان اور قرا محمد باغیوں پر لشکر کشی کی اور قلعہ دربند وار عیش فتح کیے تبریز و سلطانیہ پر دوبارہ قبضہ پایا جب پھر ۷۸۲ھ میں سلطانیہ گیا تو اس کے پیچھے شاہزادہ علی نے باغی ہو کر امیر اجل مدار المہام کو قتل کر ڈالا اور خود بادشاہ بن گیا اس نے عادل آقا سپہ سالار کو بھیج کر بغداد فتح کرایا اور شاہزادہ کو ستو تیز کا علاقہ دیکر راضی کر لیا۔ پھر بغداد آیا اور عادل آقا تبریز گیا جب دشمنوں نے بغداد پر حملہ کیا حسین تبریز کی طرف بھاگا۔ وہاں ۷۸۴ھ ۱۳۸۲ء میں اس کے بھائی احمد نے اسے مار ڈالا اور خود بادشاہ ہوا۔

(۶) **سلطان احمد جلائر بن اویس ایلکانی** جب احمد تبریز میں بادشاہ ہوا اس کے بھائی بایزید نے عادل آقا امیر الامرا کی تجویز سے سلطانیہ میں شاہی اجلاس کیا۔ شیخ علی حاکم عراق عرب عادل آقا کا حامی تھا اور باتفاق تبریز پر حملہ کیا مگر سلطان احمد نے قرا محمد ترکمان کی مدد سے شکست دی اور آخر صلح ہو گئی اور قرار پایا کہ احمد آذربیجان و بغداد میں اور بایزید عراق عجم میں حکمرانی کرے جب احمد کی حکومت کو ۹ سال گزرے تو امیر تیمور گورگان نے آذربیجان فتح کر کے بغداد پر حملہ کیا سلطان احمد فرج شاہ والی مصر کے پاس بھاگ گیا۔ امیر تیمور کے مرنے کے بعد احمد نے پھر حملہ کر کے عراق عرب پر قبضہ کر لیا اور تبریز میں قرا یوسف ترکمان پر حملہ کیا۔ مگر شکست کھا کر مارا گیا۔ کل ۲۲ سال حکومت کی پہلی مرتبہ ۷۸۴ھ سے ۷۹۵ھ تک اور دوسری مرتبہ ۸۰۲ھ سے ۸۱۳ھ تک۔ اس طرح ۸۱۳ھ میں ایلکانیوں کا بھی خاتمہ ہوا۔ اور بغداد کی حکومت بھی قرا یوسف ترکمان کے قبضہ میں آگئی۔

(۷۴۲ھ سے ۷۵۸ھ تک ۱۳۴۱ء سے ۱۳۵۷ء تک) (۱۳) **شیخ ابو اسحٰق (شیراز)** (مدت ۱۴-۱۶ سال)

ابو اسحاق بن امیر محمود شاہ عبداللہ انصاری کی نسل سے تھا یہ صرف اپنی ذات سے بادشاہ ہوا یہ شخص شیراز کے امیروں میں سے تھا سلطان ابوسعید کے زمانہ میں اس کا رتبہ بلند ہوا جب اس کا باپ مارا گیا تو شیخ ابو اسحاق قاہرہ چلا گیا جب شیخ حسن کوچک بادشاہ ہوا اور اس نے فارس کی حکومت پیر حسین چوپانی کو دی تو پیر حسین نے اصفہان شیخ ابو اسحٰق کو دیا پھر ... ملک اشرف ... عراق ...

سلہ تیمور کے بعد جب مرزا ابوبکر بن میران شاہ کا فسادیوں بھائیوں کے ساتھ ہوا تو سلطان احمد نے ... [illegible]
میں قائم کر لی اور یوسف تبریز پر قابض ہو گیا ابوبکر نے شکست کھائی ... [illegible]
کو عراق عجم میں ... سلطان احمد ... [illegible]

آیا اور شیراز پر چڑھائی کی اور پیر حسن بے لڑے بھاگ گیا تو ابو اسحق نے ملک اشرف کے آنے سے پہلے شیراز پر قبضہ کر لیا ملک اشرف اپنے بھائی شیخ حسن کے مارے جانے کا حال سنکر راستہ سے آذربیجان کو پھر گیا اور ابو اسحق شیراز کا بادشاہ ہو گیا پھر امیر یاغی باستی نے امیر مسعود برادر ابو اسحق کی مدد سے شیراز پر قبضہ کر لیا مگر باشندوں نے اسے نکالدیا اور ابو اسحق دوبارہ شیراز کا حاکم ہوا اور اپنا سکہ و خطبہ جاری کیا۔ ابو اسحاق سخی اور عادل تھا قاضی عضد نے کتاب مواقف اسی کے نام پر لکھی ہے خواجہ حافظ نے بھی اس کی تعریف میں اشعار لکھے ہیں ۷۵۴ھ ۱۳۵۳ء میں امیر مبارز الدین سے شکست کھا کر قتل ہوا اور شیراز میں خاندان مظفر قایم ہو گیا ابو اسحق ۱۴ سال بادشاہ رہا اور بادشاہی سے پہلے دس سال تک بطور گورنر حکومت کرتا رہا۔

(۴) سلاطین کرت یا (ہرات)

(۶۴۳ھ ۱۲۴۵ء سے ۷۹۱ھ ۱۳۸۹ء تک) (مدت ۱۴۸ سال)

عز الدین عمر مرغنی وزیر غیاث الدین غوری کا بھائی تاج الدین عثمان قلعہ خیسار اور بعض علاقہ غور کا حاکم تھا عثمان کے بعد عز الدین کا بیٹا رکن الدین اس کی جگہ حاکم ہوا رکن الدین نے چنگیز خاں کی اطاعت کی اور اس کو حکم سے تمام علاقہ غور اسی کو مل گیا اور اس کا نواسہ شمس الدین امرائے چنگیز خاں میں معتبر ہوا اور جب رکن الدین ۶۴۳ھ ۱۲۴۵ء میں مر گیا تو اس کا نواسہ شمس الدین بن ابوبکر کرت جو سلطان سنجر سلجوقی کی نسل سے تھا اسکی جگہ بادشاہ ہوا یہی خاندان کرت کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ اس خاندان میں ۸ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	شمس الدین بن ابوبکر کرت	۶۴۳ ۱۲۴۵	۳۳	۵	شمس الدین بن غیاث الدین	۷۲۹ ۱۳۲۸	۲ ماہ
۲	رکن الدین ملقب بہ شمس الدین کہین بن شمس الدین	۶۷۶ ۱۲۷۷	۷	۶	حافظ الدین بن غیاث الدین	۷۲۹ ۱۳۲۸	۲ سال ۶ ماہ
۳	فخر الدین علاء الدولہ بن رکن الدین	۶۸۳ ۱۲۸۵	۲۳	۷	معز الدین حسین بن غیاث الدین	۷۳۲ ۱۳۳۱	۳۹
۴	غیاث الدین محمد سام بن رکن الدین	۷۰۸ ۱۳۰۸	۲۱	۸	غیاث الدین پیر علی بن معز الدین حسین	۷۷۱ ۱۳۷۰	۲۰

(۱) **شمس الدین** کمالات ذہنی اور فضائل کسبی میں مشہور تھا منکو قاآن تاتاری نے ہرات، غور، غرجستان، سیستان، و فراہ و اسفرار کی امارت اس کو دی۔ اباقاخان نے اسے تبریز میں بلا بھیجا اور آنے نہ دیا اور یہ تبریز ہی میں مر گیا۔

(۲) **رکن الدین** ۶۷۶ھ میں اباقاخان کی طرف سے حاکم ہوا۔ اس نے ۶۸۰ھ میں قندھار بھی فتح کر لیا۔ اباقاخان کے بعد ارغون خاں نے ۶۸۳ھ میں اسے معزول کر کے اس کے بیٹے فخر الدین کو حاکم کیا آخر ۷۰۵ھ میں قلعہ خیسار میں مر گیا۔

(۳) **فخر الدین** چونکہ اس نے بغاوت کی سلطان محمد خدابندہ امیر دانشمند نامی کو ہرات کی فتح کو بھیجا مگر جب اس نے ہرات فتح کر لیا تو فخر الدین کے کوتوال جمال الدین محمد سام نے اسے دغا سے مروا دیا محمد خدابندہ نے دانشمند کے بیٹے بوجائے کو فوج دیکر ہرات روانہ کیا اس نے آکر ہرات کا محاصرہ کیا اس اثناء میں فخر الدین مر گیا اور محمد سام نے شہر بوجائے کے حوالہ کر دیا پھر جب امیر یسادل خراسان کا امیر الامرا مقرر ہوا تو اس نے محمد سام اور قاتلان دانشمند کو قتل کرا دیا (۴) **غیاث الدین** بھائی کی وفات پر خدابندہ کی طرف سے ہرات کا حاکم ہوا ۷۱۸ھ میں ملک سلطان نے اسے اپنے پاس معزول رکھا۔ پھر بحال کیا۔ (۵) **شمس الدین** صرف ۲ ماہ حاکم رہا۔ شراب کے نشہ میں مر گیا۔

(۶) **حافظ الدین** ڈھائی برس سلطنت کر کے اپنے غوری امیروں کے ہاتھ سے ہرات میں مارا گیا۔

(۷) **معز الدین حسین** عقلمندی میں تمام امرائے ہرات سے بڑھکر تھا کم سنی میں بھائی کی جگہ مقرر ہوا۔ امیر سالار وزیر ہوا سلطان ابو سعید کے مرنے پر سکہ خطبہ اپنے نام کا جاری کیا جب طغا تیمور خاں خراسان کا حاکم ہوا اس نے اپنی بیٹی سلطان خاتون اسکے نکاح میں دی۔ امیر وجیہ الدین سربدار نے ہرات پر حملہ کیا مگر شکست کھائی پھر امیر قزغن نے ماوراء النہر سے چڑھائی کی اس نے اطاعت منظور کی اور دوسرے سال اپنے امرا سے تنگ آکر امیر قزغن کے پاس ماوراء النہر گیا ہرات میں امیروں نے اس کے بھائی باقر کو حاکم بنا لیا مگر معز الدین نے واپس آکر باقر کو قید کر لیا اور پھر ہرات پر حکمراں ہوا سعد الدین تفتازانی نے کتاب مطول اسی کے نام پر لکھی ہے۔

سلاطین کرت کا خاندان ایک حصہ خراسان پر حکمراں تھا۔ ہرات دار الحکومت تھا۔

(۸) غیاث الدین۔ اس کا بھائی محمد سرخ چشم اور بیٹا پیر محمد فراہ۔ اسفزار اور سیستان میں اس کے عہد میں حکمران رہے۔ خواجہ علی موید سربدار (حاکم نیشاپور و بسطام) پر جو شیعہ تھا بسبب تعصب مذہبی حملہ کر کے ۳ سال کی لڑائی کے بعد فتح پائی (اور نیشاپور کی حکومت امیر اسکندر کو دی) ۷۷۲ھ میں امیر تیمور نے اس کے بیٹے پیر محمد سے اپنی بیٹی بیاہ دی مگر آخر تیمور نے ۷۸۳ھ میں ہرات فتح کر لیا اور ملک محمد غوری کو جو غیاث الدین کا چچا زاد بھائی تھا ہرات کا حاکم کیا مگر ۷۸۴ھ / ۱۳۸۲ء میں ملک محمد نے ہنگامہ برپا کیا اور غیاث الدین اور ملک محمد اور پیر محمد اور علی بیگ جونی قربانی سب امیر تیمور کے حکم سے قید کر کے سمرقند بھیجے گئے اور کچھ عرصہ بعد قتل ہوئے۔[۱]

۷۱۳ھ / ۱۳۱۴ء سے ۷۹۵ھ / ۱۳۹۳ء تک (۵) آل مظفر (فارس۔ کرمان۔ کردستان) (مدت ۸۰ سال)

جد اعلیٰ اس خاندان کا غیاث الدین حاجی خراسانی تھا وہ ذی خوانی پہلے عراق عجم کے چند قطعات پر حاکم تھا جب تاتاریوں نے خراسان پر یورش کی تو حاجی اپنے تینوں بیٹوں ابوبکر، محمد اور منصور کو لے کر علاء الدولہ اتابک کے پاس یزد میں چلا آیا۔ اتابک علاء الدولہ نے ابوبکر بن حاجی کو تین سو سوار دے کر ہلاکو کی خدمت میں بھیجا اور وہ فتح بغداد میں شریک ہوا۔ آخر ہلاکو نے مصر پر بھیجا وہاں ابوبکر مارا گیا۔ منصور بن حاجی کے تین بیٹے تھے محمد، علی، مظفر جن میں مظفر اتابک یوسف شاہ کے دربار میں امیر تھا پھر ارغون خان کی خدمت میں لیاقت کا عہدہ پایا اس کے بڑے بڑے امیروں میں سے ہو گیا ۷۱۳ھ میں مر گیا مظفر کے بعد اس کا بیٹا مبارز الدین الجائتو سلطان کی خدمت میں اس کے عہد پر سرفراز ہوا جب سلطان ابوسعید خان بادشاہ ہوا تو اس کو ۷۱۹ھ / ۱۳۱۹ء میں یزد کی حکومت عطا کی اور ۷۴۱ھ / ۱۳۴۰ء میں کرمان بھی مرحمت ہوا۔ اسطرح مظفر کی اولاد میں ۴ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	مبارز الدین محمد بن مظفر	۷۴۱ھ ۱۳۴۰ء	۲۰	۳	مجاہد الدین زین العابدین بن شاہ شجاع	۷۸۶ھ ۱۳۸۵ء	۴
۲	جلال الدین شاہ شجاع بن مبارز الدین محمد	۷۶۱ھ ۱۳۵۹ء	۲۵	۴	منصور بن مظفر بن مبارز الدین	۷۹۱ھ ۱۳۸۹ء	۴

(۱) مبارز الدین محمد۔ امیر شیخ ابو اسحاق والی شیراز نے کئی مرتبہ اس پر یورش کی مگر ناکام رہا آخر خود مبارز الدین نے چڑھائی کر کے ۷۵۴ھ / ۱۳۵۳ء میں شیراز فتح کر لیا۔ ابو اسحاق مارا گیا اور سلطان ابوسعید کے مرنے کے بعد چنگیز خانیوں کی سلطنت ضعیف ہو گئی تو اصفہان اور آذربیجان (تبریز) پر قابض ہو گیا اور آخر اپنی سلطنت سندھ سے سرحد عراق عرب تک قائم کر لی آخر عمر میں چھوٹے بیٹے ابو یزید کو ولیعہد کرنا چاہا اس پر محمود اور شجاع اس کے بڑے بیٹوں نے اور اس کے بھانجے شاہ سلطان نے جو اس کا داماد بھی تھا سازش کر کے اسے گرفتار کر لیا اور اندھا کر دیا اور وہ چار سال قید رہ کر ۷۶۵ھ میں مر گیا۔

(۲) جلال الدین شاہ شجاع۔ کرمان کی حکومت اپنے بھائی ابو یزید کو اور اصفہان کی محمود کو دی اور خود شیراز میں تخت نشین ہوا۔ شاہ یحییٰ برادر زادہ نے یزد پر قبضہ کر لیا اس نے اس کا قصور معاف کر کے اپنی بیٹی اس سے بیاہ دی اس کو چھوٹے بھائی محمود نے سلطان اویس حاکم بغداد و تبریز سے مدد لے کر شیراز پر قبضہ کر لیا اور شجاع نے کرمان میں اپنی حکومت قائم کر لی پھر استقلال پا کر محمود کو بھگا دیا اور دوبارہ شیراز پر قابض ہو گیا۔ آخر محمود ۷۷۶ھ کے مرنے کے بعد شیراز بھی اس کے قبضہ میں آ گیا۔ بغداد کا حاکم اویس بھی مر گیا اور اویس کا بیٹا سلطان حسین اس کی جگہ بادشاہ ہوا شجاع نے تبریز جا کر سلطان حسین کی بہن اپنے بیٹے زین العابدین کے نکاح میں لی اور زین العابدین کو اصفہان کی حکومت دی یہ بادشاہ کمالات باطنی اور فضائل نفسانی کے سبب مشہور ہے خواجہ حافظ شیرازی اسکے زمانہ میں تھے۔ مرتے وقت اپنی سلطنت اس طرح تقسیم کی کہ اصفہان یحییٰ کو، کرمان احمد کو اور شوستر منصور کو دیا اور زین العابدین کو اپنی جگہ شیراز کے تخت پر بٹھایا۔ بادشاہ شجاع کی سلطنت میں کردستان۔ فارس اور کرمان شامل تھے اس کا وزیر خواجہ جلال الدین تو رانشاہ تھا

[۱] یہ مضمون روضۃ الصفا کے موافق ہے مگر سٹینلی لین پول نے غیاث الدین پیر علی کا سنہ انجام ۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۷۹۱ھ میں تیمور نے قتل کرا یا ہوگا۔ ۲؎ قطب الدین محمود اصفہان میں ۱۶ سال حکومت کر کے ۷۷۶ھ میں مرا۔ اویس حاکم بغداد کا داماد تھا۔ ۳؎ نصرۃ الدین یحییٰ بن مظفر بن مبارز الدین ۴؎ عماد الدین احمد بن مبارز الدین۔

(۳) زین العابدین۔ اس کے چچا ابو یزید اور شاہ یحییٰ اور شاہ منصور سے اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں آخر منصور نے جو شوشتر کا حاکم تھا اسے پکڑ کر اندھا کر دیا اور یحییٰ نے شیراز پر قبضہ کر لیا۔ پھر منصور نے شیراز پر قبضہ پایا اور یحییٰ یزد کو چلا گیا۔

(۴) منصور ۷۹۰ھ سے اصفہان میں حکمران تھا۔ ۴ برس کی حکومت کے بعد تیمور نے ۷۹۵ھ ۱۳۹۳ء میں شیراز فتح کر کے اسے قتل کیا اور احمد والی کرمان اور یحییٰ والی یزد اور مہدی ابن ابن شجاع اور معز الدین جہانگیر بن یحییٰ اور ابو اسحٰق کل سلاطین آل مظفر کو طلب کر کے قید کر لیا اور کچھ عرصہ بعد قتل کرا دیا اور فارس کی سلطنت اپنے بیٹے عمر شیخ مرزا کو دی کرمان کی حکومت اپنے امیر برلاس برادر امیر جاکو کو اور یزد کی حکومت ملوکہ حسین کو عطا کی۔

(۶) سربداران (خراسان)

۷۳۶ھ ۱۳۳۶ء سے ۷۸۲ھ ۱۳۸۱ء تک (مدت ۴۶ سال)

خواجہ فضل اللہ باشتینی کا بیٹا عبد الرزاق پہلوان سلطان ابو سعید کے زمانہ میں سربداری کے عہدہ پر مامور تھا سلطان کی طرف سے کرمان کا خراج وصول کرنے بھیجا گیا جب خراج وصول کر کے آتا تھا راستہ میں سلطان ابو سعید کی وفات کی خبر سنی اپنے وطن باشتین کی طرف آیا اور کچھ لوگ جمع کر کے باشتین کے حاکم خواجہ علاء الدین کے بھانجے کو مار کر باشتین پر قبضہ کر لیا اور پھر سبزوار فتح کر کے دار السلطنت بنایا اس خاندان میں ۱۲ بادشاہ حسب تفصیل ذیل ہوئے ہیں :۔ نوٹ ۔ ان کا مذہب شیعہ تھا اور سبزوار و بسطام وغیرہ خراسان کے علاقے ان کے قبضہ میں تھے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت
۱	خواجہ عبد الرزاق بن خواجہ فضل اللہ	۷۳۷ھ ۱۳۳۷ء	۱ سال ۲ ماہ	۷	خواجہ یحییٰ کراری	۷۵۳ھ ۱۳۵۲ء	۴ سال ۸ ماہ
۲	خواجہ وجیہ الدین مسعود بن خواجہ فضل اللہ	۷۳۸ھ ۱۳۳۸ء	۶	۸	خواجہ ظہیر الدین برادر خواجہ یحییٰ	۷۵۶ھ ۱۳۵۵ء	۴ سال
۳	محمد تیمور	۷۴۴ھ ۱۳۴۳ء	۲	۹	امیر حیدر پہلوان قصاب	۷۶۰ھ ۱۳۵۹ء	۴ ماہ
۴	کلو اسفندیار	۷۴۵ھ ۱۳۴۴ء	۱ سال ۱ ماہ	۱۰	خواجہ لطف اللہ بن وجیہ الدین	۷۶۰ھ ۱۳۵۹ء	۱ سال ۲ ماہ
۵	خواجہ شمس الدین فضل اللہ برادرزادہ مسعود	۷۴۷ھ ۱۳۴۶ء	۷ ماہ	۱۱	پہلوان حسن دامغانی	۷۶۱ھ ۱۳۶۰ء	۷ سال ۷ ماہ
۶	خواجہ علی شمس الدین چشتی	۷۴۸ھ ۱۳۴۷ء	۵ سال ۵ ماہ	۱۲	خواجہ علی موید	۷۶۶ھ ۱۳۶۴ء	۱۶ سال ۷ ماہ

(۱) خواجہ عبد الرزاق ۔ ایک سال ۲ ماہ کی حکومت کے بعد اس کے بھائی وجیہ الدین نے اسے مار کر تخت حاصل کیا۔

(۲) خواجہ وجیہ الدین ۔ امیر ارغون شاہ سے نیشاپور چھین لیا سلطان طغا تیمور نے اس پر حملہ کیا مگر شکست کھائی پھر وجیہ الدین نے ہرات پر حملہ کیا مگر معز الدین غوری نے شکست دی پکڑا گیا اور قتل ہوا۔ (۳) محمد تیمور ۔ ۲ سال حکومت کی علی شمس الدین کے ہاتھ سے قتل ہوا اور شمس الدین نے کلو اسفندیار کو حاکم بنایا۔ (۴) کلو اسفندیار ۔ ایک سال کی حکومت کے بعد قتل ہوا۔

(۵) شمس الدین بن فضل اللہ ۔ صرف ۷ ماہ حکومت کر کے برطرف کیا گیا۔ (۶) شمس الدین علی ۔ پونے پانچ برس عدل و انصاف سے حکومت کر کے حیدر قصاب کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ (۷) خواجہ یحییٰ ۔ عادل بادشاہ تھا مسعود کے نزدیکوں میں سے تھا پہلوان حیدر کو سپہ سالار بنایا۔ طغا تیمور کو ہلاک کر کے مازندران پر قبضہ پایا ۴ سال ۸ ماہ کی حکومت کے بعد اس کے سالے اعز الدین نے اس کے بھائی خواجہ علاء الدولہ کی سازش سے اسے قتل کر ڈالا۔ (۸) خواجہ ظہیر الدین ۔ پہلوان حیدر کی مدد سے حکمران ہوا۔ عیاش و شراب خوار ہونے کی وجہ سے معزول ہوا۔ (۹) پہلوان حیدر ۔ صاحب داد و دہش تھا۔ اسفراین کے محاصرہ میں حسن دامغانی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ (۱۰) لطف اللہ ۔ پہلوان حسن کی مدد سے حکمران ہوا مگر ایک سال ۲ ماہ کی حکومت کے بعد پہلوان حسن اسے مار کر خود بادشاہ بنا۔

(۱۱) پہلوان حسن ۔ ۷ سال ۷ ماہ کی حکومت کر کے خواجہ علی موید کے ہاتھ سے مارا گیا۔ (۱۲) خواجہ علی موید ۔ غیاث الدین کرت نے اس سے نیشاپور چھین لیا جب امیر تیمور خراسان میں آیا اس نے اس کی اطاعت منظور کر لی امیر نے اسے اپنا امیر بنایا اور اس کا علاقہ اپنی سلطنت میں شامل کر لیا پھر تیمور نے اسے فوج کا سردار بنا کر کردستان پر بھیجا وہاں اس کے ایسا زخم آیا کہ جانبر نہ ہوا۔ ۱۶ سال ۷ ماہ حکومت کی۔

ا؎ مسعود کے باپ کا غلام تھا مسعود کی طرف سے سلطنت کا منتظم تھا۔

(٧) قرا قوینلو (٨) آق قونیلو

چونکہ یہ دونوں خاندان کسی قدر علاقہ روم اور کسی قدر علاقہ ایران پر حکمراں رہے اس سبب سے ان دونوں خاندانوں کا حال باب چہارم تاریخ روم میں لکھا گیا ہے۔

ساتواں دور تیموریہ مغل

امیر تیمور نے ۷۸۲ھ / ۱۳۸۰ء سے ۷۹۵ھ / ۱۳۹۳ء تک تمام ممالک ایران کو فتح کر کے اس طوائف الملوکی کو غارت کیا اور ایران کے مختلف علاقے اپنی اولاد میں تقسیم کر دیئے تیمور کی وفات کے بعد قرا قونیلو اور آق قونیلو ترکمانوں نے مغربی ایران کے علاقے اولاد تیمور سے چھین لئے اور مشرقی ایران میں خاندان تیموریہ ۹۱۲ھ تک حکمراں رہا۔ (خاندان تیموریہ کا حال تاریخ ترکستان اور حصہ اول کے باب دوم فصل ششم میں لکھا گیا ہے) نویں صدی ہجری کے ختم ہونے پر ایران میں نہایت بد انتظامی پھیل گئی تھی مغرب میں خاندان آق قونیلو کے مختلف دعویدار آپس میں لڑ رہے تھے اور مشرق میں ازبکوں نے ترکستان کے جنگلوں سے نکل کر تیموریہ حکمرانوں کو خراسان سے نکال دیا تھا اس وقت اسمٰعیل صفوی نے دیا بکر سے گیلان میں آ کر ملک گیری شروع کر دی اور اس نے ان دشمنوں کا شکار کر کے اپنی مستقل سلطنت تمام ایران و خراسان پر قائم کر لی۔ اس طرح خاندان صفوی کی بنیاد پڑی۔

(۹۰۷ھ / ۱۵۰۲ء سے ۱۱۴۸ھ / ۱۷۳۶ء تک) آٹھواں دور خاندان صفوی (مدت ۲۴۳ سال)

اس خاندان کو خاندان صفوی اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس خاندان کے بادشاہ سید صفی الدین اردبیلی کی اولاد سے تھے سید صفی الدین امام موسیٰ کاظم کی نسل سے تھے بانی اس خاندان کی حکومت کا سید اسمٰعیل بن سلطان حیدر بن خلیفہ شیخ جنید بن شیخ صدر الدین ابراہیم بن خواجہ علی بن شیخ صدر الدین بن شیخ صفی الدین تھا۔ امیر تیمور کے حال میں لکھا جا چکا ہے کہ خواجہ علی ... کا ... صاحب کرامت فقیر تھا چنانچہ امیر تیمور بھی اس کا معتقد تھا خواجہ علی کے پوتے شیخ جنید کے ہزار ہا مرید تھے ... جہان شاہ ... ترکمان نے اس کو اپنے علاقہ سے نکال دیا وہ اردبیل سے حلب میں آیا۔ حلب سے دیا بکر میں گیا۔

حسن بیگ آق قونیلو حاکم دیا بکر نے اپنی بہن خدیجہ اس سے بیاہ دی جس کے بطن سے سلطان حیدر پیدا ہوا ... کافر گرجیوں کے ساتھ جہاد کیا پھر شیروان میں آیا مگر والی شیروان نے اسے اپنے علاقہ میں ... مارا گیا ... کے بیٹے سلطان حیدر نے والی شیروان کا مقابلہ کیا وہ بھی مارا گیا سلطان حیدر کے تین لڑکے تھے ... ابراہیم علیشاہ اسمٰعیل ... یہ تینوں دیا بکر میں آ گئے ترکمانوں کے اجتماع سے رستم بیگ بن حسن گھبرا گیا اور ان کی حیات کا ... رستم بیگ کے ہاتھوں شہادت پائی۔ ابراہیم علیشاہ اور اسمٰعیل گیلان چلے گئے مرزا علی والی گیلان ...

۹۰۵ھ میں سلطان اسمٰعیل نے سات سو ... مریدوں کے ساتھ جہاد ... جمع ہو گئے شاہ شیروان سے مقابلہ کیا۔ فرخ شاہ والی شیروان مارا گیا اور یہ اس کے ملک پر قابض ہو گیا ... الوند بیگ آق قونیلو جو اس وقت تبریز کا حاکم تھا اور اپنے کو آذربیجان کا بادشاہ جانتا تھا اس نے اسمٰعیل پر حملہ کیا مگر ۹۰۷ھ میں ... مقام ... شکست کھا کر بھاگا۔ اور اسمٰعیل نے تبریز کو دار الحکومت بنایا اس طرح خاندان صفوی کی بنیاد قائم ہوئی۔

خاندان صفوی میں ۱۱ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سن جلوس	مدت
۱	ابوالمظفر شاہ اسمٰعیل صفوی	۹۰۷ / ۱۵۰۲	۲۴	۴	محمد خدابندہ بن طہماسپ	۹۸۵ / ۱۵۷۸	۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	طہماسپ اول بن اسمٰعیل	۹۳۰ / ۱۵۲۴	۵۵	۵	عباس اول بن خدابندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	اسمٰعیل ثانی بن طہماسپ	۹۸۴ / ۱۵۷۶	۲	۶	صفی اول بن سام بن عباس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ق ح	افغان (محمود، اشرف)	۱۱۳۵-۱۱۴۲ / ۱۷۲۲-۱۷۲۹	۷	۱۰ طہماسپ ثانی بن حسین	۱۱۳۵ / ۱۷۲۲	۹	۱۱ عباس ثالث بن طہماسپ ثانی	۱۱۴۴-۱۱۴۸ / ۱۷۳۲-۱۷۳۶	۴	

(۱) اسمٰعیل صفوی۔ بادشاہ ہوتے ہی پہلے حالت تقیہ میں تھا تخت پر بیٹھتے ہی علانیہ شیعہ مذہب کا اظہار کیا اور مذہب تشیع کے شیوع میں کمال کوشش کی سکہ میں ایکطرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ اور دوسری طرف اس کا نام ہوتا تھا یہی قزلباشوں کی ٹوپیوں پر بھی لکھوا دیا تیموری گورنروں اور چھوٹے چھوٹے حکمرانوں کو اس نے جلد مطیع کر لیا سلطان مراد ترکمان کہ عراق و شیراز و کرمان و اصفہان میں حکومت کرتا تھا اس پر حملہ آور ہوا ہمدان میں لڑائی ہوئی مراد شیراز کو شکست کھا کر بھاگا اور پھر بغداد چلا گیا اسمٰعیل نے اصفہان اور شیراز پر قبضہ کر لیا اس کے بعد مازندران و جرجان فتح کیا اور نہایت جلد چند ہی سال میں اسکی قلمرو کی حد دریائے جیحون سے خلیج فارس اور افغانستان سے دریائے فرات تک وسیع ہو گئی اور پھر چڑھائی کر کے موصل بغداد لے لیا۔ اور نجف و کربلا کی زیارت کی سلیم بادشاہ روم نے ۱۲ لاکھ سوار کے ساتھ ۹۲۰ھ ۱۵۱۴ء میں آذربیجان پر چڑھائی کی مقام چالدران[۱] پر ایرانیوں نے شکست کھائی[۲] شاہ اسمٰعیل عراق کی طرف بھاگ گیا سلیم چند دن تبریز میں رہ کر قسطنطنیہ واپس چلا گیا[۳] ۹۱۶ھ ۱۵۱۰ء میں محمد خاں شیبانی والی ماوراء النہر و خراسان چڑھائی کر کے ایران پر چڑھ آیا اسمٰعیل نے بمقام مشہد اس پر حملہ کیا اور وہ بھاگ کر مرو تک آ گیا مرو میں محصور رہا آخر بہت سے ازبک مارے گئے اور محمد خاں شیبانی قتل ہوا اور اس کے مارے جانے سے ترکستان و خراسان و طبرستان کی وسیع سلطنت اسمٰعیل کے قبضہ میں آ گئی۔

اس فتح کی خبر سنکر افغانستان و بدخشان وغیرہ کے بادشاہوں نے ڈر کر دوستی کرنی چاہی چنانچہ بدخشان کا حاکم سلطان اویس خود اور کابل کا بادشاہ بابر کا ایلچی ہرات میں (جہاں اس وقت اسمٰعیل ٹھیرا ہوا تھا) حاضر ہوئے قرار پایا کہ دریائے جیحون سے ادھر کا علاقہ سلطنت ایران کا سمجھا جائے اور ادھر کا علاقہ ترکستان اور افغانستان کے حاکموں کا۔ اسکے بعد شاہ اسمٰعیل نے بیرام بیگ قرامانی کو اندخود و شبرغان میمنہ اور فاریاب کا گورنر مقرر کیا اور قم میں آ کر قیام کیا پھر سننے میں آیا کہ ازبکوں نے عہد شکنی کی اور دریا سے عبور کر کے علاقہ ایران میں شورش برپا کی بلکہ نجم ثانی حاکم خراسان کو جو ان کے مقابلہ کو گیا تھا انہوں نے بادشاہ عبید اللہ خاں ازبک کے پاس پکڑ کر بھیجا اور وہ عبید اللہ خاں کے حکم سے مارا گیا اور ازبکوں نے خراسان میں آ کر بڑی تباہی کی یہ خبر سنتے ہی اسمٰعیل نے خود چڑھائی کی اور ازبکوں کو بھگا کر واپس آیا آخر ۹۳۰ھ میں مر گیا۔ ۳۸ سال عمر ۲۴ سال سلطنت کی۔ (۲) طہماسپ اول ۱۰ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا عبید اللہ خاں ازبک کی فوج نے آ کر پھر خراسان کو تاراج کیا آخر جب بالغ ہوا تو اسنے تبریز کے قزوین کو دار الحکومت بنایا اور اس بدنظمی کا انتظام کیا جو اس کی کم سنی کے سبب سرداروں کی آپس کی لڑائی سے ممالک ایران میں ہو رہی تھی اور چڑھائی کر کے مقام بسطام پر عبید اللہ خاں ازبک کو شکست دی اور ترکستان تک بھگا دیا پھر ہرات میں آیا عبید اللہ خاں ازبک پھر ترکستان اور افغانستان کے حاکموں کو اپنا معاون بنا کر چڑھ آیا مگر شکست کھا کر بھاگا اور زخمی ہوا اس کے بعد طہماسپ نے بغداد فتح کیا عبید اللہ خاں ازبک نے پھر خراسان پر چڑھائی کی مگر پھر شکست کھا کر بھاگا پھر سلیمان شاہ بادشاہ روم نے چڑھائی کی مگر بغیر لڑے اتنے ہی بغداد واپس چلا گیا عبید اللہ خاں ازبک نے اسی اثناء میں پھر خراسان پر چڑھائی کی مگر بادشاہ کے آنے کی خبر سن کر بھاگ گیا جب افغانوں کی سرکشی کے سبب قندھار فتح کر لیا اور قوم قاجار کے ایک سردار کو وہاں کا گورنر بنایا تو اس وقت عبید اللہ خاں ازبک نے قندھار میں بادشاہ کے پاس ایلچی بھیج کر صلح کر لی اس کے بعد گرجستان کا علاقہ مع شہر تفلس کے فتح کیا روم بادشاہ سلیمان نے پھر چڑھائی کی تبریز و سنجان اور اردبیل پر سخت لڑائی ہوئی آخر سلیمان واپس چلا گیا پھر سلیمان نے چڑھائی کی اور آخر کو صلح ہو گئی ۹۵۱ھ میں ہمایوں بادشاہ ہندوستان شیر شاہ سے شکست کھا کر بھاگ کر اس کی پناہ میں آیا اس نے بہت خاطر کی اور دس ہزار فوج سے مدد دی جس سے ہمایوں کو دوبارہ ہندوستان کی سلطنت نصیب ہوئی آخر ۶۶ برس کی عمر میں ۵۵ سال سلطنت کر کے طہماسپ بیمار ہو کر مر گیا۔

---

(۱) تبریز سے ۲۰ فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے (۲) اس شکست کی وجہ یہ تھی کہ رومیوں کے پاس توپیں تھیں اور ایرانیوں کے پاس ابتک توپ نہ تھی (۳) اسوقت سے زمانہ مابعد تک ترکوں اور ایرانیوں میں سرحد کے بارے میں بار بار اختلاف رہا ہے اور صوبجات جارجیہ (گرجستان) و آرمینیا کبھی ایک سلطنت کے قبضہ میں چلے جاتے تھے کبھی دوسرا انکو واگزار کرا لیتا تھا لیکن ۱۶۳۸ء میں مراد چہارم نے بغداد و جزیرہ فتح کر کے ترکی قلمرو میں شامل کر لیا ہے ان دونوں سلطنتوں کی حدود میں چنداں فرق نہیں آیا۔

(۳) اسمٰعیل ثانی - اس نے سنی مذہب اختیار کیا شیعوں سے جلتا تھا یہاں تک کہ صوفیوں کو بھی قتل کرایا اور سیاست کا خواہاں ہوا کہ خاندان صفوی میں سے کوئی بچہ بھی زندہ نہ چھوڑے بڑا ہی ظالم تھا آخر اسکی حقیقی بہن نے اسے زہر دیدیا دو سال سلطنت کی۔

(۴) محمد مرزا - اس نے نہایت سخاوت اور دادگری سے سلطنت کی عبداللہ خاں کے بیٹے جلال خاں نے خراسان کو تاراج کیا مگر حاکم خراسان نے اسے پکڑ کر قتل کرایا اور اسکا لشکر بھاگ گیا سیستان ملک محمود نے قزلباشی فوج نکالدی - آذربیجان میں شاہ روم کی طرف سے مصطفیٰ پاشا کی فوج نے بہت سے قزلباش قتل کئے عادل گرای تاتاری نے شیروان لے لیا مگر وزیر ایران نے بہت جلد شیروان چھڑا لیا چونکہ بادشاہ کو ضعف بصر تھا اور اسکی بیوی مختار کل تھی ملک سے ناراض ہو کر اسے لوگوں نے مار ڈالا اور سلطنت میں زیادہ بدانتظامی ہوگئی سنہ ۹۹۳ھ میں عثمان پاشا رومی نے تبریز آکر قتل عام کرایا عبداللہ خاں بن سکندر خاں ازبک نے ہرات و خراسان پر یورش کی اور تمام علاقہ لوٹ لیا جب سخت بدانتظامیاں ہونے لگیں بادشاہ نے سلطنت سے ہاتھ اٹھا لیا اور سنہ ۹۹۵ھ میں اپنے بیٹے عباس کو بادشاہ بنا کر گوشہ نشینی اختیار کی اور سنہ ۱۰۰۲ھ میں مر گیا -

(۵) شاہ عباس اعظم - خاندان صفوی میں سب سے نامور گزرا ہے عبداللہ ازبک نے ہرات پر حملہ کیا بہت قزلباشوں کو قتل کیا ہرات کا ناظم علی قلی خاں مقابلہ میں مارا گیا پھر عبداللہ خاں نے ۴ دن مشہد کا محاصرہ کر کے فتح کیا اور شیعہ امامیہ میں سے ایک متنفس کو وہاں زندہ نہ چھوڑا شاہ عباس نے چڑھائی کی ازبک ملک خالی کر کے بھاگ گئے جب بادشاہ مشہد کی طرف تھا رومیوں نے گنجہ، قراباغ، ہمدان، اور نہاوند پر قبضہ کر لیا مگر جب بادشاہ قزوین واپس آیا سنہ ۹۹۹ھ ۱۵۹۱ء میں سلیم شاہ روم سے صلح ہوگئی اور رومیوں نے ایران کے جو علاقے لیے تھے واپس کردئے اس کے بعد سنہ ۱۰۰۶ھ ۱۵۹۸ء میں اصفہان کو دارالسلطنت بنایا سنہ ۱۰۰۴ھ ۱۵۹۶ء میں عبدالمومن بن عبداللہ خاں نے خراسان میں آکر اسفرائن اور سبزوار کو لوٹ لیا جب سلطان مقابلہ کو روانہ ہوا بھاگ گیا - پھر بادشاہ نے مازندران پر پورا پورا تسلط کیا سنہ ۱۰۰۶ھ ۱۵۹۸ء میں عبداللہ خاں ازبک بخارا میں مر گیا اور اسکا بیٹا عبدالمومن مارا گیا بادشاہ نے ماوراءالنہر پر حملہ کر کے بلخ تک کا علاقہ فتح کر لیا اور واپس آیا رومیوں نے تفلیس واپس لے لیا مگر جبالان میں بڑی بڑی لڑائیاں فتح کیں - جہانگیر بادشاہ ہند کے قلعہ دار عبدالعزیز سے قندھار چھین لیا پرتگیزوں سے جزیرہ ہرمز چھین لیا ایروان سے شاہ روم کے اہلکار نکال دئے سنہ ۱۰۳۳ھ میں بغداد فتح کیا نجف اشرف میں روضہ تعمیر کرایا کربلا میں لاکھوں روپیہ خیرات کیا اکثر راستوں میں کاروان سرا بنوائے - ملک کی آبادی میں بہت کوشش کی مذہب شیعہ کا اس قدر پابند تھا کہ ایسے شخصوں کو جو شیعہ نہ تھے اس کے ملک میں رہنا قریب ناممکن تھا - آخر ۴۳ برس سلطنت کر کے مر گیا -

انگریز مورخ لکھتا ہے کہ شاہ عباس نے اپنے سرداروں اور امیروں میں اطاعت اور انتظام قائم کیا ازبکوں کے حملوں کو دفع کیا رومیوں کو ایک شکست فاش دیکر تبریز چار جہیم، کردستان اور بغداد پر تسلط پایا اصفہان کو اول اسی نے تختگاہ بنایا - باوجود اپنی مذہبی سرگرمی کے عیسائیوں کو بھی گرجا بنانے کی اجازت دی دربار سب علوم و فنون کا بہت قدردان تھا اس کے عہد میں عمارات رفاہ عام فنون لطیفہ اور علم ادب کی بڑی ترقی ہوئی اس کی فارن پالیسی[1] بڑی دانشمندانہ تھی -

(۶) شاہ صفی - شاہ عباس کا پوتا ظالم اور خونخوار تھا اس کے زمانہ میں جابجا ملک میں بغاوتیں اور بدانتظامیاں ہوئیں … باغیوں کی بغاوتوں کو دور کیا انکو قتل کیا مگر شراب کے نشہ میں بہت بے گناہ بھی قتل کرائے -

اس کے زمانہ میں سنہ ۱۰۴۸ھ میں رومیوں نے سلطان مراد کے حکم سے بغداد ایک سخت محاصرہ کے بعد فتح کر لیا - ہزاروں ایرانی و قزلباش قتل ہوئے ایام محاصرہ میں رومی ہر روز شہر پر ۴۵ ہزار توپ کا گولہ مارتے تھے

علی مردان خاں حاکم قندھار نے شاہجہاں بادشاہ ہند سے ملکر قندھار اسکے حوالہ کردیا سنہ ۱۰۵۲ھ میں کاشان میں مرا قم میں دفن ہوا -

(۷) عباس ثانی - ۹ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا کمال دولت و اقبال سلطنت کی شاہجہاں کا … قندھار فتح کر لیا اور … دارا شکوہ اور اورنگ زیب کے متواتر حملوں کو قندھار پر …

[1] دول خارجہ کے ساتھ برتاؤ -

کوئی اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ چونکہ خطرہ تھا ترکستان کے بادشاہ امام قلی خاں نے سلطنت اپنے بیٹے نادر محمد خاں کو دیکر خانہ کعبہ کا راستہ لیا۔ شاہ ایران سے اس کی بڑی تواضع کی پھر نادر محمد خاں کو اس کے امیروں نے نکال کر اس کے بیٹے عبدالعزیز خاں کو بادشاہ بنایا۔ شاہ عباس ثانی نے نادر محمد خاں کو مدد دے کر پھر ترکستان کا بادشاہ بنایا چونکہ ترکمان اور افغان خراسان پر اکثر حملے کرتے رہتے تھے شاہ عباس ثانی قندہار اور کابل پر فوج بھیجکر دونوں کو اپنے قبضہ میں کرلیا اور ترکمانوں کو سخت سزا دی ۱۶۶۶ء میں دامغان میں مر گیا۔ قم میں دفن ہوا۔ (۸) سلیمان صفی ثانی ۱۶۶۶ء میں ادینہ خاں صائن نے ترکمانوں کی فوج جمع کرکے استرآباد لوٹ لیا بادشاہ ایران کی فوج سے شکست کھا کر مارا گیا۔ (۹) ایران کی لڑائیوں کے وقت ایک شخص سلیمان خاں اردلانی کردستان میں خود مختار ہو گیا تھا اس نے سلیمان آباد کے گرد کی اور موصل پر چڑھائی کی مگر ایرانی فوج سے شکست کھا کر مارا گیا اسی زمانہ میں عبدالعزیز خاں شاہ ترکستان اپنے بھائی کو سلطنت دیکر ایران کے راستہ خانہ کعبہ گیا بادشاہ نے اس کی بڑی مدارات کی سلیمان مہربان و زبردست پر درد تھا ۱۶۹۴ء میں مرا۔

(۹) حسین مرزا۔ بڑا بیوقوف بادشاہ تھا عورتوں میں بہت رہتا تھا۔ کاروبار سلطنت عورتوں اور ارکین سلطنت کے سپرد تھا ۲۸ برس امن میں گذرے ۱۷۰۹ء میں میر ویس خاں غلزئی نے گرگین خاں عرف شہنواز خاں کو جو قندہار کا قلعہ دار تھا اس کے ظلم کے سبب قتل کر ڈالا اور قلعہ پر خود قبضہ کر لیا اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے محمود نے ہرات پر بھی قبضہ کر لیا اور پھر سیستان اور کرمان پر متصرف ہو گیا بادشاہ نے مقابلہ کیا مگر ۱۷۲۲ء میں محمود کے قبضہ میں آ گیا اور قید ہوا۔ اس طرح ۱۷۲۲ء میں محمود اصفہان پر بھی قابض ہو گیا۔ حسین کے بیٹے طہماسپ نے مازندران کی حکومت پر قناعت کی۔ محمود خاں افغان غلزئی اس زمانہ میں ملک محمود سیستانی والی سیستان باتفاق نادر قلی افشار کے خراسان کے بہت سے علاقہ پر قابض ہو گیا پھر نادر کی محمود سیستانی سے نا اتفاقی ہو گئی اور نادر نے شاہ طہماسپ بن سلطان کو بلایا جو مازندران میں تھا اور اس کے ساتھ مل کر محمود سیستانی کو پکڑ لیا اور طہماسپ کی حکومت خراسان اور سیستان میں ہو گئی محمود غلزئی اس وقت مغربی ایران پر حکمران تھا۔ محمود غلزئی نے خاندان صفویہ کے بہت سے شہزادوں کو قتل کیا آخر دیوانہ ہو کر ۱۷۲۵ء میں مر گیا۔

اشرف خاں غلزئی سلطان روم نے سلطان حسین کی رہائی کے واسطے پھر چڑھائی کی مگر اس نے عین موقع پر سلطان حسین کو قتل کر ڈالا اور رومیوں سے صلح کر لی۔ پھر خراسان پر حملہ کیا مگر شاہ طہماسپ اور نادر شاہ نے اسے شکست دی اور ۱۷۲۹ء میں اصفہان سے اپنا خزانہ لیکر تخت چھوڑ کر بھاگ گیا مگر بلوچستان میں پکڑا گیا اور قتل ہوا۔ (۱۰) طہماسپ بن حسین مرزا۔ اشرف کے بھاگنے کے بعد طہماسپ اصفہان میں تخت نشین ہوا۔ نادر قلی نے اشرف کا تعاقب کر کے اسے گرفتار کیا اور اس کا خزانہ چھین لیا۔ عراق کا ملک غاصبوں سے چھڑا لیا۔ تبریز کا علاقہ قیصر روم سے لیا ترکمانوں اور افغانوں کی سرزنش کی مفسدوں کی خبر لی۔ ابدالیوں سے ہرات کا علاقہ لیا۔ خراسان پر قبضہ کیا جب کل ممالک ایران تصرف میں آ چکا ۱۷۳۲ء میں طہماسپ کو قید کر لیا اور اس کے شیر خوار بیٹے عباس کو برائے نام بادشاہ بنا کر خود اس کا مختار کل بنا۔ (۱۱) عباس ثالث۔ اس کے عہد میں نادر نے بغداد فتح کیا۔ اور محمد خاں بلوچ کو جو صوبہ فارس میں حاکم تھا سزا دی اس کے بعد نادر کے اشارہ سے طہماسپ کو نادر کے بیٹے رضا قلی نے مروا ڈالا ۱۷۳۶ء میں عباس ثالث بھی مر گیا اور امرائے ایران نے نادر شاہ کی بادشاہی کو تسلیم کیا۔

نواں دور یعنی ۱۱۳۵ھ سے ۱۱۴۲ھ تک افغانوں کا ایران پر متسلط رہنا اوپر بیان ہو چکا ہے۔

(۱۱۴۸ھ سے ۱۲۱۰ھ تک / ۱۷۳۶ء سے ۱۷۹۶ء) دسواں دور۔ افشاریاں (مدت ۶۲ سال)

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	نادر شاہ بن امام قلی بیگ	۱۱۴۸ ۱۷۳۶	۱۲	۳	ابراہیم شاہ برادر علی شاہ	۱۱۶۱ ۱۷۴۸	چند ماہ
۲	علی شاہ عادل برادر زادہ نادر	۱۱۶۰ ۱۷۴۷	چند ماہ	۴	شاہرخ شاہ بن رضا قلی بن نادر شاہ	۱۱۶۱-۱۲۱۰ ۱۷۴۸-۹۶	۴۹

(۱) **نادر شاہ**۔ ذات کا افشار ترکمان تھا۔ نہ رنگ اسکے پہلے ترکستان میں رہتے تھے مغلوں کے وقت آذربیجان میں آئے۔ اس کے باپ نے مشہد مقدس کے شمال کی طرف مقام ابیورد میں سکونت اختیار کی جہاں سنہ ۱۱۰۰ھ میں نادر قلی بیگ الملخاطب بہ نادر شاہ پیدا ہوا۔ اول اس نے رہزنی اور قزاقی سے کچھ مال پیدا کیا پھر غلزئی اور سیستانی مملکت پر غالب آکر اور سلطان حسین صفوی اور شاہ عباس ثالث کو معزول کر کے سنہ ۱۱۴۸ھ میں ایران کے تخت پر بیٹھا۔ پھر قندھار فتح کر کے محمود غلزئی کے بھائی حسین شاہ کو قید کیا۔ پھر محمد شاہ بادشاہ دہلی کے صوبہ دار سے کابل چھین لیا اور ہندوستان پر چڑھائی کی۔ کرنال پر محمد شاہ کو شکست دیکر دہلی کے قلعہ میں آیا اور دہلی میں قتل عام کرایا۔ پھر بہت سا مال و دولت لیکر محمد شاہ کو تاج بخشی کر کے واپس گیا۔ مشہد کو دار السلطنت بنایا۔ ترکیوں اور روسیوں سے تمام سرحدی علاقے واپس لئے جو انہوں نے پچھلے بادشاہوں کے عہد میں لے لئے تھے۔ افغانستان پر کامل تسلط بٹھایا۔ ہندوستان سے واپس جا کر خوارزم بخارا اور داغستان کو مغلوب کیا۔ چونکہ خونریز بہت تھا رعیت اس سے ناراض ہوئی۔ آخر علی قلی خاں حاکم ہرات جو نادر کا بھتیجا تھا۔ امراء کے اتفاق سے بادشاہ کے قتل پر آمادہ ہوا۔ اور نادر شاہ سنہ ۱۱۶۰ھ/۱۷۴۷ء میں مشہد کے قریب اپنے خیمہ میں مارا گیا۔ اس کی سلطنت کی حد دریائے سندھ سے کوہ قاف تک پہنچ گئی تھی۔

نادر شاہ کے مرنے کے بعد لشکر افغانی و ترکمانی میں مال و اسباب و خزانہ کی سپردگی کی بابت لڑائی ہوئی آخر احمد خاں ابدالی غالب آیا اور اس نے بیشمار خزانہ لیکر قندھار کی راہ لی۔ اور خراسان اور افغانستان میں جدا سلطنت قائم کر لی۔

آزاد نامی ایک افغان نے آذربیجان۔ علی مردان بختیاری نے اصفہان۔ محمد حسن خاں قاجار (ایک ایرانی سردار) نے بحیرۂ کیسپین کے مشرقی ساحل (استر آباد) پر قبضہ کر لیا۔ اور نادر کا بھتیجا علی شاہ کچھ عرصہ ایران کا بادشاہ رہا۔

(۲) **علی شاہ**۔ بادشاہ ہوتے ہی اپنے بھائی ابراہیم کو کلات روانہ کیا جہاں نادر کا خزانہ اور اولاد تھی۔ ابراہیم نے کلات جا کر تمام خزانہ پر قبضہ کر لیا۔ اور اولاد نادر میں سے جو ہاتھ آیا تہ تیغ کیا۔ کچھ بھاگ گئے۔ آپ عیش و عشرت میں مشغول ہوا۔ اور نادر کا روبار سلطنت حسن بیگ اور سہراب گرجی غلام کو سپرد کیا۔ اپنے بھائی ابراہیم کو اصفہان اور فارس کی حکومت دی۔ پھر سہراب حسن بیگ کی سازش سے مارا گیا۔ پھر ابراہیم اور علی شاہ میں جنگ ہوئی جس میں علی شاہ شکست کھا کر اندھا کیا گیا اور ابراہیم بادشاہ بنا۔

(۳) **ابراہیم شاہ**۔ شاہرخ بن نادر شاہ نے قید سے نکل کر اس پر خروج کیا۔ ابراہیم کی کل فوج اس سے مل گئی۔ ابراہیم مارا گیا۔ علی شاہ بھی قتل کیا گیا۔ (۴) **شاہرخ**۔ تین چار ماہ کے بعد سرداران خراسان نے شاہرخ کو پکڑ کر اندھا کر دیا اور مرزا سید محمد متولی مشہد مقدس کے متولی کو جو شاہ سلیمان صفوی کا نواسہ اور اپنے ماموں سلطان حسین صفوی کا داماد تھا بادشاہ بنایا مگر کچھ عرصہ بعد شاہرخ کے طرفداروں نے مرزا سید محمد کو اندھا کر کے پھر شاہرخ کو بادشاہ بنایا۔

نادر کے بعد صرف دو سال میں اتنے انقلاب ہوئے مگر شاہرخ سنہ ۱۲۱۰ھ/۱۷۹۶ء تک خراسان میں آزاد حکومت کرتا رہا۔

نوٹ۔ نادر شاہ کی وفات کے بعد ایران میں کچھ عرصہ طوائف الملوکی رہی استر آباد سے آذربیجان تک تمام شمالی ایران پر محمد حسن خاں قاجار نے اور جنوبی ایران پر کریم خاں زند نے تسلط کر لیا۔ اور صرف خراسان سنہ ۱۲۱۰ھ/۱۷۹۶ء تک افشاریوں کے قبضہ میں رہا۔ سنہ ۱۱۷۲ھ میں جب محمد حسن خاں قاجار مارا گیا تو کریم خاں زند نے کامل تسلط تمام فارس و ایران کی سلطنت پر کر لیا اور خاندان زند کا بانی ہوا۔

گیارھواں دور خاندان زند

(سنہ ۱۱۶۳ھ سے سنہ ۱۲۰۹ھ تک) (۱۷۵۰ء – ۱۷۹۴ء) (مدت ۴۶ سال)

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	کریم خاں	۱۱۶۳ / ۱۷۵۰	۳۰	۴	محمد علی بن کریم خاں	۱۱۹۳ / ۱۷۷۹	چند ماہ	۶	جعفر خاں بن صادق خاں[1]	۱۱۹۹ / ۱۷۸۵	۴
۲	ابو الفتح خاں بن کریم خاں	۱۱۹۳ / ۱۷۷۹	چند ماہ	۵	صادق خاں برادر کریم خاں	۱۱۹۳ / ۱۷۷۹	۳	۷	لطف علی خاں بن جعفر خاں	۱۲۰۳-۱۲۰۹ / ۱۷۸۹-۹۴	۶
۳	علی مراد خاں بختیاری	۱۱۹۳ / ۱۷۷۹	//	۰	علی مراد (مکرر)	۱۱۹۶ / ۱۷۸۲	۳				

[1] لہ بن زوجۂ صادق خاں۔

(۱) **کریم خان** - نادرشاہ کے مرنے کے دو برس بعد ۱۱۶۲ھ میں علی مرادخاں بختیاری نے کریم خاں زند سے جو مقام ملائر میں قبائل کے گروہ کا سردار تھا، ملکر اصفہان کا محاصرہ کر لیا مگر کچھ عرصہ کے محاصرہ کے بعد ابوالفتح خاں افشار حاکم اصفہان سے صلح ہو گئی۔ اور تینوں نے ملکر فتوحات بڑھائیں اور آخر میں سلطان حسین صفوی کے نواسہ اسماعیل کو بادشاہ مقرر کیا۔ کریم خاں مدارالمہام مقرر ہوا اور عراق کی فتح کو روانہ کیا گیا۔ کریم خاں کے جانے کے بعد علی مرادخاں نے ابوالفتح خاں کو مار ڈالا اور شاہ اسماعیل کو لیکر پارس گیا۔ جب کریم خاں نے علی مرادخاں کی بدعہدی اور ابوالفتح خاں کے مارے جانے کا حال سنا الٹا آیا اور اصفہان پر قبضہ کر لیا اور فارس کا قصد کیا۔ علی مرادخاں نے شاہ اسماعیل کو ساتھ لیکر کریم خاں کا مقابلہ کیا۔ شاہ اسماعیل نے اپنے آدمیوں کو کریم خاں سے آملا اور علی مرادخاں بھاگ گیا۔ کریم خاں اسماعیل کو ساتھ لیکر اصفہان میں آیا۔ اس زمانہ میں محمد حسن خاں قاچار نے جو نواب فتح علی خاں نے کشورستانی شروع کی تھی اور استرآباد و مازندران و گیلان اور کسی قدر آذربیجان پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور خود استرآباد و مازندران میں رہتا تھا۔ کریم خاں نے اسماعیل کو ساتھ لیکر محمد حسن خاں پر چڑھائی کی مگر شکست کھائی اور اسماعیل محمد حسن خاں کے ہاتھ آیا۔ پھر محمد حسن خاں نے اصفہان تک کا علاقہ فتح کر لیا اور حسین خاں دولو قاچار کو اصفہان کا صوبہ دار بنایا۔ پھر محمد حسن خاں شیراز کا عرصہ تک محاصرہ رکھا مگر یہاں شکست کھا کر حسین خاں والی اصفہان باغی ہو گیا۔ محمد حسن خاں نے اصفہان پر چڑھائی کی مگر شکست کھائی اور شیر علی ملکم کے ہاتھ سے ۱۱۷۲ھ میں مارا گیا۔

اسی اثنا میں علی مرادخاں بھی محمد خاں زند کے ہاتھ سے مارا گیا۔ کریم خاں محمد حسن خاں کے مارے جانے کے بعد سوائے خراسان کے باقی تمام ایران کا بادشاہ ہوا۔ اور طہران کو دارالسلطنت بنایا۔ شاہ رخ خاں افشار والی خراسان سے کرمان چھین لیا۔ محمد حسین خاں کے بیٹے آقا محمد خاں سے کریم خاں نے بہت اچھا سلوک کیا۔ اپنا نام کبھی کریم خاں نے بادشاہ نہ رکھا بلکہ وکیل امام العصر کے نام سے مشہور رہا۔ بادشاہ سے زیادہ حیثیت پیش آتا تھا۔ انتظام اچھا کیا۔ کاروانسرائے وغیرہ تعمیر کرائیں۔ سلیمان پاشا والی کردستان کو مطیع کیا۔ محمد حسن خاں قاچار کے چھوٹے بیٹے کے محمد حسن خاں کی لڑکی اپنے نکاح میں لی۔ اور دوسری لڑکی اپنے بیٹے ابراہیم خاں کے نکاح میں دی تھی۔

(۲) **ابوالفتح خاں زند کی خاں** - اس کے زمانہ میں اس کے چچا صادق خاں نے شیراز پر حملہ کیا مگر بیٹا ہارا اور کرمان کو چلا گیا۔ علی مرادخاں ایک اسیر سردار جو طہران میں تھا اپنی سپاہ کے ساتھ اصفہان میں آیا۔ زکی خاں امیر ابوالفتح خاں کو لیکر علی مرادخاں کے مقابلہ کو گیا مگر ابوالفتح کے آدمیوں نے زکی خاں کو مار ڈالا اور علی مرادخاں ابوالفتح کے ساتھ شیراز آیا۔ صادق خاں نے کرمان سے اطاعت قبول کی اور شیراز میں آیا مگر چند دن کے بعد ابوالفتح اور اس کے بھائیوں کو قید کر لیا اور خود بادشاہ بنا۔

(۳) **صادق خاں** - اسیر علی مرادخاں نے چڑھائی کی اور شیراز پر قبضہ کر کے خود بادشاہ ہوا۔

(۴) **علی مرادخاں** - کریم خاں زند کے تینوں بیٹوں کو جو صادق خاں کی قید میں تھے اندھا کیا اور صادق خاں کو مع اس کے متعلقین مروا ڈالا۔ سوا جعفر خاں کے جو اس کا برادر مادری تھا۔ اس کے زمانہ میں بھائیوں نے ناراض ہو کر آقا محمد خاں بن محمد حسن خاں قاچار کو استرآباد سے بلایا اور اس کی مدد سے علی مراد کو شکست دی۔ جعفر خاں نے یہ حال سنکر پھر لشکر کشی شروع کی اور فوج جمع کر کے اصفہان پر حملہ کیا۔ علی مراد فوج لیکر مقابلہ کو چلا مگر راستہ میں مر گیا۔ (۵) **جعفر خاں** - اصفہان میں آکر بادشاہ ہوا۔ آقا محمد خاں نے حملہ کیا۔ جعفر خاں شیراز کو بھاگ گیا مگر کچھ عرصہ بعد بیمار ہوا اور شیراز کے قیدیوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

(۶) **لطف علی خاں** - جعفر کی وفات کے وقت اس کا بیٹا لطف علی خاں شہر میں تھا۔ شیراز میں آکر باپ کی جگہ بادشاہ ہوا۔

لہ استرآباد کے قریب قلعہ مبارک آباد کا حاکم تھا۔ ۱۱۳۵ھ میں محمود خاں غلزئی کے مقابلہ میں سلطان حسین کو مدد دی۔ پھر شاہ طہماسپ ثانی کو پناہ دی اور اس کے ساتھ بہت جانفشانیاں کیں مگر نادرشاہ نے رشک کر کے اس خیرخواہ کو طہماسپ کے ہاتھ سے ۱۱۳۹ھ میں مروا دیا۔ علہ یعنی برادر کریم خاں جو محمد علی بن کریم خاں کا خسر تھا۔ کریم خاں کے تین بیٹے تھے ابوالفتح۔ محمد علی۔ ابراہیم خاں یا ابراہیم خاں۔ سلہ اس کی ماں سے صادق خاں نے نکاح کیا تھا۔ ۵ہ علی مرادخاں کی پیدائش کے بعد علی مرادخاں کی ماں نے صادق خاں سے نکاح کیا تھا جس سے جعفر خاں پیدا ہوا۔

آخر آقا محمد خان نے شیراز فتح کر لیا۔ لطف علی خان بھاگا مگر پکڑا گیا اور آقا محمد خان کے ہاتھ سے مارا گیا اور زندیوں کا خاتمہ ہوا۔

بارھواں دور خاندان قاجار

(۱۱۹۳ھ سے ۱۳۳۸ھ تک / ۱۷۷۹ء سے ۱۹۱۹ء) یہ خاندان اب تک حکمران ہے

بزرگ اس خاندان کا قاجار نویان جد چہارم امیر تیمور کا تھا۔ اس کی نسل میں اول نواب فتح علی خان قلعہ مبارک آباد کا حاکم ہوا۔ اس نے طہماسپ ثانی صفوی کے ساتھ بڑی بڑی جان فشانیاں کیں مگر ۱۱۳۹ھ میں نادر شاہ نے رشک کر کے طہماسپ سے قتل کرا دیا۔ پھر فتح علی خان کا بیٹا محمد حسن خان مبارک آباد کا حاکم ہوا۔ اس نے بڑی فتوحات کیں مگر آخر کو ۱۱۷۱ھ میں اپنے ملازم کے ہاتھ سے شہید ہوا اور کریم خان زند کی حکومت تمام ایران میں ہو گئی یعنی ۱۲۰۹ھ تک زندیوں کا دور دورہ رہا۔ پھر محمد حسن خان کے بیٹے حسین قلی خان نے حکومت پائی۔ بڑا بیٹا آقا محمد خان کریم خان کے پاس نظر بند رہا۔ کریم خان زند نے چھوٹے بھائی کی نگرانی کا حکم دیا۔ آخر حسین قلی خان ترکمان قوم یموت کے ہاتھ سے ستائیس برس کی عمر میں مارا گیا۔ غرض کہ محمد حسن خان کے بڑے بیٹے آقا محمد خان نے کریم خان کی وفات پر نظر بندی سے نکل کر زندیوں کے ضعف کے زمانہ میں ۱۱۹۳ھ (۱۷۷۹ء) سے فتوحات شروع کیں یہاں تک کہ ۱۲۱۰ھ (۱۷۹۵ء) میں کل ایران کا بادشاہ ہو گیا۔ اصل میں اسی کو خاندان قاجار کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ اس خاندان میں آج تک ۷ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	آقا محمد خان بن محمد حسن خان	۱۱۹۳ / ۱۷۷۹	۱۹	۴	ناصر الدین بن محمد شاہ	۱۲۶۴ / ۱۸۴۸	۴۹	۶	محمد شاہ دوم بن مظفر الدین	۱۳۲۴ / ۱۹۰۷	ایک سال ۲
۲	فتح علی شاہ بن حسین قلی خان برادر آقا محمد خان	۱۲۱۱ / ۱۷۹۷	۳۹	۵	مظفر الدین بن ناصر الدین	۱۳۱۳ / ۱۸۹۶	۱۱	۷	احمد شاہ بن محمد شاہ دوم	۱۳۲۷ / ۱۹۰۹	[illegible]
۳	محمد شاہ بن عباس مرزا بن فتح علی شاہ	۱۲۵۰ / ۱۸۳۴	۱۴								

(۱) **آقا محمد خان** - چودہ سال کریم خان زند کے پاس شیراز میں نظر بند رہا تھا۔ کریم خان کے مرتے ہی طہران کی طرف بھاگ آیا۔ راستہ میں کاشان کے قریب کریم خان کا خزانہ لوٹ لیا اور اپنی قوم کے لوگوں کو بلا کر مازندران پر قبضہ کر لیا۔ اور رفتہ رفتہ زندیوں سے مختلف معرکے جیتتا رہا۔ یہاں تک کہ ۱۱۹۹ھ میں جعفر خان سے اصفہان لے لیا۔ پھر ہمدان و کردستان فتح کر کے طہران کو مراجعت کی۔ پھر کرمان فتح کیا یہاں تک کہ ۱۲۰۹ھ میں خاندان زند کا آخری بادشاہ لطف علی خان پکڑا گیا اور مارا گیا اور ۱۲۱۰ھ میں آقا محمد خان کل ایران کا بادشاہ ہو گیا۔ روس سے جارجیا لینے کے واسطے لڑ رہا تھا کہ ۱۲۱۱ھ میں اپنے غلاموں کے ہاتھ سے بحالت خواب شہید ہوا۔ ۱۷۹۶ء میں اس بادشاہ نے طہران کو دار الحکومت بنایا۔

(۲) **فتح علی شاہ** - مفسدوں کو قتل کیا۔ مرزا نادر بن شاہرخ نے خراسان میں فساد کیا مگر پکڑا گیا اور قتل ہوا۔ محمد تقی خان کا وارث خان زند نے شیراز میں فساد برپا کیا مگر گرفتار ہوا۔ حاجی ابراہیم خان زند وزیر اعظم جس نے خاندان زندیہ سے بے وفائی کر کے قاجاریوں کی حکومت قائم کرائی تھی ... [illegible] ... قتل ہوا۔ ۱۲۱۸ھ میں روسیوں نے تفلیس پر قبضہ کر کے گنجا کا محاصرہ کر لیا۔ بادشاہ خود مقابلہ کو گیا اور ... [illegible] ... یہاں تک کہ ۱۲۲۸ھ تک ... [illegible] ... آٹھویں شاہزادہ ... ۱۲۲۰ھ میں روسیوں نے شیروان لے لیا۔ ۱۲۲۱ھ میں حاجی فیروز والی ہرات نے مشہد پر چڑھائی کی ... ہرات کا محاصرہ کر لیا اور دو سال کا خراج لے کر چھوڑ دیا۔ اسی سنہ میں فرانسیسی بادشاہ نپولین بوناپارٹ کا سفیر آیا اور فتح علی شاہ سے اس بات کی منظوری لی کہ ... ایران فرانس مل کر روسیوں کی سرکوبی کریں اور پھر ایران سے فرانسیسی فوج ہندوستان پر حملہ آور ہو۔ ۱۲۲۴ھ میں پہلے روسیوں نے ایران سے صلح کی پھر عہد شکنی کر کے ایروان لے لیا مگر ایرانیوں نے شکست دی۔ اسی سال انگریزی سفیر آیا۔ ایک پارچہ الماس نذر گزرانا اور دوستی قائم کی۔ ۱۲۲۵ھ میں شہزادہ محمد علی مرزا نے فیروز والی ہرات سے چڑھائی کر کے خراج دو سالہ وصول کیا اور گنجہ کے قریب ایرانیوں نے روسیوں کو شکست فاش دی۔ روسیوں نے ... ۱۲۲۸ھ میں روس نے عہد نامہ گلستان صلح کر لی۔ ۱۲۲۹ھ میں انگریزوں سے صلح کا عہد نامہ لکھا گیا۔ ۱۲۴۱ھ میں ... صلح ہو گئی۔ اسی سال علمائے شیعہ کی تحریک سے روس سے جہاد ہوا ... روسیوں ... صلح ہو گئی ۱۲۴۳ھ

میں فوات الحبّ کی بیماری سے مرگیا۔ اسکے زمانہ میں تمام ٹرانس کاکیشیا کا علاقہ روسیوں کے قبضہ میں آگیا ۱۸۰۲ء ۱۲۱۷ھ میں سعود
بن عبدالعزیز وہابی نے کربلا کو تباہ کیا اور مقبرہ امام حسین کا توڑ ڈالا اور وہاں کے ۵ ہزار باشندوں کو قتل کیا اور لوٹ لیکر واپس
پھر۔ فتح علی شاہ نے پاشائے بغداد کو ان کی تنبیہ و روک تھام کے واسطے لکھا مگر جب سلیمان پاشا والی بغداد مرگیا تو ۱۸۱۱ء میں خود اس نے
وہابیوں کو مسقط اور نجد وغیرہ کے علاقوں میں شکستیں دیکر قتل کیا۔ کثیر الاولاد تھا۔ ۵۷ پسر اور ۴۶ دختر چھوڑ مرا
(۳) **محمد شاہ** ۱۲۵۴ھ میں غوریان فتح کر کے ہرات کا محاصرہ کیا مگر انگریزوں کے اصرار سے ہرات کا محاصرہ اٹھا لیا گیا
۱۴ سال کی حکومت کے بعد بیمار ہو کر مر گیا۔ اسکے عہد میں افغانوں نے شیعوں پر جہاد کی نیت سے حملہ کیا اور ۱۸۴۳ء ۱۲۵۸ھ میں نجیب پاشا
حاکم بغداد نے جو شیعوں کا بڑا دشمن تھا کربلا پر چڑھائی کی اور تین گھنٹے کے قتل عام میں ۹ ہزار شیعہ قتل کرائے اور شہر کو لوٹ لیا
شاہ ایران نے بدلہ کی نیت سے روم پر چڑھائی کرنی چاہی مگر انگلستان اور روس کے ایلچیوں نے بیچ بچاؤ کرا دیا۔ یہ بادشاہ بڑا موحد اور
عقلمند اور صاحب ہمت اور منتظم تھا۔ (۴) **ناصر الدین** خراسان و مشہد میں ۱۲۶۴ھ میں ترکمانوں نے بغاوت کی مگر
جلدی فرو ہو گئی اور مشہد فتح ہوا۔ اسی زمانہ میں ایک نیا فرقہ بابیوں کا زور پکڑ گیا۔ سید علی محمد نام ایک شخص نے اپنا نام باب مقرر کیا
اور کہا کہ میں مہدی آخرالزماں ہوں۔ ملا حسین بشرویہ اسکا خلیفہ بنا اور ایک عورت جسکا نام قرۃ العین تھا اسکی نائبہ قرار پائی۔
آخر کو جب باب کے بہت سے مرید ہو گئے اور اسنے ہاتھ پاؤں نکالے جابجا بلوہ ہونے لگا تو سلطنت نے اسکی سرکوبی کا فکر کیا یہانتک کہ ۱۲۶۶ھ
میں باب بھی مارا گیا۔ بہت سے بابی قتل ہوگئے اور انکی جمعیت منتشر ہو گئی۔ ۱۲۶۷ھ میں محمد امین خاں والی خوارزم نے علاقہ استرابی لے لیا
مگر آخر وہ فساد رفع ہو گیا۔ علی خاں حاکم سیستان مطیع ہوا۔ ہرات پر ایرانیوں نے قبضہ کر لیا۔ اسی سال شیخ سلیمان بابی اور شیخ علی
بابی نے بارہ آدمی ملا کر سر راہ بادشاہ پر حملہ کیا۔ بادشاہ کو خفیف زخم آیا اور وہ دونوں قتل کرا دئے گئے۔ والی قندہار نے حاضر ہو کر اطاعت
قبول کی۔ سید سعید خاں والی مسقط مطیع ہوا۔ ۱۲۷۱ھ میں محمد امین خاں والی خوارزم نے سرخس پر قبضہ کر لیا مگر ایرانیوں کے
مقابلہ میں ہار گیا۔ دوست محمد والی کابل نے قندہار پر قبضہ کر لیا اور ہرات پر بھی تسلط کیا۔ مگر ایرانیوں نے ہرات فتح کر لیا۔ انگریزوں نے
افغانوں کی طرفداری کی اور بوشہر فتح کر کے دریا بیگ حاکم بوشہر کو بمبئی بھیج دیا۔ شاہ ایران نے مقابلہ کو فوج بھیجی اور بڑے بڑے معرکے
ہوئے آخر ۱۲۷۳ھ میں صلحنامہ لکھا گیا جس میں درج ہوا کہ آئندہ شاہ ایران ہرات وغیرہ ممالک متعلقہ کابل سے غرض نہ رکھیگا۔ اس کے
عہد میں روس۔ انگریز اور روم کے سفیر مقام ارزن روم پر جمع ہو کر ہر ایک کی حدود کا انتظام ہوا اور عہدنامے لکھے گئے۔ اس
بادشاہ نے فرنگستان کے ممالک اور روم روس۔ امریکہ وغیرہ میں ہندوستانہ سفیر مقرر کئے اور شیر آفتاب کا جھنڈا جابجا لگایا
۱۲۸۷ھ میں نجف و کربلا کے مقامات وغیرہ کی زیارت کی اور تین مختلف موقعوں پر فرنگستان کا سفر کیا اور ہر دفعہ سفرنامہ لکھا۔
ایشیا کا اول بادشاہ ہے جس نے فرنگستان میں قدم رکھا۔ ۱۳۱۳ھ ۱۸۹۶ء میں محمد رضا بابی کے پستول سے شہید ہوا۔ نیک اور
منتظم تھا۔ ۱۸۶۵ء میں ریل اور ۱۸۶۴ء میں تاربرقی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اول ریل ۱۸۸۸ء میں طہران سے شاہزادہ
عبدالعظیم تک جاری ہوئی۔ ۱۸۸۹ء میں ایران کا امپیریل بینک قائم ہوا۔ ۱۸۹۱ء میں انگریزوں نے تماکو کا ٹھیکہ لیا مگر ۱۸۹۲ء
کے شروع میں مجتہدین کی رائے سے ٹھیکہ توڑ دیا گیا اور روپیہ واپس دیا گیا۔ ۱۸۹۵ء کے شروع میں ایک کمیشن کے ذریعہ سے
روس اور ایران کی سرحد کا فیصلہ ہوا۔ (۵) **مظفر الدین** ۱۸۵۳ء میں طہران میں پیدا ہوا۔ یہ بھی مثل
اپنے باپ کے لائق اور منتظم تھا۔ ۱۳۱۸ھ میں فرنگستان کی سیر کو روانہ ہوا اور ۱۹۰۲ء میں واپس آیا۔ ولیعہد محمد علی مرزا جو
آذربیجان میں حکمران تھا[۱] اسکے بعد بادشاہ ہوا۔ (۶) **محمد علی** ۱۹۰۷ء میں تخت پر بیٹھا۔ پارلیمنٹ کی تجویز
جسپر مظفر الدین دستخط کر گئے تھے مخالفت کی۔ سال بھر رعایا اور بادشاہ میں سخت لڑائی رہی آخر بہت کشت و خون کے بعد

[۱] اسکی ابتدا محمد شاہ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ شاہ ایران کا ولیعہد آذربیجان کا گورنر بنایا جاتا ہے جیسے انگریزوں کا ولیعہد پرنس آف ویلز کہلاتا ہے۔

مئی ۱۹۰۹ء میں بادشاہ نے اپنا ملک جاتا دیکھکر پارلیمنٹ منظور کرلی۔ لیکن پھر عہد شکنی کی جس پر تخت سے اتار دیا گیا اور اُس کا کمسن بیٹا (۷) احمد شاہ تخت پر بٹھا دیا گیا جو اب تک حکمران ہے۔ پارلیمنٹ قائم ہے۔ آجکل بادشاہ تو فرانس میں عیاشی میں مصروف ہے اور وزیر اعظم رضا خاں جو کمانڈر انچیف ہے نہایت خوبی سے انتظام کر رہا ہے۔

[باب ہفتم۔ ترکستان]

فصل اول۔ جغرافیہ

ترکستان یا وسط ایشیا وہ ملک ہے جو منگولیا (مغلستان) کی مغربی حد سے بحیرۂ کیسپین تک پھیلا ہوا ہے۔ اسکے دو حصے ہیں۔

(۱) مشرقی ترکستان۔ جو اب چین کے قبضہ میں ہے اور پہلے ملک قراخطا کہلاتا تھا اور اب علاقہ کاشغر کے نام سے مشہور ہے۔ کوہ بلور یا تاغ شرقی اور مغربی ترکستان کا حد فاصل ہے۔ یسین، ختن، یارقند، کاشغر، قراخطائی، تاش قرغن، اندجند، شغنان وغیرہ بڑے شہر ہیں۔

(۲) مغربی ترکستان۔ اسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں روس (سائبیریا) مشرق میں شرقی ترکستان۔ جنوب میں ایران و افغانستان مغرب میں بحیرۂ خزر یعنی کیسپین۔

یہ ملک ۵ بڑے حصوں میں منقسم ہے (۱) بخارا یعنی ماوراء النہر یہ وہ دوآبہ ہے جو دریائے جیحون اور سیحون کے درمیان واقع ہے۔ اسمیں بخارا، خوقند، سمرقند، خوقند، فرغانہ، اندجان، مرغیلان، اوش، قبادیان، کولاب، حصار، کرشی، خجند، ترمذ، قرغن، کیش یا شہر سبز وغیرہ مشہور مقام ہیں۔ (۲) ترکمانیہ جو بحیرۂ خزر اور ارال کے درمیان واقع ہے۔ (۳) ترکستان خاص جو جھیل بالکش سے جھیل ارال تک دریائے سیحون کے شمال اور مشرق میں واقع ہے جس میں ترکستان، تراز، اترار اور تاشقند بڑے شہر ہیں۔ (۴) بلخ جس کے شمال میں جیحون مشرق میں کاشغر ہے جنوب میں افغانستان مغرب میں علاقہ خوارزم مشہور شہر بلخ، بدخشان، قندز، میمنہ، تاشقرغان، طالقان، اندراب، خلم، مزار شریف۔ (۵) خیوا یا خوارزم جسکے شمال میں جھیل ارال اور ترکمانیہ، جنوب میں خراسان، مشرق میں بخارا، مغرب میں بحیرۂ خزر ہے۔ اس میں خیوا یا خوارزم بڑا شہر ہے اور جرجانیہ، مرو، مرو رود، پنجدہ، مرو، چار جوئی، کرخی، نسا، اورگنج، قزل تام دیگر مشہور مقام ہیں۔ زمانہ سابق میں دریائے جیحون اور ایران کے درمیان کا تمام علاقہ مع علاقہ بلخ کے ملک خراسان میں شامل تھا اور دریائے جیحون سلطنت ایران اور ترکستان کا حد فاصل تھا۔

اب علاقہ بلخ افغانستان میں شامل ہے اور تمام مغربی ترکستان روس کے قبضہ میں ہے جسے روسی وسط ایشیا بھی کہتے ہیں جس کا رقبہ ۱۳۳۴۱۳ مربع میل اور آبادی ۷۷ لاکھ ہے۔ بخارا اور خیوا کی دو چھوٹی ریاستیں روس کی باجگذار ہیں۔ اور مغربی ترکستان کے تین بڑے حصے ہیں۔ (۱) خوقند جھیل بالکش اور دریائے سیحون کے درمیان (۲) ماوراء النہر (۳) ترکمانیہ تمام وہ ممالک جو جیحون اور ایران کے درمیان واقع ہیں۔ اکثر جغرافیہ والوں نے دشت خفچاق کے مشرقی حصہ یعنی کرغیز کو بھی ترکستان میں شامل کیا ہے دشت خفچاق کی حدود بطور تقریب قائم ہو سکتی ہیں۔ شمال میں ایشیائی روس کا علاقہ ٹوبالسک و بلغار مشرق میں جھیل بالکش جنوب میں تمام مغربی ترکستان جھیل کیسپین۔ کوہ قاف اور بحیرۂ اسود۔ مغرب میں دریائے نیپر۔

دشت خفچاق کا وہ حصہ جو جھیل بالکش اور دریائے یورال کے درمیان ہے مشرقی خفچاق اور جو یورال اور نیپر کے درمیان ہے خفچاق مغربی کہلاتا تھا اور خفچاق مغربی سے شمال کا علاقہ بلغار اعظم کہلاتا تھا۔ دشت خفچاق سے مغربی خفچاق مراد ہوتا ہے اب یہ سب ملک روس کی سلطنت میں شامل ہیں۔

ترکستان کی کامل حالات کی کوئی تاریخ دستیاب نہیں۔ خوارزم اور ماوراء النہر کا جو کچھ حال معلوم ہوا ہے مختصر طور پر تحریر کیا جاتا ہے

فصل دوم۔ تاریخ ماوراء النہر

[illegible]

[illegible]

تمام علاقہ شامل تھا جسکو مسلمانوں نے حضرت عثمان کے زمانہ میں فتح کر لیا چنانچہ ۳۱ھ میں آمل فتح ہوا اسکے بعد زمانہ میں مسلمانوں نے ۵۶ھ میں جیحوں کو عبور کر کے ماوراء النہر پر حملہ کیا اور سمرقند و بخارا کو باجگذار بنایا۔ یہانتک کہ خلیفہ ولید کے زمانہ میں ۸۷ھ میں تمام ماوراء النہر اور علاقہ تاشقند سلطنت بنی امیہ میں ملحق ہو گئے اور علاقہ خراسان کا صوبہ قرار پائے۔

۱۳۲ھ میں جب بنی امیہ کی تمام ملک پر تسلط پایا تو ماوراء النہر پر بھی عباسیوں کی حکومت ہو گئی۔ اور انکے گورنر اس ملک خراسان کے والی انکے ماتحت رہے یہانتک کہ معتضد خلیفہ عباسی کے عہد میں ماوراء النہر کا گورنر اسمٰعیل سامانی ۲۷۹ھ میں خود سر ہو گیا اور اسکا خاندان ۳۸۹ھ تک ماوراء النہر وغیرہ میں حکمران رہا۔

۳۸۹ھ میں ایلک خان نصر بادشاہ کاشغر نے ماوراء النہر فتح کر لیا۔ اسکا خاندان ۵۶۰ھ تک حکمران رہا اگرچہ بیچ میں ملکشاہ سلجوقی نے ۴۶۵ھ سے ۴۸۵ھ تک حکمران رہا ماوراء النہر کا شغر کو بھی مغلوب کر کے سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کر دیا تھا۔ آخرکار ۵۶۰ھ میں ماوراء النہر کا علاقہ ایل ارسلان بن اتسز خوارزمی نے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا مگر ۶۱۷ھ میں چنگیز خاں نے خوارزمیوں سے ماوراء النہر چھین لیا ۶۲۴ھ میں جب چنگیز خاں مر گیا تو اسکا ایک بیٹا چغتائی ماوراء النہر اور کاشغر و بدخشاں و بلخ اور غزنی کا بادشاہ ہوا اور چغتائی کی اولاد ۷۷۱ھ تک یہاں حکمران رہی۔ اسکے بعد امیر تیمور نے قبضہ پایا تیمور کا خاندان ۹۰۶ھ تک ماوراء النہر میں حکمران رہا۔ پھر ماوراء النہر ازبکوں کے قبضہ میں آ گیا یہانتک کہ ۱۲۸۶ھ سے ۱۲۹۳ھ تک روسیوں نے تمام ترکستان پر قبضہ کر لیا صرف بخارا اور خیوا کی دو ریاستیں باقی رہ گئی ہیں۔ اسی عہد میں بنی امیہ و بنی عباس کا حکومت پر جن خاندانوں کا حال اب بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) شاہان سامانیہ

۲۷۹ھ سے ۳۸۹ھ تک — ۱۲۸ سال

اسد بن سامان بہرام چوبین کی نسل سے تھا خلیفہ مامون رشید کا منظور نظر ہوا۔ اسکے چار بیٹے تھے ایک نوح جسکو خلیفہ نے ۲۰۴ھ میں سمرقند کا حاکم بنایا۔ دوسرا احمد فرغانہ کا حاکم تیسرا یحییٰ شاش کا حاکم چوتھا الیاس ہرات کا والی مقرر ہوا جب نوح یحییٰ اور الیاس مر گئے انکے علاقے سمرقند وغیرہ بھی احمد کو مل گئے اور پھر اسنے کاشغر فتح کر لیا۔ احمد کے بعد اسکا بیٹا نصر حاکم ہوا جب سیستان میں یعقوب لیث نے غلبہ پایا تو ۲۶۱ھ میں نصر کو معتمد خلیفہ نے ماوراء النہر کا گورنر کر دیا اسنے سمرقند دار الحکومت بنا کر اپنے بھائی اسمٰعیل کو بخارا میں اپنا نائب مقرر کیا۔ آخر دونوں بھائیوں میں جھگڑا ہوا۔ اسمٰعیل نے نصر کو گرفتار کر لیا مگر پھر اسکی نیابت منظور کی ۲۷۹ھ میں نصر مر گیا اور اب اسمٰعیل ماوراء النہر کا مستقل حاکم ہوا۔ یہانتک کہ ۲۸۷ھ میں خود مختار ہو کر خاندان سامانی کا بانی ہوا۔ اسمٰعیل اور اسکے جانشین حقیقت خلفا بغداد کے ماتحت نہ تھے۔ اگر خلفا کے ساتھ کچھ سلوک کرتے تھے تو اپنی نیک نیتی یا خوش اعتقادی کی وجہ سے کرتے تھے۔ یہ لوگ اگرچہ بادشاہ ہو گئے مگر امیر کے نام سے مشہور ہوئے۔

شاہان سامانیہ

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	اسمٰعیل بن احمد	۲۷۹ ۸۹۲	۱۶	۴	نوح اول بن نصر بن احمد	۳۳۱ ۹۴۲	۱۳	۷	نوح ثانی بن منصور	۳۶۶ ۹۷۶	۲۱
۲	احمد بن اسمٰعیل	۲۹۵ ۹۰۷	۶	۵	عبدالملک اول بن نوح	۳۴۳ ۹۵۴	۷	۸	منصور ثانی بن نوح ثانی	۳۸۷ ۹۹۷	۲
۳	نصر بن احمد	۳۰۱ ۹۱۳	۳۰	۶	منصور اول بن نوح	۳۵۰ ۹۶۱	۱۶	۹	عبدالملک ثانی بن نوح ثانی ۳۸۹ھ میں قید ہوا		

۱؎ اسوقت تک یہ چاروں علاقے بھی خراسان کے ماتحت سمجھے جاتے تھے خلیفہ کا صوبہ دار خراسان جو مرو میں رہتا تھا اسوقت غسان بن عباد تھا جسکو مامون نے مرو سے روانگی کیوقت خراسان کا گورنر بنایا تھا جب غسان کی جگہ طاہر خراسان کا گورنر ہوا اسنے انہیں بحال رکھا۔ اسمٰعیل کے زمانہ تک انکا تقرر کبھی خاص خلیفہ بغداد کی طرف سے کبھی طاہر کیطرف سے ہوتا رہا۔ خاندان سامانی کا دار الحکومت بخارا رہا۔ سنہ عروج کے زمانہ میں انکی سلطنت حلوان سے لیکر علاقہ کاشغر کی حد تک پھیل گئی تھی۔

نصر بن احمد ۲۶۱ھ سے ۲۷۹ھ تک۔

(۱) اسمٰعیل ۲۷۹ھ میں اپنے بھائی نصر کے مرنے کے بعد مستقل بادشاہ ماوراء النہر کا ہوا ۲۸۰ھ میں شاہ ترکستان کو سمرقند میں
گرفتار کر لایا جب ۲۸۷ھ میں عمرو لیث کو گرفتار کر کے بغداد بھیجا تو خلیفہ نے باقاعدہ خراسان، مازندران، رے اور اصفہان کی
حکومت بھی اسے دیدی۔ اسوقت سے اسکی اصل بادشاہی خیال کیجاتی ہے۔ سمرقند اسکا پایۂ تخت رہا۔ محمد بن زید علوی والی طبرستان نے
اس پر حملہ کیا۔ محمد بن زید لڑائی میں مارا گیا اور اسمٰعیل نے اپنے سپہ سالار محمد بن ہارون کو طبرستان اور جرجان کا حاکم بنایا لیکن
محمد بن ہارون باغی ہو گیا۔ اسمٰعیل نے اسے بیدخل کر کے اپنے برادر زادہ ابو صالح منصور بن اسحاق کو جرجان و طبرستان کی حکومت دی۔
وہ وہاں ۸ سال حکمران رہا اور محمد بن زکریا نے کتاب منصوری اسکے نام پر تصنیف کی۔ اسمٰعیل عادل اور نیکنام بادشاہ تھا اسکے قبضہ میں
کل ایران خراسان، کابل و ماوراء النہر میں اسکی سلطنت تھی عمر ۶۰ سال۔ ابوالفضل بلعمی اسکا وزیر تھا۔

(۲) احمد خلیفہ کی اجازت سے بادشاہ ہوا۔ ارباب فضل و کمال کی قدر کرتا تھا بہادر اور بے حد خلیق تھا۔ اپنے چچا اسحاق حاکم
سمرقند کو قید کر کے بخارا کو دار الحکومت بنایا بعد میں اسی اسحاق کو سمرقند کا حاکم بنا دیا۔ پارس حاکم جرجان باغی ہو کر
بغداد کو بھاگ گیا۔ ۲۹۸ھ میں احمد نے سیستان فتح کیا لیکن ۳۰۱ھ میں حسن بن علی الاطروش نے طبرستان پر قبضہ پایا احمد اس پر
چڑھائی کی راستہ میں غلاموں نے مار ڈالا۔ مرنے کے بعد امیر شہید نام پایا۔ (۳) نصر ۸ برس کی عمر میں امیر احمد کے بعد
... بخارا کی مدد سے بادشاہ ہوا۔ اسکے بالغ ہونے تک ابو عبد اللہ محمد بن احمد جیہانی مختار کل رہا۔ اسکے باپ کے چچا اسحاق حاکم
سمرقند نے چڑھائی کی مگر گرفتار ہو کر قید میں مرا۔ اسحاق کے بیٹے ابو صالح منصور نے بغاوت کی۔ نصر نیشاپور تک آیا تھا کہ منصور
مر گیا۔ نصر کے سپہ سالار حمویہ بن علی نے منصور کے مددگار حسین بن علی اور محمد بن حفید کو قید کر لیا۔ احمد بن سہل خراسان کا حاکم بنا
ہوا اور خلیفہ بغداد سے اپنے نام خراسان کا فرمان حکومت منگا لیا اور نیشاپور اور جرجان پر بھی قبضہ کر لیا مگر نصر کے سردار
حمویہ نے احمد بن سہل کو جا پکڑا اور احمد بخارا کے قید خانہ ہی میں مر گیا۔

لیلی بن نعمان نے طبرستان کے حاکم قاسم بن حسن داعی کی طرف سے مامور ہو کر جرجان پر قبضہ کر کے اور دامغان اور نیشاپور فتح
کر کے قاسم بن حسن کے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا۔ امیر حمویہ مقابلہ کو گیا مگر شکست کھائی لیکن آخر کو لیلی پکڑا گیا اور مارا
گیا اور ۳۱۴ھ میں رے کا ملک خلیفہ کیطرف سے امیر نصر کو ملا مگر حسن بن قاسم والی طبرستان کے قبضہ میں آگیا اسکی وفات
پر اسفار بن شیرویہ نے جو حسن کے سپہ سالاروں میں تھا رے پر قبضہ کر لیا۔ نصر کی چڑھائی پر اسنے خراج منظور کر لیا۔
۳۱۷ھ میں ماکان بن کاکی نے جو دیلیوں کا مشہور سردار تھا خراسان پر حملہ کیا مگر نصر کے سردار علی؎ سے شکست کھا کر گیا
امیر اکثر لڑتا رہا اور لڑائیوں میں کامیاب رہا۔ عادل اور سخی تھا کریم النفس کے سبب اسکا لقب امیر سعید مشہور ہوا۔ رودکی
شاعر اسکے زمانہ میں تھا۔ ایک دن نصر نے ہرات میں صفاری نسل کے ایک جوان کو گل کاری کا کام کرتے دیکھا جب اسکے خاندان
کا حال معلوم ہوا اسکی شادی ایک اپنے خاندان کی شہزادی سے کر کے سیستان کا حاکم کیا۔ یہی احمد تھا جسکا بیٹا خلف ہوا۔

(۴) نوح۔ ابوالفضل امیر الامراء کو سمرقند کی حکومت دی ۳۳۳ھ میں رے کا علاقہ رکن الدولہ دیلمی نے چھین لیا۔
نوح کا سپہ سالار ابو علی بن محمد محتاج مقابلہ میں ناکام رہا۔ نوح نے طبرستان کے ایک بڑے امیر وشمگیر کو رکن الدولہ کے مقابلہ میں
بھیجا۔ وشمگیر اور ابو علی نے ملکر ۳۳۴ھ میں فتح پائی۔ اس فتح کے بعد ابو علی نے نوح سے مخالفت کر کے ابراہیم بن احمد بن اسمٰعیل
سامانی کو خراسان کا بادشاہ بنا دیا منصور مقابلہ نہ کر سکا اور بخارا پر بھی ابراہیم کا قبضہ ہو گیا آخر نوح اور ابراہیم میں صلح
ہو گئی نوح بادشاہ اور ابراہیم امیر الامراء مقرر ہوا۔ دونوں ملکر ابو علی پر فوج کشی کی۔ ابو علی نے بخارا پر قبضہ کر کے نوح کے بھائی

؎ اس علی کی بابت لکھا ہے کہ جب روانگی کے وقت نصر اسے سمجھا رہا تھا ایک بچھو نے جو اسکے کپڑوں میں گھس گیا تھا اسکو ڈنک مارا مگر اس نے مطلق
کوئی اضطراب ظاہر نہ کیا یہانتک کہ بادشاہ کو بعد میں معلوم ہوا تو کمال نوازش کی۔ عرب تاریخوں میں کا لکھا ہے۔

ابو جعفر محمد بن نصر کو تخت نشین کر دیا۔ مگر نوح نے حملہ کر کے ابو علی کو بھگا دیا۔ اور بخارا پر حملہ کر کے اپنے چچا ابراہیم اور دو حقیقی بھائیوں کو اندھا کر کے دوبارہ بادشاہ ہوا۔ مگر ۳۳۷ھ میں امیر نے مہربان ہو کر ابو علی کو خراسان کا گورنر بنا دیا لیکن جب وشمگیر نے حسد کر کے اُسے معزول کرا دیا تو ابو علی رکن الدولہ دیلمی کے پاس چلا گیا جس نے خلیفہ سے خراسان کی حکومت کا فرمان ابو علی کو دلوا دیا اور ابو علی خراسان میں آ کر حکومت کرنے لگا اور مطیع خلیفہ بغداد کا خطبہ خراسان میں جاری کیا۔

(۵) **عبد الملک اول** اپنے غلام الپتگین کو خراسان کا گورنر بنایا ۳۴۳ھ میں سلاطین دیالمہ سے اکثر لڑتا رہا چنانچہ محمد بن ماکان خراسان سے فوج لیکر گیا مگر دیلمیوں میں قید ہوا آخر صلح ہو گئی۔ امیر چوگان کھیلتا ہوا گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ لوگ اسے موید و موفق بھی کہتے ہیں۔ (۶) **منصور اول** ابو علی محمد بن محمد بلعمی اسکا وزیر تھا جس نے تاریخ طبری کا عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا الپتگین خراسان سے غزنی میں آ کر خود مختار بن بیٹھا۔ لوگ اس امیر کو موید اور امیر سدید بھی کہتے ہیں۔ رکن الدولہ شاہ دیالمہ پر فتح حاصل کر کے ڈیڑھ لاکھ دینار سرخ سالانہ خراج اس پر مقرر کیا اور عضد الدولہ دیلمی کی بیٹی سے شادی کی۔

(۷) **نوح ثانی** اسکے زمانہ میں ۳۶۶ھ میں جرجان و طبرستان کا حاکم بیستون بن وشمگیر مر گیا اور اسکا بھائی شمس المعالی قابوس وہاں کا حاکم ہوا ۳۶۶ھ میں رکن الدولہ دیلمی مر گیا اور اُسکا بیٹا عضد الدولہ عراقین کے تخت پر بیٹھا جس نے ۳۶۹ھ میں اپنے بھائی فخر الدولہ کو گرفتار کرنا چاہا۔ فخر الدولہ نے قابوس سے مدد لی عضد الدولہ نے اپنے بھائی موید الدولہ کو فوج دیکر بھیجا ۳۷۱ھ میں استرآباد پر فخر الدولہ اور قابوس نے شکست کھائی امیر نوح نے امیر ابو العباس تاش حاکم خراسان کو قابوس کی مدد کو بھیجا مگر یہ بھی موید الدولہ سے شکست کھا کر واپس آیا۔ عضد الدولہ و موید الدولہ کے مرنے کے بعد فخر الدولہ عراقین کا بادشاہ ہوا اور ابو الحسین سیمجور سیستان سے واپس آیا اور بجائے ابو العباس تاش کے خراسان کا گورنر بنایا گیا۔ ابو العباس تاش باغی ہو گیا مگر شکست کھا کر فخر الدولہ کے پاس چلا گیا اور وہیں مر گیا۔ نوح نے نیشاپور کی حکومت ابو الحسین سیمجور کو اور اُسکے مرنے کے بعد اُسکے بیٹے ابو علی سیمجور کو دیدی اور فائق کو ہرات کا گورنر بنایا۔ ان دونوں میں لڑائی ہوئی ابو علی غالب آیا۔ فائق نے مرو جا کر لشکر جمع کیا بخارا پر حملہ کیا نوح نے ترمذ کی طرف بھگا دیا۔ فائق بغرا خاں حاکم ترکستان کو بخارا پر چڑھا لایا ادھر ابو علی خراسان میں خود سر ہو گیا۔ نوح جیحون تک بھاگا مگر بغرا خاں بیمار ہو کر بخارا سے جاتا ہوا مر گیا۔ اور نوح نے بخارا میں آ کر سبکتگین سے جو الپتگین کے بعد تخت غزنی پر بیٹھا تھا مدد مانگی وہ فوج لیکر بخارا آیا۔ اور فائق اور ابو علی دونوں کو سبکتگین اور نوح نے ملکر شکست دی۔ یہ دونوں نیشاپور بھاگ گئے۔ نوح نے سبکتگین کو ناصر الدین اور اُسکے بیٹے محمود کو سیف الدولہ خطاب دیا اور اسے خراسان کی حکومت دی آخر ابو علی گرفتار ہو کر غزنہ کو پہنچا اور فائق ایلک خاں بادشاہ ترکستان کو چڑھا لایا مگر صلح ہو گئی اور فائق ایلک خاں کی سفارش سے سمرقند کا گورنر مقرر ہوا۔ دقیقی شاعر نوح کا ہمعصر تھا۔ (۸) **منصور ثانی** اسکے عہد میں ایلک خاں بادشاہ کاشغر[۱] کی مدد سے فائق جو سمرقند کا گورنر تھا کل مختار سلطنت کا قرار پایا۔ فائق نے اپنے بھائی بکتوزون کو خراسان کا حاکم بنایا۔ جہاں کی صوبہ داری محمود بن سبکتگین سے متعلق تھی۔ محمود نے اس باب میں منصور کو متواتر عرضیاں لکھیں مگر کچھ نتیجہ نہ نکل سکا۔ ناچار محمود نے حملہ کر کے بکتوزون کو نیشاپور سے بھگا دیا۔ اسپر منصور خود محمود کے مقابلہ کو آیا۔ محمود نے ولی نعمت سے مقابلہ نامناسب سمجھکر شہر خالی کر دیا۔ مگر ظلم کے سبب منصور نے بکتوزون پر عتاب کیا جس سے فائق اور بکتوزون دونوں منصور سے پھر گئے اور منصور کو اندھا کر کے امیر کے بھائی عبد الملک خوردسال کو بادشاہ بنا دیا۔ ابو المظفر بن عیسےٰ منصور کا وزیر تھا۔

(۹) **عبد الملک ثانی** منصور کی معزولی کی خبر سنکر محمود نے مرو پر حملہ کیا فائق و بکتوزون مع عبد الملک شکست کھا کر بخارا کو بھاگ گئے۔ وہاں جا کر فائق مر گیا۔ اس بد انتظامی کو دیکھ کر ایلک خاں حاکم کاشغر ۳۸۹ھ (۹۹۹ء) میں بخارا میں آیا۔ امیر عبد الملک کو پکڑ کر اوزکند میں قید کیا جہاں وہ ۳۹۵ھ (۱۰۰۵ء) میں مر گیا۔ ایکسال آٹھ ماہ سلطنت کی اس طرح خاندان سامانیہ کا خاتمہ ہوا گو کہ بعد میں

[۱] کاشغر۔

اسمٰعیل منتصر بن نوح کوئی ۱۰ سال تک ان ملازموں کے سلطنت حاصل کرنے کی کوشش میں پھرتا رہا اور کوشش کرتا رہا اور ایلک خان سے خوب خوب لڑا مگر کچھ نتیجہ نہ ہوا۔ یہاں تک کہ آوارہ پھرتا ہوا ۳۹۵ھ میں مارا گیا۔

(۲) ایلک خانیہ

ان خوانین کے حالات تاریخ میں بہت کم پائے جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ۳۲۰ھ کے قریب انہوں نے مشرقی فرغانہ کے ترکی قبائل کو جو مسلمان ہو چکے تھے متفق کر کے اپنی سلطنت قائم کی۔ پہلے ان کا دارالسلطنت کاشغر تھا پھر جب اس خاندان کے چوتھے بادشاہ ایلک خان نصر نے ۳۸۹ھ میں ماوراء النہر فتح کر لیا تو بخارا پایۂ تخت ہو گیا اور یہ سلطنت کیسپین (جسے باب الابواب اور بحیرۂ طبرستان بھی کہتے ہیں) سمندر تک پھیل گئی۔ جب ایلک خان نے جیحون جنوب کے اضلاع پر حملہ کیا تو ۳۹۸ھ میں محمود غزنوی کے ہاتھ سے شکست فاش دی۔ اس طرح اسکی سلطنت ماوراء النہر کاشغر اور قند میں محدود رہ گئی اس خاندان کے دور حکومت میں ماوراء النہر میں بہت سی قوموں مثلاً ترکمان سلجوقی وغیرہ نے ہاتھ پاؤں نکالے جنہوں نے بعد میں ایران کا رخ کیا اس خاندان کے بادشاہوں کے سنین جلوس نہایت مشتبہ ہیں مگر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	عبدالکریم ستوق	۳۴۴ ۳۵۰	۰	۶	شرف الدین طغاخان بن علی	۴۰۳	۰
۲	موسیٰ بن ستوق	۰	۰	۷	ابوالمظفر ارسلان خان اول بن علی	۰	۰
۳	شہاب الدولہ ہارون بغراخان بن سلیمان	۳۸۳	۹	۸	یوسف قدرخان اول	۴۱۳	۰
۴	ابوالحسین نصر ایلک خان بن علی	۳۸۹	۱۲	۹	شرف الدولہ ابوشجاع ارسلان خان ثانی	۴۲۱	۰
۵	قطب الدولہ ابونصر احمد طغان خان بن علی	۴۰۱	۴	۱۰	محمود اول بغراخان	۴۲۵	۰
	اس کے بعد یہ سلطنت دو حصوں میں منقسم ہو گئی مشرقی اور مغربی۔ (۱) مشرقی						
۱	[illegible]	۰	۰	۷	محمود ارسلان خان ثالث بن سلیمان	۰	۰
۲	ابوالمظفر عماد الدولہ ابراہیم طمغاج خان [illegible] نصر	۴۴۰	۲۲	۸	معین الدولہ حسن تگین بن علی	۰	۰
۳	شمس الملک نصر ثانی بن ابراہیم طمغاج خان [illegible]	۴۶۲	۱۶	۹	رکن الدین محمود خان ثالث بن ارسلان	۰	۰
۴	احمد خان ثانی بن خضر خان	۴۸۸	۲	۱۰	قزل طغماج خان [illegible]	۴۹۸	۰
۵	محمود خان ثانی	۴۹۰	۵	۱۱	جلال الدین علی کوچک خان بن حسن تگین	۰	۰
۶	قدرخان ثانی بن محمد [illegible]	۴۹۵	۰		(۲) مغربی		
۱	طغرل خان بن یوسف قدرخان	۴۳۹	۱۶	۳	ہارون بغراخان بن یوسف	۴۵۵	۰
۲	طغرل تگین بن طغرل	۴۵۰	چند ماہ	۴	نورالدولہ احمد بن ارسلان خان	-	۰

اس طرح سامانیوں کے بعد ماوراء النہر کا ملک ایلک خانیوں کے قبضہ میں رہا۔ یہاں تک کہ ۶۰۹ھ میں خوارزمیوں نے فتح کر لیا۔

(۳) خوارزم[1] شاہیان

سنہ ۴۷۰ تا ۶۲۸ھ مدت ۱۵۸ سال

سلطان ملک شاہ سلجوقی کا ایک غلام بلکاتگین غرشستان کے انتظام پر مقرر تھا۔ بلکاتگین کا ایک زرخرید ترکی غلام نوشتگین تھا۔ [illegible] بلکاتگین کے مرنے کے بعد ملک شاہ نے نوشتگین کو اس کی جگہ طشت داری کا عہدہ دیا چونکہ ولایت خوارزم کا مال طشت خانہ کے اخراجات میں صرف ہوتا تھا اس ولایت کی حکومت نوشتگین کو دی گئی۔ اس طرح خوارزم کی حکومت اس کے خاندان میں موروثی ہو گئی۔ [illegible] تو سلطان سنجر نے اس کے بیٹے قطب الدین محمد کو خوارزم شاہ کے لقب سے

ملہ خوارزم کو آج کل خیوا کہتے ہیں [illegible] اسلامیہ میں بلکہ [illegible] لکھا ہے۔

خوارزم کا گورنر بنایا اسی کے وقت سے اس خاندان کا نام خوارزم شاہی ہوا۔ اور یہی خوارزم شاہیوں کا پہلا بادشاہ سمجھا جاتا ہے
اس خاندان میں ۱۰ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے[1]

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	نوشتگین	۴۷۰ھ ۱۰۷۷	۲۰	۶	علاؤالدین تکش خاں بن ایل ارسلان	۵۶۸ھ ۱۱۷۲	۲۸
۲	قطب الدین محمد خوارزم شاہ بن نوشتگین	۴۹۰ھ ۱۰۹۷	۳۰	۷	سلطان محمد قطب الدین خوارزم شاہ بن سلطان تکش	۵۹۶ھ ۱۱۹۹	۲۱
۳	اتسز بن قطب الدین	۵۲۱ھ ۱۱۲۷	۲۹	۸	رکن الدین بن سلطان محمد قطب الدین	۶۱۴-۱۸ ۱۲۲۰-۲۱	۱
۴	ایل ارسلان بن اتسز	۵۵۱ھ ۱۱۵۶	۱۶	۹	غیاث الدین بن سلطان محمد قطب الدین	۶۱۷-۲۲	۵
۵	سلطان شاہ محمود بن ایل ارسلان	۵۶۸-۵۸۹ھ ۱۱۷۲-۱۱۹۳	۲۲	۱۰	جلال الدین بن سلطان محمد قطب الدین	۶۱۷-۶۲۸ ۱۲۲۰-۱۲۳۱	۱۱

(۱) **قطب الدین محمد** – ایک سال خود سلطان سنجر کی خدمت میں آتا تھا۔ دوسرے سال اپنے بیٹے اتسز کو بھیجا کرتا تھا کمال اطاعت کرتا ہوا فوت ہوا۔ اہل فضل کا قدردان تھا۔

(۲) **اتسز** – سلطان سنجر سے تین چار دفعہ سرکشی کی۔ جب سنجر چڑھائی کرتا مطیع ہو جاتا جب سنجر قوم غز کی قید میں آ گیا تو اتسز نے سنجر کے ملک میں دست درازی شروع کی اور جند فتح کر کے ترکستان پر حملہ کر کے کافروں کو زیر کیا اہل فضل کی قدر کرتا تھا رشید وطواط شاعر اس کی ملازمت میں تھا آخر ۶۱ سال کی عمر میں مر گیا خوارزمیوں کا اول خود مختار بادشاہ اتسز ہی سمجھا جاتا ہے۔

(۳) **ایل ارسلان** – باپ کے زمانہ میں جند اور منقشلاق کا صوبہ دار تھا۔ باپ کے بعد خوارزم کا بادشاہ ہوا۔ بخارا فتح کر کے نیشاپور میں آیا اور سلطان سنجر کے ملازم مؤید الدین وغیرہ کو جنہوں نے سنجر کے بھانجے محمود کو اندھا کیا تھا سخت سزا دی اسی اثنا میں شاہ قراختائی نے خوارزم پر چڑھائی کی۔ یہ مقابلہ کو چلا مگر راستہ میں مر گیا۔

(۴) **سلطان شاہ** – ایل ارسلان کا چھوٹا بیٹا بادشاہ ہوا اس کی ماں ملکہ ترکان انتظام کرتی تھی سلطان شاہ کا بڑا بھائی تکش جو اس وقت جند میں حکمران تھا وہ بیدار ہوا اور ملک قراختائی سے مدد لیکے خوارزم پر قبضہ کر لیا۔ وس برس تک دونوں بھائیوں میں لڑائی ہوتی رہی تا آنکہ سلطان شاہ نے قوم غز کے سردار ملک دینار سے سرخس چھین کر اپنی جدا سلطنت سرخس میں قایم کی اور طخارستان کے ملک پر بھی قابض ہو گیا۔ آخر کو تکش سے صلح ہو کر خراسان کا علاقہ سلطان شاہ کو مل گیا۔ آخر ۵۸۹ھ میں مر گیا۔

(۵) **تکش** – خوارزم کا تو ۵۶۸ھ ہی میں بادشاہ ہو چکا تھا سلطان شاہ کی وفات پر خراسان بھی اس کے قبضہ میں آ گیا اور جب طغرل سلجوقی اس کے مقابلہ میں مارا گیا تو طغرل کی کل سلطنت عراق (رے۔ ہمدان و اصفہان وغیرہ) بھی تکش کے قبضہ میں آ گئی اگرچہ تکش نے اصفہان کی حکومت امیر قتلق کو اور رے (عراق) کی اپنے بیٹے یونس خاں کو دی اور شروع میں مرو اور سرخس کی حکومت بڑے بیٹے ناصرالدین ملک شاہ کو اور نیشاپور کی حکومت دوسرے بیٹے سلطان محمد کو دے چکا تھا اور جب ۵۹۳ھ میں ناصرالدین ملک شاہ مر گیا تو کل خراسان کی حکومت سلطان محمد کو سپرد ہوئی۔ یونس خاں بیمار ہو کر خراسان چلا گیا اور عراق میں میاجق کو اپنا نائب چھوڑ گیا اس وقت خلیفہ ناصر کے وزیر مؤید الدین نے عراق پر حملہ کیا میاجق نے امیر قتلق کی مدد سے اسے شکست دی اور پھر قتلق کو مار ڈالا۔ اور اپنے ایک پوتے کو اصفہان کی حکومت دی اور میاجق کو گرفتار کر کے عراق کی حکومت اپنے بیٹے تاج الدین علیشاہ کو دی۔ اسی اثنا میں تکش کا وزیر نظام الملک سعید الدین مسعود فدائیان ملاحدہ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ پس تکش نے ملاحدہ پر چڑھائی کی مگر راستہ میں مرض خناق سے فوت ہو گیا۔ بہادر اور سخی بہت تھا خوارزم شاہیوں میں سب سے زبردست اور نامور گذرا ہے اس کے زمانہ میں حکیم اسماعیل بن حسن نے ذخیرہ خوارزم شاہی لکھا اور عماد زوزنی اور افضل الدین ابراہیم بن علی متخلص بہ خاقانی نامی شاعر تھے۔

(۶) **سلطان محمد قطب الدین ثانی** – ابتدا میں شہاب الدین و غیاث الدین غوری نے اس سے طوس و شادیاخ

[1] جو خلیفہ بغداد کا خطبہ پڑھتے تھے [2] اس کی والدہ کا نام ترکان خاتون تھا۔

چھین لیا مگر اس نے حملہ کر کے اپنے علاقہ واپس لے لئے بلکہ ان دونوں کے مرنے کے بعد ۶۰۲ھ میں اچھا بہت سا علاقہ سلطان محمد
نے لے لیا پھر خراسان اور اکثر ممالک ایران کے انتظام سے فارغ ہو کر بخارا اور سمرقند فتح کئے ۶۰۶ھ میں کورخان قراختائی کو
شکست دیکر اس کا بہت سا علاقہ چھین لیا۔ حاکم اترار کو مطیع کیا ۶۱۲ھ میں تاج الدین یلدوز جب شمس الدین التمش کے مقابلہ میں
قید ہو گیا تو غور اور غزنی۔ کرمان۔ مکران اور سندھ پر بھی اسکا قبضہ ہو گیا۔ سلطان نے لکھا ہے کہ بڑا نیک عادل اور حنفی مذہب تھا سلطان
تکش کے وقت سے خلیفہ ناصر عباسی سے رنجش چلی آتی تھی اس لئے چاہا کہ عباسیوں سے خلافت چھین کر سادات میں خلافت قائم کرے علماء
سے فتوے لیا انہوں نے فتوے دیا کہ امارت و خلافت سادات حسینی کا حق ہے عباسی متغلب ہیں انکا کوئی حق نہیں لیس خلیفہ کا
نام سکہ و خطبہ سے نکالکر سید علاء الملک ترمذی سے بیعت کی اور اس کو خلیفہ بنانا چاہا پس ۶۱۴ھ میں بہت سے لشکر سے بغداد پر چڑھائی
کی راستہ میں سنا کہ چنگیز خان نے خوارزم پر حملہ کیا ہے لہذا الٹا بخارا آیا اور جیحوں پر قان بن چنگیز خان سے شکست کھائی اور کچھ عرصہ تک
اسی کے خوف سے عراق۔ قزوین۔ استرآباد اور گیلان میں پھرتا رہا آخر سیفنے میں آیا کہ مغلوں نے بہت سا ملک ایس کا فتح کر لیا اور
ناصر الدین بھی پکڑا گیا۔ جزیرہ آبسکونی میں (جو کیسپین میں ہے) اس خبر کے سنتے ہی اسے غش آ گیا اور مر گیا۔ عالم غربت میں
کفن بھی نصیب نہ ہوا۔ انہیں کپڑوں میں دفن ہوا۔ یہ ۶۱۷ھ کا واقعہ ہے۔
(۷) رکن الدین۔ عراق میں حاکم تھا جب اس کا باپ مغلوں سے بھاگ کر عراق میں آیا تو یہ نزدیک تھا وہاں سے اصفہان
میں آیا مگر اصفہان کے حاکم نے اطاعت نہ کی آخر رے کے علاقہ میں مغلوں نے اسے گھیر لیا اور ان کے ہاتھ سے مارا گیا۔
(۸) غیاث الدین۔ باپ کیطرف سے کرمان پر نامزد ہوا تھا مگر شجاع الدین ابوالقاسم زوزنی کرمان پہنچا تھا اس لئے اسے
کرمان نہ دینا چاہا۔ رے پر قبضہ کر بیٹھا آخر مغلوں کے خوف سے جلال الدین کورنگی حکومت دیکر اپنی والدہ کو براق حاجب کے پاس آیا جو کرمان
کا بادشاہ ہو گیا تھا براق نے اس کی ماں سے نکاح کر لیا پھر جب کسی سازش کی بنا پر دونوں ماں بیٹوں کو پھانسی دلوا دی۔
(۹) جلال الدین۔ باپ کی طرف سے غزنی کا گورنر تھا۔ باپ کے بعد بڑی فوج سے مغلوں پر حملہ کیا اور متواتر شکستیں دیں۔ آخر
چنگیز خان کے مقابلہ سے بھاگ کر سندھ کے کنارے آیا چنگیز نے پیچھا کر کے مقابلہ کیا۔ ناچار اکیلا دریا کو عبور کیا دو دن میں ۴۰۰ آدمی
اس کے آملے یہانتک کہ ۴۰۰۰ آدمیوں کے ساتھ دہلی آ کر شمس الدین التمش سے رہنے کیلئے جگہ مانگی۔ بادشاہ نے جگہ دینی مناسب
نہ سمجھی۔ ناچار دس ہزار فوج نوکر رکھکر ہندوؤں پر فتوحات حاصل کرتا ہوا کیچ و مکران کے راستہ کرمان آیا براق حاجب نے اپنی
بیٹی اسکے نکاح میں دی مگر کرمان میں رہنے کا روادار نہ ہوا ۶۲۱ھ میں اتابک سعد زنگی والی فارس نے بھی جلد اسکی اطاعت ظاہر کی
پھر اصفہان ہوتا ہوا رے میں پہنچا اپنے بھائی غیاث الدین سے جا ملا خلیفہ بغداد سے بھی مقابلہ ہوا سلجوقیان روم پر کئی دفعہ حملہ کیا
مگر ناکام رہا پھر ۶۲۶ھ میں اتابک ازبک بن جہان پہلوان کو شکست دیکر تبریز میں تخت نشین ہوا گرجستان پر بورش کر کے والی
کے عالم شلوہ کر دکو گرفتار کر لیا۔ پھر سنا کہ براق حاجب فوج لیکر عراق کی فتح کو آتا ہے اسپر چڑھائی کی اور ۱۷ دن میں کرمان پہنچکر
براق کو مطیع کیا۔ پھر مغلوں کو اصفہان پر شکست دی۔ پھر گرجستان فتح کیا آخر مغلوں نے اس پر حملہ کیا۔ یہ شکست کھا کر عراق دیار بکر
نصیبین۔ موصل۔ سنجار اور اربل وغیرہ کے جنگلوں میں مارا مارا پھرا یہانتک کہ ایک کردی کے جھونپڑے میں جا چھپا۔ وہاں
رات کو سوتے میں اس کردی نے مار ڈالا اس طرح خاندان خوارزمیہ کا خاتمہ ہوا۔

سلطنت اس کی سلطنت حدود عراق سے چینی تاتار تک پھیلی ہوئی تھی غزنی۔ سیستان۔ کرمان۔ طبرستان۔ جرجان۔ خراسان اور ایک حصہ
فارس کا اس کے زیر حکم تھا ملک ہند کا بھی بہت سا حصہ فتح کر لیا تھا۔ عالم اور عالموں کا قدردان صاحب ہمت اور جفاکش تھا۔ اہل دین کی
بڑی عزت و توقیر کرتا۔ رعایا کی حفاظت اور تعمیر ملک میں مصروف رہتا تھا ۶۱۵ھ شہر وزن شاہ اپنا ولیعہد کئے میان ... ہے
سلطہ جلال الدین چنگیز سے شکست کھا کر سندھ آیا تھا ... [illegible]

نوٹ: سلطان محمد خوارزم شاہ کے زمانہ میں سلطنت خوارزم شاہیہ کا دست سلجوقیان اعظم کی قلمرو کے برابر ہوگئی تھی مگر یہ عظمت و شوکت ۲۲ برس سے زیادہ قائم نہ رہی۔ آخر چنگیز یعنی مغلوں کے ہاتھوں اس سلطنت کا خاتمہ ہوا اور ماوراءالنہر میں چنگیز خاں کے بیٹے چغتائی خاں نے ان کی جگہ سنبھالی۔

(۳) چغتائیہ

۶۲۴ھ/۱۲۲۷ء سے ۷۷۱ھ/۱۳۶۹ء تک — مدت ۱۴۷ سال

چنگیز خاں نے ۶۱۵ھ/۱۲۱۸ء میں خوارزمیوں سے ماوراءالنہر کی سلطنت چھین لی جب چنگیز خاں ۶۲۴ھ/۱۲۲۷ء میں مر گیا تو ماوراءالنہر اور کاشغر اور بلخ و بدخشاں وغیرہ کی حکومت اس کے چوتھے بیٹے چغتائی کے حصہ میں آئی اس خاندان کے فرمانرواؤں کے سنہ جلوس بھی مشتبہ ہیں اس خاندان کے پچھلے بادشاہ قزان خاں کو ۷۴۷ھ میں امیر قزغن نے اس کے ظلم کے سبب سے اور امیر تکلوکا کو مار ڈالا اور دانشمند کو جو اغتائی نسل سے تھا بادشاہ بنایا اور خود اختیار پا کر ہرات پر حملہ کیا ملک معزالدین کرت نے صلح کر لی بہت سا علاقہ خوارزم کا بھی فتح کر لیا پھر ۷۴۹ھ میں دانشمند کو قتل کر کے بیان قلی خاں کو بادشاہ بنایا ۷۵۹ھ میں امیر قزغن کے بہنوئی امیر تغلق تیمور نے امیر قزغن کو قتل کر ڈالا اور خود بھی قتل ہوا امیر قزغن کے بیٹے عبداللہ نے بیان قلی خاں کو مار کر تیمور شاہ اغتائی کو سمرقند میں بادشاہ بنایا مگر امیر بیان سلدوز نے (جو چغتائیہ نسل سے تھا) اسے اور عبداللہ کو ۷۶۰ھ میں مار کر خود جلوس کیا۔ امیر بیان سلدوز کی عیاشی و مدہوشی کے سبب توران و بدخشاں وغیرہ ولایتوں کے حاکم خود سر ہوگئے ۷۶۱ھ میں امیر تغلق تیمور چغتائی نے (جو ۷۴۸ھ/۱۳۴۷ء میں الیس خان کا حاکم ہوگیا تھا) ماوراءالنہر پر یورش کی شہر سبز کے محاصرہ کے وقت سبز کا حاکم امیر حاجی برلاس بھاگ گیا مگر اس کا نائب امیر تیمور گورگان ڈٹا رہا اور دشمنوں کو پسپا کیا اس پر امیر بیان نے خوش ہو کر تیمور کو کش یعنی شہر سبز کی حکومت عطا کی پھر امیر قزغن کے پوتے امیر حسین نے کابل سے آکر جنگ کی۔ امیر بیان بدخشاں کو بھاگ گیا۔ امیر حسین نے اسے بدخشاں سے بھی نکال دیا اس وقت امیر تغلق تیمور نے ماوراءالنہر پر ۷۶۱ھ میں حملہ کیا اور کل ملک لے لیا (امیر حسین کابل بھاگ آیا) ۷۶۵ھ میں تغلق تیمور مر گیا اور امیر تیمور اس کے بیٹے الیاس خواجہ کا نائب بنا۔ مگر تیمور وہاں نہ رہا اور امیر حسین کے پاس آکر پھر اسے ماوراءالنہر لے گیا۔ الیاس خواجہ مغلستان کی طرف بھاگ گیا اور وہاں مارا گیا۔ اور امیر حسین نے ۷۶۵ھ میں سمرقند تک قبضہ پایا یہ امیر حسین بن امیر مسلائی بن امیر قزغن امیر تیمور کا سالا تھا کچھ عرصہ بعد سالے بہنوئی میں عداوت ہوگئی اور جنگ کی نوبت پہنچی یہاں تک کہ ۷۷۱ھ میں امیر حسین مقید ہو کر قتل ہوا۔ اور اس کی جگہ امیر تیمور سمرقند میں بادشاہ ہوا۔ (جدول شاہان چغتائیہ ماوراءالنہر)

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	چغتائی بن چنگیز خاں	۶۲۴ / ۱۲۲۷	۱۵	۱۱	دوا بن براق خاں	۶۸۲ / ۱۲۸۲	۲۴
۲	قرا ہلاکو بن مواتوکان بن چغتائی	۶۳۹ / ۱۲۴۲	۹	۱۲	کونجک خاں بن دوا	۷۰۶ / ۱۳۰۶	۲
۳	یسو منکو بن چغتائی	۶۴۸ / ۱۲۵۰	۵	۱۳	تالیغو بن قداقی	۷۰۸ / ۱۳۰۸	چند ماہ
۴	قرا ہلاکو (مکرر)	۶۵۰ / ۱۲۵۲	چند ماہ	۱۴	کبک خاں بن دوا	۷۰۹ / ۱۳۰۹	۔
۵	ارغنہ خاتون زوجہ قرا ہلاکو (بنت ...)	۶۵۰ / ۱۲۵۲	۹	۱۵	ایسن بوقا بن دوا	۷۰۹ / ۱۳۰۹	۹
۶	الغو بن بائیدار بن چغتائی	۶۵۹ / ۱۲۶۱	۵	۱۶	کبک خاں (مکرر)	۷۱۸ / ۱۳۱۸	۳
۷	مبارک شاہ بن قرا ہلاکو و ارغنہ خاتون	۶۶۴ / ۱۲۶۶	چند ماہ	۱۷	ایلچی کدائی بن دوا	۷۲۱ / ۱۳۲۱	چند ماہ
۸	براق خاں (برادرزادہ قرا ہلاکو)	۶۶۴ / ۱۲۶۶	۴	۱۸	دوا تیمور بن دوا	۷۲۲ / ۱۳۲۲	۔
۹	نیکپی بن سارمان بن چغتائی	۶۶۸ / ۱۲۷۱	۲	۱۹	ترمہ شیریں بن دوا	۷۲۲ / ۱۳۲۲	۸
۱۰	توقا تیمور بن قدائی بن بوری برادر قرا ہلاکو	۶۷۰ / ۱۲۷۲	۲	۲۰	جنکشی بن ...	۷۳۰ / ۱۳۳۰	۳

سلہ قراچار نویان (جس کی نسل سے ایران کا قاجاریہ خاندان ہے) چنگیز خاں کا یا ... چغتائی کا ... امیر الامرا تھا۔

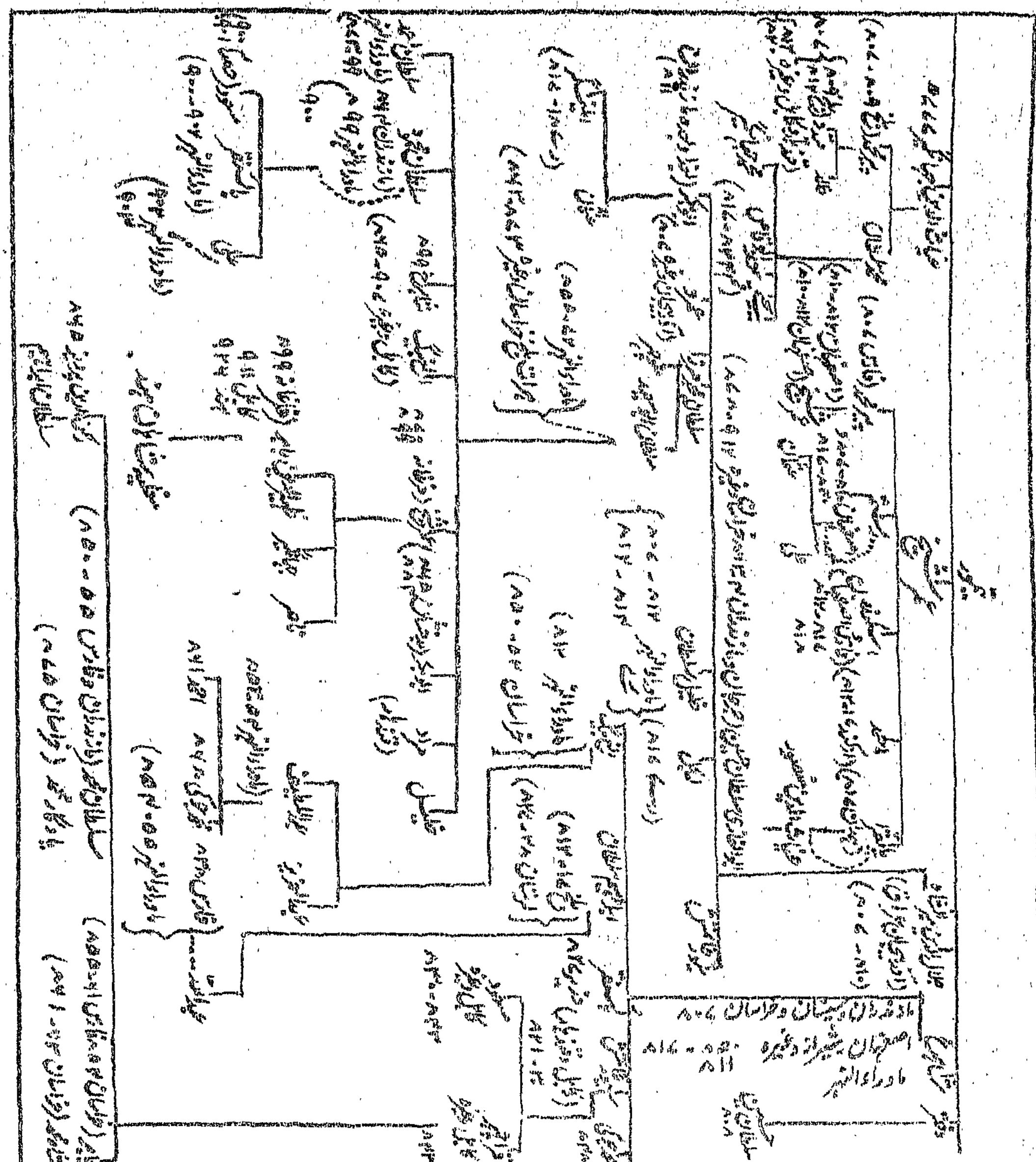
۲۱	چنگشی [illegible] ایبوکان بن دوا خان	۷۳۶ / ۱۳۳۵	۱	۲۶	قزان خان بن یسور یا قزان سلطان (بوقا تیمور کا پوتا)	۷۴۴ / ۱۳۴۳	۲
۲۲	بوزان بن دوا تیمور بن دوا خان	۷۳۵ / ۱۳۳۵	۳	۲۷	دانشمند چہ (از خاندان اقتائیہ)	۷۴۶ / ۱۳۴۵	۳
۲۳	یسون تیمور بن ایبوکان بن دوا خان	۷۳۹ / ۱۳۳۹	۲	۲۸	بیان قلی بن سورغدو اغول بن دوا خان	۷۴۹ / ۱۳۴۸	۱۲
۲۴	علی (از خاندان اقتائیہ)	۷۴۱ / ۱۳۴۰	۲	۲۹	تغلق تیمور بن امیل خواجہ بن دوا خان	۷۶۱ / ۱۳۶۰	۴
۲۵	محمد بن پولاد بن کوبک	۷۴۳ / ۱۳۴۲	۱	۳۰	امیر حسین بن مسلائی بن قزغن (از اقتائیہ)	۷۶۵ / ۱۳۶۳	۶

امیر حسین سے ۷۷۱ھ میں تیمور نے سلطنت چھین کر خاندان تیموریہ کی بنیاد ڈالی۔

۷۷۱ھ سے ۹۰۶ھ تک / ۱۳۷۰ء سے ۱۵۰۰ء — (۱۵) تیموریہ (ماوراء النہر) — مدت ۱۳۵ سال

تیمور یا تیمور لنگ نے ۷۷۱ھ میں بادشاہ ہو کر ۳۵ برس کے عرصہ میں خراسان۔ جرجان۔ مازندران۔ سیستان۔ افغانستان۔ فارس آذربائیجان اور کردستان فتح کر لیا۔ ۷۸۹ھ میں جب توقتمش خان (قوم طلائی [illegible]) نے اس کے ملک پر حملہ کیا اور [illegible] واپس آنے پر مجبور ہوا اور ۷۹۷ھ / ۱۳۹۵ء میں توقتمش کو کامل شکست دی۔ ۷۹۵ھ میں بغداد خاندان جلائر سے فتح کیا اور [illegible] چھین لیا۔ ۸۰۱ھ / ۱۳۹۸ء میں پنجاب میں داخل ہوا۔ ۱۳۹۹ء میں [illegible] پر یورش کی۔ ۸۰۳ھ میں اناطولیہ (روم) [illegible] کی اور سیواس اور ملاطیہ پر قبضہ کر لیا۔ ۸۰۴ھ / ۱۴۰۲ء میں جنگ انگورہ میں سلطان بایزید یلدرم کو شکست دے کر گرفتار کر لیا۔ اگرچہ [illegible] کی حکومت سلاطین عثمانیہ نے ضبط کر لی تھی ان کو پھر [illegible] بخش دی۔ مصر، حلب اور دمشق فتح ہوئے اور وہاں کے مملوک بادشاہ مطیع ہوئے۔ پھر تسخیر چین کا ارادہ کیا مگر ۸۰۷ھ میں بمقام اترار وفات پائی۔ سید احمد دحلان مفتی نے دول اسلامیہ میں تیمور کو رافضی خبیث لکھا ہے۔

تیمور کی فتوحات سے سلطنت ماوراء النہر کو وہ شان و شوکت حاصل ہوئی کہ اس کی نظیر گزشتہ اور آئندہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ سمرقند ایسی سلطنت کا پایہ تخت ہو گیا جو دہلی سے دمشق اور یورال سے خلیج فارس تک پھیلی ہوئی تھی یہ تمام ملک تیمور کے نام کا [illegible] تھا۔ بجائے نظم و نسق کے اس کی سلطنت [illegible] اس کے بیٹے شاہرخ کی وفات پر صوبجات نے آزادی کا دم بھرنا شروع کیا۔ مغرب میں عثمانیہ اور جلائر خاندانوں نے [illegible] صوبجات واپس لینے کے لئے ہاتھ پاؤں نکالے۔ گو تیموریہ خاندان شمالی ایران میں ایک صدی تک حکمران رہا مگر وہ صفویوں کی ابھرتی ہوئی طاقت کو روک نہ سکا جب سولہویں صدی میں خاندان شیبانی کے ازبک شیخ محمد نے دار السلطنت سمرقند فتح کر لیا تو تیموریہ کی حکومت صرف ہرات میں محدود ہو گئی۔ نسل تیموریہ کی باہمی خانہ جنگیاں خود ان کی کمزوری اور زوال کا باعث ہوئیں [illegible] رشتہ داروں کو مغلوب نہ کر سکے اور سلطنت کا شیرازہ قائم نہ رکھ سکے [illegible] ۸۹۹ھ / ۱۴۹۴ء میں [illegible] انتقال کے بعد سلطنت بہت سی چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں منقسم ہو گئی جن کا خاتمہ ایران میں صفویوں اور ماوراء النہر میں شیبانیوں نے کیا۔ [illegible] تیمور کی پانچویں پشت میں بابر تھا جس نے ۱۵۲۶ء میں [illegible] سلطنت مغلیہ کی بنیاد ڈالی جس نے [illegible] عروج پایا اور ۱۸۵۷ء تک قائم رہا۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خاندان تیموریہ کا شجرہ [illegible] سلطنت تقسیم ہو جانے کی تفصیل بیان کی جائے۔



اس وقت چونکہ ہم ماوراء النہر کی تاریخ لکھ رہے ہیں خاندان تیموریہ کے صرف ان بادشاہوں کی فہرست لکھتے ہیں جو ماوراء النہر میں حکمران رہے۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	تیمور	۷۷۱ / ۱۳۶۹	۳۶	۴	الغ بیگ بن شاہرخ بن تیمور	۸۵۰ / ۱۴۴۷	۳	۷	ابو سعید بن سلطان محمد بن میران شاہ	۸۵۵ / ۱۴۵۱	۱۸
۲	خلیل بن میران شاہ بن تیمور	۸۰۷-۸۱۲ / ۱۴۰۵-۱۴۰۹	۵	۵	عبداللطیف بن الغ بیگ بن شاہرخ	۸۵۳ / ۱۴۴۹	۱	۸	احمد بن ابو سعید بن سلطان محمد	۸۷۳ / ۱۴۶۸	۲۶
۳	شاہرخ بن تیمور	۸۰۷ / ۱۴۰۴	۴۳	۶	عبداللہ بن ابراہیم بن شاہرخ	۸۵۴ / ۱۴۵۰	۱	۹	محمود بن ابو سعید بن سلطان محمد	۸۹۹ / ۱۴۹۳	۱

بادشاہ گردی کا زمانہ ۹۰۰ھ سے ۹۰۶ھ تک

تیموریہ خاندان کے آخری بادشاہ محمود کے ۹۰۰ھ میں مرنے کے بعد اس کے تینوں بیٹوں میں باہم جنگ جدل ہوئی۔ اس وقت ازبکیوں کے سردار محمد خان شیبانی نے ماوراء النہر فتح کر کے ازبکی حکومت قائم کی۔

۹۰۶ھ تا ۱۵۰۰ء

یہ بھی چنگیز خاں کی نسل سے تھے ان کا اصل ملک جیحون یا آکسس اور یورال کے درمیان ترکستان خاص تھا جسکو آجکل نقشوں میں کرغیز لکھا ہے سائبیریا کا بہت سا ملک ان کی حکومت میں تھا۔ پندرہویں صدی کے آخر میں انکا ایک بڑا گروہ جلا وطن ہو کر محمد شیبانی کی سرکردگی سے ماوراء النہر آیا اور اپنے رقیب تیموریہ حکمرانوں کو بے دخل کر کے سلطنت ازبک کی بنیاد ڈالی۔ سولہویں صدی میں شیبانی خاندان تمام ماوراء النہر پر حکمراں رہا۔ اس نے اپنی ایک شاخ کو خیوا (خوارزم) کی حکومت سپرد کی جہاں اس کے خوانین کا جدا سلسلہ شروع ہوا۔ خراسان ان سے صفویوں نے چھین لیا۔

سترھویں اور اٹھارہویں صدی میں جنیدیہ یا استرخانی خاندان جو زنانہ رشتوں سے خاندان شیبانی سے تعلق رکھتا تھا بخارا کا حکمراں رہا۔ اس کے بعد چپٹی ناک والے ازبک جو باہمی مناکحت سے خاندان شیبانی سے متحد ہو گئے تھے بخارا کی محدود حکومت کے مالک ہوئے گرد و نواح میں نئی طاقتوں کے پیدا ہو جانے سے قلمرو بخارا بہت کم رہ گئی تھی مثلاً قوقند۔ تاشقند اور اندجان اور افغانستان میں درانیوں کی سلطنت کا نمودار ہونا بخارا کے تنزل کا موجب تھا۔ آخرکار قوقند۔ بخارا۔ خیوا وغیرہ ۱۸۶۸ء سے ۱۸۷۶ء تک روس نے فتح کر لئے اب صرف خیوا اور بخارا کے حاکم بطور رئیسوں کے روس کے باجگذار ہیں یہ اسی خاندان ازبک سے ہیں:

شیبانیہ حکمرانوں کی جدول

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	محمد شیبانی بن شاہ بداغ بن عبد الخیر از نسل جوجی	۹۰۶ / ۱۵۰۰	۱۰	۷	نوروز احمد بن سیونج بن عبد الخیر	۹۵۹ / ۱۵۵۱	۴
۲	کوچ کنجی بن عبد الخیر از نسل جوجی	۹۱۶ / ۱۵۱۰	۲۱	۸	پیر محمد اول بن ابو سعید	۹۶۳ / ۱۵۵۵	۵
۳	ابو سعید بن کوچ کنجی	۹۳۷ / ۱۵۳۰	۳	۹	اسکندر بن ابو سعید	۹۶۸ / ۱۵۶۰	۲۳
۴	عبید اللہ بن محمود بن شاہ بداغ بن عبد الخیر	۹۴۰ / ۱۵۳۳	۶	۱۰	عبد اللہ ثانی بن اسکندر	۹۹۱ / ۱۵۸۳	۱۵
۵	عبد اللہ اول بن کوچ کنجی	۹۴۶ / ۱۵۳۹	۱	۱۱	عبد المومن بن عبد اللہ ثانی	۱۰۰۶ / ۱۵۹۸	۱
۶	عبد اللطیف بن کوچ کنجی	۹۴۷ / ۱۵۴۰	۱۲	۱۲	پیر محمد ثانی بن سلیمان بن ابو سعید	۱۰۰۷ / ۱۵۹۹	۱

سمرقند شیبانیوں کا دار السلطنت تھا لیکن لب اوقات بخارا میں بھی حکومت قائم ہو جاتی تھی اور سمرقند کے بادشاہوں کی اطاعت چھوڑ دیتی تھی اور خود مختار ہو جاتی تھی۔

بخارا کا زیردست خاندان

۱	عبد العزیز	۹۴۷ھ / ۱۵۴۰	۱۰ سال	۲	یار محمد	۹۵۷ / ۱۵۵۰	۴	۳	برہان سلطان	۹۶۱ / ۱۵۵۳	۴	۴	عبد اللہ	۹۶۴ / ۱۵۵۶	۰

یہ عبد اللہ وہی ہے جو شیبانی خاندان کی جدول میں عبد اللہ ثانی لکھا گیا ہے اس نے ۹۶۸ھ میں سمرقند کا الحاق کر لیا تھا اور ۹۹۱ھ میں عبد اللہ ثانی کے نام سے اعلیٰ خانی کے رتبہ پر پہونچا تھا۔

سمرقند کا زیردست خاندان

۱	خسرو سلطان	۹۴۸ / ۱۵۴۰	۷	۲	سلطان سعید	۹۵۵ / ۱۵۴۷	۵	۳	جوانمرد علی	۹۶۰ / ۱۵۵۲	۷	۴	عبد اللہ ثانی بخارا	۹۶۷ / ۱۵۵۸	۰

جنیدیہ خاندان استرخان

جب روسیوں نے سولہویں صدی کے وسط میں استرخان یعنی حاجی ترخان کا الحاق کر لیا تو ترول خوانین روس یار محمد اور اس کے

طفیلی ۱۵ بیٹے اب محمد شیبانی کو جوجی خاں بن چنگیز کی نسل سے شاہ بداغ بن عبد الخیر کا بیٹا لکھا ہے فارسی مورخوں نے شیبانی خاں یا شاہی بیگ بن بداغ سلطان بن ابو الخیر خاں از نسل تولی خاں بن چنگیز خاں لکھا ہے ممکن ہے کہ شاہ بداغ دوسرا نام ہو یا ابو الخیر کا دوسرا نام عبد الخیر ہو انکا شجرہ نسب اسطرح پہونچتا ہے عبد الخیر بن دولت بن ابراہیم بن شیبان بن جوجی بن چنگیز۔ ابراہیم بن شیبان کا ایک بھائی جو شاہ تھا جس کی نسل خوانین کریمیا کے حکمران ہیں شیبانی کو جم خاں

۱۵ فارسی مورخوں نے اسے نبیرہ شاہی بیگ لکھا ہے۔

بیٹے جانی محمد نے سکندر شیبانی خان بخارا کے دربار میں پناہ لی سکندر نے اپنی بیٹی زہرا خانم جانی محمد سے بیاہ دی اس شادی سے جنید پیدا ہوا۔ جنید کا بیٹا باقی محمد عبد اللہ کے بعد بخارا کا بادشاہ ہوا استرخانی بادشاہ ... کی اولاد بخارا، فرغانہ، بدخشاں و بلخ پر حکمران رہی ... آخر ... میں ... تمام اپنے ... ممالک پر قبضہ کر لیا اور سنہ ... میں ایک رقیب خاندان (فرغانہ) میں آزاد ہو گیا آخر کار چپٹی ناک والے منغلوں کے سردار نے سنہ ... میں خاندان جنید کو معزول کر کے تمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی ... خاندان کے آخری بادشاہ عبد العزیز کو معزول کرنے سے چند سال پہلے ہی سلطنت کے جزو و کل کے مالک ہو گئے۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	باقی محمد بن جنید بن جانی محمد	۱۰۰۷ / ۱۵۹۹	۷	۵	عبد العزیز اول بن نادر محمد	[illegible]	۲۴	۹	[illegible] بن ابو الفیض	[illegible]	۴
۲	ولی محمد بن جنید	۱۰۱۴ / ۱۶۰۵	۳	۶	سبحان قلی بن نادر محمد	[illegible]	۲۴	۱۰	[illegible] ثانی بن ابو الفیض	[illegible] / ۱۷۵۱	۳
۳	امام قلی بن دین محمد بن جانی محمد	۱۰۱۷ / ۱۶۰۸	۳۳	۷	[illegible] بن سبحان قلی	۱۱۱۴ / ۱۷۰۲	۳	۱۱	محمد رحیم (چپٹی ناک والا)	۱۱۶۷ / ۱۷۵۳	۴
۴	نادر محمد بن دین محمد	۱۰۵۰ / ۱۶۴۰	۶	۸	ابو الفیض بن سبحان قلی	[illegible]	۴۴	۱۲	[illegible]	[illegible]	۲۵

چپٹی ناک والے منغل

یہ لوگ دشت قبچاق سے آکر ... شاہان ... بخارا کی وزارت پر پہنچے اور آخر کار آقاؤں سے ... کر کے خود سلطنت پر قابض ہو گئے ... خاندان کے آخری بادشاہ عبد العزیز کی بیٹی سے میر معصوم شاہ مراد ... چپٹی ناک والے منغلوں کا ... بادشاہ ... پیدا ہوا۔ اس طرح دونوں خاندانوں کا خون مل گیا۔ اس خاندان کے بادشاہ یہ ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	میر معصوم شاہ مراد بن دانیال	[illegible]	۱۵	۳	[illegible] بن حیدر	[illegible]	[illegible]	۵	[illegible] بن [illegible]	[illegible]	۲۵
۲	حیدر طورہ بن میر معصوم	۱۲۱۵	۲۴	۴	[illegible] بن حیدر	[illegible]	[illegible]	۶	[illegible]	[illegible]	۵

سنہ ۱۲۸۵ھ میں روسیوں نے علاقہ بخارا فتح کر کے ... بخارا ... بنا دیا۔

خوانین خیوا

چنگیز خاں نے خیوا فتح کر کے اپنے بیٹے جوجی خان ... سلطنت ... میں شامل کیا بعدہٗ خاندان محمد شیبانی کے ... سلطنت قائم ہوئی جس کی بخارا سے ... ایرانی ... خیوا پر قبضہ کر کے ایک ایرانی گورنر مقرر کیا ... میں خیوا کو بھی جنرل کفمان نے فتح کر کے ... کر دیا ...

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	البرز اول	۹۲۱ / ۱۵۱۵	۱۰	۶	[illegible] اول	۰	۰	۱۱	[illegible]	[illegible]	۲۱
۲	سلطان حاجی	۹۳۱ / ۱۵۲۵	۰	۷	[illegible]	۰	۰	۱۲	[illegible]	[illegible]	۲۱
۳	حسن قلی	۰	۰	۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۳	ابو الغازی [illegible] اول	[illegible]	۲۱
۴	سفیان	۰	۰	۹	دوست محمد	[illegible]	۱۲	۱۴	[illegible]	[illegible]	۱۱
۵	بجوگہ	۰	۰	۱۰	حاجی محمد اول	۹۶۵ / ۱۵۵۸	۳۴	۱۵	[illegible]	[illegible]	۱۳

... سے بلخ کا فرمانروا ... سنہ ۱۱۶۷ ... بلخ پر حکمران ... سنہ ۱۱۱۶ ...

۱۶	اسحٰق آغا شاہ نیاز	۱۰۹۹ ۱۶۸۷	۱۵	۲۳	تاگیر (از جانب نادر شاہ)	۱۱۵۴ ۱۷۴۱	چند ماہ	۳۱	رحیم قلی	۱۲۵۸ ۱۸۴۲	۳
۱۷	عرب محمد ثانی	۱۱۱۴ ۱۷۰۲	۰	۲۴	ابو محمد	۱۱۵۴ ۱۷۴۱	؍؍	۳۲	محمد امین	۱۲۶۱ ۱۸۴۵	۱۰
۱۸	حاجی محمد ثانی	۰	۰	۲۵	ابوالغازی ثانی	۰	۰	۳۳	عبداللہ	۱۲۷۱ ۱۸۵۵	۱
۱۹	یادگار	۱۱۲۶ ۱۷۱۴	چند ماہ	۲۶	کیپ	۱۱۵۸ ۱۷۴۵	۲۶	۳۴	قتلغ محمد	۱۲۷۲ ۱۸۵۵	چند ماہ
۲۰	ادانک ثانی	۱۱۲۶ ۱۷۱۴	۱	۲۷	ابوالغازی ثالث	۱۱۸۴ ۱۷۷۰	۳۵	۳۵	سید محمد	۱۲۷۲ ۱۸۵۶	۱۰
۲۱	شیر غازی	۱۱۲۷ ۱۷۱۵	۰	۲۸	التزر	۱۲۱۹ ۱۸۰۴	۲	۳۶	سید محمد رحیم	۱۲۸۲ ۱۸۶۵	۷
۲۲	البرز ثانی	۰	۰	۲۹	محمد رحیم	۱۲۲۱ ۱۸۰۶	۳۰	سنہ ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۲ء میں روس نے باجگذار بنا لیا۔			
۰	نادر شاہ کا الحاق	۱۱۵۳ ۱۷۴۰	چند ماہ	۳۰	اللہ قلی	۱۲۴۱ ۱۸۲۵	۱۷				

فرمانروایان قوقند

شاہرخ نے جو چنگیزی نسل سے تھا سنہ ۱۷۰۰ء میں بمقام فرغانہ (قوقند) آزاد حکومت کی بنیاد ڈالی سنہ ۱۸۰۸ء میں قوقندیوں نے تاشقند کا الحاق کیا۔ سنہ ۱۸۷۶ء میں روسیوں نے قوقند کی سلطنت فتح کر لی۔ ان بادشاہوں کی فہرست یہ ہے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	شاہرخ بیگ	۱۱۱۲ ۱۷۰۰	۰	۸	عالم	۱۲۱۸ ۱۸۰۰	۶	۱۴	مالا	۱۲۷۳ ۱۸۵۷	۲
۲	رحیم	۰	۰	۹	محمد عمر	۱۲۲۴ ۱۸۰۹	۱۳	۱۵	شاہ مراد	۱۲۷۵ ۱۸۵۹	۳
۳	عبدالکریم	۰	۰	۱۰	محمد علی	۱۲۳۷ ۱۸۲۲	۱۹	۰	خدا یار (مکرر)	۱۲۷۷ ۱۸۶۱	۳
۴	اردبیگ	۰	۰	۱۱	شیر علی	۱۲۵۶ ۱۸۴۰	۵	۱۶	سید سلطان	۱۲۸۰ ۱۸۶۴	۸
۵	سلیمان	۱۱۸۴ ۱۷۷۰	چند ماہ	۱۲	مراد	۱۲۶۱ ۱۸۴۵	چند ماہ	۰	خدا یار (سہ کرر)	۱۲۸۸ ۱۸۷۱	۴
۶	شاہرخ ثانی	۱۱۸۴ ۱۷۷۰	؍؍	۱۳	خدا یار	۱۲۶۱ ۱۸۴۵	۱۳	۱۷	نصرالدین	۱۲۹۲ ۱۸۷۵	۱
۷	نربوتہ	۱۱۸۴ ۱۷۷۰	۳۴	سنہ ۱۲۹۳ھ ۱۸۷۶ء میں روس نے الحاق کر لیا۔ اسی طرح ترکستان کے بیشتر علاقے قوقند							

بخارا خیوا۔ روس کے قبضہ میں آ گئے مگر سنہ ۱۹۱۷ء میں جب روس کی سلطنت جرمن سے شکست کھا کر شکستہ ہو گئی تو پھر آزاد ہو گئے۔

باب ہشتم تاریخ روس

فصل اول جغرافیہ

روس کی وسیع سلطنت اگرچہ اس وقت کل عیسائی بادشاہ کے قبضہ میں ہے لیکن ۶۰۰ برس پہلے صرف فرنگستانی روس کے شمالی اور مغربی حصہ میں محدود تھی باقی تمام ملک چنگیزیہ مغلوں کی حکومت میں تھا جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اس سبب سے کچھ مختصر حال روس کا بھی لکھنا ضروری ہوا اول ہم روس کی ملکی تقسیم تحریر کرتے ہیں۔

حصہ	صوبہ	رقبہ	آبادی	علاقہ	مشہور مقامات
یورپین روس	۰	۲۱ لاکھ	۱۰ کروڑ ۶۰ لاکھ	۰	سینٹ پیٹرزبرگ ... ماسکو۔ ولنا۔ ... کزان۔ آسترخان۔ وارسا۔ خارکو۔ کیف۔ اڈیسہ۔ ... ریگا۔ ... سیواسٹوپول۔ بلاق لادا
ایشیائی روس	سائبیریا	۵۷ لاکھ ۳۱ ہزار ۲۲۲	۵۰ لاکھ	مغربی سائبیریا	ٹوبالسک۔ ٹومسک۔ ...
				مشرقی سائبیریا	ارکٹسک۔ ... ولادی واسٹک ...
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قوقند	[illegible]

[illegible]

بخارا۔ سمرقند۔ قرشی۔ خجند۔ حصار۔ ترمذ۔ شہر سبز۔ کش۔ قرغن۔ قراتگین۔ وقتند۔ برزم۔ قبادیان۔	بخارا				
خیوا۔ ارگنج۔ مرو۔ خانقہ۔ قطلنام۔ جرجند۔ قراعن۔ کورات۔ دیرین۔ تورن۔ آق نیات۔ چارجوی۔ کرکی۔ ریشام۔ سرخس۔ عشق آباد۔ آق رباط۔ پنجدیہ۔ بانی۔ لطف آباد۔ ہزار اسپ	خیوا ترکمانیہ				
قارس۔ اردہان۔ باطوم۔	قارس	۹۸ لاکھ	۳۱ لاکھ ۶۸ ہزار ۴۴۹		ایشیائی روس (قفقاز)
سنقونلد۔ سقوریا۔ اناقلیہ۔ پوٹی۔	منگریلیا				
تفلیس۔ سورام۔	آرمینیا				
ایروان۔ نخجیوان۔ عباس آباد۔ اردد آباد۔	ایروان				
تفلس۔	جورجیا (گرجستان)				
بالو۔ لنکران۔ سالیان۔ گنجہ۔ شروان۔ شوشہ۔ ساخہ۔	شروان				
دربند	داغستان				

نوٹ:۔ (۱) ٹرینس کا کیشیا اس علاقہ کا نام ہے جس کے شمال میں کوہ قاف مشرق میں بحیرۂ کاسپین جنوب میں دریائے ارس اور مغرب میں بحیرۂ اسود ہے۔ داغستان کی شمالی سرحد سے آگے دشت قپچاق شروع ہوتا ہے۔

ٹرینس کا کیشیا پہلے علاقہ آذربیجان کا ایک حصہ شمار ہوتا تھا اور ایران کے بادشاہوں کے قبضہ میں تھا کچھ عرصہ سے اسکا تھوڑا سا روم کے قبضہ میں اور بہت سا روس کے قبضہ میں تھا ۱۸۷۸ء میں جب روم نے روس سے شکست کھائی تو روم والا حصہ بھی روس ہی نے لے لیا۔

(۲) کل رقبہ ایشیائی و فرنگستانی روس کا ۸۶۹۵۰۰۰ اور آبادی ۱۲ کروڑ ۴۳ لاکھ۔

(۳) ترکستان کا وہ علاقہ جو ہرات کے شمال میں ہے پنجدیہ کہلاتا ہے اور بلخ کے قریب رباطلہ کا علاقہ ہے۔

فصل دوم تاریخ

روس کی اسلامی تاریخ چنگیز خانی مغلوں ہی سے شروع ہوتی ہے اور انہیں پر اس کا خاتمہ ہوا اگرچہ شروع میں یہ لوگ مسلمان نہ تھے مگر بعد میں دین اسلام قبول کر لیا تھا ان خاندانوں کا حال ہم لین پول صاحب کی بے نظیر تاریخ سے اختصار کے ساتھ لکھتے ہیں جیسا کہ حصہ اول باب دوم فصل پنجم میں بیان ہو چکا ہے چنگیز خان نے اپنے لڑکے جوجی کو قدیم سلطنت قراختائی اقوام کی سرداری دی تھی۔ جوجی کے بعد اس کا بڑا لڑکا اردو اس کا جانشین ہوا اور جوجی کے دوسرے لڑکے باتو نے یورپ پر حملہ آور ہو کر بسمت مغرب اپنی حکومت کو بہت کچھ وسعت دی اور دشت قپچاق کے ترکی قبائل کا امیر ہوا باتو کی قلمرو کے شمال میں دوسرا بھائی تقائیمور کو ملک پایا جو واقع قرا ندور الکا کا مالک بنا گیا تھا جوجی کا چوتھا لڑکا شیبان ممالک اردو کے شمال میں ان وادیوں میں حکمران تھا جو اب کرغیز قزاق کے نام سے مشہور ہیں، پانچواں لڑکا توقل رہا۔ یہ لوگ اردو کے سردار بنے یہ ہر ایک فرمانروا تھا یہ تمام اقوام اور ان کے سردار جوجی خاندان باتو کے مطیع تھے جس نے بہت کچھ عروج حاصل کر لیا تھا اس کا اردو کا سنہری تھا جو دریائے والگا پر واقع ہے یہ تمام قبائل عام طور پر تاتار قوم کے نام سے مشہور تھے اور یہ نام خان کے مطلق شاہی تاج کے باعث تھا یہ خیال رہے کہ صرف حکمران خاندان اور سپاہ کا ایک خاص حصہ مغل تھا کیونکہ جن ممالک کی حکومت جوجی کی اولاد کو تفویض کی گئی تھی ان میں زیادہ ترکی قومیں آباد تھیں۔

جوجی کے خاندان کو مندرجہ ذیل حصوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے

(۱) خاندان باتو۔ خوانین طلائی قوم (مغربی قپچاق کا ایلکانی قوم بھی انکی ماتحت تھی) (۶۲۴ھ سے ۷۶۰ھ تک)

(۲) خاندان اردو۔ یہ خاندان جوجی کے بڑے لڑکے سر دستہ کے ماتحت مشرقی قپچاق میں ۶۲۴ھ سے ۷۸۰ھ تک سفید قوم کے فرمانروا رہے اور خاندان باتو کے بعد مغربی قپچاق کی طلائی قوم کے سردار بن کر ... پھر سترلی ہو کر ۱۴۶۷

سال لین پول کی تحقیقات ذاتی ہے مگر مولف کو کسی تاریخ سے اس خاندان کا حال دریافت نہ ہو سکا۔

سنہ ۱۵۵۶ء تک خانان استرخان رہے ۔ (۳) خاندان تقا تیمور یا اعظم واقع شمال خپچاق (کبھی کبھی مغربی خپچاق
کی مطلا قوم کے خان بھی ہوجاتے پھر سنہ ۱۴۳۰ء سے سنہ ۱۵۵۲ء تک کازان سنہ ۱۴۵۰ء سے سنہ ۱۶۸۱ء تک قازیموف اور سنہ ۱۴۲۰ء سے سنہ ۱۷۸۳ء تک
کریمیا کے خان رہے ۔ (۴) خاندان شیبان ۔ ازبک اور قزاق وادیوں میں سنہ ۱۲۴۳ء سے سنہ ۱۶۵۹ء تک حکمران
رہے پھر جلاوطنی اختیار کرکے خیوا اور بخارا کے خان بنے (سنہ ۱۵۰۰ء سے سنہ ۱۶۰۲ء تک)

(۵) خاندان تیول ۔ تیول جنوبی روس میں دریائے یورال کے متصل چنگیز کا سردار تھا نوگائی کا جد تھا بعد میں اپنی قوم کے ساتھ
دریائے والگا کے پار نکال دیا گیا اس قوم نے والگا اور یورال کے درمیان بستیاں بسائیں مگر خانہ بدوشانہ طور پر زندگی بسر کرتے تھے ۔

خوانین اردوئے مطلا

سنہ ۱۲۲۴ء سے سنہ ۱۳۵۹ء تک (۱) خاندان باتو جو مغربی خپچاق کی نیلگوں قوم کا بھی فرمانروا تھا مدت ۱۳۵ سال

باتو کا خاندان اقوام مغرب کا خان اعظم تھا ابتدا میں خاندان باتو کے سردار روسی شاہزادوں کے آقا و مخدوم ہوتے تھے اور باج و خراج کے علاوہ روسی شاہزادیاں بھی انکو نذر کی جاتی تھیں ۔ انقلاب زمانہ نے انہیں خان اعظم کی اولاد جو کبھی روسیوں پر حکمران تھے اب ان کی رعایا ہے مگر اس زوال کے ظہور میں آنے سے پہلے باتو کے خاندان کی حکومت نکل کر باتو کے بھائیوں کی اولاد میں منتقل ہوگئی تھی باتو کے خاندان کے دسویں حکمران خان اعظم جانی بیگ کے وقت تک انہیں کی سلطنت خوب عروج پر رہی ۔ سنہ ۱۳۵۷ء میں اس کے مرتے ہی بدنظمی کا بازار گرم ہوگیا جانی بیگ کا بیٹا بردی بیگ ۲ سال فرمانروا رہا اور دیگر خوانین جو اپنے آپ کو جانی بیگ کے بیٹے بتاتے تھے ایک ہی سال میں بھی ایک دوسرے کے بعد تخت پر بیٹھے اس کے بعد ۲۰ سال تک رقیب دعویداران سلطنت میں خوب تلوار چلی ۔ خاندان جوجی کی ۵ شاخیں تھیں جو اوپر بیان کی جاچکیں ان سے دشت خپچاق کی سلطنت کے دعویدار پیدا ہوسکتے تھے شمال و جنوب میں بلغار اعظم اور کریمیا میں تقا تیمور کی نسل کثرت سے موجود تھی بسمت جنوب کوہ قاف میں باتو کے چھوٹے بیٹے برکہ کی اولاد ترک و کومانیوں میں اس سرے سے اس سرے تک پھیلی نبی میرک کے زمانہ حکومت میں گرد و نواح کی سلطنتوں پر مطلا قوم کا خوف و ہراس پیدا ہوگیا تھا دشت خپچاق کے مشرق میں خاندان اردا سفید قوم کا حکمران تھا نیز شمال مشرق میں شیبان کی ماتحت ازبک قبائل بحیرۂ کاسپین کے شمالی کنارہ پر نوگائی فرقے ریوڑ مویشی چراتے تھے اس پر آشوب زمانہ کے خوانین کی سنہ جلوس وغیرہ بہت مشکوک ہیں سنہ ۱۳۸۰ء میں اردوئے مطلا کی حکومت توقتمش کے فرمانروا ہونے سے اردا خاندان میں منتقل ہوگئی ۔

سنہ ۱۲۲۶ء سے سنہ ۱۴۲۸ء تک (۲) مشرقی خپچاق کی سفید قوم کے حکمران (یعنی خاندان اردا) مدت ۲۰۲ سال

اگرچہ باتو جوجی کے بیٹوں میں سب سے زیادہ طاقتور اور باقبال تھا لیکن باپ نے بڑے لڑکے اردا کو دریائے سیحون کا ملک عطا کرکے اپنی جگہ سرپرست و بزرگ خاندان بنایا تھا اسکی قوم سفید قوم کے نام سے مشہور ہے اردوئے مطلا کی دو قومیں تھیں ایک سفید قوم دوسری باتو کی نیلگوں قوم کہ جس نے ایلخانیوں کے خاندان سے غزنی و بامیان چھین لیا تھا اور اس خاندان نے جو پھر بار بار تیمور کو شکست دی اسی خاندان سے تھے تیمور نے خاندان اردا کے ایک رکن توقتمش کو سفید قوم کی سرداری کا دعویدار بنا کر اس خان کے بالمقابل کھڑا کر دیا اس نے توقتمش کے والد کو قتل کرا کر توقتمش کو جلاوطن کر دیا تھا مگر آخر کار تیمور کی مدد سے (اس کے مرنے کے بعد) توقتمش اس کے بیٹے تیمور ملک سے سلطنت چھین کر سفید قوم کا سردار بن گیا ۔ توقتمش اردوئے مطلا کی تاریخ میں آخری باعظمت فرمانروا گذرا ہے سفید قوم کا فرمانروا ہو کر توقتمش نے نیلگوں قوم کے سردار کو شکست دی اس طرح [illegible] سفید و نیلگوں دو قوموں [illegible] مغربی خپچاق [illegible] نیلگوں قوم پر حکمران ہوتے ہی اپنی سفید قوم کے [illegible] خپچاق [illegible]

تھے رفتہ رفتہ نسل شیبان کی بہبیت ہوا۔ توختمش کے دور حکومت میں سطلا قوم نے اپنا کھویا ہوا اقبال بہت کچھ حاصل کرلیا سنہ ۱۳۸۲ء میں توختمش نے اس پر حملہ کیا اور ماسکو کو تاخت و تاراج کرکے آگ لگادی مگر بدقسمتی سے تیمور سے بگاڑ پیدا کرلیا تیمور نے دو لڑائیوں میں جن میں سے ایک سنہ ۱۳۹۱ء میں ارتو پہ ہوا اور دوسری پچھلا لینے والی شکست سے جو ٹرک کے نزدیک سنہ ۱۳۹۵ء میں توختمش کو جلاوطنی سے واپس آنے پر پہلی خوانین قپچاق کی حکومت خاک میں ملادی سنہ ۱۳۹۶ء میں تیمور کی مراجعت پر توختمش پھر ساری میں آگیا مگر اس کے بیٹے تیمور قتلو نے اسے بھگا کر تومین کے سردار دنوٹ کے پاس پناہ لینے پر مجبور کیا پیا تنگ کردہ سنہ ۱۴۰۶ء میں مرگیا توختمش کے بعد بہت سے دعویداران سلطنت پیدا ہوگئے جنمیں سے ۳ گروہ مشہور ہیں (۱) ایدی خان کا خاندان جس کا نوگائی سردار اولیکو معاون تھا (۲) توختمش کی اولاد (۳) خاندان شیبانی کے بعض خوردسال امالکین اس زمانہ کی تاریخ متواتر محاصروں اور آپس کی خانہ جنگیوں سے بھری ہوئی ہے۔

سنہ ۱۵۰۲ء میں روس کے الحاق کرلینے سے سطلا قوم کی خود سری کا خاتمہ ہوگیا اور یہ قوم چھوٹے چھوٹے فرقوں میں تقسیم ہوگئی جنمیں سے ایک فرقہ جو ادا کی نسل سے تھا استرخان پر قابض ہوگیا یعنی کوچک محمد کا پوتا قاسم سنہ ۱۴۶۶ء میں استراخان کی حکومت کا بانی ہوا مگر سنہ ۱۵۵۴ء میں ماسکو کے عیسائی بادشاہ نے استرخان کو بھی فتح کرلیا چونکہ اردوئے سطلا کے خوانین کے نام اور سنین جلوس تحریر کرنے سے سوائے طول کے اور کوئی نتیجہ نہیں لہذا نظر انداز کئے گئے۔

(۳) خاندان تقا تیمور

خوانین کریمیا

سنہ ۸۲۳ھ ۱۴۲۰ء سے سنہ ۱۱۹۷ھ ۱۷۸۳ء تک — مدت ۳۴۷ سال

تقا تیمور جو جی کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اور سطلا قوم کے بائیں بازو سے متعلق تھا منکو تیمور نے جو خاندان باتو سے تھا۔ تقا تیمور کے بیٹے اورنگ تیمور کو کریمیا اور کافہ کا ملک عطا کیا اور یہاں اس خاندان کی حکومت قایم ہوگئی تیمور کے حملہ سے سطلا قوم کو صدمہ پہنچنے کے بعد تقا تیمور کے خاندان کا ایک سردار الغ محمد نامی سنہ ۱۴۳۸ء میں بلغار اعظم پر قابض ہوگیا جہاں اس نے حکومت کازان کے نام سے اپنی سلطنت قایم کی مگر سنہ ۱۵۵۲ء میں اس خاندان کے بادشاہ محمد امین کے انتقال کے بعد کازان کی اس اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اس طرح کازان معروف کریمیا استرخان اور دیگر قطعات کے مسلمان خوانین بھی بتدریج روس کا شکار ہوگئے سنہ ۱۵۵۲ء میں ماسکو کے عیسائی بادشاہ نے کازان اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔

الغ محمد کو اس کے لڑکے محمود نے دارالامان کے خوف سے اس کے دو لڑکے بھاگ کر روس کی پناہ میں چلے گئے تھے۔ روسی فوج میں کچھ عرصہ ملازم رہنے کے بعد ان میں سے ایک قاسم نامی کو گرود شہر کا ضلع عطا ہوا یہاں کے حکام قاسم کے نام پر حکام کازان معروف یعنی قاسمیہ کہلاتے تھے اگرچہ یہ علاقہ روسیوں کا مطیع و منقاد رہا مگر سنہ ۱۶۸۱ء میں روسیوں نے اس کا بھی الحاق کرلیا۔

تقا تیمور کی اولاد نے جو تین علیحدہ ریاستیں قایم کی تھیں ان میں سب سے زیادہ باوقعت کریمیا کی حکومت تھی الغ محمد والی کازان کا بھائی تاش تیمور جو توختمش کا سپہ سالار بھی رہ چکا تھا دراصل خوانین کریمیا کی طاقتور حکومت کا بانی تھا اگرچہ اس کا لڑکا حاجی گرائی عموماً کریمیا کا پہلا خان سمجھا جاتا ہے۔ کریمیا کا خاندان اپنی موجودگی کے آخر دم تک مشرقی مسئلہ کا ایک قابل غور امر رہا ترکی اسے اپنی سرحدی چوکی بنانا چاہتا تھا اور روس بجائے خود اس کی دوستی کا خواہاں تھا اسکی حالت وہی تھی جو روس گورنمنٹ ہند کی حدود میں افغانستان کی ہے ان دونوں کی ضد میں اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا چنانچہ سنہ ۱۷۸۳ء کے عہد نامہ کے بموجب جو ترکی اور روس میں ہوا تھا کریمیا روس کی سلطنت میں شامل کیا گیا خوانین کریمیا کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

نمبر	نام خان	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام خان	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام خان	سنہ جلوس	مدت
۱	حاجی گرائی	۸۲۳ ۱۴۲۰	۴۸	۲	نور دولت	۸۷۱ ۱۴۶۶	۲	۳	منگلی گرائی اول	۸۷۳ ۱۴۶۹	۵

۴	نور دولت (مکرر)	۸۷۸ ۱۴۷۴	۳	۲۴	محمد گرائی رابع	۱۰۵۳ ۱۶۴۳	۳	۴۴	کپلان گرائی (مکرر)	۱۱۴۳ ۱۷۳۰	۷
۵	جانی بیگ گرائی اول	۸۸۲ ۱۴۷۷	۱	۲۵	اسلام گرائی ثالث	۱۰۵۴ ۱۶۴۴	۱۰	۴۵	فتح گرائی ثانی	۱۱۴۹ ۱۷۳۶	۱
۶	منگلی گرائی (مکرر)	۸۸۳ ۱۴۷۸	۳۶	۲۶	محمد رابع (مکرر)	۱۰۶۴ ۱۶۵۴	۱۱	۴۶	منگلی ثانی (مکرر)	۱۱۵۰ ۱۷۳۷	۳
۷	محمد گرائی اول	۹۲۱ ۱۵۱۵	۸	۲۷	عادل گرائی	۱۰۷۶ ۱۶۶۶	۴	۴۷	سلامت گرائی ثانی	۱۱۵۲ ۱۷۳۹	۴
۸	غازی گرائی اول	۹۲۹ ۱۵۲۳	چند ماہ	۲۸	سلیم گرائی اول	۱۰۸۱ ۱۶۷۰	۷	۴۸	سلیم گرائی ثانی	۱۱۵۶ ۱۷۴۳	۵
۹	سعادت گرائی اول	۹۳۰ ۱۵۲۴	۹	۲۹	مراد گرائی	۱۰۸۸ ۱۶۷۷	۶	۴۹	ارسلان گرائی	۱۱۶۱ ۱۷۴۸	۷
۱۰	اسلام گرائی اول	۹۳۹ ۱۵۳۲	چند ماہ	۳۰	حاجی گرائی ثانی	۱۰۹۴ ۱۶۸۳	۱	۵۰	حلیم گرائی	۱۱۶۹ ۱۷۵۵	۳
۱۱	صاحب گرائی اول	۹۳۹ ۱۵۳۲	۲۰	۳۱	سلیم اول مکرر	۱۰۹۵ ۱۶۸۴	۷	۵۱	قریم گرائی	۱۱۷۱ ۱۷۵۸	۶
۱۲	دولت گرائی اول	۹۵۸ ۱۵۵۱	۲۷	۳۲	سعادت گرائی ثانی	۱۱۰۲ ۱۶۹۱	چند ماہ	۵۲	سلیم گرائی ثالث	۱۱۷۸ ۱۷۶۴	۳
۱۳	محمد گرائی ثانی	۹۸۵ ۱۵۷۷	۷	۳۳	صفا گرائی	۱۱۰۳ ۱۶۹۱	۱	۵۳	ارسلان گرائی مکرر	۱۱۸۰ ۱۷۶۷	۱
۱۴	اسلام گرائی ثانی	۹۹۲ ۱۵۸۴	۴	۳۴	سلیم اول (سہ کرر)	۱۱۰۳ ۱۶۹۲	۹	۵۴	مقصود گرائی اول	۱۱۸۱ ۱۷۶۷	۱
۱۵	غازی گرائی ثانی	۹۹۶ ۱۵۸۸	۹	۳۵	دولت گرائی ثانی	۱۱۰۹ ۱۶۹۸	۵	۵۵	قریم گرائی (مکرر)	۱۱۸۲ ۱۷۶۸	۲
۱۶	فتح گرائی اول	۱۰۰۵ ۱۵۹۶	چند ماہ	۳۶	سلیم (چوتھی مرتبہ)	۱۱۱۴ ۱۷۰۲	۳	۵۶	دولت گرائی ثالث	۱۱۸۳ ۱۷۶۹	چند ماہ
۱۷	غازی گرائی ثانی مکرر	۱۰۰۵ ۱۵۹۶	۱۵	۳۷	غازی گرائی ثالث	۱۱۱۷ ۱۷۰۵	۳	۵۷	کپلان گرائی ثانی	۱۱۸۴ ۱۷۷۰	۱
۱۸	سلامت گرائی اول	۱۰۱۷ ۱۶۰۸	۲	۳۸	کپلان گرائی	۱۱۱۹ ۱۷۰۷	چند ماہ	۵۸	سلیم ثالث مکرر	۱۱۸۵ ۱۷۷۱	۱
۱۹	جانی بیگ گرائی ثانی	۱۰۱۹ ۱۶۱۰	۱۷	۳۹	دولت گرائی (مکرر)	۱۱۱۹ ۱۷۰۸	۶	۵۹	مقصود گرائی ثانی	۱۱۸۵ ۱۷۷۱	چند ماہ
۲۰	محمد گرائی ثالث	۱۰۳۲ ۱۶۲۳	۸	۴۰	کپلان گرائی (مکرر)	۱۱۲۵ ۱۷۱۳	۳	۶۰	صاحب گرائی ثانی	۱۱۸۶ ۱۷۷۲	۳
۲۱	جانی بیگ ثانی (مکرر)	۱۰۴۴ ۱۶۳۵	۱	۴۱	قرا دولت گرائی	۱۱۲۷ ۱۷۱۵	چند ماہ	۶۱	دولت گرائی ثالث (مکرر)	۱۱۸۹ ۱۷۷۵	۲
۲۲	عنایت گرائی	۱۰۴۵ ۱۶۳۶	۳	۴۲	سعادت گرائی ثالث	۱۱۲۷ ۱۷۱۵	۹	۶۲	شاہین گرائی	۱۱۹۱ ۱۷۷۷	۶
۲۳	بہادر گرائی	۱۰۴۹ ۱۶۴۰	۴	۴۳	منگلی گرائی ثانی	۱۱۳۶ ۱۷۲۴	۶		۱۱۹۸ھ ۱۷۸۳ء میں روس نے کریمیا کا الحاق کر لیا		

(۴) خاندان شیبان

شیبان بن جوجی کی اولاد کبھی مملکت ازبک پر فرمانروا (یعنی دریائے یورال و جیحون کے درمیان) کبھی منگول قوم کے توخین اور کبھی تومن (۱۲۶۶ء سے ۱۵۹۸ء تک) اور کبھی خوانین بخارا (۱۵۰۰ء سے ۱۵۹۸ء تک) خیوا (۱۵۱۵ء سے ۱۶۸۷ء تک) ہوئے۔

جب ۱۲۳۶ء میں باتو نے بلغاری پر حملہ آور ہوا تو باتو کا بھائی شیبان ہمراہ تھا اس کی بہادری سے خوش ہو کر باتو نے اس کو بلغاری کی حکومت عطا کی بلکہ سلطنت اردا کے شمال کی بعض اقوام کا مالک بھی مرحمت کیا شیبان کا پوتا جانشین منگو تیمور منگول قوم کے خان اعظم اوزبک کا ہمعصر تھا اس خان اعظم کا نام انہیں کچھ ایسا پسند آیا کہ شیبان کی ماتحت اقوام ازبک کہلانے لگیں فرمانروایان باتو کا سلسلہ منقطع ہونے پر شیبانی خاندان کے کئی سردار منگول قوم کی خاقانی پر فائز ہوئے رقیب خاندان کے دوسرے زمانہ میں توقتمش کے بعد درویش خان و سید احمد جنہوں نے اس وقت کی جنگ وجدل میں حصہ لیا اسی شیبانی خاندان کے تھے۔

شیبانیوں کی خانگی شاخ ابو الخیر کے پوتے محمد شیبانی اور اپنے اصلی ملک سے جہاں وہ [illegible]

[illegible]

سلطنت کچھ عرصہ پہلے ان کی حکومت [illegible] ہو گئی تھی۔

منگو تیمور کا بیٹا پولاد (یا پولاد) جو ایک زمانہ میں اردوئے طلا کا حکمران تھا اس کے دو لڑکے ابراہیم و عرب شاہ تھے۔ جو علی الترتیب بانیان سلطنت بخارا و خیوا کہے جاتے تھے چنانچہ ابراہیم کے پوتے ابوالخیر نے ۱۴۲۸ء میں بخارا میں سلطنت ازبکیہ کی بنیاد ڈالی جو ۱۸۶۸ء سے روس کی باجگذار ہو گئی ہے عرب شاہ بزرگ خاندان خیوا تو قمش کو حملہ سے پہلے قپچاق میں سکہ بنانے کا کام کرتا تھا اس کی پانچویں پشت میں الیرزخان نے ۱۵۱۲ء کے قریب ماوراء النہر اور اس کے ملحقہ صوبجات پر شاہی بیگ (یا شیبانی خان) کی وفات کے بعد قبضہ کر لیا اس کے جانشین بھی ۱۸۷۳ء سے روس کے باجگذار ہو گئے اور خوانین خیوا کہلاتے ہیں ان خوانین کے حالات جو خاندان تیموریہ کو نکال کر ترکستان پر حکمران ہوئے تھے تاریخ ترکستان میں درج ہو چکے ہیں۔

باب ہفتم۔ تاریخ افغانستان

فصل اول جغرافیہ

حدود اربعہ شمال میں روسی ترکستان مشرق میں حدید صوبہ شمالی و مغربی جنوب میں بلوچستان۔ مغرب میں ایران رقبہ ۲ لاکھ ۷۰ ہزار مربع میل۔ آبادی ۵۰ لاکھ۔ صوبے اور شہر حسب ذیل ہیں۔

مشہور مقام	علاقہ	
فیض آباد یا بدخشاں۔ بہارک۔ ذرایم جرم کشم۔ زیبک۔ اشکاشان۔ طالقان۔ اندراب۔ بالو شغنان کا علاقہ۔ علاقہ طخارستان۔	بدخشاں	افغانی ترکستان
قندوز قلعہ حضرت امام۔ غوری۔ بیوک۔ خان آباد۔ حسن تال۔ سیمرغ۔ چوبے کلاں۔ دوشی۔	قندوز یا قطغن	افغانی ترکستان
بلخ۔ اندکوئی۔ تاشقرغان۔ مزار شریف۔ آقچہ۔ میمنہ۔ شبرغان۔ بند ترکستان۔ بالامرغاب۔ درہ مغز۔ سر کابل لنگر۔ مردچیک۔ بامیان۔ علاقہ ہیا طلہ۔	بلخ یا باختر	افغانی ترکستان
ہرات۔ غوریان۔ کشدان۔ فیروز کوہ۔ کردرغ۔ خوسان۔ داشن۔ شرغادی۔ قلعہ نو۔ کوشک	ہرات	افغانستان خاص
فراہ۔ سبزوار۔ لش۔ جوین۔ خرکوہ۔ ہزار شتوان۔ اسپیدان۔ شربند۔ اور علاقہ گرم سیر۔ بست۔ اسفرار	سیستان	افغانستان خاص
کابل۔ شہر جلال آباد۔ جمرود۔ علی مسجد۔ چرکار۔ چہار باغ۔ خوست۔ تلسول۔	کابل	افغانستان خاص
غزنی۔ ششگی۔ رشتام۔ مغربستان۔ زالی۔ میدان۔ اندقان۔ مکور۔	غزنی	افغانستان خاص
قندہار۔ قلات غلزائی۔ ماقور۔ گرسک۔ کشک نخود۔ قلعہ مغز۔ اتموق۔ درہ خوجک۔ معروف۔ صفہ۔ بلتون بیجوق۔	قندہار	افغانستان خاص
ترانہ۔ نیاذی۔ حریم۔ علی شنگ۔ قلعہ کیل۔ تیمور شاہ۔ چگہ سرا۔	کافرستان	

نوٹ ۱۰ افغانستان کے جنوب میں بلوچستان ہے جس کا رقبہ ایک لاکھ ۳۰ ہزار مربع میل اور آبادی ۱۰ لاکھ کے قریب ہے اگرچہ یہ ایک جدا اسلامی ریاست انگریزوں کی نگرانی میں ہے مگر پہلے اس کا شمالی حصہ افغانستان کے حکمرانوں کے تصرف میں رہتا تھا۔ مغربی حصہ میں ایرانیوں کا اور مشرقی حصہ میں سندھ کے حاکموں کا تسلط رہتا تھا غرض اس ملک میں پہلے کوئی جدا بادشاہت نہ تھی۔ بلوچستان کا ایک حصہ برٹش بلوچستان کے نام سے خاص انگریزوں کے قبضہ میں ہے جس میں نواب سیوستان بغل۔ بولان۔ وغیرہ مشہور علاقے اور کوئٹہ۔ سبی۔ ڈاڈر۔ چمن۔ لورالائی۔ ماکل۔ چنیا۔ چوٹیالی۔ ہرنائی

نوٹ اس کے شمال میں علاقہ بادغیس ہے۔ جو روسی ترکستان میں شامل ہے۔ ہرات کے مشرق کا علاقہ غرجستان کہلاتا ہے جس کا ایک حصہ غور ہے۔ جو غزنی اور ہرات کے درمیان ہے پہلے غور بھی سیستان میں شامل تھا اسکو زابلستان اور نیمروز سجستان (سکستان) بھی کہتے ہیں اس کا مغربی حصہ ایران کے قبضہ میں ہے مشرقی امیر کابل کے۔

دریا خاں ۔ قلعہ عبداللہ ۔ کرتا وغیرہ مشہور مقام ہیں ۔
اس علاقہ میں جو انگریزوں کے ماتحت خان قلات کی حکومت میں ہے سراوان ۔ قلات ۔ گنداوا ۔ جھالاوان ۔ لوز ۔ پنجگور ۔ خاران ۔ مکران ۔ کیچ اور خاران مشہور حصے ہیں اور مشہور شہر یہ ہیں ۔ قلات ۔ گنداوا ۔ اسپراپہ ۔ سراوان ۔ خاران ۔ سمیانی ۔ گوادر ۔ کیچ ۔ واشک ۔ بس بیلا ۔ دربند ۔ شوران ۔ کلات ۔

تاریخ

مورخوں کا خیال ہے کہ اسلام سے پہلے مشرقی افغانستان کے باشندے ہندوستان کے قریب کی وجہ سے ہندو اور مغربی افغانستان کے ایران کے قرب کی وجہ سے پارسی یعنی آتش پرست تھے ۔ جب مسلمان ایران اور بہت سا حصہ ترکستان کا فتح کر چکے تو زیاد بن؟ جو معاویہ کی طرف سے خراسان کا گورنر تھا ۴۳ھ میں کابل پر فوج بھیجی اور ۱۲ ہزار کافر مسلمان ہوئے کابل کے بادشاہ نے خراج دینا منظور کیا مگر جب اس نے سرتابی کی تو ۶۳ھ میں اس کو سزا دینے کے واسطے دوبارہ چڑھائی کی گئی ۔ مگر مسلمانوں نے شکست کھائی ۔ پھر ۸۰ھ میں عبدالرحمن گورنر خراسان نے خود کابل پر دھاوا کیا اور بہت سا حصہ ملک کا فتح کر لیا اس وقت سوائے اس علاقہ کے جسے اب بھی کافرستان کہتے ہیں تمام افغانستان مسلمان ہو چکا تھا ۔ اس وقت خلفائے بنی امیہ اور ان کے بعد خلفائے عباسیہ کی طرف سے جو خراسان میں گورنر ہوتے تھے افغانستان انہیں کے ماتحت رہتا تھا جب بخارا میں سامانیہ خاندان نے سلطنت قائم کی تو افغانستان ان کے قبضہ میں رہا پھر خاندان سامانیہ کی قوت ضعیف ہو گئی تو الپتگین نے افغانستان میں ایک جدا سلطنت قائم کی اور غزنی کو دار الحکومت بنایا اس طرح ۳۵۱ھ میں مسلمانوں کی ایک جدا سلطنت افغانستان میں قائم ہو گئی الپتگین اور اس کے بیٹے اسحٰق کے بعد بلکتگین اور پیری دو غلام الپتگین کے غزنی پر حکمران ہوئے پھر سبکتگین نے جو الپتگین کا غلام اور داماد تھا غزنی پر قبضہ پا کر اس سلطنت کی بنیاد ڈالی جو خاندان غزنوی کے نام سے مشہور ہے خاندان غزنوی کے زوال پر غوریوں نے افغانستان پر قبضہ جمالیا پھر کچھ دنوں خوارزم شاہیہ کا دور رہا ۶۱۲ھ کے قریب چنگیز خاں نے اور ۷۹۲ھ میں امیر تیمور نے افغانستان کو فتح کیا چنانچہ ۹۱۰ھ تک افغانستان کا ملک امیر تیمور کی اولاد کے قبضہ میں رہا جب ۹۳۲ھ میں بابر نے ہندوستان فتح کیا تو افغانستان اور بہت سا مشرقی علاقہ دہلی کے بادشاہوں یعنی خاندان مغلیہ کے قبضہ میں رہا یہاں تک کہ محمد شاہ بادشاہ دہلی کے زمانہ میں ۱۱۵۱ھ میں نادر شاہ بادشاہ ایران نے کل افغانستان ایران کی سلطنت میں شامل کر لیا جب نادر شاہ ۱۱۶۰ھ میں مارا گیا تو نادر شاہ کا ایک فوجی افسر احمد خاں ابدالی (جس کو درانی بھی کہتے ہیں) افغانستان پر قابض ہو گیا اور افغانستان میں افغانی سلطنت کا بانی ہوا ۔ وزارت کا عہدہ فرقہ بارکزئی کے مورث اعلیٰ سردار جمال خاں کو عطا ہوا اور ایک صدی تک یہی حال رہا کہ درانی بادشاہوں کا بارکزئی وزیر ہوتا رہا ۔ یہاں تک کہ ۱۲۴۲ھ میں بارکزئی وزیر کے بھائی دوست محمد خاں نے درانیوں سے سلطنت چھین کر بارکزئی کی سلطنت قائم کی جو اب موجود ہے ۔ بنی امیہ بنی عباسیہ سامانیہ خوارزمیہ چنگیزیہ سلجوقیہ تیموریہ ان سب خاندانوں کا ذکر ایران و ترکستان وغیرہ کی تاریخوں میں لکھا جا چکا ہے ۔ اس لئے یہاں صرف غزنوی غوری ابدالی اور بارکزئی خاندانوں کا حال بیان کرنا باقی ہے اور وہ ذیل میں درج ہوتا ہے ۔

خاندان غزنوی

۳۵۱ھ سے ۵۸۲ھ تک — مدت ۲۳۱ سال

عبدالملک سامانی کا غلام الپتگین عبدالملک کی طرف سے خراسان کا صوبہ دار تھا جب منصور بن نوح سامانی بادشاہ ہوا تو الپتگین

۱؎ اس کی ... احمد خاں ابدالی ... [illegible] ... نادر شاہ ... [illegible] ... سلطنت [illegible]

[illegible]

غزنی چلا آیا اور غزنی کو دار الحکومت بنا کر خود مختار ہو بیٹھا۔ الپتگین اور اس کے بیٹے اسحٰق کے بعد الپتگین کا غلام بلکتگین اور پھر دوسرا غلام پیری غزنی پر حکمران ہوا۔ پیری کے بعد سبکتگین جو الپتگین کا غلام اور داماد تھا بادشاہ ہوا۔ اس نے سلطنت کو بہت ترقی دی اور یہی خاندان غزنوی کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	الپتگین	۳۵۱ / ۹۶۲	۱	۱۲	ابو الحسن علی بن مسعود بن محمود (بہاء الدولہ)	۴۴۰ / ۱۰۴۸	چند ماہ
۲	اسحاق بن الپتگین	۳۵۲ / ۹۶۳	۳	۱۳	عبد الرشید بن مسعود بن محمود (عز الدولہ)	۴۴۰ / ۱۰۴۹	۴
۳	بلکاتگین	۳۵۵ / ۹۶۶	۷	۱۴	طغرل (غاصب)	۴۴۴ / ۱۰۵۲	۴۰ دن
۴	پیری	۳۶۲ / ۹۷۲	۴	۱۵	فرخ زاد بن مسعود بن محمود (جمال الدولہ)	۴۴۴ / ۱۰۵۲	۷
۵	ناصر الدین سبکتگین	۳۶۶ / ۹۷۶	۲۰	۱۶	ابراہیم بن مسعود بن محمود (ظہیر الدولہ)	۴۵۱ / ۱۰۵۹	۴۰
۶	اسمٰعیل بن سبکتگین	۳۸۷ / ۹۹۷	۱	۱۷	مسعود ثالث بن ابراہیم (علاء الدولہ)	۴۹۲ / ۱۰۹۹	۱۶
۷	محمود بن سبکتگین (یمین الدولہ)	۳۸۸ / ۹۹۷	۳۳	۱۸	شیرزاد بن مسعود ثالث (کمال الدولہ)	۵۰۸ / ۱۱۱۴	۱
۸	محمد بن محمود (جلال الدولہ)	۴۲۱ / ۱۰۳۰	چند ماہ	۱۹	ارسلان بن مسعود ثالث (سلطان الدولہ)	۵۰۹ / ۱۱۱۵	۳
۹	مسعود اول بن محمود (ناصر لدین اللہ)	۴۲۱ / ۱۰۳۰	۱۰	۲۰	بہرام بن مسعود ثالث (یمین الدولہ)	۵۱۲ / ۱۱۱۸	۳۵
۱۰	مودود بن مسعود (شہاب الدولہ)	۴۳۲ / ۱۰۴۰	۹	۲۱	خسرو شاہ بن بہرام (معز الدولہ)	۵۴۷ / ۱۱۵۲	۸
۱۱	مسعود ثانی بن مودود	۴۴۰ / ۱۰۴۸	چند ماہ	۲۲	خسرو ملک بن خسرو شاہ (تاج الدولہ)	۵۵۵-۸۲ / ۱۱۶۰-۸۶	۲۷

(۱) سبکتگین — الپتگین کا غلام تھا مگر دراصل یزدجرد فارس کے آخری بادشاہ کی نسل سے تھا۔ ۳۶۶ھ میں تخت نشین ہوا اور قصدار فتح کیا۔ پھر جیپال والی لاہور کو دو دفعہ شکست دے کر پشاور کا الحاق کیا۔ اس کے بعد امیر نوح سامانی کی درخواست سے خراسان فتح کیا۔ امیر نوح نے اس کو ناصر الدین اور اس کے بیٹے محمود کو سیف الدولہ خطاب دیا۔ ولایت بلخ و خراسان و کابل میں اس کی سلطنت تھی۔ ابو العباس فضل بن احمد اسفرائنی اس کا وزیر تھا۔

(۲) اسمٰعیل — اس کے چھوٹے بھائی محمود نے اسے شکست دے کر صرف بلخ کی حکومت دے دی۔ دو سال بلخ میں حکومت کر کے مر گیا۔

(۳) محمود — اس کو خلیفہ قادر باللہ نے سلطان کا لقب اور یمین الدولہ امین الملۃ کا خطاب دیا۔ اس کی فتوحات بہ تفصیل ذیل ہیں۔

(۱) اول سیستان فتح کیا (۲) ۳۹۰ھ میں راجہ بجے رائے کو مغلوب کیا (۳) جیپال والی لاہور کو پشاور پر شکست دی (۴) بھٹنڈا فتح کیا۔ جیپال کو تلخ شکست دی۔ جیپال جل کر مر گیا۔ اس کے بیٹے انند پال کو محمود نے شکست دی (۵) ایلک خان بن بغراخان والی کاشغر کو جس نے خراسان پر قبضہ کر لیا تھا جیحون پار بھگا دیا۔ ایلک خان نے بہت سا خراج دینا منظور کیا (۶) ملتان کے حاکم ابو الفتح اسمٰعیلی کو مغلوب کر کے خراج گذشتہ وصول کیا (۷) انند پال کو شکست دے کر کشمیر کی طرف بھگا دیا (۸) راجہ انند پال والی لاہور نے ہندوستان کے راجاؤں کے ساتھ مل کر بڑی کوشش کی مگر محمود نے شکست دی اور نگرکوٹ کا مندر لوٹا (۹) ۴۰۱ھ میں ابو الفتح کو قید کر کے لے گیا (۱۰) ۴۰۱ھ میں غور پر حملہ کر کے محمد سوری اور اس کے بیٹے حسن کو قید کر لایا (۱۱) غرجستان کو فتح کر کے وہاں کے حاکم ابو نصر کو پکڑ لایا (۱۲) ۴۰۵ھ میں تھانیسر کو لوٹ کر جلا دیا (۱۳) ۴۰۸ھ میں خوارزم پر حملہ کر کے اپنی سلطنت میں شامل کیا اور ۴۰۷ھ میں ماوراء النہر اور اس کے مشہور شہروں سمرقند و بخارا کا الحاق کیا (۱۴) ۴۰۹ھ میں کشمیر ہوتا ہوا قنوج کے راجہ

(۱۵) ملتان اور ... کے درمیان ... ایلک خان کے مرنے کے بعد طغان خان بن ... خان کو شکست دے کر ماوراء النہر بھی محمود کا مطیع ہو گیا اور اس کی سلطنت کی حد بحیرہ کیسپین تک جا پہنچی۔

کو مطیع کیا۔ پھر متھرا کا مندر لوٹا (۱۵) ۴۱۰ھ میں راجہ کالنجر نے راجہ قنوج کو بسبب اطاعت محمود کے مار ڈالا تھا اس لئے راجہ کالنجر کے ملک
کو تاراج کیا (۱۶) جیپال ثانی بن انند پال نے راجہ کالنجر کی قنوج کے راجہ کو مارنے میں مدد کی تھی۔ محمود نے ۴۱۳ھ میں انند پال کا
ملک فتح کرکے تمام پنجاب بشمول پشاور تک سلطنت غزنی میں شامل کیا اور لاہور میں اپنا ریذیڈنٹ مقرر کیا (۱۷) ۴۱۶ھ میں سومنات کا
مندر لوٹ کر بہت سا خزانہ حاصل کیا (۱۸) ۴۲۰ھ میں رے پر حملہ کرکے مجد الدولہ بن فخر الدولہ دیلمی کو قید کرلیا عراق عجم اور
اصفہان اپنی سلطنت میں شامل کیا احمد بن حسن میمندی اس کا وزیر تھا عنصری اور فردوسی مصنف شاہنامہ اس کے زمانے کے مشہور
شاعر اور شیخ ابو ریحان شہاب الدین اور ناصر خسرو اس کے زمانہ کے حکیم تھے محمود بہت بڑا فاتح اور علوم و فنون کا بڑا
قدردان تھا اس نے غزنی میں ایک یونیورسٹی قائم کی بعض مورخین نے لکھا ہے کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے محمود سلطان کے لقب سے
مشہور ہوا مرتے وقت ایک بیٹے محمد کو ماوراء النہر خراسان غزنی اور پنجاب کی سلطنت دی اور دوسرے بیٹے مسعود کو اصفہان
سے (عراق عجم) کی حکومت دی خلیفہ بغداد کا مطیع رہا اور [illegible] سال [illegible] بعمر ۶۳ سال۔

(۴) محمد بن محمود غزنوی تخت پر بیٹھا ۷ ماہ کی حکومت کے بعد اس کے بھائی نے اس سے تخت چھین لیا اور اس کی آنکھوں
میں سلائی پھیر کر اندھا کردیا۔ (۵) مسعود احمد بن حسن میمندی کو وزیر بنایا جب وہ ۴۲۴ھ میں مرگیا تو ابو نصر احمد
بن محمد بن عبدالصمد کو ناظم کیا اور ماوراء النہر [illegible] کو بھیجا جس نے بخارا فتح کرکے سمرقند پر حملہ کیا علی تگین والی ماوراء النہر
نے مقابلہ کیا التونتاش والی خوارزم مارا گیا اور صلح ہوگئی ۴۲۶ھ میں ملک رے میں بغاوت ہوئی اور [illegible] خود [illegible]
۴۲۷ھ میں سلطان نے طبرستان و جرجان پر چڑھائی کرکے مفسدوں کو سزا دی پھر [illegible] پر حملہ کیا اس وقت سلجوقیوں نے خراسان میں
[illegible] کا زور تھا [illegible] نے طبرستان پر قبضہ کرلیا ہانسی میں مسعود نے ہانسی فتح کرکے اپنے بیٹے مودود کو [illegible]
اور ہانسی کا حاکم بنایا اسی اثناء میں طغرل بیگ اور چغر بیگ سلجوقی نے خراسان کے بہت سے علاقے قبضہ میں لے لئے اور [illegible] سلجوقی
بلخ پر حملہ کرنا چاہتا تھا کہ مسعود نے اپنے بیٹے مودود کو بلخ کا حاکم بنایا اور خود تمام مال و اسباب لیکر [illegible] بھائی محمد اور
اس کے بیٹوں [illegible] عبدالرحمن اور عبدالرحیم کو ساتھ لیکر لاہور کو روانہ ہوا جب [illegible] تو [illegible] ہوکر
[illegible] بادشاہ بنایا [illegible] احمد کو [illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] مسعود کو قتل کر ڈالا [illegible] مودود نے بلخ سے فوج لیکر آیا [illegible] کے قریب [illegible] اور اس کے بیٹوں کو شکست دی محمد
اور اس کے بیٹے احمد [illegible] اور [illegible] کے بیٹے اور یوسف مارے گئے عبدالرحیم چونکہ اس فساد میں شریک نہ تھا محفوظ رہا۔

(۶) مودود [illegible] بھائی [illegible] نے اپنی سلطنت [illegible] کی [illegible]
[illegible] ماوراء النہر [illegible] خراسان پر چڑھائی کی [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] شکست دی [illegible] فوج بھیج کر ان کو شکست دی [illegible]
[illegible] کی اولاد نے [illegible] کالنجر [illegible] لاہور [illegible]
[illegible] کو شکست دی [illegible]
[illegible] (۷) مسعود بن مودود [illegible] سال کی عمر میں [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] بادشاہ بنایا [illegible] ماہ بعد اس سے عبدالرشید نے تخت لے لیا۔
(۸) عبدالرشید [illegible] طغرل حاجب [illegible] مودود کے [illegible] سیستان کا حاکم بنایا طغرل خود [illegible]
اور غزنی فتح کرکے عبدالرشید کو قتل کرکے خود غزنی کے تخت پر بیٹھ گیا سلطان محمود کی نسل [illegible]
[illegible] طغرل [illegible] فرخ زاد [illegible] مسعود بن محمود کو بادشاہ بنایا۔

[illegible]

چاہا۔ جب اس نے منظور نہ کیا انگریزوں نے شجاع کو مدد دیکر افغانستان پر چڑھائی کی۔ ایران نے انگریزوں کی تحریر پر ہرات کا محاصرہ چھوڑ دیا انگریزی فوج قندھار جا پہنچی اور ۱۸۳۹ء میں شجاع کو تخت قندھار پر بٹھا دیا اور غزنی بھی فتح ہوا دوست محمد شاہ بخارا کے پاس بھاگ گیا اور کابل بھی انگریزوں نے فتح کر لیا۔ تمام علاقہ مطیع ہو گیا انگریز تھوڑی فوج شجاع پاس چھوڑ کر ہندوستان واپس آ گئے دوست محمد خان نے دو دفعہ بخارا سے حملہ کیا مگر شکست کھا کر اپنے کو انگریزوں کے حوالہ کر دیا اور انگریزوں نے دو لاکھ سالانہ اسکی پنشن مقرر کر دی ۱۸۴۱ء میں دوست محمد کے بیٹے اکبر خان نے فساد کر کے شاہ شجاع اور بہت سے انگریزوں کو مار ڈالا انگریزوں نے پھر چڑھائی کی قندھار کابل وغیرہ فتح کر کے ہندوستان کو واپس آئے اور دوست محمد خان کو بشرط دوستی افغانستان کا حاکم بنا دیا۔ اس نے بلخ کا علاقہ شاہ بخارا سے چھین لیا ہرات بھی اس کی سلطنت میں شامل ہو گیا ۱۸۵۶ء میں انگریزوں سے دوستی کا تازہ عہدنامہ لکھا ۱۲۸۰ھ (۱۸۶۳ء) میں مر گیا۔

(۶) **شیر علی خان** ۔ ۱۸۶۳ء میں اپنے بڑے بھائی سردار افضل خان والی بلخ کو باوجود قول و قسم کے گرفتار کر لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد افضل خان نے قید سے نکل کر ہنگامہ برپا کیا اور کابل پر قبضہ کر لیا مگر شیر علی بعد سخت کوشش کے پھر تخت کابل پر متمکن ہو گیا ۱۸۶۹ء میں انبالہ آکر لارڈ میو سے ملاقات کی۔ انگریزوں نے بڑی مہمانداری کی اور بوقت رخصت کئی لاکھ روپیہ نقد و اجناس و پارچہ جات بیش قیمت اور توپیں اور بندوقیں وغیرہ بیشمار تحائف دئے اور دونوں سرکاروں میں دوبارہ دوستی قائم ہوئی ۱۸۷۳ء میں شیر علی نے انگریزوں کا رزیڈنٹ کابل میں رکھنے سے انکار کیا اور فوج جمع کر کے انگریزوں کا مقابلہ کیا انگریزوں نے امیر کا وظیفہ بند کر دیا۔ جون ۱۸۷۸ء میں روسی سفیر کابل میں آیا۔ اگست میں عہدنامہ لکھا گیا اور روس امیر کا حامی بنا۔ وائسرائے ہند نے اپنا سفیر بھیجا۔ امیر نے انگریزوں سے دوستی منظور نہ کی۔ نومبر ۱۸۷۸ء میں انگریزوں نے چڑھائی کر دی اور پشین علی مسجد اور جلال آباد وغیرہ پر قبضہ کر لیا ۱۳ دسمبر کو شیر علی کابل سے بلخ بھاگ گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا یعقوب خان کام کرنے لگا۔ روسی سفارت واپس چلی گئی جنوری ۱۸۷۹ء میں قندھار انگریزوں نے لے لیا۔ ۲۰ فروری ۱۸۷۹ء کو شیر علی کے مرنے کی خبر آئی۔ ۸ مئی ۱۸۷۹ء کو یعقوب خان نے گندمک میں اطاعت قبول کی اور امیر کابل مقرر ہوا۔ یہاں عہدنامہ لکھا گیا کہ امیر کابل انگریزی سفیر رکھے درہ خیبر اور پشین اور قرم کی گھاٹیاں انگریزوں کے قبضہ میں رہیں اور امیر کو ۶ ہزار پونڈ (۶ لاکھ روپے) وظیفہ انگریز دیا کریں گے اس کے بعد انگریزی فوج واپس آ گئی۔ مگر ۳ ستمبر ۱۸۷۹ء کو ہرات سے کچھ فوج نے آکر کابل میں ایک ہنگامہ برپا کیا اور سر لیوکیوگناری وغیرہ کئی عظیم الشان انگریز اور ہندوستانی کئی بہت سے آدمی مارے گئے۔ صرف چند ہی بچ کر بھاگے انگریزوں نے کابل فتح کر لیا اور ۲۹ اکتوبر ۱۸۷۹ء کو یعقوب خان تخت کابل سے دست بردار ہوا اور موسیٰ خان بن یعقوب نے حکومت اختیار کی۔ مارچ ۱۸۸۰ء میں موسیٰ خان اور غزنی کے امیر نے انگریزوں کی اطاعت قبول کی مگر ایوب خان بن شیر علی انگریزوں سے لڑتا رہا۔ اب انگریزوں نے عبدالرحمٰن بن افضل خان کو جو ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوا تھا اور اب سمرقند میں جلا وطن تھا امیر کابل بنا دیا۔ ۲۲ جولائی ۱۸۸۰ء

(۷) **عبدالرحمٰن خان** ۔ ۲۷ جولائی ۱۸۸۰ء کو ایوب خان بن شیر علی حاکم ہرات نے انگریزوں کو قندھار پر شکست دی ۳۱ اگست کو ایوب خان قندھار چھوڑ کر ہرات چلا گیا۔ نومبر ۱۸۸۰ء میں کابل میں امن ہو گیا۔ ایوب خان نے عبدالرحمٰن پر چڑھائی کی مگر قندھار کے قریب شکست کھا کر ہرات واپس گیا اور پھر ایران چلا گیا اب عبدالرحمٰن کل افغانستان کا امیر ہوا۔ فروری ۱۸۸۳ء میں عبدالرحمٰن خان نے انگریزی ریزیڈنٹ منظور کیا ۱۸۸۳ء میں امیر کو وظیفہ دیا گیا ۱۸۸۵ء کے شروع میں پنجدہ روسیوں کو حوالہ کیا گیا ۱۸۸۵ء میں روس اور افغانستان کی سرحد کا فیصلہ ہوا ستمبر ۱۸۸۷ء میں ایوب خان نے طہران سے آکر افغانستان پر حملہ کیا مگر پسپا ہوا ۱۸۸۸ء میں افغانوں نے ترکمانوں کے حملہ کو شکست دی

سنہ ۱۸۶۶ء تک افضل خان اور اسکا چھوٹا بھائی عظیم خان کابل میں حکومت کرتے رہے ۱۸۶۷ء میں افضل خان مر گیا اور صرف عظیم خان رہ گیا۔ شیر علی اس سے برابر لڑتا رہا ۱۸۶۸ء میں سر جان لارنس نے اسکی روپیہ اور ہتھیاروں سے مدد کی تب شیر علی نے کابل فتح کیا اور عظیم خان بھاگ گیا یعقوب خان بن شیر علی نے باپ کی خاطر قندھار فتح کیا ۱۸۶۹ء میں عبدالرحمٰن بن افضل خان کو شیر علی نے شکست دی اور اسی سال عظیم خان مر گیا۔

جولائی ۱۸۹۳ء میں افغانستان اور ہندوستان کی سرحد کا فیصلہ قرار پایا۔ ۱۹۰۱ء میں وفات پائی۔ شاہزادہ نصر اللہ خان ولایت گیا لندن میں بڑی آؤ بھگت ہوئی عبد الرحمن کمال روشن دماغ حکمران تھا۔ اس نے ملک کو بہت ترقی دی (۸) حبیب اللہ خان اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہو۔ ان کے زمانہ میں بھی ملک کی بہت ترقی ہوئی ۱۹۱۹ء میں کرنیل علی رضا خان نے گولی سے ہلاک کر دیا۔

(۹) امان اللہ خان انکی تخت نشینی کے بعد تمام سلطنتوں نے افغانستان کی مطلق العنانی تسلیم کر لی (دیکھو خلیفہ دوم) کا تیسرا نمبر

باب دہم ـ تاریخ ہندوستان

رقبہ ۱۵ لاکھ مربع میل ـ آبادی ۳۱ کروڑ

فصل اول مسلمانوں کے ابتدائی حملے

(۱) مسلمانوں میں سے ۱۵ھ ۶۳۶ء میں خلیفہ عمر کے زمانہ میں ابو العاص عامل عمان نے شہر تھانہ (قریب بمبئی) اور بروچ کو لوٹا اور بہت سا مال غنیمت لیکر الٹا چلا گیا۔ اسی طرح ابتدائی خلافتوں میں مسلمان اکثر ہندوستان کے مغربی ساحل پر لوٹ مار کر کے چلے جاتے تھے (۲) ۴۴ھ ۶۶۴ء میں معاویہ بن ابو سفیان نے زیاد بن ابیہ کو بصرہ ـ خراسان اور سیستان کا حاکم کیا اسی سال زیاد کے حکم سے عبد الرحمن بن سمرہ نے کابل فتح کر کے وہاں کے باشندوں کو مطیع کیا۔ اسی سال بنی امیہ کے ایک سپہ سالار مہلب بن ابی صفرہ نے ملتان فتح کر لیا اور واپس چلا گیا۔ (۳) خلیفہ ولید کے زمانہ میں ۹۳ھ ۷۱۲ء میں حجاج عامل بصرہ کے عمزاد و داماد محمد بن قاسم ثقفی نے ساحل سندھ سے ملتان تک کا ملک فتح کر لیا۔ اس ملک کے راجہ کا نام داہر تھا اور اس کے ملک میں بعض شہر بہت بڑے تھے مثلاً دیبل (ٹھٹھہ) برہمن آباد ـ نیرون (حیدر آباد سندھ) الور (بھکر) اور ملتان حملہ کی وجہ یہ تھی کہ راجہ داہر نے مسلمانوں کے کچھ جہاز لوٹ لئے تھے۔ محمد بن قاسم حجاج کے حکم سے ایران اور بلوچستان میں ہوتا ہوا سندھ آ پہنچا اور دیبل فتح کر کے تمام سندھ ـ سیوستان اور جنوبی پنجاب فتح کر لیا ۹۳ھ ۷۱۲ء کی لڑائی میں داہر مارا گیا اس کا بیٹا جے سنگھ بھاگ گیا اور داہر کا تمام ملک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اس کے بعد محمد بن قاسم نے ۷۱۴ء تک گنگا کے کنارہ تک کا ملک فتح کر لیا۔ بہت سے ہندو مسلمان ہو گئے بہت سوں نے جزیہ دینا قبول کیا۔ جو جزیہ دینا قبول کرتے تھے ان کی جان و مال کو امان ملتی تھی بلکہ ان کی حفاظت کی جاتی تھی ۹۶ھ ۷۱۵ء میں محمد بن قاسم واپس بلایا گیا اور تمیم اس کی جگہ سندھ کا گورنر ہوا۔ مگر یہ مثل محمد قاسم کے ہوشیار نہ تھا اور اگرچہ تمیم کا خاندان تقریباً ۳۰ سال سندھ میں حکمران رہا مگر علاقے قبضہ سے نکلتے نکلتے تمام مفتوحہ ملک ہندوؤں نے واپس لے لیا۔ نوٹ محمد بن قاسم کے جانے کے بعد جے سنگھ بھی برہمن آباد میں واپس آ گیا اور معلوم ہوتا ہے کہ اس نے سندھ کے بعض اور راجاؤں کے ساتھ دین اسلام اختیار کیا اور اس زمانہ سے مذہب اسلام برابر سندھ میں قائم رہا ہے ڈاکٹر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر لکھتے ہیں کہ ۷۵۰ء میں راجپوتوں نے مسلمانوں کے صوبہ دار کو نکال دیا تھا۔ بہرحال سندھ پر ہندوؤں کا دوبارہ تسلط ۸۲۸ء تک نہ ہونے پایا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ محمد بن قاسم نے چتوڑ بھی فتح کر لیا اور وہاں کے راجہ باپا کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کیا آخر باپا نے خراسان میں جا کر مسلمان ہو گیا۔ بعد میں باپا کی اولاد نے پھر چتوڑ پر قبضہ کر لیا جیسے باپا کا پڑپوتا کھمان (جو ۸۱۲ء سے ۸۳۶ء تک حکمران رہا) چتوڑ کے علاقہ پر حکمرانی کرتا تھا۔ مامون بن ہارون رشید نے جو اس وقت خراسان کا گورنر تھا چتوڑ پر چڑھائی کی مگر شمالی ہندوستان کے راجاؤں نے

سلطنت چونکہ ہندوستان کا حقیقی اور دنیا بھی ہر جگہ مشتبہ ہو سکتا ہے اس سے یہ بیان لکھنا فضول سمجھا گیا ۱۹۱۵ء میں ۳۱ کروڑ میں ہندو ۲۰ کروڑ ۲۷ لاکھ مسلمان ۶ کروڑ ۶۰ لاکھ ـ بدھ مت ایک کروڑ ـ عیسائی ۳۸ لاکھ ـ باقی دوسرے فرقے ـ زراعت پیشہ ۱۹ کروڑ ۵۰ لاکھ مزدور ایک کروڑ ۸۰ لاکھ تاجر ۷۰ لاکھ صنعت پیشہ ساڑھے چار کروڑ ۸۹ء میں داہر کا دار الحکومت تھا۔ راجہ داہر کی دو خوبصورت بیٹیاں محمد قاسم نے خلیفہ ولید کے پاس بطور تحفہ کے بھیجی تھیں خلیفہ ان لڑکیوں کو دیکھتے ہی عاشق ہو گیا لڑکیوں نے محمد قاسم پر بہتان لگایا اور [illegible] خلیفہ نے حکم بھیجا کہ محمد بن قاسم کو کھال میں سلوا کر یہاں بھیجا جائے [illegible]

خون کا عوض لینے کو یہ بہتان لگایا تھا مگر یہ قتل [illegible] کہ مسلمان اس ملک پر [illegible] سلطنت کو [illegible]

(۷) **التسز** خوارزم شاہ کی طرف سے ۴ سال فیروز کوہ کا حاکم رہا۔ پہر تاج الدین یلدوز (جو غزنی کا بادشاہ ہو گیا تہا) کی لڑائی میں قتل ہوا۔ اور خاندان غور کا خاتمہ ہوا۔ محمود یا اسی نے اسے غرق کر دیا۔

(۸) **تاج الدین یلدوز** شہاب الدین غوری کا غلام تہا کرمان، کران اور سوران وغیرہ دریائے سندھ کے مغرب کے علاقہ اس کے سپرد تہے شہاب الدین کے بعد غزنی کے تخت پر بیٹہا اور محمود بن غیاث الدین کی اطاعت قبول کی قطب الدین ایبک والی ہند پر حملہ کیا مگر لاہور پر شکست کہائی پہر شمس الدین التمش کے زمانہ میں ۶۱۲ھ میں دہلی پر پیش قدمی کی مگر شکست کہا کر بدایوں میں قید ہوا اور وہیں مر گیا اس کی ایک بیٹی قطب الدین ایبک سے اور دوسری ناصر الدین قباچہ والی سندھ سے بیاہی ہوئی تہی۔ یلدوز کے بعد غزنی پر بہی خوارزمیوں کا تسلط ہو گیا۔ **نوٹ**: غوریوں کی ایک شاخ بامیان میں بہی حکمران رہی جس میں حسب ذیل بادشاہ ہوئے ہیں۔

(۱) **فخر الدین مسعود** (۵۴۰ھ سے ۵۵۸ھ تک) غیاث الدین محمد بن سام کا چچا تہا۔ بامیان اور طخارستان پر حکمران تہا اس کے تین بیٹے شمس الدین محمد، تاج الدین زنگی اور حسام الدین علی۔ (۲) **شمس الدین محمد** بن فخر الدین مسعود ۵۵۸ھ سے ۵۸۸ھ تک اس نے بلخ اور بدخشانات اور ختلان بہی لے لیا جب غوریوں کی مہم سلطان شاہ بن ایل ارسلان پر ہوئی تو اس نے فرد بن کر بہا والد طغرل کو جو سنجر کے امراء میں سے تہا قتل کیا۔ اور غیاث الدین سے خطاب سلطانی لیا۔

(۳) **ملک بہاؤ الدین** بن ملک شمس الدین محمد (۵۸۸ھ سے ۶۰۲ھ تک) مہربان، علماء و فضلاء کا قدردان تہا امام فخر الدین رازی نے رسالہ بہائیہ اسی کے نام پر لکہا ہے۔ (۴) **جلال الدین علی** بن بہاؤ الدین (۶۰۲ھ سے ۶۱۲ھ تک) شہاب الدین غوری کی وفات کے بعد غزنی پر چڑہائی کی مگر شکست کہائی آخر سلطان محمد خوارزم شاہ کے ہاتہ میں گرفتار ہو کر قتل ہوا۔ اور اس کا علاقہ خوارزمیوں کے قبضہ میں آ گیا۔

شاہان افغانستان

۱۱۶۰ھ سے ۱۳۴۳ھ تک / ۱۷۴۷ سے ۱۹۲۴ تک — مدت ۱۷۷ سال تا حال موجود ہیں

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	احمد شاہ ابدالی	۱۱۶۰ / ۱۷۴۷	۲۶	۸	کامران بن محمود شاہ (ہرات میں)	۱۲۴۵–۱۲۵۸ / ۱۸۲۹–۱۸۴۲	۱۳
۲	تیمور شاہ بن احمد شاہ	۱۱۸۶ / ۱۷۷۳	۲۰	-	شجاع الملک (سہ کرر)	۱۲۵۵ / ۱۸۳۹	۳
۳	زمان شاہ بن تیمور شاہ	۱۲۰۷ / ۱۷۹۳	۹	۹	فتح جنگ بن شجاع الملک	۱۲۵۸ / ۱۸۴۲	چند ماہ
۴	شجاع الملک بن تیمور شاہ	۱۲۱۶ / ۱۸۰۱	چند ماہ	۱	دوست محمد بن وزیر پاینده خان	۱۲۵۰ / ۱۸۳۴	۲۸
۵	محمود شاہ بن تیمور شاہ	۱۲۱۶ / ۱۸۰۱	۲	۲	شیر علی بن دوست محمد	۱۲۸۰ / ۱۸۶۳	۱۶
-	شجاع الملک (مکرر)	۱۲۱۸ / ۱۸۰۳	۶	۳	یعقوب خان بن شیر علی	۱۲۹۶ / ۱۸۷۹	چند ماہ
-	محمود شاہ (مکرر)	۱۲۲۴ / ۱۸۰۹	۹	۴	عبد الرحمن خان بن افضل بن دوست محمد	۱۲۹۶ / ۱۸۷۹	۲۲
۶	علی شاہ بن تیمور شاہ	۱۲۳۳ / ۱۸۱۸	چند ماہ	۵	حبیب اللہ خان بن عبد الرحمن خان	۱۳۱۹ / ۱۹۰۱	۱۳۳۷ / ۱۹۱۹
۷	ایوب شاہ بن تیمور شاہ (بتائید سرداران)	۱۲۳۳ / ۱۸۱۸	۱۲	۶	امان اللہ خان بن حبیب اللہ خان	۱۳۳۷ / ۱۹۱۹	تا حال

(۱) **احمد شاہ ابدالی**: اس نے اپنی قوم کا نام ابدالی سے بدل کر درانی رکہا افغانستان کا یہ پہلا پٹہان بادشاہ ہے قندہار پر قبضہ کرنے کے بعد افغانستان کے تمام علاقوں پر تسلط جمایا ہرات خراسان کشمیر سندھ اور پنجاب بہی فتح کئے پہر ہندوستان پر حملہ

(۱) افغانستان کے حاکم احمد شاہ ابدالی سے شجاع الملک تک بادشاہ کہلاتے رہے اور باقی حاکم دوست محمد خان سے امیر کے نام سے مشہور ہیں کیونکہ دوست محمد خان افغانستان کے ابدالی شاہی خاندان کا نہ تہا بلکہ اس کا باپ پاینده خان بارکزئی پٹہان زمان شاہ کے زمانہ میں صرف ایک امیر تہا اور امیر پاینده خان کے نام سے مشہور تہا وہی لقب اس کی اولاد میں اب تک چلا آتا ہے۔

کیا۔ لاہور فتح کرتا ہوا ۱۷۴۸ء میں سرہند پہنچا مگر محمد شاہ بادشاہ دہلی کے بیٹے احمد شاہ سے شکست کھا کر کابل واپس چلا گیا۔ پھر پنجاب سلطنت مغلیہ ہی کے قبضہ میں آ گیا مگر ۱۷۵۲ء میں احمد شاہ ابدالی نے دوبارہ حملہ کر کے پنجاب کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور کشمیر بھی فتح کر لیا مگر ۱۷۵۶ء میں شاہ دہلی کا وزیر غازی الدین پنجاب کو سلطنت دہلی میں دوبارہ شامل کرنا چاہا۔ احمد شاہ دوبارہ پنجاب فتح کر کے دہلی تک آیا اور بجائے غازی الدین کے نجیب الدولہ روہیلہ کو شاہ دہلی کا وزیر بنایا۔ پھر متھرا کو برباد کر کے بڑی دولت حاصل کی اور واپس جاتے وقت اپنے بیٹے تیمور کو پنجاب کا حاکم بنایا۔ پھر ہرات فتح کیا۔ اس کے بعد مرہٹوں نے تیمور سے پنجاب چھین لیا۔ اس کو احمد شاہ ابدالی نے چھڑا لیا۔ کئی مرتبہ حملے کئے۔ آخر ۱۷۶۱ء میں پانی پت پر مرہٹوں سے ایک بڑی لڑائی ہوئی۔ [illegible] مرہٹہ مارا گیا تا سدا شیو بھاؤ سپہ سالار مرہٹہ بھی مارا گیا۔ پھر سکندرہ پہنچ کر شکست فاش دی۔ تیسری لڑائی شدید [illegible] مرہٹوں کی جن کی ایک لاکھ ۴۰ ہزار فوج تھی مرہٹوں سے مقابلہ کیا تھا۔ احمد شاہ نے [illegible] سخت شکست دی۔ ۴۰ ہزار [illegible] قیدی ہوئے۔ ۵۰ ہزار گھوڑے بہت سی توپیں اور بہت سا خزانہ احمد شاہ کے ہاتھ آیا۔ پھر سکھوں نے پنجاب میں زور پکڑا اور سرہند کے قریب سکھوں کو گھیر کر ۲۰ ہزار سکھوں کو قتل کئے اور واپس آ کر ہرمندر مسمار کیا اور سکھوں کے متبرک تالاب کو مٹی سے بند کر دیا۔ اس کے بعد دو دفعہ پھر پنجاب پر حملہ کیا مگر انتظام نہ ہو سکا۔ آخر ۱۷۷۳ء میں ناسور کی بیماری سے مر گیا۔ شاہ ولی خان اس کا وزیر تھا۔

(۲) **تیمور شاہ** ۔ امیر پاینده خان بارکزئی کی مدد سے تخت کابل پر بیٹھا۔ دو دفعہ پنجاب پر حملہ کر کے سکھوں کو قتل کیا مگر انتظام نہ ہو سکا۔ ملتان، ڈیرہ جات، پنجاب تا اٹک، کشمیر، کابل، قندھار، ہرات کا مالک اس کے ماتحت تھا۔ ایران سے بھی مطیع تھے۔ ۱۷۹۳ء میں مر گیا۔

(۳) **زمان شاہ بادشاہ زمان**۔ تیمور کے ۲۲ بیٹے [illegible] مشہور ہیں۔ ہمایوں، محمود، شاہ زمان، عباس، شجاع الملک، [illegible] حاجی فیروز الدین وغیرہ۔ امیر پاینده خان کی مدد سے شاہ زمان بادشاہ ہوا۔ اس وقت ہمایوں قندھار میں اور محمود ہرات میں حاکم تھا۔ وزیر الممالک وفادار خان سدوزئی نے بادشاہ کو بہکا کر پاینده خان کو قتل کرا دیا۔ امیر پاینده خان کے بیٹے فتح خان نے محمود والی ہرات کے ساتھ سازش کی اور [illegible] قندھار و غزنی پر قبضہ کر کے کابل پر چڑھائی کی۔ زمان شاہ کو پکڑ کر محمود نے اندھا کر دیا۔ وفادار خان [illegible] قتل [illegible] زمان شاہ نے بھی [illegible] پنجاب پر حملہ کر کے کچھ علاقہ فتح کیا مگر انتظام نہ کر سکا۔

(۴) **محمود و شجاع الملک**۔ فتح خان بارکزئی نے محمود کو بادشاہ بنا دیا تھا۔ ۱۸۰۳ء میں شجاع الملک نے حافظ شیر محمد خان بامیزئی کی مدد سے محمود کو پکڑ کر اندھا کر دیا اور خود بادشاہ ہوا۔ پانچ برس حکومت کرنے کے بعد کشمیر کی سرکوبی کو گیا مگر گرفتار ہو گیا۔ اس کی عدم موجودگی میں محمود قید سے نکل کر ۱۸۰۹ء میں پھر تخت پر قبضہ کر لیا اور ہرات حاجی فیروز الدین کو دے دیا مگر شجاع الملک کشمیر سے رہائی پا کر پھر کابل پر قبضہ کر لیا لیکن فتح محمد خان نے پھر محمود کو بادشاہ بنایا اور خود مختار کل بنا۔ عطا محمد خان نے صوبہ کشمیر کو مطیع کیا۔ اس وقت اٹک سے شرقی ملک رنجیت سنگھ کے قبضہ میں آ چکا تھا۔ فتح محمد خان اور اس کے بھائی دوست محمد خان نے اٹک پر حملہ کیا مگر شکست کھائی۔ اس کے بعد محمود نے ناراض ہو کر فتح خان کو اندھا کر کے قید کر دیا اور دوست محمد خان کی گرفتاری کا حکم دیا۔ اس پر امیر پاینده خان کی تمام اولاد برگشتہ ہو گئی اور چاہا کہ [illegible] کو بادشاہ بنائیں۔ پھر شاہ شجاع الملک جو [illegible] کابل آ پہنچا اور [illegible] فتح خان کو قتل کر ڈالا۔ اس پر بڑی شورش برپا ہوئی اور شجاع الملک [illegible] شجاع الملک [illegible] پنجاب [illegible] ۱۲۳۳ھ میں فتح خان کو قتل کر کے ہرات کو چلا گیا (جہاں ۱۲۴۳ھ تک حکمران رہا) اس کے بعد طوائف الملوکی ہو گئی یہاں تک کہ ۱۲۴۲ھ میں دوست محمد خان نے افغانستان پر قبضہ کر کے بارکزئی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔

(۵) **دوست محمد خان** [illegible] قندھار [illegible] ہرات [illegible] رنجیت سنگھ نے [illegible] پشاور [illegible] شجاع [illegible] لدھیانہ [illegible] انگریزوں [illegible] پشاور رنجیت سنگھ نے دوست محمد سے چھین لئے۔ شاہ ایران نے خود ہرات فتح کر کے ہرات کا محاصرہ کر لیا۔ انگریزوں نے دوست محمد کو دست بردار [illegible]

سلہ پانی پت پر مرہٹہ فوج ڈیڑھ لاکھ تھی اور تین سو توپ۔

(۱۰) **فرخ زاد** - امیر حاجب کی مدد سے تخت نشین ہوا۔ الپ ارسلان نے سلجوقی فوج غزنی بھیجی مگر شکست کھائی اور چند امیر سلجوقیوں کے قید ہوگئے۔ سلجوقیوں نے دوبارہ حملہ کرکے غزنویوں کو شکست دی اور ان کو چند امیر گرفتار کر لئے۔ اب طرفین نے آپس کے قیدی چھوڑ کر صلح کر لی۔

(۱۱) **ابراہیم** - عدل و انصاف اور زہد و تقویٰ کے ساتھ حکومت کرتا رہا۔ سلجوقیوں سے اس بات پر صلح ہوئی کہ ایک دوسرے کے ملک پر حملہ نہ کریں[۱]۔ ہندوستان کے جو علاقے نکل گئے تھے پھر فتح کئے اور ہندوستان میں اتنی دور تک آیا کہ اس کے بزرگوں میں سے کوئی نہ آیا تھا یہاں تک کہ آخری مرتبہ ایک لاکھ ہندو قید کر کے لے گیا۔ سلطان ملک شاہ سلجوقی نے اپنی بیٹی اس کے بیٹے مسعود سے بیاہ دی۔ یہ بادشاہ بڑا ایماندار تھا۔ ہر سال ایک قرآن شریف لکھ کر مکہ میں بھیجتا تھا۔ ابوالفرج اور ارزقی اس کے زمانہ کے شاعر تھے۔

(۱۲) **مسعود ثالث** - ۱۶ سال کمال استقلال سے حکومت کر کے مر گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا کمال الدولہ شیرزاد ایک سال حکومت کر کے اپنے بھائی ارسلان کے ہاتھ سے مارا گیا۔ (۱۳) **ارسلان** - اس نے اپنے بھائی بہرام کو قید کرنا چاہا۔ اس نے سلطان سنجر سلجوقی کے پاس پناہ لی جو بہرام کا ماموں تھا۔ سنجر نے بہرام کو مدد دیکر غزنی فتح کر لیا اور بہرام کو تخت غزنی پر بٹھا دیا اور ارسلان کو قتل کرا دیا۔

(۱۴) **بہرام** (علاء الدولہ) صاحب شوکت تھا۔ عالموں اور فاضلوں کی صحبت میں رہتا تھا۔ نصر اللہ شاعر نے کتاب کلیلہ و دمنہ اور نظامی نے مخزن اسرار اور شیخ سنائی نے حدیقہ اس کے نام پر لکھا۔ سید حسن غزنوی شاعر بھی اس کے عہد میں تھے۔ ۲ مرتبہ لاہور اور ملتان تک محمد بہلیم ناظم پنجاب کی سرکوبی کو گیا اور اس کو بغاوت کی سزا دی۔ اپنے داماد قطب الدین محمد غوری کو کسی جرم پر مروا ڈالا۔ قطب الدین کے بھائی سیف الدین نے اپنے بھائی کے خون کے عوض میں بہرام کو غزنی سے بھگا کر تخت پر قبضہ کر لیا۔ بہرام نے دوبارہ غزنی فتح کر کے سیف الدین کو مروا ڈالا۔ تب اس کے بھائی علاء الدین بن حسین غوری نے دونوں بھائیوں کے خون کا بدلہ لینے کو حملہ کیا۔ اور اسی اثناء میں بہرام مر گیا۔ (۱۵) **خسرو شاہ** - علاء الدین غوری کے حملہ کی خبر سنکر ہندوستان کی طرف بھاگا۔ علاء الدین نے غزنی فتح کر کے خوب لوٹا۔ تمام شہر پھونک دیا۔ عمارات گرا دئے اور سوا سلطان محمود کی قبر کے تمام غزنوی بادشاہوں کی قبریں اکھڑوا کر مردوں کی ہڈیاں جلوا دیں اور غزنی کے علماء و صلحاء، سادات و شرفاء کو پکڑ کر کوہ فیروز میں لے گیا اور وہاں قتل کرا کر ان کے خون سے قلعہ کو کہگل کرائی اور اس قدر کشت و خون کیا کہ مورخوں نے اسے جہانسوز لکھا ہے۔ اس ہنگامہ میں خسرو لاہور بھاگ گیا اور وہیں مر گیا۔ اس بادشاہ کے وقت سے غزنی میں غوریوں کی حکومت ہو گئی۔

(۱۶) **خسرو ملک** - صرف پنجاب میں حکمران رہا۔ ہانسی، حصار، تھانیسر وغیرہ پر بھی قبضہ پایا۔ پھر دہلی فتح کرنی چاہی۔ مگر شہاب الدین محمد غوری نے جو علاء الدین کا بھتیجا اور اپنے بھائی غیاث الدین غوری شاہ غزنی کا سپہ سالار تھا، خسرو ملک کو ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء میں گرفتار کر لیا اور خاندان غزنوی کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔

خاندان غور[۵۲]

(۵۴۷ھ / ۱۱۵۲ء سے ۶۱۱ھ / ۱۲۱۴ء تک) (مدت ۶۴ سال)

(۱) غور کا پہاڑی علاقہ ہرات و غزنی کے درمیان واقع ہے جب ۱۱ھ میں مسلمانوں نے اول اول غور فتح کیا تو یہاں کے باشندے جو افغان کہلاتے تھے اور ضحاک کی نسل سے تھے (جب فریدون سے ضحاک نے شکست کھائی تھی تو یہ لوگ بامیان کے پہاڑوں میں جو بلخ اور کابل کے درمیان ہیں آ رہے تھے) مسلمان ہو گئے۔ ۴۰۱ھ میں محمود غزنوی نے غور فتح کیا۔ یہاں کا حاکم محمد سوری مارا گیا اور اس کا بیٹا حسن سام غور کو بھاگ گیا۔ حسن سام کا بیٹا حسین سام غزنویوں کے ہاتھ سے دق ہو کر ہندوستان کو بھاگ گیا مگر اس کی آخر عمر میں سلطان ابراہیم غزنوی نے حسین سام کو پھر غور کی حکومت دیدی۔ حسین سام کے بیٹے قطب الدین محمد سوری سے بہرام شاہ غزنوی نے اپنی بیٹی بیاہ دی مگر پھر کسی جرم میں اسے مروا ڈالا۔ قطب الدین کے بھائی سیف الدین نے بھائی کے خون کا عوض لینے کی غرض سے ۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء میں حملہ کر کے غزنی پر قبضہ کر لیا۔ بہرام کرمان کو بھاگ گیا مگر پھر حملہ کر کے سیف الدین کو ۵۴۳ھ میں قتل کر کے غزنی پر قابض ہو گیا۔ اب تیسرے بھائی علاء الدین نے چڑھائی کی جو ۵۴۴ھ / ۱۱۴۹ء میں غور میں بادشاہ ہوا تھا۔ اسی اثناء میں بہرام مر گیا اور علاء الدین

[۱] گویا اس وقت سے سلجوقی خراسان کے مستقل بادشاہ ہو گئے۔ [۲] ان کا دارالحکومت کوہستان غور میں فیروز کوہ رہا۔

نے ۵۴۷ھ / ۱۱۵۲ء میں خسرو ملک کو ہندوستان کی طرف بھگا کر غزنی پر قبضہ کر لیا اور سات دن تک شہر کو اسقدر پھونکا کہ جہانسوز مشہور ہوگیا قوم کے لحاظ سے یہ لوگ سوری اور سکونت کے لحاظ سے غوری کہلاتے ہیں۔ اس خاندان کے بادشاہ یہ ہیں :

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	علاء الدین حسن بن حسین بن سام	۵۴۴ / ۱۱۴۹	۱۲	۵	محمود بن غیاث الدین	۶۰۲ / ۱۲۰۶	۵
۲	ملک محمد سیف الدین بن علاء الدین	۵۵۶ / ۱۱۶۱	۱	۶	بہاء الدین بن محمود	۶۰۷ / ۱۲۱۰	۳ ماہ
۳	غیاث الدین ابوالفتح محمد بن سام بن حسین	۵۵۸ / ۱۱۶۳	۴۲	۷	علاء الدین آتسز بن جہانسوز	۶۰۷-۱۱ / ۱۲۱۰-۱۴	۴
۴	شہاب الدین ابوالمظفر محمد بن سام بن حسین	۵۹۹ / ۱۲۰۲	۳				

(۱) علاء الدین ۔ غزنی میں اپنا ایک نائب مقرر کر کے اپنے دار السلطنت فیروزکوہ پر چلا گیا۔ سلطان سنجر سے شکست کھائی مگر اس کا مطیع رہا۔ اسی اثنا میں ترکوں کی قوم غز نے سلطان سنجر کو گرفتار کر لیا اور کچھ دنوں غور اور غزنی پر بھی قبضہ رکھا۔ جب قوم غز مغرب کی طرف چلی گئی تو پھر علاء الدین کا قبضہ غزنی پر ہوگیا۔ آخر ۵۵۶ھ میں مر گیا۔

(۲) سیف الدین ۔ قوم غز سے لڑتا ہوا اپنے نمک حرام سپہ سالار ابوالعباس کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

(۳) غیاث الدین[1] ۔ علاء الدین کا بھتیجا تھا۔ ابوالعباس سپہ سالار کی مدد سے بادشاہ ہوا مگر پھر ابوالعباس کو قتل کرا دیا یہ بادشاہ اپنے بھائی معز الدین (الملقب شہاب الدین محمد غوری) کی مدد سے حکومت کرتا تھا جسے اسنے اپنا سپہ سالار بنایا تھا۔ غیاث الدین کے چچا فخر الدین نے جو بامیان اور طخارستان کا حاکم تھا حملہ کیا مگر شکست کھائی اسکے بعد غیاث الدین نے تمام علاقہ گرم سیر قندہار، غزنی، غرجستان، سیستان اور ہرات و نیشاپور پر کامل تسلط کر کے تمام خراسان سلجوقیوں سے چھین لیا اور ۵۶۹ھ میں اپنے بھائی شہاب الدین کو غزنی کی حکومت دی ۵۹۷ھ میں شادیاخ پر حملہ کر کے علی شاہ بن تکش خوارزمی کو شکست دی پھر مرو فتح کیا۔ ۵۹۹ھ میں مرا۔ ہرات میں دفن ہوا شافعی مذہب[2] تھا اسکے زمانہ میں ۵۸۳ھ میں شہاب الدین محمد غوری نے لاہور فتح کر کے خسرو شاہ کو قید کر کے غور اپنے بھائی کے پاس بھیج دیا۔

(۴) شہاب الدین محمد غوری[3] ۔ اپنے بھائی کی حیات میں اسکا نائب رہا اُسی کے زمانہ میں اس نے ۵۷۱ھ / ۱۱۷۵ء میں سندھ و ملتان فتح کیا ۵۸۷ھ / ۱۱۹۱ء میں تراوڑی پر پرتھی راج سے شکست کھائی اور ۵۸۸ھ / ۱۱۹۲ء میں تھانیسر پر شکست دی جسمیں پرتھی راج مارا گیا اسی سال دہلی فتح کر کے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دہلی میں اپنا نائب بنا کر غزنی چلا گیا ۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء میں جے چند والی قنوج کو چندواڑ پر شکست دی اور قنوج فتح کیا اور پھر بنارس، گوالیار فتح کیا پھر بہار و بنگالہ فتح ہوا اس نے غیاث الدین کی وفات پر خراسان و غور کو اس طرح تقسیم کیا تھا۔ فیروزکوہ اور غور اپنے چچا زاد ضیاء الدین کو (جو غیاث الدین کا داماد تھا) اور سیستان و فراہ اسفزار محمود بن غیاث الدین کو اور ہرات اپنے بھتیجے ناصر الدین کو دیا تھا پھر محمد خوارزم شاہ پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر غزنی واپس آیا پھر ہندوستان پر حملہ کیا مگر واپسی کے وقت خوابگاہ میں گکھڑوں کے ہاتھ سے ۶۰۲ھ مارا گیا اس نے ۹ دفعہ ہند پر حملہ کیا بہادری میں محمود غزنوی سے کم نہ تھا۔

(۵) محمود ۔ فیروزکوہ میں تخت نشین ہوا۔ غور، خراسان، غزنی اور ہندوستان میں اس کا خطبہ و سکہ جاری ہوا ۶۰۷ھ میں اپنے امراء کے ہاتھ سے خوابگاہ میں قتل ہوا۔

(۶) بہاء الدین ۔ ۱۴ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ ۳ ماہ حکومت کرنے پایا تھا کہ آتسز بن علاء الدین جہانسوز نے جو خوارزم شاہ کا ملازم تھا خوارزم شاہ سے مدد لیکر فیروزکوہ حملہ کر کے فتح کر لیا بہاء الدین ہرات بھاگا۔ ہرات کے حاکم نے اسے پکڑ کر خوارزم شاہ پاس

[1] معز الدین محمد غوری اس کا وزیر بڑا صاحب فضل اور مدبر تھا اس کا بیٹا رکن الدین بانی خاندان کرت تھا [2] غزنی قوم غز سے ۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء میں چھینا [3] اس سے پہلے لوگ کرامیہ مذہب پر تھے جو خدا کو مجسم خیال کرتے ہیں۔ فخر الدین رازی نے اسے شافعی مذہب کی تلقین کی سلطان محمود غزنوی کرامی مذہب کا حامی تھا محمد غوری کا اصل نام معز الدین تھا اور شہاب الدین لقب تھا علاء الدین کے نام سے بھی موسوم تھا اسی کے وقت میں ہندوستان اسلامی حکومت کا مرکز قرار پایا۔

کھوکھروں کی مدد کی اور یہ سلطانیاں لڑ کر مسلمانوں کو نکال دیا۔ اس کے بعد تقریباً ڈیڑھ سو برس تک مسلمانوں نے ہند کا رخ نہیں کیا
(۲) اس زمانہ میں ہند کی قومیں نہایت بہادر اور دلیر تھیں بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندو ریاستوں میں فوجی انتظام بھی نہایت
عمدہ تھا جو اہل اسلام کے آگے بڑھنے کا مانع ہوا۔ اس وقت کوہ ہندیا چل کے شمال میں جیسے دریاؤں کے وادیوں میں مختلف
قسم کے سردار حکومت کرتے تھے۔ (۱) شمال و مغرب کو سندھ کے میدانوں میں اور دریائے جمن کے وادی بالا میں سردار چھوٹوں
کی حکومت تھی (۲) وہ خطہ جسے مدھ دیس کہتے تھے طاقتور بادشاہتوں میں منقسم تھا اور ان سب کا فرمانروا قنوج تھا۔ اور
ان پہاڑ سے لیکر پنجند تک گنگا کے وادی زیریں میں پال یعنی بدھ خاندان کے راجا اس وقت تک کہیں کہیں حکومت کرتے تھے
اور ان کے نام سکوں سے لیکن قریون تک جو بنگالہ کے ڈیلٹا کے گوبان جنگلوں میں واقع ہے پائے جاتے ہیں۔
بندھیاچل کا سلسلہ اور جنگل مثل ایک دیوار کے شمالی و جنوبی ہند کے دو بڑے حصوں کے درمیان حائل ہے اور ان دونوں حصوں کی
مشرق اور وسط کی زمین میں پہاڑی وحشی فرقے آباد تھے ان کی مغربی حد پر بھی کی جانب مالوہ کی ہندو سلطنت واقع تھی اور
وہاں ہنوز ایسے ایسے جاگیردار موجود تھے جن کی سپاہ کے فراہم ہونے سے ایک لشکر عظیم مہیا ہو سکتا تھا۔
بندھیاچل کے جنوب میں بہت سے غیر آریا نسل کے ملک اور راجہ جو چیرا اور چولا اور پانڈی خاندانوں سے تھے تین بڑے فرمانرواؤں کی
ماتحتی میں حکمرانی کرتے تھے۔ ان ہندو ریاستوں میں جو شمال و جنوب میں واقع تھیں ایسا باہم اتحاد تھا کہ غیر ملک کے حملہ آوروں
کا بخوبی تمام مقابلہ کر سکتی تھیں اور چونکہ ان حصوں کی تعداد کثیر تھی اور ہر ایک حصہ میں بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں شامل تھیں
لہذا ان کا تسخیر کرنا آسان کام نہ تھا اسی وجہ سے اگر کوئی بڑا راجہ غیر ملک کے حملہ آوروں سے شکست بھی پا جاتا تو اس کے ماتحت حصوں
اور ان کے متعلق ریاستوں کا علیحدہ علیحدہ سر کرنا باقی رہ جاتا یہی سبب ہوا کہ مسلمانوں نے مصر اور سپین اور ایران وغیرہ بہت جلد فتح کر لیا
مگر ہندوستان کے فتح کرنے میں بہت عرصہ لگا چنانچہ اول حملے سے تین سو برس گزرنے کے بعد باوجود متواتر حملوں کے (جو شمال مغرب
سے ہوئے) مسلمان ۱۰۲۱ء سے ۱۱۵۲ء تک صرف پنجاب کے سرحدی صوبہ کا قلیل حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہوئے اسی طرح جنوبی
ہند میں ہندوؤں کی طاقت تالی کوٹ کی لڑائی تک جو ۱۵۶۵ء میں ہوئی تمام و کمال زائل نہ ہوئی تھی اور اس کے بعد سو برس
کے اندر ہی اندر ۱۶۵۰ء میں ہندو مرہٹوں نے دکن کے پہاڑوں کے جوہیوں کے حصے تیار کر کے سلطنت مغلیہ کو درہم برہم
کر ڈالا اسی طرح مسلمانوں کی سلطنت کو شمالی ہند میں اس زمانہ تک استحکام اور قوت حاصل نہ ہوئی جب تک کہ جلال الدین
اکبر نے اپنی حکمت عملی سے ہندو سرداروں اور مدبروں کو اپنی سلطنت کے انتظام میں شریک نہ کیا اکبر کے زمانہ کو دو
صدیاں بھی گزرنے نہ پائی تھیں کہ مرہٹوں نے دہلی کے مغل بادشاہ کو اپنا قیدی بنا لیا اور ۱۰۰۱ء سے جبکہ مسلمانوں نے اول حملہ
کیا تھا ۱۷۶۱ء تک جبکہ احمد شاہ ابدالی نے آخری حملہ کیا مسلمان متواتر حملے کرتے رہے مگر سارا ہندوستان کبھی مسلمانوں کے
قبضہ میں نہیں آیا بلکہ ہندو راجپوت ... سے ہر ایک پر حکمران رہے اور جس زمانہ میں مسلمانوں کے اقبال کا ستارہ نہایت
عروج پر تھا ہندو راجپوت [illegible]
سب ہی سے زیادہ [illegible]
ملک کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکالنا شروع کیا چنانچہ آخری زمانہ میں راجپوتوں مرہٹوں اور سکھوں نے بہت کچھ مسلمانوں سے چھین
لیا اور یقین ہے کہ اگر انگریزوں کا ستارہ عروج نہ پکڑتا تو سلطنت مغلیہ ہندوؤں کے تصرف میں عود کر جاتی۔
(۵) مسلمانوں نے سندھ کی جانب سے ہندوستان فتح نہیں کیا بلکہ قدرتی راستہ افغانستان کی فرمانرواؤں کے لئے مخصوص کیا
تھا ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کی بنا خاندان غزنوی یعنی سلطان محمود غزنوی کے حملوں سے ہوئی جو ۱۰۰۱ء سے شروع
ہوئے اس وقت ہندوستان کے مختلف حصوں میں ہندوؤں کے مفصلہ ذیل خاندان حکمران تھے۔

	نمبر شمار	نام خاندان	کب سے	کب تک	دار الحکومت	کیفیت
شمالی ہندوستان	۱	پنجاب کا برہمنی خاندان			لاہور	پہلے کابل میں حکمراں تھا وہاں سے کتران قوم کے یدو خاں نے نکال دیا اور یہ خاندان لاہور میں حکومت کرنے لگا۔
	۲	دہلی کا راجپوت خاندان			دہلی	پرتھی راج کے زمانہ میں اس خاندان کی حکومت گنگا سے اندس تک اور ہمالے سے کوہ اربلی تک تھی۔
	۳	قنوج کا راجپوت خاندان			قنوج	گنگا سے نربدا تک اور ہمالیہ سے اربلی تک
	۴	میواڑ کا راجپوت خاندان			چتوڑ	اس کے شمال میں اربلی پربت اور جنوب میں بندھیاچل تھا۔
	۵	انہلواڑہ کا راجپوت خاندان			پٹن	گجرات اور ایک حصہ سندھ پر حکمراں تھا شمال میں صحرائے راجپوتانہ جنوب میں بحیرہ عرب مشرق میں میواڑ مغرب میں انڈس۔
	۶	بنگال کا پال اور سین	نویں صدی	سنہ ۱۱۹۹ء	گوڑ یعنی ندیا	نویں صدی میں پال خاندان کا راجہ دیو پال دیو کل ہندوستان پر حکومت کرتا تھا اس نے تبت بھی فتح کر لیا تھا۔
	۷	کیسری خاندان		سنہ ۱۱۳۲ء تک	جاجپور	یہ اڑیسہ میں حکمراں تھا۔
		گنگا بنسی		سنہ ۱۵۶۸ء تک	کٹک	کیسری خاندان کے بعد اڑیسہ میں حکمراں ہوا۔
جنوبی ہندوستان اور دکن	۱	پانڈی خاندان	پانچویں صدی قبل مسیح	گیارہویں صدی ع	مدورا	مدورا سنہ ۱۰۶۴ء تک ہندوؤں کے قبضہ میں رہا جبکہ اسے ... نے فتح کیا۔
	۲	چولا خاندان	؎	چودہویں صدی مسیحی	کانچی پورم	پچھلے زمانہ میں بیجا نگر سے یہ سلطنت ملحق ہو گئی تھی
	۳	چیر خاندان	اول صدی مسیحی	دسویں صدی مسیحی		ٹراونکور میں حکمراں تھا اور نیلا مالا بار اور مغربی میسور میں دسویں صدی میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔
	۴	بلال خاندان	دسویں صدی	سنہ ۱۳۱۰ء	دوارسمدر	چیر خاندان کی تباہی پر شمالی میسور میں قائم ہوا تھا یہ راجپوت تھے۔
	۵	چالوکیا راجپوت	سنہ ۵۵۰ء	سنہ ۱۱۸۶ء	کلیانی	سنہ ۱۱۸۶ء میں یادو اور ہوئسالا خاندان نے حکومت چھین لی۔
	۶	یدو راجپوت	نویں صدی مسیحی	بارہویں صدی	دیوگڈھ	مشرقی تلنگانہ میں حکمراں تھے انہوں نے بارہویں صدی کے انجام کے قریب ہوئسالا خاندان کا وسیع ملک بھی چھین لیا تھا
	۷	اندھرا راجپوت	پہلی صدی قبل مسیح	سنہ ۱۳۲۳ء	ورنگل	تلنگانہ پر حکمراں تھا سنہ ۱۳۲۳ء میں مسلمانوں نے ورنگل فتح کر لیا مگر پھر آزاد ہو گیا یہاں تک کہ سنہ ۱۴۲۴ء میں بہمنی خاندان نے فتح کر لیا۔

فصل دوم۔ خاندان غزنوی و غوری (افغانستان و پنجاب)

(۱) ان ترکی غلاموں میں سے جنہیں بخارا کے سامانی خاندان نے معزز عہدے پر پہنچا دیا تھا ایک الپتگین بھی تھا اسکا بانی خاندان تھا جو خراسان کی طرف سے غزنی کا گورنر رہ چکا تھا اور یہ خود افواج خراسان کا سپہ سالار بنا دیا گیا تھا۔ منصور کی وفات پر سنہ ۹۶۱ء میں غزنی چلا گیا اور بآسانی غزنی میں اپنی سلطنت جدا قائم کر لی یہاں آٹھ سال حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا ابو اسحٰق اور الپتگین کا غلام بلکتگین دونوں غزنی کی طاقت کو ترقی دینے میں ناکام رہے سنہ ۹۷۷ء میں الپتگین کا دوسرا غلام سبکتگین جس سے الپتگین نے اپنی بیٹی

سلہ شمالی ہند کے ان راجاؤں میں سے کبھی ایک سب سے زبردست ہو جاتا تھا اور ... [illegible]
ادھی راج یعنی شہنشاہ کہتے تھے سلہ جنوبی پنجاب پر پرتھی راج کی اور شمالی پنجاب ... [illegible]

بیا دی تھی غزنی کا بادشاہ ہوا اس نے حکمراں ہو کر سلطنت کو مشرق اور مغرب دونوں طرف وسعت دی تھی ادھر پنجاب کے راجپوتوں کو شکست دے کر پشاور کا الحاق کیا اور دوسری طرف خراسان پر قبضہ کر لیا ۳۸۴ھ/۹۹۴ء میں ماوراء النہر میں ایک بغاوت کو فرو کرنے کے سلسلے میں سامانیہ امیر نوح نے اسے باقاعدہ خراسان کا گورنر تسلیم کیا سبکتگین گو بظاہر خاندان سامانیہ کی برتری کا معترف تھا مگر حقیقت میں وہ آزاد تھا اور اس کی طاقت خاندان سامانیہ سے کہیں زیادہ بڑھی ہوئی تھی سبکتگین ۳۸۷ھ/۹۹۷ء میں ۲۱ سال حکومت کر کے مر گیا سبکتگین کا بیٹا محمود اسلامی تاریخ کا ایک عظیم الشان بادشاہ گزرا ہے اپنے چھوٹے بھائی اسمٰعیل کو بلخ کی حکومت دے کر تخت نشین ہوا اس نے سامانیہ خاندان کی اطاعت چھوڑ دی اپنی طاقت بڑھایا ایلک خاں والی کاشغر کی طرف سے مطمئن ہو کر جو سلطنت سامانیہ کو ختم کر رہا تھا ہندوستان کی طرف متوجہ ہوا۔ ۱۰۰۱ء سے ۱۰۲۶ء تک محمود نے ہندوستان پر بارہ حملے کئے تسخیر پنجاب کے بعد ۱۰۱۸ء میں قنوج و متھرا پر قبضہ کر لیا گجرات کے دارالحکومت انہلواڑہ کو ۱۰۲۶ء/۴۱۷ھ میں فتح کر کے سومنات کے مندر کو لوٹا۔

گو یہ حملے زیادہ تر ملک گیری اور بلند نظری کے شوق کو پورا کرنے اور ہندوستان کی دولت کے لالچ سے تھے مگر اسے مذہب اسلام پھیلانے کا شوق بھی ضرور تھا اور ان کے بڑے بڑے نتائج پیدا ہوئے مسلمانوں پر ہندوستان کا دروازہ کھل گیا پنجاب مستقل طور سے افغانستان میں شامل ہو گیا گجرات کی سلطنت ایک ہندو کو دے کر راجہ کے خطاب سے سرفراز کیا ہندوستان کے حملوں کے علاوہ محمود نے ایلک خاں والی کاشغر کو شکست دی ۱۰۰۸ء میں غور فتح کیا ۱۰۱۲ء میں غرجستان کا علاقہ اور ۱۰۱۶ء میں ماوراء النہر خوارزم و بخارا کو فتح کیا۔ قوم سلجوق کے سردار طغرل بیگ اور چغر بیگ مطیع ہوئے۔

۱۰۲۹ء/۴۲۰ھ میں محمود نے خاندان بویہ سے اصفہان کی حکومت لے لیا آخر ۱۰۳۰ء/۴۲۱ھ میں مر گیا۔

محمود اعلیٰ درجہ کا سپہ سالار بے نظیر مدبر سلطنت تھا علوم و فنون اور لٹریچر کا بڑا قدردان تھا اس نے غزنی میں ایک یونیورسٹی قائم کی غزنی میں اس قدر محلات مساجد حمام اور عمارات رفاہ عام تعمیر کیں کہ غزنی نے عروس البلاد نام پایا۔

محمود کی سلطنت کی حد لاہور سمرقند بحیرہ کیسپین اور اصفہان تک پہنچتی تھی۔

لیکن محمود کے بعد اس کی سلطنت کے مغربی اعضا بہت جلد جدا ہو گئے۔ چند ہی سال میں سلجوقیوں نے محمود کے بیٹے مسعود کو مرو کے قریب شکست دے کر ایران و ماوراء النہر کے تمام صوبجات بلخ۔ خوارزم۔ اصفہان اور رے وغیرہ چھین لئے۔

۱۰۳۷ء سے ۱۰۵۸ء تک جب مغربی دروازہ غزنوی خاندان پر بند ہو گیا تو انہوں نے مشرق کی طرف توجہ کی ۱۱۵۱ء/۵۴۶ھ میں غزنی بھی غوریوں نے لے لیا اس پر غزنی کے آخری جانشینوں (خسرو شاہ اور خسرو ملک) نے لاہور کو اپنا پایہ تخت بنایا ۱۱۸۶ء/۵۸۲ھ میں غوریوں نے پنجاب پر بھی قبضہ کر لیا۔ غوریوں میں سب سے اولو العزم بادشاہ شہاب الدین محمد غوری ہوا ہے جو ۵۶۹ھ سے ۵۹۹ھ تک اپنے بھائی غیاث الدین کے ساتھ اور اس کے مرنے کے بعد ۵۹۹ھ سے ۶۰۲ھ تک جدا بادشاہ رہا محمد غوری نے ۵۷۱ھ میں سندھ اور ملتان فتح کیا جب ۵۸۲ھ/۱۱۸۶ء میں غزنوی خاندان سے لاہور چھین کر آگے بڑھا پرتھی راج نے ۵۸۷ھ/۱۱۹۱ء میں تراوڑی پر شکست دی مگر ۵۸۸ھ/۱۱۹۲ء کے شروع میں پرتھی راج کو جو اجمیر اور دہلی کا راجہ تھا تھانیسر پر سخت شکست دی۔ پرتھی راج اس لڑائی میں مارا گیا اس لڑائی میں ایک سو پچاس راجہ پرتھی راج کے معاون تھے ان میں بھی اکثر مارے گئے۔ اس فتح سے تقریباً تمام شمالی ہندوستان نے سر اطاعت فاتح کے آگے جھکا دیا ۱۱۹۴ء/۵۹۰ھ میں قنوج فتح کیا گوالیار، بندیل کھنڈ، بہار اور بنگال کو محمد غوری کے سپہ سالار نے مسخر کیا یہ پہلا شخص تھا کہ ہندوستان اسلامی حکومت کا مرکز قرار دیا محمد غوری ۱۲۰۶ء/۶۰۲ھ میں ہندوستان سے واپس جاتا ہوا اٹک کے کنارہ ایک گاؤں میں ٹھہرا فدائیوں کے ہاتھ سے مارا گیا اس زمانہ میں ہندوستان اٹک سے دکن کے گنگا کے ڈیلٹا تک فتح ہو چکا تھا محمد غوری کی وفات پر اس کے ترکی غلام جو اس کے سپہ سالار تھے خودمختار ہو گئے چنانچہ (۱) تاج الدین یلدوز غزنی دبا بیٹھا اور آخر کو ۶۱۲ھ میں شمس الدین التمش کے مقابلہ میں تراوڑی پر شکست کھا کر گرفتار ہوا (۲) ناصر الدین قباچہ یلدوز کا داماد سندھ اور ملتان پر خود مختار بنا

۱۵ اسی سال اجمیر فتح ہوا اس وقت خواجہ معین الدین چشتی محمد غوری کے ساتھ آئے تھے۔

اس نے ۶۱۱ھ میں چنگیزی مغلوں کے حملہ کو بڑی ہوشیاری سے دفع کیا۔ سنہ ۶۲۲ھ میں شمس الدین التمش کے مقابلہ میں بھکر کے قریب اس کی کشتی ڈوب گئی (۳) بہاء الدین طغرل جسنے گوالیار کے قریب ایک علاقہ پر حکومت قائم کی اور وہیں قطب الدین ایبک کے زمانہ میں مرگیا ۔ (۴) محمد بختیار خلجی جسنے سنہ ۵۹۹ھ میں اودھ بہار اور مونگیر فتح کیا تھا اور قطب الدین کی طرف سے لکھنوتی اور بنگال کا فرمان پایا اور سنہ ۶۰۱ھ میں ندیا فتح کیا لکھمنیا بنگال کا راجہ جگناتھ کو بھاگ گیا اس نے گنگا کے دہانہ تک بنگال فتح کرکے سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا پھر اس نے برہمپتر کو عبور کرکے تبت پر چڑھائی کی مگر ناکام رہا۔ آخر سنہ ۶۰۲ھ / ۱۲۰۶ء میں علی مردان نامی ایک امیر نے خنجر سے ہلاک کیا اور خود بادشاہ ہوا۔ اور علاء الدین لقب اختیار کرکے سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور ۲ برس کی حکومت کے بعد خلجی امیروں کے ہاتھ سے مارا گیا ۔ علاء الدین کے بعد حسام الدین کو جو محمد غوری کے غلاموں میں سے تھا امیروں نے بادشاہ بنگالہ بنایا اس کا لقب غیاث الدین تھا اس نے تمام بنگالہ اور آسام اور ترہٹ فتح کرلیا تھا اس نے سنہ ۶۲۲ھ میں شمس الدین التمش کو بہت کچھ نذرانہ دیکر سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا مگر ۱۲ برس کی سلطنت کے بعد شمس الدین التمش نے چڑھائی کی اور غیاث الدین مع کئی امیروں کے گرفتار ہو کر قتل ہوا ۔ (۵) قطب الدین ایبک جس کو تھانیسر کی فتح کے بعد محمد غوری نے اپنا نائب السلطنت مقرر کیا تھا اسلامی ہندوستان کا پہلا بادشاہ ہوا ہے چونکہ یہ محمد غوری کا غلام تھا اور اس کے جانشین بھی یا تو خود غلام تھے یا غلاموں کی اولاد اس سبب سے اس کا خاندان ہندوستان کی تاریخ میں خاندان غلامان کے نام سے مشہور ہے۔

فصل سوم - خاندان غلامان

۶۰۲ھ / ۱۲۰۶ء سے ۶۸۹ھ / ۱۲۹۰ء تک۔ مدت ۸۷ سال۔

جب محمد غوری بنفس نفیس اور اپنے غلام سپہ سالاروں کی مدد سے شمالی ہندوستان دریائے گنگا کے دہانہ تک فتح کرچکا تو اس نے اپنے ایک غلام قطب الدین ایبک کو دہلی میں نائب السلطنت مقرر کیا۔ سنہ ۶۰۲ھ / ۱۲۰۶ء میں محمد غوری کی وفات پر قطب الدین نے اپنی شاہی کا اعلان کیا۔ اب تک ہندوستان کا اسلامی علاقہ سلطنت غزنی کا صوبہ سمجھا جاتا تھا اس وقت سے اس کی مستقل سلطنت قرار پائی۔ غلاموں کے خاندان میں التمش سب سے مشہور بادشاہ ہوا اس نے ناصر الدین قباچہ والی سندھ کو مطیع کیا اور بنگالہ کو دوبارہ مطیع بنایا یلدوز بادشاہ غزنی سنہ ۶۱۲ھ میں بدایوں میں قید ہوا جب جلال الدین خوارزمی نے چنگیز خان سے بھاگ کر ہندوستان میں قدم جمانا چاہا تو اس کے ارادے کامیاب نہ ہونے دیا التمش نے کوہ ہمالیہ سے شمال کے تمام ملک میں اپنی حکومت ہر طرح مضبوطی سے قائم کی۔ خلیفہ بغداد نے پہلی مرتبہ ہندوستان کی اسلامی سلطنت کی آزادی تسلیم کرکے فرمانروائی کی اجازت عطا کی۔

خاندان غلامان میں گیارہ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں ۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	قطب الدین ایبک	۶۰۲ / ۱۲۰۶	۴	۵	رضیہ سلطانہ بنت التمش	۶۳۴ / ۱۲۳۶	۳ سال ۶ ماہ	۹	غیاث الدین بلبن	۶۶۴ / ۱۲۶۶	۲۲ سال کچھ ماہ
۲	آرام شاہ بن قطب الدین	۶۰۷ / ۱۲۱۰	کچھ مہینہ	۶	معز الدین بہرام بن التمش	۶۳۷ / ۱۲۳۹	۲ سال ڈیڑھ ماہ	۱۰	معز الدین کیقباد بن بغرا خان بن بلبن	۶۸۶ / ۱۲۸۷	۳ برس کچھ ماہ
۳	شمس الدین التمش	۶۰۷ / ۱۲۱۰	۲۶	۷	علاء الدین مسعود بن فیروز	۶۳۹ / ۱۲۴۱	۴ سال ۱ ماہ	۱۱	شمس الدین کیومرث بن کیقباد	۶۸۹ / ۱۲۹۰	۳ ماہ
۴	رکن الدین فیروز بن التمش	۶۳۳ / ۱۲۳۵	۶ ماہ	۸	ناصر الدین محمود بن التمش	۶۴۴ / ۱۲۴۶	۱۹ سال ۳ ماہ				

(۱) **قطب الدین ایبک** - محمد غوری کا ترکی غلام تھا۔ تھانیسر کی لڑائی کے بعد سنہ ۵۹۱ھ میں دہلی اور میرٹھ اور کول فتح کرکے دہلی کے تخت پر بیٹھا ۱۳ سال محمد غوری کے سامنے اور ۴ سال بعد حکمران رہا۔ دہلی میں مسجد قوت الاسلام کی بنیاد ڈالی جس کا ایک مینار قطب صاحب کی لاٹھ کے نام سے اب تک موجود ہے اس مینار کی تکمیل التمش کے زمانہ میں ہوئی اپنی فیاضی کے سبب لکھ بخش کے نام سے مشہور ہے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا مرید تھا۔ یلدوز نے ہندوستان کو غزنی کا صوبہ سمجھ کر حملہ کیا مگر لاہور کے قریب شکست کھا کر واپس گیا (اسی اثنا میں تکش شاہ خوارزم نے یلدوز کا تمام علاقہ اور ملک کا مغربی ملک فتح کرلیا) سوائے مالوہ

سلہ شہاب الدین محمد غوری نے اسے متبنیٰ کرلیا تھا۔

اور میواڑ کے تمام شمالی ہندوستان نربدا تک اس کا مطیع تھا اس وقت مالوہ اور میواڑ میں راجپوتوں نے جمع ہوکر اپنی ریاستیں قائم کرلی تھیں ۶۰۷ھ/۱۲۱۰ء میں قطب الدین لاہور میں چوگان کھیلتا ہوا گھوڑے سے گر کر مر گیا۔

(۲) آرام ۔ سال کے اندر ہی شمس الدین التمش نے جو قطب الدین کا غلام اور داماد تھا اسے تخت سے اتار کر خود جلوس کیا۔

(۳) **شمس الدین التمش** ۔ قطب الدین کا غلام تھا اس کے زمانہ میں بدایوں کا حاکم تھا۔ امیر علی اسمٰعیل سپہ سالار اور امیر داؤد دیلمی کی مدد سے بادشاہ ہوا۔ یلدوز جب خوارزم شاہیوں سے بھاگ کر آیا تو لاہور پر قبضہ کرلیا۔ التمش نے ۶۱۲ھ/۱۲۱۵ء میں تراوڑی کے میدان میں پکڑ کر بدایوں میں قید کردیا اور وہ وہیں مر گیا۔ ۶۱۸ھ/۱۲۲۱ء میں جلال الدین خوارزمی نے چنگیز خان کے ہاتھ سے بھاگ کر ہندوستان میں پناہ لی اور لاہور پر قبضہ کرلیا مگر شمس الدین نے اسے بھگا دیا اور وہ سندھ اور سیستان کی طرف چلا گیا اور وہاں سے کیچ اور مکران کے راستہ کرمان اور عراق پہنچا۔ ۶۲۳ھ/۱۲۲۶ء میں شمس الدین نے ناصر الدین قباچہ پر حملہ کیا اور لڑائی کے وقت بھکر کے قریب قباچہ کی کشتی دریائے انڈس میں ڈوب گئی۔ ۶۲۲ھ میں التمش نے بنگالہ کے گورنر غیاث الدین کو مطیع کیا اور وہاں اپنا سکہ خطبہ جاری کرکے اپنے بڑے بیٹے ناصر الدین محمود کو وہ ملک حوالہ کیا۔ ۶۲۳ھ میں رنتھنبور فتح کیا اور ۶۲۹ھ میں گوالیار فتح کرکے ۶۳۱ھ/۱۲۳۴ء میں بھیلسہ اور منڈو اور مالوہ کے دارالریاست اجین کو فتح کیا اور وہاں کے مشہور مندر مہاکال کو جو اس سے سو برس پہلے بکرماجیت نے بنایا تھا مسمار کیا۔ ۶۲۶ھ/۱۲۲۹ء میں خلیفۂ بغداد نے ہند کی سلطنت اسلامیہ کو خود مختار بادشاہت تسلیم کیا اسی سال دہلی کی جدید سلطنت کا سکہ رائج ہوا نظام الملک ابو سعید اس کا وزیر تھا التمش کے وقت میں بندھیاچل پہاڑ کے شمال کا تمام ملک یعنی پنجاب۔ ممالک مغربی و شمالی۔ اودھ۔ بہار۔ بنگالہ۔ اجمیر۔ گوالیار۔ مالوہ اور سندھ داخل ہیں مسلمانوں کی اطاعت میں آگیا تھا۔ شمس الدین ۶۳۳ھ/۱۲۳۵ء میں مر گیا۔

اس کے زمانہ کے مشہور شاعر ہیں امیر روحانی ۔ ملک تاج الدین دبیر ناصری۔ رجب ۶۳۳ھ میں خواجہ معین الدین چشتی کا انتقال ہوا۔

(۴) **رکن الدین فیروز** ۔ بسبب عیاشی اور بدانتظامی کے تخت سے اتار کر گرفتار کیا گیا۔ اور قید خانہ میں مر گیا۔ شہاب مہمرہ بدایونی اس کے زمانہ کا بڑا شاعر تھا۔

(۵) **رضیہ سلطان** ۔ امیروں کی مدد سے بادشاہ ہوئی یہ پہلی عورت تخت پر بیٹھی تھی بڑی لائق اور منتظم تھی۔ دہلی کے تخت پر صرف یہی ایک عورت بیٹھی ہے۔ جمال الدین یاقوت حبشی پر عاشق ہونے کے سبب امرا اس سے ناراض ہوگئے چنانچہ ملک اعزالدین ایاز حاکم لاہور باغی ہوگیا اس نے چڑھائی کی مگر بھٹنڈے کے قریب پکڑی گئی اور وہ یاقوت حبشی کے جو امیر الامرا ہوگیا تھا قلعہ بھٹنڈہ میں قید کردی گئی۔ اسی قید میں ملک اختیار الدین صوبہ دار بھٹنڈہ سے نکاح کرلیا اور اس کی فوج لے کر دہلی پر چڑھائی کی مگر پکڑی گئی اور مع اپنے شوہر کے ۶۳۷ھ/۱۲۴۰ء میں قتل ہوئی اول اس کا وزیر نظام الدین جنیدی تھا اس کے مرنے کے بعد خواجہ مہذب الدین وزیر ہوا۔

(۶) **معز الدین بہرام** ۔ رضیہ کی گرفتاری کے بعد تخت نشین ہوا۔ ملک اختیار الدین التونیہ اور رضیہ نے دہلی پر چڑھائی کی مگر بہرام کی طرف سے غیاث الدین بلبن مقابلے کو گیا وہ دونوں پکڑے گئے اور قتل ہوئے۔ ۶۳۹ھ/۱۲۴۱ء میں چنگیزی مغلوں نے لاہور پر قبضہ کرلیا جب مقابلہ کو فوج گئی مغل واپس چلے گئے اسی سال مہذب الدین نظام الملک وزیر نے افسران فوج کو اپنے ساتھ ملا کر دہلی کا محاصرہ کرلیا اور بادشاہ کو چند روز قید کرکے قتل کر ڈالا۔

(۷) **علاء الدین مسعود** ۔ ملک قطب الدین حسن کو اپنا نائب اور مہذب الدین نظام الملک کو وزیر الممالک مقرر کیا۔ ۶۴۰ھ/۱۲۴۲ء میں امیروں نے خواجہ مہذب الدین کو مار ڈالا اور صدر الممالک نجم الدین ابوبکر وزیر ہوا۔ غیاث الدین بلبن خرد کو امیر حاجب مقرر کیا اور ناگور اور سندھ اور اجمیر کی حکومت ملک عز الدین بلبن بزرگ کو دی اور بدایوں ملک تاج الدین کے حوالہ کیا۔ اپنے چچا ملک جلال الدین کو قنوج کی اور ملک ناصر الدین کو بہرائچ کی حکومت دی۔ ۶۴۳ھ میں چنگیز خانی مغلوں

[1] صاحب منتخب التواریخ نے یہ واقعہ ۶۰۶ھ میں لکھا ہے۔

نے تبت کی راہ سے لکھنوتی پر حملہ کیا۔ بادشاہ نے اعزالدین طغاخاں کی مدد کے واسطے جو بنگالہ کا گورنر تھا تیمور خاں قرن کو بھیجا چنانچہ مغل شکست کھا کر چلے گئے اسی سال چنگیزی مغلوں نے اوچھ کے علاقہ پر یورش کی۔ بادشاہ نے چڑھائی کی مغل بھاگ گئے پھر امرا نے اس کے ظلم سے ناراض ہو کر ۶۴۴ھ میں اسے قید کر لیا اور یہ قید ہی میں مر گیا۔

(۸) **ناصرالدین محمود**۔ امیروں نے بہرائچ سے بلا کر بادشاہ بنایا۔ غیاث الدین بلبن خورد کو جو التمش کا غلام اور داماد تھا۔ وزیر بنایا اور الغ خان خطاب دیا امور سلطنت اس کے سپرد کئے اور خود اکثر عبادت میں بسر کرتا۔ قرآن نویسی کی اجرت پر بسر کرتا تھا دربار عام میں شاہی لباس گھر میں گدڑی پہنے رہتا تھا بیوی ہی کھانا پکاتی تھی۔ خدمت کے واسطے کنیز تک منظور نہ کی کہ سب بندگان خدا یکساں ہیں پنجاب کے گکھڑ وغیرہ مفسدوں سے ملک کو پاک کیا اور بلبن کے چچا زاد بھائی شیر خاں کو پنجاب کی حکومت دی۔ دوآبہ گنگا کے سرکش ہندوؤں کو مطیع کیا ۶۵۸ھ میں میوات پر قبضہ کیا ۶۴۹ھ میں گوالیار، چندیری اور مالوہ کی طرف کوچ کیا وہاں کا راجہ پہردیو ۵ ہزار سوار اور ۲ لاکھ پیادہ کے ساتھ مقابل ہوا۔ آخر شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اس کا قلعہ نرور فتح ہوا شیر خاں صوبہ دار پنجاب نے غزنی کو بھی سلطنت دہلی کا صوبہ بنا دیا ۶۵۵ھ میں بادشاہ نے سب امیروں رئیسوں کو دہلی سے نکال دیا۔ اسی سال کے آخر میں مغلوں نے اوچھ اور ملتان پر زور و شور سے حملہ کیا مگر جب شاہی لشکر پہنچا تو مقابلہ کی تاب نہ لا کر خراسان کی طرف بھاگ گئے ۱۲۵۷ء ۶۵۸ھ میں ہلاکو خاں کا سفیر آیا۔ بادشاہ نے بلبن کو ۵۰ ہزار سوار ۲ لاکھ پیادوں اور ۲ ہزار ہاتھی اور تین ہزار آتش بازی کی گاڑیوں کے ساتھ استقبال کو بھیجا اس جلوس کے ساتھ سفیر کو دربار میں لائے۔ بادشاہ کے تخت کے گرد اس وقت ۲۵ بادشاہ کھڑے تھے جنہوں نے مغلوں کے ہاتھ سے دہلی میں پناہ لی تھی ۱۲۶۶ء ۶۶۴ھ میں ناصرالدین محمود نے انتقال کیا ۶۶۴ھ میں شیخ فرید شکر گنج نے اور ۶۶۶ھ میں شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی نے وفات پائی۔ طبقات ناصری اسی کے عہد میں اسی کے نام پر تصنیف ہوئی شمس الدین دبیر اور امیر فخرالدین عمید تولکی اس کے زمانہ کے مشہور شاعر ہوئے ہیں۔

(۹) **غیاث الدین بلبن**۔ اس کو شمس الدین التمش نے ۱۲۳۲ء میں ایک غلام کی طرح خریدا تھا پھر اپنی ایک بیٹی اس سے بیاہ دی تھی۔ ناصرالدین محمود کے زمانہ میں وزیر اعظم رہا محمود کے لاولد مرنے کے بعد ۶۰ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا بڑا الوالعزم بادشاہ تھا رذیلوں کو امور سلطنت میں دخل نہ دیتا تھا۔ ظالم سرداروں کو سزا دیتا تھا۔ ہمیشہ وضو سے رہتا تھا درویشوں کی مجلسوں میں جایا کرتا تھا۔ نہ خود لوگوں کے سامنے ہنستا نہ کسی کو اپنے سامنے ہنسنے دیتا۔ کبھی اس نے کسی مسخرے کو کچھ نہ دیا اس نے کسی مسخرے کا منہ نہیں دیکھا باغیوں اور سرکشوں پر بہت غصہ اور سختی کرتا تھا ایام شباب میں بلبن نے اپنے ساتھ کے ۴۰ غلاموں سے آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا قول و قرار کیا تھا جب تخت پر بیٹھا تو اس زبردست اور خطرناک جماعت کا اتحاد توڑ دیا اور ان میں سے اکثر کو قتل کرا دیا۔ ملک کٹیہر (کماؤں) کے مفسدوں کی ایسی گوشمالی کی کہ پھر کبھی انہوں نے سر نہ اٹھایا عرصہ سے دہلی کے قریب میواتیوں نے ایسا سر اٹھایا تھا کہ دہلی کی سڑکوں پر لوٹ مار کرتے تھے انہیں خوب سختی کر کے ایک لاکھ کو قتل کیا اور جس جنگل میں انہوں نے پناہ لی اسے کٹوا کر زراعت کرائی۔ لاہور کا قلعہ جو معزالدین بہرام کے زمانہ میں مغلوں نے بالکل خراب کر دیا تھا دوبارہ تعمیر کیا۔ نئے قانون بنائے اور فوج کو بہت ترقی دی۔ حکم دیا ہندوؤں کو اعلیٰ عہدے نہ دئے جائیں۔ ہمیشہ مغلوں کے مقابلہ کو تیار رہتا تھا طغرل صوبہ دار بنگالہ نے سرکشی کی مگر شکست کھا کر مارا گیا اور اس کی جگہ بلبن نے اپنے چھوٹے بیٹے ناصرالدین بغرا خاں کو بنگالہ کا صوبہ دار بنایا (بغرا خاں اپنی وفات ۶۹۵ھ تک بنگالہ میں حکمران رہا) اسی اثناء میں شیر خاں مر گیا اور بلبن نے اپنے بڑے بیٹے محمد کو ملتان اور سندھ کا صوبہ دار مقرر کیا اس محمد کا دربار ہمیشہ عالموں اور فاضلوں سے بھرا رہتا تھا چنانچہ امیر خسرو جیسا خوش گو اعلیٰ درجہ کا شاعر تھا ایران سے آکر اسی کی خدمت میں رہتا تھا جب تک شیر خاں زندہ رہا مغلوں کو ہندوستان پر بڑھ آنے کی جرات نہ ہوئی اس کے مرنے کے بعد مغلوں نے پھر پنجاب پر حملہ کیا اور لاہور کو آ گھیرا صوبہ دار لاہور نے محمد کو لکھا محمد نے چڑھائی کی مغل بھاگ گئے مگر محمد مغلوں کا پیچھا

ترتا ہوا ملتان کے قریب ۶۸۳ھ میں مارا گیا اور امیر خسرو کو مغل پکڑ کر لے گئے مگر پھر امیر خسرو کسی طرح چھوٹ کر دہلی آ گیا محمد کا بیٹا کیخسرو اب ملتان تھا اور امیر خسرو اور امیر حسن شاعرہ سال تک محمد کے ساتھ ملتان میں رہے محمد نے شیخ سعدی کو بھی ایران سے ہندوستان طلب کیا تھا مگر انہوں نے ضعف پیری کا عذر کیا اور گلستان اور بوستان اپنے ہاتھ سے لکھکر بھیجدی اور امیر خسرو کی سفارش کی ہندوستان میں گلستان و بوستان کا اسی وقت سے رواج ہوا ہے بلبن کو محمد کے مارے جانیکا سخت صدمہ ہوا اور بنگالہ سے بغرا خاں کو بلا کر ولیعہد کرنا چاہا لیکن چونکہ اس نے بنگالہ کو چھوڑنا گوارا نہ کیا بلبن نے محمد شہید کے بیٹے کیخسرو کو بلا کر اپنا ولیعہد کیا جو اپنے باپ کی جگہ ملتان کا صوبہ دار تھا اور وصیت کی کہ کیقباد کو اس کے باپ بغرا خاں کے پاس لکھنوتی (دارالسلطنت بنگالہ) بھیجدیں اس وصیت کے تین روز بعد بلبن ۶۸۶ھ ۱۲۸۷ء میں مر گیا بلبن کے زمانہ میں مغلوں کے ظلم و تعدی کے باعث وسط ایشیا سے بہت سے شہزادے اور شاعروں نے شہنشاہ ہند کے دربار میں پناہ لی اور بلبن فخریہ کہا کرتا تھا کہ کم سے کم ۱۵ اولو العزم بادشاہ میرے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں اس نے دہلی کے محلوں کو اپنے مہمان شاہزادوں کے وطن کے نام سے موسوم کیا چنانچہ محلوں کے نام یہ رکھے گئے عباسی سنجری خوارزمی اتابکی دیلمی علوی۔ آتابکی غوری چنگیزی۔ رومی قیصری یمنی موصلی سمرقندی۔ کاشغری اور خطائی۔

(۱۰) **معز الدین کیقباد** بلبن کے بعد ملک کچھن نے جس کا اتیمر نام تھا اور دیگر امیروں نے جو محمد شہید سے رنج رکھتے تھے بغرا خاں کے بیٹے کیقباد کو بادشاہ بنا دیا[1] اور کیخسرو کو ملتان اس کی جاگیر پر بھیجدیا اور اس کے سارے خیر خواہوں کو جلاوطن کر دیا۔ کیقباد نے ملک نظام الدین[2] کو داد بیگی اور ملک قیام الملک کو وکیل در مقرر کیا اور خواجہ خطیر الدین کو خواجہ جہانی اور ملک شاہک امیر حاجب وزیر جہانی کا خطاب عنایت کیا اور نو مسلم مغلوں کو حیلہ سے پکڑ کر اکثر کو قتل کیا۔ ملک چھجو جو بلبن کا بھتیجا تھا سامانہ کا ملک جاگیر میں عطا کر کے اسکی بیٹی سے شادی کی اسی سال مغلوں نے حدود ملتان میں فساد آ مچایا۔ بادشاہ نے امیر شاہک کو ۳۰ ہزار فوج دیکے مقابلہ کو بھیجا شاہک نے ان کو بھگا کر کوہ جود تک انکا پیچھا کیا بہت سے قتل کئے اور بہت سے گرفتار کئے۔

کیقباد اپنے دادا بلبن کے زمانہ میں خود مختار نہ تھا بلکہ معلموں اور اتالیقوں کے اختیار میں تھا اب ایام سلطنت میں بیباک ہو کر عیش و عشرت میں مشغول ہوا علم و زہد کا رواج کم ہو گیا۔ بھانڈوں قوالوں اور بازیگروں نے بادشاہ کے مزاج میں دخل پایا۔ یہ دیکھکر وزیر نظام الدین نے خود سلطنت پر قبضہ کرنا چاہا اور طرح طرح کے فساد برپا کرنے شروع کئے اول محمد خاں شہید کے بیٹے کو ملتان سے بلوا کر بادشاہ سے رہتک کے قریب شہید کروا دیا۔ پھر خان جہاں پر گناہ تہمت لگا کر تشہیر کرایا۔ پھر کیقباد اور اسکے باپ بغرا خاں کو لڑوانا چاہا چنانچہ کیقباد دہلی سے لشکر لیکر روانہ ہوا اور بغرا خاں لکھنوتی سے۔ جب بہار قریب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو بغرا خاں نے کیقباد سے تنہائی میں ملاقات چاہی اور وقت ملاقات بہت کچھ بیٹے کو سمجھایا اور صلح ہو گئی کیقباد ۶۸۸ھ میں دہلی واپس آیا بعض ترکوں نے سرکشی کی جن میں سے بعض پہاڑوں میں بھاگ گئے اور ملک اتیمر کچھن قتل ہوا۔ اور فیروز خاں بن یغرش خلجی کو جو نائب سامانہ اور میر جاندار درگاہ تھا سامانہ سے طلب کر کے شائستہ خاں خطاب دیکر علاقہ برن[3] حوالہ کیا۔ نظام الدین وزیر کو جو فتنہ و فساد کی جڑ تھا زہر دلوا دیا۔

اس کے بعد بادشاہ کو جماع اور شراب کی کثرت سے لقوہ کا عارضہ ہو گیا اور دیگر امراض نے آ دبایا۔ اس حالت میں ترک امیروں نے اسکے بیٹے کیومرث کو جو ۳ سال کا تھا تخت پر بٹھا دیا مگر خلجی امیروں نے فیروز خلجی کو بلا لیا اس نے چڑھائی کی اور بہادر پور میں قیام کیا وہاں خلجی امیر اس سے جا ملے۔ ترک امیروں نے مقابلہ کیا اس لڑائی میں ملک الامرا فخر الدین کوتوال کے بیٹے قید ہو گئے اور ملک اتیمر سرخہ شائستہ خاں کے بیٹے اختیار الدین کے ہاتھ سے مارا گیا آخر فخر الدین کوتوال نے[4] اس ازدحام کو ہٹا دیا یہانتک کہ شائستہ خاں کے آدمی کیومرث کو زبردستی

[1] اس وقت کیقباد کی عمر ۱۸ سال کی تھی [2] یہ وہی نظام الملک ہے جس کے نام پر کتاب جامع الحکایات اور تذکرۃ الشعرا محمد عوفی تصنیف ہوا ہے یہ ملک فخر الدین کوتوال کا بھتیجا اور داماد تھا ملک الامرا اپنے داماد کو اس سے بچا کر کنارے باز رکھنے کی کوشش کرتا تھا مگر وہ نہ مانتا تھا آخر وہ اس سے بیزار ہو گیا [3] برن بلند شہر کا قدیم شہر ہے بعض نے اسکا نام کیکاؤس لکھا ہے [4] اپنے بیٹوں کے خیال سے جو جلال الدین فیروز کی قید میں تھے۔

تخت سے اٹھا کر شایستہ خاں کے پاس لے گئے شایستہ خاں نے ایک شخص کو قصر کیلوکھری میں (جو کیقباد کا صدر مقام تھا) بھیجا جس نے کیقباد کو ایسے حال میں کہ فقط سانس ہی سانس باقی تھا دو تین لاتیں سر پر ماریں اور جمنا میں ڈال دیا اور خاندان غلامان کا خاتمہ ہوا۔ یہ حادثہ نصف ماہ محرم ۶۸۹ھ ۱۲۹۰ء میں واقع ہوا

(۱) شمس الدین کیومرث - جب امیر سرخہ اور دہلی والوں کا فتنہ تمام ہوا تو شایستہ خاں اور ملک چھجو کے اتفاق سے برائے نام تخت پر بیٹھا اور شایستہ خاں کا چچا ملک حسین جو ایام غدر میں قصبہ کیلوکھری میں معز الدین کا محافظ تھا مارا گیا (ذی) ہوگیا شایستہ خاں بادشاہ کی نیابت میں رہا اور ملک چھجو کشلی خاں کو خلعت دیکر کڑہ کی سمت روانہ کیا۔ فخر الدین بدستور کوتوال رہا۔ شایستہ خاں کیومرث کو تخت پر بٹھا کر خود ملک کا انتظام کیا کرتا تھا ایک یا دو ماہ کے بعد شاہزادہ کو کیلوکھری میں لاکر قید کر دیا اور چند روز کے بعد قتل کروا دیا اس لڑکے نے ۳ مہینہ اور چند دن سلطنت کی۔

خاندان خلجی

۶۸۹ھ ۱۲۹۰ء سے ۷۲۰ھ ۱۳۲۰ء تک - مدت سلطنت ۳۱ سال

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	جلال الدین فیروز بن یغرش خلجی	۶۸۹ ۱۲۹۰	۶ سال چند ماہ	۴	شہاب الدین عمر بن علاء الدین	۷۱۶ ۱۳۱۶	۳ ماہ
۲	رکن الدین ابراہیم بن جلال الدین	۶۹۴ ۱۲۹۵	ایک ماہ	۵	قطب الدین مبارک بن علاء الدین	۷۱۷ ۱۳۱۷	۴ سال
۳	علاء الدین محمد بن شہاب الدین مسعود	۶۹۵ ۱۲۹۵	۲۱ سال	۶	ناصر الدین خسرو	۷۲۰ ۱۳۲۰	۴ ماہ

(۱) جلال الدین فیروز - ۷۰ برس کی عمر میں کیلوکھری میں (جسے کیقباد نے آباد کیا تھا) تخت نشین ہوا کیقباد کے زمانہ کی ناتمام عمارتوں کی تکمیل کی۔ جمنا کے کنارہ ایک باغ اور پختہ قلعہ تعمیر کیا۔ اور امرا کو عمارات تعمیر کرنے کی تاکید کرکے بازار اور مسجد کی بنا ڈالی اور اس شہر کا نام شہر نو مقرر کیا اور قدیم دہلی کے بعد اس کا نام دہلی نو قرار پایا اپنے بھتیجے کو منصب عرض ممالک اور خطاب یغرش خاں دیا اور بڑے بیٹے کو اختیار الدین خاں خانخاناں اور منجھلے کو ارکلی خاں اور چھوٹے کا قدر خاں نام رکھا اور اپنے چچا ملک حسین کو تاج الملک کا خطاب دیا اور تمام ممالک کو اپنے بھائی بھتیجوں اور بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ اپنے بھتیجے علاء الدین کو امیر تزک بنایا اور علاء الدین کے بھائی الماس بیگ کو آخور بیگ کا خطاب دیا اور اپنے بھانجے ملک احمد حبیب کو باربک اور خواجہ خطیر کو وزیر الملک اور ملک الامرا ملک فخر الدین کو جس کی عمر اس وقت ۹۰ برس سے زیادہ تھی کوتوال کیا اور اپنی ایک بیٹی کا علاء الدین سے اور دوسری کا الماس بیگ سے نکاح کر دیا۔ جلال الدین فیروز حلیم و کریم تھا اور طبع موزوں رکھتا تھا اور صفت قدر شناسی اور راستی میں موصوف تھا تاج الدین عراقی اور امیر خسرو اور خواجہ حسن اور مویدہ حاجی امیر ارسلان کاتبی سعد منطقی اور قاضی خطیب وغیرہ اس کے ندیم تھے یہ لوگ علم تاریخ اور علم اشعار میں ممتاز تھے محمد شاہ چنگی اور فتوحہ خاں اور نصیر خاں اس کے زمانہ کے مشہور مطرب ہیں۔ امیر خسرو اس کے مقربوں کے سردار تھے ملک چھجو حاکم کڑہ نے سرکشی کی اور خطبہ اور سکہ اپنے نام کا جاری کیا اور سلطان مغیث الدین اپنا نام رکھا اور اکثر امیروں کو ملا کر بہت سی فوج سے دہلی پر چڑھائی کی مگر ارکلی خاں نے شکست دی اور ملک چھجو اور اس کے طرفدار امیران ملینی کو گرفتار کرکے جلال الدین کے پاس بھیج دیا۔ مگر بادشاہ نے انکو رہائی دیکر اپنا مقرب بنایا اور ملک چھجو کو صوبہ دار ملتان کے پاس بھیج دیا کہ عیش و آرام اپنی حفاظت میں رکھے اور ولایت اودھ کا علاء الدین کو گورنر کیا تمام ایام سلطنت میں صرف ایک خون ناحق اس سے سرزد ہوا یعنی سیدی مولا ایک درویش کو جس کو لوگ تخت پر بٹھانا چاہتے تھے مروا ڈالا۔ یہ فقیر کسی سے کچھ لیتا نہ تھا مگر ہزار من میدہ پانچ سو من گوشت اور تین سو من شکر اور دو سو من مصری اور کئی من روغن اس کے باورچی خانہ کا روزانہ خرچ تھا یہ سب ہندوستانی وزن جب کسی کو دینا ہوتا کہتا کہ فلانے پتھر یا فلاں اینٹ کے پیچھے اتنی رقم لے لے اس کے کہنے کے بموجب اتنا ہی روپیہ نکلتا کہتے ہیں جس روز یہ فقیر قتل ہوا آندھی چلی اور اس سال ایسا سخت قحط پڑا کہ عوام الناس بھوک سے تنگ ہو کر جمنا میں ڈوب مرے یہ واقعہ ۶۹۱ھ کا ہے اسی سال بادشاہ کا بیٹا

سے الہ آباد کے قریب واقع ہے ۔ ملہ بڑا شہزادہ جلال الدین فیروز ۔ ملہ بادشاہی شہزادہ بلکی تحویل میں رہتا تھا۔

بیٹا اختیار الدین بیمار ہو کر مر گیا۔ اسی سال رنتھنبور پر چڑھائی کی۔ گرد نواح کو بالکل ویران اور بتخانوں کو خراب کر دیا مگر قلعہ فتح نہ ہوا۔ ۶۹۱ھ ۱۲۹۲ء میں چنگیزی مغلوں نے ہند پر حملہ کیا سنام کے قریب مقابلہ ہوا اور مغل مطیع ہو گئے۔ اور چنگیز کا نواسا الغو مسلمان ہو گیا اور جلال الدین خلجی نے اس کو اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ الغو کو غیاث پور میں رہنے کو جگہ دی جہاں نظام الدین اولیا کا مزار ہے اُسے مغلپورہ بھی کہتے ہیں اسی سال کے آخر میں منداور کے نواح کو لوٹ کر مراجعت کی۔

۶۹۵ھ ۱۲۹۶ء میں علاء الدین بھتیجا جلال الدین ... اودھ اور قنوج کا گورنر تھا۔ بھیلسہ پر چڑھائی کر کے بدھوں کے مندر لوٹ لئے اور بندیلکھنڈ اور مالوی کے سرکش راجاؤں ... آٹھ ہزار سوار لے کر ایلچپور جا پہنچا اور یکا یک دیوگری کے بڑے شہر جس کو اب دولت آباد کہتے ہیں (جو اس زمانہ میں مہاراشٹر کی سند و سلطنت کا پایہ تخت تھا اور جہاں راجپوتوں کا یدو خاندان حکومت کرتا تھا) چھاپا مارا دیوگری فتح ہوا شہر لوٹا گیا بے انتہا مال ہاتھ آیا یہاں کے راجہ رام دیو نے اطاعت قبول کی ایلچپور کا علاقہ نذر کیا اور بہت خراج دینا منظور کیا۔ علاء الدین ۲۵ دن کے بعد مالوے کی طرف روانہ ہوا اور پھر اپنے صدر مقام کڑا میں آ کر بادشاہ کو ... لالچ دیکر بلایا اور قتل کرا کے سر ... نیزہ پر ... لشکر میں تشہیر کیا۔

(۲) رکن الدین ابراہیم جب جلال الدین کے مارے جانے کی خبر ملکہ جہاں بیگم کو جو سپہ سالار ... دہلی میں آیا اور ملکہ جہاں[1] نے اس سے سعی کر کے اپنے چھوٹے بیٹے رکن الدین کو جو نوجوان تھا بے مشاورت ارکان دولت تخت پر بٹھا دیا کیونکہ بڑا بیٹا ارکلی خاں اس وقت ملتان میں تھا جہاں کا وہ گورنر تھا مگر یہ برائے نام ایک ماہ حکومت کرنے پایا تھا کہ علاء الدین کڑا سے دہلی پر چڑھائی کی اور رکن الدین مع ملکہ احمد حبیب ... امرا کے اپنے بھائی کے پاس ملتان بھاگ گیا اور علاء الدین تخت دہلی پر جلوہ افروز ہوا۔

(۳) علاء الدین۔ جلال الدین کے قتل ہوتے ہی بادشاہی خطاب اختیار کیا اور اپنے بھائی الماس بیگ کو الغ خاں اور اپنے سالے سنجر کو جو میر مجلس تھا الپ خاں اور ملک نصرت جلیسری کو نصرت خاں اور ملک ہزبر الدین کو مظفر خاں خطاب دیا اور امیروں کو منصب اور جاگیریں عطا کیں اور کڑا سے دہلی روانہ ہوا اور ... میں فروکش ہو کر ۶۹۵ھ میں دہلی میں داخل ہوا اور ... کو دار السلطنت بنایا اور اکثر امرائے جلالی کو بحال رکھا اور منصب بڑھائے خواجہ خطیر کو وزارت اور قاضی صدر الدین عارف ... کو ... ملک ... اور منصب ... اور خطاب سید اجل شیخ الاسلام عطا کیا اور دیوان انشا عمدۃ الملک ... اور ملک ... نصرت خاں کو نائب الملک تھا شہر کا کوتوال کیا ظفر خاں ... فخر الدین ... دہلی ... ضیاء برنی کے باپ ... نیابت ... قصبہ ... کی پائی ... اور ... علاء الدین کا ... الغ خاں کو ... ہزار فوج سے ملتان بھیجا ارکلی خاں اور ابراہیم پسران جلال الدین اور الغو بیگ ... جلال الدین ... علاء الدین کی ... (جو نصرت خاں کی ...) ... ان کے ساتھ ملکہ احمد حبیب بھی اندھا ہوا اور ارکلی خاں کے دو بیٹے قتل کئے گئے۔ الغو بیگ اور احمد حبیب کو ... اور باقی دہلی میں قید کئے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد قتل کر دئے گئے۔ ملکہ جہاں بھی قتل ہوئی دوسرے جلوس میں نصرت خاں کو وزیر بنایا اور علاء الدین کو ... ملک علاء الملک کا خطاب دیکر دوبارہ کوتوال شہر بنایا اسی سال ۶۹۶ھ میں ... مغل ... داؤد خاں سندھ پر حملہ آور ہوئے۔ دہلی سے الغ خاں اور ظفر خاں مقابلہ کو روانہ ہوئے ... کے قریب لڑائی ہوئی ... ہزار مغل ... بہت سے گرفتار ہوئے باقی بھاگ گئے۔ اس معرکہ میں تغلق خاں غازی الملک حاکم دیپالپور نے بڑی جوانمردی ظاہر کی ۶۹۷ھ ۱۲۹۸ء میں داؤد کے بیٹے قتلغ مغل نے ۲ لاکھ فوج سے ہند پر حملہ کیا اور دہلی کے کنارہ تک آ پہنچا۔ علاء الدین نے ظفر خاں کو مقابلہ پر بھیجا (مورخوں کا قول ہے کہ ہندوستان میں کبھی ایک مقام پر اتنی فوج مقابلہ میں نہیں آئی)

---

[1] جلال الدین مقتول کی ملکہ [2] اس کا اصلی نام قدر خاں تھا [3] نصرت خاں کو پہلے ضیاء الدین برنی کا چچا ملک علاء الدین کوتوال تھا جو ملک الامرا فخر الدین کے مرنے کے بعد مقرر ہوا تھا۔

کیلی کی حد پر لڑائی ہوئی قتلغ شکست کھا کر خراسان کو بھاگا مگر ظفر خاں تعاقب کرتا ہوا مارا گیا۔ تیسری مرتبہ ۱۳۰۳ء میں ترغی مغل ایک لاکھ
۲۰ ہزار سوار سے حملہ آور ہوا۔ اور شہر پناہ تک آپہنچا۔ بادشاہ نے ملک تغلق غازی الملک کو مقابلہ پر بھیجا مغلوں نے شکست کھائی اور
ترغی گرفتار ہوا۔ چوتھی مرتبہ ۱۳۰۵ء میں ملک ترباق اور علی بیگ مغل جو خراسان کے شاہزادے تھے سرحد فتح کرتے ہوئے کالی ندی تک
آپہنچے مگر امروہہ کے نواح میں ملک تغلق اور ملک نائب نے ان کو شکست دی۔ دونوں شاہزادے اور بہت سے مغل مارے گئے
اور باقی بھاگ گئے۔ پانچویں مرتبہ ۱۳۰۶ء میں وکیک مغل نے ملتان آگھیرا مگر غازی الملک اور ملک نائب نے شکست دی۔ وکیک اور
بہت سے مغل پکڑے گئے اس حادثہ کے بعد مغلوں کے ایسے دانت کھٹے ہوئے کہ پھر مدت تک ہندوستان پر حملہ نہ کیا۔ گجرات کا راجہ
سرکش ہو گیا تھا ۱۲۹۷ء میں الغ خاں کو بہت سا لشکر دیکر رائے کرن والی گجرات پر بھیجا راجہ شکست کھا کر رام دیو والی
دیوگری کے پاس پناہ گزین ہوا اور پھر اس کی حمایت میں ولایت بگلانہ میں کہ دکن سے متعلق اور دکن کی سرحد میں واقع تھا [illegible]
انہلواڑہ یا نہروالہ جسے اب پٹن کہتے ہیں اور جو راجہ کا دارالحکومت تھا مسمار کر دیا گیا۔ سومنات کا ایک عالیشان مسجد تعمیر کی گئی۔
لوٹ میں علاوہ نقد و جواہر کے راجہ کی خوبصورت بیوی کملا دیوی اور ایک حبشی غلام جسے کافور کہتے تھے ہاتھ آئے۔ کملا دیوی مسلمان ہو کر
بادشاہ کی ملکہ بنی اور کافور کو جس پر بادشاہ مائل ہو گیا تھا منصب عالی عطا ہوا اور بعد میں ملک نائب خطاب دیا گیا ۱۳۰۱ء میں
۱۲ مہینہ کے محاصرہ کے بعد رنتھنبور فتح ہوا یہاں کا راجہ ہمیر دیو مارا گیا اور رنتھنبور الغ خاں کی جاگیر میں مقرر ہوا مگر اسی سال الغ خاں
مر گیا۔ ۱۲۹۹ء میں علاء الدین کے بھتیجے سلیمان نے شکار میں بادشاہ کو قتل کرنا چاہا بادشاہ زخمی ہوا اور سلیمان نے یہ جان کر کہ وہ مر گیا
کیمپ میں آکر بادشاہی لقب اختیار کیا۔ مگر بادشاہ نے واپس آکر اسے مروا ڈالا۔ دو اور بھتیجوں نے بداؤں میں بغاوت کی وہ اندھے
کئے گئے جب بادشاہ رنتھنبور کے محاصرہ میں مشغول تھا ایک شخص حاجی مولا نامی نے دہلی میں قلعہ شاہی پر قبضہ کر کے ایک علوی سید
نامی کو بادشاہ بنایا مگر ایک ہفتہ کے بعد یہ دونوں مارے گئے ۱۳۰۳ء میں علاء الدین نے چتوڑ پر حملہ کیا جب محاصرہ کو طول ہوا اور
راجہ کو فتح علاء الدین کی ہوتی دکھائی دی اس کی رانی پدمنی جو حسن میں شہرۂ آفاق تھی قلعہ میں سب اپنی سہیلیوں کے چتا میں جل کر
مر گئی۔ اور راجہ قلعہ کا دروازہ کھول کر بہادری سے لڑتا ہوا مارا گیا جب شمالی ہندوستان کی فتح سے فارغ ہوا تو دکن فتح کرنے کا
خیال آیا چنانچہ چار مرتبہ کافور کو جو ملک نائب الدکن تھا بھیجا جس نے راس کماری تک تمام ملک دکن بایں تفصیل فتح کر لیا۔

(۱) ۱۳۰۶ء میں رام دیو راجہ دیوگری نے خراج دینے میں غفلت کی تھی کافور نے حملہ کر کے اسے مطیع کیا بلکہ راجہ خود بطور معافی کے
دہلی آیا اور پھر اپنے ملک پر بحال ہوا اسی حملہ میں کافور نے مرہٹوں کو مغلوب کیا اور پہلی مرتبہ مرہٹوں کا نام تاریخ میں دکھائی دیتا
اسی حملہ میں ایلورا کے قریب راجہ کرن اور کنول دیوی کی حسین بیٹی دیول دیوی مسلمانوں کے ہاتھ آگئی جس کی [illegible] علاء الدین کے بیٹے خضر خاں
سے شادی ہوئی اور یہ پہلا وقت ہے کہ ایلورا کے مندر مسلمانوں کی نظر سے گزرے۔

(۲) ۱۳۰۳ء میں بنگالہ کی راہ سے علاء الدین نے کافور کو ورنگل کی فتح کو روانہ کیا تھا مگر چونکہ اس زمانہ میں مغلوں نے ہند پر چڑھائی
کی تھی اس میں کامیابی نہ ہوئی تھی لہذا ۱۳۰۹ء میں کافور کو پھر ورنگل فتح کرنے بھیجا گیا۔ کافور مالوہ [illegible] اضلاع فتح کرتا
ہوا ورنگل پہنچا اور چند مہینہ کے محاصرہ کے بعد قلعہ فتح کر لیا راجہ باجگذار ہوا اور کافور دہلی واپس آیا۔

(۳) ۱۳۱۰ء میں کافور بلال خاندان کے راجہ کرناٹک پر حملہ آور ہوا ۳ مہینہ کے کوچ کے بعد وہ دوارسمدر کے دارالخلافہ میں
جا پہنچا جو سرنگاپٹم سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر جانب شمال و مغرب واقع ہے یہاں کا راجہ بلال دیو پکڑا گیا اور خاندان بلال کا خاتمہ ہوا

سلہ کافور نہایت خوبصورت تھا اس کے مالک سے [illegible] خریدا گیا [illegible]
بادشاہ نے [illegible] تاریخ [illegible]
سلہ [illegible]

معلوم ہوتا ہے کہ ساحل مالابار پر کافور اس سے آگے نہیں بڑھا مگر مشرقی ساحل تمام جزیرہ[1] رامیشور تک فتح کر لیا اور اس جزیرہ پر یادگار
اسلام میں ایک مسجد تعمیر کی۔ اس مہم سے ۱۳۱۱ء میں سو کروڑ روپیہ کا مال ساتھ لے کر دہلی واپس آیا۔

(۳) رام دیو کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے نے سرکشی کی تھی لہذا ۱۳۱۲ء میں کافور پھر بھیجا گیا۔ راجہ قتل کیا گیا اور اس کا علاقہ سلطنت دہلی میں شامل ہوا۔ اور تمام ممالک مرہٹہ اور کرناٹک کو فتح کر لیا۔ اب علاء الدین اور اس کا جرنیل کافور بندھیا سے لے کر پل آدم تک تمام جزیرہ نما کے بلا شرکت دیگرے بادشاہ تھے۔ مگر آخر کو سلطان بیمار پڑا اور کافور نے موقع پا کر بادشاہ کو اس کے خاندان سے علیحدہ کر لیا اور تمام احکامات کافور کے حسب منشا جاری ہونے لگے اور بادشاہ کے حواس اور خیالات میں فرق آگیا اور وہم پیدا ہو گیا۔ سلطان کا سالہ الپ خاں قتل کیا گیا۔ سلطان کی بیوی اور دو بیٹے قید ہوئے اور سلطنت میں بد انتظامی شروع ہو گئی اکثر مفتوحہ صوبوں میں سے ہندوؤں نے بادشاہی آدمیوں کو نکال دیا۔ اسی حال میں شوال ۱۳۱۶ء کے آخر میں علاء الدین نے انتقال کیا اکثر مورخوں کا خیال ہے کہ کافور نے زہر دیدیا ایک دفعہ علاء الدین کے دل میں اپنی فتوحات سے پیغمبر ہونے کا خیال پیدا ہوا تھا (حالانکہ بالکل جاہل تھا) اور اپنے کو سکوں پر سکندر ثانی کے لقب سے مشہور کیا۔ اسی کے زمانہ میں اول اول مسلمانوں نے دکن فتح کیا۔ اس کے زمانہ میں ہندو راجاؤں کی آپس کی لڑائیاں بند ہو گئیں اور امن و امان قائم ہو کر ملک کی دولت اور ثروت زیادہ ہوئی اور جا بجا عالیشان عمارتیں تعمیر ہوئیں علاء الدین پڑھا لکھا نہ تھا اور فن جنگ میں ماہر بادشاہ تھا۔ مگر ہندوؤں کے ساتھ بڑی سختی کرتا تھا حکم تھا کہ ہندو سواری کے واسطے گھوڑا نہ رکھے اور نہ ہتھیار رکھے اور نہ شاندار لباس پہنے۔ اور معمولی آذوقہ کے سوا (یعنی کچھ دودھ اور آٹا) جس سے کہ وہ زندہ رہے ہندو کے واسطے کسی اور سامان کی ضرورت نہیں۔ غلہ گھوڑے اور کپڑے کا نہایت ارزاں نرخ مقرر کیا۔

(۴) **شہاب الدین عمر** ۔ خواجہ سرا ملک کافور نے علاء الدین کے کمسن بیٹے شہاب الدین کو بادشاہ بنایا اور خضر خاں اور شادی خاں کی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور ان کی ماں کو قید کر لیا۔ شاہزادہ مبارک خاں کو بھی قید کر لیا اور اسے بھی اندھا کرنا چاہا مگر اسی اثنا میں مبشر اور بشیر دو سرداروں نے جو ہزار ستون کے محافظوں میں سے تھے کافور کو مار دیا اور مبارک کو قید سے نکال کر بجائے کافور کے شہاب الدین کا نائب بنایا۔ مبارک نے بہت جلد امرا کو ملا کر شہاب الدین کو گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا اور اندھا کر دیا اور خود بادشاہ ہوا۔ اور شہاب الدین ۱۳۱۸ء میں گوالیار میں مارا گیا۔

(۵) **قطب الدین مبارک** ۔ ۸ محرم الحرام ۱۳۱۶ء کو تخت نشین ہوا۔ ایک پاریا قوم کے نو مسلم ہندو پر جو نہایت خوبصورت پہلوان تھا اور جس کا نام حسن تھا (علاء الدین کے زمانہ میں گجرات سے پکڑا آیا تھا اور ملک شادی نائب خاص بادشاہ علاء الدین نے اسی پالا تھا) عاشق ہو کر خسرو خاں خطاب دے کر ملک کا نائب تمام لشکر کا کیا۔ مبشر اور بشیر کو جو اعمال ناپسندیدہ کرنے لگے تھے قتل کیا۔ اپنے قدیم غلاموں کو عہدے قدیم اور جاگیریں عطا کیں۔ ۱۷ ہزار قیدی رہا کئے۔ ملک دینار شحنہ پیل کو ظفر خاں اور محمد مولا اپنے چچا کو شیر شاہ اور مولانا ضیاء الدین پسر مولانا شہاب الدین خطاط کو صدر جہاں خطاب دیا اور ملک قرابیگ کو مقرب خاص بنایا۔ رعایا کو بہت کچھ انعام و اکرام دیا۔ ضبط کی ہوئی جاگیریں واپس کیں علماء و مشائخ کے وظائف مقرر اور زیادہ کئے اور خراج گراں اور سخت طلبی کا معمول جو قدیم تھا موقوف کیا مگر فسق و فجور میں مصروف رہتا تھا اکثر دربار میں بھانڈ اور رنڈیاں ننگی مادر زاد آ کر امیروں کے کپڑوں پر پیشاب کرتی تھیں اور بیجا حرکتیں سر دربار ہوتی تھیں بادشاہ اکثر دربار میں زنانہ لباس اور زیور پہن کر آتا تھا صاحب منتخب التواریخ کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے علت ابنہ تھی اور خسرو پہلوان فاعل تھا مگر صاحب تاریخ فرشتہ کی عبارت سے اس کے برعکس مفہوم ہوتا ہے ۱۳۱۸ء میں قطب الدین کو گوالیار بھیج کر خضر خاں شادی خاں اور شہاب الدین کو قتل کرا دیا اور خضر خاں کی بیوی دیول دیوی سے خود نکاح کیا۔ علاء الدین کے زمانہ

[1] راس کماری کے قریب ۱۳۰۵ء اسی سال علاء الدین نے نو مسلم مغلوں کو اپنی نوکری سے معزول کر دیا انہوں نے اس پر بغاوت کرنی چاہی علاء الدین نے ۱۵ ہزار مغل قتل کرا دئے ۱۳۰۳ء چتوڑ کا راج پھر قائم ہو گیا۔ رام دیو کے داماد نے دیوگری میں فساد برپا کیا۔ گجرات میں پھر کچھ عرصہ تک فساد برپا رہا

سب قاعدے برہم ہوگئے۔ الپخان کے قتل ہونے کے بعد کمال الدین گرگ گجرات بھیجا گیا تھا جب وہ بھی قتل ہوا تو بادشاہ نے عین الملک ملتانی کو وہاں بھیجا اور اس نے نہروالہ اور تمام گجرات پر تصرف کر لیا۔ پھر بادشاہ نے ملک دینار ظفر خاں کی دختر سے شادی کی اور اسے گجرات کا صوبہ دار بنایا ۷۱۸ھ میں بادشاہ نے رام دیو کے داماد ہرپال دیو کی بغاوت کے سبب دیوگری پر چڑھائی کی اور اسے پکڑ کر اس کی کھال کھنچوا ڈالی اور دیوگڑھ میں ایک بڑی مسجد تعمیر کرائی اور گلبرگہ اور ساغر اور دوارسمدر وغیرہ میں تھانے بٹھلائے اور ملک بیگ لکھی کو جو علاؤالدین کے غلاموں میں سے تھا دکن کی حکومت عنایت فرمائی اور اسے دیوگری میں اپنا نائب مقرر کیا اور مرہٹہ کو امراء کی جاگیر میں تقسیم کیا اور وہیں سے ۷۱۹ھ ۱۳۱۹ء میں خسرو خاں کو مالابار پر روانہ کیا جس نے کورنگ تک کا علاقہ فتح کر کے بہت سا مال لے کر دہلی کی طرف مراجعت کی۔

ان فتوحات کے بعد اس بادشاہ کا مزاج بہت خراب ہو گیا اور وہ خسرو خاں پر ایسا فریفتہ تھا کہ جو کچھ وہ چاہتا تھا وہی ہوتا تھا۔ ظفر خاں کو ناحق قتل کرا دیا اور حسام الدین کو گجرات کا گورنر بنایا پھر حسام الدین کو اپنا مقرب خاص بنایا اور وحید الدین کو گجرات کا گورنر بنایا جس نے وہاں کا خوب انتظام کیا۔ پھر وحید الدین کو بلا کر وزیر بنایا اور تاج الملک خطاب دیا۔ ملک لکھی نے دیوگری میں بغاوت کی۔ خسرو خاں اس کے مقابلہ میں بھیجا گیا جس نے ملک لکھی کو پکڑ کر دہلی بھیج دیا اور ملک لکھی قتل کیا گیا اور اس کی جگہ عین الملک مقرر ہوا۔ ملک شاہین وفا ملک کو بھی (جسے ہرپال دیو پر حملہ کرتے وقت دہلی میں نائب مقرر کر گیا تھا) لوگوں کے کہنے سے مار ڈالا۔ آخر خسرو خاں کے دل میں آیا کہ خود بادشاہ بنے اس لئے اس نے گجرات سے ۴۰ ہزار کے قریب اپنے ہم قوم بلا کر دہلی میں بسائے اور پھر دھوکہ دے کر بادشاہ کو قتل کر ڈالا اور خود بادشاہ بن گیا۔

(۱۴) **خسرو خاں**۔ تخت پر بیٹھ کر ناصر الدین اپنا خطاب مقرر کیا۔ شاہی خاندان کے ایک ایک شخص کو چن چن کر قتل کیا اور دیول دیوی سے خود نکاح کیا۔ بادشاہی خاندان کی تمام عورتیں اپنے ہندو بھائی بندوں میں تقسیم کر دیں۔ یہ صرف ظاہر میں مسلمان ہوا تھا۔ بادشاہ ہو کر مسجدوں کے منبروں پر بت رکھوا کر بت پرستی کرائی اور اس کے حکم سے ہندو لوگ کلام مجید پر بجائے کرسی کے بیٹھتے تھے مگر ہندو بھی اس شخص سے کچھ راضی نہ تھے۔ علاؤالدین اور قطب الدین کے غلاموں اور اکثر امیروں کو قتل کر کے ان کی عورتیں ہندوؤں میں بانٹ دیں۔ اور اپنے مادری بھائی حسام الدین کو خانخاناں خطاب دے کر علاؤالدین کی دختر اس کو دی اور جاہر کو جس نے قاضی خاں اور افسر اور کشندگان قطب الدین کو بڑے انعام و اکرام دئے اور رندل کو رائے رایاں خطاب دے کر خاں وزارت واضحی پر مقرر کیا۔

امرائے علائی میں سے پیر قمرہ قنار کو اعظم الملک شائستہ خاں خطاب دے کر وزیر بنایا اور اس کے بیٹوں کو جاگیریں دیں اور ملک فخر الدین جونا کے ساتھ بہت رعایت کی کیونکہ اس کا باپ غازی الملک گورنر دیپالپور بہت زبردست آدمی تھا۔ چنانچہ جونا کو آخور بیگ بنایا اور کمال الدین صوفی کو وکیل دربار اور عین الملک ملتانی کو عالم خاں خطاب دیا۔ اس کے زمانہ میں ہندوؤں کا بہت زور ہو گیا یہ خبریں سن کر غازی بیگ[1] تغلق والی دیپالپور کو حمیت اسلام نے بے چین کر دیا اور جونا خاں کو خسرو کے دربار میں تھا تمام حالات سے باخبر رکھتا تھا آخر ۳ ماہ کے بعد آدھی رات کو جونا خاں دہلی سے نکل گیا اور اپنے باپ کے پاس دیپالپور پہنچا۔ آخر غازی بیگ نے چڑھائی کی۔ خسرو خاں نے اپنے بھائی خانخاناں اور صوفی خاں وغیرہ کے ساتھ مقابلہ کو فوج بھیجی۔ غازی بیگ نے فوج مخالف کو شکست دی اور دہلی پر چڑھ آیا۔ خسرو خاں پکڑا ہوا غازی الملک کے پاس لایا گیا اور اس کا سر قلم کیا گیا۔

نوٹ: خلجیوں نے صرف ۳۰ سال حکومت کی اور اس عرصہ میں بہت کچھ انقلابات ہوئے مسلمانوں کی سلطنت ہند میں دکن ...

[1] غازی الملک غازی بیگ، جو بعد میں غیاث الدین کے خطاب سے بادشاہ ہوا۔ یہ خلجی اصل میں ایک ترکی قوم تھی مگر وہ عرصہ سے ترکستان اور ہندوستان کے درمیان بود و باش رکھنے کے سبب افغان کہلانے لگے تھے بعض مورخوں کا قول ہے کہ غزنوی، غوری اور خلجی ترکوں کی ایک ہی نسل سے تھے۔

تک بنگال کی مغلوں کے حملے موقوف ہو گئے اور انہیں سے بہت سے مسلمان ہو گئے اور خلجیوں کی فوج میں نوکر ہو گئے اب ہند کے مسلمان بادشاہ صرف پٹھانوں ہی کے بادشاہ نہ رہے بلکہ ہندوؤں کے بادشاہ ہو گئے۔ ہندوستان میں اب مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہو گئی جنہیں سے بہت سے نو مسلم بھی تھے اسی زمانہ میں اردو زبان کی بنیاد پڑی جو فارسی عربی اور دوآبہ کے پراکرت لفظوں سے ملکر بنی تھی یہ زبان خود بخود ضرورت کی ایجاد ہے۔ جب مسلمان لشکریوں کو ہندوؤں سے لین دین اور میل جول کی ضرورت پڑی تو مجبوراً ایک دوسرے کو اپنے دل کے حالات ظاہر کرنے کے واسطے اپنے الفاظ مخاطب کے لفظوں کے ساتھ ملا کر مطلب سمجھانا پڑا۔ اردو کے معنی ترکی میں لشکر کے ہیں اسی زمانہ میں امیر خسرو تھے جنہوں نے خالق باری لکھی ہے جس سے اس زمانہ کی اردو کا حال معلوم ہوتا ہے۔

فصل پنجم۔ خاندان تغلق

۱۳۲۰ء ۷۲۰ھ سے ۱۴۱۴ء ۸۱۷ھ تک (مدت ۷۹ سال)

غیاث الدین تغلق جو اس خاندان کا بانی تھا اصل میں بلبن کا ترکی غلام تھا اور بڑھتے بڑھتے پنجاب کی سرحد کا صوبہ دار ہو گیا تھا۔ خاندان تغلق زیادہ تر دو باتوں کے لئے مشہور ہے ایک تو سلطنت دہلی سے بہت سے صوبوں کا آزاد اور خودسر ہو جانا۔ دوسرے تیمور کا دہلی پر حملہ کرنا۔ اس خاندان میں ۹ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے۔

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	غیاث الدین تغلق بن ملک تغلق	۱۳۲۰ء / ۷۲۰ھ	۴ سال چند ماہ	۷	علاؤالدین سکندر بن محمد شاہ	۱۳۹۲ء / ۷۹۵ھ	ایک ماہ ۱۶ یوم
۲	فخرالدین محمد عادل بن غیاث الدین	۱۳۲۵ء / ۷۲۵ھ	۲۷ سال	۸	ناصرالدین محمود بن محمد شاہ بن فیروز شاہ	۱۳۹۳ء / ۷۹۵ھ	۳ سال
۳	فیروز شاہ بن سالار رجب بن ملک تغلق خاں	۱۳۵۱ء / ۷۵۲ھ	۳۸ سال چند ماہ	۹	ناصرالدین نصرت شاہ بن فتح خاں بن فیروز	۱۳۹۴ء / ۷۹۷ھ	۵ سال
۴	غیاث الدین تغلق ثانی بن فتح خاں بن فیروز شاہ	۱۳۸۸ء / ۷۹۱ھ	۵ ماہ ۱۸ یوم	۱۰	محمود بن محمد شاہ (مکرر)	۱۳۹۹ء / ۸۰۲ھ	۱۳ سال
۵	ابوبکر بن ظفر خاں بن فیروز شاہ	۱۳۸۸ء / ۷۹۱ھ	ایک سال ۶ ماہ	۱۱	دولت خاں لودھی	۱۴۱۳ء / ۸۱۶ھ	ایک سال ۳ ماہ
۶	ناصرالدین محمد بن فیروز شاہ	۱۳۸۹ء / ۷۹۲ھ	۳ سال	۱۴۱۴ء / ۸۱۷ھ میں دولت خاں کو سید خضر خاں نے قید کر لیا اور اسی سال وہ مر گیا۔			

(۱) **غیاث الدین تغلق** چونکہ علاؤالدین کی نسل سے خسرو خاں نے کسی کو زندہ نہ چھوڑا تھا غازی بیگ خود غیاث الدین تغلق لقب اختیار کر کے بادشاہ ہوا۔ اس کا باپ اصل میں بلبن کا ترکی غلام تھا اور اس کی ماں ہندو قوم سے تھی اس کا باپ ملتان و دیپالپور کا گورنر تھا اس کے مرنے کے بعد یہ اس کی جگہ مقرر ہوا تھا۔ یہ بادشاہ نہایت لائق نیک طبیعت خیرخواہ رعیت اور خوش مزاج تھا اس نے انتظام بھی خوب کیا۔ اپنے بیٹے ملک فخرالدین جونا کو جو بعد میں محمد عادل کے نام سے بادشاہ ہوا ولیعہد بنایا اور الغ خاں خطاب دیا اور باقی چار بیٹوں کو بہرام خاں ظفر خاں محمود خاں اور نصرت خاں خطاب دیا اور اپنے منہ بولے بھائی بہرام ایبہ کو کشلو خاں خطاب دیکر تمام ملتان و سندھ کا علاقہ اس کے سپرد کیا اور اپنے بھتیجے ملک اسدالدین کو باربک اور بھانجے بہاءالدین کو بخشی فوج بنایا اور سامانہ اسے جاگیر میں دیا اور اپنے داماد کے بھائی ملک شادی کو دیوان وزارت عطا کیا اور اپنے منہ بولے بیٹے کو تاتار خاں خطاب دیکر ظفر آباد کی جاگیر دی اور ملک برہان الدین پدر قتلغ خاں کو دیوگڑھ کی وزارت اور قاضی صدرالدین کو صدر جہانی مقرر کیا اور شہر دہلی کی قضا سماءالدین کو سپرد کی اور ملک تاج الدین جعفر کو گجرات کا بخشی فوج مقرر کیا اس کے بعد غیاث الدین تغلق نے جونا خاں کو تلنگانہ کے راجہ کو جو سرکش ہو گیا تھا مطیع کرنے کے واسطے روانہ کیا جس نے ۱۳۲۳ء میں بیدر اور ورنگل فتح کیا اور راجہ کو پکڑ کر دہلی لایا مگر راجہ نے اطاعت قبول کی اور خراج منظور کیا اور راستے واپس بھیج دیا گیا ۱۳۲۴ء میں جونا خاں کو دہلی میں قائم مقام چھوڑ کر ناصرالدین بن شہاب الدین جو بغرا خاں ولد بلبن کی نسل سے تھا اس کے چچا بہادر شاہ کے مقابلہ میں جو مشرقی بنگالہ کا حاکم تھا اور ۱۳۲۳ء میں شہاب الدین کے بھائی ناصرالدین کو مار کر مغربی بنگال پر بھی قابض ہو گیا تھا مدد کے لئے مغربی بنگال کا بادشاہ بنا دیا اور

۱؎ اس وقت بنگالہ دو بھائیوں میں تقسیم تھا مغربی بنگالہ جس کا دارالسلطنت گوڑ یا لکھنوتی تھا اور مشرقی بنگالہ جس کا دارالسلطنت ڈھاکہ کے پاس سنار گاؤں تھا ۲؎ راستہ میں ترہت فتح کر کے وہاں کے راجہ کو پکڑ لایا۔ یہ دونوں نوٹ صفحہ ۳۶۵ کی پہلی سطر سے متعلق ہے۔

بہادر شاہ جو دراصل شرقی بنگال میں حکمراں تھا بسبب سرکشی کے قید کرکے دہلی لایا گیا اور شرقی بنگال کی حکومت بجنسہ اپنے بھتیجے تاتار خاں کو دی۔ جب بادشاہ دہلی کے قریب پہونچا تو افغان پور میں جونا خاں نے اپنے باپ کی مدارات کے واسطے ایک شاندار مکان تیار کیا مگر جب سب کھانا کھا کر باہر نکل آئے وہ مکان بادشاہ پر آپڑا اور بادشاہ دب کر مر گیا جس کی نسبت مورخین کا خیال ہے کہ جونا خاں نے ارادتاً بادشاہ کے مارنے کے لئے یہ مکان تیار کرایا تھا (اسی سال نظام الدین اولیا اور امیر خسرو کا انتقال ہوا) غیاث الدین نے دہلی کے پاس تغلق آباد بسا کر دارالسلطنت بنایا تھا۔

(۲) سلطان محمد تغلق

اس کا اصل نام فخر الدین جونا خاں اور محمد عادل اور الغ خاں اس کا خطاب تھا[۱]۔ یہ بادشاہ بڑا فاضل اور لائق تھا مگر اس کے مزاج میں کچھ خبط اور خونریزی پائی جاتی تھی اس لئے اسکو خونی سلطان بھی کہتے تھے علم و فضل کی بہت قدر کرتا تھا ہر قسم کے علم میں حتی کہ فلسفۂ یونانی میں بھی ماہر تھا مگر اس کے ظلم کے سبب اس کی تمام خوبیوں پر خاک پڑ گئی۔ شروع میں اس کی سلطنت اپنے متقدمین کی نسبت زیادہ وسیع تھی مگر اس کے عہد میں اکثر صوبے سلطنت دہلی کے تصرف سے نکل گئے۔ اسی کے عہد میں ابن بطوطہ افریقہ کا سیاح دہلی میں آیا تھا مغلوں کے ایک زبردست سردار نے پنجاب پر حملہ کیا۔ محمد تغلق نے بہت کچھ روپیہ دے کر اس کو واپس کیا۔ پھر بہت سی فوج ایران پر چڑھائی کرنیکے ارادہ سے جمع کی مگر تنخواہ اور سامان سے بعد میں فوج کو مدد نہ پہنچائی لہذا وہ فوج منتشر ہوگئی اور اسی کے ملک میں لوٹ مار کرنے لگی۔ پھر پہاڑوں کی راہ سے چینی تاتار پر ایک لاکھ فوج بھیجی مگر سرحد پر پہنچکر لشکر چین سے مقابلہ ہوا اور شکست یافتہ فوج پہاڑوں میں واپس آتی ہوئی ماری گئی صرف تھوڑے سے واپس پھرے ان کو محمد تغلق نے خود قتل کرا دیا۔

جب ان حماقتوں سے خزانہ خالی ہوا تو اس نے روپیہ کے بدلے پیتل کے سکے چلانے شروع کئے مگر غیر ملکوں کے سوداگر انکو لیتے ہی نہ تھے لہذا تجارت کو بہت نقصان پہنچا اور ناچار ہو کر اس نے ان سکوں کو موقوف کیا ایسا جابر تھا کہ کسان لوگوں نے کاشتکاری چھوڑ کر جنگلوں کی سکونت اور قزاقی شروع کردی۔ اکثر شہر ویران ہوگئے۔ اکثر بادشاہ رعیت کو اپنی فوج سے گھیر وا کر آدمیوں کا شکل جنگلی جانوروں کے شکار کرتا تھا پھر تنبیہ کسی بات پر قنوج میں قتل عام کرادیا۔ دکن میں اس کا بھتیجا سرکش ہوگیا تھا اسکو پکڑوا کر کھال کھنچوائی۔ دیوگری کی آب و ہوا سے ایسا خوش ہوا کہ اسے دارالسلطنت بنانا چاہا اور اس کا نام دولت آباد رکھا۔ دہلی اجاڑ کر تمام باشندوں کو دولت آباد لے چلا راستہ میں ہزار ہا آدمی مر گئے جب دولت آباد بھی کچھ آباد نہ ہوا تو مختلف جگہ سے آدمی لا کر جمع کر کے پھر دہلی کو آباد کیا مگر اس طرح دولت آباد بسانے میں ہزاروں خاندان تباہ ہوگئے۔

۱۳۳۹ء میں حاکم پنجاب نے سرکشی کی مگر مغلوب ہوا اور مارا گیا ۱۳۴۰ء میں بنگالہ اور ساحل کارومنڈل کے صوبہ دار بکامیابی خودسر ہوگئے ۱۳۴۴ء میں کرناٹک اور تلنگانہ کی ہندو سلطنتیں بھی پھر خودمختار ہوگئیں اور مسلمانوں کی فوج کو قلعوں سے باہر نکال دیا پھر دکن کے مسلمان صوبہ داروں نے سرکشی کی اور گجرات مالوہ اور سندھ میں بھی فساد برپا ہوا اس نے سندھ پر چڑھائی کی مگر جب باغیوں کا پیچھا کر رہا تھا یکایک مرض دق میں وفات پائی ۱۳۵۱ء میں ظفر خاں نے آزاد ہو کر دکن میں بہمنی سلطنت کی بنیاد ڈالی محمد تغلق جب دولت آباد میں تھا اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا مقام بیر میں اس دانت کا ایک عالیشان مقبرہ تعمیر کرایا اسی زمانہ میں خواجہ میر حسن شاعر نے دولت آباد میں وفات پائی وہیں دفن ہوا محمد تغلق شروع عہد میں اتنی بڑی سلطنت پر حکمراں تھا کہ متقدمین

[۱] ملک فیروز اپنے چچیرے بھائی کو باربک کا نائب کیا ملک بہرام غلجی کو تاتار خاں خطاب دیا پانچ استاد قتلق خاں کو وکیل در اور ملک قبول کو عماد الملک خطاب دیگر وزیر الممالک کیا اور احمد ایاز کو خواجہ جہاں خطاب دیکر گجرات کا سپہ سالار کیا اور ملک مقبل کو خان جہاں خطاب دیکر گجرات کا وزیر کیا اور محمد بن قتلق خاں کو الپ خاں خطاب دیکر ممالک گجرات کی جاگیر دی اور ملک تاج الدین کو ملک اعتبار خطاب دیکر نوساری جاگیر میں دیا ۱۳۵۲ء بیٹر شیر خاں بن داؤد خاں حاکم الور تعینات تھا جو مسلمان تھا اس نے ۱۳۲۲ء میں ملک گیا اور افغان اور ملتان کو فتح کرتا ہوا دروازہ دہلی تک آ گیا تھا ۱۳۵۳ء ہوا اس کے عہد میں ہندوؤں کی سلطنت تک پہنچ گئی تعلیم ہوئی ۔۔۔ نظام ۔۔۔ [illegible]

مشہور شاعر تھا۔

میں سے کسی کو نصیب نہ ہوئی تھی مگر جب مرا ہے تو دکن تو بالکل ہی خود سر ہو گیا تھا اور شمالی ہند میں بھی بنگال ۔ مالوہ ۔ سندھ اور پنجاب میں
بغاوت پھیل رہی تھی ۔ (۳) فیروز تغلق ۔ محمد تغلق جب سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں مرا ہے فیروز اس کا چچا زاد بھائی اس کے ساتھ تھا
جس کی تعلیم و تربیت میں محمد تغلق نے بہت کوشش کی تھی محمد تغلق کے بعد امرائے فوج نے متفق ہو کر فیروز شاہ کو بادشاہ بنایا ۔
فیروز نے دہلی آکر ۷۵۵ھ میں دہلی کے قریب شہر فیروز آباد بسا کر دار السلطنت قرار دیا یہ شہر جمنا کے کنارہ کوٹلہ سے لیکر دھیرج کی پہاڑی
تک بستا تھا اسی میں کلاں مسجد اسی نے بنائی تھی جو اب دہلی کی فصیل میں آگئی ہوئی موجود ہے کوٹلہ بنا کر اس نے اشوک کی لاٹھ کو
کمانوں سے لا کر نصب کی جو فیروز شاہ کی لاٹھ کے نام سے مشہور ہے یہ بادشاہ اپنی تعمیرات کی وجہ سے بہت مشہور ہے آبپاشی کی غرض
سے ۵۰ بند دریاؤں کے بنائے ۴۰ مسجدیں ۳۰ کالج ۱۰۰ محل ۲۰ تالاب ۵ مقبرے ۱۰۰ سرائیں ۱۵۰ کنوئیں ۳۰ خانقاہیں ۱۰۰ شفاخانے
۱۰۰ حمام ۱۵۰ پل اور ۲۰۰ قصبے آباد کئے ۔ ڈھائی سو باغ لگائے اس کا سب سے بڑا کام ایک نہر تھی جو گنگا کے منبع سے ستلج تک
بنائی تھی جو اب تک موجود ہے اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بڑا خیر خواہ آدم تھا ۔ تغلق آباد میں محمد تغلق کا مقبرہ تعمیر کرایا پرانی
عمارتوں کی مرمت کرائی ایک نہر مغربی جمنا کی نہر کے نام سے جہنڈ سے دہلی تک بنائی جو بہتی ہے ناک ہاتھ پاؤں کاٹنے کی اور اسی قسم
کی سخت سزاؤں کو موقوف کیا جزیہ بڑے تشدد سے وصول کرتا تھا ۔ ہندوؤں کو اکثر مسلمان کرتا تھا اور باوجود تنبیہ کے جو بت پرستی
نہ چھوڑتے انکو قتل کرتا تھا بنگالہ میں شمس الدین حاجی الیاس ۷۵۳ھ میں آزاد ہو گیا اکدالہ کے قریب فیروز تغلق کی فوج سے
مقابلہ ہوا دو دفعہ لڑائی ہوئی مگر بادشاہی فوج ناکام واپس پھری ۔ دکن میں بہمنی سلطنت اور تلنگانہ اور بیجانگر کی سلطنتیں جو
محمد تغلق کے زمانہ میں آزاد ہو گئی تھیں اس کے زمانہ میں انکی آزادی مستقل ہو گئی ۹۰ برس کی عمر میں ۳۸ سال سلطنت کر کے
۷۹۰ھ (۱۳۸۸ء) میں وفات پائی عادل رحیم کریم اور حلیم تھا ۔ رعیت اس سے بہت خوش رہی ۔ کوئی شخص اس کے عہد میں ظلم نہ کر سکتا تھا اسکے
دو لائق وزیر باپ بیٹے یکے بعد دیگرے ہوئے یہ دونوں تلنگانہ کے ہندو تھے ۔ خان جہاں کے نام سے مشہور تھے تمام انتظام سلطنت
انہیں کے سپرد تھا اور خود عمارات وغیرہ کی تعمیر میں مصروف رہتا تھا شہر حصار اسی کا آباد کیا ہوا ہے ۔ فیروز کے تین بیٹے تھے فتح خان
ظفر خان اور ناصر الدین محمد جو اس کے ساتھ سلطنت میں شریک تھے چنانچہ انکے نام بھی سکہ پر ہوتے تھے ۔ فتح خان اس کے عین حیات
ہی میں مر گیا اور دہلی میں اس مقام پر دفن کیا گیا جو بی بی کریم کے نام سے مشہور ہے اسکی قبر پر وہ پتھر نصب کیا گیا جو مخدوم جہانیان
جہاں گشت کہیں سے لائے تھے اور جس پر ایک نشان قدم تھا ۔ وہ رسول مقبول کے نام کا قدم کہا گیا پھر وہاں ایک عمارت تعمیر
کر کے اس مقام کا نام قدم شریف یا بی بی کریم مشہور کیا گیا ۔ مرتے وقت فیروز نے اپنے چاہیتے بیٹے فتح خان متوفی کے بیٹے غیاث الدین
تغلق ثانی کو بادشاہ بنانے کی وصیت کی ملک احمد بن امیر خسرو اس کے زمانہ کا مشہور شاعر تھا اس کے نام پر ضیاء الدین برنی
تاریخ فیروز شاہی لکھی ۔ (۴) غیاث الدین تغلق ثانی ۔ اس کا اصل نام تغلق خان تھا اس نے بادشاہ ہوتے ہی اپنے چچا ناصر الدین
محمد کو نگر کوٹ کی طرف بھگا دیا اور وزیر خان جہاں اور ملک مبارک کبیر پر کام رکھا اور سلطنت چھوڑ کر خود عیش و عشرت میں مشغول
ہوا رکن چند نائب وزیر اور کئی امیر ابوبکر شاہ بن ظفر خان سے جا ملے اور ابوبکر نے فیروز آباد پر حملہ کر کے شاہی محل کو گھیر لیا ۔ ملک مبارک
کبیر دروازہ پر مارا گیا ۔ اور غیاث الدین اور وزیر خان جہاں بھاگتے ہوئے مارے گئے ۔
(۵) ابوبکر ۔ اب رکن چند وزیر اعظم ہوا مگر کبیر رکن چند نے خود بادشاہ ہونا چاہا لیکن بادشاہ نے اس کو اور اس کے متوسلین کو قتل
کر کے اس کا کل خزانہ لوٹ لیا نگر کوٹ سے ناصر الدین محمد نے نکل کر تخت کا دعویٰ کیا اور ۵۰ ہزار فوج سے دہلی پر چڑھ آیا مگر کئی
مرتبہ شکست کھائی آخر ابوبکر کے امیر محمد سے مل گئے یہ دیکھ کر ابوبکر میوات کوٹلہ کی طرف بھاگا اور بہادر ناہر کی پناہ لینی پڑی اور یہاں ناصر الدین
محمد تخت دہلی پر جلوہ افروز ہو گیا ہمیشہ جب کہ جو امرا دہلی سے تھا اور جس نے ناصر الدین محمد کو بلایا تھا اسلام خان کا خطاب دیکر
وزارت کا منصب دیا اور کوٹلہ میوات پر چڑھائی کی ۔ ابوبکر اور بہادر ناہر دونوں نے اطاعت قبول کی بہادر ناہر انعام و اکرام سے سرفراز

سلہ یعنی ملک مقبول نائب اور اس کا بیٹا جونا شاہ ۔ سلہ ظفر خان بھی فیروز کے سامنے ہی مر چکا تھا سلہ جو ملک رکن الدین کے نام سے مشہور تھا

ہوا اور ابوبکر قلعہ میرٹھ میں قید کیا گیا اور آخر وہیں مر گیا۔

(۶) **ناصر الدین محمد**۔ راجہ اٹاوہ کی بغاوت دور کر کے اٹاوہ کا قلعہ برباد کیا۔ تو مسلم اسلام خاں وزیر پر اس کے ہندو بھتیجے نے جو مسلمان ہوا تھا بغاوت کا جھوٹا الزام لگایا چنانچہ اسلام خاں ناحق قتل ہوا اور اس کی جگہ خواجہ جہاں وزیر بنایا گیا جو بعد میں جونپور کی سلطنت کا بانی ہوا۔ شیخا کھکھر باغی ہو کر لاہور پر قابض ہو گیا اور بہادر ناہر نے بہت علاقہ لوٹ لیا۔ اسی عالم میں بادشاہ بیمار ہو کر مر گیا اس نے خواجہ جہاں کو جونپور کا ظفر خاں بن وجیہ الملک کو گجرات کا خضر خاں کو ملتان کا اور دلاور خاں کو مالوہ کا گورنر بنایا تھا کیونکہ انہوں نے اس کے ساتھ خیر خواہی کی تھی۔

(۷) **ہمایوں خاں علاء الدین سکندر شاہ**۔ ڈیڑھ ماہ کی سلطنت کے بعد بیمار ہو کر مر گیا۔ فیروز شاہ اور اس کے جانشینوں کی قبریں فراخ دہلی میں حوض خاص کے کنارہ بنی ہوئی ہیں۔

(۸و۹) **ناصر الدین محمود و نصرت شاہ**۔ اس کی شروع سلطنت میں بڑے بڑے فساد برپا ہو گئے۔ سارنگ خاں سیکھا کھکھر کی سرکوبی کیلئے پنجاب کو گیا پیچھے اس کے مقرب خاص اور ملو خاں اس کے امیروں نے منحرف ہو کر نصرت خاں بن فتح خاں کو فیروز آباد کے تخت پر بٹھایا تھا فضل اللہ بلخی عرف ملو خاں نے اقبال خاں خطاب پایا یہ بن کر محمود دہلی واپس آیا اور نصرت خاں سے سخت لڑائی ہوئی۔ آخر خاص شہر دہلی تو سلطان محمود کے قبضہ میں رہا اور پرگنات سوائے دوآبہ اور پانی پت اور جھجر اور رہتک دہلی سے بیس بیس کوس تک نصرت خاں کے متعلق ہو گئے۔ چند ماہ کے بعد ملو خاں اور نصرت خاں کی آپس میں عداوت ہو گئی اور تاتار وزیر نصرت خاں کا مددگار رہا۔ ملو خاں محمود کے پاس چلا آیا اور چند معرکوں کے بعد تاتار خاں شکست کھا کر اپنے باپ ظفر خاں حاکم گجرات کے پاس چلا گیا۔ اور نصرت خاں دوآبہ میں بھاگ گیا۔[۱]

۱۳۹۸ء / ۸۰۱ھ میں امیر تیمور نے اپنے پوتے پیر محمد بن جہانگیر کو ہندوستان فتح کرنے کے واسطے بھیجا اس نے ملتان فتح کر لیا پھر خود تیمور اپنے پوتے کی مدد کو آیا اور دونوں نے مل کر بھٹنیر کو فتح کر کے جلا دیا اور قتل عام کرایا۔ اور راستہ میں ایک لاکھ آدمی گرفتار کر کے[۲] دہلی کی فصیل کے نیچے لشکر لا ڈالا۔ محمود اور وزیر ملو اقبال نے شکست کھائی۔ محمود گجرات کی طرف بھاگ گیا۔ اور تیمور نے دہلی میں داخل ہو کر اپنا خطبہ پڑھوایا اور مغلوں نے شہر کو خوب لوٹا۔ ۵ دن شہر میں قتل عام ہوا۔ گلی کوچے لاشوں سے اٹ گئے۔ شہر دہلی بالکل برباد ہو گیا۔ ۱۵ دن دہلی میں رہ کر تیمور واپس گیا۔ راستہ میں میرٹھ میں قتل عام کرایا۔ پھر ہردوار اور کوہ سوالک کی راہ سے پنجاب میں پہنچا اور سیکھا کھکھر کو جو غیاث الدین ثانی کے زمانہ سے پنجاب میں بغاوت کر رہا تھا قتل کیا اور لاہور ملتان اور دیپالپور کی حکومت سید خضر خاں کو دے کر ۱۳۹۹ء میں دریائے سندھ کو عبور کر کے واپس اپنے ملک کو چلا گیا۔ تیمور نے صرف شہنشاہ ہند کے نام پر قناعت کی اور ملک پر قبضہ نہ کیا۔ تیمور کے جانے کے بعد نصرت خاں دوآبہ سے فیروز آباد میں موجود ہوا اور شہر دہلی پر قبضہ کر لیا۔ مگر اقبال خاں نے حملہ کیا اور نصرت خاں میوات کو بھاگ گیا اور پھر اس کا انجام معلوم نہ ہوا۔ اقبال خاں نے دہلی پر قبضہ کر لیا اب محمود بھی گجرات سے واپس آ گیا مگر سارا سلطنت اقبال ہی کے قبضہ میں رہا۔ محمود کی سلطنت برائے نام تھی کیونکہ تمام صوبے خودسر ہو گئے تھے۔ چنانچہ (۱) ملو اقبال دہلی اور دوآبہ پر قابض تھا (۲) ظفر خاں[۳] اعظم ہمایوں جس کے پاس محمود نے پناہ لی تھی گجرات میں (۳) خضر خاں ملتان دیپالپور اور سندھ میں (۴) محمد خاں مہوبہ اور کالپی میں (۵) ملک سرور خواجہ جہاں جس کو بادشاہ نے متبنیٰ کر کے ملک الشرق خطاب دیکر جونپور و بہار کا صوبہ دار بنایا تھا قنوج۔ اودھ۔ کڑا۔ دلمؤ۔ بہار۔ اور جونپور میں (۶) دلاور خاں مالوہ اور دھار میں (۷) غالب خاں

[۱] نصرت شاہ اور محمود تین سال تک متواتر لڑتے رہے جن میں سے کبھی نصرت شاہ بادشاہ فیروز آباد کا اور کبھی محمود شاہ دہلی کا بادشاہ رہا۔ [۲] کچھ دنوں کے بعد یہ ایک لاکھ قیدی صرف اس خیال سے قتل کرا دیئے کہ ان کے لئے میرٹھ میں دقت ہو گی [۳] نصیر خاں حاکم خاندیس بھی ۱۳۹۸ء میں خود مختار ہو گیا۔ مگر وہ حاکم گجرات کا باجگزار رہا۔

اسامانہ میں (۲) شمس خاں بیانہ میں خود مختار ہو گئے۔ سامانہ دکن اور بنگال پہلے ہی آزاد ہو چکے تھے۔ ملو اقبال نے ملک الشرق پر فوج کشی کی اور محمود کو ساتھ لے لیا گیا مگر محمود ملو اقبال سے ناراض ہو کر ملک الشرق کے پاس چلا گیا۔ اس نے محمود کی کچھ قدر نہ کی اور محمود نے قنوج پر قبضہ کر کے وہاں کی رہائش اختیار کی۔ ملو خاں نے قنوج پر حملہ کیا مگر شکست کھائی۔ پھر پنجاب پر حملہ آور ہوا اور خضر خاں کے مقابلہ میں مارا گیا۔ ملو اقبال کے مارے جانے کے بعد دولت خاں لودھی اور چند امیروں نے محمود کو پھر دہلی بلوا لیا محمود نے دولت خاں کو بیرم خاں حاکم سامانہ کی سرکوبی کو روانہ کیا مگر خضر خاں کی مدد سے بیرم خاں نے دولت خاں کو شکست دی۔ ذیقعدہ ۸۱۵ھ/۱۴۱۲ء میں محمود مر گیا اور دولت خاں لودھی نے تخت پر قبضہ کر لیا اور محرم الحرام ۸۱۶ھ میں سکہ اور خطبہ اپنا جاری کیا۔ اسی سال سے سلطان شہاب الدین محمد غوری کے ترکی غلاموں اور ان کے موالی کی دہلی کی بادشاہی منقرض ہوئی ان تمام خرخشات میں محمود نے کل ۲۰ سال اور ۲ ماہ سلطنت کی قاضی ظہیر دہلوی اس کے زمانہ کا بڑا شاعر تھا۔

دولت خاں لودھی۔ اس کو سوا برس حکومت کرتے ہوئے ہوا تھا کہ سید خضر خاں حاکم پنجاب نے شکست دیکر دہلی کی سلطنت پر قبضہ کر لیا اور دولت خاں کو فیروز آباد میں قید کیا اور وہ قید ہی میں مر گیا۔

فصل ششم خاندان سادات

۸۱۷ھ/۱۴۱۴ء سے ۸۵۵ھ/۱۴۵۱ء تک (مدت ۳۸ سال)

خضر خاں کا باپ ملک سلیمان[1] متبنیٰ تھا ملک مردان دولت کا جو فیروز شاہ کے زمانہ میں ملتان کا صوبہ دار تھا۔ ملک مردان اور اس کے صلبی بیٹے ملک شیخ کے مرنے کے بعد ملک سلیمان ملتان کا گورنر ہوا جب ملک سلیمان مر گیا تو خضر خاں فیروز شاہ کے حکم سے ملتان کا گورنر ہوا مگر سارنگ خاں نے غالب آ کر اسے ملتان سے نکال دیا اور خضر خاں بعد فتح دہلی تیمور کی خدمت میں حاضر ہوا تیمور نے اسے ملتان اور پنجاب کی حکومت پر دوبارہ سرفراز کیا اور آخر وہ دہلی فتح کر کے خاندان سادات کا بانی ہوا اس کے خاندان میں چار بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں:

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	خضر خاں بن سلیمان	۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء	۷ سال ۲ ماہ	۳	محمد شاہ بن فرید خاں بن خضر خاں	۸۳۷ھ / ۱۴۳۴ء	۱۲ سال ۴ ماہ
۲	معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ بن خضر خاں	۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء	۱۳ سال ۳ ماہ	۴	علاؤالدین عالم شاہ بن محمد شاہ	۸۴۹ھ / ۱۴۴۵ء	۷ سال چند ماہ

(۱) **خضر خاں** ۸۱۷ھ۔ اس کا وزیر ملک تحفہ تاج الملک بڑا لائق اور منتظم تھا۔ خضر خاں نے دہلی فتح کر کے گوالیار اور بیانہ کے حاکموں کو باجگذار بنایا۔ اس نے اپنے عہد میں سکہ و خطبہ شاہرخ بن تیمور کے نام کا جاری رکھا۔ بادشاہی خطاب کے بدلہ اپنے کو رایات اعلیٰ کے نام سے مشہور کیا۔ (۲) **مبارک شاہ**۔ اس کے عہد میں ملک میں برابر فتنہ و فساد ہوتا رہا پنجاب میں سکھا کھوکھر کے کمال جسرت نے بڑا فتنہ برپا کیا۔ اور لاہور اور دیپالپور کو لوٹ لیا ہوشنگ والی مالوہ نے گوالیار کا محاصرہ کر لیا مگر واپس گیا ۸۳۱ھ میں امیر شیخ علی مغل والی کابل نے شاہرخ بن تیمور کے حکم سے پنجاب پر حملہ کیا۔ عماد الملک صوبہ دار ملتان نے اسے شکست دیکر بھگا دیا مگر پھر امیر شیخ علی نے لاہور پر قبضہ کر لیا اور دو ہزار تاخت و تاراج کر کے کابل کو واپس گیا لیکن مبارک نے شمس الملک کو لاہور بھیجا اور مغل لاہور کو اس کے حوالہ کر کے کابل چلے گئے۔

ملک شرف سرور الملک وزیر نے (جو نو مسلم تھا) مبارک آباد کی جامع مسجد میں (جو جمنا کے کنارہ دہلی کے قریب اس نے بسایا تھا) اسے شہید کرا دیا بڑا عاقل اور عادل بادشاہ تھا تمام عمر اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا کسی کو گالی نہ دی اس کے زمانہ میں تاریخ مبارک شاہی لکھی گئی۔ (۳) **محمد شاہ**۔ ملک سرور وزیر کی مدد سے بادشاہ ہوا۔ وزیر خود مدار المہام اور مختار عام تھا مگر امیروں نے ملک سرور کو مار ڈالا اور حسام خاں وزیر ہوا۔ چندروز میں وہ بھی قتل کیا گیا اور حمید الدین وزیر بنا۔ بہلول لودھی گورنر سرہند لاہور اور دیپالپور اپنے قبضہ میں کر کے خود مختار ہو گیا۔ سلطان ابراہیم شرقی والی جونپور نے سلطنت کا بہت سا حصہ دبا لیا۔

[1] صاحب منتخب التواریخ نے خضر خاں کے باپ کا نام ملک الشرق لکھا ہے جو ملک سلیمان کا بیٹا تھا۔

۸۴۴ھ میں سلطان محمود خلجی والی مالوہ نے دہلی پر حملہ کیا اور دہلی سے ۱۰ کوس کے فاصلہ پر آپہنچا۔ محمد شاہ نے بہلول لودھی کو اپنی مدد کو بلایا اور بہلول نے محمود کو صلح کرنے پر مجبور کیا اور وہ واپس گیا۔ سلطان نے بہلول کو اپنا بیٹا بنایا اور خانخاناں لقب دیکر پنجاب کا گورنر بنایا اور جسرت گکھر کی تادیب کے واسطے روانہ کیا اس نے جسرت سے صلح کی انہیں دنوں میں لنگاہ افغانوں نے ملتان میں خروج کیا اور سلطنت علیحدہ قایم کرلی اب بہلول لودھی نے نئی افغانی فوج نوکر رکھ کے دہلی پر چڑہائی کی مگر اسوقت کامیاب نہ ہوا۔ (۴) **علاء الدین**۔ علاقہ دہلی اور بدایوں کے اور بعض اور اضلاع کے سوا اس کی کہیں حکومت نہ تھی۔ ۸۵۱ھ میں بدایوں گیا اور وہاں کی آب وہوا پسند کرکے وہاں کی رہائش اختیار کی۔ حمید خاں وزیر بدایوں سے دہلی آیا اور سلطانی ملازموں کو نکال کر دہلی پر قبضہ کرلیا مگر بہلول لودھی نے پنجاب سے آکر حمید خاں کو قید کرلیا اور بادشاہ کو دہلی آنیکے واسطے لکھا اس نے جواب دیا کہ مجھکو پرگنہ بدایوں کافی ہے سلطنت کا تم کو اختیار ہے چنانچہ علاء الدین آخر عمر تک بدایوں میں رہا۔ اور ۸۸۳ھ میں مرگیا اس نے ۷ برس دہلی میں اور آٹھ برس بدایوں میں حکومت کی۔

فصل ہفتم۔ خاندان لودھی

(۸۵۵ھ ۱۴۵۱ء سے ۹۳۲ھ ۱۵۲۶ء تک) (مدت سلطنت ۷۷ سال)

فیروز شاہ کے زمانہ میں بہلول کا دادا بہرام ملک مردان حاکم ملتان کے پاس نوکر تھا۔ بہرام کے مرنیکے بعد اس کا بیٹا ملک سلطان خضرخاں کے پاس نوکر ہوا اور اسلام خاں خطاب پاکر سرہند کا حاکم بنا۔ اسلام خاں کا بھائی ملک کالا جو بہلول کا باپ تھا دورالہ کا حاکم تھا جب ملک کالا شیخ امیر علی کی لڑائی میں مارا گیا تو اسلام خاں نے بہلول کو جو اسوقت طفل کے نام سے مشہور تھا تربیت کیا۔ پھر بہلول اپنی لیاقت سے پنجاب کا حاکم ہوگیا یہانتک کہ دہلی کی سلطنت پر قابض ہوکر خاندان لودھی کا بانی ہوا۔ اس خاندان میں تین بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

۱	بہلول بن کالا	۸۵۵ھ ۱۴۵۱م	۳۸ برس	۲	نظام خاں سکندر بن بہلول	۸۹۴ھ ۱۴۸۸م	۲۸ سال	۳	ابراہیم حسین خاں بن سکندر	۹۲۳ھ ۱۵۱۷	۹

(۱) **بہلول** - تخت پر بیٹھتے ہی سلطنت کو وسیع کرنے کی فکر میں ہوا سب سے اول جونپور فتح کرنا چاہا۔ ۲۶ برس تک شاہان جونپور سے لڑتا رہا کبھی یہ اور کبھی وہ غالب آتے رہے۔ یہانتک کہ دو مرتبہ جونپور کی فوج نے دہلی کا محاصرہ کرلیا کبھی بیچ میں کچھ عرصہ کیلئے صلح بھی ہو جاتی تھی خیال کیا جاسکتا ہے کہ اس زمانہ میں ملک اور باشندوں پر کیا گزرتی ہوگی۔ آخر کو ۸۸۱ھ ۱۴۷۶ء میں جونپور فتح کر کے سلطنت دہلی میں شامل کیا جونپور کا آخری بادشاہ بہار کو بھاگ گیا۔ اور وہاں ۹۰۵ھ میں مرگیا۔ بہلول نے اپنے بیٹے باربک کو جونپور کا حاکم بنایا اور اپنی سلطنت کو اسطرح تقسیم کیا (۱) جونپور میں باربک کو (۲) کالپی میں اپنے پوتے اعظم ہمایوں بن خواجہ بایزید کو (۳) بدایوں میں خانخاناں کو (۴) کرہ مانک پور میں اپنے بیٹے مبارک خاں کو (۵) بہرائچ میں اپنے بھتیجے شیخ محمد فرملی عرف کالا پہاڑ کو حاکم بنایا اور (۶) میان دوآب اور دہلی اور پنجاب میں تیسرے بیٹے نظام خاں کو حاکم کرکے اپنا ولیعہد بنایا۔ آگرہ کا شہر بسایا۔ ۸۹۴ھ میں مرگیا۔ بہلول صالح متقی اور علم دوست بادشاہ تھا۔ بڑا سادہ مزاج اور بے تکلف تھا اس کی سلطنت جمنا سے ہمالہ تک اور الہ آباد سے بنارس تک تھی کچھ علاقہ چنبل اور جمنا کے درمیان بھی اس کے تصرف میں تھا چونکہ مغل اس کی فوج میں بہت تھے اس سبب سے اکثر کامیاب ہوتا تھا۔

(۲) **سکندر** - ہندو سنارن کے پیٹ سے تھا عقلمندی اور امن کیساتھ حکومت کی اسکے بھائی باربک نے بغاوت کی مگر شکست کھاکر مغلوب ہوا اور جونپور کی سلطنت پر بحال ہوا۔ بہار فتح کیا ۱۴۹۱ء میں بہار کو سلطنت دہلی میں شامل کیا اور سلطان حسین جو جونپور سے بھاگ کر بہار میں حکومت کرتا تھا علاء الدین شاہ بنگالہ کے پاس پناہ لی ایک حصہ بندیلکھنڈ کا بھی فتح کیا سلطان علاء الدین سے عہد دوستی کا فیصلہ کیا ۱۵۰۲ء میں اول مرتبہ بجائے دہلی کے آگرہ کو دارالسلطنت بنایا جو شاہجہاں کے وسط عہد تک ہندوستان کا دارالسلطنت رہا[۱]۔ سکندر ہندوؤں کے بہت تعصب کرتا تھا چنانچہ جابجا مندر مسمار کرکے انکی جگہ مسجدیں تعمیر کرائیں۔ مقام سکندرہ اسی کے نام سے مشہور ہے اہل علم کی بہت قدر کرتا تھا۔ اس کی حالت میں ۱۵۱۷ء میں مرگیا۔

[۱] شاہجہاں نے ۱۰۴۸ھ ۱۶۳۸ء میں دہلی کی بنیاد ڈالی اور دس سال میں شہر مع قلعہ کے تکمیل کو پہنچا اسوقت سے پھر دہلی ہی دارالحکومت رہا۔

(۱۳) ابراہیم — اپنے بھائی جلال الدین کو جونپور کا حاکم بنایا مگر چونکہ ابراہیم کی عادات سے امرا ناراض تھے انہوں نے جلال الدین کو جونپور کا مستقل بادشاہ بنا دیا۔ ابراہیم سے لڑائی ہوئی اور جلال الدین شکست کھا کر مارا گیا۔ تمام امیر اس کے ظلم اور بے رحمی سے ناراض ہو گئے بہار کا گورنر دریا خاں لوہانی ولد دریا خاں آزاد ہو گیا۔ اسلام خاں بن اعظم ہمایوں مانکپور میں اور دولت خاں لودھی پنجاب میں باغی ہو گیا اور دولت خاں نے کابل کے بادشاہ بابر کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی ترغیب دی چنانچہ سنہ ۱۵۲۴ء میں بابر نے لاہور فتح کر کے ابراہیم کو سنہ ۱۵۲۶ء میں پانی پت پر شکست دی جس میں ابراہیم مارا گیا اس طرح دہلی کے پٹھان بادشاہوں کا زمانہ ختم ہوا اور خاندان مغلیہ کی حکومت کی بنیاد قائم ہوئی اس وقت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خاندان مغلیہ سے پہلے ان مختلف سلطنتوں کا ذکر کر دیں جو ان پٹھانوں کے زمانہ میں ہندوستان کے مختلف حصوں میں قائم ہو گئی تھیں۔

فصل ہشتم سلطنت دہلی کے ہمعصر (طوائف الملوک)

دہلی کی ہمعصر سلطنتوں کی فہرست

علاقہ	نمبر شمار	نام خاندان	بانی خاندان	سنہ آغاز	سنہ انجام	کس کے زمانہ میں قائم ہوا	نام علاقہ	نمبر شمار	نام خاندان	بانی خاندان	سنہ آغاز	سنہ انجام	کس کے زمانہ میں قائم ہوا
	۱	صوبہ دار	بختیار خلجی	۵۹۹ / ۱۲۰۳	۷۰۱ / ۱۳۰۱	محمد غوری	گجرات	۱۲		ظفر خاں	۷۹۹ / ۱۳۹۷	۹۸۰ / ۱۵۷۲	محمود تغلق
	۲	خاندان [illegible]	حاجی الیاس	۷۴۹ / ۱۳۴۹	۸۱۲ / ۱۴۰۹	فیروز تغلق	خاندیش	۱۳	فاروقی	نصیر خاں	۸۰۱ / ۱۳۹۹	۱۰۰۸ / ۱۵۹۹	"
	۳	خاندان راجہ	راجہ [illegible]	۸۱۲ / ۱۴۰۹	۸۳۶ / ۱۴۳۲	محمود تغلق	کشمیر	۱۴		شمس الدین شاہ میر	۷۴۳ / ۱۳۴۲	۹۹۵ / ۱۵۸۷	محمد تغلق
	۴	خاندان الیاس شاہی	محمود شاہ	۸۴۲ / ۱۴۳۸	۸۹۲ / ۱۴۸۶	لودھی	ملتان	۱۵	لنگاہ	شہاب الدین لنگاہ	۸۵۹ / ۱۴۵۶	۹۳۲ / ۱۵۲۵	لودھی
	۵	حبشی	شاہزادہ باربک	۸۹۲ / ۱۴۸۶	۸۹۹ / ۱۴۹۳	"	سندھ	۱۶	ذوالنونی	شاہ بیگ	۹۲۷ / ۱۵۲۰	۱۰۰۱ / ۱۵۹۲	"
بنگالہ	۶	سادات	حسین شاہ	۸۹۹ / ۱۴۹۳	۹۴۲ / ۱۵۳۵	ہمایوں	گلبرگہ	۱۷	بہمنی	ظفر خاں	۷۴۸ / ۱۳۴۷	۹۳۳ / ۱۵۲۶	محمد تغلق
	۷	سوری	شیر شاہ	۹۴۲ / ۱۵۳۶	۹۷۱ / ۱۵۶۳	"	برار	۱۸	عماد شاہیہ	فتح شاہ	۸۹۰ / ۱۴۸۴	۹۸۰ / ۱۵۷۲	بہمنی کی شاخ
	۸	کررانی	سلیمان خاں	۹۷۱ / ۱۵۶۳	۹۸۴ / ۱۵۷۶	خاندان سوری	احمد نگر	۱۹	نظام شاہیہ	احمد نظام	۸۹۶ / ۱۴۹۰	۱۰۴۳ / ۱۶۳۳	"
جونپور	۹	شرقیہ	خواجہ جہاں	۷۹۶ / ۱۳۹۴	۸۸۱ / ۱۴۷۶	محمود تغلق	بیدر	۲۰	برید شاہیہ	قاسم برید	۸۹۷ / ۱۴۹۲	۱۰۱۸ / ۱۶۰۹	"
مالوہ	۱۰	غوری	دلاور خاں	۸۰۴ / ۱۴۰۱	۸۳۹ / ۱۴۳۶	"	بیجاپور	۲۱	عادل شاہیہ	یوسف عادل شاہ	۸۹۵ / ۱۴۸۹	۱۰۹۷ / ۱۶۸۶	"
	۱۱	خلجی	محمود شاہ	۸۳۹ / ۱۴۳۵	۹۳۷ / ۱۵۳۱	[illegible]	گولکنڈہ	۲۲	قطب شاہیہ	سلطان قلی	۹۱۸ / ۱۵۱۲	۱۰۹۸ / ۱۶۸۷	"

ضمیمہ الف تاریخ بنگالہ

محمد غوری کے غلام بختیار خلجی نے جو اودھ میں سپہ سالار تھا بہار فتح کر کے سنہ ۱۱۹۹ء میں بنگالہ کے راجہ لکھمنیا پر چڑھائی کی اور اس کا دارالسلطنت ندیا فتح کر لیا۔ اور سلطنت اسلام کو اس مقام تک وسیع کیا جہاں گنگا کا ڈیلٹا شروع ہوتا ہے اور بنگال کے بعض راجاؤں کو باجگذار کر کے گور کو جسے لکھنوتی بھی کہتے ہیں دارالحکومت بنایا فیروز شاہ کے زمانہ تک بنگالہ کا یہ حال رہا کہ کبھی بنگالہ کے گورنر خود مختار ہو جاتے تھے کبھی شاہان دہلی کا حکم ماننے لگتے تھے کبھی ایک ہی حاکم کل بنگالہ پر حکمرانی کرتا تھا کبھی مشرقی بنگال میں جدا حاکم ہوتا تھا مغربی میں جدا مشرقی بنگال کا دارالسلطنت سنار گاؤں تھا اور مغربی کا گور یا لکھنوتی تھا کبھی ایک تیسری ریاست ست گاؤں کا دارالسلطنت ہو جاتا تھا اور تینوں کا مرکز فیروز آباد یا پنڈوہ ہوتا تھا [illegible] سنہ ۱۵۶۴ء میں ٹانڈہ دارالحکومت قرار پایا۔ صوبہ داران بنگال بعض اوقات بہار اور [illegible] سلطنت دہلی کے کمزور ہو جانے پر صوبہ داران بنگالہ خود مختار ہو کر [illegible] اکبر کے ابتدائی عہد تک بنگالہ کا یہی حال رہا [illegible] سنہ ۹۳۲ھ [illegible] سو سال تک بنگالہ [illegible] سنہ ۱۵۳۹ء میں شیر شاہ نے ہمایوں کو شکست دے کر ہندوستان کا فرمانروا ہوا تو بنگال بھی اس کے قبضہ میں [illegible] سنہ ۹۸۲ھ میں اکبر نے بہار فتح کیا۔

اور ۵۹۹ھ میں بنگال سلطنت دہلی میں شامل ہوا۔ اختیار خلجی کے جانشینوں کو التمش نے ۶۲۲ھ میں دہلی کا باجگزار بنایا اور ۶۲۴ھ میں اپنے بڑے بیٹے ناصر الدین کو بنگال کا گورنر بنایا۔ جب وہ التمش ہی کی حیات میں مرگیا تو التمش نے اپنے دوسرے بیٹے کا وہی نام مقرر کرکے بنگال کا گورنر مقرر کیا جو بعد میں ہندوستان کا شہنشاہ بنا۔ بلبن کے زمانہ میں طغرل خاں حاکم بنگال نے خود سری کی اس کو شکست دے کر بلبن نے اپنے بیٹے بغرا خان کو بنگال کا گورنر بنایا۔ بغرا خان کا بڑا بیٹا کیقباد ہندوستان کا شہنشاہ ہوا اور چھوٹا بیٹا کیکاؤس اس کی جگہ بنگالہ میں حکمران ہوا اور کئی پشت تک اس کا خاندان بنگالہ میں حکمران رہا۔ کیکاؤس کے بعد اس کا بیٹا فیروز۔ فیروز کے بعد اس کا ایک بیٹا شہاب الدین مغربی بنگال میں اور دوسرا بیٹا بہادر شاہ مشرقی بنگال میں حکمران تھا۔ ۱۳۱۹ء میں بہادر شاہ نے اپنے بڑے بھائی شہاب الدین کو مار کر مغربی بنگال پر بھی قبضہ کرلیا۔ شہاب الدین کے بیٹے ناصر الدین نے غیاث الدین تغلق کے پاس آکر مدد چاہی۔ غیاث الدین تغلق نے بنگال فتح کرکے ۷۲۴ھ میں ناصر الدین کو مغربی بنگال کا بادشاہ بنادیا اور اپنے منہ بولے بیٹے تاتار خاں کو مشرقی بنگال کی حکومت پر چھوڑا اور بہادر کو پکڑ کر دہلی لایا لیکن محمد تغلق نے اس کی ریاست بحال کردیا مگر جب اس نے بغاوت کی تو شکست کھا کر قتل ہوا۔ ۷۳۹ھ میں فخر الدین مبارک شاہ بنگالہ میں خود سر ہوگیا اور بنگالہ میں بڑی بد انتظامی پھیل گئی مگر حقیقت میں بنگالہ کی آزادی ۷۵۳ھ میں قائم ہوئی جبکہ شمس الدین حاجی الیاس کل بنگالہ کا آزاد بادشاہ ہوا۔ اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے بنگالہ کے گورنروں کے نام تحریر کریں بعد میں مختلف خاندانوں کا ذکر کریں گے۔

نمبر	نام گورنر	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام گورنر	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام گورنر	سنہ جلوس	مدت
۱	محمد بختیار خلجی	۵۹۹ ۱۲۰۲	۳	۱۱	جلال الدین مسعود (ملک جانی)	۶۵۶ ۱۲۵۸	۱۰	۳۱	غیاث الدین بہادر شاہ بن فیروز (مشرقی بنگال)	۷۱۰ ۱۳۱۰	۹
۲	عز الدین محمد شیران	۶۰۲ ۱۲۰۵	۳	۱۲	عز الدین طلبک	۶۵۶ ۱۲۵۸	۲	۳۲	غیاث الدین بہادر شاہ (تمام بنگال)	۷۱۹ ۱۳۱۹	۴
۳	علاء الدین علی مردان خاں خلجی	۶۰۵ ۱۲۰۸	۳	۱۳	محمد ارسلان تاتار خان	۶۵۹ ۱۲۶۰	۰	۳۳	ناصر الدین بن شہاب الدین (مغربی بنگال)	۷۲۴-۲۶ ۱۳۲۳-۲۵	۳
۴	غیاث الدین	۶۰۸ ۱۲۱۱	۱۶	۱۴	شیر خان		۰	۳۴	بہادر شاہ و تاتار خاں بہرام (مشرقی بنگال)	۷۲۵-۳۱ ۱۳۲۴-۳۰	۶
۵	ناصر الدین محمود	۶۲۴ ۱۲۲۶	۳	۱۵	امین خان			۳۵	بہرام شاہ (تنہا)	۷۳۱-۳۹ ۱۳۳۰-۳۸	۸
۶	علاء الدین جانی	۶۲۷ ۱۲۲۹	چند ماہ	۱۶	مغیث الدین طغرل	۶۶۷ ۱۲۶۸	۴	۳۶	قدر خاں (مغربی بنگال)	۷۲۶-۳۹ ۱۳۲۵-۳۹	۱۴
۷	سیف الدین ایبک	۶۲۷ ۱۲۲۹	۴	۱۷	ناصر الدین بغرا خان	۶۸۱ ۱۲۸۲	۱۰	۳۷	عز الدین اعظم الملک (ستگاؤں)	۷۲۶-۴۰ ۱۳۲۵-۳۹	۱۴
۸	عز الدین طغرل طغان خاں	۶۳۱ ۱۲۳۳	۱۱	۱۸	رکن الدین کیکاؤس بن بغرا خان	۶۹۱ ۱۲۹۱	۱۱	۳۸	فخر الدین مبارک شاہ (مشرقی بنگال)	۷۳۹-۵۰ ۱۳۳۸-۴۹	۱۱
۹	قمر الدین تمر خاں قران	۶۴۳ ۱۲۴۴	۳	۱۹	شمس الدین فیروز شاہ بن کیکاؤس	۷۰۲ ۱۳۰۲	۱۶	۳۹	اختیار الدین غازی شاہ (مشرقی بنگال)	۷۵۰-۵۳ ۱۳۴۹-۵۲	۳
۱۰	اختیار الدین (مغیث الدین ازبک)	۶۴۴ ۱۲۴۷	۱۳	۲۰	شہاب الدین بغدہ شاہ بن فیروز (مغربی بنگال)	۷۱۸ ۱۳۱۸	۱	۴۰	علاء الدین علی مبارک شاہ (مغربی بنگال)	۷۴۲-۴۶ ۱۳۳۹-۴۵	۴

نوٹ: **اختیار خلجی** مسلمانوں میں سے پہلا شخص ہے جس نے بنگال فتح کیا۔ بعد فتح بنگال تبت پر چڑھائی کی مگر شکست کھائی اور بعد واپسی علی مردان خاں امیر کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ **عز الدین محمد شیران** بختیار کا جانشین [illegible] علاء الدین علی مردان امیر الامرا کو قید کرلیا وہ بھاگ کر قطب الدین ایبک کے پاس گیا جس نے علی مردان کی مدد کی اور بنگالہ کا حاکم بنایا۔ ملک الیاس نام ایک امیر نے (جو بعد میں شمس الدین حاجی الیاس کے نام سے مشہور ہوا اور جس نے حاجی پور بسایا) ۷۴۳ھ میں مغربی بنگالہ کے ایک حصہ میں آزاد حکومت قائم کی اور ۷۴۶ھ میں علاء الدین علی مبارک (مغربی بنگالہ کا بادشاہ) کو مار کر اور ۷۵۳ھ میں فخر الدین مبارک (مشرقی بنگالہ کے بادشاہ) کو مار کر سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور کل بنگالہ کا بادشاہ ہوا۔

خاندان بھنگڑہ

نمبر	نام	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام	سنہ جلوس	مدت
۱	شمس الدین حاجی الیاس	۷۴۳ ۱۳۴۲	۱۹	۳	غیاث الدین اعظم شاہ بن سکندر	۷۹۲ ۱۳۹۰	[illegible]	۵	شمس الدین ثانی بن حمزہ	۸۱۲-۱۵ ۱۴۰۹-۱۲	۳
۲	سکندر بن شمس الدین	۷۵۹ ۱۳۵۸	۳۳	۴	سلطان السلاطین سیف الدین حمزہ بن اعظم شاہ	۸۰۹ ۱۴۰۶	۳				

(۱) **شمس الدین بھنگڑہ** - ولایت جاجنگر پر کہ بختیار خلجی کے بعد مسلمانوں سے کوئی [illegible] حملہ کیا اور واپس آیا۔ [illegible] برس تک شاہان دہلی میں سے کوئی اس کا متعرض نہ ہوا۔ آخر کار [illegible] فیروز شاہ [illegible] لڑائی کے بعد صلح ہوگئی۔

ط بعض نے ناصر الدین کو شہاب الدین کا بیٹا اور بعض نے بہادر کا بیٹا بیان کیا ہے [illegible] غیاث الدین [illegible] تحریر [illegible] علاء الدین مبارک [illegible] ۷۴۲ھ میں اور فخر الدین مبارک شاہ کا ۷۳۹ھ میں معلوم ہوتا ہے۔ فخر الدین کی مدت سلطنت ۱۰ سال چند ماہ اور علاء الدین مبارک کی ایک سال اور ۵ ماہ لکھی ہے یہ جدید تحقیقات کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

اور شمس الدین بنگالہ میں خود مختار رہا۔ ۷۵۹ھ میں ۱۶ برس حکومت کرکے مرگیا مگر صاحب تاریخ فرشتہ نے اس کا سنہ وفات ۷۶۰ھ لکھا ہے اور مدت سلطنت ۱۶ سال چند ماہ۔ بعض مورخوں نے اس کا سنہ جلوس ۷۴۲ھ لکھا ہے اس حساب سے ۱۶ سال کی حکومت اور ۷۵۸ھ میں مرنا ثابت ہوتا ہے۔ (۲) سکندر۔ اسیر ۷۶۰ھ میں فیروز تغلق نے چڑھائی کی یہ مثل اپنے باپ کے اکدالہ میں متحصن ہوا۔ اور سالانہ پیشکش ارسال کرنیکا اقرار کرکے اپنی سلطنت پر بحال رہا اور عیش و عشرت میں بسر کی صاحب تاریخ فرشتہ نے لکھا ہے کہ ۹ سال اور چند ماہ حکومت کی۔ (۳) غیاث الدین۔ مثل اپنے باپ دادا کے عیش میں گذاری صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہیں کہ ۷ سال چند ماہ حکومت کرکے ۷۷۵ھ میں مرگیا۔ (۴) سلطان السلاطین۔ شجاع و حلیم و کریم تھا امرا و وزرا اس کے قدردان اور دانا تھے اطراف کے راجا اس کے مطیع رہے۔ بقول فرشتہ ۱۰ برس چند ماہ و بقولے ۵ روز سلطنت کرکے ۷۸۵ھ میں مرگیا۔

(۵) شمس الدین ثانی۔ خورد سالی کی وجہ سے خفیف العقل تھا کانس[1] نام ہندو کہ خاندان امرا سے تھا اس کے عہد میں صاحب اختیار پایا بقول صاحب تاریخ فرشتہ ۷۸۸ھ میں ۳ سال چند ماہ حکومت کرکے مرگیا اور راجہ کانس نے تخت پر قبضہ کرلیا۔

خاندان کانس

۱	راجہ کانس (شہاب الدین بایزید خان)	۸۱۹ / ۱۴۱۶	۵	۳	شمس الدین احمد بن جلال الدین	۸۳۴ / ۱۴۳۱	۱۱
۲	جیتمل (سلطان جلال الدین محمد) بن کانس	۸۲۴ / ۱۴۲۱	۱۸	یہ بادشاہ ۸۴۶ھ ۱۴۴۲ء میں مرا			

(۱) کانس۔ بادشاہ ہوکر مسلمان ہوا اور سلطان شہاب الدین بایزید خان اپنا نام مشہور کیا صاحب تاریخ فرشتہ نے اس کی مدت سلطنت ۷ سال لکھی ہے۔ (۲) جیتمل۔ مسلمان ہوکر سلطان جلال الدین محمد لقب اختیار کیا اس کے عہد کا نوشیروان تھا نہایت استقلال اور مضبوطی سے بنگالہ اور لکھنوتی پر حکومت کی صاحب تاریخ فرشتہ نے مدت سلطنت ۱۷ سال چند ماہ اور سنہ وفات ۸۱۲ھ لکھا ہے۔ (۳) سلطان احمد۔ رعایا کو انعام و احسان سے مالا مال کیا بقول صاحب تاریخ فرشتہ ۱۶ برس سلطنت کرکے ۸۳۰ھ میں مرگیا۔ سلطان احمد کے انتقال پر اس کے غلام ناصر الدین نے تخت پر قبضہ کرلیا اور وزرا و ارکان ملک کو نکال دیا۔ مگر سات روز میں اور بقولے اسی روز امرائے سلاطین بھنگرہ کے ہاتھ سے قتل ہوا اور ناصر شاہ کہ سلطان شمس الدین بھنگرہ کی اولاد سے تھا اپنے باپ دادا کی مسند حکومت پر بیٹھا۔

خاندان بھنگرہ (مکرر)

۱	ناصر الدین محمود شاہ	۸۴۶ / ۱۴۴۲	۱۷	۳	شمس الدین یوسف بن باربک	۸۷۹ / ۱۴۷۴	۷ سال ۶ ماہ	۵	جلال الدین فتح شاہ بن محمود	۸۸۶ / ۱۴۸۱	۷
۲	رکن الدین باربک بن ناصر الدین	۸۶۴ / ۱۴۵۹	۱۷	۴	سکندر شاہ بن یوسف	۸۸۶ / ۱۴۸۱	۹م	اس نے ۸۹۳ھ ۱۴۸۷ء میں وفات پائی			

(۱) ناصر الدین محمود۔ رعیت اس سے بہت خوش رہی بقول فرشتہ ۳۲ برس سلطنت کرکے ۸۶۲ھ میں وفات پائی۔ (۲) رکن الدین باربک۔ اس کے عہد میں سیاہ و سپید کا خوف حال ہی میں ہند کا اول بادشاہ ہے جسنے غلامان حبشی کو معزز و ممتاز کیا ہزار حبشیوں کو امارت اور وزارت کے کام سپرد کئے اسی کی پیروی دکن کے بادشاہوں نے کی بقول فرشتہ ۱۷ سال بدولت و اقبال حکومت کرکے ۸۷۹ھ میں مرگیا۔ (۳) یوسف شاہ۔ عالم فاضل و عادل تھا احکام شرعی جاری کئے بعض معاملات جنمیں قاضی عاجز ہوتے خود فیصل کرتا کیونکہ خود بھی عالم تھا بقول فرشتہ ۸۸۷ھ میں ساڑھے سات برس حکومت کرکے مرگیا۔ (۴) سکندر۔ دو ماہ کی حکومت کے بعد معزول ہوا۔ (۵) فتح شاہ۔ عالم و دانا تھا۔ خواجہ سرا اور غلامان حبشی کو جنہوں نے پہلی حکومتوں میں بہت عروج اور اعتبار حاصل کیا تھا اور بے اعتدالی کرتے تھے درست کیا خواجہ سرا سلطان شہزادہ نام نے دیگر خواجہ سراؤں کی سازش سے ۸۹۳ھ میں قتل کرڈالا بقول فرشتہ ۸۹۶ھ میں مارا گیا اور اس نے مدت حکومت ۷ سال ۵ ماہ لکھی ہے اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ ۸۹۳ھ میں مارا گیا ہوگا) اور خود سلطان باربک کا خطاب اختیار کرکے بادشاہ ہوا۔

خاندان حبشیان کی بادشاہ

[1] کنیش کا معرب ہے ہندو تھا مسلمان ہوگیا تھا۔

۱	سلطان شہزادہ باربک	۸۹۲ / ۱۴۸۶	۳ ماہ	۳	ناصر الدین محمود بن فیروز	۸۹۵ / ۱۴۸۹	۱
۲	ملک اندیل سیف الدین فیروز شاہ	۸۹۲ / ۱۴۸۶	۳ سال	۴	سیدی بدر شمس الدین ابو النا صر مظفر شاہ	۸۹۶ / ۱۴۹۰	۳ سال ۵ ماہ

(۱) سلطان شہزادہ - تمام آدمی اس خواجہ سرا سے ناراض تھے ملک اندیل حبشی نے جو فتح شاہ کا نمک حلال حبشی غلام تھا اسے قتل کیا اور چونکہ فتح شاہ کا بیٹا صرف ۲ سال کا تھا فتح شاہ کی ملکہ اور امرا کے کہنے سے ملک اندیل خود سیف الدین فیروز شاہ کے لقب سے بادشاہ ہوا۔
(۲) ملک اندیل - اسکے عہد میں سپاہ و رعیت خوشحال رہی بقول فرشتہ ۸۹۵ھ میں ۳ سال حکومت کرکے مرگیا۔ (۳) محمود - سیدی بدر حبشی اسے مارکر خود بادشاہ ہوا بعضوں نے لکھا ہے کہ محمود شاہ فتح شاہ کا بیٹا تھا ٭ (۴) سیدی بدر - اسنے سید شریف مکی کو وزیر بناکر ملک و مال کا مختار کیا بڑا ظالم اور سفاک تھا لوگ اس بادشاہ سے ناراض تھے یہاں تک کہ سید شریف نے بھی ناراض ہوکر اس کا مقابلہ کیا عرصہ تک لڑائی ہوتی رہی ایک لاکھ ۳۰ ہزار کے قریب طرفین کے ہندو مسلمان مارے گئے آخر سید شریف بدر کو ۸۹۹ھ میں مارکر خود بادشاہ ہوا

خاندان سادات

۱	سید شریف مکی (علاء الدین حسین)	۸۹۹ / ۱۴۹۴	۲۷	۳	علاء الدین فیروز بن نصیب	۹۳۹ / ۱۵۳۲	چند ماہ
۲	نصیب شاہ بن سید شریف	۹۲۵ / ۱۵۱۸	۱۴	۴	غیاث الدین محمود بن علاء الدین حسین	۹۳۹ / ۱۵۳۲	۵

(۱) سید شریف - اس تنزل اور انقلاب کی درستی کی جو شاہان ماضی کے زمانہ میں ہوا تھا - امرا فرمانبردار اور رعایا مطیع ہوئے اکدالہ اس کا دار السلطنت تھا ۲۷ سال حکومت کرکے مرگیا بڑا عقلمند اور منتظم تھا فرشتہ نے اس کا سنہ وفات ۹۲۷ھ لکھا ہے اسنے حبشیوں کو نکالدیا خواجہ نور قطب عالم کا مرید تھا ٭ (۲) نصیب شاہ - بعضوں نے اسکا نام نصرت شاہ لکھا ہے اسکے عہد میں بابر کا دہلی اور آگرہ وغیرہ پر تسلط ہوگیا - امرائے افغان دہلی سے بھاگ کر اس کی پناہ میں آئے اور ابراہیم لودھی کا بھائی محمود بھی آیا اسنے سب کو جاگیریں دیں اور ابراہیم لودھی کی بیٹی سے جو وہاں آئی تھی نکاح کیا اور ۹۳۵ھ میں جب بابر نے جونپور فتح کرکے بنگالہ پر حملہ کرنا چاہا اس نے اطاعت قبول کرلی - بابر الٹا پھر گیا اس کے بعد باوجود سید ہونے کے نصیب شاہ کمال فسق و فجور میں مصروف ہوا اور بقول فرشتہ ۹۴۳ھ میں مرا - مگر یہ ٹھیک نہیں معلوم ہوتا کیونکہ فرشتہ نے علاء الدین فیروز کا نام بھی نہیں لکھا جو اس کے بعد بادشاہ ہوا۔
(۳) علاء الدین فیروز - تعجب ہے، فرشتہ نے اس کا نام بھی نہیں لکھا ٭ (۴) غیاث الدین محمود - فرشتہ نے اسکو صرف نصیب شاہ کے دربار کا ایک امیر لکھا ہے شیر شاہ سوری نے غلبہ حاصل کرکے ۹۴۳ھ میں اس سے بنگالہ کی حکومت چھین لی اس نے ہمایوں کے پاس پناہ لی - ہمایوں نے ۹۴۵ھ ۱۵۳۸ء میں شیر شاہ سے بنگالہ فتح کرکے گوڑ میں اپنے نام کا خطبہ پڑھا اور گوڑ کا نام جنت آباد رکھا مگر ۱۵۳۹ء میں شیر شاہ نے پھر بنگالہ پر قبضہ کرلیا اور خود ہندوستان کا بادشاہ بنکر بنگالہ کی حکومت اپنے ایک امیر محمد خان افغان کو دی۔ محمد خان کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے سلیم خان نے نشان مخالفت بلند کیا اور سلطان بہادر کے خطاب سے بنگالہ کا خود مختار بادشاہ بنگیا اور اپنا سکہ چلایا۔

خاندان محمد خان سوری

۱	شمس الدین محمد سور غازی شاہ (محمد خان)	۹۶۲ / ۱۵۵۵	۲	۳	غیاث الدین جلال شاہ بن محمد خان	۹۶۸ / ۱۵۶۰	۳
۲	سلیم خان (بہادر شاہ خضر) بن محمد خان	۹۶۳ / ۱۵۵۶	۶	۴	خلف غیاث الدین جلال شاہ	۹۷۱ / ۱۵۶۳	چند ماہ

غیاث الدین کے بیٹے سے سلیمان کرارانی نے جو سلیم شاہ بن شیر شاہ کا ایک امیر تھا سلطنت چھین لی اور بہار و بنگالہ پر قبضہ کرکے اڑیسہ فتح کرلیا

خاندان کرارانی

۱	سلیمان خان کرارانی (بہار و بنگال)	۹۷۱ / ۱۵۶۳	۹	۳	داؤد بن سلیمان	۹۸۰ / ۱۵۷۲	۴
۲	بایزید بن سلیمان	۹۸۰ / ۱۵۷۲	چند ماہ		سنہ ۹۸۴ھ میں اکبر کی فوج سے لڑتا ہوا مارا گیا		

داؤد نے اکبر کے علاقہ میں دست اندازی شروع کی اکبر کے سردار منعم خان اور خان جہاں نے بنگالہ ۱۵۷۶ء میں فتح کرلیا۔ داؤد مارا گیا

ؔ بعضوں نے اس کا عہد حکومت ۸ ماہ لکھا ہے ۹۷۱ اور ۹۸۰ کو بنگالہ کی حکومت دی مگر وہ کچھ عرصہ بعد مرگیا ۹۸۳ لنظام جلال الدین اکبر

نمبر ۲ - تاریخ جونپور

جونپور کا علاقہ اول اول بختیار خلجی نے محمد غوری کے عہد میں فتح کیا اس وقت سے شاہان دہلی کے زیر حکم رہا آخر محمود تغلق کا وزیر ملک سرور خواجہ جہاں جو ملک الشرق کا خطاب پاکر جونپور کا گورنر مقرر ہوا تھا ۷۹۷ھ ۱۳۹۴ء میں خود مختار ہوگیا اور سلطنت جونپور کا بانی ہوا۔ وہ اور اسکی اولاد بہار۔ بنارس۔ اودھ۔ قنوج اور بہرائچ پر حکمران رہی اس خاندان کی شان و شوکت کا موازنہ ان بادشاہوں کے عظیم الشان مقبروں کے معائنہ سے بخوبی ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کمال عروج پایا یہانتک کہ دو دفعہ دہلی کا بھی محاصرہ کیا شاہان مالوہ سے بھی اکثر لڑتے رہے یہاں کے بادشاہ علم و فضل کے کمال شائق اور علماء کے از حد قدردان تھے آخر کار بہلول لودہی نے ۸۸۱ھ ۱۴۷۶ء میں اور بقول بعض ۸۸۳ھ ۱۴۷۸ء میں جونپور کو فتح کرکے سلطنت دہلی کا صوبہ قرار دیا۔ اس خاندان میں ۶ بادشاہ ہوئے ہیں ؂

۱	ملک سرور خواجہ جہاں	۷۹۶ھ ۱۳۹۴ء	۶ سال چند ماہ	۳	شمس الدین ابراہیم برادر مبارک شاہ	۸۰۴ھ ۱۴۰۱ء	۴۰ سال چند ماہ	۵	محمد بن محمود	۸۶۲ھ ۱۴۵۷ء	۵ ماہ
۲	ملک قرنفل مبارک شاہ پسر متبنیٰ خواجہ جہاں	۸۰۲ھ ۱۳۹۹ء	چند ماہ	۴	محمود بن ابراہیم	۸۴۴ھ ۱۴۴۰ء	۱۹	۶	حسین بن محمود	۸۶۳ھ ۱۴۵۸ء	۱۸

(۱) **خواجہ جہاں** محمود تغلق کا متبنیٰ اور وزیر تھا ۸۰۲ھ میں مر گیا ؂ (۲) **مبارک شاہ** ۸۰۴ھ میں مرگیا ؂ (۳) **ابراہیم** یہ بادشاہ کمال عالم۔ فاضل اور مہربان تھا اس کے وقت میں جونپور علم و فضل کا معدن تھا۔ قاضی شہاب الدین دولت آبادی جو غزنی میں پیدا ہوا تھا اور جسنے دولت آباد میں پرورش پائی تھی اس کے وقت میں بڑا عالم و فاضل استاد کل تھا بادشاہ انتہا درجہ اسکی خاطر اور تعظیم کرتا تھا اس بادشاہ کے زمانہ میں تمام ممالک ہندوستان کے فاضل اور ایران و توران کے کامل جونپور میں اسکی قدردانی کی وجہ سے جمع تھے اور بہت سی کتابیں تصنیف ہوئیں اسکی خوش انتظامی کے سبب ملک نے کمال ترقی پائی اسکا دربار اس زمانہ میں ہندوستان کے تمام درباروں سے زیادہ بارونق اور عالیشان تھا اور جونپور رشک بغداد عظیم الشان شہر ہوگیا تھا یہ بادشاہ ۸۴۴ھ میں اور بقول فرشتہ ۸۴۰ھ میں مرا۔ ملو اقبال سے لڑائی اور محمود کے قنوج پر قابض ہوجانے کا حال محمود تغلق کے حال میں لکھا جا چکا ۸۱۰ھ میں دہلی پر چڑھائی کی لیکن جب سنا کہ سلطان مظفر گجراتی محمود کی مدد کو آتا ہے تو واپس چلا گیا ؂ (۴) **محمود** محمود والی مالوہ سے حاکم محمود سے اکثر لڑا مگر آخر صلح ہوگئی پھر سیدوں کے عہد میں دہلی پر حملہ آور ہوا لیکن بہلول لودہی نے دفعہ کیا ۸۶۲ھ میں مر گیا ؂ (۵) **سلطان محمد** بڑا ظالم تھا اپنے بھائی حسن خاں کو مروا ڈالا دوسرے بھائی حسین سے لڑکر مارا گیا ؂ (۶) **سلطان حسین** بہلول لودہی سے صلح کی۔ راجہ اڑیسہ کو مطیع کیا۔ بنارس کا قلعہ بنوایا راجہ گوالیار کو مالک بنایا اس کے بعد دہلی پر حملہ کیا بہلول نے اطاعت منظور کی اور کہا کہ سلطان میرے پاس صرف شہر دہلی ہے اس کے گرد و نواح کی ۱۶ کوس باقی تمام ملک لیلے مگر یہ نہ مانا آخر شکست کھائی اور اس کا ملک ۸۸۱ھ میں بہلول نے چھین لیا حسین بھاگ گیا اور کچھ عرصہ بہار میں حکومت کی وہاں بہلول لودہی نے تعرض نہ کیا مگر بہلول کے بعد جب حسین نے پھر سر اٹھایا سکندر لودہی نے ۸۹۹ھ ۱۴۹۴ء میں اسے بہار سے نکال دیا اور حسین شاہ نے بدحال ہوکر علاء الدین شاہ بنگالہ کے پاس پناہ لی اور اس کے پاس سے عیش و فراغت سے بسر کی یہانتک کہ ۹۰۵ھ ۱۵۰۰ء میں مر گیا

نمبر ۳ - تاریخ مالوہ

مالوہ راجپوتوں کی ایک قدیم سلطنت تھی جس نے عرصہ دراز تک مسلمانوں کو اپنی قلمرو میں داخل ہونے نہ دیا۔ اجین اس کا دار السلطنت تھا جہاں بکرماجیت اور بھوج مشہور راجہ گزرے ہیں مسلمانوں نے اول اسی علاقہ کو شمس الدین التمش کے زمانہ میں فتح کیا۔ پھر غیاث الدین بلبن نے اس وقت سے سلطان محمد بن فیروز شاہ کے عہد تک مالوہ سلاطین دہلی کے زیر فرمان رہا پھر محمد بن فیروز شاہ کے عہد میں دلاور خاں غوری مالوہ کا صوبہ دار مقرر ہوا جب محمد شاہ معزول ہوا تو ۸۰۴ھ میں مالوہ میں آزاد ہوگیا مالوہ خاندان خلجی و غوری کے عہد تک خود مختار رہا۔ ان بادشاہوں کے زمانہ میں اجین علوم و فنون کا سرچشمہ سمجھا جاتا تھا سلطنت مالوہ کے حدود یہ تھے شمال میں چنبل جنوب میں نربدا مشرق میں بندیلکھنڈ مغرب میں گجرات۔ مالوہ کے خلجی فرمانرواؤں نے ہوشنگ آباد اجمیر چتوڑ اور ایلچپور کے الحاق سے اس سلطنت کو اور بھی وسعت دی تھی۔ کبھی کبھی چتوڑ بھی ان کا باجگزار ہوجاتا تھا اس کا اسلامی پایہ تخت شادی آباد یعنی مانڈو کی خوبی اور عظیم الشان مساجد اور محلات کے لئے مشہور تھا

مالوہ کے خلجی خاندان نے جانب شمال دروازہ دہلی تک اور بجانب جنوب بیدر تک کے ملک کو بزور تلوار صاف کر ڈالا تھا۔ مالوہ میں غوری نسل کے ۳ بادشاہ حکمراں ہوئے ہیں ؛

خاندان غوری

١	سلطان حسین دلاور خاں	٨٠٤ھ ١٤٠٢ء	٤	٣	غزنی خاں سلطان محمد بن ہوشنگ	٨٣٨ھ ١٤٣٤ء	ایک سال چند ماہ
٢	سلطان ہوشنگ الپ خاں بن دلاور خاں	٨٠٩ھ ١٤٠٥ء	٣٠	(١) دلاور خاں سلطان محمد غوری کی دختری اولاد سے تھا			

١٣٩٢ء میں محمد بن فیروز کیطرف سے مالوہ کا گورنر مقرر ہوا۔ ٦ اسال مالوہ میں حکمراں رہا ١٢ سال دہلی کا ماتحت اور ۴ سال خود مختار رہا۔ اس کے بیٹے ہوشنگ نے زہر دیدیا اس کا دارالسلطنت دھار تھا ؛ (٢) ہوشنگ مظفر شاہ گجرات نے اسے شکست دیکر ایکسال قید رکھا مگر پھر ریاست مالوہ پر بحال کر دیا۔ مظفر کے بعد گجرات کے بادشاہ سلطان احمد پر اس نے چڑھائی کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ ٣٠ سال حکومت کر کے مر گیا ہوشنگ آباد اس کا بسایا ہوا ہے منڈو کا قلعہ تعمیر کر کے دارالحکومت بنایا ؛ (٣) سلطان محمد غزنی خاں۔ اس نے صرف ایکسال حکومت کی ٨٣٩ھ میں اس کے وزیر محمود خاں خلجی نے اس کو زہر دے کر مار دیا اور خود بادشاہ ہوا۔

خاندان خلجی

(٨٣٩ھ ١٤٣٥ء سے ٩٣٧ھ ١٥٣١ء تک) (مدت سلطنت ٩٨ سال)

١	سلطان محمود خلجی	٨٣٩ھ ١٤٣٦ء	٣٤	٣	ناصر الدین بن غیاث الدین	٩٠٦ھ ١٥٠٠ء	١١	٤	شہاب الدین محمود ثانی بن ناصر الدین	٩١٦ھ ١٥١٠ء	١١
٢	غیاث الدین بن محمود	٨٧٣ھ ١٤٦٩ء	٣١	(١) محمود (١) بیٹا ملک احمد اس کے بیٹے مسعود خاں اور امرائے دربار کو قتل کر کے بادشاہ ہوا۔							

احمد خاں بن ہوشنگ نے دعوے کیا اسے زہر دیدیا مگر اس خونریزی کے بعد انتظام اچھا کیا راجہ گوالیار کو شکست دی شاہان گجرات سے خوب خوب لڑا دہلی پر حملہ کیا سلطان محمد شاہ خوب خوب لڑا ابھی دہلی فتح نہوئی تھی کہ اس نے سنا کہ مخالفین نے شادی آباد منڈو میں کسی شخص کو ہوشنگ کا بیٹا قرار دیکر تخت نشین کیا ہے یہ خبر پا کر فوراً معاودت کی اور مفسدوں کو سزا دی اور بقول فرشتہ ٨٧٣ھ میں ۳۴ سال حکومت کر کے مر گیا بعض نے اس کا عہد حکومت وسلطنت ۴۷ سال (١٤٣٥ء سے ١٤٨٢ء تک) لکھا ہے مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا ؛ اس نے شاہ گجرات پر ایک لاکھ فوج سے حملہ کر کے ڈونگر تک بھگا دیا تھا۔ مگر گجراتیوں نے ہمت کر کے احمد آباد کے قریب محمود کو شکست فاش دی اس کے دوسرے سال اس نے جیانہ پر حملہ کیا اور اپنے بیٹے کو اجمیر کا گورنر بنایا اس کے بعد بہمنی سلطنت پر پھر خاندیس پر بیدہ چتوڑ پر فوجکشی کی چنانچہ ١٤٥١ء میں قطب شاہ والی گجرات سے متفق ہو کر ملک میواڑ اور چتوڑ کو فتح اور تقسیم کر لینا چاہا مسلمان مورخ لکھتے ہیں کہ چتوڑ کا راجہ مطیع ہو گیا اور ہندو مورخ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے شکست کھائی ؛ ١٤٦١ء میں محمود نے دکن کے تخت پر ایک بچہ کو حکمراں دیکھکر اور فساد و شورش کی خبر سنکر دکن کے دارالسلطنت بیدر پر حملہ کیا بیدر کی فصیل کے نیچے لڑائی ہوئی اور یہ کامیاب ہوا مگر کسی وجہ سے واپس ہو گیا دوسرے سال پھر بیدر پر حملہ آور ہوا مگر بہمنی بادشاہ نے شاہ گجرات سے ملکر دفع کیا اور بہمنی خاندان نے کئی علاقے دیکر صلح کر لی یہ مالوہ کا سب سے بڑا بادشاہ تھا ٨٧٣ھ میں مر گیا بڑا بہادر تھا اس کے زمانہ میں چندیری ہوشنگ آباد و اسلام آباد اور کڑا وغیرہ مختلف حصے ہند کے اس کی سلطنت میں شامل تھے ہندوستان کے اکثر بڑے علما اس کے دربار میں جمع رہتے تھے یہ انکی بہت قدر کرتا تھا۔

(٢) غیاث الدین۔ اپنے بیٹے ناصر الدین کو اپنا وزیر بنا کر انتظام حکومت اس کے سپرد کیا اور خود ١٥ ہزار نہایت خوبصورت عورتیں محل میں جمع کر کے عیش و عشرت میں مشغول ہوا۔ ۵ سو ترک تاتار اور ۵ سو حبشی عورتیں مردانہ لباس میں اس کی باڈی گارڈ تھیں بقول فرشتہ ٩٠٦ھ میں اس کے بیٹے ناصر الدین نے زہر سے ہلاک کیا اور ۳۳ سال حکومت کی ؛ (٣) ناصر الدین۔ اپنے بھائی علاء الدین اور اس کی ماں خورشید کو اپنے باپ کے عہد میں قتل کیا ٩٠٦ھ میں گجرات کے ملک کو لوٹا اور قصر ملند ومال بنوایا پھر چتوڑ پر حملہ کر کے رائے جیون راجہ کے بھائی کی لڑکی نکاح میں لی داؤد فاروقی بادشاہ خاندیس کو مدد دیکر نظام شاہ بحری سے لڑا۔ اپنے

سن سلطنت دہلی کی حکومت کے وقت شمالی ہند میں صرف ایک چتوڑ کے راجپوتوں کی سلطنت پھر آزاد ہو گئی تھی جو دو صدی تک قائم رہی شہ میرے خیال میں ۷ برس محمود کے زمانہ کے فرشتہ نے اس کے عہد میں لگا لئے چنانچہ محمود کا عہد حکومت بجائے ۳۴ کے ۴۱ لکھا ہے۔

بیٹے شہاب الدین محمود کو قتل کرنا چاہا لاوہ دہلی کی طرف بھاگ گیا آخر ۱۱ سال سلطنت کر کے ۹۱۶ھ میں مر گیا۔ (۴) محمود ثانی۔ اسکی تمام عمر دشمنوں کے مقابلہ میں گزری۔ میدنی رائے والی چندیری اس کا وزیر تھا جس نے ملک کو اپنے ہم وطنوں سے بھر دیا۔ بادشاہ نے یہ دیکھ کر اس کے چالیس ہزار راجپوت موقوف کر دیئے اور میدنی رائے کو قتل کرانا چاہا مگر ہندوؤں سے مجبور ہو کر خود گجرات کیطرف بھاگا چتوڑ میں اس وقت رانا سانگا حکمران تھا جو اس وقت تمام راجپوتوں کا سرگروہ تھا وہ مالوہ اور گجرات کے مسلمان بادشاہوں سے ۸ لڑائیاں لڑا۔ محمود اور والی گجرات نے اس اندیشہ سے کہ مبادا وسط ہند میں پھر ہندوؤں کا تسلط ہو جائے ہندو پر جو اس وقت میدنی رائے کے بیٹے کے قبضہ میں تھا حملہ کیا۔ ۱۹ ہزار راجپوت مارے گئے۔ محمود پھر مالوہ کا بادشاہ ہوا ۱۵۱۹ء میں سانگا سے لڑائی ہوئی اور محمود پکڑا گیا۔ زخمی بادشاہ کا سانگا نے علاج کیا اور رہا کر کے اس کے ملک میں بھیجدیا۔ آخر کار بہادر شاہ گجراتی نے ۹۳۷ھ ۱۵۳۱ء میں اس کے ملک پر حملہ کیا اور قلعہ محمد آباد چانپانیر میں اسے قید کر دیا اور وہاں کے قلعدار نے اسے قتل کر ڈالا اسطرح مالوہ کی سلطنت خلجیہ کا خاتمہ ہوا۔

۹۴۱ھ (یعنی چار سال) تک مالوہ گجرات کی سلطنت میں شامل رہا ۹۴۱ھ میں جب ہمایوں نے گجرات پر حملہ کر کے بہادر شاہ کو جزیرہ دیو کی طرف بھگا دیا تو مالوہ فتح کر کے اپنے گورنر کے سپرد کیا ایک سال کے بعد ملو خاں خلجی نے کہ امرائے کبار سے تھا مالوہ پر تصرف کر کے اور کچھ عرصہ بعد تک قبضہ کر کے قادر سلطان اپنا نام مقرر کیا۔ یہ ۸ سال حکمران رہا۔ پھر سلیم شاہ بن شیر شاہ کا ایک امیر شجاع خاں ۹۶۲ھ تک اور اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا بایزید باز بہادر بادشاہ ہوا اس کے ۹۶۹ھ میں اکبر نے مالوہ فتح کر لیا اور باز بہادر بادشاہ اکبر کا ملازم ہو کر ۹۷۸ھ میں کسی لڑائی میں مارا گیا۔

نمبر ۳ تاریخ گجرات

مسلمانوں میں سے اول اس ملک کو سلطان علاء الدین خلجی نے ۱۲۹۷ء میں فتح کیا اس وقت سے شاہان دہلی کے گورنر اسمیں حکمران رہے یہانتک کہ ۷۹۳ھ ۱۳۹۱ء میں ناصر الدین محمد بن فیروز تغلق نے ظفر خاں کو (جو اس کا ایک امیر تھا اور ایک ہندو نو مسلم کا بیٹا تھا) گجرات کا گورنر مقرر کیا اس کے باپ کا نام وجیہ الدین تھا یہ ۷۹۹ھ ۱۳۹۶ء میں خود مختار ہو گیا۔ اس خاندان میں ۱۴ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	مظفر شاہ اول ظفر خاں	۷۹۹ ۱۳۹۶	۱۵ سال	۸	سلطان سکندر بن مظفر ثانی	۹۳۲ ۱۵۲۶	۴ ماہ
۲	احمد شاہ اول بن محمد تاتار خاں بن مظفر	۸۱۴ ۱۴۱۱	۳۲ سال ۶ ماہ	۹	نصیر خاں محمود ثانی بن مظفر ثانی	۹۳۲ ۱۵۲۶	۶
۳	محمد اول کریم شاہ بن احمد شاہ	۸۴۶ ۱۴۴۳	۹	۱۰	بہادر شاہ بن مظفر ثانی	۹۳۲ ۱۵۲۶	۱۱ سال ۹ ماہ
۴	قطب الدین بن محمد	۸۵۵ ۱۴۵۱	۷ سال ۷ ماہ	۱۱	میراں محمد شاہ فاروقی بن عادل والی خاندیس	۹۴۳ ۱۵۳۶	۶ ماہ
۵	داؤد شاہ بن احمد اول	۸۶۲ ۱۴۵۸	۷ دن	۱۲	محمود شاہ ثالث بن لطیف خاں بن مظفر ثانی	۹۴۴ ۱۵۳۷	۱۸
۶	محمود بیگڑہ اول بن محمد اول	۸۶۲ ۱۴۵۸	۵۴ سال	۱۳	احمد شاہ ثانی رضی الملک از نسل احمد شاہ اول	۹۶۱ ۱۵۵۴	۸
۷	مظفر شاہ ثانی بن محمود اول	۹۱۷ ۱۵۱۱	۱۴ سال ۹ ماہ	۱۴	مظفر شاہ ثالث بن محمود ثالث	۹۶۹-۸۰ ۱۵۶۱-۷۲	۱۲

(۱) مظفر اول بعمر بائیس جو پہلے گورنر تھا اسے مغلوب کیا بڑے بڑے راجپوتوں کو مطیع کر کے سومنات کا مندر جو دوبارہ (محمود غزنوی کے بعد) رونق پر ہوا تھا مسمار کیا۔ اس کی جگہ بڑی مسجد بنوائی۔ اجمیر ہندو سے چھینا ۸۱۰ھ میں ہوشنگ والی مالوہ کو مطیع کر کے تاج بخشی کی۔ ۷۱ سال کی عمر میں مر گیا۔ (۲) احمد اول۔ نیک عابد و زاہد شیخ احمد کھٹو کا مرید تھا جسکے نام پر شہر احمد آباد آباد کیا جو اس وقت سے پھر گجرات کا دار السلطنت رہا اس سے پہلے ابتدا سے مسلمانوں کا دار الحکومت پٹن تھا۔ ہوشنگ والی مالوہ کو شکست دی۔ (۳) محمد اول۔ اسے دشمنوں نے زہر دیکر مار دیا۔ (۴) قطب الدین۔ محمود خلجی والی مالوہ سے لڑتا رہا۔ راجپوتانہ پر حملے کئے۔ شاہ عالم سہروردی کا مرید تھا بقول فرشتہ ۹ سال حکومت کر کے ۸۶۲ھ میں مر گیا۔ (۵) داؤد شاہ۔ ۷ دن کی حکومت کے بعد معزول و مقتول ہوا۔ (۶) محمود بیگڑہ بڑا لائق اور ہوشیار بادشاہ تھا۔ ۱۴ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا ۷۱ یا ۶۸ سال کی عمر میں مرا۔ شاہان مالوہ اور خاندیس سے لڑتا اور

ملک گیری کیا ... بادشاہ ... کا بادشاہ تھا مظفر ثانی کی بیٹی کا بیٹا تھا ...

فتح یا بی حاصل رہا بلکہ قندون لے لیا۔ سنہ ۱۴۷۱ء میں راجہ منڈلک کو گرفتار کر کے اور قلعہ جونا گڑھ لیا۔ راجہ مسلمان ہو گیا خود اہل ہیں داخل ہوا۔ سنہ ۱۴۷۲ء میں کچھ پر حملہ کر کے بلوچیوں کی خوب گوشمالی کی اور علاقہ سندھ فتح کر کے اُن کو اپنی سلطنت اور سندھ کی قیام میں راجہ جگت سو جس نے مولانا محمد سمرقندی کا مال لوٹا تھا سخت سزا دی سنہ ۱۴۸۴ء میں چمپانیر کی قدیم ہندو ریاست کو فتح کر لیا اور مالک محمود بیگڑہ قرار آگیا بحری فوج کے استعمال اور پرتگیز و کی سرکوبی کیلئے ایک بہت بڑا بیڑا تیار کیا ۞ (۷) مظفر ثانی سنہ ۹۱۷ھ میں اہل صفویہ کی کیل تھا اُف لیکر آیا اور دوستی قائم کی۔ راجپوت لڑا اس کے ملک کو لوٹا۔ سید علی دانو والی چندیری پر حملہ کر کے اس ملک پیش بخشی کا نام کر لیا دانا سانگا والی چتوڑ کو شکست دی تمام عمر جہاد میں گزاری (۸) سکندر۔ ۴ ماہ کی سلطنت کی بعد زہر سے شہید ہوا (۹) محمود ثانی۔ صرف ۴ ماہ حکمران رہا بہادر شاہ آزاد کر کے خود بادشاہ ہوا ۞ (۱۰) بہادر شاہ۔ اس کا بھائی مدعی سلطنت ہوا مگر قتل ہوا۔ ہمایوں بادشاہ نے کسی بات پر ناراض ہو کر چڑھائی کی اور اس کو شکست فاش دی۔ سنہ ۱۵۳۱ء میں مالوہ فتح کر کے گجرات میں شامل کیا۔ پرتگیزوں کو جزیرہ دیپ میں کوٹھی بنانے کی اجازت دی اور پھر انکی دست اندازی سے ناراض ہو کر اسے مسمار کر دیا جب بہادر شاہ ہمایوں سے شکست کھا کر دیپ میں آیا پرتگیزوں نے گجرات پر قبضہ کر لینا چاہا اور آخر پرتگیزوں کے ہاتھ سے وہیں مارا گیا بڑا جوانمرد تھی۔ با مروت۔ صاحب علم و فضل تھا۔

(۱۱) میران محمد شاہ فاروقی۔ ڈیڑھ مہینہ تک اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد مر گیا۔

(۱۲) محمود ثالث۔ ہمایوں کے ہندوستان سے بے دخل ہونے کے بعد اس نے گجرات پر قبضہ کر لیا۔ احمد آباد کے پاس محمود آباد بسایا۔ پرتگیزوں کی مزاحمت کے خیال سے سورت کو مستحکم کیا۔ اس کے ایک شیر زادے نے حالت خواب میں قتل کر ڈالا۔ (۱۳) احمد شاہ دوم۔ عماد الملک نے اسے بادشاہ بنایا۔ خود مدار المہام بنا۔ پھر اس نے عماد الملک کو قتل کرانا چاہا۔ اُس نے اس کو قتل کرا دیا۔

(۱۴) مظفر ثالث۔ امرا اعتماد خاں نے اسے بادشاہ بنایا۔ مگر دیگر امرا نے اس کی شاہی منظور نہ کی اور بانٹ کر علاقوں پر خود مختار ہو بیٹھے ملک پارہ پارہ ہو کر بیس بڑے بڑے سرگروہ پیدا ہو گئے۔ سنہ ۹۸۰ھ میں اکبر نے عبدالرحیم خانخاناں کو بھیجکر تمام ملک گجرات فتح کیا۔

(۵) تاریخ خاندیس

ملک راجہ جو ابراہیم ادھم کی نسل سے تھا (اور ابراہیم ادھم عمر فاروق کی نسل سے تھا) سنہ ۷۷۲ھ میں فیروز شاہ تغلق کے حکم سے تھالنیر کا گورنر مقرر ہوا اس نے وہاں جا کر کئی راجہ مطیع کئے اور سنہ ۸۰۱ھ/۱۳۹۹ء میں مر گیا اس کا بیٹا نصیر خاں اس کی جگہ گورنر ہو کر آزاد ہو گیا۔ گجرات اور خاندیس کی سلطنت کا حد فاصل صرف ایک جنگل تھا۔ اس خاندان میں ۱۲ بادشاہ ہوئے جنکی تفصیل ذیل ہے ۞

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ تخت نشینی	مدت	نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ تخت نشینی	مدت
۱	ملک راجہ (صرف گورنر رہا)	۷۷۲ھ ۱۳۷۰ء	۲۹ سال	۴	میران مبارک خاں بن عادل خاں	۸۴۱ھ ۱۴۳۷ء	۲۰ سال ۹ ماہ
۲	نصیر خاں بن ملک راجہ (اول بادشاہ ہوا)	۸۰۱ھ ۱۳۹۹ء	۴۰ سال ۶ ماہ	۵	میران عینا عادل خاں ثانی بن مبارک	۸۶۱ھ ۱۴۵۷ء	۴۶ سال ۸ ماہ
۳	میران عادل خاں اول بن نصیر خاں	۸۴۱ھ ۱۴۳۷ء	۳ سال ۸ ماہ	۶	داؤد خاں بن مبارک	۹۰۷ھ ۱۵۰۱ء	۸

سلہ ان دنوں چتوڑ یعنی میواڑ کے راجپوتوں کی ہمہ وقت سلطنت دہلی سے اَن بن ہوتی تھی جس نے فیروز شاہ کی جانشینوں کے عہد میں بڑا عروج حاصل کیا تھا یہاں گہلوٹ خاندان حکمران تھا اور سیسودیہ کی راجہ اسی نسل سے ہیں اور راجپوتوں میں نہایت ممتاز اور عالی خاندان سمجھے جاتے ہیں انکی بزرگوں کا اصلی مقام گجرات میں مقام ولبھی تھا وطن چھوڑ کر میواڑ میں آ بسا تھا ولبھی کا ایک راجہ گوہ نامی نے خسرو پرویز کی بیٹی سے شادی کی جو سلطنت کے عیسائی بادشاہ مورس کی نواسی تھی بالفعل اسی نسل سے تھا جس نے محمد بن قاسم کا مقابلہ کیا تھا بالکل اسی نسل سے سنہ ۱۲۲۶ء میں رانا سمبوجی کا راجہ تھا جس نے مالوہ اور گجرات کی متحدہ فوج کو اس پر شکست دی تھی اور محمود خلجی شاہ مالوہ کو گرفتار کر لیا تھا یہ کمبھو کا پوتا رانا سانگا سنہ ۱۵۲۷ء میں مقام فتحپور سیکری بابر سے شکست پایا جب ابراہیم کے بیٹے اور دکن نے اکبر کا مقابلہ کیا مگر سنہ ۱۵۶۷ء میں اکبر نے چتوڑ کو توڑ کر اس جنگ کا خاتمہ کیا سلہ پرتگیز اول فرنگی ہیں جن کا جہاز سنہ ۱۴۹۸ء میں کالیکٹ پر آ کر ٹھہرا انہوں نے مغربی ساحل پر مقبوضات حاصل کر کے گوا کو دار الحکومت بنایا اس زمانہ میں بحیرہ عرب میں انکا بڑا زور تھا اب ہندوستان میں صرف گوا۔ دامن

دیو (دیپ) انکے قبضہ میں ہیں ۞

۷	عادل خاں بن حسن خاں بن نصیر خاں	۹۱۶ / ۱۵۱۰	۱۰	۱۰	میراں محمد شاہ ثانی بن مبارک	۹۷۴ / ۱۵۶۶	۱۰
۸	میراں محمد شاہ بن عادل خاں ثانی	۹۲۶ / ۱۵۲۰	۱۴	۱۱	میراں راجہ علی خاں بن مبارک	۹۸۴ / ۱۵۷۶	۲۱
۹	میراں مبارک ثانی بن عادل خاں ثانی	۹۴۲ / ۱۵۳۵	۳۲	۱۲	بہادر خاں بن راجہ علی خاں	۱۰۰۵-۸ / ۱۵۹۶-۹۹	۳

(۱) **ملک راجہ**۔ فیروز تغلق کی طرف سے خاندیس کا گورنر رہا۔ ۸۰۱ھ ۱۳۹۹ء میں مر گیا
(۲) **نصیر خاں**۔ اس نے خاندیس میں اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کیا اور قلعہ اسیر گڑھ راجہ اسا اہیر سے چھین لیا۔ برہانپور اپنے باپ کے پیر برہان الدین چشتی کے نام پر آباد کیا۔ ہوشنگ والی مالوہ کی بہن سے نکاح کیا اپنی لڑکی شہزادہ علاء الدین بن سلطان احمد بہمنی کے نکاح میں دی ۸۴۱ھ میں مر گیا خاندیس کا دار السلطنت اسیر گڑھ اور برہانپور مقرر ہوا۔ (۳) **عادل اول** ۸۴۴ھ میں ایک ہندو کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ (۴) **مبارک اول** ۸۶۱ھ میں مر گیا۔ (۵) **عینا عادل** سلطان محمود بیگڑہ شاہ گجرات کے ماتحت ۴۶ سال سلطنت کر کے مر گیا۔ (۶) **داؤد خاں** سلطان نظام بحری نے اس پر حملہ کیا اس نے ناصر الدین والی مالوہ سے مدد لیکر اسے دفع کیا اس کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے غزنی خاں کو حسام الدین وزیر نے مار ڈالا۔ (۷) **عادل ثالث** مظفر گجرات کا بادشاہ اس کا خالو تھا ۹۲۶ھ میں مر گیا۔
(۸) **محمد شاہ اول**۔ بہادر والی گجرات کا بھانجہ تھا اس کی حمایت سے تخت نشین ہوا جب بہادر ہمایوں کے ہاتھ سے مارا گیا تو امرائے گجرات نے اسے گجرات کی حکومت واسطے بلایا مگر یہ پہنچنے نہ پایا تھا کہ مر گیا (۹) **مبارک ثانی** ہمایوں اور شیر شاہ کے حملوں سے ہمیشہ خائف رہا۔ ۳۲ سال سلطنت کر کے مر گیا۔
(۱۰) **محمد ثانی** گجراتیوں کے حملہ کو دفع کیا مرتضیٰ نظام شاہ سے شکست کھا کر سوا لاکھ ٹنکہ خراج دینا منظور کیا ۹۸۴ھ میں مر گیا۔
(۱۱) **راجہ علی خاں**۔ اکبر بادشاہ کی اطاعت قبول کی۔ اکبر کے ساتھ دکن کی مہم میں بارود میں آگ لگجانے سے جل کر مر گیا۔
(۱۲) **بہادر خاں**۔ عیاش و کم عقل تھا اکبر سے سرکشی کی بہذا اکبر نے ۱۰۰۸ھ میں خاندیس کو اپنی سلطنت میں شامل کیا اور بہادر کا وظیفہ مقرر کر کے آگرہ میں رکھا اور وہیں ۱۰۳۳ھ میں مر گیا۔

مختصر تاریخ سندھ

مسلمانوں میں سب سے اول اس ملک کو ۹۳ھ میں عماد الدین محمد بن قاسم برادر زاد و داماد حجاج نے ۱۷ سال کی عمر میں فتح کر کے دین اسلام پھیلایا جب وہ خلیفہ ولید کے حکم سے مارا گیا تو کچھ عرصہ تک تمیم حکومت کرتے رہے پھر گرد و نواح کی زمینداروں نے مسلمانوں کو نکال کر سندھ میں حکومت کی یہ زمینداران سمرگان کے نام سے مشہور ہیں آخر ۷۵۲ھ [illegible] ۷۵۲ھ میں زمینداران سمگان (یا سمیچگان) کی حکومت شروع ہوئی جو خاندان جام کے نام سے مشہور ہیں اور انہیں ۱۵ افراد نے حکومت کی یہ مسلمان تھے اور کبھی شاہان دہلی کے مطیع بھی ہو جاتے تھے ان میں سے جام نندا نے ۶۲ سال سلطنت کی۔ اس خاندان کا آخر بادشاہ جام فیروز تھا جس سے شاہ بیگ ارغون نے جو پہلے سے سلطان حسین والی ہرات کی طرف سے قندھار کا گورنر تھا ۹۲۷ھ میں سندھ فتح کر کے اپنی حکومت قایم کی۔

۱	شجاع بیگ المشہور شاہ بیگ ارغون بن امیر ذوالنون	۹۲۷	۳	۴	مرزا محمد باقی بن عیسے ترخان	۹۷۵	۱۸
۲	شاہ حسین بن شاہ بیگ	۹۳۰	۳۲	۵	مرزا جانی بن عیسے ترخان	۹۹۳-۱۰۰۱	۸
۳	مرزا عیسے ترخان (سپہ سالار شاہ بیگ)	۹۶۲	۱۳	۶	سلطان محمود بھکری	۹۶۲-۹۸۲	۲۰

(۱) **شجاع بیگ**۔ جب قندھار بابر نے لیا تو اس نے جام فیروز سے سندھ چھین لیا اس کا پایہ تخت سندھ کا دار الحکومت تھا یہ بڑا عالم و فاضل تھا

ان کے زمانہ میں کبھی شاہان غزنویہ غوریہ و شاہان دہلی کا تسلط بھی سندھ پر ہو جاتا تھا چنانچہ کچھ عرصہ تک ناصر الدین قباچہ سندھ پر حکمران رہا

۷۵۲ (۱) جام افرا ۳ سال ۶ ماہ (۲) جام جونا ۱۴ سال (۳) جام تماچی ۱۳ سال (۴) جام ثانی ۱۵ سال (۵) جام صلاح الدین ۱۱ سال (۶) جام نظام الدین ۳ سال (۷) جام علی شیر ۶ سال (۸) جام کرن ۱۵ سال (۹) جام فتح خاں ۱۵ سال (۱۰) جام تغلق ۲۸ سال (۱۱) جام مبارک ۳ دن (۱۲) جام اسکندر ڈیڑھ سال (۱۳) جام سنجر ۸ سال (۱۴) جام نظام الدین نندا ۶۲ سال (۱۵) جام فیروز ۲ سال۔

تھا۔ اس کی تصانیف شرح عقائد نسفی اور شرح کافیہ و حاشیہ مطالع منطق وغیرہ مشہور اور علماء کے نزدیک معتبر ہیں۔

(٢) شاہ حسین۔ اس نے اپنی حکومت کو وسیع کیا قلعہ بھکر و قلعہ سیوان کو نئے سرے سے بنوایا۔ ہمایوں بادشاہ شیر شاہ سے بھاگ کر آیا اس نے مدد نہ کی۔ (٣) مرزا عیسیٰ۔ شاہ حسین کے مرنے کے بعد اسکی سلطنت کے دو حصے ہو گئے ٹھٹھہ میں مرزا عیسیٰ خان جو اس کا سپہ سالار تھا قابض ہوا۔ اور سلطانی خطاب اختیار کیا اور بھکر میں امیر محمود بادشاہ ہوا ان دونوں میں کبھی لڑائی اور کبھی صلح ہو جاتی تھی۔ (٤) مرزا محمد باقی۔ اس نے جلال الدین اکبر بادشاہ کے ساتھ طریق اطاعت جاری رکھا ہمیشہ تحفے بھیجتا تھا سلطان محمود بھکری سے اکثر لڑتا رہا۔ (٥) مرزا جانی۔ اس نے اکبر کی اطاعت سے انحراف کیا لہذا اکبر نے بسر کردگی عبدالرحیم خانخاناں کے ١٠٠١ھ ١٥٩٢ء میں سندھ فتح کر لیا اور یہ ملک سلطنت مغلیہ میں شامل ہوا۔ (٦) محمود بھکری۔ یہ علاقہ بھکر کا بادشاہ بڑا سفاک اور دیوانہ تھا۔ ٩٨٢ھ میں مر گیا۔ اسی سال بھکر پر اکبر کا تسلط ہو گیا۔

نمبر ٧۔ تاریخ ملتان

ملتان میں بھی محمد بن قاسم کے وقت سے آغاز اسلام ہوا پھر اقوام مختلف کے قبضہ میں رہا۔ یہاں تک کہ محمود غزنوی کے زمانہ میں اسماعیلیوں کا اس پر قبضہ تھا ان سے محمود نے لیا۔ غزنوی سلطنت کے ضعف کے زمانہ میں قوم قرامطہ کا دخل ہوا ان سے غوریوں نے لیا اور اس وقت سے ٨٤٧ھ تک شاہان دہلی کے زیر نگیں رہا مگر سنہ مذکور میں بہلول لودھی کے زمانہ میں شیخ یوسف قریشی وہاں کا حاکم ہوا۔ ٢ سال کے بعد اس کے خسر قطب الدین لنگاہ نے فریب سے اسے قید کر کے خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا۔

١	قطب الدین لنگاہ	٨٥٩	١٦	٣	محمود بن فیروز بن حسین	٩٠٨	٢٣	٤	حسین ثانی بن محمود	٩٣١	٢
٢	شاہ حسین لنگاہ بن قطب الدین	٨٧٤	٣٤								

(١) قطب الدین۔ اس کا اصل نام رائے سہرہ تھا بادشاہ ہو کر قطب الدین نام اختیار کیا۔ قوم کا لنگاہ تھا۔ (٢) حسین لنگاہ۔ اس کے وقت میں ملتان کی سلطنت نے رونق پائی۔ شور کوٹ چنیوٹ اور جھنگ پر بھی قبضہ پایا۔ شیخ یوسف بہلول لودھی سے مدد لیکر آیا مگر اس نے شکست دی۔ بہلول کے بعد سکندر لودھی سے ایلچی بھیجکر صلح کی جب اس کا بڑا بیٹا فیروز اس کے سامنے ایک لڑائی میں مارا گیا تو اس نے فیروز کے بیٹے محمود کو اپنا جانشین کیا ٩٠٨ھ میں اور بقولے ٩٠٤ھ میں مر گیا۔ (٣) محمود سخت عیاش تھا۔ بکمال بدانتظامی و بدنامی ٢٣ سال اور بقولے ٢٧ سال حکومت کر کے مر گیا۔ [1] (٤) حسین ثانی۔ خردسالی میں حکومت پائی لنگر خان بلوچ اسکا مدار المہام تھا۔ ٩٣٢ھ میں مرزا شاہ حسین ارغون والی سندھ نے ملتان فتح کر لیا لنگاہی خاندان کے مردوں کو قید کر لیا حسین لنگاہ بھی قید ہوا وزیر شجاع الملک بخاری مارا گیا حسین ارغون لنگر خاں اور خواجہ شمس الدین کو ملتان کا انتظام سپرد کر کے واپس آیا۔ لنگر خاں نے خواجہ شمس الدین کو نکال کر خود ملتان پر قبضہ کر لیا جب ہمایوں بادشاہ کا عہد حکومت شروع ہوا تو اپنے بھائی کامران کو پنجاب کی حکومت عطا کی اور لنگر خاں لاہور میں کامران مرزا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مرزا کامران نے لاہور کے قریب لنگر خاں کو ایک علاقہ دیدیا اور ملتان اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ کامران کی وفات کے بعد ملتان پر شیر شاہ کا اور پھر سلیم شاہ کا اور پھر عدلی کا قبضہ رہا۔ یہاں تک کہ ملتان کو اکبر نے سلطنت مغلیہ میں شامل کیا۔

نمبر ٨۔ تاریخ کشمیر

تاریخ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اول اول مسلمانوں میں ایک شخص شاہ میرزا نامی قلندرانہ لباس میں ٧١٥ھ میں آکر سیہ دیو راجہ کشمیر کے دربار میں ملازم ہوا یہاں تک کہ سیہ دیو کے بیٹے رنجن دیو کے زمانہ میں وزیر ہو گیا تھا۔ رنجن دیو کے بعد جب اس کا ایک قرابتدار اودن نام حکمران ہوا اس نے بھی اسے وزیر اور مدار المہام رکھا اور شاہ میرزا کے چاروں لڑکوں کو کشمیر کے مختلف اضلاع کی گورنری ملی۔ اور کل سلطنت کا مختار شاہ میرزا رہا۔ اودن کے مرنے کے بعد شاہ میرزا نے سلطنت کشمیر پر قبضہ کر لیا اور اودن کی رانی کوتا کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کر لیا۔

[1] حسین نے قید سے نکل کر بہلول لودھی کے پاس پناہ لی تھی۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	شمس الدین شاہ میر (شاہ میرزا)	۷۴۲	۳	۱۱	محمد شاہ بن حسن غالباً (مرتبہ اول)	۸۹۳	۱۰ سال ۵ ماہ	۲۱	نازک شاہ (دوبارہ)	۹۳۷	۵ ماہ
۲	جمشید بن شمس الدین	۷۴۷	۱	۱۲	فتح شاہ بن ادہم بن حاجی خاں بن زین العابدین	۹۰۱	۹	۲۲	مرزا حیدر ترک	۹۴۸	۱۰ سال
۳	علاء الدین علی شاہ بن شمس الدین	۷۴۸	۱۲	۱۳	محمد شاہ بن حسن (دوبارہ)	۹۱۰	۹ ماہ	۲۳	نازک شاہ (سہ بارہ)	۹۵۸	۱۰ ماہ
۴	شہاب الدین شیراشامک بن شمس الدین	۷۶۰	۲۰	۱۴	فتح شاہ بن ادہم (دوبارہ)	۹۱۱	۱ سال	۲۴	ابراہیم شاہ بن نازک شاہ	۹۵۸	۵ سال
۵	قطب الدین ہندال بن شمس الدین	۷۸۰	۱۶	۱۵	محمد شاہ بن حسن (سہ بارہ)	۹۱۲	۱۲	۲۵	اسمٰعیل بن نازک شاہ	۹۶۲	۲
۶	سکندر بت شکن بن قطب الدین	۷۹۶	۲۳	۱۶	ابراہیم بن محمد شاہ	۹۲۳	۸ ماہ	۲۶	حبیب بن اسمٰعیل	۹۶۴	۵
۷	علی بن سکندر	۸۱۹	۷	۱۷	نازک شاہ بن ابراہیم بن محمد	۹۲۳	۲۰	۲۷	غازی خاں چک	۹۶۸	۳
۸	زین العابدین شاہی خاں بن سکندر	۸۲۶	۵۲	۱۸	محمد شاہ بن حسن (چوتھی دفعہ)	۹۴۳	۸ ماہ	۲۸	حسین شاہ برادر غازی چک	۹۷۱	۹
۹	حاجی خاں حیدر شاہ بن زین العابدین	۸۷۷	۱	۱۹	شمس الدین بن محمد	۹۴۳	۱	۲۹	علی شاہ برادر غازی چک	۹۷۷	۹
۱۰	حسن بن حیدر	۸۷۸	۱۵	۲۰	اسمٰعیل بن محمد	۹۴۵	۲	۳۰	یوسف شاہ	۹۸۶ ۹۹۵	۹

(۱) شمس الدین ۔ تین سال حکومت کر کے ۷۴۷ھ میں مر گیا۔ (۲) جمشید ۔ اس کے بھائی علی شاہ نے (اسیر علاء الدین) گرفتار کرا کر قتل کر ڈالا۔
(۳) علی شاہ ۔ اس کا نام علاء الدین تھا ۷۴۸ھ میں اور بقولے ۷۶۰ھ میں مر گیا۔ (۴) شہاب الدین ۔ پکلی، دستور، کابل
و کوہ سلیمان و کاشغر و تبت وغیرہ پر قبضہ کیا۔ فیروز شاہ دہلی سے جنگ کی ۷۸۰ھ میں مر گیا۔ (۵) قطب الدین ۔ اس کے وقت میں میر
سید علی ہمدانی کشمیر میں آئے اور بہت سے لوگ ان کے مرید ہوئے۔ (۶) سکندر بت شکن ۔ اسلام کے پھیلانے میں سخت کوشش کی بتخانے مسمار کرائے
مسجدیں تعمیر کرائیں۔ امیر سید محمد ہمدانی کا مرید ہوا۔ امیر تیمور نے جموں پر حملہ کیا اس نے اطاعت منظور کی۔ سیہ بٹ اس کے وزیر کا نام تھا
(۷) علی شاہ ۔ حکم دیا کہ کل ہندو خواہ مسلمان ہوں خواہ ملک چھوڑ دیں۔ پس بہت سے مسلمان اور بہت سے ہندو قتل ہوئے بہت سے بھاگ گئے
۸۲۳ھ میں اپنے بھائی شاہی خاں کی قید میں آ گیا اور ۸۲۶ھ میں قید ہی میں مر گیا۔ (۸) شاہی خاں ۔ بے تعصب اور صلح کل تھا۔
ہندو پھر واپس آ کر آباد ہوئے۔ جھیل ڈل میں ایک بڑی عمارت سیرگاہ بنوائی اور ایک بیٹے حیدر شاہ کا تقرر کیا ہوا ۸۷۷ھ میں مر گیا۔
(۹) حاجی خاں ۔ بحالت مستی محل سے گر کر مر گیا۔ (۱۰) حسن ۔ بڑا عیاش تھا۔ شمس الدین عراقی نے بادشاہ سلطان حسین مرزا والی
ہرات کے ساتھ کشمیر میں آ کر شیعہ مذہب پھیلایا۔ (۱۱) محمد شاہ ۔ فتح شاہ نے معزول کر کے سلطنت پر قبضہ کر لیا۔
(۱۲) فتح شاہ ۔ اس کے وقت میں شمس الدین عراقی نے تمام امراء کو اور قوم چک کو شیعہ کر لیا اور امراء کے سنی و شیعہ میں نزاع ہوا۔ فتح شاہ معزول
ہوا۔ (۱۳) محمد شاہ (دوبارہ) قوم چک کا زور ہوا۔ ملک چار حصوں میں تقسیم ہو گیا یعنی ملک ابدال، ملک گوہر، ملک علی اور ملک غازی چک
آپس میں تقسیم کر لیا۔ بادشاہ کا زور بہت کم ہو گیا۔ (۱۴) فتح شاہ (دوبارہ) محمد شاہ کو معزول کر کے پھر فتح شاہ کو امیروں نے برائے نام
بادشاہ بنایا۔ (۱۵) محمد شاہ (سہ بارہ) تیسری مرتبہ پھر ۱۲ سال حکمراں رہا اس کے عہد میں ۹۲۲ھ میں فتح شاہ مر گیا۔
(۱۶) و (۱۷) ابراہیم و نازک شاہ کو امیروں نے یکے بعد دیگرے بادشاہ بنایا۔ نازک شاہ کے زمانہ میں ۹۳۸ھ میں مرزا کامران
برادر ہمایوں کا قبضہ کشمیر پر ہوا۔ مگر کشمیریوں نے اس کے ناظم کو نکال دیا۔ ۹۳۹ھ میں سکندر خاں ولد سعید خاں والی کاشغر نے کشمیر لے لیا
اور کچھ مدت رہ کر واپس گیا۔ (۱۸) محمد شاہ (چوتھی دفعہ) ۹ ماہ حکومت کر کے ۹۴۳ھ میں مر گیا۔ کل ۵۰ برس برائے نام اس کا عہد
سلطنت کہلاتا ہے حالانکہ صحیح یہ ہے کہ بادشاہ امیر تھے۔ (۱۹) شمس الدین ۔ کمال بے اختیاری کے ایک سال حکومت کر کے ۹۴۵ھ
میں مر گیا۔ (۲۰) اسمٰعیل ۔ ملک غازی چک کو اپنا وزیر بنایا اس کی لڑکی سے نکاح کیا۔ اس بات پر شیعہ سنی میں جھگڑا ہوا
۹۴۷ھ میں مر گیا۔ (۲۱) و (۲۳) نازک (دوبارہ و سہ بارہ) اسمٰعیل کے بعد اس کا بیٹا ابراہیم تخت نشین ہوا تھا پھر مرزا حیدر

بامداد شیر شاہ بادشاہ دہلی کشمیر پر مسلط ہوا تو اس نے نازک شاہ کو بادشاہ بنایا اور بیشمار شیعہ قتل کئے آخر شیعوں نے ہجوم کرکے سنہ ۹۵۸ھ میں مرزا حیدر کو قتل کیا اور نازک شاہ بھی کچھ عرصہ بعد مر گیا۔ پھر ابراہیم۔ اسماعیل اور حبیب یکے بعد دیگرے بادشاہ ہوئے۔ آخر غازی چک نے کشمیر پر قبضہ پایا۔ (۲۷) **غازی چک**۔ دربار کشمیر کا ایک شیعہ امیر تھا آخر کو سلطنت کشمیر پر مسلط ہو کر بہت سے پہاڑی علاقے اور بہت سا تبت کا ملک فتح کیا اور اپنے سنی المذہب بیٹے کو مار ڈالا۔ ۳ سال سلطنت کرکے سنہ ۹۷۱ھ میں مر گیا۔

(۲۸) **حسین شاہ**۔ بسبب تعصب مذہبی مولانا شمس الدین و ملا فیروز علمائے اہل سنت کو قتل کیا۔ ۶ سال حکومت کرکے بعارضۂ فالج انتقال کیا۔ (۲۹) **علی شاہ**۔ اپنے بھائی حسن چک کو قید کیا۔ حیدر شاہ و سلیم شاہ پسران نازک شاہ کو شکست دی راجہ بہادر حاکم کشتوار کو شکست دیکر اس کی لڑکی اپنے پوتے یعقوب کے نکاح میں لی سنہ ۹۸۶ھ میں مر گیا۔ (۳۰) **یوسف شاہ**۔ اکبر کی مدد سے بادشاہ ہوا۔ پھر اس نے اکبر بادشاہ کی اطاعت چھوڑ دی۔ اس سبب سے اکبر کی فوج نے سنہ ۹۹۴ھ میں اسے قید کر لیا۔ اس کا بیٹا یعقوب سپہ اکبری فوج کو شکست دیکر تخت پر بیٹھا اور مذہب شیعہ کے طور پر اذان دینے کا حکم دیا۔ اس پر سنیوں نے ناراض ہو کر قاسم خاں سپہ سالار فوج اکبری کو بلا لیا اور سنہ ۹۹۵ھ (۱۵۸۷ء) میں کشمیر سلطنت مغلیہ میں شامل ہوا۔

نمبر ۹۔ دکن

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ جب مسلمانوں نے اول اول دکن پر حملہ کیا ہے تو دکن میں کئی بڑی بڑی ہندو ریاستیں تھیں جن میں سے بہت مشہور یہ تھیں (۱) شمالی حصہ میں یلال خاندان جس کا دار الحکومت دوارسمدر تھا جنہوں نے کرناٹک اور مالابار تک اپنی سلطنت وسیع کر لی تھی (۲) دیوگیر یعنی دولت آباد کی راجپوت سلطنت (۳) مشرق میں اندھر خاندان تلنگانہ میں جس کا دار الحکومت ورنگل تھا جنہوں نے کرناٹک اور مالابار تک اپنی سلطنت وسیع کر لی تھی سب سے پہلے علاؤ الدین خلجی شاہ دہلی نے دکن کا کچھ حصہ فتح کیا تھا چنانچہ سنہ ۱۲۹۴ء میں اس نے ایلچپور اور دیوگیر (دیوگڑھ جس کا نام محمد تغلق نے دولت آباد رکھا) فتح کرکے سلطنت دہلی میں ایک صوبہ زیادہ کیا تھا۔ محمد تغلق نے سنہ ۱۳۲۳ء میں تلنگانہ پر حملہ کرکے صوبۂ دکن کو وسعت دی یعنی تلنگانہ فتح کیا یہاں سے بھاگے ہوؤں نے سنہ ۱۳۳۶ء میں بیجانگر میں ہندو سلطنت قائم کی۔ محمد تغلق کے زمانہ میں جو صوبے آزاد ہوئے انہیں دکن سب سے مقدم تھا۔ چنانچہ شاہان بہمنیہ سنہ ۱۳۴۷ء سے تقریباً دو صدی تک نصف دکن یعنی بالائے کرشنا کے ممالک گلبرگہ ورنگل اور بیدر وغیرہ پر حکمران رہے۔

(۱) سلطنت بہمنی

خاندان بہمنی کا بانی ایک افغان حسن نامی تھا یہ اصل میں ایک امیر برہمن گنگو نامی کا غلام تھا اپنے آقا کے وسیلہ سے محمد تغلق کا ملازم ہوا اور ظفر خاں خطاب پاکر صوبہ دار دکن کا نائب مقرر ہوا جب دکن میں تغلق کے خلاف بغاوت پھیلی تو یہ باغیوں کا سرگروہ تھا باغیوں نے محمد تغلق کی فوج کو شکست دیکر نکال دیا اور ظفر خاں کو اپنا بادشاہ بنایا۔ خاندان بہمنی میں سنہ ۱۵۲۶ء تک ۱۸ بادشاہ ہوئے تفصیل ذیل ہوتی ہے۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	سلطان علاؤ الدین حسن گنگو بہمنی	۷۴۸ ۱۳۴۷	۱۱ سال ۲ ماہ	۷	شمس الدین بن محمود	۷۹۹ ۱۳۹۷	۵ ماہ	۱۳	شمس الدین محمد شاہ ثالث بن ہمایوں ظالم	۸۶۷ ۱۴۶۳	۲۰
۲	سلطان محمد شاہ اول بن حسن	۷۵۹ ۱۳۵۸	۱۷ سال ۹ ماہ	۸	تاج الدین فیروز بن داؤد	۸۰۰ ۱۳۹۷	۲۵	۱۴	محمود ثانی بن شمس الدین	۸۸۷ ۱۴۸۲	۳۶
۳	مجاہد شاہ بن محمد شاہ	۷۷۶ ۱۳۷۵	۳ سال	۹	احمد شاہ اول بن داؤد	۸۲۵ ۱۴۲۱	۱۳	۱۵	احمد شاہ ثانی بن محمود ثانی	۹۲۴ ۱۵۱۸	۳
۴	داؤد شاہ بن حسن	۷۸۰ ۱۳۷۸	۱ ماہ	۱۰	علاؤ الدین ثانی بن احمد	۸۳۸ ۱۴۳۵	۲۴	۱۶	علاؤ الدین بن احمد شاہ ثالث	۹۲۷ ۱۵۲۰	۲ سال ۳ ماہ
۵	سلطان محمود اول بن حسن	ایضاً	۱۹ سال	۱۱	ہمایوں شاہ ظالم بن علاؤ الدین	۸۶۲ ۱۴۵۷	۳ سال ۶ ماہ	۱۷	ولی اللہ بن محمود ثانی	۹۲۹ ۱۵۲۲	۳
۶	غیاث الدین بن محمود	۷۹۹ ۱۳۹۷	۲ ماہ	۱۲	نظام شاہ بن ہمایوں ظالم	۸۶۵ ۱۴۶۱	۲ سال ۱ ماہ	۱۸	کلیم اللہ بن محمود ثانی	۹۳۲ ۱۵۲۵	۱

(۱) علاؤ الدین حسن نے اپنے گلبرگہ کو دار الحکومت بنا کر احسن آباد نام رکھا۔ اس کی سلطنت کی حدود پہلی بنگال میں برار سے متصل تھیں

تلنگانہ۔ جنوب میں دریائے کرشنا۔ مغرب میں بحیرۂ عرب۔
اس کی سلطنت میں تقریباً تمام مہاراشٹر ایک حصہ تلنگانہ کا اور کرناٹک میں اضلاع رائچور اور مدگل شامل تھا۔
ظفر خاں نے اپنے محسن آقا گنگو برہمن کے نام پر اپنا نام سلطان علاء الدین حسن گنگو بہمنی اختیار کیا اور اسی نام پر اس خاندان کو خاندان
بہمنی یا بہمنی کہتے ہیں۔ ۱۱ سال ۲ ماہ سلطنت کر کے مر گیا۔

(۲) **محمد شاہ اول** حنفی مذہب تھا۔ رائے تلنگانہ و بیجے نگر سے بڑے بڑے معرکے کئے اور فتحیاب رہا محمد شاہ نے بادشاہ ہوتے ہی
تلنگانہ پر حملہ کیا۔ راجہ نے گولکنڈہ اور ۳ کروڑ روپیہ کا تخت نذر کر کے صلح کر لی شراب کے نشہ میں راجہ بیجے نگر کی بے ادبی کی تھی۔ اس نے
چڑھائی کر کے مدگل فتح کر لیا اور باشندوں کو قتل کیا محمود نے یہ سنکر قسم کھائی کہ مجھے خواب و خور حرام ہے جب تک کہ ایک لاکھ ہندوؤں
کو قتل نہ کر لوں اس نے تمبھدرا کو عبور کر کے ۳ مہینہ تک راجہ کا پیچھا کیا اور اس تمام عرصہ میں ہندوؤں کو قتل کرتا رہا۔ آخر ایک جگہ جم کر
لڑائی ہوئی اور محمد نے فتح پائی۔ جب دیکھ لیا کہ میری قسم پوری ہو گئی اس نے راجہ کی درخواست پر صلح منظور کر لی۔ زین الدین چشتی کا مرید
ہوا۔ اپنی موت سے مرا۔ (۳) **مجاہد شاہ**۔ ۱۹ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ رائے بیجانگر کو مطیع کیا اپنے چچا داؤد کے ہاتھ سے شہید ہوا
اس نے راجہ بیجانگر سے رائچور اور مدگل طلب کئے۔ راجہ نے انکار کیا اس نے چڑھائی کی اور تمام کرناٹک کو روند ڈالا۔ راجہ بیجے نگر
۶ ماہ بھاگتا پھرا۔ اور آخر کو مطیع ہوا۔ (۴) **داؤد**۔ ایک ماہ کی حکومت کے بعد مجاہد شاہ کے غلام کے ہاتھ سے مارا گیا۔

(۵) **محمود اول** سلیم النفس حلیم الطبع۔ کم آزار خوش نویس۔ خوش الحان اور شاعر تھا تمام عمر میں صرف ایک نکاح کیا۔ علماء کی
صحبت میں رہا۔ خواجہ حافظ کو ہزار اشرفی بھیجکر شیراز سے بلایا مگر وہ نہ آیا۔ سیف الدین غوری اس کا وزیر تھا آخر تپ محرقہ سے مر گیا۔

(۶) **غیاث الدین**۔ اسے تغلچین امیر الامرا نے اندھا کر کے شمس الدین کو بادشاہ بنایا۔

(۷) **شمس الدین** تغلچین نے اسے بادشاہ بنایا۔ خود وزیر بنا۔ داؤد خاں کے بیٹے فیروز خاں نے شمس الدین کو اندھا کر کے خود
تخت پر قبضہ کر لیا۔ اور شمس الدین مکہ و مدینہ کو چلا گیا اور وہیں ۸۱۶ھ میں مر گیا۔

(۸) **فیروز شاہ**۔ فیروز اور اس کے بھائی احمد کا زمانہ خاندان بہمنی کے نہایت عروج کا زمانہ تھا۔ یہ بادشاہ بڑا مالدار اور صاحب حشمت و جاہ
ہوا ہے۔ رائے بیجانگر کو شکست فاش دی۔ اس کی لڑکی نکاح میں لی اور راجہ نے ایک کروڑ روپیہ سالانہ خراج دینا منظور کیا۔ ۲۴ لڑائیاں
ہندوؤں سے لڑا سب میں فتحیاب رہا۔ قرآن خوشخط لکھتا تھا شاعر بھی تھا۔ ملا داؤد بیدری نے کتاب تحفۃ السلاطین اس کے نام پر لکھی
ہفتہ میں تین روز خود شاہی مدرسہ میں جا کر طلبہ کو پڑھاتا۔ زباندانی میں استاد تھا۔ علم کا بڑا قدردان تھا۔ ایک رصدگاہ بھی بنوائی
تجارتی جہاز بہت تیار کرائے اور حکم دیا کہ اعلیٰ درجہ کے علماء اور نہایت حسین عورتیں جہاں کسی بندرگاہ پر دکھائی دیں لاؤ۔ ۱۳ زبانیں
جانتا تھا۔ اور تیرہ مختلف قوموں کی حسین عورتیں اس کے محل میں تھیں۔ آخر عہد میں راجہ بیجانگر پر چڑھائی کی مگر شکست فاش کھائی اس وقت
ہندوؤں نے اگلی کسر بھی نکال لی جو کوئی علاقہ فتح کیا مسجدوں کو مسمار کیا اور مقتولین کے سروں کے چبوترے بنائے۔ اس دردناک
واقعہ کے بعد احمد خاں کو اپنا جانشین کر کے مر گیا۔ (۹) **احمد شاہ ولی** تخت نشین ہوتے ہی بیجے نگر پر چڑھائی کی۔ بڑی فوج لیکر تمبھدرا کو
عبور کیا اور راجہ کا پیچھا کرتا رہا اور جب تک ۲۰ ہزار ہندو قتل نہ کر لئے دم نہ لیا۔ راجہ بیجے نگر سے بقیہ واجب خراج بھی وصول کیا
اور آیندہ کا اقرار کرایا۔ تلنگانہ پر حملہ کر کے دار السلطنت ورنگل فتح کر لیا۔ مندر مسمار کر کے مسجدیں بنوائیں پھر شمال کی طرف رخ کیا اور
مقام بیدر سے خوش ہو کر اسے از سر نو آباد کیا اور احمد آباد بیدر نام رکھکر دار السلطنت بنایا اور اسے عالیشان عمارتوں سے آراستہ کیا

---

(۱) سورت کے جنوب میں تاپتی احاطہ کا تقریباً تمام ممالک اور ممالک محروسہ نظام کا بہت بڑا حصہ شامل تھا کبھی کبھی تلنگانہ اور دریا تک کے مہاراجہ بھی بہمنی خاندان
کے خراجگزار ہو جاتے تھے لیکن یہ سمجھنا چاہئے کہ نربدا کے جنوب میں سوا تلنگانہ اور بیجے نگر کی دو ہندو سلطنتوں کے تمام دکن اس سلطنت میں شامل تھا اس وقت بیجے نگر
کا راجہ بڑا زبردست تھا جو کرشنا کے جنوب میں تمام دکن پر سمندر سے سمندر تک قابض تھا اور لنکا اور مالابار کے راجاؤں کو اپنا باجگذار سمجھتا تھا۔

دو دفعہ ہوشنگ والی مالوہ سے بھی لڑائی ہوئی اور تیسری لڑائی میں ہار اس کی سلطنت میں شامل ہوا۔ کوکان پر بھی چڑھائی کی مگر شاہان گجرات کی مزاحمت سے باز رہا۔ سید محمد گیسو دراز اپنے پیر کے واسطے لاکھوں روپیہ کے خرچ سے ایک خانقاہ بنوائی۔ شاہ نعمت اللہ ولی کے بیٹے میر نور الدین کو اپنی بیٹی بیاہ دی۔ درویشوں سے محبت کرنے کی وجہ سے لوگ اسے ولی کہتے تھے۔

(۱۰) **علاء الدین**۔ عالم۔ فاضل۔ خدا پرست تھا۔ دار الشفا اور مدارس بہت بنوائے۔ دیورائے راجہ کرناٹک پر جو باغی ہو گیا تھا لشکر کشی کی اور غالب آیا۔ بتخانے گرائے مسجدیں بنوائیں۔ بوجہ اتقا تمام عمر کسی مشرک سے ہمکلام نہ ہوا۔ کوکان کا بہت سا علاقہ فتح کیا۔ شاہان خاندیس و گجرات کو شکست دی۔ ۸۶۲ھ میں مر گیا۔

(۱۱) **ہمایوں**۔ علاء الدین کے مرنیکے بعد سیف خاں و ملو خاں امراء و شاہ خلیل و حبیب اللہ نعمت اللہ ولی کے پوتوں کی تجویز سے حسن خاں چھوٹا شہزادہ تخت نشین ہوا مگر ہمایوں نے یورش کر کے حسن خاں کو قید کر لیا اور ان چاروں میروں کو قتل کیا اور حسن خاں کے سینکڑوں نوکروں کو زندہ جلوا دیا جو ظلم ضحاک اور حجاج نے نہیں کئے تھے وہ اس نے کئے آدمیوں کے سروں سے گیند کھیلتا تھا کبھی تیر اندازی کے شوق میں سو دو سو آدمی پکڑ منگواتا اور ان پر نشانے لگواتا تھا جو باکرہ عورت کسی کے نکاح میں آتی پہلی رات اسکی خوابگاہ میں بھجوائی جاتی جس عورت سے خود نکاح کرتا اس کو چار روز بعد مروا ڈالتا آخر اسے شراب کے نشہ میں اس کی کنیز نے لٹھ سے مار ڈالا۔

(۱۲) **نظام شاہ**۔ ۸ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ ملک التجار محمود گاوان وزیر ہوا اس کے وقت میں راجہ اڑیسہ اور محمود خلجی والی مالوہ کے ساتھ بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں اور یہ فتحیاب رہا۔ دو سال سلطنت کر کے ۸۶۷ھ میں مر گیا۔

(۱۳) **شمس الدین محمد ثانی**۔ نو سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ اس کی کم سنی میں اسکی ماں ملکہ جہاں اور دو وزیر خواجہ جہاں ترک اور ملک التجار خواجہ محمود گاوان ملک کے منتظم تھے۔ ملکہ کے حکم سے خواجہ جہاں قتل ہوا کیونکہ اس نے بہت اقتدار پیدا کر لیا تھا محمود گاوان اس زمانہ کا سب سے بڑا جرنیل اور سب سے اعلیٰ مدبر تھا اور ہندوستان کی اسلامی تاریخ میں بڑا نامور ہوا ہے۔ اس نے کوکان پر حملہ کر کے فتح کر لیا بلکہ جزیرہ گوا پر بھی قبضہ کر لیا جو راجہ بیجانگر نے چھین لیا تھا۔ ۱۴۷۱ء میں رائے اڑیسہ کو اس کے دشمنوں نے نکال دیا تھا اس نے اس سے مدد مانگی اس نے اسے اس کے ملک پر بحال کر دیا اور کنڈاپلی اور راجمندری بہمنی سلطنت میں شامل کئے مگر جب راجہ اڑیسہ نے سرکشی کی تو اس نے اسے شکست دیکر مچھلی پٹم بھی لے لیا۔ پھر کانچی پورم کے مندر کی شان اور دولت کا حال سنکر خود چڑھائی کی اور پیشتر اس کے کہ اسے کوئی بچا سکتا آ کر مندر پر قبضہ کر لیا اور اس کا تمام مال و دولت ہتھیا لیا راجہ بیلگانو کو شکست دی اس کے بعد محمود شاہ مالوہ کو شکست دی محمود گاوان کی عقل و دانائی سے اس عہد میں سلطنت بہمنی کمال عروج کو پہنچی گوا اور کوکان سے مچھلی پٹم تک اور نربدا سے کرشنا تک تمام ملک بلکہ میسور کا شمالی حصہ بھی اس کی سلطنت میں شامل تھا اب اس وزیر نے انتظام سلطنت کی طرف رجوع کیا اور ملک کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کیا (۱) بیجاپور (۲) حسن آباد (۳) دولت آباد (۴) جونیر (۵) راجمندری (۶) وارنگل (۷) گاویل (۸) ماہور۔ گورنروں کے اختیارات میں کمی کی اور اسطرح انکو بغاوت کا موقع نہ دیا علاوہ اس کے اور بڑی بڑی اصلاحیں کیں جن لوگوں کو ان اصلاحوں سے نقصان پہنچا تھا وہ اس کے دشمن ہو گئے انہوں نے اس کی نسبت سرکشی کرنیکا ایک جعلی کاغذ تیار کر کے بادشاہ کو دکھایا اور یہ متقی پرہیزگار نمک حلال وزیر ۷۸ برس کی عمر میں بادشاہ کے حکم سے قتل ہوا یہ وزیر نہایت مخیر تھا اپنے باورچیخانہ کا صرف دو روپیہ روز کا خرچ رکھا تھا اس کو مرنیکے بعد صرف ۱۰ ہزار روپے اس کے گھر میں نکلے حالانکہ وہ بادشاہ ہونیکا ملازم رہ چکا تھا اور تجارت بھی اعلیٰ درجہ کی کرتا تھا اسکی ایک برس بعد بادشاہ بھی مر گیا۔ قتل ہوتے وقت محمود گاوان نے کہا تھا کہ میری تو عمر تمام ہی ہوئی مگر اب سلطنت بہمنی کا بھی خاتمہ ہوا۔ درحقیقت محمود گاوان کے قتل ہوتے ہی سلطنت بہمنی کا زوال شروع ہو گیا۔ محمود گاوان کے بعد قاسم برید وزیر بنایا گیا۔

(۱۴) **محمود ثانی**۔ ۱۲ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ نظام الملک بحری۔ قوام الملک کبیر و صغیر و یوسف عادل شاہ و سید حبیب اللہ و محب اللہ اس کے امرا تھے مگر امرا کے باہمی نفاق سے کارخانہ سلطنت کا درہم برہم ہو گیا صوبے خود سر ہونے لگے چنانچہ ۸۹۰ھ ۱۴۸۴ء میں

فتح اللہ عماد الملک نے برار میں خود مختار ہو کر عماد شاہیہ سلطنت کی بنیاد ڈالی ایلچپور دار الحکومت بنایا۔
۸۹۵ھ ۱۴۸۹ء میں یوسف عادل شاہ نے بیجاپور میں خود مختار ہو کر عادل شاہیہ سلطنت کی بنیاد ڈالی۔
۸۹۵ھ ۱۴۸۹ء میں ملک احمد نظام الملک نے احمد نگر میں خود مختار ہو کر نظام شاہیہ سلطنت کی بنیاد ڈالی۔
۹۲۴ھ ۱۵۱۸ء میں قاسم برید نے بیدر میں خود مختار ہو کر برید شاہیہ سلطنت کی بنیاد ڈالی۔
۹۱۸ھ ۱۵۱۲ء میں قطب الملک نے گولکنڈہ میں خود مختار ہو کر قطب شاہی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔
اصل میں خاندان بہمنی کا آخری بادشاہ اسی محمود ثانی کو سمجھنا چاہیئے کیونکہ اس کے عہد میں قاسم برید نے سوائے بیدر کے جو گلبرگہ کے بعد بہمنی سلطنت کا دار الحکومت تھا دیگر اضلاع مقبوضہ بادشاہ پر قبضہ کر لیا اور اودسہ (اڑیسہ) کندہار اور اودگیر وغیرہ میں اپنے نام کا خطبہ پڑھایا جب قاسم برید ۹۱۰ھ میں مر گیا تو اس کے بیٹے امیر برید نے مثل اپنے باپ کے بادشاہ کو اپنے قبضہ میں رکھا۔ محمود ثانی کے ایام بادشاہی بالکل بے اختیار رہے ؛ (۱۵) احمد ثانی۔ امیر برید نے برائے نام اسی کو بادشاہ بنایا۔ خود مختار کل ہوا بادشاہ کا صرف خطبہ اور سکہ میں نام تھا سوا اس کے اس سے متعلق کوئی کام نہ تھا امیر برید نے اس کا کچھ قلیل سا وظیفہ مقرر کر دیا تھا جو خرچ کو کفایت نہ کرتا تھا جب بادشاہ نے اپنے تخت فیروزہ کے جواہرات فروخت کر کے خرچ کرنے شروع کئے امیر برید نے زہر دیکر مار دیا۔
(۱۶) علاؤ الدین۔ امیر برید نے برائے نام بادشاہ بنایا علاؤ الدین نے چاہا کہ امیر برید کو مار کر خود مختار ہو لیکن امیر برید ہی غالب آیا اور اسے قتل کر دیا۔ (۱۷) ولی اللہ۔ امیر برید نے بادشاہ بنایا اسے صرف نان و نفقہ ملتا تھا اس نے بھی اپنے استخلاص میں کوشش کی مگر امیر برید نے اس کی بیوی سے آشنائی کر کے اسے بھی مروا دیا۔
(۱۸) کلیم اللہ۔ امیر برید نے برائے نام بادشاہ بنایا اگرچہ بظاہر محتاجی و نامرادی ہی میں خود رکھا اس نے مخفی اپنے حال کی عرضی ظہیر الدین بابر کو لکھی امیر برید کو اس کی اطلاع ہو گئی اور اس کی قتل کے درپے ہوا یہ بھاگ کر ۹۳۳ھ میں برہان نظام شاہ کے پاس چلا گیا اس نے خدا ترسی سے ۹۴۵ھ میں اسے زہر سے مار دیا اور سلطنت خاندان بہمنی کی ختم ہو گئی چنانچہ کلیم اللہ کے بھاگنے کے بعد امیر برید نے پھر کسی کو بادشاہ نہیں بنایا اور خود بیدر کو دار السلطنت بنا کر حکومت کرنے لگا اس طرح اس وقت دکن میں مسلمانوں کی پانچ سلطنتیں تھیں جن کا نام محمود ثانی کے حال میں لکھ گئی اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچوں کا کچھ مختصر حال لکھا جائے۔

(۳) برار عماد شاہیہ

فتح اللہ علام تھا خان جہاں سپہ سالار برار کا۔ اس کو مرنے کے بعد محمد شاہ بہمنی نے اسے برار کا گورنر بنایا اور عماد الملک خطاب دیا لگر ۸۹۵ھ ۱۴۸۹ء میں خود مختار ہو گیا۔ اس خاندان میں ۵ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

۱	فتح شاہ عماد الملک	۸۹۵ھ ۱۴۸۹ء	۳۰	۳	دریا عماد شاہ بن علاء الدین	۹۳۵ھ ۱۵۲۹	۳۲	۴	برہان عماد شاہ بن دریا عماد شاہ	۹۶۸ھ ۱۵۶۰	۸
۲	علاء الدین بن فتح شاہ	۹۱۰ھ ۱۵۰۴	۲۶	۵	تفال خان (غلام) ۹۷۶ھ ۱۵۶۸ تک ۴ سال بادشاہ رہا۔						

(۱) فتح شاہ۔ بادشاہ ہو کر سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا۔ برار میں بادشاہی کی۔ دار السلطنت ایلچپور تھا۔
(۲) علاء الدین۔ اس نے قلعہ گاویل کو پایہ تخت بنایا۔ اسمٰعیل عادل شاہ کی بہن سے نکاح کیا سلطان بہادر والی گجرات نے چڑھائی کی اور اسے مجبور کر کے خطبہ بہادر کے نام کا برار میں پڑھوایا۔ پھر بہادر اپنے ملک کو پھر گیا۔
(۳) دریا عماد شاہ۔ اپنی دختر ستارہ دولت شاہ کا نکاح حسین نظام شاہ والی احمد نگر سے کر دیا اور احکام دکن سے طریقہ دوستی جاری رکھا اور بقیہ عیالی حکومت آخر کو مر گیا ؛ (۴) برہان شاہ۔ خورد سالی میں تخت نشین ہوا۔ تفال خان دکنی جو اس خاندان کے غلاموں میں تھا مختار کل تھا۔ آخر برہان کو قید کر کے خود بادشاہ بن گیا۔

(۱) بعض کہتے ہیں کہ وقت برائے نام بہمنی سلطنت کا پایہ تخت تھا اور بعض کہتے ہیں کہ قاسم برید کا دار الحکومت تھا کیونکہ بادشاہ اسکے قبضہ میں تھا لیکن اصل گلبرگہ تھا جو اصل میں بہمنی حکومت کا ایک قصبہ مسلم ہند و کا تھا۔

(۵) تفال خاں۔ نظام شاہ بحری نے اسپر حملہ کیا اور تفال خاں اور اسکے بیٹے شمشیر خاں کو پکڑ کر قید کر دیا اور برار کو احمد نگر سے ملحق کیا۔

(۳) بیجاپور۔ عادل شاہیہ

یوسف اس خاندان کا بانی سلطان مراد دوم بادشاہ روم کا بیٹا تھا مراد کے بعد جب مراد کا بڑا بیٹا محمد روم کا بادشاہ ہوا تو مراد کی اولاد ذکور کو قتل کرنا شروع کیا یہ بھاگ کر دکن میں آیا اور رفتہ رفتہ سلطنت بہمنی کے امراکے زمرہ میں داخل ہو گیا۔ یہانتک کہ بیجاپور کی نظامت اسکو سپرد ہوئی اور عادل خاں خطاب پایا۔ جب بہمنی سلطنت ضعیف ہوئی تو یہ خود مختار ہو گیا اس کے خاندان میں ۸ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

۱	یوسف عادل شاہ بن مراد	۸۹۵ / ۱۴۸۹	۲۲	۴	ابراہیم عادل شاہ بن اسماعیل	۹۴۱ / ۱۵۳۵	۲۴	۷	محمود عادل شاہ بن ابراہیم ثانی	۱۰۳۵ / ۱۶۲۶	۳۱
۲	اسمعیل عادلشاہ بن یوسف	۹۱۶ / ۱۵۱۱	۲۵	۵	علی عادل شاہ بن ابراہیم	۹۶۵ / ۱۵۵۷	۲۳	۸	سکندر علی عادل شاہ ثانی بن محمود	۱۰۷۰-۹۷ / ۱۶۶۰-۸۶	۲۷
۳	ملو عادلشاہ بن اسماعیل	۹۴۱ ہجری / ۱۵۳۵	۵ ماہ	۶	ابراہیم عادلشاہ ثانی بن طہماسپ بن ابراہیم	۹۸۸ / ۱۵۸۰	۴۸				

(۱) یوسف عادل شاہ۔ اس نے امامیہ مذہب اختیار کیا تھا اس نے ملک کو وسعت دی۔ رائے بیجانگر اور امرا نظام شاہی سے اکثر لڑتا اور فتحیاب ہوتا رہا اس کی سلطنت کی حدود یہ تھیں۔ جنوب میں تبرا اور دریائے تمبدرا کے شمال میں بیما تک مشرق میں بیدر اور مغرب میں شاہ غربی کو اسی تک ساحل سمندر۔ ۹۱۶ھ میں مر گیا۔ (۲) اسمعیل۔ نابالغی کی عمر میں بادشاہ ہوا کمال خاں دکھنی وزیر ہوا۔ اس نے خود بادشاہ بننے کی کوشش کی اور قتل ہوا اور کمال خاں کا بیٹا صفدر خاں فساد کرنے کی وجہ سے مارا گیا رائے بیجانگر اور نظام شاہ کو چند بار لڑا اور فتحیاب رہا بیمار ہو کر مر گیا (۳) ملو۔ اسمعیل کا بڑا بیٹا تھا چونکہ عیاش اور بد انتظام تھا امرا چھ ماہ کی حکومت کے بعد اندھا کر کے قید کر دیا۔

(۴) ابراہیم اول۔ ملک کا اچھا انتظام کیا۔ رائے بیجانگر کو مہر کی میں شکست دی ۹۶۵ھ میں مر گیا۔

(۵) علی اول۔ رام راج رائے بیجانگر سے دوستی قایم کی اور اسکی مدد سے نظام شاہی سلطنت پر یورش کی اور فتحیاب ہوا چونکہ بیجانگر کی ہندو فوج نے اس لڑائی میں مساجد وغیرہ کی کمال بے ادبی کی تھی۔ یہ حرکت نا پسند معلوم ہوئی اور یہ والی بیجانگر سے دشمنی ہو گئی اور پانچ بہمنی مسلمانوں کے اتفاق سے اسپر حملہ کیا چنانچہ مقام تالیکوٹ پر ۹۷۲ھ ۱۵۶۵ء میں والی بیجانگر کو شکست دیکر قتل کیا اور بیجانگر کی سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔ اس کا کل مال و اسباب لوٹ لیا۔ ایک خوبصورت غلام خریدا کر اس سے طالب وصال ہوا اس نے اسے چھری سے مار ڈالا۔

(۶) ابراہیم ثانی۔ ابراہیم اول کا پوتا تھا ۹ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ کامل خاں دکھنی وزیر ہوا علی عادلشاہ کی زوجہ چاند بی بی اسکی پرورش کرتی تھی پہلے کامل خاں نے خود بادشاہ ہونا چاہا مگر امیر کشور خاں کے ہاتھ سے قتل ہوا اسوقت سلاطین نظام شاہی و قطب شاہی نے اسپر چڑھائی کی ایک سال محاصرہ رہا آخر ابو الحسن پیشوا و شاہ طاہر کے حسن تدبیر سے دشمنوں کے پنجہ سے رہائی پائی اکبر بادشاہ کی اطاعت منظور کر لی۔ آخر ۱۰۳۵ھ اور بقول ۱۰۳۳ھ میں مر گیا محمد قاسم فرشتہ نے تاریخ فرشتہ اسکے نام پر لکھی اور کمال الدین نے دلاور خاں حبشی کی فرمائش سے حنفی مذہب کو منسوخ کر کے سنی مذہب کو تقویت دینے کی ہر طرح کوشش کی تھی کیونکہ بادشاہ کمسن تھا اور دلاور خاں کو کیل سلطانی ہونیکی حیثیت سے تمام امور سلطنت پر حاوی تھا سنہ ۹۹۹ھ میں صواعق محرقہ کا ترجمہ بدایت قاطعہ کے نام سے فارسی میں کیا (۷) محمود۔ شاہجہان بادشاہ کا مطیع و منقاد رہا۔ (۸) علی ثانی۔ شاہان مغلیہ دہلی کا مطیع رہا آخر بسبب اس کے کہ یہ شیعہ تھا اورنگ زیب عالمگیر نے ۱۰۹۷ھ ۱۶۸۶ء میں اس کا ملک چھین کر اس خاندان کی حکومت کا خاتمہ کیا اور قید کر لیا۔ قوت شاہ اس خاندان کے بادشاہ اکثر سیواجی مرہٹہ سے بھی لڑتے رہے۔ اس خاندان کی فوج میں مرہٹے بھی بہت سے نوکر تھے بیجاپور کی شاندار کھنڈر اب تک اسکی شان و شوکت کی گواہی دیتے ہیں۔

(۴) احمد نگر۔ نظام شاہیہ

ملک احمد اس خاندان کا بانی ہے۔ بیٹا ملک نائب نظام الملک بحری کا تھا۔ اور ملک نائب برہمنان بیجانگر کی اولاد سے تھا اس کا اصل نام تیما بہت اور اس کے باپ کا نام بہر تھا۔ جب مسلمان ہوا بجائے تیما بہت کے ملک حسن نام پاکر غلامان شاہی میں شامل ہوا۔ ملک احمد کے دادا بہر کے نام سے یہ خاندان بہری اور بعد میں بحری کہلانے لگا۔ رفتہ رفتہ ترقی پاکر ملک حسن تلنگانہ کا ناظم مقرر ہوا اور اس کا بیٹا ملک احمد لڑائی میں مارا گیا۔ سلطنت بہمنی کے ضعف کے وقت قلعہ کندار بیڑ اور جنیر پر قابض ہو گیا اور اپنے نام پر شہر احمد نگر بسا کر خاندان نظام شاہی کی بنیاد ڈالی اس خاندان میں ۱۲ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

(۵) یہ ایران سے آئے تھے انہوں نے مذہب شیعہ کو بہت رواج دیا۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	احمد نظام شاہ بن حسن نظام	۸۹۵ ۱۴۹۰	۱۹	۵	میران حسین بن مرتضیٰ نظام	۹۹۶ ۱۵۸۸	۲ ماہ	۹	احمد نظام شاہ ثانی بن شاہ طاہر ۱۰۰۳ھ	۱۰۰۳ ۱۵۹۴	۸ ماہ
۲	برہان نظام شاہ بن احمد	۹۱۴ ۱۵۰۸	۴۷	۶	اسمٰعیل نظام شاہ بن برہان بن حسین	۹۹۷ ۱۵۸۹	۲	۱۰	بہادر نظام شاہ بن ابراہیم	۱۰۰۴ ۱۵۹۴	۴ سال
۳	حسین نظام شاہ بن برہان	۹۶۱ ۱۵۵۳	۱۱	۷	برہان نظام شاہ ثانی بن حسین ۹۹ھ	۹۹۹ ۱۵۹۰	۴	۱۱	مرتضیٰ نظام شاہ ثانی ھ	۱۵۹۵ ۱۰۰۴	۱۲
۴	مرتضیٰ نظام شاہ بن حسین نظام	۹۷۲ ۱۵۶۵	۲۴	۸	ابراہیم نظام شاہ بن برہان ۱۰۰۳ھ	۱۰۰۳ ۱۵۹۴	۴ ماہ	۱۲	برہان نظام شاہ بن مرتضیٰ ثانی	۱۰۱۶ ۱۶۰۷	۲۴

اس سلطنت میں صوبہ اورنگ آباد اور مغربی برار دامن سے بمبئی تک صوبہ کوکان شامل تھا۔

(۱) احمد نظام - اپنے نام پر احمد نگر بسا کر دارالسلطنت بنایا۔ ۹۱۴ھ میں مر گیا۔ **(۲) برہان اول** - پہلے مہدویہ مذہب رکھتا تھا۔ جب امام شاہ طاہر یزدی اسمٰعیلی ایران سے آیا تو اس نے شیعہ بنایا۔ اہلسنت کا یہ کمال دشمن تھا۔ ۹۶۱ھ میں مر گیا۔

سلسلہ بن برہان شاہ بن برہان شاہ نظام ثانی بن محمد خدا بندہ بن برہان نظام بن احمد نظام شاہ۔ طاہر نے یہ اپنا جعلی نسب بنایا تھا حالانکہ نظام شاہی خاندان کا رکن تھا یہ وہ شاہ طاہر ہیں جس نے دکن میں مذہب شیعہ کو رواج دیا۔ اگرچہ اس احمد نظام نے بھی خطبہ ائمہ اثناعشر کا پڑھا تھا شاہ بن شاہ علی بن برہان اول بن برہان نظام شاہ والی احمد نگر کا چہیتا بیٹا عبدالقادر تپ محرقہ میں گرفتار ہوا تمام حکیموں کے علاج کر ڈالے فائدہ نہ ہوا برہمنوں کے تھانوں میں صدقات بھجوائے ہندو مسلمان سب نے دعا کی کوئی نتیجہ نہ ہوا۔ شاہ طاہر نے جو ایران سے آئے تھے اور بادشاہ کی خدمت میں بحالت تقیہ بسر کرتے تھے بادشاہ سے عرض کی کہ حضور شاہزادہ کی شفا کی تدبیر میں بندہ نے ایک تدبیر سوچی ہے اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں بادشاہ نے اصرار کیا تو شاہ طاہر نے جرأت کر کے کہا کہ اگر شاہزادہ آج کی شب شفا پا جائے تو بادشاہ عہد کرے اور نذر مانے کہ خطبہ حضرات ائمہ معصومین کی اولاد کو یعنی سادات کو بھیجا کریگا۔ برہان نظام شاہ نے کہا ائمہ معصومین یعنی دوازدہ امام کون ہیں شاہ طاہر نے ۱۲ اماموں کے نام مع ولدیت از حضرت علیؑ سے امام مہدی تک بتائے۔ برہان نظام شاہ نے کہا کہ جب میں تھانوں میں نذریں گزران چکا تو کیا مرتضیٰ علیؑ اور بی بی فاطمہؑ کے فرزندوں کے نام لوازم نذر بجا لاؤں گا شاہ طاہر نے کہا بس آج شب جمعہ ہے بادشاہ نذر کرے کہ اگر جناب باری حضرت پیغمبر آخر الزمان اور دوازدہ امام علیہم السلام کی قرب و منزلت کی برکت آج شب کو شہزادہ عبدالقادر کو شفا فرمائے تو خطبہ ائمہ اثناعشر پڑھوا کر انکے مذہب کی ترویج میں کوشش کروں گا برہان شاہ کہ ہر گز شفا کی فرزند کی امید نہ رکھتا تھا اور اس کی زندگی سے مایوس ہو گیا تھا یہ سنکر نہایت محظوظ ہوا اور اسی وقت شاہ طاہر کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر عہد و پیمان بجا لایا بادشاہ اس رات کو عبدالقادر کے پلنگ کی پٹی سر لگا بیٹھا رہا جب عبدالقادر کو لحاف اٹھانے کی کوشش کیجاتی تھی مگر وہ بے چینی سے ہاتھ پاؤں رکھ کر لحاف کو پھینک دیتا تھا تا چار لحاف اٹھانے سے منع کر دیا اور کہا اسی رات کا مہان معلوم ہوتا ہے ایک ساعت اور رات سے دنیا کی ہوا سے خوشحال ہو کر وہ اور خود اسی طرح پٹی سے لگا بیٹھا رہا صبح ہوتی پٹی پر سر رکھکر سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک بزرگوار نورانی صورت اس کے سامنے آئے اور انکے پیچھے دیدار ۱۲ شخص ہیں برہان نظام شاہ استقبال کر کے مودب کھڑا ہوا ایک صاحب نے انہیں سے فرمایا کہ تو ان بزرگوار کو جانتا ہے کہ کون ہیں یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم ہیں اور یہ بزرگوار جوان کے ساتھ ہیں دیکھ لیا یہی دوازدہ امام علیہم السلام ہیں اسی درمیان میں حضرت صلعم نے فرمایا اے برہان حق سبحانہ تعالیٰ نے علی اور ان کے فرزندوں کی برکت سے عبدالقادر کو شفا بخشی تجھے لازم ہے کہ جیسے فرزند طاہر کے کہنے سے تجا وزنہ کرے برہان خواب سے خوشحال بیدار ہوا دیکھا کہ عبدالقادر سے لحاف پڑا ہوا ہے اور غش کی دوا یہ ہوا لیدہ جو برابر جاگتی رہتی ہیں معلوم ہوا کہ کسی اسپرنیں ڈالا یا اسی لحظہ خود بخود حرکت کر کے عبدالقادر پر سے پڑا ہے بادشاہ نے ہاتھ ڈالکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ عبدالقادر اب جنت میں سوتا ہے اور بالکل اچھا ہو گیا ہے اس کے بعد برہان بادشاہ نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور مذہب شیعہ اختیار کیا اور خطبہ میں نام دوازدہ امام علیہم السلام جاری کر دیا صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہیں کہ مورخین تہران و ایران کا اتفاق ہے کہ شاہ اسمٰعیل صفوی نے اسلام ہونے کے پیشتر تین مرتبہ حضرت رسالت پناہ کو خواب میں دیکھا اور ہر مرتبہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب حضرت کے ہمراہ تھے حضرت خاتم الانبیا نے بعد تعریف حضرت طاہرہ کے فرمایا کہ تجھ کو لازم ہے کہ مراسم اہلبیت کی نسبت طریق اخلاص جاری رکھو اور انکی پیروی کرے سلطنت کا ہر ایک رکھے اسی سبب سے شاہ اسمٰعیل نے اہلبیت پیغمبر کی محبت اپنے صفحہ دل پر نقش کی اور رضا دوستی کو مایا اور تیغ کو گرامی رکھکر شیعہ مذہبوں کو مقرب بنایا اور سنیوں کو عضنب سے مغضوب فرمایا اب صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہیں کہ میں حیرت میں ہوں کہ اگر مذہب ایسا ہی حق ہے تو احوال اور مذہبوں کا کیا ہوگا ۱۹۴

۱۹۴ اور اگر دو سرا مذہب ایسا حق ہے تو سفارش اس مذہب کے رواج میں کیا معنی رکھتی ہے۔ اللہم افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین انتہیٰ ملخصاً

(۳) حسین نظام - اس کی تخت نشینی کے وقت پہلے شہزادہ عبدالقادر و محمد خدابندہ و شاہ علی و شاہ حیدر سلطنت کے مدعی ہوئے اور شہر المصر کو چلے گئے۔ پھر علی عادل شاہ اور رام راج والی بیجانگر متفق ہو کر اس پر حملہ آور ہوئے۔ شاہی اسباب اور خزانہ لٹ گیا اسپر بھی یہ مدت تک لڑتا رہا آخر صلح ہو گئی۔ پھر عادل شاہ وغیرہ مسلمان بادشاہوں کے ساتھ مل کر ۹۷۲ھ/۱۵۶۵ء میں رام راج کو تالیکوٹ پر شکست دیکر سلطنت بیجانگر کا خاتمہ کیا۔ ۹۷۲ھ میں بیمار ہو کر مر گیا۔ (۴) مرتضٰے اول - برہان الدین اور نظام الدین اپنے بھائیوں کو بوجہ سرکشی قید کیا۔ یہ خلل دماغ دیوانہ مشہور ہوا۔ آخر اس کے بیٹے میران حسین نے قتل کر ڈالا۔

(۵) میران حسین - زانی دایم الخمر سفلہ پرور تھا اس لئے امیرالامرا مرزا جان نے اس کے چچا شاہ قاسم کو بادشاہ بنانا چاہا یہ خبر پاکر میران حسین نے شاہ قاسم کو قتل کر ڈالا اس پر بلوہ ہوا اور امرا نے مرزا جان کے ساتھ مل کر میران حسین کو قتل کر ڈالا۔

(۶) اسمٰعیل - ۱۲ برس کی عمر میں امرا نے بادشاہ بنایا۔ جمال خاں وزیر بنا مگر اس کا باپ جو مرتضٰے کے وقت میں بھاگ کر اکبر بادشاہ کے پاس چلا گیا تھا یہ خبر پاکر اکبر سے مدد لے کر واپس آیا اور فتحیاب ہو کر اپنے بیٹے کو مع جمال خاں وزیر کے قتل کیا اور خود بادشاہ ہوا۔

(۷) برہان ثانی - چونکہ جمال خاں نے اپنے وقت میں مہدویہ مذہب جاری کر کے شیعہ مذہب کا استیصال کیا تھا اس نے پھر شیعہ مذہب جاری کیا اور ہزاروں آدمی مہدویہ مذہب کے قتل کئے۔ ۱۰۰۳ھ میں مر گیا۔

(۸) ابراہیم - اس نے عادل شاہی سلطنت پر یورش کی مگر مقابلہ میں مارا گیا۔ (۹) و (۱۰) احمد ثانی بہادر نظام وغیرہ - ابراہیم کے قتل ہونے کے بعد سلطنت میں بڑا انقلاب ہوا مختلف مقامات میں ۴ بادشاہ بنائے گئے (۱) میاں منجھو امیر نے احمد ثانی کو جو نظام شاہی خاندان نہ تھا مگر اپنے کو اسی خاندان سے بتاتا تھا قلعہ اوسہ میں تخت نشین کیا۔ (۲) چاند بی بی شہزادی نے احمد نگر میں ابراہیم کے بیٹے بہادر کو بادشاہ بنایا (۳) امیر اخلاص خاں نے موتی شاہ نام ایک لڑکے کو دولت آباد میں بادشاہت دی (۴) آہنگ خاں حبشی نے برہان کے پوتے شاہ علی بن برہان نظام کو جس کی عمر ۸۰ سال تھی حکومت دی ان چاروں میں فساد برپا ہوا انہیں دنوں میں شہزادہ مراد مع عبدالرحیم خانخاناں اکبر بادشاہ کے حکم سے احمد نگر جا پہنچا۔ چاند بی بی نے اس کے ساتھ مردانہ جنگ کی۔ آخر صلح ہو کر بہادر شاہ بادشاہ قرار پایا جب ۱۰۰۷ھ/۱۵۹۹ء میں اکبر کے بیٹے دانیال نے احمد نگر پر یورش کی اور چاند بی بی نے احمد نگر چھوڑ کر دولت آباد جانا چاہا تو چیتہ خاں حبشی امیرالامرا نے امیروں کو ملا کر چاند بی بی کو مار ڈالا اور بہادر شاہ کو اکبری فوج نے پکڑ لیا اور احمد نگر سلطنت مغلیہ میں شامل ہوا احمد نگر کے بعد اس سلطنت کی ایک شاخ دولت آباد میں کچھ عرصہ حکمراں رہی اس میں ۲ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے۔

(۱۱) مرتضٰے ثانی - جب شاہ علی مر گیا تو دولت آباد میں ملک عنبر حبشی نے باتفاق میر ک مرتضٰے ثانی کو بادشاہ بنایا اسکی حکومت میں رونق رہی دولت آباد کے پاس شہر کھرکی آباد کیا۔ ۱۰۲۰ھ میں مر گیا (۱۲) برہان ثالث - اس نے ۱۰۲۰ھ میں مرزا چغتائی کو یالاگھاٹ سے نکال دیا۔ جہانگیر بادشاہ کے حکم سے شاہجہاں نے چڑھائی کی۔ ملک عنبر حبشی نے خراج مال لیا اور صلح کر لی جب ملک عنبر مر گیا تو اس کے بیٹے فتح خاں کی برہان سے دشمنی ہو گئی فتح خاں نے ۱۰۳۹ھ میں اسے قتل کر کے اس کے خورد سال بیٹے کو حاکم بنایا۔ ۱۰۴۲ھ/۱۶۳۲ء میں مہابت خاں خانخاناں نے شاہجہاں بادشاہ کے حکم سے دولت آباد پر چڑھائی کی یاقوت حبشی مقابلہ میں مارا گیا اور فتح خاں اور کم سن برہان شاہجہاں کی قید میں آئے اور آخر عمر تک حبس میں رہے۔ اس طرح خاندان نظام شاہیہ کا خاتمہ ہوا۔

(۵) بیدر - برید شاہیہ

قاسم برید خاندان بہمنی کا ایک گرجی غلام تھا محمد شاہ بہمنی کے وقت امارت پائی اور محمود کا دائی جب کہ وزیر بنایا گیا محمود شاہ بہمنی کو دانہ میں تسلط اور استقلال تمام پیدا کیا یہاں تک کہ اس وقت سے سلاطین بہمنی اس کے اور اس کی اولاد کے قبضہ میں آ گئے اور ان کو دست نگر رکھا وہ بادشاہ برائے نام ہوتے تھے اصل حکومت انکی تھی امیر قاسم برید نے قلعہ اوسہ - اودگیر اور قندھار وغیرہ میں خطبہ بھی اپنے نام کا پڑھوایا۔ محمود شاہ دارالسلطنت احمد آباد بیدر محمود بہمنی کے پاس رہنے دیا اس طرح برید شاہیہ سلطنت قائم ہوئی اس کے خاندان میں بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے۔

سلہ برہان نظام شاہ ثانی کی بہن تھی۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	قاسم برید اول	۸۹۷ ۱۴۹۲	۱۳	۴	ابراہیم برید بن علی برید	۹۹۰ ۱۵۶۲	۷	۶	امیر علی برید ثانی بن قاسم	۱۰۰۰ ۱۵۹۲	۱۰
۲	امیر (علی) برید بن قاسم	۹۱۰ ۱۵۰۴	۳۵	۵	قاسم برید ثانی بن علی	۹۹۷ ۱۵۶۹	۳	۷	میرزا علی برید	۱۰۱۰ ۱۶۰۱	۸
۳	علی برید بن امیر برید	۹۴۵ ۱۵۳۹	۴۵	(۱) محمد قاسم برید - بیدر میں بہمنی بادشاہ کو اپنے قبضہ میں کرکے شاہی اختیار رکھتا تھا							

۹۱۰ھ میں مرگیا۔ (۲) امیر اول - باپ کے بعد یہیں اختیارات پر قابض رہا بہمنی خاندان کا آخر بادشاہ بھاگ گیا اور یہ بیدر میں مستقل بادشاہ ہوا۔ اسمٰعیل عادل شاہ کی اطاعت قبول کی آخر عمر میں برہان نظام شاہ پر چڑھائی کی مگر دولت آباد کے قریب مرگیا۔ (۳) علی برید - نظام شاہ بحری نے چڑھائی کرکے قلعہ اوسہ و کلیان و کندھار اس سے چھین لیا۔ (۴) ابراہیم - ۷ برس سلطنت کرکے مرگیا۔ (۵) قاسم ثانی ۳ سال محمد آباد میں سلطنت کرکے مرگیا۔ (۶) امیر علی - قاسم کے بعد اس کا کم سن بیٹا علی جو ۲ سال کا تھا برائے نام بادشاہ بنایا گیا مگر ۱۰۰۹ھ میں اسی خاندان کے ایک شخص مرزا علی نے اسے بھاگ نگر (جسے اب حیدرآباد کہتے ہیں) کیطرف بھگادیا اور خود سلطنت پر قابض ہوا۔ (۷) مرزا علی۔ اس کا ۱۰۰۹ھ تک حکومت کرنا ثابت ہے اسکے بعد کا حال کسی تاریخ سے معلوم نہیں ہوا صاحب گلزار شاہی نے لکھا ہے کہ اس کے بعد عادل شاہیوں کا تسلط ہوگیا اتنا تحقیق ہے کہ اورنگ زیب نے بیدر کا قلعہ ۱۰۶۵ھ میں فتح کیا۔

(۶) گولکنڈہ قطب شاہیہ

اس خاندان کا بانی سلطان قلی ترکمان بہار لو (قوم سیر علی لشکر سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مرزا جہاں شاہ مقتول کا نواسہ ہمدان میں پیدا ہوا تھا۔ محمد شاہ بہمنی کے وقت میں دکن میں آیا اور رفتہ رفتہ تلنگانہ کا ناظم بنا (مذہب اس کا شیعہ تھا) قطب الملک خطاب پایا۔ گولکنڈہ صدر مقام تھا بہمنی سلطنت کے ضعف کے وقت یہ بھی خود مختار ہوگیا اس کی سلطنت بیجاپور اور احمد نگر کے مشرق میں سمندر تک پھیلی ہوئی تھی اس خاندان میں ۷ بادشاہ بتفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	سلطان قلی قطب الملک	۹۱۸ ۱۵۱۲	۳۴	۴	ابراہیم قطب شاہ بن سلطان قلی	۹۵۷ ۱۵۵۰	۳۰ سال	۶	عبداللہ قطب شاہ بن محمد قلی	۱۰۲۰ ۱۶۱۱	۴۳
۲	جمشید قطب شاہ بن سلطان قلی	سنہ ۹۵۰ ۱۵۴۳	۷	۵	سلطان محمد قلی بن ابراہیم	۹۸۹ ۱۵۸۱	۳۱	۷	ابوالحسن تانا شاہ داماد عبداللہ	۱۰۸۳–۹۸ ۱۶۷۲–۸۷	۱۵
۳	سبحان قلی بن جمشید	۹۵۷ ۱۵۵۰	چند روز	(۱) سلطان قلی - مذہب شیعہ کو رواج دیا اس کے بیٹے جمشید نے ایک ترکی غلام سے شہید کرادیا۔							

(۲) جمشید - اس نے عادل ابراہیم پر لشکر کشی کی زخم کھا کر واپس آیا اور صلح ہوگئی پھر تپ دق میں مبتلا ہو کر مرگیا۔ (۳) سبحان قلی - ۳ سال کی عمر میں برائے نام بادشاہ بنایا گیا مگر ابراہیم نے جو جمشید کے ہاتھ سے رائے بیجانگر کے پاس چلا گیا تھا چند ہی روز میں واپس آکر تخت پر قبضہ کرلیا۔ (۴) ابراہیم سلطنت کا انتظام بخوبی کیا اپنے بیٹے عبدالقادر کو جو بڑا لائق تھا اس شک میں کہ سلطنت پر قبضہ کرنا چاہتا ہے ناحق قتل کرادیا ۹۸۹ھ میں مرگیا۔ (۵) محمد قلی - ۱۲ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ محمد خدابندہ اور سبحان قلی بھائیوں کیساتھ بڑے بڑے سلوک کئے۔ گو کہ شیعہ تھا مگر علانیہ تبرا کرنے پر زبان کاٹنے کا حکم نافذ کیا۔ ایکدفعہ ۱۲ امام کے نام پر ہاتھی مع ہودہ و چتر سوار تھا سائل کو دیدیا شہر بھاگ نگر اپنی معشوقہ کے نام پر آباد کیا اور پھر حیدرآباد اس کا نام رکھا اپنی بیٹی شاہ عباس صفوی بادشاہ ایران کو بیاہ دی۔ بکمال نیکنامی ۳۱ سال سلطنت کرکے مرگیا۔ (۶) عبداللہ - اس بادشاہ نے شاہان مغلیہ دہلی کی اطاعت قبول کرلی ۱۰۸۳ھ میں مرگیا۔ (۷) ابوالحسن - یہ بسبب اس کے کہ شیعہ تھا عالمگیر نے چڑھائی کرکے اسکو قید کرلیا اور اس کا ملک سلطنت مغلیہ میں شامل کرلیا۔

نوٹ

اس طرح سلطنت بہمنی اور اس کی پانچوں شاخوں کا خاتمہ ہوا اور دکن کی یہ سب ریاستیں دہلی کی مغلیہ سلطنت میں شامل ہوئیں ان دکھنی سلطنتوں کے زمانہ میں دکن میں ہندو و مسلمانوں کا خوب خلط ملط ہوا مثلاً شاہ مالوہ نے بہمنی سلطنت پر جس ۱۲ ہزار فوج سے حملہ کیا تھا اس میں دو ہزار افغان اور راجپوت تھے بیجانگر کے ہندو راجہ نے اپنی فوج میں افغان سپاہی بھرتی کئے اور انہیں جاگیریں دیں اور ان کے لئے ایک مسجد بھی بنوائی۔ اسی

طرح بہمنی سلطنت کی فوج ان ہندوؤں کی سرکردگی میں جنہوں نے مذہب اسلام اختیار کیا تھا اکثر لڑائی پر جاتی تھی بلکہ خود لشکر میں مخالف فرقے کے مسلمان داخل تھی ایک فرقہ شیعہ تھا جس میں وسط ایشیا کے مخصوص فارسی اور تاتاری شامل تھے اور دوسرے حبشی تھے ان میں ہندو مسلمان اور حبشی سپاہی داخل تھے اور بارہا ایسا ہوا کہ ان فرقوں کی رقابت کی وجہ سے سلطنت بہمنی کی حالت خطرناک ہوگئی۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دکن کی اس ہندو عظیم الشان سلطنت کا حال بیان کیا جائے جس سے سلاطین بہمنی اور اس کی شاخیں اکثر لڑتی رہیں۔ وہ بیجانگر کی سلطنت ہے جسے سلطنت نرسنگھ بھی کہتے ہیں۔ یہ سلطنت محمد تغلق کے زمانہ میں ۱۳۳۶ء میں تلنگانہ کے بھاگے ہوئے ہندوؤں نے قایم کی تھی اس کا دار السلطنت بیجانگر دریائے تنگبھدرا کے کنارہ اس مقام پر واقع تھا جہاں اب اناگنڈی ہے یہاں کے راجہ دکن کے مسلمان بادشاہوں کے مثل ہمسروں کے لڑتے رہے۔ آخر کار ۱۵۶۵ء میں بہمنی کی شاخوں نے یہاں کے راجہ رامراج کو تالیکوٹ پر شکست دیکر اس سلطنت کو پامال کیا اس لڑائی سے اس سلطنت کی پستگی جاتی رہی اس کا صرف تھوڑا سا حصہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا مگر اس کے ہندو سرداروں نے جو نایک کہلاتے تھے اپنی جاگیروں پر قبضہ نہیں چھوڑا۔ احاطہ مدراس کے مشہور پلیگار اور نیز راجہ میسور جو اب موجود ہیں انہیں نایکوں کی اولاد سے ہیں۔ بیجانگر کے شاہی خاندان کا ایک شخص چندر گری کی طرف بھاگ گیا اور وہاں اس نے اپنی ریاست قایم کرلی اس نے ۱۶۳۹ء میں انگریزوں کو مدراس دیا۔ حیدر آباد کی باجگزار ریاستوں میں جو انگنڈی کی ریاست ہے وہ بھی بیجانگر کے عالی خاندان سے ہونیکا دعوٰے رکھتی ہے۔ بیجانگر کی سلطنت میں تقریباً تمام وہ ملک شامل تھا جو اب احاطہ مدراس میں ہے۔

فصل نہم۔ خاندان مغلیہ

فصل ہفتم میں لودہی خاندان کے آخر بادشاہ ابراہیم کے حال میں ہم لکھ چکے ہیں کہ ۱۵۲۶ء میں بابر نے پانی پت کے میدان پر ابراہیم لودہی کو شکست دیکر ابراہیم کی سلطنت پر قبضہ کر کے خاندان مغلیہ کی سلطنت کی بنیاد ہندوستان میں قایم کی۔ اب ہم بابر کا اور ان بادشاہوں کا ذکر کرتے ہیں جو ہندوستان میں فرمانروا رہے یہ ۱۷ بادشاہ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں *

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	ظہیر الدین بابر (بن عمر شیخ مرزا)	۹۳۲ ۱۵۲۶	۴	۱۴	عزیز الدین عالمگیر ثانی (بن جہاندار شاہ)	۱۱۶۷ ۱۷۵۴	۵ سال ۷ ماہ
۲	نصیر الدین ہمایوں (بن بابر)	۹۳۷ ۱۵۳۰	۱۱ سال ۵ ماہ[ل]	۱۵	جلال الدین عالی گوہر شاہ عالم ثانی (بن عالمگیر ثانی)	۱۱۷۳ ۱۷۵۹	۴۸
۳	جلال الدین اکبر (بن ہمایوں)	۹۶۳ ۱۵۵۶	۴۹ سال [illegible] ماہ	۱۶	معین الدین محمد اکبر شاہ (بن شاہ عالم ثانی)	۱۲۲۱ ۱۸۰۶	۳۱ سال ۹ ماہ
۴	نور الدین جہانگیر (بن اکبر)	۱۰۱۴ ۱۶۰۵	۲۱ سال ۸ ماہ	۱۷	ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی (بن اکبر ثانی)	۱۲۵۳ ۱۸۳۷	۲۰
۵	شہاب الدین شاہجہان (بن جہانگیر)	۱۰۳۷ ۱۶۲۸	۳۱ سال ۴ ماہ	خاندان مغلیہ کے وہ بادشاہ جو برائے نام چندروز بادشاہ رہے۔			
۶	محی الدین اورنگزیب عالمگیر (بن شاہجہاں)	۱۰۶۹ ۱۶۵۸	۵۰	۱۸	شجاع بن شاہجہاں) بنگال میں	۱۰۶۸-۷۰ ۱۶۵۸-۶۰	۲
۷	قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ اول (بن عالمگیر)	۱۱۲۰ ۱۷۰۷	۴ سال ایک ماہ	۱۹	مراد (ابن شاہجہاں) گجرات میں	۱۰۶۸ ۱۶۵۸	چند ماہ
۸	معز الدین جہاندار شاہ (بن شاہ عالم اول)	۱۱۲۴ ۱۷۱۲	ایکسال ۴ ماہ	۲۰	اعظم شاہ (بن اورنگ زیب)	۱۱۱۸ ۱۷۰۷	〃
۹	جلال الدین فرخ سیر (بن عظیم الشان بن شاہ عالم)	۱۱۲۵ ۱۷۱۳	۶ سال ۳ ماہ	۲۱	کام بخش (بن عالمگیر)	۱۱۱۹ ۱۷۰۷	〃
۱۰	شمس الدین رفیع الدرجات (بن رفیع الشان بن شاہ عالم)	۱۱۳۱ ۱۷۱۹	۳ ماہ	۲۲	نکوسیر (بن اکبر بن عالمگیر)	۱۱۳۱ ۱۷۱۹	〃
۱۱	رفیع الدولہ شاہجہان ثانی (بن رفیع الشان بن شاہ عالم)	۱۱۳۱ ۱۷۱۹	〃	۲۳	ابراہیم (بن رفیع الشان)	۱۱۳۲ ۱۷۲۰	۱۵ ایام
۱۲	روشن اختر ناصر الدین ابو الفتح محمد شاہ (بن خجستہ اختر بن شاہ عالم)	۱۱۳۱ ۱۷۱۹	۳۰ سال	۲۴	شاہجہاں ثالث (محی السنۃ بن کام بخش)	۱۱۷۳-۴ ۱۷۵۹-۶۰	چند ماہ
۱۳	مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ (بن محمد شاہ)	۱۱۶۱ ۱۷۴۸	۶ سال ۸ ماہ	۲۵	بیدار بخت (بن احمد شاہ)	۱۲۰۲-۳ ۱۷۸۸	〃

ل یہ سالواں راجہ خاندان نرسنگھ کا تھا ۱۵ کیونکہ ۱۵۴۰ء سے ۱۵۵۵ء تک ۱۵ سال ہندوستان سے جلا وطن رہا اور خاندان سور نے حکمرانی کی۔

(١) ظہیر الدین بابر۔ بابر (بن عمر شیخ مرزا بن ابوسعید مرزا بن محمد مرزا بن میران شاہ بن تیمور) امیر تیمور کی پانچویں پشت میں تھا اسکی ماں چنگیز خان کی نسل سے تھی۔ ۸۹۹ھ / ۱۴۹۴ء میں جبکہ بابر صرف ۱۲ سال کا تھا اس کا باپ اندجان و فرغانہ یعنی کوکان (قوقند واقع ترکستان) کی ریاست چھوڑ مرا اس وقت امیر تیمور کی دیگر اولاد سمرقند۔ بخارا۔ بلخ و کابل وغیرہ میں حکمراں تھی امیر تیمور کی دیگر اولاد نے اس سے ورثہ پدری چھیننا چاہا اور یہ ان سے لڑتا رہا۔ تین دفعہ سمرقند پر قابض ہوا اور تین ہی دفعہ نکالدیا گیا۔ جب آٹھ برس اس کشمکش میں گزرے اور ترکستان میں اس کے قدم نہ جم سکے تو ۹۱۰ھ / ۱۵۰۳ء میں بدخشاں اور ۱۵۰۴ء میں کابل فتح کرکے افغانستان میں اپنی حکومت قایم کی اس زمانہ میں شیبانی خان ازبک نے اولاد تیمور سے تمام ماوراءالنہر اور خراسان وغیرہ کا علاقہ چھینکر قندھار پر قبضہ کرلیا اور کابل پر حملہ کرنا چاہا۔ ادھر اسمٰعیل صفوی نے شیبانی خان پر چڑھائی کی شیبانی خاں کابل کی مہم چھوڑ کر اسمٰعیل کے مقابلہ کو گیا اور مارا گیا اور بابر کو ایسے سخت دشمن سے اماں ملی اور اس نے غزنی و قندھار وغیرہ پر بھی قبضہ کرلیا ۹۲۵ھ میں بابر نے اول مرتبہ ہند پر چڑھائی کی بھیرہ تک آکر پھر گیا۔ دوسری مرتبہ دیپالپور اور لاہور تک پہونچا۔ تیسری مرتبہ دریائے ستلج تک آیا۔ آخر ۹۳۲ھ / ۱۵۲۶ء میں ۱۲ ہزار سوار کے ساتھ سندھ کے راستہ ہند میں آیا۔ پانی پت کے میدان میں سلطان محمد ابراہیم لودھی ڈیڑھ لاکھ فوج اور ایکہزار ہاتھیوں کے ساتھ مقابل ہوا صبح سے شام تک لڑائی ہوتی رہی ابراہیم اور اس کے ۱۵ ہزار سپاہی مارے گئے اور بابر فتحیاب ہوا۔ بابر کے ساتھ اس وقت توپ تھی اور یہ اول وقت تھا کہ ہندوستان میں توپ دکھائی دی تھی ۱۵۲۶ء میں بابر دہلی میں داخل ہوا اور ہندوستان کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ ہندوستان میں اسکی بادشاہی اسی تاریخ سے ۱۵۳۰ء تک ۴ سال شمار کی جاتی ہے ورنہ اس سے پہلے ۲۲ سال کابل میں اور اس سے پہلے ۹ سال فرغانہ و بدخشاں وغیرہ میں حکومت کرچکا تھا اس طرح اس کے کل ایام حکومت ۳۵ سال ہوئے۔

پانی پت کی لڑائی سے بابر صرف دہلی اور آگرہ کے گرد و نواح کا بادشاہ ہوا سلطنت کے دیگر صوبجات باغی سرداروں کے قبضہ میں تھے محمد تغلق کے زمانہ سے دہلی کی سلطنت اصل میں کچھ سلطنت نہ رہی تھی جیسا کہ پچھلے باب میں دہلی کی ہمسر سلطنتوں کا ذکر ہوچکا ہے اس وقت ہندوستان کے صوبجات کی کیفیت حسب ذیل تھی۔

(۱) نہایت جنوب میں ہندوؤں کی بیجانگر کی سلطنت دکن کے راجاؤں سے باج لیتی تھی اور یہ علاقے ابتک کبھی مسلمانوں کے مطیع نہوئے تھے (۲) دکن میں مسلمانوں کی ۵ آزاد بادشاہتیں بیجاپور۔ احمدنگر۔ گولکنڈہ۔ بیدر اور برار میں قایم تھیں (۳) بہار محمد شاہ لوہانی کے قبضہ میں تھا (۴) بنگال میں سید نصیب شاہ بن سید علاءالدین حکومت کرتا تھا (۵) ایک حصہ مالوہ اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ پر رانا سانگا راجہ چتوڑ کا تصرف تھا بلکہ کل راجپوتانہ میں اسکا اقتدار پھیلا ہوا تھا۔ اجمیر میواڑ۔ مالوہ میں راجپوتوں ہی کا راج تھا (۶) چندیری اور اس کے نواح پر میدنی رائے راج کررہا تھا (۷) اڑیسہ میں قدیم ہندو خاندان کا راجہ گدی نشین تھا (۸) گجرات میں بہادر شاہ بن مظفر نے شاہی شروع کی تھی (۹) جونپور اور اودھ میں جدا ایک اسلامی سلطنت قایم تھی (۱۰) پرتگیز ۱۵۱۰ء سے گوا پر قابض ہوگئے تھے۔ پانی پت کی لڑائی کے بعد ۴ مہینہ میں بابر کے بیٹے ہمایوں نے گوالیار سے جونپور تک کا ملک مطیع کرلیا۔

اس وقت میواڑ کے رانا سانگا نے مارواڑ اور جےپور کے راجاؤں اور چندیری کے راجہ میدنی رائے کو اپنے سے ملاکر دوبارہ ہندوؤں کی سلطنت ہند میں قایم کرنی اور مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالدینا چاہا۔ یہ ہندوؤں کی سلطنت حاصل کرنے کی آخری کوشش تھی چنانچہ سانگا ایک لاکھ فوج سے چڑھ آیا۔ ۱۵۲۷ء میں فتحپور سیکری پر لڑائی ہوئی۔ ابتدا میں بابر کی فوج نے شکست کھائی اور اسکے ہمراہیوں کے جی چھوٹ گئے۔ مگر اس موقع پر بابر نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور عہد کیا کہ اب کبھی شراب نہ پیونگا اور سرداروں سے لڑنے مرنے کی قول و قسم لی اور بڑے جوش سے دشمن پر حملہ کیا اور اپنے زبردست توپخانہ کی مدد سے فتح نمایاں حاصل کی اس شکست سے سانگا (راجہ چتوڑ) کا زور بالکل ٹوٹ گیا۔ ۱۵۲۸ء میں چندیری پر چڑھائی کی۔ یہاں کا ہر راجپوت ایک ایک لڑکر مارا گیا۔

؎ جو شاہی بیگ اور محمد خان کے نام سے بھی مشہور ہے۔

میدنی رائے بھی قتل ہوا۔ ان دو لڑائیوں سے مغلوں کی سلطنت ہند میں مستحکم ہوگئی کیونکہ سانگا کے بعد میدنی رائے راجپوتوں کا اعلیٰ درجہ کا سردار سمجھا جاتا تھا۔ ۱۵۲۹ء میں اودھ اور بہار پر قبضہ کر لیا۔ نصیب شاہ والی بنگال نے اطاعت قبول کی۔

۲۶ دسمبر ۱۵۳۰ء مطابق پنجم جمادی الثانی ۹۳۷ھ کو بابر ۵۰ برس کی عمر میں آگرہ میں مرا۔ کابل لیجا کر دفن کیا گیا۔ مرنے کے بعد فردوس مکانی کے نام سے مشہور ہوا ہمارے حساب سے ۴۷ برس کی عمر ہوتی ہے اگر باپ کی وفات کے وقت بجائے ۱۲ سال کے ۱۵ سال کا ہو جیسا کہ بعض مورخین نے لکھا ہے تو ۵۰ سال درست ہیں۔

بابر مغلوں پر رحم کرتا تھا اور اولاد سے بہت محبت کرتا تھا۔ بہادر اور صابر۔ زندہ دل اور مستقل مزاج تھا۔ انگریز مورخ بھی اس کی خصلت کے مداح ہیں۔ اس نے سختیوں اور مصیبتوں کو بڑے استقلال سے مغلوب کیا شاعر بھی اچھا تھا اپنی سوانحعمری بھی لکھی ہے جب بابر مرا ہے تو ہند میں اس کی سلطنت پنجاب کے جنوب میں ملتان تک اور گنگا کے مشرقی وادی میں بہار تک پھیل گئی تھی۔ غرض دریا آمو سے لیکر گنگا کے ڈلٹا تک کا ملک اپنی اولاد کو چھوڑ مرا۔ اس کے ۴ بیٹے تھے۔ ہمایوں۔ ہندال۔ کامران اور مرزا عسکری۔

(۳) ہمایوں۔ ہمایوں بابر کی جگہ ہندوستان کا بادشاہ ہوا اس وقت اس کی عمر ۱۹ سال کی تھی اس نے پنجاب و لمغانات و کابل و بامیان و حصار فیروزہ وغیرہ اپنے بھائی کامران کو دیا۔ میوات کا علاقہ دوسرے بھائی ہندال کو اور سنبھل تیسرے بھائی مرزا عسکری کو۔ یہ بادشاہ اپنی نرم مزاجی اور مصیبتیں اٹھانے اور تحمل اور بردباری کے لئے مشہور ہے۔ ہمایوں کو اس ملک پر حکومت کرنی تھی جو اس کے باپ نے تازہ فتح کیا تھا۔

۹۳۸ھ میں جونپور جاکر سکندر لودھی کو جو [illegible] کا حاکم تھا شکست دی اور کالنجر کے راجہ کو مطیع کیا۔

اس وقت گجرات میں ایک [illegible] بہادر شاہ بہادر شاہ حکمران تھا شاہان خاندیس برار اور احمد نگر اور بیدر نے اس کو اپنا بزرگ تسلیم کر لیا تھا۔ مالوہ کو فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر چکا تھا۔ چتوڑ کو لوٹ چکا تھا جس کے بچانے میں ۳۲ ہزار راجپوت مارے گئے تھے بہادر شاہ نے ہمایوں کے ایک دشمن کو پناہ دی تھی اور حوالہ نہ کیا تھا اس پر ناراض ہو کر ۱۵۳۴ء میں ہمایوں نے بہادر پر چڑھائی کی اور ۱۵۳۵ء میں قلعہ چمپانیر جس میں بہادر کا خزانہ رہتا تھا فتح کر لیا اور بہت سا گجرات کا علاقہ لے لیا اور بہادر شاہ کو اتنا مجبور کیا کہ اس نے جزیرہ دیپ (دیو) میں پناہ لی۔ بہادر کے توپخانہ کا سردار رومی خاں (اس کا ترکی غلام تھا اور یہ ہندوستان کا پہلا انجینیر افسر ہے۔ ہمایوں نے ابھی کل گجرات فتح نہ کیا تھا کہ بنگالہ میں شیر خاں کی شورش کا حال سنکر آگرہ واپس آنے پر مجبور ہوا اور رومی خاں کو اپنا نوکر کر کے ساتھ لیتا آیا۔ اور بہادر نے اپنا ملک پھر واپس لے لیا۔

شیر خاں سور خاندان کا ایک پٹھان سردار تھا جس نے ۱۵۳۷ء میں سیدوں سے بنگال اور بہار کی حکومت چھینکر خود قبضہ کر لیا تھا اسی نسل سے تھا جس سے شاہان غور ہوئے ہیں اس کا باپ عہدۂ پانصدی پر سہسرام کا جاگیردار تھا۔ وہیں شیر خاں پیدا ہوا۔ باپ کا گھر چھوڑ شاہ جونپور کی سپاہ میں نوکر ہو کر مطالعہ جاری رکھا۔ رفتہ رفتہ بہار پر قبضہ کر کے گور دار السلطنت بنگالہ کا محاصرہ کیا یہی خبر سنکر ہمایوں گجرات کی مہم سے واپس ہوا تھا۔ غرض ہمایوں نے شیر شاہ پر چڑھائی کر کے چنار کا محاصرہ کر لیا۔ باوجود رومی خاں کی گولہ اندازی کے ۶ ماہ میں چنار فتح ہوا اور اس تاخیر میں شیر شاہ نے گور فتح کر لیا اور بنگالہ کا بادشاہ محمود ہمایوں کی پناہ میں آیا ہمایوں نے آگے بڑھکر گور فتح کر لیا اور محمود کو بنگالہ کی حکومت پر بحال کیا شیر خاں نے رہتاس میں پناہ لی۔ برسات شروع ہوگئی تھی بادشاہ واپس آنے لگے شیر شاہ نے پٹنہ اور بنارس کے درمیان آگھیرا اور ۱۵۳۹ء میں ہمایوں کو بکسر پر شکست دیکر علانیہ شاہی لقب اختیار کر لیا اور شیر خاں سے شیر شاہ بن گیا اس لڑائی میں بہت سی فوج ماری گئی۔ بہت سی دریا کو عبور کرتی ہوئی ڈوب گئی بادشاہ نے بھی دریا میں گھوڑا ڈالا ڈوبنے ہی کو تھا کہ نظام نام ایک سقہ نے آدھے دن کی سلطنت کے وعدہ پر اپنی مشک پر بٹھا کر پار اتارا[۱] اس طرح صرف تھوڑے سے بقیہ آدمیوں کے ساتھ بدقت تمام آگرہ پہونچا اس کے بھائی جو اب تک خود اسکی سلطنت پر قابض ہونیکی تدبیریں

[۱] آگرہ میں آکر ہمایوں نے وعدہ پورا کیا اور نظام کو آدھے دن بادشاہ بنایا نظام نے اس آدھے دن میں چمڑہ کا سکہ چلایا مگر اس کے بیچ میں سونے کی کیل [illegible]

کررہے تھے شیر شاہ کا عروج دیکھ کر اس کی معاون ہوئے۔ ۸ مہینے ہمایوں نے فوج جمع کرنے میں گزارے اور اس عرصہ میں شیر شاہ نے بنگالہ میں پورا پورا استحکام حاصل کرلیا۔ اب ہمایوں اور شیر شاہ میں دوسری لڑائی سنہ ۱۵۴۰ء میں قنوج پر ہوئی اور اس لڑائی میں پہلے سے بھی بھاری شکست ہوئی شیر شاہ نے آگرہ تک پیچھا کیا ہمایوں کنبہ کو لیکر دہلی آیا شیر شاہ نے وہاں سے بھی بھگا دیا۔ لاہور آیا شیر خاں نے دہلی کے تخت پر قبضہ پایا۔ دوبارہ پٹھانوں کی سلطنت قایم ہوئی۔ ہمایوں نے لاہور میں بھائی کے پاس بھی پناہ نہ پائی کیونکہ شیر شاہ نے کامران کو لکھدیا کہ پنجاب چھوڑکر اٹک پار چلے جاؤ اور وہ بھی پنجاب چھوڑنے پر مجبور ہوا اس طرح بابر کی قایم کی ہوئی سلطنت ہمایوں کے ہاتھ سے جاتی رہی اور چودہ پندرہ برس تک ہندوستان میں مغلیہ حکومت کا نام بھی نہ رہا۔ ہمایوں اپنے چند لقیہ ہمراہیوں کے ساتھ سندھ میں آیا اور ۱۸ مہینے وہاں کے سرداروں کے ساتھ عہد و پیمان میں گزارے مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا ناچار ہمایوں نے جودھپور کے راجہ مالدیو کے پاس پناہ لی مگر اس نے اسے شیر شاہ کے حوالہ کرنا چاہا وہاں سے بھاگ کر پھر سندھ میں آیا یہاں سنہ ۱۵۴۲ء میں بمقام امرکوٹ اکبر پیدا ہوا اس وقت اس کے ساتھ کل سات ہمراہی تھے۔ قندھار آیا۔ کامران نے ساتھ نہ دیا اکبر کو کامران کے پاس چھوڑکر سنہ ۱۵۴۴ء میں ایران میں شاہ طہماسپ کے پاس پہنچا سنہ ۱۵۴۴ء میں اسکا پیارا سردار بیرام خاں بھی (جو قنوج کی لڑائی لڑا تھا) اسکے پاس آ پہنچا تھا اب ہمایوں ہندوستان سے جلا وطن ہے شیر شاہ ہندوستان میں حکومت کر رہا ہے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے شیر شاہی حکومت کا حال لکھا جائے۔

(خاندان سور)

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	مدت
۱	شیر شاہ (شیر خاں عرف فرید خاں بن حسن خاں)	۹۴۶ ۱۵۳۹	۵ سال ۱۰ ماہ	۳	فیروز خاں (بن جلال خاں)	۹۶۰ ۱۵۵۲	۳ روز	۵	ابراہیم (بن غازی خاں)	۹۶۱ ۱۵۵۳	۱
۲	سلیم شاہ (جلال خاں بن فرید خاں)	۹۵۲ ۱۵۴۵	۸ سال	۴	محمد عادل شاہ (مبارز خاں بن نظام خاں)	۹۶۰ ۱۵۵۲	۱	۶	سکندر شاہ (احمد خاں بن برادر شیر خاں)	۹۶۲ ۱۵۵۴	۲

(۱) **شیر شاہ**۔ شیر شاہ کو مغلیہ زمانہ کے خوشامدی مورخوں نے غاصب لکھا ہے مگر یہ تحقیق نہیں ہے۔ یہ افغان فاتحوں کی نسل سے تھا۔ ہندوستان کا باشندہ تھا اور مغلوں کو نکالنے والا جنہوں نے اب تک صرف چودہ سال حکومت کی تھی۔ کم سے کم اس کو تخت کا اتنا ہی دعویٰ تھا جتنا ہمایوں کو۔ اس انقلاب سے رعیت کو کچھ پچھتاوا بھی نہیں ہوا کیونکہ اس نے نہایت خیر اندیشی سے سلطنت کی۔ ہمایوں کے وقت سکندر شاہ لودھی والی جونپور کا ساتھ دیکر جونپور کو ہمایوں کے قبضہ سے چھڑایا جس پر ہمایوں نے دوبارہ قبضہ پایا سنہ ۹۴۵ھ میں سکندر لودھی مرگیا تو اس نے پٹنہ اور بہار پر قبضہ کرلیا اور جیسا کہ بیان ہوا رفتہ رفتہ ہمایوں کو بھگا کر کل ہندوستان کا بادشاہ ہوا پہلے پنجاب میں جاکر قلعہ رہتاس بنایا سنہ ۱۵۴۲ء میں صوبہ مالوہ فتح کیا اور سنہ ۱۵۴۳ء میں رایسین قلعہ فتح کیا۔ مشہور ہے یہ قلعہ رامچندر جی نے بنایا تھا سنہ ۱۵۴۴ء میں ۸۰ ہزار فوج سے مارواڑ پر حملہ کیا اور غالب آیا۔ اس کے بعد چتوڑ فتح کیا اس سے کل راجپوتانہ نے اطاعت قبول کی۔ سنہ ۱۵۴۵ء میں کالنجر کا محاصرہ کیا مگر شاہی بارود خانہ میں آگ لگ گئی اور اسمیں یہ بھی جل کر مرگیا۔ بڑا عقلمند۔ خیرخواہ اور چیت و چالاک تھا خلیج بنگالہ سے اٹک کے کنارہ تک اس نے ایک بہت بڑی ۲ ہزار میل لمبی شاہراہ بنوائی اس پر جابجا درخت لگوائے ڈیڑھ ڈیڑھ میل پر کنوئیں اور ہر منزل پر مسافرخانے تعمیر کئے۔ مسافروں اور ان کے فردوں کیلئے خرچ روزمرہ اپنی سرکار سے مقرر کئے۔ چوری۔ رہزنی کا استیصال کیا۔ ملک کو رونق دی۔ اس کا زمانہ ہندوستان کی تاریخ میں نہایت مشہور ہے سلطنت کے ہر محکمہ کی اصلاح کی اکبر نے اسی کے قانون کی بعد چند اصلاحوں کے تقلید کی۔ ہندوستان کا اول بادشاہ ہے جس نے ڈاک کا انتظام کیا۔ گھوڑے کی ڈاک بٹھائی سہسرام میں جو ابھی اسکا مقبرہ ساڑھے تین سو برس کے بعد اسکی عظمت ظاہر کر رہا ہے اس نے ۱۵ سال امارت اور ۵ سال بادشاہت کی سنہ ۹۵۲ھ میں مرا۔

(۲) **سلیم شاہ**۔ اصل نام جلال خاں تھا۔ بادشاہ ہوکر اسلام شاہ نام رکھا اور سلیم شاہ مشہور ہوا شیر شاہ کے مرتے ہی کالنجر میں تخت نشین ہوا اپنے باپ کے مانند اوصاف حمیدہ اور صفات پسندیدہ رکھتا تھا قواعد عدالت کا پابند تھا اپنے باپ کے قواعد اور رسوم کو قایم رکھا۔ اگر

بادشاہی اصل میں عادل شاہ کی تھی سکندر اور ابراہیم صرف تھوڑے سے علاقہ کے بنگالہ سے رہتاس تک جو پنجاب میں ہے ۳۰ دن میں خبر پہنچتی تھی۔

اسکے جانشین بھی ایسے ہی لائق ہوتے تو دوبارہ ہندوستان میں مغلوں کو آنا نصیب نہ ہوتا۔ اسکے زمانہ میں سید علائی جس نے سید محمد کے مہدوی مذہب کو پھیلانا شروع کیا تھا قتل ہوا سلیم ۱۵۵۲ء میں مر گیا۔

(۳) فیروز۔ ۱۲ برس کی عمر میں باپ کی جگہ بادشاہ بنایا گیا مگر سلیم شاہ کے چچازاد بھائی مبارز خاں عدلی نے جو سلیم کا سالہ بھی تھا اپنے بھانجے کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ (۴) محمد عادل شاہ۔ اسکا اصل نام مبارز خاں تھا محمد عادل شاہ کے لقب سے بادشاہ اور عدلی کے نام سے مشہور ہوا شمشیر خاں غلام زادہ کو وزیر بنایا اور ہیموں بقال کو جو پہلے عام بلیوں کی طرح نمک بیچا کرتا تھا مدار المہام بنا کر راجہ بکرماجیت خطاب دیا۔ تمام کاروبار سلطنت اسکے سپرد ہوا۔ (ہیموں نہایت دور اندیش اور بہادر تھا عدلی کیساتھ ۲۲ لڑائیاں افغانوں سے لڑ کر فتحیاب ہوا) مگر تمام امراو حکام عادل شاہ کے اس فعل کے سبب کہ اسنے اپنے معصوم بھانجے کو قتل کیا تھا اس سے بیزار تھے۔ اول احمد خاں افغان کہ برادرزادہ اور داماد شیر شاہ کا تھا سکندر شاہ کے خطاب سے پنجاب میں خودسر بادشاہ ہو گیا عادل شاہ کا سالہ ابراہیم بھی جو شیر شاہ کا بھتیجا تھا متمرد ہو کر علاقہ بیانہ پر قابض ہو گیا شجاع خاں مالوہ میں۔ محمد خاں سور بنگالہ میں خودسر ہو گیا۔ عدلی گوالیار میں تھا۔ تاج کرارانی نے اس سے متوہم ہو کر علاقہ چنار پر قبضہ کر لیا عدلی نے حملہ کر کے تاج خاں سے چنار چھین لیا اور وہاں کی سکونت اختیار کی۔ اور ابراہیم کے حملہ کی راہ دیکھ رہا تھا جس نے دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر کے آگرہ کو پایہ تخت بنایا تھا اور سلطان ابراہیم نام رکھا تھا۔ اور ملک فتح کرتا چلا آ رہا تھا کہ سکندر سوری نے ۱۰ ہزار سوار لیکر پنجاب سے ابراہیم پر حملہ کیا۔ ابراہیم نے ۷۰ ہزار فوج سے مقابلہ کیا اور سکندر کو شکست دیکر فوج لوٹ میں مشغول ہوئی۔ اسپر سکندر نے ابراہیم کے قلب پر حملہ کیا اور فتح پائی اور ابراہیم سنبھل کو بھاگ گیا سکندر دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر کے اٹک سے گنگا تک حکومت کرنے لگا۔ یہ سنکر کہ اب ہمایوں ہند کی طرف متوجہ ہے سکندر پنجاب کو لوٹ گیا۔ ابراہیم سنبھل سے کالپی میں آیا۔ اب عدلی نے ہیموں کو ابراہیم کے مقابلہ کو بھیجا اسنے ابراہیم کو شکست دی اور وہ اپنے باپ غازی خاں کے پاس بیانہ میں بھاگ آیا۔ ہیموں نے بیانہ کا محاصرہ کیا تین مہینہ محاصرہ رہا یہ سنکر کہ محمد خاں والی بنگالہ چنار کیطرف متوجہ ہوا ہے محاصرہ چھوڑ کر الٹا پھرا۔ ابراہیم نے پیچھا کیا مگر شکست کھا کر بھاگا۔ آوارہ پھرتا رہا یہانتک کہ ۹۷۵ھ میں سلیمان کرارانی نے اڑیسہ پر قبضہ پایا اور ابراہیم کو عہد و پیمان کے ساتھ بلا کر قتل کر دیا۔ خلاصہ یہ کہ ہیموں چنار میں عدلی کے پاس پہنچا اور محمد خاں سور کو شکست دی محمد خاں مارا گیا اور ہیموں کا ستارہ بلند ہوا یہ حالت تھی ہندوستان میں خاندان سوری کی جب ہمایوں شاہ ایران سے مدد لیکر دوبارہ ہند پر حملہ آور ہوا ہے ۱۵۵۵ء میں ہمایوں ۱۴ ہزار ایرانی فوج سے حملہ آور ہوا پنجاب فتح کرتا ہوا سرہند پر آیا یہاں ماچھی واڑہ پر سکندر سوری کو شکست دی سکندر کوہستان سوالک کیطرف بھاگا۔ بیرم خاں اور اکبر نے تعاقب کیا اور سکندر نے مان کوٹ میں پناہ لی پھر اکبر نے چڑھائی کی اور سکندر کے بیٹے کو اول میں لیکر سکندر کو حکم دیا کہ پٹنہ کی ولایت محمد خاں سور کی اولاد سے چھینکر وہاں حکومت کرے چنانچہ سکندر نے ۱۵۵۶ء میں بہادر شاہ بن محمد سور سے پٹنہ کا علاقہ فتح کر لیا اور وہاں حکومت کرتا ہوا ۱۵۵۹ء میں مر گیا۔

(اس کے بعد تاج خاں اور اسکا بھائی سلیمان کرارانی بنگال و بہار پر قابض ہوئے) سکندر کو بھگانے کے بعد ہمایوں دہلی میں آیا اور کچھ دنوں بعد مر گیا۔ یہ خبر سنکر عدلی نے چنار سے ہیموں کو ۵۰ ہزار سوار اور پانچ سو ہاتھی دیکر دہلی کیطرف روانہ کیا ۱۵۵۶ء میں پانی پت پر اکبر سے مقابلہ ہوا ہیموں شکست کھا کر قتل ہوا اسکے بعد عدلی کا زور ٹوٹ گیا اور عدلی بہادر بن محمد خاں سور شاہ بنگالہ کے مقابلہ میں ۹۶۴ھ میں مارا گیا۔

خاندان مغلیہ دوبارہ

ہمایوں مکرر

جب ہمایوں ایران پہنچا تو شاہ طہماسپ بادشاہ ایران جس خاطر تواضع سے اس کی ٹوٹی حالت میں پیش آیا اسکی مثال کسی تاریخ میں نہیں ملتی تمام مورخ اس مروت کی تعریف میں تر زبان ہیں۔ مگر شاہ ایران کو مذہبی جوش بے انتہا تھا۔ ہمایوں بھی جب کبھی شاہ ایران کے دربار میں جاتے قزلباشی ٹوپی پہنکر جاتے اور جب انہوں نے شاہ طہماسپ سے مدد کی درخواست کی ہے تو کلاہ ایرانی

ل اور سلیم شاہ کے زمانہ میں لشکر کا شاہی کا خالی ہو گیا تھا اسے گھوڑے پر سوار ہوتا اور آتا تھا ۔ ہمیشہ ہاتھی پر سوار ہوتا تھا۔

نے یہی کہا کہ مدد بسر و چشم کیجائیگی مگر ان شرطوں کا ایک نوشتہ لکھدیجئے۔ اول مذہب شیعہ اختیار کیجیے اور جن ممالک پر آپ حکومت کریں مذہب شیعہ کو رواج دیجئے۔ دوسرے جب افغانستان فتح ہوجائے تو اُسے تاج ایران کے حوالہ کیجئے۔ ہمایوں نے منظور کیا اور شاہ ایران نے ۱۴ ہزار سوار ہمایوں کے ساتھ کیے۔ اس فوج سے ہمایوں نے مرزا عسکری کو قندھار میں گھیر لیا اور ۵ ماہ کے محاصرہ کے بعد قندھار فتح ہوا۔ ہمایوں نے قندھار مع اُس خزانہ کے جو اس میں تھا حسب الاقرار شہزادہ مراد مرزا بن طہماسپ کے حوالہ کیا جسے طہماسپ نے اس فوج کا سردار کرکے ساتھ کیا تھا۔ مگر جب کچھ ہی عرصہ کے بعد مراد قندھار میں مر گیا تو ہمایوں نے قندھار پر قبضہ کرکے وہاں جو ایرانی تھے اُن میں سے بہت سے قتل کر ڈالے (اور اس بے ایمانی کا ہمایوں کے نام پر بڑا دھبہ ہے) قندھار پر قبضہ کرکے کابل فتح کرلیا۔ کامران جو اسوقت کابل میں حکمران تھا بھاگ گیا۔ اکبر جو کسی طرح کامران کی قید میں آگیا تھا باپ سے آملا۔ ہمایوں وہاں سلطنت کرنے لگا مگر بھائیوں سے اکثر لڑائی رہے جس میں کبھی غالب اور کبھی مغلوب ہوجاتا تھا۔ ۱۵۴۷ء میں بھائیوں میں ملاپ ہوگیا مگر دوبارہ بغاوت کرنے کے سبب مرزا عسکری کو مکہ بھیجدیا۔ مرزا ہندال قتل ہوا اور ۱۵۵۳ء میں کامران بھی اندھا کرکے مکہ روانہ کردیا گیا۔ ۱۵۵۵ء میں جب شیر شاہی خاندان کے تین بادشاہ عادل شاہ سکندر اور ابراہیم آپس میں لڑ رہے تھے ہمایوں نے ہندوستان پر حملہ کرنیکا موقع پایا۔ چنانچہ اٹک کو عبور کرکے بہت جلد لاہور فتح کرلیا۔ پھر سرہند کے پاس ماچھی واڑہ پر سکندر سوری کو شکست دی جو ۸۰ ہزار فوج سے مقابل ہوا تھا۔ سکندر کوہستان سوالک کی طرف بھاگ گیا۔ اس لڑائی میں بیرام خاں اور اکبر سے جو صرف ۱۳ سال کا تھا بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ اب بیرام خاں اور اکبر کو پنجاب کے انتظام کے واسطے چھوڑا اور خود دہلی فتح کرکے دوبارہ تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوا۔ آگرہ بھی فتح ہوا۔ اب ہمایوں دہلی کے تخت پر صرف ۶ مہینے حکمران رہا۔ ہمایوں کتب خانہ کی چھت پر تھا اذان کی آواز سنکر زینہ سے اُترنا چاہتا تھا کہ عصا پھسل گیا اور سر کے بل آ پڑا۔ چار دن کے بعد مرگیا۔ اس وقت اسکی عمر ۴۹ سال کی تھی۔ اسحساب سے بابر کی وفات پر ۲۳ برس کا ہونا چاہیئے۔ یہ بادشاہ وہی نرم دل۔ تیز فہم اور ہر کام میں ہوشیار تھا۔ لڑائی میں ایسا مصروف رہا کہ ملک کے لئے کچھ نہ کرسکا۔

(۳) اکبر

اکبر کی ماں حمیدہ بانو خاتون خراسان کے ایک غریب آدمی کی بیٹی تھی ۔ ۱۵۴۲ء میں امرکوٹ میں پیدا ہوا۔ ہمایوں اسکے چچا عسکری کے پاس قندھار چھوڑ کر ایران چلا گیا پھر دسمبر ۱۵۴۵ء میں کامران اسے کابل لے گیا۔ جب ہمایوں نے ایران سے آکر کابل فتح کیا ہے تو اکبر ہمایوں سے ملا ہے جب ہمایوں مرا ہے تو اکبر بیرام خاں کے ساتھ کلانور میں تھا۔ ہمایوں کی وفات کی خبر سنکر بیرام خاں نے وہیں تخت پر بٹھا دیا۔ اسوقت اسکی عمر سوا تیرہ برس کی تھی۔ اس وقت سکندر سوری بادشاہ دہلی و پنجاب کا خطاب اختیار کئے ہوئے سرہند پر پکڑا تھا اور ہیموں سرحد بنگال پر۔ اکبر کے چھوٹے بھائی حکیم مرزا کو جسے ہمایوں نے قندھار کا گورنر بنایا تھا سلیمان بدخشانی نے نکال دیا تھا (جو اسی خاندان سے تھا اور جسے بابر نے بدخشاں کا حاکم کیا تھا)۔ اصل حاکم اور خاندان تیموریہ کا بحال کرنے والا بیرام خاں تھا۔ اسکو ہمایوں نے اکبر کا اتالیق مقرر کیا تھا اور اکبر اسے خان بابا کہا کرتا تھا۔ یہ شخص ایرانی شیعہ تھا۔ اسماعیل صفوی نے بابر کی مدد کے واسطے بابر کو دیا تھا اور اسوقت سے یہ خاندان تیموریہ کا نہایت وفادار ملازم رہا۔ ہمایوں کی جلا وطنی میں اسکے ساتھ رہا۔ اسوقت تمام سلطنت کا اختیار بیرام خاں ہی کے قبضہ میں تھا۔ ہیموں چنار سے ایک لاکھ فوج لیکر بڑھا اور نہایت جلد آگرہ اور دہلی فتح کرلیا۔ اسوقت امرائے اکبری ایسے گھبرائے کہ اکبر کو ہند کی سلطنت سے دست بردار ہوکر افغانستان چلے جانے کی صلاح دی مگر ایک بیرام خاں نے کہا کہ نہیں جو ملک اسقدر عرق ریزی سے فتح ہوا ہے اُسے اسطرح چھوڑ کر چلے جانا مناسب نہیں بلکہ لڑ مرنا چاہیئے۔ اکبر نے بیرام خاں کی رائے کو پسند کیا۔ چنانچہ ۱۵۵۶ء میں پانی پت کی لڑائی میں [illegible] ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ [illegible] ہیموں نے [illegible] بہادری [illegible] ہوا اور پکڑا ہوا اکبر کے پاس لایا گیا اور بیرام خاں نے اُسے قتل کیا کیونکہ اکبر نے بے بس ہوئے دشمن پر ہاتھ اٹھانے سے انکار کیا۔ اسکے بعد سکندر بھی مغلوب و مطیع ہوگیا اور علاقہ بنگالہ پر قناعت کی [illegible] گوالیار [illegible] فتح ہوئے [illegible] بیرام کی بہادری [illegible]

اکبر کو تخت پر بٹھایا اور دوبارہ مغلوں کی سلطنت کو ہندوستان میں جمایا۔ ۴ سال تک بیرام کا ایسا دور دورہ رہا کہ بادشاہ صرف بمنزلہ صفر کے تھا۔ ۱۵۶۰ء میں جب اکبر ۱۸ برس کا جوان ہوا تو اُسے یہ غلامی کی حالت پسند نہ آئی اور اسنے بیرام خاں کے اختیارات کو محدود کرنا چاہا اور اپنی ماں کی عیادت کے بہانہ آگرہ سے دہلی آکر اعلان جاری کیا کہ اب تمام حکومت میں نے اپنے ہاتھ میں لی ہے اور سوا اُن احکام کے جو میں جاری کروں کسی اور کے (یعنی بیرام خاں کے) احکام کی تعمیل نہ کیجائے۔ اکبر نے جب اسطرح بیرام خاں کے تمام اختیارات چھین لیئے تو اُسنے بغاوت کی مگر پھر اطاعت قبول کی اور مکہ چلے جانے کی اجازت چاہی۔ اجازت پاکر مکہ کو جاتا تھا کہ گجرات میں کسی دشمن نے مار ڈالا۔ یہ واقعہ ۱۵۶۱ء میں ہوا۔

اکبر اصل بادشاہ اب ہوا۔ بیرام خاں کی تعلیم ایسی نہ تھی کہ مشکل سے مشکل کام کا مقابلہ نہ کرسکتا جو اُسے اسوقت پیش آنیوالا تھا وہ سمجھتا تھا کہ اسوقت کی ذراسی لغزش سلطنت کو ہاتھ سے پھسلا دے گی۔ اس نے ٹھان لیا کہ خوش انتظامی اور عاقبت اندیشی سے سلطنت کرونگا۔ خاندان تیمور کے طرفدار اسوقت تھوڑے تھے۔ اکبر اور اسکے سردار پردیسی ملک میں اور تھوڑے تھے کل پنجاب اور نواح دہلی اس کے قبضہ میں تھے سب سے پہلے اکبر کو اپنے ہی امیروں کی بغاوت دور کرنی پڑی (جو بیرام کے ہاتھ سے نجات پاکر نوعمر بادشاہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے) اکبر کا جرنیل خان زماں حاکم جونپور۔ باز بہادر مالوہ کا حاکم۔ ادہم خاں[1] عبداللہ خاں ازبک حاکم کالپی۔ آصف خاں اور تین اور جرنیل اکبر سے جنگ کرنے لگے۔ سلطان مرزا گورنر سنبھل کے چار بیٹوں کی بغاوت (جو اسی کے خاندان سے تھے) ۱۵۷۳ء تک جاری رہی اور ۱۵۶۷ء تک ۷ برس تو بالکل امیروں کی بغاوت ہی فرو کرنے میں صرف ہوئے۔ خان زماں کے مارے جانے کے بعد جونپور پھر اکبری سلطنت میں شامل ہوا منعم خاں جونپور کا گورنر بنایا گیا۔ ۱۵۶۷ء سے ۱۵۷۶ء تک ۱۰ سال راجپوتوں کے زیر کرنے میں صرف ہوئے۔ ان میں سے بڑے راجہ یہ تھے۔

(۱) امبیر (جیپور) کا راجہ بہاری مل۔ آخر کو اکبر نے اسکی بیٹی سے شادی کی بیٹی دینے میں یہ راجہ سب سے مقدم تھا کچھ عرصہ کے بعد جہانگیر کی شادی اسی خاندان کی بیٹی سے ہوئی جس سے شاہجہاں پیدا ہوا۔ بہاری مل کا بیٹا بھگوانداس اکبر کا ... امیر الامرا مقرر ہوا اور پنجاب کا گورنر بنایا گیا۔ بھگوانداس کا بیٹا مان سنگھ اکبر کے نہایت اعلے جرنیلوں میں تھا اور ہفت ہزاری منصب پر مقرر ہو کر تمام مسلمان منصبداروں سے درجہ میں بڑا تھا۔ اس نے پنجاب اور کابل میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں کیے اور جب بنگالہ کا گورنر بنایا گیا تو وہاں کا خوب انتظام کیا اور بنگالہ کی بغاوتوں کو فرو کیا۔

(۲) چتوڑ کا رانا اودے سنگھ بن سانگا۔ اس نے اکبر کی اطاعت منظور نہ کی اور بڑی خونریز لڑائیاں لڑتا رہا مگر اکبر فتح یاب ہوا چتوڑ فتح ہوا ۱۵۶۸ء میں اودے سنگھ کے بیٹے نے اپنے باپ کی سلطنت کے بعض حصہ پر قبضہ کر اودے پور بسایا۔

(۳) جودھپور کا رانا مالدیو۔ اکبر نے اسکی بیٹی جودھبائی سے شادی کی جس سے جہانگیر پیدا ہوا۔ ظاہر ہے کہ مغلیہ خاندان کے اتنی پشتوں تک زور شور سے قائم رہنے کا یہ شادیاں بھی باعث ہوئیں۔ ان سے مذہبی تعصب کم ہو گیا۔ ہندو مسلمان شیر و شکر ہو گئے صرف چتوڑ کے خاندان نے بیٹی دینے سے انکار کیا اور جنہوں نے بیٹیاں دیں انکو نظر حقارت سے دیکھا۔

۱۵۷۲ء میں مظفر شاہ ثانی سے گجرات چھینکر مغلیہ نسل کے شہزادے کو احمد آباد میں گورنر بنایا۔ مظفر اکبری امرا میں داخل ہوا مگر پھر مظفر نے بغاوت کی اور ۱۵۹۳ء میں خودکشی کر لی۔ اسکے بعد اکبر بنگالہ بہار اور اڑیسہ کی فتح کی طرف متوجہ ہوا۔ ایام بیرام کی جگہ منعم خاں خانخاناں مقرر ہوا تھا (مگر بیرام کے اختیارات نہ رکھتا تھا) جونپور کا گورنر مقرر ہوا تھا اسنے بنگالہ کے حاکم سلیمان کرارانی کو مطیع کر لیا تھا۔ مگر سلیمان کا بیٹا داؤد باغی ہو گیا اور خودمختار بن گیا تھا۔ ۱۵۷۴ء میں اکبر نے خود چڑھائی کر کے حاجی پور اور پٹنہ فتح کر لیا اور منعم خاں کو بہار کا

ملاحظہ بات سنی امیروں کی سازش سے ہوئی تھی جو بیرام خاں سے (جو شیعہ تھا) کمال جلتے تھے ۱۲ جو بعد فتح مالوہ مندو میں گورنر ہوا تھا ۱۲ صاحب جامع التواریخ نے لکھا ہے کہ بہاری مل کی لڑکی سے جہانگیر پیدا ہوا اور مالدیو راجہ جودھپور کی لڑکی سے جہانگیر کی شادی ہوئی جس سے شاہجہاں پیدا ہوا تھا جو سلیمان کے مرنے کے بعد ۱۵۷۶ء میں حکمراں ہوا تھا۔

گورنر مقرر کر کے حکم دیا کہ داؤد کا پیچھا نہ چھوڑے اور ٹوڈرمل کو اسکا نائب بنایا جو اکبر کا وزیر مال تھا۔ داؤد خاں مغل ماری پر (جو اڑیسہ میں جلیسر کے پاس واقع ہے) شکست کھا کر مطیع ہوا اور اُسے کٹک کی حکومت دی گئی مگر داؤد نے سرکشی کر کے بنگال کو پامال کر ڈالا۔ اس وقت منعم خاں گور میں مر چکا تھا اور خان جہاں اُسکی جگہ مقرر ہوا تھا۔ اُسنے اور اُسکے نائب ٹوڈرمل نے ۱۵۷۶ء میں داؤد کو آگمحل پر شکست دی۔ داؤد مارا گیا۔ پھر خان جہاں نے داؤد کے ساتھیوں کو ہگلی کے قریب ساتگانو پر شکست دی اور اپنی وفات سے پہلے پہلے (جو ۱۵۷۸ء میں ہوئی) کل بنگالہ فتح کر لیا۔ خان جہاں کی جگہ مظفر خاں مقرر ہوا مگر ۱۵۸۰ء میں بنگالہ کے سرکش جاگیرداروں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ ان مفسدوں نے بنگال اور بہار کو تاخت و تاراج کر ڈالا۔ ان کے مقابلہ میں خان اعظم مرزا عزیز بھیجا گیا اور اسنے ان کو زیر کیا مگر انہیں دنوں میں قتلو خاں نے اڑیسہ میں سر اٹھایا مرزا عزیز بلا لیا گیا۔ اور اسکی جگہ ۱۵۸۹ء میں راجہ مان سنگھ بھیجا گیا۔ اور اسنے قتلو خاں کے بیٹوں کے سرپرست عیسٰی کو مطیع کر لیا۔ اور ۱۵۹۲ء میں اس نے افغانوں کو پھر زیر کیا جنہوں نے سر اٹھایا تھا۔ ۱۶۱۲ء میں عثمان بن قتلو نے پھر سر اٹھایا اور یہ بغاوت بھی جلد فرو ہو گئی۔ اسطرح افغانوں کی بقیہ حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ راج محل اس وقت سے بنگالہ کا صدر مقام قرار پایا۔ ۱۵۸۱ء میں اکبر کے بھائی مرزا حکیم نے جو کابل میں حکمراں تھا پنجاب پر حملہ کیا مگر اکبر نے دفع کیا اور کابل فتح کر کے مرزا حکیم کو سلطنت دہلی کا صوبہ دار مقرر کیا۔ راجہ بھگوانداس پنجاب کا صوبہ دار مقرر ہوا اور اٹک میں قلعہ بنایا گیا۔

۱۵۸۷ء میں اکبر نے خود کشمیر فتح کیا اور وہاں کا بادشاہ زمرہ امرا میں داخل ہوا۔ نواح پشاور میں فرقہ روشنی اور یوسف زئی پٹھانوں نے بغاوت کی اور راجہ بیربر انکے مقابلہ میں مارا گیا۔ ۵۰ سو افسر اور بھی مارے گئے۔ مگر زین خاں کے ماتحت فوج بھیجی گئی اور وہ لوگ مطیع ہو گئے۔

۱۵۹۲ء میں سندھ فتح ہوا۔ یہاں کا فرمانروا پنج ہزاری بنایا گیا اور اسکو ٹھٹھہ کی حکومت دی گئی۔ پرتگیزوں نے شاہ سندھ کی مدد کی تھی کہتے ہیں کہ یہ ہند میں اول موقع تھا کہ ہندوستانی فرنگی لباس و قواعد سے آراستہ ہو کر لڑے۔

۱۵۹۴ء میں قندھار بھی سلطنت مغلیہ میں شامل ہوا کیونکہ اسوقت ایران میں فتنہ و فساد کا بازار گرم تھا) قندھار کا صوبہ دار مرزا مظفر حسین پنجہزاری بنایا گیا (شروع عہد اکبر میں ایرانیوں نے اسپر قبضہ کر لیا تھا) اس طرح اکبر کا موروثی ملک جو اٹک پار تھا اور نربدا تک تمام شمالی ہندوستان پورا پورا اکبر کے حیطۂ تصرف میں آ گیا۔ اسوقت اسکی بادشاہی کے ۳۸ سال اور عمر کے ۵۱ سال گذر رہے تھے۔

اب اکبر نے دکن کا رخ کیا۔ تمام سولھویں صدی میں دکن میں بڑے بڑے انقلاب ہوئے۔ آپس کے جھگڑوں سے دکن کی اسوقت بڑی نازک حالت تھی ۱۵۶۵ء میں بہمنی کی پانچوں شاخیں اتفاق کر کے سلطنت بیجانگر کو پامال کر چکی تھیں ۱۵۷۱ء میں بیجاپور اور احمد نگر نے ملکر گوا کے پرتگیزوں سے بیکاری جنگ کی تھی اور بے نیل مرام واپس ہوئے تھے۔ غرض دکن کے بادشاہوں کو لڑتے ہی گذری۔ اسوقت احمد نگر پر چاند بی بی حکمرانی کر رہی تھی جو حسین نظام شاہ کی بیٹی اور علی عادل شاہ بیجاپور کی بیوی تھی اور اپنے خاوند کی وفات کے بعد اپنے باپ کے علاقہ احمد نگر میں آ گئی تھی۔ اپنے بھتیجے ابراہیم کی اور اسکے بیٹے بہادر شاہ کی سرپرست اور اتالیق رہی۔ ہندوستان بلکہ تمام دنیا کی تاریخ میں بڑی نامی اور بہادر عورت ہوئی ہے۔ اکبر نے شاہزادہ مراد کو احمد نگر فتح کرنیکو روانہ کیا۔ مراد نے ۱۵۹۵ء میں احمد نگر کا محاصرہ کیا مگر چاند سلطانہ کی بہادری کے آگے مراد کی کچھ نہ چلی اور واپس آیا تاہم آخر علاقہ برار سلطنت مغلیہ میں شامل ہوا۔

۱۵۹۷ء میں بیجاپور، گولکنڈہ اور احمد نگر کے بادشاہوں نے اتفاق کیا کہ مغلوں کو نربدا سے پار کر دیں اور ۶۰ ہزار فوج میدان میں لائے مغلوں سے ایک لڑائی بھی ہوئی مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا آخر کو ۱۵۹۹ء میں اکبر نے اس مہم کی طرف

---

۱ اڑیسہ مغل اکبر سے ۴۰ سو برس پہلے سے ایک بہت بڑا ہندو خاندان حکمراں تھا کبھی مسلمانوں کا اس ملک پر تسلط نہ ہوا تھا یہ گنگا بنسی خاندان تھا دریائے ہگلی گنگا وادری اسکی حد رہی تھی اور ایک وقت پر مدراس اور کانجی پورم تک پہنچ چکی تھی ۱۵۶۸ء میں سلیمان کرارانی نے اپنے سردار کالا پہاڑ کو بھیجکر ملک اڑیسہ فتح کر لیا یہاں کا راجہ مکند دیو مارا گیا اور اڑیسہ پٹھانوں کی جاگیروں میں منقسم ہو گیا لطف یہ کہ فاتح اڑیسہ کالا پہاڑ ایک برہمن جو مسلمان ہو گیا تھا بعد فتح جگناتھ کی مورت کو گنگا کے کنارے لیجا کر جلا دیا ... کی گئی

معلوم کی خود دکن میں جائے چنانچہ برہانپور میں آکر شاہزادہ دانیال کو مع مرزا خاں کے روانہ کیا جسنے احمد نگر کا محاصرہ کر لیا احمد نگر میں
حال ہی میں ایک فساد برپا ہو کر چاند بی بی ماری جا چکی تھی احمد نگر فتح ہو گیا اور کمسن بہادر شاہ پکڑا گیا۔

۱۶۰۱ء میں اکبر نے خاندیس کو سلطنت مغلیہ میں شامل کیا۔ اسیر گڈھ فتح ہوا شہزادہ دانیال خاندیس کا گورنر بنایا گیا اس طرح دکن کی مہم کا بھی خاتمہ ہوا۔ کل علاقہ دکن کے انتظام کے واسطے ابو الفضل کو وہاں چھوڑا اور خود ۱۶۰۱ء میں واپس آیا۔ دکن میں اکبر کی وفات کے وقت خاندیس اور ایک حصہ برار اور احمد نگر مع اپنے مضافات کے سلطنت مغلیہ میں شامل تھا۔

اکبر اپنے بیٹوں کی طرف سے بدنصیب رہا۔ دو بڑے حسن اور حسین جو توام تھے شیر خوارہی مر گئے تیسرا سلیم جو بعد میں جہانگیر کے خطاب سے اسکی جگہ بادشاہ ہوا ۱۶۰۰ء میں باغی ہو گیا مگر پھر مطیع ہو کر بنگالہ اور اڑیسہ کا والسرائے بنایا گیا سلیم اکثر الہ آباد[1] میں رہتا تھا اور عیاشی اور شرابخواری میں بسر کرتا تھا۔ اسی نے ۱۶۰۲ء میں ابو الفضل کو مروا ڈالا جب وہ دکن سے واپس آرہا تھا مراد ۱۵۹۹ء میں شرابخواری کی افراط سے مر گیا۔ ۱۶۰۵ء میں اکبر بھی اپنے ارکین کو اتحاد و اتفاق کی وصیت کر کے اور ان سے اپنی خطائیں معاف کرا کر اور بقول بعضوں کلمہ شہادت پڑھکر بعد کچھ عرصہ کی بیماری کے مر گیا اور آگرہ میں دفن ہوا۔

اکبر قوی ہیکل اور خوبصورت جوان تھا۔ اسکی ادا اور اطوار پسندیدہ اور ہر دلعزیز تھے۔ سوتا کم تھا ورزش اور شکار کا شوقین تھا۔ سوار ایسا تھا کہ اجمیر سے آگرہ تک ۲۲۰ میل کا فاصلہ دو دن میں گھوڑے پر طے کیا۔ اکثر ۳۰-۴۰ میل روز پیدل بھی چل لیتا تھا ہر کام میں باقاعدہ تھا۔ غور و فکر کی عادت تھی سنسکرت سمجھتا تھا ہر قسم کے علم کو ترقی دیتا تھا۔ رحمدل اور نرم مزاج تھا کنبہ اور دوستوں سے بہت محبت کرتا تھا ہر مذہب کے علما صحبت میں رہتے۔ ہندو۔ آتش پرست۔ عیسائی یہودی سُنی شیعہ سب مذہب کی باتیں سنتا اور بحث کرتا۔ ابتدا میں پکا مسلمان تھا مگر ۱۵۷۹ء سے کچھ مذبذب سا ہو گیا تھا۔ یہانتک کہ خود ایک مذہب جاری کیا اور دین الٰہی اسکا نام رکھا۔ اسنے تعصب کو بالکل بالائے طاق رکھدیا تھا۔ ہندو مسلمان سب رعایا کو ایک نظر دیکھتا تھا یہانتک کہ جزیہ بھی موقوف کر دیا ٹیکس کے مال میں بڑی اصلاحیں کیں زر مالگذاری وصول کرنیکا خرچ گھٹا دیا اور افسروں کو وصولیت میں سختی کرنے سے روکا حکم دیا کہ کسی حالت میں کسی کا ہاتھ پاؤں نہ کاٹا جائے۔ فوجی ملازموں کی بجائے جاگیر کے نقد تنخواہ مقرر کی۔ اکبر کا بڑا دوست ابو الفضل تھا اور اسکا بھائی فیضی یہ دونوں شیخ مبارک کے بیٹے تھے۔ ابو الفضل وزیر اعظم تھا۔ یہ ۵۲ برس کی عمر میں ۱۶۰۲ء میں مارا گیا آئین اکبری اسی کی تصنیف ہے ابو الفضل کا بڑا بھائی فیضی بھی اکبر کا بڑا رفیق تھا۔ یہ پہلا مسلمان ہے جس نے سنسکرت پڑھکر ہندوؤں کی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کیا شاعر بھی اعلیٰ درجہ کا تھا ۱۵۹۵ء میں مرا علاوہ انکے بیرم خاں۔ مرزا عبد الرحیم بن بیرام خان منعم خاں مرزا عزیز خانجہاں بہاری مل۔ بھگوانداس۔ مان سنگھ۔ اور ٹوڈرمل اسکے بڑے جانباز رفیق تھے اور اسکے دربار کی زینت تھے جو دنیا کے نہایت عالیشان درباروں میں سے تھا۔

اکبر نے اپنے ملک کو ۱۵ صوبوں میں تقسیم کیا تھا (۱) کابل اٹک کے پار (۲) لاہور (۳) ملتان (۴) دہلی (۵) آگرہ (۶) اودھ (۷) الہ آباد (۸) اجمیر (۹) گجرات (۱۰) مالوہ (۱۱) بہار (۱۲) بنگال (۱۳) خاندیس (۱۴) برار (۱۵) احمد نگر۔ ہر صوبہ میں ایک گورنر صوبہ دار کے نام سے پورا پورا ملکی اور جنگی اختیار رکھتا تھا اور اسکے ماتحت ایک دیوان یا وزیر مال ہوتا تھا جو بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوتا تھا مگر صوبہ دار کو جوابدہ ہوتا تھا۔ ہر صوبہ میں ایک فوجدار جنگی اور پولیس کے انتظام کے لیے کوتوال کے ماتحت ہوتا تھا۔ دیوانی کے مقدمات قاضی اور قاضی القضاۃ کے ذریعہ سے بموجب شرع محمدی طے ہوتے تھے۔

۱۵۶۶ء میں اکبر نے آگرہ کا قلعہ ۸ سال میں بنوایا آگرہ کو دوبارہ آباد کیا اور اکبر آباد نام رکھا۔ تانسین کلاونت اسی کے زمانہ میں تھا ٹوڈرمل وزیر مال کے مرنے کے بعد عبد الرحیم وزیر مال بنایا گیا۔ اکبر ۶۳ سال ۱۰ ماہ عمر کا ہو کر مرا۔ جب اکبر مرا ہے تو ایک ارب ۹۰ کروڑ روپیہ اور ہزار لعل ۵ ہزار ہاتھی ۱۲ ہزار اسپ خاصہ چھوڑے۔ اکبر کے عہد میں کل سرکاری آمدنی (مع کابل اور خاندیس کے) تخمیناً ۴۲ کروڑ روپیہ تھی۔ تمباکو۔ آلو اور گوبھی اول اسی کے زمانہ میں امریکہ سے آئے تھے۔

[1] پہلے اسے پریاگ کہتے تھے۔ اکبر نے دوبارہ آباد کر کے الہ آباد نام رکھا۔

۴۔ جہانگیر

چونکہ اکبر کے پیر شیخ سلیم چشتی کے گھر میں پیدا ہوا تھا بادشاہی سے پہلے شاہزادہ سلیم کے نام سے مشہور رہا۔ بادشاہ ہو کر اپنے باپ کی اصلاحوں پر عمل کرتا رہا۔ بلکہ انکو ترقی دی۔ داد خواہوں کی اپنے تک رسائی ہونے کی غرض سے اپنے خلوت خانہ میں ایک گھنٹی لگائی اور اس میں ایک زنجیر باندھی جسکا دوسرا سرا محل کی ایک دیوار پر سے لٹکتا رہتا تھا اس طرح ہر داد خواہ کی شنوائی ہوتی تھی۔ اپنے باپ کی نسبت مذہب اسلام کا زیادہ پابند تھا۔ گو خود شراب پیتا تھا مگر شراب پینے والوں کو سزا دیتا تھا۔

اکبر کی طرح یہ بھی اپنے بیٹوں میں بدقسمت رہا۔ سب سے بڑا خسرو (جس کی ماں راجہ بھگوان داس کی بیٹی تھی) جو اکبر کے عہد میں بنگالہ میں تھا اب پنجاب میں آ کر مدعی سلطنت ہوا اور بہت سی فوج جمع کر لی مگر شکست کھائی اور کابل کی طرف بھاگتا ہوا جہلم کے کنارہ پکڑا گیا۔ اسکے طرفداروں کو سولی ملی اور وہ قید ہوا یہاں تک کہ ۱۶۲۲ء میں قید ہی میں مر گیا۔ دوسرا بیٹا پرویز تھا۔ تیسرا بیٹا شاہزادہ خورم جو ۱۶۲۲ء سے اپنے باپ کی وفات ۱۶۲۷ء تک برابر باغی رہا۔ اسے اکبر بہت چاہتا تھا۔

احمد نگر تو ۱۶۰۰ء میں فتح ہو چکا تھا۔ ملک عنبر حبشی نے نظام شاہی خاندان کے ایک شاہزادے مرتضیٰ نظام کو دولت آباد کے پاس مقام کھرکی میں (جسکا نام اورنگ زیب نے بعد میں اورنگ آباد رکھا) بادشاہ بنا دیا اور انتظام خود کرتا تھا۔ ملک عنبر نے راجہ ٹوڈرمل کا انتظام مالگذاری اپنے علاقہ میں جاری کیا تھا اور ۱۶۲۶ء یعنی اپنی وفات تک اس سلطنت کو مغلوں سے بچائے رکھا اسکی وفات پر انتظام بگڑ گیا۔ پھر بھی ۱۶۳۳ء تک یہ سلطنت جاری رہی جبکہ شاہجہان نے اسے فتح کر لیا۔

۱۶۰۸ء میں مرزا عبد الرحیم اور شاہزادہ پرویز دکن کی فتح پر بھیجے گئے مگر کامیاب نہ ہوئے۔ عبد الرحیم کے بعد ۱۶۱۱ء میں خانجہان بھیجا گیا مگر پھر عبد الرحیم کو بھیجا اور ۱۶۱۶ء ہی میں شاہزادہ خورم اسکی مدد کو بھیجا گیا جس نے کسیقدر کامیابی کے سبب شاہجہاں کا خطاب پایا۔ شاہجہاں ۱۶۱۴ء میں اودیپور کے راجہ کو مطیع اور دوست بنا چکا تھا۔ جہانگیر نے دکن سے قریب ہونے کی غرض سے کچھ دنوں مالوہ کے شہر مندو میں سکونت رکھی اور شاہجہان نے برہانپور کو ہیڈکوارٹر بنایا۔ عادل شاہ اور قطب الملک نے خراج بھیجکر اطاعت قبول کی اور ملک عنبر نے احمد نگر و دیگر قلعہ جات کی کنجیاں بھیجدیں اور بالاگھاٹ کا علاقہ جو مغلوں سے چھینا تھا واپس کر دیا۔

۱۶۱۱ء میں جہانگیر نے مہر النساء خانم سے شادی کی جسے نور محل اور پھر نور جہاں کا خطاب ملا۔ اس کا باپ مرزا غیاث شاہ طہماسپ کے وزیر خواجہ شریف کا بیٹا تھا۔ انقلاب زمانہ سے جب اس خاندان کی تباہی آئی مرزا غیاث نے ایران سے ہند کی طرف نقل مکان کیا۔ راستہ میں قندھار کے قریب یہ لڑکی پیدا ہوئی افلاس اور تباہی کی حالت میں ماں باپ نے اسے منحوس سمجھکر سڑک ہی پر چھوڑ دیا اور خود آگے بڑھے۔ سوداگروں کا قافلہ پیچھے سے آتا تھا ایک سوداگر نے اسے اٹھا کر اپنی فرزندی میں لیا اور آگے بڑھکر اسی کی ماں کو دودھ پلانے کے واسطے نوکر رکھا۔ بعد میں اس سوداگر کے ذریعہ سے مرزا غیاث کی رسائی اکبر کے دربار تک ہو گئی اور یہ ماں بیٹیاں بھی شاہی محل میں جانے لگیں۔ یہاں جہانگیر مہر النساء خانم کو دیکھکر عاشق ہو گیا۔ جب اکبر کو معلوم ہوا ناگوار گذرا اور مہر النساء کی شادی ایک ایرانی جوان شیر افگن[1] سے کر کے اسے بردوان کا حاکم کر دیا۔ جب جہانگیر بادشاہ ہوا تو اسنے اپنے کوکہ قطب الدین صوبہ دار بنگالہ کو (جو شیخ سلیم چشتی کا بیٹا تھا) لکھا کہ مہر النساء کو شیر افگن سے طلاق دلا دے۔ شیر افگن نے انکار کیا۔ لڑائی ہوئی شیر افگن اور قطب الدین دونوں قتل ہوئے۔ نور جہاں دہلی بلائی گئی محل میں داخل ہوئی۔ مگر جہانگیر کو اپنے شوہر کا قاتل سمجھکر نفرت کرتی تھی لیکن آخر کو جہانگیر نے پھر جاکر نکاح کر لیا اب یہ ہندوستان کی ملکہ بنگئی۔ سکہ میں بادشاہ کے نام کے ساتھ اسکا نام بھی ہوتا تھا۔ اسکو بیحد اختیار حاصل تھا۔ اسکا باپ مرزا غیاث (اعتماد الدولہ کے خطاب سے) اور بھائی ابو الحسن اعتقاد خاں (آصف جاہ کے خطاب سے) وزیر بنائے گئے اور انہوں نے بڑی لیاقت سے اپنے کام کو انجام دیا اور گو کہ جہانگیر نشہ میں مخمور رہتا تھا اب سے تمام کام بڑی عاقبت اندیشی۔ دور بینی اور عدل و انصاف کے ساتھ ہوتے رہے۔

[1] اصل نام علی قلی بیگ تھا۔

جہانگیر کے مرنے کے بعد نورجہاں کی وہ بات نہ رہی مگر شاہجہاں اسکی بڑی عزت کرتا تھا۔ ایک بڑی جاگیر اس کے لئے مقرر کردی تھی یہاں تک کہ ۱۶۴۵ء میں نورجہاں نے انتقال کیا۔ ۱۶۱۵ء میں جیمز اول شاہ انگلستان کا سفیر سر طامس رو ہندوستان میں آیا۔ اور ۱۶۱۸ء تک ہند میں رہا۔ دربار کی شان و شوکت کو دیکھکر وہ حیران رہگیا۔ بادشاہ نے اسکو نہایت ممتاز جگہ دربار میں عطا کی اور اسکی سفارش سے انگریزی تجارت کو بہت کچھ فائدہ پہنچا۔

۱۶۲۰ء میں ملک عنبر نے عہدنامہ کو بالائے طاق رکھکر شاہی جرنیلوں کو واپس ہٹا دیا۔ صوبہ دار خانخاناں کو برہانپور میں گھیر لیا شاہجہاں بھیجا گیا۔ اسنے محاصرہ اٹھوا دیا مگر کسی ضرورت سے صلح کرکے واپس ہوا۔

۱۶۲۳ء میں شاہجہاں باغی ہوگیا کیونکہ اسوقت نورجہاں اس امر کی کوشش کررہی تھی کہ جہانگیر کے بعد جہانگیر کا سب سے چھوٹا بیٹا شہریار بادشاہ ہو۔ یہ شہریار نورجہاں کا داماد تھا۔ اس سے نورجہاں کی وہ بیٹی بیاہی ہوئی تھی جو شیر افگن سے تھی۔ شاہجہاں کے مقابلہ میں شاہزادہ پرویز اور مہابت خاں بھیجے گئے جنہوں نے شاہجہاں کو دکن سے بھگا دیا۔ شاہجہاں بنگالہ آیا اور چند دن بنگالہ میں حکمرانی کرتا رہا مگر آخر کو باپ کی اطاعت قبول کی۔ ۱۶۲۲ء میں ایرانیوں نے پھر سلطنت مغلیہ سے قندھار چھین لیا۔

مہابت خاں اصل میں افغانستان سے آیا تھا۔ اکبر کے عہد میں بڑی بڑی لڑائیاں لڑا تھا اور جہانگیر کے عہد میں سب سے اعلے منصب پر ممتاز تھا۔ یہ شاہزادہ پرویز کا طرفدار تھا اور نورجہاں شہریار کو بعد جہانگیر بادشاہ بنانا چاہتی تھی۔ اس سبب سے نورجہاں اس سے جلنے لگی۔ ۱۶۲۶ء میں مہابت خاں خانخاناں کو دربار میں طلب کیا گیا جب آیا تو حکم ہوا کہ باریاب ملازمت نہیں ہو سکتا بلکہ نورجہاں کے بہکانے سے مہابت خاں کی گرفتاری کی تدبیریں ہونے لگیں۔ اسوقت بادشاہ کابل کو جاتا تھا جب سب فوج جہلم پار ہوگئی تو مہابت خاں نے بادشاہ کو گرفتار کرلیا۔ نورجہاں نے بادشاہ کے چھڑانے کی کوشش کی مگر شکست کھائی اور خود بھی قید میں آگئی۔ اب کل حکومت مہابت خاں کے ہاتھ میں آگئی اور سو دن تک اسکا اختیار جاری رہا۔ مگر پھر بادشاہ کے عذر و معذرت کرنے کے سبب مہابت خاں نے رہائی دی۔ اب نورجہاں مہابت خاں کے قتل کی فکر میں ہوئی اور مہابت خاں دکن کی طرف بھاگ کر شاہجہاں سے جا ملا کیونکہ شاہجہاں نے ۱۶۲۶ء میں شاہزادہ پرویز کے برہانپور میں مرجانے کے بعد دکن میں پھر استقلال بہم پہنچایا تھا۔

جہانگیر ۱۶۲۷ء کے آخر یعنی صفر ۱۰۳۷ھ میں بعارضہ ضیق النفس کشمیر سے آتا ہوا فوت ہوا۔ ۶۰ سال کی عمر پائی جنت مکانی خطاب پایا۔ لاہور میں دفن ہوا۔ وہیں نورجہاں اور داور بخش کی قبر ہے۔ انہیں دنوں میں مرزا عزیز اور عبدالرحیم کا انتقال ہوا۔ جہانگیر باوجود شرابخواری کے انصاف کے لئے بہت مشہور تھا۔ وہ دل سے انصاف پسند تھا۔ اس کا قول تھا بادشاہ کا فرض ہے کہ انسان چرند پرند سب کا انصاف کرے۔ جہانگیر کی وفات کے وقت صرف دو بیٹے شاہجہاں اور شہریار زندہ تھے اور ایک پوتا یعنی خسرو کا بیٹا داور بخش۔

۵۔ شاہجہاں

جہانگیر کی وفات کے بعد آصف خاں وزیر نے مصلحتاً شہزادہ داور بخش (بن خسرو) کو تخت نشین کیا۔ مگر لاہور میں شہریار نے اجلاس کیا لاہور میں پہنچکر شہریار اور داور بخش کی سخت لڑائی ہوئی اور شہریار مغلوب ہوا۔ ادہر سے آصف خاں نے اپنے داماد شاہجہاں کو دکن سے بلا بھیجا۔ اس نے فوراً آگرہ آکر شروع ۱۰۳۷ھ میں جلوس کیا۔ آصف جاہ داور بخش کو قید کرکے آگرہ آیا۔ شہریار اور [illegible] مقابلہ کیا اور مارے گئے۔ شاہجہاں نے سوائے اپنی اولاد کے بابر کی تمام اولاد ذکور کو قتل کرا دیا۔

اس کے زمانہ میں آصف خاں اور مہابت خاں کو (جو اس کے ساتھ حق وفاداری ادا کرچکے تھے) کمال عروج ہوا۔ خانجہاں لودی [illegible] دکن کا صوبہ دار تھا نظام شاہ کی رفاقت میں دکن میں باغی ہوگیا مگر مطیع ہوا۔ اور [illegible] میں [illegible] کیا گیا اور [illegible] مقرر ہوا۔ خانجہاں ۱۶۳۰ء میں بیابان میں آکر [illegible] کا جھنڈا بلند کیا مگر آخر کو [illegible] کے قریب شکست کھا کر مارا گیا [illegible] میں مہابت خاں [illegible] دکن کا صوبہ دار بلا لیا گیا اور دکن کی کارروائی بند رہی۔

وہ کابل کا صوبہ دار تھا شاہجہاں نے اسکو [illegible] سے بلایا گیا تھا [illegible] مگر بادشاہ کی عزت و تعظیم حد سے زیادہ کرتا تھا۔

اسوقت نظام شاہی سلطنت میں نہایت فساد برپا ہو رہا تھا یہانتک کہ سیواجی مرہٹہ کے باپ شاہ جی نے نظام شاہی خاندان کے ایک لڑکے کو احمد نگر اور گرد و نواح کے علاقہ کا بادشاہ بنا دیا۔ شاہجہاں نے خود چڑھائی کی۔ بیجاپور اور گولکنڈہ کے بادشاہوں نے اطاعت قبول کی۔ شاہ جی مغلوب ہوا اور شاہ بیجاپور کا نوکر ہو گیا۔ اسطرح ۱۶۳۳ء میں احمد نگر بھی سلطنت مغلیہ میں شامل ہوا۔

۱۶۳۱ء میں پرتگیزوں نے سات گانو (ہگلی) میں قلعہ بنایا۔ قاسم خاں ناظم بنگالہ نے بادشاہ کے حکم سے اُسے بارود دھر کر اُڑا دیا اور ۴ ہزار ۴ سو پرتگیز قتل کئے۔ اور بنگالہ سے ان کا نام ہمیشہ کے لیے مٹ گیا۔ قاسم خاں کے بعد اعظم خاں بنگالہ کا گورنر مقرر ہوا۔

۱۶۳۷ء میں عباس شاہ ایران سے ناراض ہو کر علی مردان خاں صوبہ دار قندھار نے قندھار شاہجہاں کے حوالہ کر دیا اور خود سلک امرائے شاہجہانی میں داخل ہوا۔ پنجاب اور کشمیر کی نظامت پائی۔

دہلی میں اسی علی مردان کی بنائی ہوئی ایک نہر اب تک جاری ہے۔ ۱۸۲۲ء میں لارڈ ہیسٹنگز نے اسکی دوبارہ مرمت اور درستی کی تھی۔ ۱۶۴۹ء میں ایرانیوں نے قندھار پھر فتح کر لیا اور گو کہ اورنگ زیب اور دارا کئی مرتبہ اسکے لینے کو بھیجے گئے مگر شکست کھا کر واپس آئے اسوقت سے قندھار پھر کبھی مغلوں کے قبضہ میں نہ آیا۔

۱۰۵۶ھ میں شاہجہاں بدخشاں گیا اور نذر محمد خاں والی بلخ و بدخشاں پر فتحیاب ہوا۔ ۱۰۵۹ھ میں شاہجہاں آباد (جدید دہلی) آباد ہو کر پھر دار السلطنت بنایا گیا۔

۱۶۵۲ء میں شاہجہاں نے اورنگ زیب کو دکن کا صوبہ دار بنا کر بھیجا۔ اس نے بیجاپور اور گولکنڈہ کے بادشاہوں کو مطیع کیا۔ گولکنڈہ کے بادشاہ عبد اللہ قطب شاہ نے اپنی بیٹی اورنگ زیب کے بیٹے محمد معظم سے بیاہ دی اور میر جملہ نے قطب شاہ کی نوکری چھوڑ کر اورنگ زیب کی ملازمت اختیار کی۔ ۱۶۵۷ء میں اورنگ زیب نے قلعہ بیدر فتح کیا۔

۱۰۶۵ھ میں دارا شکوہ ولیعہد ہوا اور پنجاب کا علاقہ جاگیر پایا۔ مراد بخش کو گجرات۔ اورنگ زیب کو دکن۔ شجاع کو بنگالہ سپرد ہوا۔ شاہجہاں کے صرف یہی ۴ بیٹے آصف جاہ کی بیٹی ممتاز محل سے تھے جسے تاج محل بھی کہتے تھے جسکا بے نظیر مقبرہ آگرہ میں واقع ہے اور آخر شاہجہاں بھی وہیں دفن ہوا۔ دو بیٹیاں تھیں۔ جہاں آرا دارا کی طرفدار جو اپنے باپ کی قید میں اسکی خدمت کرتی رہی۔ اور روشن آرا جو اورنگ زیب کی طرفدار تھی۔ بڑا بیٹا دارا شکوہ ۴۲ برس کا تھا سادہ لوح اور فیاض تھا مگر پابند کسی مذہب کا نہ تھا۔ دوسرا بیٹا شجاع ۴۰ برس کا زنانہ مزاج اور عیاش تھا۔ تیسرا اورنگ زیب ۳۸ سال کا خوبصورت ہوشیار تجربہ کار جنگ آزمودہ چالاک متعصب انتہا کمال درجہ بلند نظر تھا۔ سب سے چھوٹا مراد فیاض اور بہادر تھا مگر کم عقل اپنے بھائی کیطرح اعلیٰ درجے کا عیاش۔

۱۶۵۶ء میں وزیر سعد اللہ خاں کا انتقال ہوا اسوقت سے ایسا لائق اور راست باز وزیر ہندوستان میں پیدا نہیں ہوا۔

۱۶۵۷ء میں شاہجہاں بیمار ہوا۔ دارا شکوہ کار و بار سلطنت انجام دینے لگا۔ شجاع بنگالہ سے اور مراد گجرات سے بادشاہی خطاب اختیار کر کے دار الخلافہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اورنگ زیب بھی میر جملہ کو لیکر چلا اور مالوہ میں مراد سے آملا۔ اور کہا کہ مجھے تو حکومت درکار نہیں میں تو مکہ چلا جاؤنگا مگر دارا سے تمکو ملک دلوائے دیتا ہوں۔

دارا نے شجاع کو بنارس پر شکست دیکر بنگالہ میں بھگا دیا مگر مراد اور اورنگ زیب کی متحدہ فوج نے جسونت سنگھ کو جو دارا کا جرنیل تھا اجین پر شکست دی۔ اورنگ زیب اب بھی اپنے کو مراد کا ماتحت ہی ظاہر کرتا رہا۔ دارا نے آگرہ سے نکل کر مراد اور اورنگ زیب کا مقابلہ کیا اور سخت لڑائی ہوئی۔ دارا کا ہاتھی بان کھا کر بے قبضہ ہو گیا۔ ناچار گھوڑے پر سوار ہوا خالی ہودہ دیکھ کر فوج کا دل چھوٹ گیا۔ اس ذرا سی بات پر کل معاملہ بگڑ گیا۔ دارا دہلی کی طرف بھاگا۔ اورنگ زیب نے شکرانہ ادا کر کے مراد کو سلطنت کی مبارکباد دی۔ تین دن بعد آگرہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹے سلطان محمد معظم آصف جاہ کے خطاب ... باپ کو قید کر لیا۔ اسطرح ۱۶۵۸ء میں شاہجہاں کی سلطنت کا خاتمہ ہوا اور وہ ۸ برس قید میں رہ کر ۱۰۷۶ھ / ۱۶۶۶ء میں ۷۶ سال کی عمر میں ... رہتا تھا اب سے تمام ... بادشاہ کے نصیب ... پبلک کا خیر خواہ تھا۔ اسکے زمانہ میں ملک میں وہ بہبودی رونق اور سرسبزی رہی کہ

نہیں ہوئی۔ ملک کا انتظام نہایت خوبی سے کیا۔

اس نے ۱۶۳۴ء میں آگرہ میں بروز نوروز تخت مرصع پر جس کا نام تخت طاؤس تھا جشن کیا۔ یہ تخت ۷ برس کے عرصہ میں ساڑھے چھ کروڑ روپیہ صرف ہو کر بنا تھا اس کے زمانہ میں دہلی کمال رونق پر تھی قلعۂ دہلی اور دہلی کی جامع مسجد اور روضہ تاج محل جو ۰ ۔ ۷ لاکھ کے خرچ سے بنا تھا اس کی مشہور یادگاریں ہیں۔ خوبصورتی۔ شان و عظمت کے لحاظ سے دنیا کی کوئی عمارت ان شاہجہانی عمارتوں سے لگا نہیں کھاتی خصوصاً روضۂ تاج محل بے نظیر ہے۔ آگرہ کے قلعہ کی موتی مسجد بھی اس لطافت و خوبی سے بنی ہے کہ روئے زمین پر اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ شاہجہاں کی بارگاہ کی شان و شوکت دیکھ کر یورپ کے سیاح دنگ ہو جاتے تھے۔ شاہجہاں کے عہد میں سلطنت مغلیہ کی عظمت و شان کا ستارہ عروج کو پہنچ گیا اور گو اس کے جانشین نے اسکی وسعت کو بڑھایا مگر ساتھ ہی زوال کا تخم بھی بویا۔ شاہجہاں کی وفات کے وقت چاندی اور جواہرات کے علاوہ ۲۴ کروڑ روپیہ نقد خزانہ میں موجود تھا۔

(۶) اورنگزیب

ماہ ذیقعدہ ۱۰۶۸ھ میں باپ کو قید کر کے تخت پر قبضہ پایا۔ عالمگیر لقب اختیار کیا۔ مراد تو قبضہ ہی میں تھا۔ دارا اور شجاع سے نپٹنا باقی تھا۔ دارا ملتان کی طرف بھاگا اور وہاں سے ایک راجپوت سردار کے پاس چلا گیا۔ مگر ملک جیون نمک حرام نے (جسے شاہجہاں کے زمانہ میں ہاتھی کے پاؤں کے تلے کچلے جانے سے دارا نے بچایا تھا) اس بیچارے کو پکڑوا دیا اور اورنگزیب نے اسے دہلی میں تشہیر کرا کر قید کر دیا۔ اور پھر ۱۶۵۹ء میں قتل کرا دیا۔ اس کا بیٹا سلیمان شکوہ بھی مارا گیا۔ شجاع کے مقابلہ میں میر جملہ بھیجا گیا جس نے ۱۶۶۰ء میں اس بیچارے کو اراکان کی طرف بھگا دیا وہاں کے راجہ نے شجاع اور اس کے کنبہ کو مار ڈالا۔ ۱۶۶۱ء میں مراد کو بھی بہانہ رکھ کر چلتا کیا یعنی ایک حیلہ سے قتل کرا دیا۔ شاہزادہ محمد معظم پر کچھ شبہ ہوا ۷ برس تک گوالیار کے قلعہ میں قید رکھا۔

شجاع کے بعد میر جملہ بنگالہ کا گورنر بنایا گیا جس نے ۱۶۶۲ء میں آسام فتح کر کے چین پر چڑھائی کا ارادہ کیا مگر لشکر میں وبا پھیل گئی۔ واپس آنے پر مجبور ہوا۔ اور ڈھاکہ کے راستہ میں مر گیا (اس وقت ڈھاکہ بنگالہ کا صدر مقام تھا) اسی افسر کی مدد سے اورنگزیب کھجوا میں کامیاب ہوا تھا۔

اس وقت اورنگزیب سخت بیمار ہوا جسونت سنگھ راجہ جودھپور نے جس کا علاقہ گجرات سے اجمیر تک پھیلا ہوا تھا اور مہابت خاں صوبہ دار کابل نے (جو اپنے باپ مہابت خاں کی جگہ مقرر تھا) آپس میں اتفاق کیا کہ شاہجہاں کو پھر تخت نشین کریں۔ دیگر امیروں نے سازش کی کہ اورنگزیب کے بیٹے معظم یا اکبر یا اعظم کو بادشاہ بنا دیں مگر اورنگزیب نے کسی کا منصوبہ نہ چلنے دیا اب دکن میں سیواجی مرہٹہ نے سر اٹھایا۔ اس وقت شایستہ خاں بن آصف خاں دکن کا گورنر تھا اور اورنگ آباد میں رہتا تھا۔ ۱۶۵۹ء میں افضل خاں سپہ سالار سیواجی کے مقابلہ کو بھیجا گیا۔ مگر سیواجی نے اسے دغا سے قتل کیا اور لوٹ مچا کر بیجاپور کے قریب تک کا ملک اس نے لے لیا۔ اس لئے خود شایستہ خاں ۱۶۶۳ء میں اس کے مقابلہ کو گیا جنگ میں شایستہ خاں کا بیٹا مارا گیا اور خود بمشکل جان بچا کر بھاگا۔ ۱۶۶۴ء میں سیواجی نے فرصت پا کر سورت کو لوٹا (جہاں سے اس وقت حاجی مکہ کو سوار ہوا کرتے تھے) اور ایک کروڑ روپیہ کا مال لیا۔ اس وقت اورنگزیب نے مرزا راجہ کو اس کے مقابلہ میں بھیجا وہ ۱۶۶۵ء میں سیواجی کو پکڑ لایا اورنگزیب نے اسے نظر بند کر لیا مگر چند ماہ کے بعد وہ نکل بھاگا اور دوبارہ اجتماع کر کے ۱۶۶۷ء میں اضلاع مغربی کو اور دوبارہ سورت کو لوٹ لیا۔ اور سنگھ گڑھ پر جو برار میں ہے قبضہ کر کے راجائی کا لقب اختیار کیا اول مرتبہ چوتھ یعنی مالگزاری کی چوتھائی وصول کی گولکنڈہ کی رعایا سے بہت سا روپیہ وصول کیا۔ ۱۶۷۲ء میں جنجی۔ ویلور۔ سرنگاپٹم فتح کر کے بمبئی پر حملہ آور ہوا مگر کامیاب نہ ہوا۔ ۱۶۸۰ء میں بیمار ہو کر مر گیا۔ اور اس کا بیٹا سنبھاجی قایم مقام ہوا۔ شاہی فوج نے حملہ کیا سنبھاجی ۱۶۸۹ء میں گرفتار کیا اور سنبھاجی کا بیٹا ساہو قید ہو کر دہلی آیا۔ اس وقت عالمگیر کی سلطنت دوبارہ ممالک مقبوضہ مرہٹہ میں ہو گئی ۱۷۰۲ء تک

بھاو ... ۱۶۲۶ ... خاص آگرہ ... بال پر ... شاہ ... کو قلعہ ... (margin, partly illegible)

سلطنہ غرہ ذیقعدہ ۱۰۶۸ھ کو اورنگزیب تخت پر بیٹھا۔

اس قدر مرہٹوں کو مغلوب و مقتول کیا کہ ظاہرا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کا بالکل استیصال اور بیخکنی ہو گئی مگر چند روز کی متتابعہ لڑائی کے بعد جو دیکھا تو وہ جنگجو قوم اور بھی زیادہ قوت اور زور پکڑ گئی چنانچہ ۱۷۰۵ء میں مرہٹوں نے اپنے قلعے پھر فتح کر لیے اور اورنگزیب سے کچھ نہ ہو سکا۔

۱۶۶۶ء میں مظلوم شاہجہاں نے قید ہی میں قید ہستی سے رہائی پائی اسی سال تبت خرد (لداخ) اور چاٹگام (اسلام آباد) مغلیہ سلطنت میں شامل ہوئے اس کے کچھ دنوں بعد افغانستان میں بھی فساد برپا ہوا

۱۶۷۲ء میں ستنامی فرقہ کی ایک فقیرنی عورت نے بہت سے ہندو جمع کر کے نارنول کو لوٹ لیا اور بڑی مشکل سے بادشاہ نے انکو شکست دی اور سب کو تہ تیغ کیا۔ ۱۶۷۹ء اس وقت سے تمام ہندوؤں پر دوبارہ جزیہ لگایا گیا جسے اکبر نے موقوف کر دیا تھا اس پر جسونت سنگھ نے بادشاہ کو لکھا کہ آپ سلطنت کو برباد کرتے ہیں اور ہر قسم کی بدانتظامی پھیلا رکھی ہے مگر جسونت سنگھ ۱۶۷۸ء میں مر گیا۔ اورنگزیب نے اس کی بیوہ اور بچوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ جس سے تمام راجپوت دشمن ہو گئے درگا داس اور رام سنگھ، راجہ جیپور، راج سنگھ راجہ میواڑ اور دیگر راجپوت راجہ جسونت سنگھ کے بیٹوں کی حمایت میں متفق ہو گئے۔ اور جزیہ دینے سے انکار کیا۔ اورنگزیب نے اپنے بیٹے معظم کو دکن سے اعظم کو بنگال سے اور نیز تیسرے بیٹے اکبر کو راجپوتانہ میں بھیجا جہاں بادشاہ کے حکم سے راجپوتوں پر طرح طرح کے ظلم اور سختیاں ہوئیں اسوقت تو یہ جنگ ختم ہوئی اور راجپوت مغلوب ہوئے مگر آئندہ کو یہ راجپوت سلطنت مغلیہ کے دشمن ہو گئے۔

درگا داس نے عالمگیر کے بیٹے اکبر کو اپنے سے ملا لیا اور کہا کہ کل راجپوتانہ تمہارا ساتھ دیگا۔ اس وقت اکبر ۲۳ سال کا تھا اکبر کے پاس ۷۰ ہزار فوج جمع ہو گئی مگر اورنگزیب نے شکست دی اور اکبر نے کوکان کی طرف بھاگ کر مرہٹوں میں پناہ لی۔ یہاں سنبھاجی نے اس کا استقبال کیا۔ پھر وہ بھیس بدل کر ایران کو چلا گیا اور ۱۷۰۶ء میں وہیں مر گیا۔

۱۶۸۱ء میں عالمگیر نے مشرقی راجپوتوں سے صلح کر لی اور قرار پایا کہ جسونت سنگھ کا بیٹا اجیت سنگھ جوان ہو کر اپنے باپ کے ملک پر حکمرانی کرے مگر یہ صلح کوئی اصلی صلح نہ تھی۔ اورنگزیب نے بڑی غلطی یہ کی کہ گولکنڈہ اور بیجاپور کی قدیم سلطنتوں کو نیست نابود کر دیا۔ یہ بادشاہ مرہٹوں کو اگنے نہ دیتے تھے جب یہ دونوں سلطنتیں پامال ہو گئیں تو مرہٹوں کے مقابلہ کے لئے اورنگزیب اکیلا رہ گیا اس کو چاہیے تھا کہ ان سلطنتوں کا معاون رہتا۔

دلیر خاں نے جو خان جہاں کے بعد دکن کا صوبہ دار ہوا ۱۶۸۲ء میں گولکنڈہ اور بیجاپور پر حملہ کیا مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا ۱۶۸۳ء میں بادشاہ خود بہ نفس نفیس آیا اور دو سال برہانپور اور اورنگ آباد میں بسر کیے پھر احمد نگر کی طرف بڑھا۔ اس وقت شاہی فوج بڑے تزک و احتشام سے روانہ ہوتی تھی اور دس لاکھ آدمی اس کے کیمپ میں تھے۔ شاہزادگان معظم، اعظم، کام بخش اور بیدار بخت خان جہاں، دلیر خاں، داؤد خاں پنی، غازی الدین (نظام الملک کا باپ) تقرب خاں، اسد خاں، اور ذوالفقار خاں بن اسد خاں اور بہت سے امیر بادشاہ کے ساتھ فوج کی کمان پر تھے۔ بیجاپور ۱۶۸۶ء میں فتح ہو گیا اسمیں گو کہ بادشاہ بھی موجود تھا غازی الدین نے بہت کچھ کارروائی کی۔ ۱۶۸۷ء میں گولکنڈہ بھی فتح ہوا اور اسی سال کڑاپا، کانجی پورم، پونڈا اپلی شاہی فوج نے فتح کر لیے اور اس کے چند سال بعد تک شاہی کیمپ برہما پوری میں پڑا رہا۔ جو دریائے بھیما پر ایک مقام ہے ۱۶۹۸ء میں جنجی اور ۱۷۰۰ء میں ستارہ فتح ہوا۔ اور اسی سال میں مرہٹوں کے تقریباً تمام قلعے فتح ہو گئے مگر سلطنت تباہی کے کنارہ آ لگی تھی اور اورنگزیب ۸۱ برس کا ہو چکا تھا۔ ان محاصروں میں جان و مال کا نقصان بہت ہوا۔ دریاؤں کی طغیانی، وبا اور ملک کی قلت نے بہت نقصان پہنچایا۔ شکی مزاج ہونے کی وجہ سے اس کے سردار بھی اس سے بد دل ہو گئے تھے خود بادشاہ ہی سب کچھ کرتا اور اسی کی بدولت انتظام قایم رہا جبتک اس انتظام کی چھوٹی سے چھوٹی باتوں پر خود توجہ کرتا۔ چونکہ خود باپ کو قید کر چکا تھا اپنے بیٹوں تک کا اعتبار نہ کرتا بلکہ حتے الامکان کوئی کام ان کے سپرد نہ کرتا یہ بدگمانی بھی سلطنت کی بربادی کا ایک باعث ہوا۔

۱ اورنگزیب کا ایک بیٹا کام بخش اور تھا۔

چنانچہ اسی وہم میں شاہزادہ معظم ۱۶۸۷ء سے ۱۶۹۴ء تک قید رہتا ہے اور اس کے بعد کابل کا گورنر بنا کر بھیج [illegible]
سے مرہٹوں نے اپنے قلعے واپس لینے شروع کر دیے اور بادشاہ کو اتنا دبایا کہ اس نے ۱۷۰۶ء میں احمد نگر میں پناہ لی۔ وہ
ان بے سود لڑائیوں میں ۲۰ برس مصروف رہ چکا تھا جہاں یہ ہٹ کر جاتا مرہٹے موج در موج اس کا پیچھا کرتے۔ اصل میں
مرہٹے اس سے دبے نہیں انہوں نے یہی سبق سیکھ لیا تھا کہ مغلوں کے ملک فتح اور ان سے دشمنی کیجیے۔ جب اسے مرہٹوں سے صلح
کرنی پڑی۔ اورنگزیب احمد نگر میں غمناک ہوتا ہوا۔ پشیمانی اور فکر میں مبتلا اس بات کا خیال کہ میرے بعد بیٹے ملک کے لئے آپس میں
لڑیں گے۔ بدانتظامی تو پھیلی ہی ہوئی ہے اور بھی سلطنت تباہ ہو جائے گی اور یہ سب محنت رائیگاں جائے گی۔ آخر یہی کہتا ہوا کہ
میں نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں دیکھیے کیا سزا ملتی ہے ۹۰ سال کی عمر میں ۱۷۰۷ء میں راہی ملک عدم ہوا۔

اورنگزیب سخت مزاج۔ پرہیزگار اور جفاکش تھا کسی پر بھروسہ نہ کرتا تھا ہندوؤں پر سختی کرتا تھا (سینکڑوں بتخانے گرا کر مسجدیں
بنوائیں۔ ہزاروں ہندوؤں کو زبردستی مسلمان کر ڈالا ہندوؤں کو اعلیٰ عہدوں سے معزول کر دیا ایک دفعہ سکھوں نے ذرا سر اٹھایا
اس نے ان کے گرو گوبند سنگھ کو بُرے حال سے جلاوطن کیا اور اس کے بیٹوں کو سرہند میں قتل کروایا) بڑا متلون مزاج اور متعصب
ان باتوں میں اکبر کا بالکل برعکس تھا۔ اکبر اصل میں خاندان مغلیہ کا قائم کرنے والا اور عالمگیر تباہ کرنے والا تھا سلطنت مغلیہ کو اپنے
ساتھ ہی لیتا گیا۔ اورنگزیب کے زمانہ میں ملک کی کل مالگزاری ۸۰ کروڑ تھی۔

اس کی وفات کے وقت مرہٹے دکن میں اپنی سلطنت پھیلا رہے تھے۔ انگریزوں کی تجارتی کوٹھیاں ہندوستان کے تمام ساحلوں پر
قائم تھیں کلکتہ۔ مدراس۔ اور بمبئی میں انگریزوں کی باقاعدہ حکومت تھی۔ فرانسیسی بھی ترقی کر رہے تھے۔

۷۔ شاہ عالم بہادر شاہ اول

اورنگزیب نے وصیت کی تھی کہ میرے بعد سب سے بڑا بیٹا معظم یعنی بادشاہ ہو۔ دہلی اس کا پایہ تخت ہو اور شمال اور مشرق کے
علاقوں پر حکمرانی کرے۔ جنوبی اور جنوب مغرب کے علاقوں پر اعظم حکمرانی کرے اور آگرہ اس کا دارالحکومت رہے اور کام بخش کو
گولکنڈہ اور بیجاپور کا علاقہ دیا۔ پس اورنگزیب نے بیماری کے وقت کام بخش کو بیجاپور اور اعظم کو مالوہ کو رخصت کر دیا معظم کابل
میں تھا معظم کے بیٹے محمد اختر جہاں شاہ اور رفیع الشان اس کے ساتھ کابل میں تھے عظیم الشان بنگالہ کا گورنر تھا۔ چوتھا
جہاندار شاہ ملتان میں گورنر تھا۔ کام بخش بیجاپور پہنچ گیا تھا۔ عالمگیر کی بیماری کی خبر سنکر جو شخص جہاں تھا اپنی چارہ سازی میں
مصروف ہوا معظم کابل سے اور اس کا بیٹا عظیم الشان بنگالہ سے آگرہ کی طرف روانہ ہوئے۔

عالمگیر کے مرتے ہی اعظم احمد نگر میں تخت نشین ہو گیا۔ آصف الدولہ اسد خاں بہادر بدستور وزیر اور نصرت جنگ ذوالفقار خاں
سپہ سالار ہوا معظم نے راستہ میں رحلت پدر کی خبر سنی۔ وہیں تخت نشین ہو کر اعظم شاہ کو لکھا کہ اگر حسب تقسیم پدر ملک دکن پر
قناعت کرو تو بہتر ہے مگر اعظم نے نہ مانا دکن سے چڑھائی کی اسوقت معظم اور عظیم الشان دونوں باپ بیٹے آگرہ پر قابض ہو چکے تھے ۱۱۱۹ھ
میں آگرہ اور گوالیار کے درمیان جاجو پر لڑائی ہوئی۔ اعظم اور اس کا بڑا بیٹا بیدار بخت لڑائی میں مارے گئے بہادر شاہ کو کمال افسوس
ہوا [illegible] اعظم کا کمسن بیٹا [illegible] تھا بہادر شاہ کے پاس لایا گیا شہزادہ پر رحم فرما کر نظر پرورش فرمائی تمام عمر اپنے لڑکوں کی
[illegible] اور توجہ کرتا رہا [illegible] کہ [illegible] اسد خاں اور ذوالفقار خاں ہاتھ باندھ کر حاضر ہوئے بادشاہ [illegible]
[illegible] اعظم اور ذوالفقار خاں کو [illegible] منعم خاں خانخاناں کو وزیر اور اسد خاں کو [illegible] [illegible] سلطنت [illegible]
[illegible] کا [illegible] ہوا۔ [illegible] عنایت خاں [illegible] ہوا [illegible] اعظم شاہ کو [illegible]
[illegible] ہوا۔ بہادر شاہ نے [illegible] اور [illegible] لکھا [illegible]
بہادر شاہ نے چڑھائی کی اور ۱۱۲۰ھ میں [illegible] کام بخش [illegible] اس کی اولاد [illegible]

اس قدر مرہٹوں کو مخالف نہیں کیا پھر ذوالفقار خاں کو امیر الامرائی کے عہدہ پر مع صوبہ داری کل صوبہ جات دکن کے مقرر کیا ذوالفقار خاں نے اپنی طرف سے داؤد خاں پنی کو دکن کی حکومت پر مقرر کیا اور خود بادشاہ کے ساتھ رہا۔ عظیم الشان بدستور بنگال اور بہار اور اڑیسہ کا گورنر رہا۔ عظیم الشان نے اس جاں نثاری کے صلہ میں جو سید میاں کے بیٹوں سید حسین علی خاں اور سید عبداللہ خاں وغیرہ نے اعظم کی لڑائی میں کی تھی صوبۂ الہ آباد عبداللہ خاں کو بہار حسین علی خاں کو اور بنگالہ اور اڑیسہ جعفر علی خاں کو سپرد کر کے اپنے بیٹے فرخ سیر کو انکی نگرانی کے لئے چھوڑا اور خود صاحب اقتدار حضور بیدرہیں رہا۔

اس زمانہ میں مرہٹوں کی طاقت بڑھتی جاتی تھی۔ ساہو کو اعظم نے (بعد وفات اورنگزیب) چھوڑ دیا تھا مرہٹوں میں آپس میں جھگڑا ہوا مغل گورنمنٹ نے ساہو کا ساتھ دیا اور اسے چوتھ یعنی چہارم آمدنی وصول کرنے کی اجازت دی۔

اس وقت تین راجپوت راجہ بڑے زبردست تھے (۱) رانا ئے اودیپور (۲) راجہ جودھپور یعنی اجیت سنگھ بن جسونت سنگھ (۳) جے سنگھ دوم راجہ جے پور جو بہت بڑا مہندس اور علم ہیئت میں ماہر تھا۔ ان راجاؤں نے بغاوت کی۔ بہادر شاہ نے مغلوب کیا مگر آخر کو مجبور ہو کر انہیں ایک پروانہ لکھدیا جس میں کسی قدر ان کی خود مختاری تسلیم کر لی۔ گرو نانک کے چیلے سکھوں نے پھر سر اٹھایا۔ دسویں گرو گرو گوبند نے ان کو ایک بڑی جنگجو قوم بنا دیا تھا گوبند کو تو اس کے کسی دشمن نے مار دیا تھا اس کے ساتھ گروکے نام کا خاتمہ ہو چکا مگر اس کے رشتہ داروں اور مریدوں کے ساتھ ہر قسم کا ظلم ہوتا تھا۔ اور حقیقت میں یہ بھی مسلمانوں کو بہت ستاتے تھے اس وقت بندا ان کا گرو تھا جس نے مغلیہ علاقوں میں بڑی شورش مچائی کئی جگہ شاہی فوج کو شکست بھی دی بہادر شاہ نے خود چڑھائی کر کے انہیں پہاڑوں میں بھگا دیا۔ بندا ہاتھ نہ آیا بادشاہ کے پچھلے ۵ سال سکھوں ہی سے لڑنے میں صرف ہوئے یہانتک کہ ۱۷۱۲ء میں لاہور میں مر گیا۔ ساڑھے ستر برس عمر پائی۔

اس کے عہد میں غازی الدین فیروز جنگ صوبہ دار گجرات اور اس کا ایک بیٹا چین قلیچ خاں ناظم اودھ اور دوسرا محمد امین صوبہ دار مراد آباد سنبھل مقرر ہوا۔ ۱۷۱۰ء میں غازی الدین اور منعم خاں دونوں کا انتقال ہو گیا۔ بہادر شاہ نے ہندوؤں کو حکم دیا کہ ڈاڑھی منڈائیں تاکہ ہندو مسلمان میں تمیز ہو صاحب سیر المتاخرین لکھتے ہیں کہ یہ بادشاہ بڑا فاضل تھا مہذب تھا۔ اہل کمال سے صحبت رکھتا تھا فنون و علوم سے ماہر خصوصاً فقہ و حدیث سے آگاہ۔ کل سلاطین تیموریہ سے فائق تھا ہمیشہ مناظرہ علمی علماء سے کیا کرتا چونکہ بہ وجہ اپنی تحقیق کے مذہب امامیہ کو برحق جانتا تھا یہی راہ اختیار کی اور بہ وقت ورود لاہور کے علمائے اہلسنت کو اکٹھا کر کے حضرت علی علیہ السلام کی حقیت دریافت کی اور بعد اتمام حجت کے چاہا کہ کلمۂ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خطبہ میں جاری کرے مگر ممکن نہ ہوا کیونکہ جب ایک خطیب کو مسجد جامع میں اس ارادہ سے بھیجا وہ خطیب منبر پر بیٹھا ہی تھا کہ عظیم الشان کے اشارہ سے بلوہ ہوا اور سنگ و خشت سے اس پر حملہ ہوا اور وہ خطیب مارا گیا۔ بادشاہ نے مفسدین میں سے بعض کو لاہور میں اور بعض کو گوالیار میں قید کر دیا۔ بہادر شاہ کے ۴ بیٹے تھے عظیم الشان۔ رفیع الشان۔ جہاندار شاہ۔ خجستہ اختر جہاں شاہ۔

(۸) جہاندار شاہ

ذوالفقار خاں امیر الامراء کی مدد سے تینوں بھائیوں کو لڑائی میں مار کر بادشاہ ہوا۔ اسد خاں کو بدستور وکیل مطلق اور ذوالفقار خاں کو وزیر اعظم بنایا۔ فرخ سیر بن عظیم الشان نے حسین علیخاں اور عبداللہ خاں صوبہ داران بہار و الہ آباد کو اپنے ساتھ لیکر چڑھائی کی جہاندار شاہ بھی اسی ہزار فوج لے کر آگرہ تک آیا۔ یہاں فرخ سیر نے شکست دی۔ جہاندار شاہ اور ذوالفقار خاں دہلی بھاگ آئے جہاندار شاہ کی معشوقہ لعل کنور کو راستہ میں محمد یار خاں ناظم دہلی نے گرفتار کر لیا۔ جہاندار کو قلعہ دار [illegible] قلعہ میں گھسنے نہ دیا اسد خاں کے گھر پناہ لی۔ اسد خاں نے گرفتار کر کے محمد یار خاں کے حوالہ کر دیا۔ فرخ سیر نے دہلی آ کر جہاندار شاہ اور ذوالفقار خاں کو قتل کرا دیا یہ ذوالفقار خاں بھی ہند کا بادشاہ گر کہلاتا ہے کیونکہ شاہ عالم اور جہاندار شاہ کو اسی نے بادشاہ بنایا تھا۔

[illegible] عظیم آباد پٹنہ تھا۔

۹۔ فرخ سیر

حسین علی خاں اور عبداللہ خاں کی مدد سے بادشاہ ہوا۔ یہ دونوں سید بھی بادشاہ گر کہلاتے ہیں کیونکہ انہوں نے کئی بادشاہ دہلی کے تخت پر بٹھائے ہیں۔ یہ دونوں بارہ بستی ضلع مظفر نگر کے سید تھے بڑے بہادر اور لائق تھے۔

فرخ سیر نے بادشاہ ہو کر حسین علیخاں کو امیر الامرا بخشی الملک اور عبداللہ خاں کو قطب الملک خطاب دے کر وزیر بنایا۔ یہ دونو مختار کل سلطنت کے ہوئے بادشاہ کو کچھ اختیار نہ تھا۔ محمد امین خاں بخشی دوم بخطاب اعتماد الدولہ خاں دوران مسمی بہ خواجہ اعصم داروغہ دیوان خاص اور میر جملہ داروغہ خواصان بنایا گیا سر بلند خاں کو احمد آباد گجرات کا پھر اودھ کا اور پھر الہ آباد کا ناظم مقرر کیا۔ حسین علیخاں نے جودھپور پر حملہ کیا اور راجہ نے اپنی بیٹی فرخ سیر کو دیدی یہ آخری شادی ہندوؤں کی اس خاندان کے ساتھ تھی میر جملہ سیدوں کے کہنے سے عظیم آباد کا ناظم بنایا گیا مگر جب میر جملہ دہلی بے اجازت چلا آیا تو اس کی جگہ سر بلند خاں مقرر ہوا پھر سر بلند خاں بلایا گیا اور کابل کا صوبہ دار مقرر ہوا۔ اور ملک پنجاب کابل کا صوبہ قرار پا کر اس کی جاگیر میں شامل ہوا سر بلند خاں سرہند تک بھی نہ پہنچا تھا کہ غمازوں نے سادات بارہہ اور فرخ سیر کے درمیان تکرار پیدا کر دیا یہانتک کہ جنگ کی نوبت پہنچی۔ سر بلند خاں نے گوشہ نشینی اختیار کی۔ اشخاص ذیل ان سیدوں کے مخالف تھے (۱) سعادت خاں ناظم اودھ (۲) میر جملہ جو بہار سے اپنے وطن پنجاب میں تبدیل ہوا تھا مگر بادشاہ کا مشیر رہا اور صاحب دستخط تھا (۳) چین قلیچ خاں نظام الملک آصف جاہ بن غازی الدین فیروز جنگ (۴) داؤد خاں بھی جو دکن سے تبدیل کر کے مالوہ اور خاندیس کا گورنر مقرر ہوا تھا اس نے ان سیدوں کو بڑا دھوکا [illegible] کیں۔ آگے معلوم ہو گا کہ میر جملہ اور داؤد خاں اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہوئے۔ مگر آخر کار نظام الملک و سعادت خاں نے ان سیدوں کا اقتدار خاک میں ملا دیا جیسا کہ محمد شاہ کے عہد حکومت میں بیان کیا جائیگا۔

۱۷۱۵ء میں فرخ سیر بیمار ہوا۔ ڈاکٹر ہملٹن کے علاج سے شفا ہوئی جب ہملٹن سے پوچھا گیا کیا انعام چاہتا ہے تو اس نے اپنی قوم کا خیال کر کے عرض کی کہ ہماری کمپنی کو بنگالہ کے ۳۸ شہروں کی زمینداری دلائی جائے اور ان کے مال تجارت کا محصول معاف فرمایا جائے۔ اس کی یہ درخواست منظور ہوئی اور اس انگریزوں کو بہت فائدہ پہنچا [illegible] میں ہملٹن ۳۱ سال کی عمر میں مر گیا۔ سیدوں نے میر جملہ کو بادشاہی دستخط کرنے کے عہدے سے معزول کر کے عظیم آباد بھیجدیا۔ جب وہ دہلی آیا ملتان کو بھیجا گیا اب بادشاہ نے سیدوں کا زور گھٹانا چاہا اس لئے صرف قطب الملک[1] کا پیچھا [illegible] کیا اور حسین علیخاں دکن کو روانہ کیا گیا۔

۱۷۱۳ء میں چین قلیچ خاں دکن کا صوبہ دار مقرر ہوا۔ داؤد خاں دکن سے گجرات میں بدلا گیا۔ بادشاہ نے داؤد خاں کو ابھارا کہ حسین علیخاں کے استیصال کے واسطے پوری امداد کیا۔ اور صوبہ داری دکن کا اس سے وعدہ کیا۔ داؤد خاں جنگ پر آمادہ ہوا اور لڑائی میں مارا گیا۔ حسین علیخاں نے دکن پر قبضہ پایا۔ اور بادشاہی صوبہ دار جو بھیجے جاتے انکو بلا تامل[2] قتل سے مار ڈالا۔ اسی اثناء میں فرخ سیر نے قطب الملک کے گرفتار کرنے کی تدبیر یں شروع کر دیں۔ قطب الملک نے دکن سے حسین علی خاں کو بلایا۔ حسین علی خاں نے اکبر بن اورنگ زیب کے ایک بیٹے کو ہاتھی پر چڑھایا بادشاہ بنایا۔ بہت سی فوج اور مرہٹوں کو ساتھ لے دکن سے کوچ کیا۔ اور ۱۱۲۹ھ میں دہلی دروازہ کے باہر فیروز شاہ کے کوٹلہ کے پاس پہنچا نوبت بجائی اور نوبت بجا کر شاہانہ تجمل سے داخل خیمہ ہوا۔ پھر قطب الملک نے مع راجہ اجیت سنگھ کے داخل ہو کر قلعہ پر قبضہ [illegible] کر لیا۔

---

[1] قطب الملک کا دیوان رتن چند تھا جو دیوان شاہی پر [illegible] ہو گیا تھا۔ [illegible] نظام الملک آصف جاہ [illegible] دکن کا صوبہ دار [illegible]
[2] حسین علیخاں دکن میں داؤد پر غنیم ہو کر مرہٹوں سے بھی لڑا مگر ناکام رہا۔ بادشاہ [illegible] حسین علیخاں [illegible] مگر حسین علی خاں نے ان سے صلح کر کے انکو [illegible] مرہٹوں [illegible] بنا لیا ان باتوں [illegible]

اور امیر الامرا شان و شوکت شاہانہ سے اخیر روز داخل قلعہ ہوا یہاں تک کہ فرخ سیر کو گرفتار کر کے رفیع الدرجات کو بادشاہ بنایا۔ فرخ سیر تہ پولیہ کے اوپر جائے تنگ و تاریک میں قید کیا گیا اور آخر کو مار دیا گیا اس وقت سے راجہ اجیت سنگھ خود مختار ہو بیٹھا اور راجپوتانا کا تعلق سلطنت مغلیہ سے منقطع ہو گیا۔

فرخ سیر کے زمانہ میں سکھوں نے گرو بندا کے ماتحت مسلمانوں پر بڑے بڑے ظلم کئے آخر بادشاہ کے حکم سے سکھوں کا قتل عام ہوا۔ دیوانے کتوں کی طرح گھیر گھیر کر مارے گئے۔ بندا مع ۷۴۰ چیلوں کے قید ہو کر دہلی آیا اس سے وہ لوگ جنہوں نے سکھوں کے ظلم سہے تھے نہایت خوش ہوئے۔ بندا کے چیلے تھوڑے تھوڑے روز کر کے ۷ دن میں مار دئے گئے بندا کی بڑی ہنسی اڑائی گئی اسی سرخ پگڑی باندھ کر اور شاہانہ زری کا لباس پہنا کر ایک لوہے کے پنجرے میں بند کر کوچہ و بازار میں تشہیر کیا اور اس کے بیٹے کا جگر اس کے سامنے نکلوایا اور اس کے آگے ڈلوا دیا اور پھر خود اسکی بوٹیاں چیلوں سے نچوائیں۔ یہ ۱۷۱۶ء کا واقعہ ہے ؛

نوٹ سکھوں کا مختصر حال سکھ فرقہ کا بانی گرو نانک بہلول لودی کے زمانہ میں ۱۴۶۹ء میں پیدا ہوا۔ نانک شاہ کا باپ کالو نام قوم کا کھتری تھا۔ نانک سید حسین نام ایک درویش کا مرید ہوا بعد میں چاہا کہ ایک ایسا مذہب ایجاد کرے جس سے ہندو اور مسلمان ایک ہو جائیں ایک کتاب تصنیف کر کے اس کا نام گرنتھ رکھا۔ ۷۰ سال گرو رہا۔ ۷۱ برس کی عمر میں ۹۴۶ھ ۱۵۳۹ء میں مرا۔ اس کے ۲ بیٹے تھے لکھمی چند اور سری چند مگر اسکی جگہ گدی پر کوئی نہ بیٹھا بلکہ نانک کا چیلہ انگت نام گدی نشین ہوا اور پھر اور گرو بہ تفصیل ذیل گدی نشین ہوئے۔

نمبر	نام گرو	سنہ جلوس	مدت	کیفیت	نمبر	نام گرو	سنہ جلوس	مدت	کیفیت
۱	گرو نانک	۱۴۸۰	۷۰ سال	•	۷	ہر رائے پوتہ ہرگوبند	۱۶۴۹	۲۳ سال ۶ ماہ	گرو دتا بن ہرگوبند کا بیٹا
۲	لہنا یا انگت	۱۵۳۹	۱۲ سال ۶ ماہ	گرو نانک کا چیلہ	۸	ہرکشن بن ہر رائے	۱۶۵۲	۲ سال ۵ ماہ	دہلی میں سماہی (سیتلا سے مرا)
۳	امرداس	۱۵۵۲	۲۲ سال ۵ ماہ	انگت کا چیلہ	۹	تیغ بہادر بن ہرگوبند	۱۶۵۵	۱۳ سال ۷ ماہ	"
۴	رامداس (داماد امرداس)	۱۵۷۵	۷ سال	اکبر نے زمین دیکر امرتسر بسایا	۱۰	گوبند سنگھ بن تیغ بہادر	۱۶۷۶	۳۲ سال	یہ آخری گرو تھا
۵	ارجن (بن رامداس)	۱۵۸۲	۲۴ سال ۹ ماہ	راوی میں ڈوب مرا	۱۱	بندا بیراگی	۱۶۰۸	۸ سال	گوبند کا چیلہ تھا
۶	ہرگوبند (بن ارجن)	۱۶۰۶	۳۷ سال ۱۰ ماہ		بندہ فرخ سیر کے زمانہ میں ۱۷۱۶ء میں دہلی میں قتل کیا گیا۔				

اول نقل فقیران بے سلاح کے گذر اوقات کرتے تھے تیغ بہادر پسر ہرگوبند نے بہت سے چیلے کر لئے اور لٹیرے ہزار آدمی ساتھ لیکر ہندوؤں سے زر جبر وصول کرنے لگا اور مسلمانوں میں ایک فقیر حافظ آدم نے تیغ بہادر کی دیکھا دیکھی آدمی جمع کر کے مسلمانوں سے روپیہ وصول کرنا شروع کیا۔ یہ دونوں پنجاب میں ظلم و تعدی کرنے لگے عالمگیر نے حافظ آدم کو ممالک محروسہ سے نکلوا دیا اور تیغ بہادر کو قتل کرا دیا عالمگیر کے بعد تیغ بہادر کے بیٹے گرو گوبند نے گدی پر بیٹھ کر ایک جمعیت بہم پہنچائی اور برخلاف اپنے بزرگوں کے اپنے چیلوں کو ہتھیار بند کیا اور گھوڑے بہم پہنچائے اور سر اٹھایا۔ شاہی فوج سرکوبی کو بھیجی گئی وہ بھاگ گیا اس کے بیٹے مارے گئے اور وہ اپنی جمعیت کی پریشانی اور بیٹوں کے غم میں مر گیا۔ اس کے بعد بندا اسکی جگہ گرو ہوا جس کا ذکر اوپر بیان ہوا۔ اس کا ظلم یہاں تک پہنچا تھا کہ جب مسلمانوں کے دیہات پر قابض ہوتا تو بچوں اور بڑوں کو قتل کراتا۔ حاملہ عورتوں کے شکم چاک کراتا۔ بیٹے کے بچے کو مار ڈالتا اور شہر لاہور کے ایک جگہ قرارہ پکڑا یہاں تک کہ بادشاہ کے حکم سے عبد الصمد خان حاکم کشمیر نے انکا استیصال کیا اور اتنے سکھ مارے گئے کہ گویا انکی بالکل بیخ کنی ہو گئی چنانچہ اس واقعہ کو بہت عرصہ بعد ۱۷۳۹ء میں سکھوں کی کل تعداد ۵ لاکھ تھی ؛ فرخ سیر کے زمانہ میں مرہٹے دکن کے مغلیہ علاقوں میں برابر چوتھ لگا رہے تھے تاخت و تاراج کرتے اور چوتھ وصول کرتے رہے بلکہ کبھی کبھی نربدا پار کر کے شمالی ہند پر بھی چھاپہ مارا جاتے تھے (یہاں تک کہ ۱۷۴۳ء میں مالوہ اور ۱۷۵۱ء میں اڑیسہ اور پیرخراج ملک بنگالہ بادشاہ دہلی کیطرف سے ان کو عطا ہوا) راجپوتانہ کا تعلق بھی ۱۷۱۹ء کو سلطنت دہلی سے جاتا رہا کیونکہ جودھ پور کے راجہ کی بیٹی جس وقت فرخ سیر کے نکاح میں آئی اور ضلع قرار پایا اس وقت سے اجیت سنگھ

راجہ جودھپور کی خودمختاری تسلیم کی گئی ۔ ۱۷۱۳ء میں دکن کی صوبہ داری چین قلیچ خاں نظام الملک کو ملی تھی مگر پھر کچھ عرصہ بعد حسین علی خاں مقرر ہوا جس نے مجبور ساہو سے ۱۷۱۸ء میں صلح کی اور ساہو کا قبضہ اس کے باپ کے علاقوں پر اور نیز اُن علاقوں پر تسلیم کر لیا جو بعد میں خود اس نے فتح کئے تھے ۔ دکن سے جب حسین علیخاں نے دہلی پر چڑھائی کی تو اس کے ساتھ دس ہزار مرہٹے بھی آئے تھے جن میں پیشوائے اول بالاجی وشوناتھ بھی تھا جو ۱۷۲۰ء تک دہلی ہی میں رہا یہاں تک کہ اس عہدنامہ پر محمد شاہ کے دستخط کرائے ۔

۱۰ ۔ رفیع الدرجات

فرخ سیر کو قید کر کے عبد اللہ خاں نے نہایت جلد رفیع الدرجات کو بادشاہ بنایا اور دونوں بھائی سلطنت کے مالک بنے ۔ اور عبد اللہ خاں نے قلعہ پر اپنے کارندے مقرر کئے معافی جزیہ کا حکم صادر کیا ۔ بخشی دوم اعتماد الدولہ محمد امین خاں بحال رہا نظام الملک کو مالوہ کی صوبہ داری ملی ۔ سربلند خاں جس نے خانہ نشینی اختیار کی تھی پنجاب و کابل کا صوبہ دار مقرر ہو کر کابل روانہ کیا گیا ۔ مرادآباد کی فوجداری حسین علی خاں کے چھوٹے بھائی سیف الدین علیخاں کو ملی ۔ محمد رضا کو جا فر حضور ا ور میر خاں عالمگیری کو جو اکبرآباد کا صوبہ دار تھا صدر الصدور اور دیانت خاں کو دیوان خالصہ اور راجہ بخت مل کو دیوان تن مقرر کیا لیکن کل منصبدی مالی و ملکی حتیٰ کہ ارباب عدالت تک رتن چند دیوان قطب الملک کے نائب سمجھے جاتے تھے اور جنت خاں محرم قطب الملک بادشاہ کا اتالیق مقرر ہوا ۔ راجہ اجیت سنگھ صوبہ داری گجرات پر بحال رہا ۔ رفیع الدرجات بیمار ضعیف تھا ۳ ماہ چند روز حکومت کر کے مر گیا ۔

۱۱ ۔ رفیع الدولہ و نکوسیر

دونوں سیدوں نے جو سلطنت کے مالک تھے رفیع الدرجات کے بھائی رفیع الدولہ کو بادشاہ بنایا اس کی بادشاہی کو چند روز گزرے تھے کہ نکوسیر نے جو محمد اکبر بن اورنگزیب کا چھوٹا بیٹا تھا خروج کر کے آگرہ میں شاہی جلوس کیا مگر قطب الملک نے رفیع الدرجات کو ساتھ لیکر چڑھائی کر کے آگرہ کو فتح اور نکوسیر کو قید کر لیا ۔ آگرہ میں رفیع الدولہ مرض اسہال میں مبتلا ہوا ۔ امید زیست نہ رہی ۔ قطب الملک نے اپنے بھائی نجم الدین علی خاں قلعدار دہلی اور غلام علیخاں ولد سید خان جہاں کو لکھا کہ روشن اختر ولد خجستہ اختر جہاں شاہ کو قلعۂ دہلی کی قید سے نکال کر آگرہ لے آؤ کہ اسے بادشاہ بنائیں وہ دونوں روشن اختر کو لیکر روانہ ہوئے اور یہاں رفیع الدولہ کا انتقال ہو گیا ۔

۱۲ ۔ محمد شاہ

محمد شاہ خاندان مغلیہ کا آخری شاہنشاہ سمجھا جاتا ہے ۱۸ سال کی عمر میں قطب الملک عبد اللہ خاں اور امیر الامراء حسین علی خاں نے آگرہ میں بلا کر تخت نشین کیا ۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ میں تخت پر جلوس کیا ۔ انتظام سلطنت ان دونوں سیدوں کے ہاتھ رہا چونکہ یہ سید شیعہ تھے امرائے سُنی ان سے از حد کاوش رکھتے تھے خصوصاً نظام الملک آصف جاہ باطن میں انکی تخریب کے درپے رہتا تھا ۔ آخر تمام سُنی امرا نے بادشاہ کی طبیعت کو سیدوں کی طرف سے مکدر کر دیا اور نظام الملک نے مالوہ سے بڑھ کر امیر الامراء حسین علیخاں کے دکن کے صوبجات اور قلعوں پر قبضہ کر لیا ۔ دلاور خاں وغیرہ جو اس کے مقابلہ میں بھیجے گئے لڑائی میں مارے گئے امیر الامراء اور قطب الملک کو کمال صدمہ اس خبر سے ہوا ۔ انتظام یہ کیا کہ قطب الملک بادشاہ کی نیابت میں دہلی میں رہے اور حسین علیخاں بادشاہ کو ساتھ لیکر مع فوج کے آگرہ سے دکن کو روانہ ہوا یہاں محمد امین خاں و محمد امین المخاطب بہ سعادت خاں خراسانی و میر حیدر خاں وغیرہ نے امیر الامراء کے قتل کا منصوبہ پہلے ہی گانٹھ لیا تھا ۔ چنانچہ جب امیر الامراء فوج لیکر آگرہ سے پانچ منزل پر پہنچا اور بادشاہ کے خیمہ سے نکل کر اپنے خیمہ میں پالکی میں بیٹھکر جانے لگا ۔ میر حیدر نے ایک عرضی نکال کر دی امیر الامراء

پڑھنے میں مصروف ہوا اور امیر حیدر نے اپنے خنجر سے امیر الامرا کا کام تمام کر دیا۔ یہ واقعہ ۶ ذی الحجہ سنہ ۱۱۳۲ھ کا ہے۔ امیر الامرا کے چچازاد بھائی نور اللہ خان نے امیر الامرا کے قاتل کو تلوار سے مار دیا اور آپ بھی ایک مغل کے ہاتھ سے مارا گیا۔

امیر الامرا کے بھانجے عزت خان نے اپنے ماموں کے قتل کا حال سنکر اس فوج سے جو موجود تھی بلا تامل بادشاہ کا مقابلہ کیا محمد امین اور سعادت خان وغیرہ نے اسے شکست دی اور وہ زخمی ہو کر مارا گیا جنہوں اجمیر میں دفن کئے گئے۔ جب قطب الملک کو جو دہلی جا رہا تھا (ابھی دہلی پہنچنے میں ۴۰ کوس باقی تھے) یہ خبر پہنچی اپنے بھائی نجم الدین علی خان قلعہدار دہلی کو لکھا کہ آلات کارزار مہیا رکھے اور اورنگ زیب کی اولاد میں سے کسی کو تخت دہلی پر بٹھادے چنانچہ نجم الدین علی خان نے ابراہیم بن رفیع الشان کو تخت دہلی پر بٹھا دیا پھر دو دن بعد قطب الملک دہلی آیا اور ابراہیم کو اور بہت سی فوج کو ساتھ لے کر سنہ ۱۷۲۰ء میں شاہ پور کے پاس محمد شاہ کا مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور قطب الملک اور نجم الدین علی خان اور ابراہیم تینوں گرفتار ہوئے سنہ ۱۷۲۰ء میں محمد شاہ دہلی آیا۔ محمد امین خان ۴ ماہ وزارت کر کے مر گیا اور [illegible] خان وزیر بنایا گیا۔ قمر الدین خان ولد محمد امین خان بخشی دوم مقرر ہوا حیدر قلی خان نے خطاب ناصر جنگ پایا۔ میر بخشی صمصام الدولہ خان دوران مقرر ہوا اور خطاب امیر الامرا کا پایا اور محمد شاہ نے ملکہ زمانی دختر فرخ سیر سے اپنی شادی کی۔ جے پور کا موقع پا کر جے پور یا جودھپور کے راجہ صوبہ دار مقرر ہوئے مگر انہوں نے کچھ دنوں بعد اپنی آزادی قائم رکھی۔ سعادت خان خراسانی جو اب تک بیانہ کا گورنر تھا سنہ ۱۷۲۲ء میں اودھ کا صوبہ دار بنایا گیا اور یہاں اس کی اولاد سنہ ۱۸۵۶ء تک حکومت کرتی رہی۔ نظام الملک دکن سے آ کر سنہ ۱۷۲۲ء میں وزارت اور دکن کی صوبہ داری پائی مگر دربار کی بیہودگی اور امیروں کا نفاق دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ بادشاہ اس کی مطلق نہیں سنتا وزارت چھوڑ کر سنہ ۱۷۲۳ء میں دکن کو چلا گیا۔ بادشاہ نے ظاہر میں نظام الملک کی بڑی دلجوئی اور خاطرداری کی بڑے بڑے خطاب دیکر رخصت کیا مگر مبارز خان صوبہ دار دکن کو لکھا کہ نظام الملک کو تنبیہ دے لیکن نظام نے مبارز کو شکست دی اور مبارز کا سر دہلی روانہ کر دیا اور اورنگ آباد کو پایہ تخت بنا کر خود مختار ہو بیٹھا۔ اس کی اولاد اب تک حیدر آباد میں حکمران ہیں۔

سربلند خان صوبہ دار گجرات اور محمد خان بنگش صوبہ دار مالوہ مقرر ہوا۔ سنہ ۱۷۳۲ء میں مرہٹوں نے مالوہ کو لوٹا اور قلعہ جھانسی پر قبضہ پایا۔ بنگش کی جگہ جے سنگھ مالوہ کا صوبہ دار مقرر ہوا۔ یہ وہی جے سنگھ ہے جس نے جے پور بسایا ہے۔ سنہ ۱۷۳۴ء میں جے سنگھ نے تمام مالوہ کا علاقہ محمد شاہ سے مرہٹوں کو دلوا دیا (انہیں دنوں میں گجرات کے مختلف علاقوں میں مرہٹوں نے اقتدار پایا۔ سنہ ۱۷۳۲ء میں گجرات کی چوتھ مرہٹوں کے نام محمد شاہ نے مقرر کر دی تھی) سنہ ۱۷۳۷ء میں بالاجی باجی راؤ نے دہلی میں آ کر چنبل اور نربدا کے درمیان تمام علاقہ پر قبضہ کر لیا اور فرمان محمد شاہ سے لکھوا لیا۔ اس وقت سے مرہٹوں نے بڑا زور پایا اور بادشاہ اور اس کے مشیروں نے اس کے تدارک کے لائق صرف نظام الملک کو پایا (نظام الملک پیشتر مرہٹوں سے اقرار کر چکا تھا کہ دکن کو چھوڑ شمالی ہندوستان یا شاہی علاقوں پر اپنا اختیار جماویں اور اسی کا نتیجہ ہو رہا تھا) اسی وقت نظام الملک کو مالوہ اور گجرات کا حاکم مقرر کر کے دکن سے بلایا گیا اور کہا گیا کہ تمام انتظام سلطنت کے تم ہی مالک ہو۔ سنہ ۱۷۳۸ء میں نظام الملک ۳۴ ہزار فوج لیکر دکن کو چلا اور پیشوا ۸۰ ہزار فوج لیکر اس سے مقابلہ کو بڑھا۔ نظام کی عمر اس وقت ۹۳ سال کی تھی بھوپال کے قریب پیشوا نے گھیر لیا اور یہاں مجبور ہو کر نظام الملک نے مالوہ اور نربدا و چنبل کا تمام درمیانی علاقہ پیشوا کے پاس چھوڑنا منظور کیا اور بادشاہ کو ۵۰ لاکھ روپے دلوا دینے کا اقرار کیا۔ اسی زمانہ میں نادر شاہ بادشاہ ایران نے افغانستان پر چڑھائی کی کچھ افغانوں نے بھاگ کر ہندوستان میں پناہ لی۔ نادر نے بادشاہ دہلی سے ان لوگوں کو طلب کیا دربار میں باجہ و گانا سامان عیش تھا نادر کی معاملہ پر توجہ نہ ہوئی۔ دوسرا قاصد بھیجا وہ جلال آباد میں مارا گیا۔ اسپر نادر شاہ ۵۰ ہزار فوج لیکر خود دریائے اٹک کو عبور کر لیا اور بادشاہ دہلی

سلہ دہلی اور آگرہ کے درمیان [illegible]

وتکلیف دیا ... نظامی کے زمانہ میں دیا انگو ... پہنچا تھا اور اب انہوں نے نادر شاہ کو صاف رستہ دیدیا۔

کو خبر ہونے سے پہلے پنجاب کو تاراج کر ڈالا۔ آخر محمد شاہ بھی دہلی سے مقابلہ کو چلا۔ یہاں تک کہ کرنال پر دونوں فوجوں کا ۱۷۳۹ء میں مقابلہ ہوا۔ صمصام الدولہ خان دوران لڑائی میں زخمی ہوا اور دوسرے دن مر گیا۔ برہان الملک محمد امین سعادت خاں گرفتار ہو کر نادر شاہ کے پاس گیا اور اس کا قصور معاف ہوا۔ برہان الملک نے اس امید پر کہ بادشاہ سے امیر الامرائی کا عہدہ لوں گا دو کروڑ روپیہ پر نادر شاہ کو واپس جانے پر راضی کر لیا اور بادشاہ اور آصف جاہ کو لکھا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر آصف جاہ نظام الملک کو نادر شاہ کے پاس بھیجا اور وہ روپیہ بھیجنے کا وعدہ کر کے واپس آیا۔ بادشاہ نے نظام الملک کو امیر الامرا بنا دیا پھر محمد شاہ نادر شاہ کی ملاقات کو آیا دونوں ایک تخت پر بیٹھے اور پھر محمد شاہ واپس آیا۔ برہان الملک نے جب دیکھا کہ منصب امیر الامرائی بجائے میرے آصف جاہ کو مل گیا نادر شاہ کو بہت کچھ لالچ دے کر دہلی چلنے کی ترغیب دی اور نادر شاہ ۱۱۵۱ھ میں مع محمد شاہ وغیرہ کے داخل دہلی ہوا اور ۱۰ ذی الحجہ کو نادر شاہ کا خطبہ پڑھا گیا۔ رات کو نادر قلعہ میں رہا۔ ۱۱ ذی الحجہ کو بوقت عصر سہ پہر نے مشہور کیا کہ نادر شاہ کو محمد شاہ نے مار دیا۔ اس خبر کے مشہور ہوتے ہی احمقوں نے نادر شاہی قزلباشوں کو جہاں ملے قتل کرنا شروع کر دیا۔ رات بھر قتل ہوتے رہے چنانچہ سات سو قزلباش مارا گیا۔ صبح ہوئی مگر یہی آشوب برپا رہا۔ نادر شاہ قلعہ سے گھوڑے پر سوار باہر آیا۔ یار لوگوں نے اس پر بھی گولیاں چلائیں اور اس کا ایک پسندیدہ سردار اس کے سامنے مارا گیا۔ آخر کوتوالی کے پاس روشن الدولہ کی سنہری مسجد میں آ کر قتل عام کا حکم دیا۔ کئی گھنٹہ دہلی کے باشندوں کا قتل عام ہوا۔ ۸ ہزار آدمی مارا گیا۔ مگر نادر شاہی حکم ایسا تھا کہ جونہی اس نے رکنے کا حکم دیا ایسے وقت سپاہیوں نے تلواریں میان میں کر لیں۔ اب تمام شہر لوٹا گیا جس سے جو وصول ہوا لیا گیا۔ بادشاہ اور امیر کوئی اس لوٹ سے نہ بچا تمام جواہرات اور خزانہ نادر شاہ کے قبضہ میں آیا۔ تخت طاؤس بھی ہتھیا لیا چنانچہ جب نادر شاہ ایک ماہ اور ۲۸ روز دہلی میں رہ کر واپس ہوا ہے تو ۳۰ کروڑ سے زیادہ کا مال اپنے ساتھ لیتا گیا۔ نادر شاہ دہلی میں تھا کہ برہان الملک سعادت خاں کا انتقال ہو گیا۔ اس کی جگہ اس کا بھانجا منصور علی خاں صفدر جنگ اودھ میں حکمرانی کر رہا تھا) دیگر علاقہ کے صوبہ داروں سے بھی بہت کچھ وصول کیا گیا۔ روانگی سے پہلے محمد شاہ کو تاج بخشی کی مگر اٹک کے پار کے تمام علاقے سلطنت ایران میں شامل کر لئے۔ ہندوستان کے تمام حکمرانوں کو ایک سرکلر بھیجا اور اطلاع دی کہ اب میں دیگر ممالک کی فتح کو جاتا ہوں اور اپنے عزیز بھائی محمد شاہ کو تخت دہلی پر بٹھاتا ہوں۔ اگر تم لوگوں کی بغاوت کی کوئی خبر سنوں گا میں واپس آ کر تم لوگوں کی اچھی طرح خبر لوں گا۔ سلطنت مغلیہ جو ۳۰ برس سے روبزوال تھی نادر شاہ کے حملہ اور دہلی کی لوٹ سے بالکل تباہ ہو گئی۔ اس کا دباؤ بالکل جاتا رہا۔ تمام صوبے برائے نام مطیع رہے مگر درحقیقت آزاد ہو گئے۔ اس وقت صوبجات ہند کی کیفیت یہ تھی (۱) انڈس کے مغربی کا علاقہ نادر شاہ نے چھین لیا (۲) بالخصوص جنوب میں تنجور، مدورا، میسور میں مغلیہ سلطنت کا اقتدار رہا ہی نہ تھا (۳) نواب کرناٹک کسی کو خاطر میں لاتا ہی نہ تھا (۴) دکن کی سلطنت مرہٹوں اور نظام نے بانٹ رکھی تھی عالم یہ تھا کہ مرہٹے لوٹ مار مچاتے ہوئے دہلی تک آ گئے تھے (۵) گجرات اور مالوہ میں بادشاہی اقتدار متزلزل ہو رہا تھا (۶) راجپوتانہ کے راجاؤں نے شاہی اطاعت ترک کر دی تھی (۷) عین دہلی کے قریب و جوار کے سردار بادشاہ کی اطاعت نہ کرتے تھے آزادی کا دم بھرتے تھے (۸) اورنگزیب کے عہد کے آخر میں شودروں کی ایک قوم جنہیں جاٹ کہتے ہیں انڈس کے کنارہ سے اس علاقہ میں آ بسی تھی جو آگرہ اور متھرا کے درمیان واقع ہے اور بھرت پور کو اپنا صدر مقام بنایا تھا اور ان کا سردار چوڑامن آزادی کا دم بھرتا تھا (۹) دہلی کے شمال میں قوم روہیلہ نے ایک مسلم سردار کے ماتحت اس ملک پر قبضہ کر لیا تھا جسے اب روہیلکھنڈ کہتے ہیں ۱۷۴۴ء میں علی محمد خاں لیڈر نے افغان نے روہیلکھنڈ پر قبضہ کیا۔ اب خاندان بابریہ کے اقتدار کی کشتی کنارے آ لگی تھی اور ملک دوسروں کے قبضہ میں آنے والا تھا غرض نادر شاہ کے جانے کے بعد محمد شاہ پھر سلطنت کرنے لگا۔ نظام الملک وزیر اعظم تھا ۱۷۴۸ء میں عمدۃ الملک امیر خان الہ آباد

علامہ ... ۱۷۳۹ء ... کو نادر شاہ کو نظام الملک اور سعادت خاں نے ترغیب دی ... پھر دہلی میں ... [illegible]

سے اور نظام الملک دکن کے انتظام کو روانہ ہوا۔ نظام الملک کے بعد قمر الدین خاں بن محمد امین خاں (جو نظام الملک کا چچا زاد بھائی تھا) وزیر بنایا گیا اور نظام کا بڑا بیٹا غازی الدین[3] اول نظام کی طرف سے انتظام کے لیے دہلی میں رہا۔ جس وقت نادر شاہ دہلی میں تھا۔ شجاع الدین[1] صوبہ دار بنگالہ مر گیا اس کے بیٹے سرفراز خاں کو برطرف کر کے شجاع الدین کے داماد مہابت جنگ علی وردیخاں نے بنگالہ پر قبضہ کر لیا تھا اور بادشاہ دہلی نے اس کی صوبہ داری تسلیم کر لی تھی اودھ میں منصور علیخاں صفدر جنگ اپنے خسر اور ماموں سعادت خاں کی جگہ حکمرانی کر رہا تھا ۱۷۴۷ء میں نادر شاہ بمقام مشہد مارا گیا اور اسکی جگہ اس کا سپہ سالار احمد شاہ ابدالی افغانستان کا بادشاہ بنگیا۔ احمد شاہ ابدالی نے اسی سال ۱۵ ہزار فوج سے ہندوستان پر چڑھائی کی۔ محمد شاہ نے اپنے بیٹے احمد شاہ اور صفدر جنگ اور معین الملک[2] بن قمر الدین خاں اور وزیر قمر الدین خاں کو اس کے مقابلہ پر بھیجا مغلوں نے ابدالی کو شکست دی مگر قمر الدین خاں مارا گیا احمد ابدالی واپس چلا گیا یہ مغلوں کی آخری فتح ہے۔ یہ ربیع الاول ۱۱۶۱ھ کا واقعہ ہے بادشاہ اپنے سرداروں کی بہادری سے خوش ہوا معین الملک کو پنجاب و ملتان کا صوبہ دار مقرر کیا اور صفدر جنگ اور احمد شاہ کو اپنے پاس دہلی بلا لیا محمد شاہ اپریل ۱۷۴۸ء میں بعمر ۴۹ سال بیمار ہو کر مر گیا (مطابق ربیع الآخر ۱۱۶۱ھ) اسی سال نظام الملک اور ساہو مرہٹہ کا انتقال ہوا۔

(۱۳) احمد شاہ

صفدر جنگ وزیر ہوا۔ روہیلے محمد شاہ کے زمانہ میں مراد آباد، بریلی، سنبھل وغیرہ سے نکالے گئے تھے مگر ابدالی کے حملہ کے وقت پھر اپنے علاقہ پر قابض ہو گئے تھے صفدر جنگ نے چڑھائی کی شکست کھائی۔ روہیلوں نے پیچھا کر کے الہ آباد تک کا علاقہ تاراج کر ڈالا وزیر نے ملہار راؤ ہلکر جے آپا سندھیا مرہٹہ سرداروں اور سورج مل جاٹ راجہ بھرت پور کو اپنی مدد کیلئے بلایا اور ان کی مدد سے ۱۷۵۱ء میں روہیلوں کو شکست دیکر پہاڑوں میں بھگا دیا مرہٹوں کو روہیلوں کا علاقہ لوٹنے کی اجازت دیدی اور انہوں نے خوب لوٹا اور مہلکہ کی واپسی پر ہلکر نے روہیلوں سے ۵۰ لاکھ روپیہ کی تحریر لکھوائی جبکہ صفدر جنگ روہیلوں کی سرکوبی میں تھا محمد شاہ جاوید خاں خواجہ سرا کے بس میں آگیا تھا اور یہ بہت چلتا تھا یہ خواجہ سرا بادشاہ کو خود عیش و عشرت میں مصروف رکھتا تھا وہ قریب قریب حاوی ہو گیا اور کاروبار سلطنت میں تصرف کرنے لگا تھا اسی اثنا میں ۱۷۵۱ء میں احمد شاہ ابدالی نے حملہ کر کے ملتان اور لاہور فتح کر لیا اور جاوید خاں کے کہنے سے احمد شاہ نے پنجاب و ملتان کا صوبہ احمد ابدالی کے نام لکھ کر صلح کی۔ احمد ابدالی نے اپنی طرف سے میر منو کو لاہور کا صوبہ دار بحال رکھا۔ ۱۱۶۵ھ ۱۷۵۲ء میں جب صفدر جنگ روہیلہ سے واپس آیا اسکو یہ صلحنامہ اور جاوید خاں کا اقتدار برا معلوم ہوا اس نے جاوید خاں کو مروا ڈالا۔ اسی سال غازی الدین فیروز جنگ اول بن نظام الملک مر گیا۔ اور اس کے عہدہ پر اس کا بیٹا شہاب الدین اسی لقب سے غازی الدین فیروز جنگ ثانی مقرر ہوا۔ اور صفدر جنگ کی کوشش سے امیر الامرا بنایا گیا مگر اس نے نمک حرامی کی اور صفدر جنگ کے قتل پر کمر باندھی اور اپنے خالو انتظام الدولہ ولد قمر الدین خاں اور بادشاہ اور اسکی ماں کی موافقت کر کے صفدر جنگ کا اخراج کرا دیا۔ جاوید خاں کے مارے جانے سے بادشاہ صفدر جنگ سے صاف بگڑ گیا اور ۱۱۶۶ھ ۱۷۵۳ء میں احمد شاہ نے انتظام الدولہ ولد محمد امین خاں کو امیر الامرا بخشی الملک اور غازی الدین خاں کو وزیر بنایا۔ ابو المنصور خاں صفدر جنگ ناراض ہو کر چلا گیا اور سورج مل جاٹ راجہ بھرت پور کو اپنے سے متفق کر کے دہلی کا محاصرہ کر لیا۔ غازی الدین خاں نے نجیب خاں روہیلہ کو جو دوندے خاں اور رحمت خاں روہیلہ کے پاس سنبھل مراد آباد وغیرہ میں بسر کرتا تھا اور اس وقت کچھ زیادہ اقتدار نہ رکھتا تھا اپنی مدد کو بلایا۔ نجیب خاں بہت سی روہیلہ فوج لیکر دہلی آیا اور صفدر جنگ سے سخت لڑائیاں لڑا۔ آخر صفدر جنگ اپنی جاگیر لکھنؤ کو چلا گیا۔ احمد شاہ مستقل ہوا اور غازی الدین خاں کی وجہ سے نجیب خاں رتبہ اعلیٰ کو پہنچا اور نجیب الدولہ خطاب پایا اور چھتر گڑھ اس کی جاگیر میں مقرر ہوا۔ اور غازی الدین جو اس وقت ۱۷ برس کا ہوگا بادشاہ کا مقرب اور مدار المہام ہوا مگر آخر کو احمد شاہ کی مخالفت ہو گئی اور احمد شاہ صفدر جنگ سے مل گیا۔ اور دہلی سے لکھنؤ روانہ ہوا سکندرہ تک پہنچا تھا کہ غازی الدین خاں نے ملہار راؤ ہلکر اور جے آپا سندھیا کو اپنے سے

[1] نواب جعفر خاں عرف مرشد قلیخاں جو شاہزادہ عظیم الشان کیطرف سے بنگالہ و اڑیسہ کا گورنر تھا ۱۷۲۵ء میں مر گیا تھا اسکی جگہ شجاع الدین گورنر مقرر ہوا تھا [2] یہ وہی معین الملک بن قمر الدین خاں ہے جو اسکو بھی کئی بادشاہ تخت پر بٹھائے اور بادشاہ گر کہلاتا ہے۔

[3] غازی الدین فیروز جنگ اول کا بھی یہی خطاب تھا اس سبب ثانی بھی کہلاتا ہے۔ چونکہ اس کے بیٹے کا بھی خطاب تھا اس سبب سے اول بھی کو ثانی کہا جاتا ہے۔

ٹالیا اور ہلکر نے احمد شاہ کا سکندرہ میں مقابلہ کیا اور شاہی لشکر کو لوٹ لیا۔ احمد شاہ بھاگ کر دہلی آیا غازی الدین اور ہلکر نے دہلی پر قبضہ کر لیا۔
غازی الدین نے احمد شاہ اور اس کی ماں اور حرم بانو کو اندھا کر کے قید کر دیا اور جہاندار شاہ کے بیٹے عزیز الدین کو عالمگیر ثانی کے خطاب سے بادشاہ بنایا۔
یہ ۱۱۶۷ھ؁ کا واقعہ ہے۔ عمر احمد شاہ ۳۰ سال سلطنت سوا سات سال۔ احمد شاہ کچھ دن بعد قید میں مر گیا اور اسی سال صفدر جنگ کا انتقال
ہوا۔ دہلی میں اس کا مقبرہ مشہور ہے۔ اس کی جگہ شجاع الدولہ اس کا بیٹا اودھ کا صوبہ دار ہوا اسی سال معین الملک صوبہ دار پنجاب ملک عدم کو سدھارا
اور اس کا بیٹا میر مومن احمد شاہ ابدالی کی طرف سے لاہور کا صوبہ دار ہوا اور بسبب اسکی صغر سنی کے اسکی والدہ کو مہمات ملکی سپرد ہوئے۔

۱۴۔ عالمگیر ثانی

عماد الملک غازی الدین فیروز جنگ وزیر اور مدار المہام تھا۔ ابدالی کے گماشتوں سے لاہور و ملتان کی حکومت چھین لینی چاہی اور اپنی ساس
زوجہ معین الملک سے لاہور کی حکومت چھین کر ادینہ بیگ خاں کو لاہور کا صوبہ دار مقرر کیا۔ یہ سن کر ۱۱۷۰ھ؁ میں احمد شاہ ابدالی نے پنجاب فتح کیا اور دہلی
میں آ کر کئی دن تک شہر کو لوٹا۔ زوجہ معین الملک کی سفارش سے غازی الدین کی خطا معاف ہوئی عالمگیر ثانی سے ملاقات کی ایک ماہ دہلی میں
رہا غازی الدین کو اودھ لوٹنے کے واسطے روانہ کیا اور خود سورج مل جاٹ کی طرف چلا بلب گڈھ جو سورج مل کے قبضہ میں تھا و جاٹوں کو
قتل کر کے متھرا جا کر بہت سے ہندوؤں کو قتل کیا لشکر میں وبا پھیل گئی دہلی کو واپس آیا اور اپنے بیٹے تیمور شاہ کو لاہور ملتان اور سندھ
کا صوبہ دار مقرر کر کے قندھار واپس چلا گیا۔ چونکہ بادشاہ دہلی نے درخواست کی تھی کہ مجھے غازی الدین کے قبضہ سے چھڑاؤ اس سبب نجیب الدولہ
کو امیر الامراء اور بخشی فوج بنا گیا ۔ جب احمد ابدالی چلا گیا تو عماد الملک ۵ لاکھ روپیہ پر شجاع الدولہ سے صلح کر کے واپس ہوا اور نجیب الدولہ
کے مقابلہ میں احمد خاں بنگش کو امیر الامراء مقرر کر کے اور رگناتھ برادر باجی راؤ عرف باداؤ اور ملہار راؤ ہلکر کو دکن سے بلا کر دہلی کا محاصرہ
کر لیا ۴۵ سال کی لڑائی کے بعد نجیب الدولہ اپنی ریاست سہارنپور کی طرف بھاگ گیا۔ غازی الدین اور رگناتھ دہلی میں داخل ہوئے
ادینہ بیگ خاں کی ترغیب سے رگناتھ نے پنجاب اور ملتان کو مرہٹہ سلطنت میں ملا لینے کی کوشش کی چنانچہ ۱۱۷۲ھ؁ میں رگناتھ
نے لاہور پر حملہ کیا۔ ابدالیوں نے شکست کھائی تیمور شاہ اپنے باپ کے پاس بھاگ گیا اور مرہٹوں نے اول دفعہ اٹک پر اپنا
جھنڈا گاڑ دیا اس کے بعد رگھوبا (رگناتھ) دکن کو واپس چلا گیا اور ملہار راؤ ہلکر اور دتا جی سیندھیا کو پنجاب کے انتظام اور
راجپوتوں سے روپیہ وصول کرنے کے واسطے چھوڑ گیا۔ غازی الدین کی سازش سے سیندھیا نے روہیلکھنڈ پر حملہ کرنا اس کو تباہ و برباد
کر دے۔ مرہٹوں اور غازی الدین کا مطلب اودھ کو فتح کرنا تھا مگر نواب اودھ نے حافظ رحمت خاں اور نجیب الدولہ روہیلوں سے
صلح کر کے اور انکو اپنا مددگار بنا کر مرہٹوں کو خوب قتل کیا اور سیندھیا کو گنگا پار کر دیا اس موقع پر احمد شاہ ابدالی کی چڑھائی
کی خبر آئی اور نواب اودھ اور مرہٹوں نے گھبرا کر صلح کر لی ۔ ابدالی ستمبر ۱۱۷۳ھ؁ میں اٹک کو عبور کر کے سیدھا لاہور
کی طرف آیا اور اسی اثنا میں غازی الدین نے عالمگیر ثانی کو قتل کرا کر اس کی جگہ محی السنت بن کام بخش کو شاہجہان ثالث کا خطاب
دیکر بادشاہ بنا دیا مگر اسکی بادشاہی کسی نے منظور نہ کی اور غازی الدین نے سورج مل جاٹ کے پاس پناہ لی۔
عالمگیر ثانی کے بیٹے شہزادہ عالی گوہر کو بھی گرفتار کرنا چاہتا تھا مگر وہ اپنے باپ کے اشارہ سے ۱۱۷۱ھ؁ میں میرٹھ سے بھاگ کر روہیلکھنڈ میں
۸ ماہ تک نجیب الدولہ کے پاس جا کر رہا پھر شجاع الدولہ کے پاس لکھنؤ چلا گیا تھا اور پھر شجاع الدولہ کی مصلحت سے الہ آباد میں
رہتا تھا عمر عالمگیر ثانی ۷۰ سال۔ مدت سلطنت ۵ سال ۸ ماہ۔

(۱۵) شاہ عالم ثانی

باپ کے مارے جانے کی خبر سنکر پٹنہ میں تخت نشین ہوا۔ منیر الدولہ کو سفیر بنا کر احمد ابدالی کے پاس بھیجا شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ

سلہ اس کے بعد غازی الدین اور اس کے بنائے ہوئے شاہجہان ثالث کا تاریخ سے تعلق جاتا رہا [illegible] میں غازی الدین [illegible]
کر لیا اور وہ لارڈ کارنوالس کے حکم سے مکہ بھیج دیا گیا ۱۲۱۵ھ؁ غلام حسین خاں مؤلف سیر المتاخرین کو [illegible]

اور وہ اس کے ساتھ رہے [illegible] منیر الدولہ [illegible]

کو خلعت اور قلمدان بھیجکر وزیر مقرر کیا۔

غرض جب احمد ابدالی لاہور تک آگیا اور پھر انوپ شہر میں آکر چھاؤنی ڈالدی تو دتا جی سیندھیا اور ملہار راؤ ہلکر نے مع جاٹوں کی مدد کو اس کا مقابلہ کیا سیندھیا نے ۲۰ ہزار فوج سے نواح دہلی میں مقابلہ کیا اور پانچ آدمی ۱۰ سو سے بچے باقی کو شکست کھاکر بھاگا ہلکر کی فوج نے سکندرہ کے قریب شکست کھائی اور ہزارہا مرہٹہ قتل ہوا۔ اس خبر کو سنکر پیشوا بالاجی راؤ دوم نے سداشیو راؤ بھاؤ اور اپنے بیٹے وسواس راؤ کو اتنی فوج دیکر احمد ابدالی کے مقابلہ پر بھیجا کہ اس سے پہلے کبھی اتنی مرہٹہ فوج جمع نہ ہوئی تھی تاکہ مرہٹوں کی شکست کے دھبہ کو مٹائیں اور افغانوں کو اٹک پار کردیں۔ ۲۰ ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادے ابراہیم کاردی کے ماتحت تھے جو فرانسیسی جرنیل بسی سے فنون جنگ سیکھا تھا اور اب مرہٹوں کا نوکر تھا تمام مرہٹہ سرداروں کو حکم تھا کہ ان کا ساتھ دیں۔ راجپوتانہ کے سرداروں نے بھی فوج دی اور سورج مل جاٹ نے ۳۰ ہزار فوج دی پنڈارے بھی ساتھ ہوئے اسطرح احمد شاہ ابدالی کے مقابلہ کے لئے ۳ لاکھ ۰ ہزار فوج ہوگئی جسمیں سوار ۵۰ ہزار تھے۔ ۲۰۰ سو توپیں بھی تھیں۔ احمد شاہ کے پاس ۴۰ ہزار سوار اور ۳۸ ہزار پیادے اور ۷۰ توپیں تھیں ہندو مسلمانوں کی یہ نہایت ہی بڑی لڑائی تھی غرض ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۱۷۳ھ کو سداشیو راؤ نے بغیر لڑائی کے دہلی پر قبضہ کرلیا (اس وقت جمنا کی طغیانی کی وجہ سے احمد شاہ دہلی کی طرف نہ آسکتا تھا) اور جوان بخت بن شاہ عالم کو دہلی کے تخت پر بٹھایا اور شجاع الدولہ کو غائبانہ وزیر مقرر کیا (کیونکہ اس وقت شاہ عالم انگریزوں سے پٹنہ پر لڑ رہا تھا) یہ پہلا وقت ہے کہ مرہٹوں نے دہلی پر پورا پورا قبضہ پایا۔ بھاؤ نے قلعہ کے دیوان خاص کی چھت جو نقرہ کی مینا کاری کی تھی اور اسی طرح نقرہ ملمع وغیرہ اور جو چیزیں چاندی سونے کی تھیں سکوک کر ڈالیں اسی طرح مقبرہ نظام الدین اولیا اور محمد شاہ کے جو چھتیلیو۔ اگردان شمعدان قندیل وغیرہ چاندی سونے کے تھے سکوک کر ڈالے

غرض دہلی کی قلعہ داری نارو شنکر برہمن کو سپرد کرکے ابدالی کے مقابلہ کو چلا یہ حال دیکھکر سورج مل جاٹ اپنے قلعہ بلبھ گڈھ کو چلا گیا اور راجپوتوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ احمد ابدالی کا ساتھ روہیلوں نے دل سے اور شجاع الدولہ نے ظاہرا دیا۔ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں کے بعد ۷ جنوری سنہ ۱۷۶۱ء میں ہندو مسلمانوں کا مقابلہ پانی پت پر ہوا یہاں ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہوا اول روہیلوں اور ابراہیم گاردی کا مقابلہ ہوا ۸ ہزار روہیلے مارے گئے مگر ۵ ہزار گاردی کی فوج کام آئی۔ روہیلے پسپا ہوئے۔ اب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی بھاؤ نے نہایت اعلیٰ مرہٹہ فوج سے ابدالی کی فوج پر حملہ کیا اور ایسا لڑا کہ ابدالی کی شکست کے آثار نمایاں ہوگئے صبح کو لڑائی شروع ہوئی تھی دو بجے وسواس راؤ مارا گیا۔ بھاؤ ہاتھی سے اتر کر گھوڑے پر سوار ہوا۔ فوج میں گھس گیا اور پھر اس کا پتہ نہ ملا ملہر میدان چھوڑکر بھاگ گیا اور بدنام ہوا پھر گائیکواڑ بھاگا فوج نے سرداروں کو بھاگتا دیکھکر دل چھوڑدیا اور بھاگے۔ ہزارہا قتل ہوئے۔ ہزارہا پکڑے گئے اور دوسرے دن قتل ہوئے۔ بالاجی جنارون جو بعد میں نانا فرنویس خطاب سے مشہور ہوا چند بقیہ مرہٹوں کو ساتھ لیکر پیشوا کے پاس یہ خبر پہنچانے واپس گیا جنکو جی سیندھیا اور ابراہیم گاردی بھی گرفتار ہوکر قتل ہوئے۔ صرف چوتھائی فوج مرہٹہ کی واپس پھری۔ ابتدا سے لڑائی میں دو لاکھ مرہٹہ مارا گیا اس سے زیادہ کوئی فاحش یا مہلک شکست کسی نے نہ کھائی ہوگی مرہٹوں کی تمام ہندوستان کو فتح کرنے کی امید اسوقت سے بالکل منقطع ہوگئی پانی پت کی فتح کے بعد ابدالی نے دہلی مرہٹوں سے چھین لی اور یہاں سے شاہ عالم کو لکھا کہ دہلی آکر تخت پر جلوہ افروز ہوجیے لیکن جب شاہ عالم نے (جو اسوقت بہار میں انگریزوں کے سر تھا) دہلی آنا مناسب سمجھا تو ابدالی نے جواں بخت جہاندار شاہ کو تخت دہلی پر شاہ عالم کا نائب السلطنت اور نجیب الدولہ کو امیر الامرا مدار المہام بناکر مراجعت کی وزیر شجاع الدولہ کو بنایا۔ لاہور میں اپنا صوبہ دار چھوڑ گیا اور شجاع الدولہ اپنے صوبہ اودھ کو چلا گیا

پہلے لکھا جاچکا ہے کہ شہزادہ عالی گوہر عالمگیر ثانی ہی کی حیات میں وزیر عماد الدین سے بھاگ کر لکھنؤ چلا گیا تھا تھوڑے سے آدمی ساتھ تھے یہاں آکر اس نے کچھ فوج بھرتی کی اور ملک بہار پر حملہ کرنا چاہا (وجہ یہ تھی کہ محمد قلی خاں برادر زادہ صفدر جنگ ناظم الہ آباد کا ارادہ ہوا کہ میر جعفر سے بنگال۔ بہار اور اڑیسہ کے علاقے فتح کرلے اس لئے شجاع الدولہ سے وعدہ لے لی وہ اسے الہ آباد سے نکالنا چاہتا تھا اس نے کہا کہ میں بھی مدد دوں گا اور شہزادہ عالی گوہر کو بھی نجیب الدولہ کے پاس بھیجے) چنانچہ سنہ ۱۷۵۸ء میں شاہ عالم نے مع محمد قلی خاں ناظم الہ آباد کے ۴۰ ہزار فوج کی بہار پر حملہ کیا گو میر جعفر کی طرف سے کلائیو چل سنہ ۱۷۵۹ء میں مقابلہ پر آیا اور شاہ عالم بہار خالی کرکے واپس آیا یہاں محمد قلی خاں اور شاہ عالم میں کچھ رنجش ہوگئی تھی اور شجاع الدولہ اور شاہ عالم کے مزاج میں موافقت نہ تھی۔ ناچار شاہ عالم چھتر پور (مدھیہ بلکھنڈ) ہوگیا اور شجاع الدولہ نے اپنے نائب بینی بہادر اور بلونت سنگھ راجہ بنارس کو لکھا کہ

[illegible] خاں محمد قلی خاں کی طرف سے الہ آباد کا قلعہ دار تھا۔

کسی طرح محمد قلی خاں کو الہ آباد نہ آنے دو اور اپنے قبضہ میں کرلو۔ انہوں نے اس کے لشکر کو غارت کیا اور محمد قلی خاں شجاع الدولہ کی قید میں آ گیا چند روز کے بعد شاہ عالم پھر پٹنہ پر چڑھائی کرنے کے لئے چھترپور سے روانہ ہوا۔ جب دریائے کرم ناسہ کو نومبر ۱۷۵۹ء میں عبور کیا خبر آئی کہ عالمگیر ثانی کو غازی الدین نے مروا ڈالا ہے اور شاہجہاں ثالث کو بادشاہ بنایا ہے یہ خبر واقعہ کے ایک ماہ بعد شاہ عالم کو پہنچی ہے اس وقت شاہ عالم مقام کھتولی میں تھا ۱۱۷۳ھ میں وہیں تخت پر جلوس کیا اور عالی گہر سے شاہ عالم ہو گیا اور فوج جمع کر کے پٹنہ کی طرف بڑھا۔ شاہ عالم نے بہار میں بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں اور اس میں اس کے سردار کامگار خاں نے بڑے بڑے جوہر دکھائے مگر ۱۵ اپریل ۱۷۶۰ء میں میجر کارنک انگریز نے شکست دی۔ بادشاہ پٹنہ میں آیا اور یہاں انگریزوں نے میر قاسم کو بنگالہ۔ بہار اور اڑیسہ کی صوبہ داری کا خلعت بادشاہ سے دلوا دیا اور ۲۴ لاکھ روپیہ سالانہ زر مالگزاری میر قاسم نے دینا منظور کیا۔ جب بادشاہ نے کارنک سے دوستی پیدا کی کامگار خاں ناراض ہو کر اپنے ملک پر چلا گیا۔ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ جلوس کے وقت شاہ عالم نے منیر الدولہ کو ابدالی کے پاس ایلچی بنا کر بھیجا تھا جس نے مرہٹوں کی سرکشی اور نجیب الدولہ اور احمد خاں بنگش کی تحریک سے یہ حملہ کیا تھا جس کا انجام پانی پت پر مرہٹوں کا تباہ ہونا تھا پیغام یہ تھا کہ نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ کو ہدایت ہو کہ میرے وفادار رہیں اور سلطنت کے انتظام میں مدد اور کوشش کریں اور میرا ساتھ دیں چونکہ شاہ عالم کی بہن سے احمد ابدالی شادی کر چکا تھا اس نے بہنگام مراجعت شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ سے روبرو سفارش کی کہ شاہ عالم کو بادشاہ بنا کر اس کے زیر اطاعت رہیں اور منیر الدولہ کو امرائے ہند کے نام فرامین اطاعت شاہ عالم دیکر رخصت کیا اس کے بعد جب شجاع الدولہ نے اودھ میں اور نجیب الدولہ نے دہلی میں شاہ عالم کے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا بادشاہ کو اس امر کی مبارکباد دی۔ شجاع الدولہ و نجیب الدولہ کی طرف سے پٹنہ میں پہنچیں۔ میر قاسم اور انگریزوں نے نذریں اور تحفے دیکر پٹنہ سے رخصت کیا اور بحکم ذیقعدہ ۱۱۷۴ھ ۱۷۶۱ء کو بادشاہ ملک شجاع الدولہ کی طرف عزیمت فرما ہوا۔ اور شجاع الدولہ نے شروع سرحد اپنے علاقہ سے استقبال کیا۔

محرم الحرام ۱۱۷۵ھ میں مرزا نجف خاں نے جو اقربا سے مرزا محسن برادر صفدر جنگ میں اور اولاد نجف خاں صدر الصدور ایران تھا اور جو بعد میں شاہ عالم کی ہاں سپہ سالار اور امیر الامرا مقرر ہوا) شجاع الدولہ ولد صفدر جنگ کی نفاق سے عاجز ہو کر مع چند رفقا کے نکل کر عالی جاہ میر قاسم کے پاس آکر اس کی ملازمت اختیار کی۔ اسوقت عالی جاہ میر قاسم کا انگریزوں سے بگاڑ ہو گیا تھا۔ جنہوں نے میر جعفر کو بنگالہ کا نواب بنایا اور کئی لڑائیوں کے بعد میر قاسم نے مجبور شاہ عالم اور شجاع الدولہ کے پاس پناہ لی اور شاہ عالم اور شجاع الدولہ میر قاسم کی مدد پر انگریزوں پر چڑھ آئے۔ ۲۳ اکتوبر ۱۷۶۴ء کو مقام بکسر پر سخت لڑائی ہوئی۔ انگریزوں کی فتح ہوئی۔ شجاع الدولہ بھاگ گیا میر قاسم نے روہیلکھنڈ میں پناہ لی اور شاہ عالم انگریزوں سے مل گیا اس وقت نجف خاں نے بھی شاہ عالم اور انگریزوں کا ساتھ دیا آخر کو اس عہد نامہ پر صلح ہوئی کہ شجاع الدولہ انگریزوں کو ۵۰ لاکھ خرچہ جنگ دے اور صوبہ الہ آباد خاص بادشاہ کو دے اور بادشاہ وہیں رہا کرے اور مرزا نجف خاں جو رفیق بادشاہ اور انگریزوں کا ہو گیا تھا ملازم بادشاہ کا رہ کر ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ منجملہ مالگزاری بنگالہ کے پایا کرے اور ایک انگریزی فوج بادشاہ کی اعانت پر الہ آباد میں رہے اور ایک انگریزی سفیر وزیر کے دربار میں رہے مگر وزیر کے افعال سے کچھ نہیں ہوکر اور اس کے بعد طرفین کے دوست دشمن برابر دوست و دشمن سمجھے جاویں یا دشمن کی مدد پر جاویں وہ خرچہ مدد دیوے اور ایک دوسرے کی مدد پر مستعد رہیں غرض شاہ عالم نے الہ آباد کی سکونت اختیار کی ۱۷۶۵ء میں جب لارڈ کلائیو کلکتہ آیا تو الہ آباد میں بادشاہ کے پاس آیا شجاع الدولہ وزیر بھی

ملک کامگار خاں شاہ عالم کے جلوس کے وقت ۱۷۵۹ء میں پانچ چھ ہزار سوار اپنے ساتھ لا کر بادشاہ کا ملازم اور اخراجات شاہی کا ذمہ دار ہوا تھا اور زمینداروں سے وصول کر کے حضور کو دیتا تھا بادشاہ سے ناراض ہو کر چلا گیا اور بعد میں میر قاسم کی ملازمت اختیار کی۔ نجف خاں کو جو شجاع الدولہ کے پاس سے جانا چاہتا تھا ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور ہاتھی دیکر رخصت کیا۔ نجف خاں بندیلکھنڈ کی طرف چلا گیا وہاں کے لوگوں نے اسکی تعظیم تکریم کر کے اسے اپنا دوست بنایا اور نجف خاں راجہ بندیلہ کا ملازم ہو گیا جس میں کوڑہ بھی شامل تھا۔

اسوقت الہ آباد میں مقیم موجود تہا جسکے حصول حضوری بادشاہ اور ملاقات وزیر کی بنگالہ۔ بہار اور اڑیسہ کی دیوانی کی بعوض ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ کے درخواست کی بادشاہ چونکہ انگریزوں کے قبضہ میں تہا یہ درخواست منظور کرلی اور فرمان لکھدیا۔ یہ ۱۲ اگست ۱۷۶۵ء کا واقعہ ہے۔ اس کی تھوڑے دنوں بعد انگریزوں نے نواب بنگالہ کی پنشن مقرر کردی اور خود بنگالہ میں حکمرانی کرنے لگے ۔ اس طرح شاہ عالم جو ۱۷۵۹ء میں دہلی چھوڑکر بنگالہ کیطرف آیا تہا دسمبر ۱۷۷۱ء تک دہلی نہیں آیا جنگ بکسر کے بعد جیسا کہ اوپر بیان ہوا ۱۷۷۱ء تک بطور انگریزی پنشن خوار کے الہ آباد میں دربار کرتا رہا اسوقت دہلی میں اس کا بیٹا جواں بخت اور نجیب الدولہ خوش انتظامی سے حکومت کررہے تھے مگر احمد شاہ ابدالی کی جانب سے سورج مل جاٹ نے ۱۱۷۰ھ میں قلعہ دار اکبر آباد کو رشوت دیکر اکبر آباد کا قلعہ سلطنت مغلیہ سے چھین لیا اور سکھوں نے مجمع کرکے احمد ابدالی کے نائب کو نکال باہر کیا اور ایک نامی سکھ کو حاکم بنالیا اور اس کے نام کا سکہ جاری کیا اور اہل اسلام کو ستانے لگے اس لئے ۱۷۶۵ء میں احمد ابدالی نے پھر حملہ کیا یہ اس کا آخری حملہ ہے۔ لاہور میں چھاؤنی ڈالی۔ سرہند کے قریب ۲ لاکھ پیادے وسوار سکھ جمع ہوئے۔ احمد شاہ نے حملہ کیا سو ہزار سکھ مارے گئے باقی بھاگ گئے۔ لوٹ بہت ہاتھ آئی۔ اب اپنے وزیر ولی خاں کے چچا زاد بھائی نور الدین درانی کو کشمیر کی فتح کو بھیجا جسنے سکھ جیون وہاں کے حاکم کو اسیر کرکے کشمیر فتح کرلیا۔ نور الدین خاں صوبہ دار کشمیر مقرر ہوا اب انتظام خراسان کے واسطے جانا ضرور تھا ناچار ابدالی ۱۱۸۰ھ میں واپس گیا اور پھر فرصت ہندستان کیطرف توجہ کرنے کی نہ پائی اور انتظام لاہور اور سکھوں کا استیصال کے پورا نہ کرسکا اس کے منہ موڑتے ہی دونوں میں لاہور اور ملتان اور سندھ کی حکومت اس کے گماشتوں کے قبضہ سے جاتی رہی اور جا بجا سکھوں نے سر اٹھایا یہاں تک کہ پنجاب میں سکھوں کی حکومت ہوگئی ۔ احمد شاہ ابدالی سے پانی پت پہ شکست کھانے اور آپس کے فسادوں سے مرہٹوں کی طاقت کمزور ہوگئی تھی لیکن ۱۷۶۹ء میں مرہٹہ پیشوا نے پھر مرہٹوں کا اقتدار بڑھانا چاہا اور مادھوجی سیندھیا اور تکاجی ہلکر کی فوج کو مجتمع کرکے بڑا سامان تیار کیا۔ یہ تین لاکھ سوار پیادے تھے پیشوا کا جرنیل وسیاجی اسکا کمانڈر مقرر ہوا یہ فوج اول راجپوتانہ پر مثل طوفان کے ٹوٹ پڑی اور راجاؤں سے ۱۰ لاکھ روپیہ وصول کئے۔ پھر بھرتپور کے جاٹوں پر حملہ کیا جنہوں نے بجبر ۶۵ لاکھ روپیہ دینا منظور کیا۔ ۱۰ لاکھ اسی وقت ادا کئے۔ اب مرہٹوں نے شاہ عالم کو الہ آباد میں لکھا کہ آپ دہلی میں ہماری حمایت میں آجائیے ۱۷۶۵ء سے (جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے) شاہ عالم الہ آباد ہی میں مقیم تھے دہلی اور اس کے نواح کی حکومت بھی بادشاہ ہی کی تھی اور بادشاہ کی طرف سے شاہزادہ جواں بخت اور نجیب الدولہ وہاں حکمرانی کرتے تھے اور حقیقت یہی ہے کہ نجیب الدولہ لائق سردار تہا۔ اس زمانہ میں بھرتپور کے راجہ سورج مل جاٹ نے بڑی ترقی کی تھی چنانچہ نواح دہلی تک علاقہ اپنی حکومت میں لے لیا تھا مگر نجیب الدولہ نے اسی شاہدرہ کے قریب شکست دی اور سورج مل مارا گیا آخر کار ۱۱۸۴ھ میں نجیب الدولہ مرگیا اور اس کا بیٹا ضابطہ خاں اس کی جگہ دہلی میں جواں بخت کیساتھ حکومت کرنے لگا۔ مگر مرہٹوں نے نواح دہلی پر قبضہ کرلیا ضابطہ خاں مرہٹوں کے خوف سے سہارنپور چلا گیا اور دہلی میں شاہزادہ جواں بخت کی حکومت نہ رہی اب شاہ عالم مرہٹوں کی تحریک کے بموجب الہ آباد سے آمادہ ہوا۔ انگریزوں نے بہت سمجھایا نہ مانا اور ۲۵ دسمبر ۱۷۷۱ء کو شاہ عالم کو مرہٹوں نے تخت دہلی پر بیٹھا دیا اور دہلی اور اسکے گرد کا کچھ علاقہ بادشاہ کے نام چھوڑ دیا۔ اس وقت مرزا نجف خاں بھی بادشاہ کے ساتھ آیا اسوقت سے انگریزوں نے صوبہ الہ آباد وکوڑا ضبط کرلیا اور ۲۶ لاکھ نذرانہ گذاری صوبجات بنگالہ۔ بہار و اڑیسہ موقوف کردیا۔ شاہ عالم نے عبدالاحد خاں کو خطاب مجدالدولہ خان زماں فرزند خاں تہا ور بہرام جنگ عطا کیا اور خانہ بادشاہی کا مدار المہام بنایا اور عیش و عشرت میں مشغول ہوا اور مرزا نجف خاں بمقتضائے شجاعت رفقائے مصاحب جرأت اثر کرکے مدارج علیا پر پہنچا اور فراہمی اسباب اقتدار اور رفقائے جانثار میں ساعی ہوا اب مرہٹوں نے ضابطہ خاں پر حملہ کیا اور خوب قتل و غارت کیا۔ مگر حسب الطلب شاہی واپس آئے اور واپس آکر بادشاہ سے بہت سی رقم طلب کی اور دسمبر ۱۷۷۲ء میں دہلی کا محاصرہ کرلیا۔ نجف خاں نے پے درپے شکستیں دیں آخر عبدالاحد خاں اور حسام الدین خاں نے نجف خاں کی تحریک سے دہلی کے دروازہ

---

(۱) شاہ عالم کا بیٹا ایک چچا شاہ عالم الہ آباد سے لکھنؤ گیا اور وہاں سے بنارس ۱۲۰۱ھ میں بنارس میں وفات پائی اس کا نام مرزا قاسم عالیجاہ تھا اور آگرہ کے درمیان کسی مقام پر چلا گیا الہ آباد اور کوڑہ کے علاقے بادشاہ سے طلب کئے یہ دونوں علاقے بادشاہ ہی کے متعلق تھے انگریزوں نے خود لیکن پر قبضہ کر کے اودھ کے ہاتھ بیچ ڈالے اور مرہٹوں کو دینا مناسب نہ سمجھا۔ ؎ جس کا نام تیہا بذار شاہ بھی ہے۔

کھول دیا اور مرہٹے شہر میں داخل ہو گئے۔ نجف خاں بھی اپنے گھر آکر بیٹھ رہا مگر پھر بھی اس نے اپنی شجاعت اور عقلمندی سے مرہٹوں کو [illegible]
اپنی کر لیا بلکہ مرہٹوں کو اپنا دوست بنا لیا اور صلح ہو گئی اب بادشاہ اور مرہٹوں اور نجف خاں کی [illegible] ضابطہ خاں کی ملک [illegible]
پٹھانوں چڑھ گئی اور روہیلکھنڈ اور دوآبہ کو فتح کر کے پامال کیا۔ ضابطہ خاں نے شجاع الدولہ وزیر اودھ کے پاس پناہ لی [illegible]
گئے ہم لاکھ روپیہ مرہٹوں کو دینا منظور کیا اور وزیر ضامن ہوا۔ اسی اثناء میں سرداران مرہٹہ کو [illegible] پیش آئی انکی بعض
سرداروں کی طلبی دکن کی ہوئی مرہٹے دکن کو رخصت ہوئے اور نجف خاں کی سفارش شاہ عالم سے کر گئے۔ اب نجف خاں نے عزم کیا کہ
بادشاہ سے موافق ہو کر جس ملک میں جہاں بادشاہ کا عمل نہ ہو اسکو تسخیر کرے اسواسطے چونکہ جاٹ قریب تھے اور دارالخلافت اور آگرہ کی سند بادشاہ
سے حاصل کی اور آگرہ پر چڑھ گیا اور سورج مل جاٹ کے بیٹے نے جو اس وقت بھرت پور کا راجہ تھا اپنے سردار سمرو کو (جو [illegible]
نوکری چھوڑ کر جاٹوں کا نوکر ہو گیا تھا) بھیجا مگر نجف خاں نے شکست دیکر بھگا دیا اور اکبرآباد پر قبضہ کر لیا۔ بادشاہ نے نجف خاں کو
اکبرآباد کی صوبہ داری عطا کی اور نجف خاں نے ایکسال دو ماہ کی لڑائی کے بعد ڈیگ بھی فتح کیا اب نجف خاں کا اقتدار بہت بڑھ گیا
اور بادشاہ کی طرف سے خطاب ذوالفقار الدولہ امیر الامراء بہادر غالب جنگ پایا سورج مل کے [illegible]

جب مرہٹوں کو رقم مقررہ میں سے کچھ نہ پہنچا اور وزیر اودھ نے بھی جو ضامن ہوا تھا کچھ التفات نہ کی تو مرہٹوں نے اودھ کو لوٹنا چاہا اور روہیلوں
کے سردار حافظ رحمت خاں کو لکھا کہ ہم کو راستہ دو اور اس مہم میں ہماری مدد کرو مگر اس نے منظور نہ کیا [illegible] شروع میں مرہٹوں نے
روہیلکھنڈ پر چڑھائی کر کے لوٹ مار مچائی مگر نواب وزیر اودھ کی مدد سے پسپا ہوئے اور دکن کی مہم پر پیشوا نے مرہٹوں کو واپس بلا لیا۔

اب وزیر نے وہ مقررہ روپیہ جسکا وہ ضامن ہوا تھا روہیلوں سے طلب کیا مگر انہوں نے انکار کیا اسپر وزیر نے چڑھائی کی۔ اور انگریز بھی حسب
عہدنامہ اس کے معاون ہوئے اور روہیلکھنڈ فتح ہو گیا صرف رام پور اور اس کے نواح کا کچھ علاقہ روہیلوں کو دیا اور باقی علاقہ وزیر اودھ
اور نجف خاں نے آپس میں تقسیم کر لیا کیونکہ اسوقت مرزا نجف خاں اگرچہ اپنے کو [illegible] سمجھتا تھا مگر شجاع الدولہ سے [illegible] اور شجاع الدولہ کا
اس سے دبتا تھا جب روہیلوں کا تمام علاقہ فتح ہو گیا تو نواب نجف خاں تقسیم کیواسطے شجاع الدولہ کے پاس آیا اور حاصلات [illegible] اور گنگا
کے اس پار کا علاقہ چاندپور نجیب گڑھ وغیرہ اور وہ علاقے جو آگرہ اور دہلی کی حد سے ملے ہوئے تھے خود لئے اب نجف خاں اور ضابطہ خاں میں کمال
دوستی ہو گئی اور نجف خاں اکبرآباد واپس آیا ۱۱۸۸ھ میں شجاع الدولہ کا انتقال ہوا اس کا بیٹا آصف الدولہ اسکی جگہ نواب وزیر ہوا۔

جب نجف خاں کو کمال اقتدار حاصل ہوا تو اس نے افراسیاب خاں۔ نجف قلیخاں اور محمد بیگ ہمدانی اور مرتضیٰ خاں [illegible] اور دوسرے ساتھیوں کو اپنی قلمرو
کے مختلف حصوں کا سردار مقرر کیا اور ہر ایک کو ملک بقدر حاجت دیا بہت سا علاقہ جے پور کا فتح کیا اور دشمنان بادشاہ کو [illegible]
مغلوب کیا ضابطہ خاں نے جو روہیلکھنڈ کی لڑائی کے بعد روہیلوں کا سردار تھا اور جسپر [illegible] نجف خاں نے بڑے احسان کئے تھے [illegible] کشمیری وغیرہ
حاسدوں کے بہکانے سے بغاوت کی۔ نجف خاں نے شکست دی اس نے غوث گڈھ میں پناہ لی اور سکھوں کو معاون بنایا مگر دوبارہ شکست کھا کر امان
چاہی لیکن پھر سکھوں کی مدد سے لڑا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ پانی پت پر ابدالی کی لڑائی کا نمونہ تھی اول صبح سے عصر تک لڑائی رہی نجف خاں
نے شکست دی اور ضابطہ خاں کی درخواست پر امان دی۔ ضابطہ خاں نے اپنی بہن امیر الامراء کو اور ایک لڑکی نجف خاں [illegible] قلیخاں
سے بیاہ دی۔ نجف خاں نے ضابطہ خاں کو سہارنپور کی فوجداری عطا کی۔

اب عبدالاحد خاں نے فوج جمع کر کے اور شاہزادہ جواں بخت کو ساتھ لیکر سکھوں پر چڑھائی کی (اور ارادہ کیا کہ [illegible]) حسب
طلب بادشاہ کے نجف خاں بھی اس مہم میں شریک ہوا عبدالاحد خاں شکست کھا کر مع شاہزادہ کے بھاگا۔ تاہم نجف خاں بھی واپس آیا
اور بادشاہ سے عبدالاحد خاں کی معزولی کی درخواست کی بادشاہ نے طوعاً و کرہاً منظور کیا نجف خاں نے [illegible] عبدالاحد خاں کو قید
اور اس کے گھر بار کو ضبط کر لیا اور اس کا مال و متاع داخل خزانہ شاہی فرمایا اور اپنے سرداروں کو اطراف میں بھیجکر سکھوں [illegible] کو مغلوب کیا۔
جب انگریزوں نے مرزا نجف خاں کے پاس ایک سفیر پیغام دھمکی و تہدید بھیجا نجف خاں نے بھی جواب معقول دیئے مگر انگریزوں نے نجف خاں سے بگاڑ [illegible]

مناسب نہ سمجھی۔ آخر کار نجف خاں ۱۷۷۲ء سے ۱۰ سال تک دہلی میں بکمال عزت و اقتدار حکومت کر کے ۲۶ اپریل ۱۷۸۲ء (۱۱۹۶ھ) کو مر گیا
اس کے عہد میں شاہ عالم اور اس کی رعایا بڑے امن و آرام میں رہی اس کے زمانہ میں مرہٹوں کی بھی دال نہ گل سکی۔ جب نجف خاں مرا تو
اس کے علاقہ کی حد الور اور جےپور اور بھرتپور سے ٹکراتی تھی مشرق میں آدھا روہیلکھنڈ اسی کا تھا۔ نجف خاں کے لاولد مرنے کے بعد اس کی جائداد
کی بابت اس کے بھتیجے مرزا شفیع اور اس کے منظور نظر افراسیاب میں جھگڑا ہوا مرزا شفیع کو ستمبر ۱۷۸۳ء میں افراسیاب نے مروا دیا
اور اکتوبر ۱۷۸۴ء میں مرزا شفیع کے ایک بھائی نے افراسیاب کو مار کر سیندھیا کے پاس پناہ لی۔ سیندھیا فوراً دہلی پر چڑھ آیا اور بادشاہ
سے کہلوا لیا کہ نائب السلطنت مرہٹہ پیشوا کی طرف سے مقرر ہوا کرے اور خود امیر الامراء اور دہلی اور آگرہ کے صوبجات کا منتظم بنا اور بادشاہ کی
پانچ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر کر دی اور دہلی میں بالکل مرہٹوں کی سلطنت ہو گئی۔ نجف خاں کی وفات سے سیندھیا کے
امیر الامراء بننے تک جو جو تکلیفیں باشندوں کو پیش آئیں ان کا بیان نہیں ہو سکتا عجیب بے سرا کارخانہ تھا۔

سیندھیا دہلی پر قبضہ کر کے راجہ جےپور اور جودھپور اور گرد و نواح کے مسلمان جاگیرداروں سے لڑتا اور روپیہ وصول کرتا رہا اسکی فوج کا سردار
ایک فرانسیسی مسمی جنرل ڈی بوئن تھا[2]۔ سیندھیا کا بڑا دشمن ضابطہ خاں[1] کا بیٹا غلام قادر تھا اس نے اگست ۱۷۸۸ء میں لڑ کر دہلی
پر قبضہ کر لیا شاہ عالم کی آنکھیں خنجر سے نکال لیں اور شاہی خاندان کے لوگوں کی کمال بے عزتی کی اور بیدار بخت بن احمد شاہ کو بادشاہ بنایا
سیندھیا نے بہت جلد دہلی کو پھر فتح کر لیا۔ بادشاہ معزول (یعنی شاہ عالم) کو پھر بادشاہ بنایا۔ غلام قادر اور بیدار بخت بھاگ گئے مگر میرٹھ
کے قریب شکست کھا کر پکڑے گئے اور قتل ہوئے ۱۷۹۰ء میں سیندھیا نے سہ بارہ فرمان وکیل مطلق حاصل کیا یعنی پیشوا کی طرف سے بادشاہ
کا وزیر اعظم۔ اور اب یہ عہدہ سیندھیا کے خاندان میں موروثی قرار پایا۔ مادھو جی سیندھیا دہلی میں نہایت سختی اور رعب کے ساتھ حکومت کرتا رہا
۱۷۹۴ء میں مر گیا۔ دولت راؤ سیندھیا اسکی جگہ مقرر ہوا جو اس کے بھتیجے کا بیٹا تھا اور ۱۵ سال اسکی عمر تھی ۱۸۰۳ء میں انگریزوں اور مرہٹوں
کی لڑائی ہوئی اور انگریزوں کی طرف سے لارڈ لیک نے ستمبر ۱۸۰۳ء میں دہلی فتح کر کے شاہ عالم کو مرہٹوں کی قید سے چھڑایا اور اکتوبر
میں آگرہ فتح کیا۔ نومبر ۱۸۰۳ء میں لیک سے سیندھیا کو شکست ہوئی اور اس وقت سے سیندھیا کا علاقہ دہلی و آگرہ و چنبل تک لیک کے قبضہ
میں آ گیا۔ انگریزوں نے بادشاہ کی پنشن (۱۲ لاکھ سالانہ) مقرر کر دی اور اب ہندوستان کی سلطنت انگریزوں کے ہاتھ میں آ گئی ۱۸۰۴ء میں ہلکر نے
دہلی کا محاصرہ کیا مگر کرنل اختر لونی ریذیڈنٹ اور کرنل برن قلعہ دار نے شکست دی۔ شاہ عالم نے اپنے نام ۴۹ سال سلطنت کی ۱۸۰۶ء (۱۲۲۱ھ)
میں انتقال کیا۔ عمر ۷۶ سال ۱ ماہ۔ مرہٹوں کی حکومت جو دہلی میں ۱۷۸۴ء سے ۱۸۰۳ء تک رہی دہلی میں بائیوں کی سلطنت کے
نام سے مشہور ہے۔ شاہ عالم کے عہد میں سکھوں کا تصرف نواح دہلی سے اٹک تک ہو گیا اور کلکتہ سے دہلی تک کا تمام ملک سوائے علاقہ وزیر اودھ کے اور
کلکتہ سے سورت تک تمام ساحل ہندوستان انگریزوں کے قبضہ میں آ گیا اور ممالک دکن کچھ نظام حیدرآباد کے قبضہ میں اور کچھ مرہٹوں اور ٹیپو سلطان
کے قبضہ میں تھے راجپوتانہ کے راجہ آزاد تھے۔ گجرات و مالوہ وغیرہ مرہٹوں کے قبضہ میں تھا۔ بادشاہ کو ان علاقوں سے ایک کوڑی نہ ملتی تھی مگر خطبہ اور
سکہ شاہ عالم ہی کے نام کا جاری تھا اس کے مرنے کے بعد وہ بھی جاتا رہا۔

۱۶۔ اکبر ثانی

برائے نام صرف دہلی کا بادشاہ انگریزوں کا پنشن خوار رہا۔ انگریزوں کا انتظام رہا ۱۸۳۷ء میں مر گیا۔

۱۷۔ بہادر شاہ ثانی

باپ کی جگہ دہلی کے قلعہ میں حکمراں رہا ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی مفسد فوج نے دہلی میں آ کر بادشاہ کو اپنا طرفدار بنایا اور اسی غدر میں ۱۸۵۷ء میں رنگون کو
جلاوطن کیا گیا۔ وہیں ۱۸۶۲ء میں مر گیا۔

(نوٹ) مرہٹوں اور انگریزوں کا مختصر حال[3]

اورنگزیب کے زمانہ سے شاہ عالم کے زمانہ تک مرہٹوں کا زور شور بیان ہوا ہے۔ سیواجی کی کیفیت عالمگیر کے زمانہ میں بیان ہو چکی بلکہ

[1] ضابطہ خاں ۱۷۸۵ء میں مر گیا تھا اور یہ اس کی سہارنپور کی جاگیر پر اس کی جگہ ہوا تھا [2] سیندھیا کی طرف سے ڈی بوئن فرانسیسی دہلی کا قلعہ دار تھا [3]
انگریزوں اور مرہٹوں کے زیادہ حالات ہماری آئینہ تاریخ ہند میں درج ہیں جس کی قیمت ۸ ہے۔

اس کو بیٹے سنبھاجی کا ۱۶۸۹ء میں قتل ہونا اور سنبھاجی کے بیٹے ساہو کا گرفتار ہونا اور پھر ۱۷۰۷ء میں اس کا رہا ہونا بیان ہو چکا ہے ساہو[۱] نے اپنے علاقہ ستارا میں آکر پھر اپنی حکومت قائم کی اور ۱۷۱۴ء میں ایک برہمن بالاجی بشوناتھ نامی کو اپنا وزیر بنایا کہ خود عیش و عشرت میں مشغول ہوا۔ بالاجی بشوناتھ کی قابلیت سے یہ عہدہ وزارت (پیشوائی) اس کے خاندان میں موروثی ہوگیا یہاں تک کہ اس کے خاندان میں ۸ پیشوا بہ تفصیل ذیل ہوئے۔ آخری پیشوا کو ۱۸۱۸ء میں انگریزوں نے شکست دیکر اس کا علاقہ چھین لیا اور اس کی پنشن مقرر کردی۔

نمبر شمار	نام پیشوا	سنہ جلوس	مدت	نمبر شمار	نام پیشوا	سنہ جلوس	مدت
۱	بالاجی بشوناتھ	۱۷۱۴ء	۸	۵	نراین راؤ بن بالاجی باجی راؤ	۱۷۷۲ء	ایک سال
۲	باجی راؤ بن بشوناتھ	۱۷۲۰	۲۰	۶	رگھوناتھ بن باجی راؤ	۱۷۷۳	چند ماہ
۳	بالاجی باجی راؤ بن باجی راؤ	۱۷۴۰	۲۱	۷	مادھو راؤ نراین بن نراین راؤ	۱۷۷۴	۲۱
۴	مادھو راؤ بن بالاجی باجی راؤ	۱۷۶۱	۱۱	۸	باجی راؤ ثانی بن رگھوناتھ	۱۷۹۵	۲۲

(۱) ۱۷۱۸ء میں پیشوائے اول سید حسین کی مدد کو دہلی آیا اور دکن کی آمدنی کی چوتھ اور سردیش مکھی اور پونا اور ستارا کے درمیانی علاقوں پر مرہٹوں کا اقتدار مطلق لکھوا کر ۱۷۲۰ء میں محمد شاہ کے دستخط کرائے۔ (۲) پیشوائے دوم کے زمانہ میں مرہٹوں نے تمام مالوہ اور وہ ملک جو چنبل اور نربدا کے درمیان ہے شاہ دہلی سے ۱۷۳۶ء میں لے لیا۔ (۳) پیشوائے سوم کے زمانہ میں مشہور مرہٹہ سردار یہ تھے (۱) رگھوجی بھونسلہ راجہ برار (۲) انند راؤ پوار راجہ دھار (۳) داماجی گیکواڑ راجہ گجرات (۴) ملہار راؤ ہلکر راجہ اندور (۵) فتح سنگھ بھونسلہ راجہ اکلکوٹ (۶) سنبھاجی راجہ کولاپور (۷) رانوجی سندھیا راجہ گوالیار (۸) ساہو راجہ ستارا جو ان سب کا سردار گنا جاتا تھا مگر ساہو کا پیشکار (پیشوا) حقیقت میں حکومت کرتا تھا جب ساہو ۱۷۴۹ء میں مرا تو پیشوا بالکل خود مختار ہوگیا۔ مرہٹہ سردار پیشوا کے برائے نام فرمانبردار تھے حقیقت میں آزاد تھے اسوقت پونا پیشوا کا دارالسلطنت مقرر ہوا۔ پیشوائے سوم نے محمد شاہ سے اپنے استقلال کا فرمان بھی لکھوا لیا اسی کے زمانہ میں احمد شاہ ابدالی نے پانی پت پر مرہٹوں کو شکست دیکر برباد کیا اس کے زمانہ میں مرہٹوں اور صلابت جنگ بن نظام الملک میں اکثر لڑائی ہوتی رہتی تھیں مرہٹے اکثر کامیاب رہے اور نظام سے رگھوجی بھونسلہ نے دین گنگا اور گوداوری کے درمیان کا تمام علاقہ اور نواب بنگالہ سے اڑیسہ چھین لیا ۱۷۵۱ء میں پیشوا نے خود حملہ کرکے تنجور راجہ میسور اور محمد علی نواب کرناٹک[۲] کو باجگزار بنایا۔ اور پھر ۱۷۶۰ء میں نظام کو شکست دیکر دولت آباد اسیرگڈھ بیجاپور احمد نگر اورنگ آباد مرہٹوں نے لے لیئے۔ (۴) پیشوائے چہارم کا سرپرست اس کا چچا رگھوناتھ راؤ مقرر کیا گیا تھا اس پیشوا کے زمانہ میں نظام کو مرہٹوں نے بڑی بڑی شکستیں دیں مگر آخر کو مرہٹوں ہی کا پلہ بھاری رہا۔ حیدر علی پر جو ۱۷۶۱ء میں میسور کا نواب بن گیا تھا اور جس نے مرہٹوں کا بہت سامان چھین لیا تھا چڑھائی کرکے ۱۷۶۵ء میں اس کا بہت سا علاقہ لے لیا اس زمانہ سے سندھیا کا عروج شروع ہوا رانوجی سندھیا بانی خاندان مرگیا اس کے بعد اس کا بیٹا جے آپا اور جے آپا کے ۱۷۵۹ء میں مارے جانے کے بعد جنکوجی جانشین ہوا جو ۱۷۶۱ء میں پانی پت کی لڑائی میں مارا گیا اس کے بعد رانوجی کا حرامی بیٹا مادہو راؤ ۱۷۶۱ء میں جانشین ہوا یہ پانی پت کی لڑائی میں لنگڑا ہوگیا تھا ۱۷۹۴ء تک (جبکہ مرا ہے) مرہٹوں میں سب سے زبردست سردار تھا چنانچہ ۱۷۸۴ء سے دہلی میں مرہٹہ حکومت اسی نے قائم کی تھی جو ۱۸۰۳ء تک رہی۔ پیشوائے چہارم کی وفات کے وقت مرہٹہ آمدنی ۷ کروڑ تھی۔ (۵) پیشوائے پنجم کے زمانہ میں حیدر علی نے جو کچھ مرہٹوں کو دیا تھا اس سے زیادہ واپس کرلیا۔ اس کے مارے جانے کے بعد رگھوناتھ نے لقب پیشوائی اختیار کیا اور انگریزوں کو اپنا طرفدار بنایا اور مرہٹے اس کے خلاف تھے اس سبب سے انگریزوں اور مرہٹوں میں ۱۷۷۵ء میں اول لڑائی شروع ہوئی اور ۱۷۸۲ء میں سالبائی کی عہد نامہ پر ختم ہوئی۔ (۶) پیشوائے ششم کے زمانہ میں مادہوجی سندھیا کا اقتدار دہلی میں ہوگیا۔ ۱۷۹۴ء میں نظام سے بقیہ خراج کی نسبت جھگڑا ہوا۔ ۱۷۹۵ء میں مرہٹوں نے نظام الملک کو کردلہ پر شکست دی۔ (۷) باجی راؤ ثانی کے زمانہ میں انگریزوں اور مرہٹوں کی دو دو دفعہ لڑائی ہوئی کیونکہ انگریزوں کو باجی راؤ ثانی نے اپنا معاون بنایا تھا جس سبب سے پیشوا نے انگریزوں کی اطاعت قبول کرکے اپنی آزادی کو غارت کیا ان لڑائیوں سے دہلی و آگرہ تک اور گجرات اور اڑیسہ کا علاقہ انگریزوں کے قبضہ میں آگیا اور بعض اور علاقے بھی انگریزوں نے مرہٹوں سے چھین لیئے ۱۸۱۸ء میں باجی راؤ نے انگریزوں سے بغاوت کی اور پونا کی رزیڈنسی

[۱] ساہو ۱۷۴۹ء میں مرگیا۔ [۲] کرناٹک کا پایہ تخت آرکاٹ تھا۔

کو لوٹ لیا اور وہاں سے انگریزوں کو مروا ڈالا انگریزوں نے اس کا ملک ضبط کر کے ۸ لاکھ سالانہ پنشن مقرر کردی اور کانپور کے قریب قصبہ بٹھور میں رہنے کا حکم دیا۔ وہیں وہ ۱۸۵۱ء میں مر گیا۔ اب ہم انگریزوں کی حکومت ہندوستان میں قائم ہونیکی کچھ مختصر کیفیت درج کرتے ہیں۔

انگریز

اول اول انگریز تجارت کی غرض سے ۱۶۰۰ء میں ہندوستان میں آئے سب سے پہلے ۱۶۱۲ء میں جہانگیر نے انگریزوں کو سورت میں تجارتی کوٹھی بنانیکی اجازت دی۔ ۱۶۵۱ء میں انگریزوں کو تمام ہندوستان میں تجارت کرنیکی عام اجازت ملگئی اور ۱۶۶۸ء میں انگریزوں کی تجارتی کوٹھیاں کالیکٹ اور ہگلی میں بھی قائم ہو گئیں ایک کوٹھی مچھلی پٹنم میں بھی تھی اور ہندوستان کی کوٹھیاں اسکے ماتحت تھیں ۱۶۸۷ء میں انگریزوں کو اجازت ہو گئی کہ اپنے ملازموں کو آپ سزا دے لیا کریں اور اس وقت سے ان کی حکومت شروع ہو گئی۔ اسی سال بنگال میں ہرف پیپلی (متصل بالیشر) میں تجارت کرنیکی اجازت ملی ۱۶۳۶ء میں جب ڈاکٹر باؤٹن نے شاہجہاں کی بیٹی کا علاج کیا تو بہت سے تجارتی حقوق انگریزوں کو عطا ہوئے ۱۶۳۹ء میں راجہ چندرگری نے وہ زمین دی جہاں اب مدراس بنا ہے اور ۱۶۵۳ء میں مدراس جدا پریذیڈنسی بنایا گیا۔ ۱۶۶۸ء میں بادشاہ انگلستان نے بمبئی کمپنی کو دیدیا اور وہ ایک جدا پریذیڈنسی قرار پایا اور بمبئی ۱۶۸۷ء میں تمام انگریزی علاقوں کا صدر مقام قرار پایا ۱۶۹۶ء میں اورنگ زیب کے پوتے عظیم الشان سے چتانتی کلکتہ اور گوبند پور خرید لئے اور قلعہ فورٹ ولیم کلکتہ میں بنایا گیا اور ۱۷۰۷ء میں کلکتہ ایک جدا پریذیڈنسی قائم ہوا اس کے بعد کرناٹک میں انہوں نے اپنا رسوخ پیدا کیا اصل حکومت انکی ۱۷۵۷ء میں پلاسی کی لڑائی سے شروع ہوئی جبکہ سراج الدولہ کو پلاسی پر شکست دیکر فتح حاصل ہوئی اور ۱۲ اگست ۱۷۶۵ء کو جبکہ شاہ عالم نے بنگال۔ بہار اور اڑیسہ کی دیوانی انکے نام لکھدی اس کے بعد انگریزوں نے نواب اودھ سے بنارس وغیرہ کچھ علاقے لئے اور دکن میں سلطان ٹیپو سے کچھ ملک لیا یہانتک کہ ۱۸۰۱ء میں کرناٹک انگریزی سلطنت میں شامل ہو گیا اور ۱۸۰۳ء میں دہلی۔ آگرہ۔ اڑیسہ وغیرہ اور بہت سا مرہٹوں کا علاقہ انگریزوں کے قبضہ میں آ گیا ۱۷۷۳ء میں قرار پایا کہ بنگالہ کا گورنر تمام ہندوستان کے انگریزی علاقہ کا گورنر جنرل ہوا کرے اسطرح وارن ہیسٹنگز انگریزوں کا اول گورنر جنرل مقرر ہوا اور کلکتہ صدر مقام قرار پایا ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کا غدر ہوا اور دہلی کا آخری بادشاہ رنگون میں جلاوطن کیا گیا اور انگریز کل ہندوستان کے بادشاہ ہو گئے اور ۱۸۵۸ء میں ہندوستان کی حکومت کمپنی سے منتقل ہو کر شاہ انگلستان سے متعلق ہوئی ۱۷۷۴ء سے اب تک انگریزوں کے ۳۴ گورنر جنرل بتفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام گورنر جنرل	سنہ جلوس	سنہ برخاستگی	نمبر	نام گورنر جنرل	سنہ جلوس	سنہ برخاستگی	نمبر	نام گورنر جنرل	سنہ جلوس	سنہ برخاستگی	نمبر	نام گورنر جنرل	سنہ جلوس	سنہ برخاستگی
۱	وارن ہیسٹنگز	۱۷۷۴	۱۷۸۵	۱۰	مارکوئس آف ہیسٹنگز	۱۸۱۳	۱۸۲۳	۱۹	ڈلہوزی	۱۸۴۸	۱۸۵۶	۲۷	ڈفرن	۱۸۸۴	۱۸۸۸
۲	سرجان میکفرسن	۱۷۸۵	۱۷۸۶	۱۱	(جان آدم)	پیرو	پیرو	۲۰	کیننگ	۱۸۵۶	۱۸۶۲	۲۸	لینسڈاؤن	۱۸۸۸	۱۸۹۴
۳	کارنوالس	۱۷۸۶	۱۷۹۳	۱۲	ایمہرسٹ	پیرو	پیرو	۲۱	الگن اول	۱۸۶۲	۱۸۶۳	۲۹	الگن دوم	۱۸۹۴	۱۸۹۸
۴	سرجان شور	۱۷۹۳	۱۷۹۸	۱۳	بٹروورتھ بیلی	پیرو	پیرو	۲۲	سرجان لارنس	۱۸۶۴	۱۸۶۹	۳۰	کرزن	۱۸۹۸	۱۹۰۴
۵	(کلارک)	۱۷۹۸	۱۷۹۸	۱۴	ولیم بنٹنک	پیرو	پیرو	۲۳	میو	۱۸۶۹	۱۸۷۲	۳۱	منٹو ثانی	۱۹۰۵	۱۹۱۰
۶	مارکوئس ولزلی	۱۷۹۸	۱۸۰۵	۱۵	(سرچارلس مٹکاف)	پیرو	پیرو	۲۴	نارتھ بروک	۱۸۷۲	۱۸۷۶	۳۲	ہارڈنگ ثانی	۱۹۱۰	۱۹۱۵
۷	لارڈ کارنوالس (مکرر)	۱۸۰۵	۱۸۰۵	۱۶	آکلنڈ	۱۸۳۶	۱۸۴۲	۲۵	لٹن	۱۸۷۶	۱۸۸۰	۳۳	چیمسفورڈ	۱۹۱۶	۱۹۲۱
۸	سرجارج بارلو	۱۸۰۵	۱۸۰۷	۱۷	ایلنبرا	۱۸۴۲	۱۸۴۴	۲۶	رپن	۱۸۸۰	۱۸۸۴	۳۴	ریڈنگ	۱۹۲۱	۱۹۲۵
۹	منٹو	۱۸۰۷	۱۸۱۳	۱۸	ہارڈنگ	۱۸۴۴	۱۸۴۸	نوٹ: ہندوستان کے علاقے انگریزوں کے قبضہ میں کب اور کس طرح آئے۔							

سنہ	کون سے علاقے انگریزوں کے قبضہ میں آئے	سنہ	کون سے علاقہ انگریزوں کے قبضہ میں آئے
۱۶۳۹	مدراس۔ چندرگری کے راجہ سے خریدا۔	۱۷۶۰	بردوان۔ مدناپور۔ چاٹگام میر قاسم نے عطا کئے۔
۱۶۶۸	بمبئی چارلس دوم شاہ انگلستان نے انگریزی کمپنی کو دیا	۱۷۶۵	بنگال، بہار، اڑیسہ۔ شاہ عالم نے نواب بنگالہ سے دلوائے
۱۶۹۶	کلکتہ، چتانتی، گوبند پور عظیم الشان بن اورنگ زیب سے خریدے۔	۱۷۷۵	بنارس نواب اودھ سے لیا۔

نوٹ: ۱۶۶۸ء میں شاہ انگلستان کو بادشاہ پرتگال نے اپنی بیٹی کیتھرائن کے جہیز میں دیا تھا۔ ۱۷۵۷ء کی لڑائی میں جو نام پلاسی صرف تھوڑے سے لوگ قائم مقام رہے۔

۱۷۷۸	شمالی سرکار نظام حیدرآباد سے لیا۔	۱۸۳۴	کورگ۔ راجہ کورگ، شاہ صاحب نے قبضہ کیا گیا۔
۱۷۸۲	جزیرہ سالسٹ مرہٹہ پیشوا سے لیا (بعد جنگ اول مرہٹہ)	۱۸۴۳	سندھ۔ سندھ کے امیروں کو شکست دے کر لے لیا۔
۱۷۹۲	ڈنڈیگل مالابار۔ بارہ محل جنگ سوم ٹیپو کے بعد ٹیپو سے لئے۔	۱۸۴۸	ستارہ۔ راجہ کے لاولد مرنے پر شامل ہوا۔
۱۷۹۹	کانڑا پیناڈ۔ کوئمبٹور۔ جنگ چہارم ٹیپو کے بعد شامل ہوئے۔	۱۸۴۹	پنجاب۔ سکھوں کی دوسری لڑائی کے بعد انگریزی سلطنت میں شامل ہوا۔
۱۸۰۱	کرناٹک محمد علی کے بیٹے نے حوالہ کر دیا خود پنشن لی۔		
۱۸۰۱	ممالک مغربی (ملک دوآب) نواب اودھ سے لیا	۱۸۵۲	پیگو۔ برہما کی دوسری لڑائی کے بعد راجہ برہما سے لے لیا۔
۱۸۰۳	دہلی۔ آگرہ۔ بندیلکھنڈ۔ اڑیسہ جنگ دوم مرہٹہ کے بعد شامل ہوئے۔		
۱۸۱۶	کماؤں۔ ترائی۔ گڑھوال۔ جنگ نیپال کے بعد راجہ نیپال سے لئے۔	۱۸۵۳	جھانسی۔ ناگپور۔ تنجور۔ راجاؤں کے لاولد مرنے پر ضبط ہو گئے۔
۱۸۱۸	خاندیس۔ اجمیر۔ پونا۔ کوکان۔ احمد آباد۔ پنڈاروں کی لڑائی کے بعد پیشوا سے لئے۔	۱۸۵۳	برار نظام نے بعوض قرضہ کے کمپنی کو دے دیا۔
		۱۸۵۶	اودھ بوجہ بدانتظامی [illegible] اور نواب کلکتہ [illegible]
۱۸۲۲	بیجاپور۔ احمد نگر۔ نظام سے لئے۔	۱۸۸۶	اپر برہما۔ لارڈ ڈفرن نے کل برہما فتح اور راجہ کو قید کر لیا۔
۱۸۲۴	آسام۔ اراکان۔ تناسرم برہما کی اول جنگ کے بعد راجہ برہما سے لئے۔		

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان صوبوں کا کچھ حال لکھا جائے جو محمد شاہ کے زمانہ میں آزاد ہو گئے تھے۔

فصل دہم بعض اسلامی ریاستوں کی تاریخ

(۱) بنگال

اورنگ زیب کے زمانہ میں نواب جعفر خاں مخاطب بہ مرشد قلیخاں (جس نے جیسا میں مرشد آباد بسایا) شاہزادہ عظیم الشان کی طرف سے بنگالہ و اڑیسہ کا گورنر تھا ۱۱۳۸ھ میں مر گیا چونکہ اس کی اولاد نرینہ نہ تھی اس کا داماد شجاع الدولہ (شجاع الدین محمد خاں) اس کا جانشین ہوا اسی کے عہد میں بہار بھی مل گیا۔ جب ۱۱۵۱ھ میں شجاع الدولہ مر گیا تو اس کا بیٹا علاء الدولہ سرفراز خاں جانشین ہوا مگر مرزا محمد علی خاں نے جو شجاع الدولہ کی طرف سے بہار کا گورنر تھا ایک کروڑ روپیہ سالانہ بادشاہ دہلی سے اقرار کرکے گورنری بنگالہ، بہار و اڑیسہ کا فرمان اپنے نام حاصل کیا اور سرفراز خاں پر چڑھائی کی اور سرفراز خاں محرم الحرام ۱۱۵۳ھ میں لڑائی میں مارا گیا مرزا محمد علی کا خطاب حسام الدولہ علی وردی خاں مہابت جنگ تھا مرشد آباد میں سکونت اختیار کرکے اپنے رشتہ داروں کو مختلف صوبوں کی حکومت دی چنانچہ اپنے نواسہ مرزا محمد زین الدین احمد خاں کو سراج الدولہ شاہ قلیخاں خطاب دیکر اور اپنے دوسرے بھتیجے کو ڈھاکہ کی حکومت دی اور سرفراز خاں کے متعلقین کی پنشن مقرر کر دی اور اپنی حمایت میں رکھا ۱۱۵۵ھ میں ناگپور کے راجہ رگھوجی بھونسلا نے اپنے سپہ سالار بھاسکر پنڈت کو چالیس ہزار فوج کے ساتھ بنگالہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا مہابت جنگ نے بردوان کے قریب شکست کھائی اور مرہٹوں نے مرشد آباد کو لوٹا مگر پھر مہابت جنگ نے حملہ کرکے مرہٹوں کو بنگالہ سے نکال دیا۔ اس کے بعد مہابت جنگ نے اپنے ملک کی حفاظت کی مگر رگھوجی نے بھی مہابت جنگ کا علاقہ دبا کر صلح کر لی اور ۱۱۶۵ھ میں یہ صلح قرار پائی کہ مہابت جنگ کا اڑیسہ کا کچھ حصہ رگھوجی کو دیا جائے اور بارہ لاکھ روپیہ سالانہ چوتھ کا دیا کرے۔ ۱۱۶۹ھ میں مہابت جنگ علی وردی خاں ۸۰ برس کا ہو کر مرض استسقا سے مر گیا اس نے ۱۶ سال ۵ ماہ حکومت کی۔

چونکہ علی وردی خاں کا کوئی بیٹا نہ تھا اس لیے اس کا نواسہ سراج الدولہ اس کا جانشین ہوا [illegible] آکر انگریزوں کے پاس پناہ لی سراج الدولہ نے انگریزوں کو کہا کہ اس کو حوالہ کریں اور کلکتہ کا قلعہ فورٹ ولیم [illegible] انگریزوں [illegible] حملہ کرکے قاسم بازار میں انگریزوں کی کوٹھی لوٹ لی اور پھر کلکتہ فتح [illegible] اور بہت سے انگریز [illegible] ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیا [illegible] ۱۴۶ آدمی [illegible] صرف ۲۳ آدمی زندہ نکلے [illegible] ۱۷۵۶ء [illegible]

[illegible] ترک خراسانی قوم افشار سے تھا [illegible]

محقق انگریزوں نے ثابت کیا ہے [illegible]

اس حادثہ کا بدلہ لینے کو مدراس سے روانہ ہوئے اور ۱۱۷۰ھ ۱۷۵۷ء میں سراج الدولہ کو مقام پلاسی پر سخت شکست دی کیونکہ سراج الدولہ کا سپہ سالار میر جعفر انگریزوں سے مل گیا تھا۔ سراج الدولہ بھاگ گیا پھر انگریزوں نے میر جعفر کو نواب بنگالہ بنایا اور اس نے شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خاں بہادر مہابت جنگ خطاب اختیار کیا اور اپنے داماد میر محمد قاسم کو سراج الدولہ کی گرفتاری کے واسطے مقرر کیا۔ جب پکڑا ہوا آیا میر جعفر کے بیٹے میرن نے اسے مرشد آباد میں قتل کرا دیا۔ سراج الدولہ نے ایک سال ۳ ماہ حکومت کی ۞ میر جعفر نے خراج سلطانی موقوف کر دیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو کر ظلم کرنے لگا۔ اس کا بیٹا میرن بھی بڑا ظالم تھا وہ ۱۱۷۳ھ میں بجلی سے ہلاک ہوا۔ انگریزوں نے میر محمد جعفر کو معزول کر کے ۱۱۷۴ھ میں اس کے داماد میر محمد قاسم کو بنگال اور بہار اور اڑیسہ کا حاکم بنا دیا۔ اور میر محمد قاسم نے عالی جاہ نصیر الملک امتیاز الدولہ میر محمد قاسم خاں بہادر نصرت جنگ کا خطاب بادشاہ دہلی سے پایا۔ اسی سال شاہ عالم نے مع اپنے سردار کامگار خاں کے نواح پٹنہ پر چڑھائی کی مگر میر قاسم اور انگریزوں اور رام نرائن والی پٹنہ کی فوج نے شکست دی۔ انگریز سردار نے صلح کر کے شاہ عالم پاس آئے بڑی عزت سے پٹنہ میں لائے اور میر محمد قاسم نے کورنش بجا لا کر ایک ہزار ایک اشرفی نذر کی اور جواہر و ملبوس وغیرہ پیشکش کیا اور بادشاہ نے خلعت پیشش پارچہ و مالائے مروارید وغیرہ عنایت کیا اور ۲۴ لاکھ روپیہ سالانہ پر تینوں صوبے (بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ) میر قاسم کے نام کر دئے۔ اب میر قاسم نے انگریزوں سے دور رہنے کو واسطے مرشد آباد کے بجائے مونگیر کو پایہ تخت بنایا اور فرانسیس نوکر رکھ کر اپنی فوج کو فرنگی قواعد سکھانے لگا یہاں تک کہ ۱۱۷۶ھ میں میر قاسم اور انگریزوں میں بڑا تکرار ہو گئی اور دستے پٹنہ میں آ کر ۲۰۰ بیگناہ انگریز قتل کر ڈالے اور اپنے مختلف کماشتوں کو لکھا کہ جہاں انگریز ملیں ان کو قتل کریں۔ غرض اب انگریزوں اور میر قاسم میں کئی جگہ لڑائی ہوئی اور مرزا نجف خاں نے انگریزوں کو کئی مقام پر شکست دی مگر پھر انگریزوں نے شجاعوں کو مارا اور پٹنہ فتح کر لیا اور میر قاسم نے شاہ عالم اور بادشاہ اودھ کے پاس پناہ لی۔ میر قاسم نے ۳ سال ۲ ماہ حکومت کی۔ میر قاسم کو بھگا کر انگریزوں نے پھر میر جعفر کو مسند نشین کیا اور وہ ایک سال ۷ ماہ دوبارہ حکومت کر کے ۱۱۷۸ھ ۱۷۶۵ء میں مر گیا۔ اور اس کی جگہ اس کا بیٹا نجم الدولہ معروف بہ میر پھلواری نواب مقرر ہوا اور محمد رضا خاں بن حکیم ہادی علی خاں شیرازی مدار المہام مقرر ہوا جسے شاہ عالم نے محمد رضا خاں بہادر مظفر جنگ خطاب دیا مگر ۱۲ راگست ۱۷۶۵ء کو کرنل کلاو نے شاہ عالم کے پاس الہ آباد آ کر تینوں صوبوں کی دیوانی انگریزی کمپنی کے نام عوض ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ کے لکھوالی نجم الدولہ بست و دوم ذیقعدہ ۱۱۷۹ھ ۱۷۶۶ء میں مر گیا۔ ایک سال ۳ ماہ حکومت کی اس کا بھائی سیف الدولہ جانشین ہوا اور دہم ذیقعدہ ۱۱۸۲ھ ۱۷۶۹ء کو مر گیا۔ ۳ سال حکومت کی۔ پھر میر محمد جعفر کا چھوٹا بیٹا مبارک الدولہ نواب ہوا۔ اسپر نظامت بنگال ختم ہو گئی کیونکہ ۱۱۸۵ھ ۱۷۷۲ء میں انگریزوں نے وارن ہیسٹنگز کو بنگالہ کا گورنر مقرر کیا اور ناظم اور اس کے لواحقین کی پنشن مقرر ہو گئی ۞ فہرست ناظمان بنگالہ

نمبر	نام	سنہ جلوس	مدت	نمبر	نام	سنہ جلوس	مدت
۱	جعفر خاں ناصبی بہ مرشد قلی خاں	۱۱۱۹ ۱۷۰۷	۲۳	۶	میر محمد جعفر خاں شجاع الدولہ	۱۱۷۰ ۱۷۵۷	۳ سال ۵ ماہ
۲	شجاع الدین شجاع الدولہ (داماد جعفر خاں)	۱۱۳۹ ۱۷۲۷	۱۴	۷	میر محمد قاسم عالی جاہ نصیر الملک (داماد میر جعفر)	۱۱۷۴ ۱۷۶۰	۳ سال ۲ ماہ
۳	علاء الدولہ سرفراز خاں (بن شجاع الدولہ)	۱۱۵۱ ۱۷۳۹	ایک سال ۲ ماہ	۸	میر محمد جعفر دوبارہ	۱۱۷۶ ۱۷۶۳	ایک سال ۵ ماہ
۴	حسام الدولہ علی وردی خاں (داماد شجاع الدولہ)	۱۱۵۳ ۱۷۴۰	۱۶ سال ۲ ماہ	۹	نجم الدولہ میر پھلواری (بن میر جعفر)	۱۱۷۸ ۱۷۶۴	ایک سال ۳ ماہ
۵	علاء الدین مرزا محمد سراج الدولہ (نواسہ علی وردی خاں)	۱۱۶۹ ۱۷۵۶	ایک سال ۳ ماہ	۱۰	سیف الدولہ (بن میر جعفر) [۱]	۱۱۷۹ ۱۷۶۵	۳ سال

(۲) اودھ

[illegible] ایک خراسانی سوداگر تھا فرخ سیر کے عہد میں کئی اعلیٰ عہدہ پر ممتاز ہوا محمد شاہ کے زمانہ میں ۱۱۳۴ھ میں برہان الملک سعادت خاں خطاب پا کر اودھ کا صوبہ دار مقرر ہوا۔

[۱] اس نے اس مرتبہ سال ۵ ماہ حکومت کی ۔ ۱۱۷۶ھ میں شجاع الدولہ والی اودھ کی نوکری چھوڑ کر میر قاسم کا نوکر ہو گیا تھا ۱۱۷۵ اس کو بعد چند شاہ عالم کی طرف سے خان بہادر کا خطاب ملا تھا۔ ۱۱۸۲ھ میں سیف الدولہ کے بعد اس کی جگہ اس کا بھائی مبارک الدولہ نواب ہوا ۔ ۱۱۸۵ھ میں نظامت بنگالہ کا خاتمہ ہوا مگر پھر بھی ۱۲۵۰ھ تک نظام الدولہ سید زین العابدین ۔ سید احمد علی خاں ۔ ہمایوں جاہ ۔ منصور علی خاں نصرت جنگ یکے بعد دیگرے برائے نام ناظم ہوئے۔

اس کے خاندان میں ۱۸۵۶ء تک کل ۱۱ حکمران بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں۔

نمبر	نام	سنہ جلوس و مدت	کیفیت
۱	سعادت خاں برہان الملک	۱۱۳۰ھ	۲۰ سال حکومت کر کے مرگیا۔ میجر ہینوئل نے لکھا ہے کہ زہر کھا کر مر گیا۔
۲	منصور علی خاں صفدر جنگ (داماد برہان الملک)[1]	۱۱۵۱ ۱۵ سال	برہان الملک کا بھانجا تھا اس کے لاولد مرنے کے بعد اودھ کا صوبہ دار مقرر ہوا احمد شاہ کا وزیر رہا دہلی میں مقبرہ ہے اس کا اصل نام مرزا محمد مقیم تھا۔ قرا یوسف ترکمان کی نسل سے تھا علاوہ اودھ کے چنار بنارس۔ الہ آباد اور صوبہ داری کشمیر بھی اس کو ملی۔
۳	شجاع الدولہ جلال الدین حیدر خاں (بن صفدر جنگ)	۱۱۶۷ ۱۷۵۴ ۲۲ سال	شاہ عالم ثانی کا وزیر رہا علاوہ اودھ و الہ آباد کے ملک دوآبہ اور اٹاوہ روہیلوں اور مرہٹوں سے چھین لیا انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہا دو دفعہ انگریزوں سے بکسر وغیرہ پر ۱۷۶۴ء و ۱۷۶۵ء میں لڑا مگر شکست کھا کر صلح ہوا۔ انگریزوں نے غازی پور اور بنارس کے علاقے خود لئے اور الہ آباد اور کوڑہ شاہ عالم کو دلوایا اور اسے پھر اودھ پر بحال کر دیا مگر حکم ہوا کہ ۳۵ ہزار سے زیادہ فوج نہ رکھے۔ پھر جب شاہ عالم دہلی چلا آیا اور مرہٹوں نے بادشاہ سے الہ آباد اور کوڑہ اپنے نام لکھوا لیا تو انگریزوں نے الہ آباد و کوڑہ اس کے ہاتھ ۱۷۷۳ء میں ۵۰ لاکھ روپے کو بیچ ڈالے۔
۴	آصف الدولہ (محمد یحییٰ مرزا امانی) بن شجاع الدولہ	۱۱۸۸ ۱۷۷۵ ۲۲ سال ۱۰ ماہ	اس نے بجائے فیض آباد کے لکھنؤ کو دار الحکومت بنایا۔ علاقہ جونپور۔ غازی پور اور بنارس جو راجہ چیت سنگھ کو انگریزوں نے ماتحت نواب اودھ کر رکھے تھے انگریزوں کے ماتحت ہوئے اور ۲ لاکھ ۶۰ ہزار ماہواری بابت فوج الہ آباد کے آصف الدولہ پر قرار پایا مگر پھر انگریزوں نے کچھ تخفیف کر دی۔
۵	وزیر علی بن آصف الدولہ	۱۲۱۲ ۱۷۹۷	انگریزوں نے یہ شک کر کے منکوحہ بیوی سے نہیں ہے معزول کیا اور فساد کرنے کے سبب بنارس میں نظر بند ہوا
۶	سعادت علی خاں بن شجاع الدولہ	۱۲۱۲ ۱۷۹۷ ۱۶ سال ۱۰ ماہ	کچھ دنوں بعد اس سے انگریزوں نے ۷۶ لاکھ روپے سالانہ خراج مقرر کیا اور قرار پایا کہ ۱۰ ہزار انگریزی فوج اس کے پاس رہا کرے اور خرچ فوج کے واسطے علاقہ دوآب (ایک کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ کی مالیت) ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۱ء میں نواب سے لے لیا اور دریائے گنگ انگریزوں اور نواب کی سرحد قرار پایا۔
۷	غازی الدین حیدر بن سعادت علی خاں	۱۲۲۹ ۱۸۱۴ ۱۴ سال	اس کے عہد میں روہیلکھنڈ انگریزوں نے لے لیا ۱۸۱۹ء میں انگریزوں نے اسے خطاب شاہی عطا کیا اور بادشاہ دہلی سے بالکل اودھ کا تعلق قطع ہو گیا۔
۸	نصیر الدین حیدر بن غازی الدین حیدر	۱۲۴۳ ۱۸۲۷	۱۰ سال حکمرانی کر کے مر گیا۔ میجر ہینوئل نے لکھا ہے کہ اس کو شربت میں زہر دلوایا گیا تھا۔
۹	محمد علی شاہ	۱۲۵۳ ۱۸۳۷	۵ سال حکمرانی کر کے مر گیا
۱۰	امجد علی شاہ بن محمد علی شاہ	۱۲۵۸ ۱۸۴۲	۴ سال حکمرانی کر کے مر گیا
۱۱	واجد علی شاہ بن امجد علی شاہ	۱۲۶۳ ۱۸۴۷ ۹ سال	۱۳ فروری ۱۸۴۷ء کو تخت نشین ہوا اسی کے زمانہ میں ملک اودھ کی بد انتظامی حد کو پہنچ گئی اس لئے فروری ۱۸۵۶ء میں انگریزوں نے کل علاقہ اودھ ضبط کر لیا۔ ۱۲ لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ اور ۳ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ فوج چوکی پہرہ بادشاہ کیلئے قرار پایا اور حکم ہوا کہ یہ ۱۵ لاکھ تا حین حیات واجد علی شاہ مقرر رہے اس کے بعد اس کے جانشین کو صرف ۳ لاکھ سالانہ ملا کریگا۔ بادشاہ کے متوسلوں اور رشتہ داروں کیلئے علیحدہ گزارے مقرر ہوئے خطاب شاہی بادشاہ کی حیات تک قائم رہا کلکتہ میں سکونت ملی۔ وہیں ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۷ء میں انتقال کیا۔

(۴) حیدر آباد دکن

قمر الدین بن غازی الدین[2] چین قلیچ خاں نظام الملک آصف جاہ کا خطاب پا کر محمد شاہ کے زمانہ میں دکن کا صوبہ دار مقرر ہوا تھا وہاں سے اپنی خود مختار سلطنت

۱۔ برہان الملک کا داماد بھی تھا۔ ۲۔ گلزار شاہی میں کرم الدین لکھا ہے کہ شہاب الدین سہروردی کی اولاد سے تھا جو محمد بن ابو بکر [illegible]

قایم کرلی ۔اس کے خاندان میں اب تک ۱۱ حکمران ہوئے ہیں اور بفضلہ یہ سلطنت اب تک قایم ہے ۔

نمبر شمار	نام	جلوس سنہ	مدت	نمبر شمار	نام	جلوس سنہ	مدت
۱	نظام الملک آصف جاہ فتح جنگ میر قمر الدین خاں بن شہاب الدین المخاطب بہ میر غازی الدین خاں	۱۱۳۶ / ۱۷۱۹	۲۹	۶	میر نظام علیخاں آصف جاہ ثانی (بن آصف جاہ)	۱۱۷۵ / ۱۷۶۱	۴۳
				۷	میر اکبر علیخاں سکندر جاہ (بن نظام علی)	۱۲۱۸ / ۱۸۰۳	۲۶
۲	میر محمد پناہ ۔ غازی الدین خاں فیروز جنگ (بن نظام الملک)	۱۱۶۱ / ۱۷۴۸	چند ماہ	۸	میر فرخندہ علی خاں ناصر الدولہ (بن سکندر جاہ)	۱۲۴۴ / ۱۸۲۹	۲۹
				۹	میر تہنیت علیخاں افضل الدولہ (بن ناصر الدولہ)	۱۲۷۳ / ۱۸۵۷	۱۲
۳	میر احمد علیخاں نظام الدولہ ناصر جنگ (بن نظام الملک)	۱۱۶۱ / ۱۷۴۸	۲ سال ۶ ماہ	۱۰	میر محبوب علی خاں (بن افضل الدولہ)	۱۲۸۵ / ۱۸۶۹	۴۳
۴	ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ (بن ہمشیرہ ناصر جنگ)	۱۱۶۴ / ۱۷۵۱	چند ماہ	۱۱	میر عثمان علی خاں (بن محبوب علی خاں)	۱۳۲۸ / ۱۹۱۱	موجود
۵	میر محمد خاں امیر الممالک صلابت جنگ (بن آصف جاہ)	۱۱۶۴ / ۱۷۵۱	۱۱				

(۱) **نظام الملک آصف جاہ** ۔ اس کا حال محمد شاہ کے زمانہ میں لکھا جا چکا ہے ۔ ۱۷۴۸ء میں ۱۰۴ برس کا ہو کر مر گیا ۔ اورنگ آباد دار السلطنت تھا ۔

(۲) **غازی الدین** ۔ نظام کا بڑا بیٹا ۔ وزیر قمر الدین خاں اعتماد الدولہ کا داماد ۔ اپنے باپ کی وفات کے وقت دہلی میں میر الامرا اور مختار تھا اسی لئے نظام الملک کا دوسرا بیٹا ناصر جنگ اس کا جانشین ہوا اس کی وفات پر جب اسکا سوتیلا بھائی صلابت جنگ ملک پر قابض ہو گیا تو غازی الدین بہت سی فوج لیکر ۱۷۵۲ء میں دکن پر قبضہ کرنے کی غرض سے پہنچا مگر اس کی سوتیلی ماں یعنی نظام علی کی حقیقی ماں نے اسے زہر دلوا دیا (۷ ذی الحجہ ۱۱۶۵ھ ۱۷۵۲ء)

(۳) **ناصر جنگ** ۔ فرانسیسیوں سے مدد لیکر مظفر جنگ نے اس پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر قید ہوا ۔ ناصر جنگ کے معاون انگریز تھے مگر آخر کار ناصر جنگ فرانسیسیوں کی سازش سے مارا گیا اور مظفر جنگ نواب ہوا ۔ (۴) **مظفر جنگ** اس کے دربار میں فرانسیسیوں نے بڑی توقیر پائی بڑے بڑے عہدے پائے ۔ پونڈیچری ۔ کریکل اور مسلی پٹم کے قریب ان کو بہت سا علاقہ ملا مگر وہ چند ماہ کے بعد اپنی ہی فوج کے ہاتھ سے قتل ہوا ۔

(۵) **صلابت جنگ** ۔ اسوقت قید میں تھا فرانسیسی سردار بسی نے اسے نواب بنا لیا اور خود مدار المہام بنا اس سے فرانسیسیوں کا اقتدار اور بھی زیادہ ہو گیا ۔ گویا نظام کے ملک کے مالک ہو گئے ۔ جانشینی کے صلہ میں انکو بہت سا علاقہ ملا ۔ شمالی سرکار تو ان کو پہلے ہی مل چکا تھا اب اس پر فرانسیسیوں کا پورا اقتدار ہو گیا ۔ ۱۷۵۱ء میں غازی الدین کے کہنے سے مرہٹوں نے اس پر حملہ کیا مگر راجہ پور پر شکست کھائی ۔ ۱۷۵۲ء میں غازی الدین خود بہت سی فوج لیکر ریاست پر قابض ہونیکی غرض سے آیا مگر اس کی سوتیلی ماں نے اسے زہر دیدیا ۔ بین گنگا اور گوداوری کا درمیانی علاقہ مرہٹوں کو دیکر مرہٹوں کی مخصمے سے نجات پائی اور اب سے بجائے اورنگ آباد کے حیدر آباد دار الحکومت قرار پایا ۔ ۱۷۵۳ء میں تمام علاقہ شمالی سرکار چیکا کول سے دریائے پنار تک فرانسیسیوں کو مل گیا ۔ ۱۷۵۵ء میں اس کے وزیر شاہنواز خاں سے ملکر نظام علی نے تخت پر قبضہ کرنا چاہا مگر بسی نے انکا مقصد پورا ہونے نہ دیا ۔ ۱۷۵۸ء کے شروع میں بسی کو فرانسیسیوں نے واپس بلا لیا اور انگریزوں نے لڑکر شمالی سرکار سے فرانسیسیوں کو نکالدیا اور صلابت جنگ نے بھی اس علاقہ پر حکومت انگریزوں کو لکھدی ۔ ۱۷۶۰ء میں مرہٹوں نے نظام کو ادگیر پر شکست دیکر دولت آباد ۔ اورنگ آباد ۔ اسیر گڑھ اور بیجاپور چھین لئے ۔ ۱۷۶۱ء میں نظام علی نے صلابت ۱۰
کو قید کر لیا اور وہ ۱۷۶۳ء میں انتقال کر گیا ۔ (۶) **نظام علی** ۱۷۶۵ء میں کرناٹک پر حملہ کیا مگر انگریزوں نے دفع کیا ۔ ۱۷۶۶ء میں قرار پایا شمالی سرکار ۸ لاکھ روپیہ سالانہ کے عوض انگریزوں کے پاس رہے ۔ بادشاہ دہلی نے بھی اس معاہدہ کو تسلیم کر لیا اور کرناٹک بھی بموجب فرمان شاہ دہلی انگریزی قبضہ میں آگیا ۔ ۱۷۹۵ء میں مرہٹہ پیشوا نے دعوے لگایا ۔ زر چوتھ کا نواب پر کیا اور کردلا پر شکست دی اور بعوض ۳ کروڑ روپیہ اور ۳۵ لاکھ کا علاقہ مرہٹوں کی نذر ہوا مگر باجی راؤ ثانی پیشوا کے مرنیکے بعد نظام نے مرہٹوں سے اس علاقہ کے بعض حصے واپس لے لئے

(۱) فرانسیسی اول ۱۶۰۴ء میں تجارت کی غرض سے ہندمیں آئے ۔ ۱۶۶۴ء میں انکی کمپنی کو استقلال حاصل ہوا ۔ ۱۶۶۸ء میں (لوٹا ?) اول انکی کوٹھی سورت میں قایم ہوئی ۔ ۱۶۷۲ء میں نواب بیجاپور سے وہ زمین خرید کی جہاں اب پونڈیچری بنا ہے ۔ ۱۶۸۸ء میں اورنگزیب سے چندر نگر دیا ۔ ۱۷۲۵ء میں ماہی پر قبضہ ہوا ۔ ۱۷۳۹ء میں کاریکل ہاتھ آیا پھر سرکار نظام اور مرہٹوں میں مداخلت کرنیکے سبب بڑا اقتدار حاصل کیا مگر آخر کار انگریزوں نے انکو نکال دیا اب صرف چندر نگر ۔ پونڈیچری ۔ کاریکل ۔ ماہی اور ینام (گوداوری کے ڈلٹا میں) ہندوستان میں ان کے مقبوضات ہیں ۔

۱۷۹۸ء میں لارڈ ولزلی نے نظام سے ایک عہدنامہ لکھوایا جس میں تحریر ہوا کہ نظام ۶ ہزار کنٹنجنٹ فوج رکھے اور فرانسیسیوں کو نکال دے اُس وقت سے یہ عہد توڑا نہیں گیا۔ اس فوج کے خرچہ کے واسطے اضلاع کڈاپہ اور بلاری انگریزوں کو مل گئے۔

(۷) **سکندر جاہ**۔ اس نے اپنی تقرری کی سند بادشاہ دہلی سے بھی منگائی ۱۸۰۳ء میں انگریزوں نے ملک برار جو مرہٹوں سے چھینا تھا نواب کو دے دیا ۱۸۰۸ء میں میر عالم وزیر نواب مر گیا اور منیر الملک وزیر بنا اور اختیار کل چندو لعل کو جو متوسل انگریزی تھا ملا۔ ۱۸۱۷ء میں جب انگریزوں نے مرہٹہ پیشوا کو مغلوب کیا اور نواب نے انگریزوں کا ساتھ دیا تو مرہٹوں کا بہت سا ملک نواب کے بھی حصہ میں آیا۔ سکندر جاہ ۱۸۲۸ء کے آخر میں مر گیا۔ (۸) **ناصر الدولہ**۔ ۲۹ برس حکومت کر کے ۱۸۵۷ء میں مر گیا۔ ۱۸۵۳ء میں اس کنٹنجنٹ کے خرچ کی اصلاح کیلئے جو ۱۸۰۰ء کے عہدنامہ سے قرار پائی تھی انگریزوں نے علاقہ برار کا انتظام اپنے قبضہ میں کر لیا۔ (۹) **افضل الدولہ**۔ سالار جنگ برادر زادہ سراج الملک وزیر ہوا۔ اس وزیر نے انتظام ملکی خوب کیا۔ اور مفسدۂ دہلی میں خدمات نمایاں بجا لایا۔ انگریزوں نے اس کے صلہ میں ریاست کا ۵۰ لاکھ روپیہ قرضہ معاف کر دیا اور اضلاع رائچور وغیرہ دوآب کو واپس ملے۔ خطاب ستارۂ ہند بھی عطا ہوا۔ ۱۸۶۹ء میں افضل الدولہ نے انتقال کیا۔

(۱۰) **میر محبوب علیخاں** ۳ برس کی عمر میں مسند نشین ہوئے ۱۸۸۴ء میں بالغ ہو کر زمام حکومت ہاتھ میں لی ۱۹۰۲ء کو شروع میں انگریزوں نے ملک برار اس ریاست سے بالکل منتزع کر لیا۔ اس ریاست کا رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ کے قریب۔ آمدنی تقریباً ۳ کروڑ۔ (۱۱) **میر عثمان علیخاں** اپنے والد کے انتقال پر ۲۹ اگست ۱۹۱۱ء کو مسند آرائے حکومت ہوئے۔

(۴) کرناٹک

شاہ عالم کے زمانہ میں ۱۷۱۲ء میں سعادت اللہ خاں کرناٹک کا نواب مقرر ہوا۔ اس نے اپنے خاندان میں اس عہدہ کو موروثی کر لیا اس کا دارالحکومت ویلور رہا ۱۷۳۲ء میں مر گیا۔ اسکا بھتیجا دوست علی جانشین ہوا۔ اس نے فرانسیسیوں کو اقتدار بخشا اس وقت نظام الملک دکن کا صوبہ دار اور باجی راؤ مرہٹوں کا پیشوا تھا۔ دوست علی کا داماد چندا صاحب فرانسیسیوں کا بڑا دوست اور اس کے بڑے معاون تھے۔ ۱۷۳۶ء میں جب راجہ ترچنا پلی مر گیا تو چندا صاحب نے ترچنا پلی پر قبضہ کر لیا چندا صاحب نے تنجور کے راجہ سے کاریکل چھین کر ۱۷۳۹ء میں فرانسیسیوں کو دلوا دیا۔ رگھوجی بھونسلا راجہ برار اور مراری راؤ مرہٹہ والی گٹی نے کرناٹک پر حملہ کر کے نواح امبور میں دوست علی کو شکست دی اور ۱۷۴۰ء میں دوست علی مارا گیا اور اس کی بیوی اور چندا صاحب کی بیوی اور بیٹے نے پونڈیچری میں فرانسیسیوں کے پاس پناہ لی۔ دوست علی کے بیٹے صفدر علی کو مرہٹوں نے نواب بنایا اور بڑا خراج مقرر کیا مگر تھوڑے دنوں بعد صفدر علی ارکٹ میں مارا گیا اور ترچنا پلی سے ۱۷۴۱ء میں چندا صاحب کو مرہٹے گرفتار کر کے ستارا میں لے آئے جہاں وہ ۷ برس مرہٹوں کی قید میں رہا ۱۷۴۸ء میں جب مظفر جنگ مرہٹوں سے مدد لینے آیا تو اس سے اس کی بڑی دوستی ہو گئی رگھوجی نے پانڈیچری کا محاصرہ کر رکھا تھا مگر ڈومس فرانسیس کی بہادری سے محاصرہ ترک کرنا پڑا بادشاہ دہلی نے ڈومس کو نواب کا خطاب دیا ۱۷۴۱ء میں ڈومس کے بدلے ڈوپلے پانڈیچری اور چندرنگر کا نواب ہوا۔ اس نے انگریزوں کو ہند سے نکال دینا چاہا۔

صفدر علی کو اس کے سالے مرتضیٰ علی نے ۱۷۴۲ء میں قتل کر ڈالا اور اس کا کنبہ اور مال انگریزوں کی حمایت میں آیا۔ صفدر علی کا کم سن بیٹا جانشین ہوا مگر وہ بھی ۱۷۴۴ء میں قتل ہوا۔ اب نظام الملک جو دکن کا حقیقت میں خود مختار حاکم تھا (اور کرناٹک اس کا باجگذار تھا) بقیہ خراج کی طلبی کو آیا جو مدت سے ادا نہ ہوا تھا۔ غرض کل انتظام کر کے اس نے اپنی طرف سے ایک تجربہ کار سردار انور الدین کو کرناٹک کا گورنر بنایا۔

۱۷۴۹ء میں چندا صاحب اور مظفر جنگ نے جو ستارا میں تھے ڈوپلے کو اپنی مدد کیواسطے لکھا اور ڈوپلے نے روپیہ دیکر چندا صاحب کو مرہٹوں کی قید سے چھڑا لیا۔ اور مظفر جنگ اور چندا صاحب کو ساتھ لے کر ۱۷۴۹ء میں انور الدین کو (جو اب ۱۰۷ برس کا تھا) امبور پر شکست دی جس میں انور الدین اور اس کا بڑا بیٹا مارا گیا۔ اب ڈوپلے نے چندا صاحب کو نواب آرکٹ

اور مظفر جنگ کو نواب حیدرآباد بنا دیا۔ الورالدین کے چھوٹے بیٹے محمد علی نے اور نظام کے بیٹے ناصر جنگ نے انگریزوں سے مدد مانگی اب ایک طرف چندا صاحب اور مظفر جنگ کی طرف سے فرانسیس(۱) تھے اور محمد علی اور ناصر جنگ کی طرف انگریز۔ دونوں میں لڑائی ہوئی۔ انگریز فتحیاب ہوئے ناصر جنگ نواب حیدرآباد اور محمد علی نواب کرناٹک بنایا گیا۔ مظفر جنگ قید ہوا اور چندا صاحب پونڈیچری میں پناہ گیر ہوا۔ سنہ ۱۷۵۰ء میں فرانسیسیوں نے ناصر جنگ کو شکست دیکر مظفر جنگ کو حیدرآباد کا وائسرائے بنا دیا۔ اور ناصر جنگ مارا گیا۔ محمد علی نے بھی چندا صاحب کی نوابی منظور کر لی بشرطیکہ الورالدین کا تمام خزانہ واپس مل جائے اور دکن میں کوئی اور جگہ اسے مل جائے۔ سنہ ۱۷۵۱ء میں جب مظفر جنگ کو فرانسیس پونڈیچری سے اس کی پایہ تخت اورنگ آباد کی طرف لا رہے تھے نواب کرنول نے مخالفت کی اور مظفر جنگ لڑائی میں مارا گیا اور بسی فرانسیس نے صلابت جنگ کو جو ساتھ ہی قید میں تھا نواب بنا دیا اور اسے صحیح سلامت اورنگ آباد میں لاکر تخت نشین کیا اور چندا صاحب نواب کرناٹک تھا ہی۔ اسوقت کرناٹک میں انگریزوں کے پاس سوائے مدراس۔ دیوی کوٹہ اور سینٹ ڈیوڈ کے کچھ نہ تھا۔ محمد علی اس وقت ترچناپلی پر قابض تھا۔ سنہ ۱۷۵۱ء میں کلائیو انگریز نے آرکٹ فتح کر لیا اور جب چندا صاحب کے بیٹے راجہ صاحب نے آرکٹ کا محاصرہ کیا تو کلائیو نے دفع کیا۔ سنہ ۱۷۵۲ء میں فرانسیسوں اور چندا صاحب نے محمد علی کو پونڈیچری میں گھیر لیا۔ آخر کئی لڑائیوں کے بعد سنہ ۱۷۵۲ء میں چندا صاحب مارا گیا۔ اب ڈوپلے نے دکن کے اکثر سرداروں کو انگریزوں سے توڑ کر اپنے سے ملا لیا۔ اور صلابت جنگ نے ڈوپلے کو نوابی کرناٹک کا فرمان بھیجا۔ ڈوپلے نے راجہ صاحب کو اپنا نائب بنایا اور جب اسے کام کا نہ دیکھا تو مرتضے علی کو اپنا نائب مقرر کیا مگر سنہ ۱۷۵۴ء میں ڈوپلے فرانس بلا لیا گیا اور ہندوستان میں فرانسیسوں کا معاملہ بگڑنا شروع ہوا۔ جنوری سنہ ۱۷۵۵ء میں فرانسیسوں اور انگریزوں میں تھوڑے دنوں کے لئے صلح ہو گئی۔ اور محمد علی نواب کرناٹک قرار پایا۔ جنوری سنہ ۱۷۵۵ء میں کرناٹک کے بعض علاقوں کی آمدنی وصول کرنے کی نسبت راجہ میسور اور محمد علی نواب کرناٹک میں بگاڑ ہوا۔ فرانسیسوں نے راجہ میسور کا اور انگریزوں نے محمد علی کا ساتھ دیا۔ لڑائی شروع ہوئی یہاں تک کہ سنہ ۱۷۵۹ء میں انگریزوں نے وینڈواش پر شکست فاش دی اور بسی کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک ایک کر کے انگریزوں نے فرانسیسوں کے تمام علاقے چھین لئے۔ یہاں تک کہ سنہ ۱۷۶۱ء میں پونڈیچری بھی فتح ہو گیا (گو کہ بعد میں واپس کر دیا گیا) سنہ ۱۷۶۹ء میں فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی ٹوٹ گئی محمد علی کے مرنے کے بعد محمد علی کا بیٹا نواب کرناٹک ہوا جس نے سنہ ۱۸۰۱ء میں کرناٹک انگریزوں کے حوالہ کر کے پنشن منظور کی۔

(۵) میسور

سنہ ۱۵۶۵ء میں بیجے نگر کی سلطنت برباد ہو کر میسور کی حکومت آزاد ہوئی یہاں تک کہ راجہ ودیار نے جو سنہ ۱۶۱۷ء میں مرا اپنے علاقہ کو بہت وسیع کر لیا تھا اس کے وقت ہی بجائے میسور کے سرنگاپٹم دارالحکومت ہوا۔ کرشنا کے جنوب میں ہندوؤں کی یہی سب سے بڑی ریاست تھی اور ہے۔ سنہ ۱۶۷۲ء سے سنہ ۱۷۰۴ء تک چک دیوراج راجہ رہا جس کو اورنگزیب نے راجہ کا خطاب اور ہاتھی دانت کے تخت پر بیٹھنے کی اجازت دی۔ سنہ ۱۷۲۴ء میں نظام الملک نے حملہ کر کے میسور کے راجہ دیوراج سے خراج وصول کیا۔ سنہ ۱۷۵۵ء میں صلابت جنگ نے بسی کی مدد سے ۵۶ لاکھ روپئے خراج وصول کیا۔ سنہ ۱۷۵۷ء میں میسور کے راجہ ننجراج سے مرہٹوں نے بہت سا روپیہ لیا اور بہت سا علاقہ چھین لیا سنہ ۱۷۶۱ء میں حیدر علی نے جو راجہ کا سپہ سالار تھا سلطنت پر قبضہ کر لیا اور ۳ لاکھ دیوراج کی اور ایک لاکھ ننجراج کی پنشن مقرر کر دی مگر بعد میں ننجراج حیدر علی کے خلاف سازش کرنے کے سبب ہمیشہ کے واسطے قید کیا گیا۔

حیدر علی اصل میں ایک پنجابی درویش کا پوتا اور ایک بہادر سردار فوج کا بیٹا تھا۔ ۲۰ برس کی عمر میں راجہ میسور کا نوکر ہوا اور ترقی کر کے سپہ سالار ہو گیا آخر کو سلطنت میسور دبا بیٹھا اور کچھ علاقے فتح کئے۔ سنہ ۱۷۶۵ء میں مادھو راؤ پیشوا نے حملہ کر کے حیدر علی کو شکست دی حیدر علی نے ۳۲ لاکھ روپئے اور جدید فتوحات پیشوا کو دے کر چھٹکارا حاصل کیا۔ سنہ ۱۷۶۶ء میں مالابار پر حملہ کر کے کالیکٹ فتح کر لیا اسی سال نظام کو ملا کر کرناٹک پر حملہ کیا مگر انگریزوں نے شکست دی۔ نظام نے حیدر علی کا ساتھ چھوڑ دیا مگر سنہ ۱۷۶۹ء میں تنہا حیدر علی

(۱) ناصر جنگ کی طرف سے کیونکہ ناصر جنگ وائسرائے تھا اور محمد علی نواب۔

کرناٹک فتح کرتا ہوا مدراس تک جا پہنچا اور انگریزوں نے دب کر صلح کر لی اور حیدر علی کو مفتوحہ علاقے واپس کر دیے اسی سال مرہٹہ پیشوا نے حملہ کر کے حیدر علی کا بہت سا علاقہ لے لیا مگر مادھو راؤ کے مرنے کے بعد جتنا مرہٹوں کو دیا تھا اس سے زیادہ اس نے واپس لے لیا ۱۷۸۰ء میں حیدر علی نے کرناٹک میں انگریزوں کے بہت سے علاقے فتح کر لیے اور شروع ۱۷۸۱ء میں پھر انگریزوں سے لڑائی شروع ہو گئی یہاں تک کہ ۱۷۸۲ء میں حیدر علی مر گیا اور اس کے بیٹے ٹیپو نے لڑائی جاری رکھی انگریزی فوج فتح کرتی ہوئی سرنگاپٹم کے قریب جا پہنچی مگر آخر کار ۱۷۸۴ء میں منگلور پر ایک عہدنامہ ہوا جس میں قرار پایا کہ طرفین اپنی اپنی فتوحات سے دست بردار ہوں اس کے بعد ٹیپو نے کناڑا اور کورگ فتح کر کے ایک لاکھ آدمی کو زبردستی مسلمان کیا اور اپنا لقب بادشاہ مقرر کر کے شاہ عالم کا نام خطبہ سے نکال دیا مرہٹوں اور نظام نے ملک ٹیپو کا ملک فتح کر کے بانٹ لینا چاہا مگر اس نے کچھ دے کر صلح کر لی ۔ اس کے بعد مالابار فتح کر کے ہزار ہندو مسلمان کیے اور بہت لوگ زبردستی مسلمان کیے ۱۷۸۹ء میں تراونکور پر حملہ کیا (جہاں کا راجہ انگریزوں کا دوست تھا) مگر شکست کھائی اور بہت نقصان اٹھایا پھر بھی اپریل ۱۷۹۰ء میں پایہ تخت تراونکور کے اندر گھس گیا انگریزوں نے راجہ تراونکور کی حمایت کی اور نظام اور مرہٹوں کو ملا کر ٹیپو کو ایک بار ۱۷۹۱ء میں شکست دی۔ اور فروری ۱۷۹۲ء میں سرنگاپٹم کا محاصرہ کر لیا ٹیپو نے مجبور ہو کر اپنا آدھا ملک ۳ کروڑ روپیہ اور ۲ بیٹے بطور یرغمال انگریزوں کو اور ۳۰ لاکھ روپیہ مرہٹوں کو دے کر صلح کر لی انگریزوں نے اس مفتوحہ علاقہ میں سے ڈنڈیگل بارہ محل اور مالابار کے علاقے اپنے پاس رکھے۔ کورگ وہاں کے قدیم راجہ کو دے دیا اور باقی ملک مرہٹوں اور نظام میں بانٹ دیا اور روپیہ بھی تینوں نے تقسیم کر لیا ۱۷۹۴ء میں ٹیپو کے بیٹے بھی واپس بھیج دیے گئے ۱۷۹۹ء میں ٹیپو نے فرانسیسیوں سے مل کر انگریزوں کو ہند سے نکال دینا چاہا یہ سن کر انگریزوں نے نظام کو ساتھ لے کر چڑھائی کی سلطان کمال بہادری سے لڑا مگر آخر کار سرنگاپٹم کا محاصرہ ہوا اور سلطان لڑتا ہوا مارا گیا پورنیہ وزیر قمر الدین افسر اعظم اور ٹیپو کا بیٹا فتح حیدر مطیع ہو گئے اور میسور انگریزوں کے قبضہ میں آ گیا اور اب انگریزوں کا اقتدار دکن میں سب سے بڑھ کر ہو گیا ٹیپو کے بیٹوں کو ویلور میں رہنے کا حکم ہوا اور پھر کلکتہ بھیجے گئے اور انکی پنشن مقرر ہوئی قدیم راجہ میسور کا پوتا جس کا نام کرشن راج ودیار تھا اور اس وقت ۵ برس کا تھا میسور کی گدی پر بٹھایا گیا کناڑا کوئمبٹور اور وینا اڈ انگریزی سلطنت میں شامل ہوئے گرم کونڈہ گٹی وغیرہ جو علاقہ نظام کے قریب تھے نظام کو ملے اور ۱۸۱۰ء تک جنرل ولزلی میسور کا منتظم رہا وزارت پورنیہ کے سپرد رہی ۔ رقبہ ۲۷۹۳۶ مربع میل آبادی ۵۹ لاکھ کے قریب آمدنی ۲ کروڑ کے قریب ہے ۔

(۶) بھوپال (سنٹرل انڈیا)

رقبہ ۶۹۰۲ مربع میل آمدنی تخمیناً ۴۰ لاکھ ۔ آبادی ۶ لاکھ ۶۵ ہزار ۹ سو ۶ دکن میں وسعت اراضی کے لحاظ سے حیدرآباد کے بعد اسی کا نمبر ہے اس خاندان کا بانی دوست محمد خاں افغان اورنگزیب کی طرف سے ضلع بیرسیا کا منتظم تھا ۔ فرخ سیر کے زمانہ میں جب دہلی کی سلطنت ضعیف ہو گئی تو اس نے اپنی خود سر حکومت بھوپال اور اس کے نواح میں قائم کر لی ۔ دوست محمد خاں ۱۱۴۰ھ میں مر گیا اس خاندان میں ۱۳ حکمران اب تک ہوتے رہے ہیں ۔

نمبر	نام	سنہ جلوس	مدت	کیفیت
۱	دوست محمد خاں ولد افغان	۱۷۰۹ ۱۱۲۰	۲۳	۱۱۲۸ھ میں بھوپال کا قلعہ اور شہر پناہ تعمیر کی ۔
۲	یار محمد خاں بن دوست محمد	۱۷۴۲ ۱۱۵۳	۱۵	غیر منکوحہ بیوی سے تھا نظام کی مدد سے اپنے چھوٹے بھائی سلطان محمد کو جو منکوحہ بیوی سے تھا برطرف کر کے حاکم ہوا ۔ عمر ۳۳ سال ۔
۳	فیض محمد خاں بن یار محمد	۱۱۶۷	۲۵	مالوہ میں جو اس کا علاقہ تھا باجی راؤ پیشوا نے بادشاہ دہلی سے اجازت لیکر چھین لیا ۔ عمر ۳۶ سال
۴	حیات محمد خاں بن یار محمد	۱۱۹۲	۴۳	وزیر محمد خاں مختار ریاست ہوا ۔
۵	غوث محمد خاں بن حیات محمد خاں	۱۲۲۳	۱۷	پنڈاروں اور سندھیا نے ریاست بھوپال کو پامال کر ڈالا ریاست بھوپال تباہ ہو گئی کچھ علاقہ دوست محمد کے پاس رہ گیا وزیر محمد خاں ریاست کا مختار کل رہا ۔
۶	وزیر محمد خاں	۱۲۳۲	۱۹	نواب بھوپال کے رشتہ داروں میں سے تھا اس کا باپ بھوپال میں بسبب اختیارات وزیر حسن کے قتل ہوا تھا ۔ وزیر بھوپال سے بھاگ گیا تھا پھر اس نے آ کر بھوپال پر قبضہ کر لیا ۱۲۱۳ھ میں خود رئیس ریاست بنا اور دوبارہ

				بھوپال کی حکومت قائم کی اور مرہٹوں سے لڑکر بہت سے علاقے واپس لے لئے ۱۸۱۲ء میں سیندھیا اور رگھوجی نے بھوپال کا محاصرہ کرلیا اس نے ۹ ماہ مقابلہ کیا ناچار مرہٹے واپس چلے گئے ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۶ء میں مرگیا حیات محمد اور غوث محمد کے عہد میں بھی اسی کا دوران حکومت تھا۔
۷	نذر محمد خاں (بن وزیر محمد خاں)	۱۲۳۱ / ۱۸۱۶	۳	اسکی شادی غوث محمد کی بیٹی قدسیہ بیگم سے ہوئی ۱۸۱۷ء میں انگریزوں کی دوستی اس ریاست سے ہوگئی۔ مالوہ کے ۵ علاقے بھی انگریزوں نے نواب کو دے ۱۸۱۹ء میں پستول کی گولی سے اسکے سالے فوجدار محمد نے مار ڈالا۔ عمر ۲۸ سال۔
۸	منیر محمد خاں (بن امیر محمد خاں بن وزیر محمد)	۱۲۳۵ / ۱۸۲۰	۱۴	قدسیہ بیگم اختیار ریاست رہی سکندر بیگم بنت قدسیہ بیگم سے اس کی شادی ہوئی ماں بیٹیوں نے اسے اختیار ریاست نہ دیا اس نے سکندر بیگم کو طلاق دیدی اور ریاست سے دست بردار ہوا انگریزوں نے ۹ ہزار کی جاگیر اسے دیدی۔
۹	جہانگیر محمد خاں (بن امیر محمد خاں)	۱۲۴۹ / ۱۸۳۳	۱۱	سکندر بیگم کی اس سے شادی ہوگئی مگر قدسیہ بیگم نے اختیار نہ دیا لیکن ۱۸۳۷ء میں انگریزوں نے نواب کو کل اختیار دلوا دیا اور قدسیہ بیگم کے لئے ۵ لاکھ کی جاگیر الگ کردی سکندر بیگم بھی اپنی ماں پاس اسلام نگر چلی گئی جہانگیر محمد ۱۸۴۴ء میں مرگیا۔
۱۰	سکندر بیگم (بنت قدسیہ بیگم)	۱۲۶۱ / ۱۸۴۴	۲۴	شاہجہان بیگم سکندر بیگم کی بیٹی تھی چونکہ جہانگیر محمد کا منکوحہ بیوی سے کوئی بیٹا نہ تھا یہ جانشین ہوئی سکندر بیگم اور اس کا ماموں فوجدار محمد خاں منتظم رہے ان دونوں نے خوب انتظام کیا کل قرضہ ریاست کا ادا کر دیا ۱۲۷۱ھ میں فوجدار محمد کو علیحدہ کر دیا گیا ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۵ء میں شاہجہان بیگم کا نکاح بخشی باقی محمد خاں سے ہوا جو خاندان بھوپال سے نہ تھا لیکن ۱۲۷۵ھ میں سکندر بیگم نے اپنی حین حیات تک اپنے لئے ریاست رکھنے کی اجازت انگریزوں سے حاصل کی اور شاہجہان بیگم اس کی جانشین مقرر ہوئی۔ قدسیہ بیگم کے وقت سے خوشوقت رائے مدارالمہام تھا اسکے بعد منشی جمال الدین خاں کو تاحین مدارالمہام ہوا سکندر بیگم نے غدر میں انگریزوں کے ساتھ بڑی خیرخواہی کی اور خطاب ستارۂ ہند پایا ۱۲۸۵ھ میں سکندر مر گئی بڑی عاقلہ فاضلہ اور دیندار تھی عمر ۵۲ سال۔
۱۱	شاہجہان بیگم بنت جہانگیر محمد و سکندر بیگم	۱۲۸۵ / ۱۸۶۹	۳۳	اس کی دوسری شادی سید صدیق حسن خاں سے ہوئی جو بہت بڑا عالم تھا۔ وہ مدارالمہام رہا۔
۱۲	سلطان جہاں بیگم بنت شاہجہان بیگم	۱۹۰۱	موجودہ	حمید اللہ خان ابن سلطان جہاں بیگم (موجود)

(۷) رامپور (ممالک مغربی)

روہیلہ پٹھانوں کا زور محمد شاہ کے زمانہ سے شاہ عالم کے زمانہ تک رہا ان کا تمام ملک کٹھیر یعنی مراد آباد بدایوں بریلی شاہجہانپور وغیرہ تک تھا ان کی حکومت تھی اور ان کا ملک ان کے نام پر روہیلکھنڈ کہلانے لگا انکی حکومت کا بانی علی محمد خاں بن داؤد خاں روہیلہ تھا جس نے محمد شاہ کے زمانہ میں ۱۷۴۴ء میں اس علاقہ میں آزاد حکومت قائم کرلی اور آنولہ آباد کرکے دار الحکومت بنایا جب علی محمد خاں مرض استسقا سے مرگیا تو اسکے بیٹے فیض اللہ خاں کو رامپور اور کوٹہرا کی حکومت دیکر باقی ملک پر حافظ رحمت خاں بہادر داؤد خاں نے اور دوندے خاں عم زاد علی محمد خاں نے قبضہ کرلیا جب میں حافظ رحمت خاں وغیرہ شجاع الدولہ اور انگریزوں کی لڑائی میں مارے گئے اور فیض اللہ خاں بھاگ گیا مگر شجاع الدولہ نے انگریزوں سے اجازت لیکر فیض اللہ خاں کو اس کی رامپور اور کوٹہرا کی ریاست پر بحال کر دیا باقی ملک شجاع الدولہ کے قبضہ میں آیا جب فیض اللہ خاں مرگیا تو اس کے دونوں بیٹوں میں فساد ہوا چھوٹے بھائی غلام محمد خاں نے بڑے بھائی محمد علی خاں کو مار ڈالا انگریزوں نے محمد علی خاں کے بیٹے احمد علی خاں کو بدلہ دیکر رامپور وغیرہ کی علاقے جمع ۱۰ لاکھ پر قابض کردیا اور باقی علاقہ روہیلکھنڈ میں شامل کرلیا ۱۸۴۰ء میں احمد علی خاں لاولد مرگیا اسکی جگہ غلام محمد خاں کا بیٹا غلام محمد سعید خاں جانشین ہوا اس کے بعد محمد سعید خاں کا بیٹا یوسف علی خاں ۱۸۵۵ء میں مسند نشین ہوا جس کو غدر کی خیرخواہی میں علاقہ مراد آباد

۱۵ چونکہ شوہر خاندان بھوپال سے نہ تھا قرار پایا کہ شوہر کچھ بیراست تمام حفظ اب لہذا الی تک اختیار ریاست اور تمام ریاستہ بیگم ہی کا رہے ۱۵ کنیز تھی علی محمد خاں [illegible] سے تھا جسے داؤد خاں نے متبنیٰ کرلیا تھا۔ داؤد خاں کا اصل بیٹا محمد خاں تھا۔ داؤد خاں کے باپ کا نام عالم خاں تھا۔

دہلی میں ایک لاکھ ہزار سو کی جاگیر اور ہلی اور خطاب ستارہ ہند عطا ہوا۔ پھر یوسف علی خاں کا بیٹا کلب علیخاں مسند نشین ہوا جو نہایت لائق اور مدبر اور اہل علوم و فنون کا قدردان تھا۔ جب وہ ۱۳۰۴ھ میں مرگیا تو اس کا بیٹا مشتاق علیخاں مسند نشین ہوا اور اس کے بعد اس کا بیٹا حامد علیخاں جو لائق اور تعلیمیافتہ ہے ریاست رامپور پر حکمران ہے۔ رقبہ ریاست ۹۴۵ مربع میل۔ آبادی ۵ لاکھ۔ آمدنی ۲۹۸۰۰۰۰ سالانہ۔

(۸) بہاولپور (پنجاب) موجودہ حکمران امیر صادق علی خان

یہ عباسی خاندان سے ہیں ان لوگوں نے ۱۱۴۹ھ میں شکارپور اور سندھ سے آکر اس علاقہ میں حکومت قائم کرلی۔ اس وقت ان کا بڑا سردار محمد صادق خاں تھا اس کے بیٹے بہاول خاں اول نے بہاولپور آباد کیا۔ بہاول خاں کے بعد مبارک خاں بن صادق خاں پھر فتح خاں بن صادق خاں پھر بہاول خاں ثانی بن فتح خاں جانشین ہوا اور بادشاہ کابل کے ماتحت حکومت کرتا رہا یہ ۱۸۰۹ء میں مرگیا۔ اور اس کا بیٹا محمد صادق خاں اس کا جانشین ہوا ۱۸۱۹ء میں رنجیت سنگھ سے تنگ آکر اس نواب نے اس کی باجگزاری منظور کرلی ۱۸۲۶ء میں مرگیا اور اس کا بیٹا بہاول خاں ثالث مسند نشین ہوا اس نے رنجیت سنگھ سے تنگ آکر اپنے کو انگریزوں کی حمایت میں کرلیا۔ جنگ کابل اور جنگ سندھ میں خیرخواہی کرنے کے سبب اور جنگ ملتان میں انگریزوں کا ساتھ دینے کے باعث نواب مورد الطاف انگریزی ہوا ۱۸۵۲ء میں بہاول خاں ثالث مرگیا اور اس کا چھوٹا بیٹا محمد صادق خاں جانشین ہوا مگر اسے حاجی خاں نے بیدخل کردیا۔ حاجی خاں کے بعد اس کا بیٹا محمد صادق خاں رئیس ہوا۔ اس ریاست کی آمدنی ۱۶ لاکھ کے قریب رقبہ ۱۵۰۰۰ مربع میل آبادی ۶ لاکھ ۵۰ ہزار ۵۲۔

(۹) ٹونک (راجپوتانہ) پٹھان

اس ریاست کا بانی امیرخاں پنڈارہ تھا۔ بلکہ مرہٹے نے اسے نوابی کا خطاب دیا کیونکہ اسنے ہلکر کے ساتھ بڑی بڑی فتوحات حاصل کی تھیں انگریزوں کے دخل سے پہلے اس نے اپنی حکومت مالوہ کے ایک حصہ میں قائم کرلی تھی جب انگریزوں کی پنڈاروں سے لڑائی ہوئی تو اس نے انگریزوں کی شرطوں پر صلح کرلی اور ٹونک کی ریاست اسکو انگریزوں نے دیدی۔ یہ نہایت جری بہادر اور دیندار تھا ۱۲۵۰ھ میں مرگیا اور اس کا بیٹا وزیر محمد خاں جانشین ہوا جو ۱۸۵۷ء کے غدر میں وفادار رہنے کے سبب مورد عنایت انگریزی ہوا اس کے بعد اس کا بیٹا محمد علیخاں نواب ہوا۔ مذہبی حرارت کی وجہ سے ریاست میں کچھ جھگڑا ہوگیا تھا اور ایک ٹھاکر کا لڑکا ناحق مارا گیا تھا اس سبب سے محمد علیخاں بنارس میں نظربند ہوا اور محمد علیخاں کا بیٹا ابراہیم علیخاں نواب بنایا گیا اور نیابت ریاست کی افتخار الامراء فخر الممالک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خاں بہادر قائم جنگ (برادر محمد علیخاں) کو عطا ہوئی رقبہ ۲۵۵۳ مربع میل آبادی قریب ۳ لاکھ ۸ ہزار ۶۹۲۔ آمدنی ۱۱ لاکھ روپیہ سالانہ۔

(۱۰) مالیرکوٹلہ (پنجاب)

یہاں کے نواب شیخ احمد زندہ پیر کی نسل سے ہیں بہلول لودھی نے ان کو اس علاقہ میں جاگیر دی سلاطین مغلیہ کے زمانہ میں انکا کچھ اور اختیار بڑھ گیا سکھوں سے انکی اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں یہانتک کہ رنجیت سنگھ نے باجگذار بنالیا مگر ۱۸۰۹ء میں انگریزوں کی حمایت میں عطاء اللہ خاں حکمران ہوا۔ عطاء اللہ کے بعد اس کا بڑا بیٹا سبکین خاں حاکم بنا پھر امیرخاں نے ریاست پائی اس کو گورنمنٹ انگریزی نے نوابی کا خطاب دیا امیرخاں ۱۲۶۲ھ میں مرگیا اور محبوب علیخاں جانشین ہوا یہ ۱۲۷۴ھ میں فوت ہوا اور سکندر علیخاں نواب ہوا جو ۱۲۸۹ھ میں مرگیا اس کے بعد نواب ابراہیم علیخاں نواب ہوا اب اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا نواب ہے آمدنی ۱۰ لاکھ ۳۰ ہزار۔ رقبہ ۱۶۵ مربع میل۔ آبادی ۷۵ ہزار کے قریب۔

(۱۱) جاؤرہ (وسط ہند)

بانی اس خاندان کا غفور خاں سالا تھا امیرخاں والی ٹونک کا اسی کی وساطت سے ہلکر کا ملازم ہوا جنھے غفور خاں کو یہ علاقہ عطا کیا ۱۸۱۸ء میں بعد جنگ پنڈارہ یہ ریاست انگریزوں کی حمایت میں آگئی ۱۸۲۵ء میں غفور خاں مرگیا اس کا دو سالہ بیٹا غوث محمد خاں نواب بنایا گیا اور غفور خاں کی بیگم کا میر جانہ ریاست ہوئی اور غفور خاں کا داماد نہیا امیرخاں نائب قرار پایا ۱۸۵۷ء کے غدر میں یہ نسبت وفادار رہا انگریزوں نے اس سے خراج کم کردیا۔ غوث محمد کے بعد اس کا بیٹا عبید اللہ خاں مسند نشین ہوا رقبہ ۸۷۲ مربع میل آبادی ایک لاکھ ۱۷ ہزار۔ آمدنی ۸ لاکھ ۵ ہزار کے قریب۔ افیون کی پیداوار بہت ہے۔

(۱۲) ممدوٹ (پنجاب)

اس ریاست کا بانی نظام الدین خاں افغان رنجیت سنگھ [illegible]

نظام الدین خاں ۔ قطب الدین خاں ۔ فتح الدین خاں ۔ جمال الدین خاں ۔ قطب الدین خاں ثانی ۔ نظام الدین خاں ثانی وغیرہ۔

(۱۳) جوناگڈھ (بمبئی)

اس خاندان کی بنیاد ۱۷۳۵ء میں ایک سپاہی شیر علیخاں نے قایم کی ۔ رعایا نے اتفاق کر کے شاہی حاکم کو نکالدیا اسکے بعد اسکا بیٹا صلابتخاں پھر بہادر خاں بن صلابت خاں پھر مہابت خاں بن بہادر خاں پھر ۱۷۷۵ء میں حامد خاں بن مہابتخاں نواب ہوا جو ۱۸۱۱ء میں مرگیا اور بہادر خاں نواب ہوا جو ۱۸۴۰ء میں مرگیا اور حامد خاں بن بہادر خاں نواب ہوا جو ۱۸۵۱ء میں مرگیا اور مہابت خاں بن بہادر خاں نواب ہوا اب بہادر خاں نواب ہے آمدنی ۱۶ لاکھ ۔ یہ ریاست بڑودہ کی باجگذاری بھی جاتی ہے مگر کچھ روپیہ انگریزوں کو بھی دیتی ہے ۔

(۱۴) خیرپور (سندھ)

خاندان درانی کے ضعف کے وقت بلوچوں نے ملک سندھ اور خیرپور پر قبضہ کر کے آپس میں تقسیم کرلیا علاقہ حیدرآباد سندھ میں فتح علیخاں ۔ خیرپور میں میر سہراب اور میرپور میں میر ٹھارا حکومت کرنے لگا (۱) ۱۸۰۱ء میں فتح علی خاں مرگیا اسکا نصف حصہ اس کے بھائی غلام علی نے اور نصف باقی دو بھائیوں کرم علی اور مراد علی نے بانٹ لیا اور صوبدار خاں بن فتح علی کو کچھ نہ دیا ۱۸۱۱ء میں غلام علی مرگیا اسکا بیٹا میر محمد بھی محروم رہا اور اسکا علاقہ بھی کرم علی اور مراد علی نے بانٹ لیا ۱۸۲۸ء میں کرم علی مرگیا اور سلطنت حیدرآباد (بمبئی) ۱۳ لاکھ مراد علی کے قبضہ میں آگئی جب ۱۸۳۳ء میں مراد علی مرگیا تو اسکے دو بیٹوں نور محمد نصیر خاں اور صوبدار خاں بن فتح علی اور میر محمد بن غلام علی ان چاروں میں اسکی ریاست تقسیم ہوگئی ۱۸۴۰ء میں نور محمد مرگیا اور اپنے بیٹوں شہداد و حسین علی کو نصیر خاں کی حفاظت میں چھوڑا ۔ (۲) میر سہراب والی خیرپور ۱۸۳۰ء میں مرا اور اسکا بیٹا میر رستم علیخاں جانشین ہوا ۔ (۳) میر ٹھارا والی میرپور ۱۸۲۹ء میں مرا اسکا بیٹا شیر محمد جانشین ہوا ۔ ۱۸۴۳ء میں امیران سندھ اور انگریزوں میں تکرار ہو گئی اور سوا علاقہ خیرپور کے جو میر رستم علی نے میر علی مراد کو دیدیا تھا اور وہ اطاعت انگریزی میں آگیا تھا تمام علاقہ سندھ انگریزوں نے فتح کر کے ضبط کرلیا ۔ تمام امرائے سندھ نکالدئے گئے اور ہر ایک کو لئے وظیفے مقرر ہوگئے صرف میر علی مراد کے پاس ریاست رہی جس میں کچھ خاندان خیرپور اور کچھ خاندان میرپور اور کچھ خاندان حیدرآباد کا مقرر ہے ۔ رقبہ ۶۱۰۹ مربع میل ۔ آبادی ایک لاکھ ۳۳ ہزار ۔ آمدنی اب ۷ لاکھ ۳۰ ہزار ۔

(۱۵) جھجر (پنجاب)

مصطفے خاں افغان بہ طرف علی وردیخاں والی بنگالہ کا سپہ سالار تھا علی وردیخاں سے باغی ہو کر مقابلہ میں مارا گیا اسکا بیٹا مرتضے خاں دہلی میں نواب نجف خاں کی طرف سے علاقہ رہتک کا جاگیردار مقرر ہوا مرتضے کے مرنے کی بعد اسکا بھائی غازی خاں اور اسمٰعیل خاں و نجابت علی خاں و بہادر خاں اسکے بیٹے بدستور جاگیردار رہے مادھوراؤ سندھیا کا جب دور ہوا تو بھی یہ بحال رہے جب ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی فتح کی تو نجابت علیخاں نے انگریزوں کا ساتھ دیا اور بجائے علاقہ رہتک کے پرگنات جھجر دادری بہادر گڈھ وغیرہ عطا ہوئے جب ہلکر نے دہلی پر حملہ کیا اور نجابت علیخاں کا بھائی فیض طلب خاں اس لڑائی میں زخمی ہوا تو اسکو پاٹودی جاگیر میں انگریزوں نے دیا پھر اسطرح تقسیم کردیا کہ جھجر باد لی کالونڈہ نارنول و کانوڈ نجابت علیخاں کو بہادر گڈھ اور پاٹودہ اور بدھواتہ و دادری اسمٰعیل خاں اور فیض محمد خاں کو ۔ نجابت علیخاں پسر دلیر علی اور باقی اسکے ماتحت قرار پائے ۔ ۱۰ برس حکومت کر کے ۱۲۲۹ھ میں نجابت علیخاں مرگیا اسکا بیٹا فیض محمد خاں جانشین ہوا وہ ۱۲۵۱ھ میں مرگیا اس کا بیٹا فیض علی خاں رئیس ہوا اور ۱۲۶۱ھ میں مرگیا ۔ اسکا بیٹا عبدالرحمن رئیس ہوا جو غدر دہلی میں فوج سے مدد کرنے کے جرم میں پھانسی دیا گیا اور اسکا علاقہ اور ایک کروڑ روپیہ نقد و جنس انگریزوں نے ضبط کرلیا اور بہادر جنگ خاں رئیس دادری ۔ لاہور میں تا حین حیات نظر قید کیا گیا

(۱۶) دوجانہ (پنجاب)

لارڈ لیک نے عبدالصمد خاں کو جس نے مرہٹوں کی لڑائی میں انگریزوں کا ساتھ دیا تھا علاقہ جھمار دوجانہ جاگیر میں دیا ۱۸۲۵ء میں عبدالصمد خاں مرگیا اور اسکا بیٹا دوند خاں جانشین ہوا ۱۸۵۰ء میں مرا حسن علیخاں نواب ہوا پھر سعادت علی خاں نواب ہوا رقبہ ۹۹ مربع میل آبادی ۲۴ ہزار سے کچھ زیادہ آمدنی ۷۵ ہزار کی قریب ہے ۔

(۱۷) لوہارو (پنجاب)

پہلے نواب شمس الدین تھا اور اس قوم کے بزرگ خواجہ عارف جان [illegible] سادات کے مرید تھے [illegible] احمد بخش خاں [illegible]
[illegible] عالمگیر ثانی کا زمانہ تھا [illegible] احمد بخش خاں نے اپنی بیٹی

قائم جان کے بیاہ دی اور تینوں بھائیوں کو بادشاہ سے عہدے دلا دیئے اور جاگیریں عطا ہوئیں عارف جان کا بیٹا نبی بخش خاں شاہ عالم سے تین ہزار روپیہ مرہٹہ کا شیر اور مرہٹہ کی طرف سے بادشاہ دہلی کا محافظ اور حاضر باش حضور تھا دوسرا بیٹا احمد بخش خاں (فخر الدولہ دلاور الملک بہادر رستم جنگ) اپنے باپ کی جگہ رئیس با اختیار علاقہ جھسار کا رہا۔ جب لارڈ لیک کا زمانہ آیا تو اسنے انگریزوں سے حصار کے بدلہ فیروزپور ساگرس۔ پونا ہانہ بچھور نگینہ۔ لوہارو چھ محال بالاستقلال پسند کئے اور یہ جاگیر دوامی مقرر ہوئے احمد بخش خاں کے مرنیکے بعد اس کا بڑا بیٹا شمس الدین خاں نواب بنا مگر چونکہ منکوحہ بیوی کے نہ تھا دوسرے بیٹے امین الدینخاں نے انگریزوں سے فریاد کی فریزر صاحب ایجنٹ دہلی نے لوہارو امین الدین خاں کو دلوا دیا اور فیروزپور وغیرہ شمس الدین خاں کے پاس رکھا۔ شمس الدینخاں نے ۱۸۳۵ء میں فریزر صاحب کو مروا دیا اور اسی جرم میں پھانسی پائی اس کا علاقہ فیروزپور وغیرہ ضبط ہو گیا اور صرف لوہارو میاں امین الدین خاں کا بحال رہا اور اس کا بھائی ضیا الدین خاں سہیم ریاست قرار پایا۔ امین الدین خاں کے بعد اس کا بیٹا علاء الدین خاں نواب ہوا اور ضیاء الدینخاں کی ۱۸ ہزار پنشن بدستور قائم رہی۔ حبیب الدین علاء الدین احمد خاں کا انتقال ہوا تو اس کا بڑا بیٹا امیر الدین نواب ہوا جو اب ہے۔ رقبہ ۲۲۶ میل مربع۔ آبادی قریب ۲۰ ہزار۔ آمدنی قریب ۹۲ ہزار کے ہے ۔

(۱۸) پاٹودی (پنجاب)

یہ ریاست جھجر کی ایک شاخ تھی جو نواب فیض طلب کو بجلدوے اس کے حسن خدمات کے عطا ہوئی تھی غدر میں اکبر علیخاں رئیس بسبب [illegible] پھر مختار حسین رئیس ہوا ۔ رقبہ ۴۷ مربع میل آبادی ۱۸ ہزار۔ آمدنی پچاس ہزار روپیہ سالانہ ۔

(۱۹) کھمبایت (بمبی)

بانی اس ریاست کا میرزا جعفر نظام ثانی المعروف مومن خاں تھا۔ گجرات میں بڑے حاکم کے ماتحت حکومت کرتا تھا اور اس کا داماد نظام خاں کھمبایت کا حاکم تھا جب جعفر خاں ۱۷۴۲ء میں مر گیا تو اس کے بیٹے مفتخر خاں معروف نور الدین خاں نے نظام خاں کو قتل کر کے کھمبایت پر قبضہ کر لیا مرہٹوں سے [illegible] اس کے بعد اس کا داماد نجم خاں نواب ہوا اس سے نور الدین خاں کے بیٹے مرزا جعفر ثانی نے جو غیر منکوحہ بیوی سے تھا حکومت چھین لی۔ جب مرزا جعفر ۱۷۹۰ء میں مر گیا تو اس کا بیٹا فتح علی خاں نواب ہوا جو ۱۸۲۳ء میں مر گیا۔ پھر فتح علی خاں کا بیٹا بندہ علی خاں انگریزوں کی اجازت سے نواب ہوا وہ ۱۸۴۱ء میں مر اور اس کا برادر زادہ حسین یار خاں نواب ہوا جو غدر میں خیرخواہ رہا۔ آمدنی ۳ لاکھ ۵ ہزار رقبہ ۳۵۰ مربع میل آبادی ۱۲ لاکھ کے قریب ہے۔

(۲۰) دیگر چھوٹی چھوٹی اسلامی ریاستیں

(۱) پالن پور یہ افغانی ریاست ہے اس کا رقبہ ۸ ہزار مربع میل۔ آبادی ۵ لاکھ کے قریب۔ آمدنی ۱۲ لاکھ روپے۔ یا جاگیردار [illegible] کا ہے ۔

(۲) رادھن پور یہ افغانی ریاست ہے رقبہ ۲ ہزار مربع میل آبادی ۹۸ ہزار۔ آمدنی ۳ لاکھ ۵ ہزار۔ ان کے علاوہ اریں گدہی (علاقہ بمبی) جنجیرا (علاقہ بمبی) باؤنی (بنگال) بناس پور (بنگال) اور کوروائی (ضلع ساگر) میں بھی اسلامی ریاستیں ہیں ۔

حصہ سوم۔ تذکرہ انبیائے کرام

چونکہ مسلمانوں کو مذہب میں تمام انبیاء کا ماننا واجب ہے اور مشرقی علم ادب میں اکثر ان بزرگوں کے نام آتے ہیں لہذا انکے حالات سے کچھ واقفیت ضرور ہے علاوہ اسکے مسلمانوں کے اعتقاد کی رو سے جب تک انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں مگر مشہور پچیس تیس ہی ہیں اور بغیر ان بزرگوں کے حالات کے ہمارے نزدیک کوئی تاریخ اسلام کامل خیال نہیں کی جا سکتی جہاں تک ممکن ہوگا ہم ان انبیاء کا زمانہ بھی تحقیق کر کے لکھینگے بلا مشرقی تحقیقات کے ساتھ [illegible] بھی درج کریں گے جو محققین فرنگ نے قرار دیے ہیں ۔

(۱) حضرت آدم۔ جب باری تعالیٰ نے حضرت آدم کو خلق کرنا چاہا تو عزرائیل فرشتہ کو حکم ہوا کہ زمین پر سے ایک مشت خاک اٹھا لا عزرائیل زمین پر آئے اور ہر قسم کی نرم و سخت سیاہ و سفید و زرد و سرخ تمام قسم کی زمین کی ایک مشت مٹی لیکر آئے اسی سبب سے [illegible] اخلاق و رنگ و صورت و ستر وغیرہ میں بنی آدم کی پیدا ہوا پھر [illegible]

[illegible]

گیا آدم کو جنت میں رہنے کی اجازت ملی [illegible]

[illegible]

[illegible]

کی سازش سے بہشت میں پہونچا آدمؑ اس وقت سو رہے تھے ابلیس نے درخت گندم کیطرف اشارہ کرکے حوا سے کہا اس درخت کا پھل چکھو تو ہمیشہ بہشت میں رہو حوا نے کہا خدا نے ہمیں اس سے منع کیا ہے ابلیس (عزازیل یا شیطان) نے قسم کھا کر کہا کہ یہ وہ نہیں جو منع ہوا ہے پس حوا نے خود بھی کھایا اور آدم کو بھی کھلایا کھاتے ہی لباس بہشت ان کے جسموں سے گر پڑا اور انجیر وغیرہ کے پتوں سے انہوں نے اپنا ستر ڈھانکا وحی الٰہی ہوئی کہ تم نے ارتکاب کیا ترک اولیٰ کا اب لائق ہو کہ جوار کبریائی سے دور ہو پس آدم حوا۔ ابلیس سانپ اور مور بہشت سے نکالے گئے پس آدم سراندیپ کے ایک پہاڑ پر اور حوا عرب میں مقام جدہ پر آگرے ابلیس ابلہ قریہ بصرہ میں سانپ اصفہان میں اور طاؤس زمین بابل میں گرا اور قرار دیا کہ سانپ ابلیس اور بنی آدم میں عداوت قائم رہے اور عورت دردزہ اور جننے کی تکلیف اٹھائے اور مرد محنت و مشقت اور مصیبت سے روزی کمائے یہ اس خلاف ورزی کی سزا ہے سو برس تک آدم و حوا میں جدائی رہی پھر مقام عرفات پر جو کعبہ کے قریب ہے حوا سے ملاقات ہوئی۔ حوا پانچ مرتبہ جنی ہر مرتبہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جوڑواں جنتی تھی مگر شیث تنہا پیدا ہوئے اور انکی زوجہ خدا نے ایک حور کو مقرر کیا حضرت آدم کے ۴ بیٹے مشہور ہیں ایک قابیل جو خدا پرست نہ تھا دوسرا ہابیل جو خدا پرست تھا۔ ہابیل و قابیل نے قربانی کی ہابیل کی قبول ہوئی قابیل کی قبول نہ ہوئی قابیل نے حسد میں آکر ہابیل کو مار ڈالا۔

حضرت آدمؑ کا لقب خلیفۃ اللہ اور صفی اللہ اور کنیت ابوالبشر ہے قد ۶۰ یا ۷۰ گز لکھا ہے عمر ۹۳۶ سال۔ حوا حضرت آدمؑ سے ایک سال بعد انتقال کر گئیں یہ دونوں بزرگوار مکہ میں غار ابوقبیس میں دفن ہوئے بہنگام طوفان نوح نے انکے استخوان نجف اشرف میں لاکر دفن کئے محققین فرنگ نے حضرت آدمؑ کی پیدائش حضرت عیسیٰ سے ۴۰۰۴ برس پہلے لکھی ہے جیسے ۱۹۱۵ء میں ۵۹۱۹ سال ہوئے اور عمر ۹۳۰ سال اور سال وفات حضرت عیسیٰ سے ۳۰۷۴ برس پہلے لکھا ہے کہتے ہیں کہ آدمؑ کی وفات کے وقت تک انکی اولاد بیٹوں پوتوں کی تعداد ۴۰ ہزار ہو گئی تھی۔

نوٹ۔ دنیا میں اول بنا خانہ کعبہ ہے جو حضرت آدمؑ نے مٹی سے بنایا تھا اور حجر اسود جو بہشت سے لایا تھا اس میں نصب کیا تھا۔

(۲) حضرت شیث بن آدم

آدم ۱۳۰ برس کے تھے جب شیث پیدا ہوئے اور حضرت آدمؑ نے آخر عمر میں انکو اپنا وصی اور جانشین کیا آدم کی تمام نسل حضرت شیث سے پھیلی ہے انکے وقت میں بنی آدم دو گروہ تھے ایک بت پرست پیرو قابیل دوسرے خدا پرست پیرو شیث عمر ۹۱۲ سال وفات ۱۲۴۲ سال قبل از طوفان اور طوفان کا سال بعض محققین فرنگ نے ۲۳۴۸ سال اور بعض نے ۳ ہزار سال قبل از مسیح لکھا ہے عمر انہوں نے بھی ۹۱۲ سال لکھی ہے شیث کے ایک بیٹے صابی تھے جن سے صابیوں کا مذہب منسوب ہے۔

(۳) حضرت ادریس یعنی اخنوخ بن یرد

آدمؑ کی ساتویں پشت میں۔ انکا ایجاد قلم سے لکھنا اور سینا علم نجوم میں نظر کرنا۔ کوفہ کے قریب رہتے تھے جب امت نے اطاعت نہ کی ۲۰ برس کا قحط کا عذاب ہوا جب توبہ کی مینہ برسا ایک فرشتہ انکا مقرب تھا جسکی درخواست ادریس کو زندہ جنت میں لے گیا ۳۶۵ سال دنیا میں رہے اپنے بیٹے متوشلخ کو وصی کیا محققین فرنگ لکھتے ہیں کہ پیدائش آدم سے ۶۲۲ برس بعد پیدا ہوئے متوشلخ وصی ادریس نے ۹۱۹ یا ۹۶۰ سال کی عمر میں انتقال کیا اپنے بیٹے لمک کو اپنا جانشین کر گئے لمک کو بعض نے لامخ لکھا ہے لامخ کی عمر ۷۰۰ سال ہے۔ وفات ۳۳۰ سال قبل طوفان۔

(۴) حضرت نوح بن لمک (یا لامخ) بن متوشلخ

حضرت آدم کی دسویں پشت میں تھے شیث کی شریعت بدلنے کے بعد انکی شریعت جاری ہوئی گنہگاران امت کے عذاب کیلئے خدا تعالیٰ نے طوفان نازل کیا۔ ۴۰ شب و روز سخت بارش ہوئی تمام انسان و حیوان سوائے انکے جو حضرت نوح نے اپنی کشتی میں بٹھائے تھے غرق ہو گئے یہ کشتی جو نوح نے خدا کی ہدایت سے بنائی تھی سال یا شمشاد کی تھی ۳۰۰ گز لمبی ۵۰ گز چوڑی ۳۰ گز اونچی اور تین درجے کی تھی۔ طوفان کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ اسوقت تک اولاد آدم عام دنیا میں نہیں پھیلی تھی اس سبب سے طوفان صرف اتنے حصے میں آیا تھا جہاں تک آدمی موجود تھے اس طوفان سے بنی آدم میں صرف حضرت نوح اور انکے ۳ بیٹوں سام۔ حام اور یافث نے اور انکی بیبیوں اور ان ۸۰ آدمیوں نے جنکو حضرت نوح نے کشتی میں بٹھایا تھا نجات پائی مگر ان ۸۰ آدمیوں کی نسل جاری نہیں ہوئی اب کل بنی آدم نوح کے انہیں تینوں بیٹوں میں سے کسی کی نسل سے ہیں اسی سبب سے حضرت نوح کو آدم ثانی بھی کہتے ہیں کشتی حضرت نوح نے سو سال اور بقولے ۴۰ سال میں بنائی تھی بعض نے لکھا ہے کہ کوفہ میں یا شام کے شہر عین الوردہ میں ایک نانبائی کے تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا تھا اس سے دونوں باتیں ظہور میں آئیں۔ ۱۰ رجب کو طوفان شروع ہوا اور ۱۰ محرم الحرام کو انجام پایا حضرت نوح کی کشتی پھرتی پھرتی کوہ جودی یعنی ارارات پر آکر ٹھہری طوفان کا پانی پہاڑ کی چوٹی سے ۴۰ گز اونچا چڑھ گیا تھا مگر عوج بن عنق کے زانو تک پہنچا اس کا قد ۳۳۳۳ گز اور عمر ۳۰۰۰ سال کی لکھی ہے سمندر سے مچھلیاں نکال کر سورج سے بریاں کرکے کھاتا تھا۔ جب کسی شہر پر خفا ہوتا پیشاب

(۱) اسلامی تاریخ میں آدم و ختم المرسلین کے درمیان فاصلہ ۵۷۰۵ برس کا لکھا ہے اور بقول نظامیوں ما بین ہجرت خاتم الانبیا و ہبوط آدم عرصہ ۶۲۱۶ سال کا ہے ۵۲ حرف کے سو جدیں میں شام میں رہتی تھی صابئین کا قول ہے کہ شیث کا ایک بیٹا صابی تھا جس سے مذہب صابئین جاری ہوا ۔۔۔ بعض نے ۷۰۵ سال عمر اور

کرتا وہ ڈوب جاتا حضرت موسیٰ کی زبانہ تک زندہ رہا آخر ضرب عصائے موسیٰ سے ہلاک ہوا تھا حضرت موسیٰ کا اگر اور عصا اگر تہا اگر اچھل کر جب مارتے تو اسکے ٹخنہ میں لگا تب آخر
ہلاک ہوا اتنی عمر کسی کی نہیں ہوئی سوائے لقمان بن عاد کے جسکی عمر ۳۵۰۰ سال کی لکھی ہے سال طوفان حضرت عیسیٰ سے ۳۲۴۸ سال پہلے ہوا ۔ حضرت آدم اور نوح کے درمیان ایک ہزار دو سو
برس کا فاصلہ گزرا ہے انگریزی حساب سے ۱۲۴۷ سال بعض نے انکی عمر ۹۵۰ اور اکثر نے ۹۵۰ سال لکھی ہے ۶۰۰ سو سال کی عمر میں طوفان آیا اور ۳۵۰ برس بعد طوفان کے زندہ رہے
فرنگیوں نے نوح کی پیدائش ۲۹۴۸ سال قبل مسیح لکھی ہے ۔ حضرت نوح کی قبر کوفہ میں اور بروایتے شام کے شہر کرک میں ہے انہیں کے زمانہ میں زبانوں کا اختلاف
پیدا ہو گیا ۔ (۵) حضرت ہود یا عابر بن شالخ ۔ قوم عاد پر جو حوالی یمن و حضرموت میں علاقہ احقاف میں آباد تھی مبعوث ہوئے سام کے بیٹے
ارفخشد کی پوتے تھے گنہگاران امت کے عذاب کیلئے اول ۳ سال مینہ نہ برسا پھر ۸ روز اور ۷ شب نہایت زور کی آندھی چلی جو انکو اٹھا اٹھا کر پٹکتی تھی جسم میں سے نکل جاتی
تھی اور اس سے وہ سب ہلاک ہوئے مکان اور مکین سب اڑ گئے ہود اور انپر ایمان لانیوالے عذاب نازل ہونے سے پہلے دوسری جگہ چلے گئے تھے ۔ قوم عاد کا ایک گروہ قحط سالی کے
زمانہ میں مکہ چلا گیا تھا انپر کچھ عرصہ کے بعد یہ عذاب نازل ہوا کہ وہ بندر بن گئے قوم عاد کا قد زیادہ سے زیادہ ۵ گز اور کم سے کم ۳ گز لکھا ہے ۔ شداد بن عاد اس قوم
میں بڑا بادشاہ گزرا ہے جس نے بہشت کی نقل باغ ارم بنایا تھا اور اسکے کھنڈر اب بھی صحرائے عدن میں واقع ہیں اگرچہ نظر نہیں آتے ۔
قوم عاد پر ہوا کا طوفان ہبوط آدم سے ۲۴۹۳ برس بعد واقع ہوا ۔ عمر حضرت ہود کی ۴۶۴ سال کی لکھی ہے ۔ حضرت ہود کا انتقال حضرموت کے علاقہ مسقط میں ہوا
جہاں ایک گاؤں قبر ہود کے نام سے اب تک موجود ہے ۔ (۶) حضرت صالح بن ثمود یا بن عبید ۔ ثمود بن غاثر بن ارم بن سام کی بیٹی تھے ۔
قوم ثمود پر مبعوث ہوئے جو شام اور حجاز کے درمیان حجاز و حجر میں رہتے تھے ان کی قوم نے ان سے معجزہ طلب کیا حضرت نے معجزہ سے پہاڑ سے ایک ایسی اونٹنی معہ بچہ
نکالی کہ اسکے دو دو پانی وہ کوئیں جو ایک دن چھوڑ کر تمام گوڑا کھاتے تھے ایک روز سارے قریہ حجر کا پانی پیتی دوسرے دن انکے واسطے ویسا ہی دودھ دیتی کہ سب سیر ہو کر
پیتے مگر بہت تھوڑے ایمان لائے اور دو اشقیا مسمیان قدار اور مصداع نے ساتھ دو عورات زانیہ کی اسکو کیا یعنی کوچیں کاٹ ڈالیں اور اسے مار ڈالا بچہ پہاڑ میں غائب
ہو گیا اور قوم پر زلزلہ بجلی اور کڑاک کا عذاب نازل ہوا وہ سب ہلاک ہوئے حضرت صالح فلسطین چلے گئے پھر مکہ میں آکر مر گئے حجر میں دفن ہوئے یہ حادثہ ہبوط آدم سے ۱۲۲۱
سال بعد واقع ہوا عمر حضرت صالح ۲۸۰ سال انکا زمانہ حضرت ہود اور حضرت ابراہیم کے درمیان ہوا ہے ۔ (۷) حضرت ابراہیم بن تارخ ۔ آذر جو بت تراش
کے پیشے میں مشہور ہیں مگر وہ انکا چچا تھا باپ کا نام تارخ تھا حوالی کوفہ قریہ کوثا میں پیدا ہوئے ۔ ۱۶ سال کی عمر میں نمرود بن کوش عراق عرب کے جابر بادشاہ نے جو دعویٰ خدائی
کرتا تھا منجنیق پر رکھ کر انہیں آگ میں ڈالا ۴۰ روز قیام ابراہیم کا آگ میں رہا مگر آتش نمرودی بحکم خدا گلزار ہو گئی اور پتھر پر پیر کا نشان ہو گیا جو مقام ابراہیم کعبہ
میں لگا ہے انکی بی بی سارہ ہمشیرہ لوط انکے چچا ہارون کی بیٹی بہت خوبصورت تہیں جب نمرود نے ابراہیم کو نا چار ہو کر جلا وطن کیا اور حضرت ابراہیم مصر میں آئے تو طلبیس
بادشاہ مصر نے انکو بلا کر پوچھا کہ یہ عورت تمہاری کون ہے آپ نے جواب دیا کہ میری (اسلامی) بہن ہے بعد اس کے اس نے ارادہ بد کر کے حضرت سارہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا اسکا ہاتھ خشک ہو گیا
پھر جب اس نے اپنے فعل سے توبہ کی تو صحیح ہو گیا اور اس نے بی بی سارہ کو ایک لڑکی مسماۃ ہاجرہ دیکر رخصت کیا اور حضرت ابراہیم معہ ان دونوں کے شام میں آ گئے چونکہ
بی بی سارہ عقیمہ تھیں انہوں نے ہاجرہ کو حضرت ابراہیم کی زوجیت میں دیا اور ہاجرہ سے اسمٰعیل پیدا ہوئے اس وقت حضرت ابراہیم کی عمر ۸۶ سال کی تھی اور پھر حضرت ابراہیم
کی ۱۰۰ سال کی عمر میں حضرت سارہ سے اسحٰق پیدا ہوئے اب سارہ اور ہاجرہ میں رشک پیدا ہوا اور حضرت ابراہیم نے سارہ کو شام میں رکھنا مناسب سمجھا اور ہاجرہ اور
اسمٰعیل کو مکہ میں لا کر رکھا اسی سبب سے اسحاق کی نسل شام میں اور اسمٰعیل کی حجاز و عرب میں پھیلی شروع ہوئی حضرت ابراہیم نے مکہ میں حضرت اسمٰعیل کی مدد سے
خانہ کعبہ کی تعمیر کیا جو اول حضرت آدم نے بنایا تھا ۔ شارب لینا ختنہ کرنا جوتی پہننا اور قربانی حضرت ابراہیم ہی کی سنت ہے ملک شام میں انتقال کیا اور مزرع حبرون (بیت المقدس خلیل)
میں مدفون ہوئے عمر ۱۷۵ سال وفات حضرت ابراہیم کی ۱۸۲۳ سال قبل مسیح اور پیدائش ۱۹۹۶ سال قبل مسیح حضرت نوح اور ابراہیم کے درمیان ۱۲۰۰ سال کا فاصلہ ہے
محققین فرنگ ابراہیم کا سال پیدائش ۲۰۰۸ سال بعد پیدائش آدم کے لکھتے ہیں اور سنہ وفات ۲۱۸۳ سال بعد پیدائش آدم حضرت ابراہیم کو خلیل اللہ بھی کہتے ہیں ۔
(۸) حضرت لوط بن ہارون ۔ حضرت ابراہیم کے عم زاد تھے حضرت ابراہیم کی طرف سے کنعان میں ہدایت کرتے تھے انکی قوم لڑکوں سے لواطت کرتی تھی یعنی اغلام
اس سبب سے آسمان سے پتھر برسے اور سات شہر الٹ گئے جن میں سدوم اور عامورہ بھی (کنعان میں بحیرہ لوط کے کنارہ واقع) تھے یہ واقعہ ہبوط آدم سے ۲۱۴۳ سال بعد ہوا زوجہ لوط
نے جو قوم کی حالت دیکھکر افسوس کیا تھا وہ بھی ایک پتھر سے ہلاک ہوئی ۔ (۹) اسمٰعیل بن ابراہیم ۔ جب حضرت ابراہیم حضرت سارہ کے

۵ اس قسم کے بعض قصے اگرچہ عقل کے خلاف ہیں مگر چونکہ مشہور اسی طرح ہیں اسی سبب عام واقفیت کی نظر سے لکھے گئے ۔ ۶ محققین فرنگ لکھتے ہیں ارفخشد سے
پیدا ہوئے ۔ ۷ اس وقت ابراہیم ستر برس کے ہو چکے تھے

حسد سے اسمٰعیل اور ہاجرہ کو مکہ میں چھوڑ کر شام کو چلے گئے تو ہاجرہ صحرا میں پھرتی تھیں اسمٰعیل نے جو زمین پر پاؤں پٹکے تو چشمہ زمزم ظاہر ہوا۔ پانی کی موجودگی سے قبیلہ جرہم نے وہاں سکونت اختیار کی جب اسمٰعیل حد بلوغ کو پہونچے تو وہاں شادی کی اور انکی اولاد وہاں پھیل گئی یہانتک کہ ۱۳۷ برس کی عمر میں انتقال کیا اور مکہ میں حجر اسمٰعیل کے قریب دفن ہوئے بچپن میں بموجب ایک رؤیا صادقہ کے حضرت ابراہیم نے حسب فرمان خدا انکو ذبح کرنیکا ارادہ کیا لیکن جب چھری گلے پر رکھی خدا نے اسمٰعیل کو نجات دی اور ان کی جگہ ایک دنبہ رکھوا دیا اس دن سے قربانی سنت ہوئی یہ واقعہ ۳۳۵۹ سال بعد ہبوط آدمؑ کے ہوا۔ اہل فرنگ کے نزدیک پیدایش اسمٰعیل ۳۰۹۴ بعد ہبوط آدم یعنی مسیح سے ۱۹۱۱ سال پہلے ۞ **(۱۰) اسحٰق بن ابراہیم** - حضرت ابراہیم کی ۱۰۰ سال کی عمر میں پیدا ہوئے اسوقت سارا بھی ۹۰ سال کی ہو گئی تہیں عمر اسحٰق کی ۱۸۰ سال پیدایش ۳۱۰۷ سال بعد ہبوط آدمؑ یعنی مسیح سے ۱۸۹۷ سال پہلے حسب تصریح اہل فرنگ ۞ **(۱۱) ذوالقرنین** - اصل نام عیاش یعقوب میں اختلاف ہے دو قرن دنیا میں پہنچنے کے سبب ذوالقرنین نام ہوا ساری دنیا کے مالک ہوئے سد یاجوج و ماجوج باندھی - ابر و رعد و برق و ہوا فرمانبردار تھے آخر میں لاالہ الا اللہ کی ہیبت سے حج کو گئے حضرت ابراہیم سے ملے بعض نے سکندر رومی بن فیلقوس کو ذوالقرنین خیال کیا ہے مگر یہ ہرگز صحیح نہیں کیونکہ سکندر بن فیلقوس مسیح سے ۳۳۲ برس پہلے مرا ہے اور حضرت ابراہیم کے اور اس کے زمانہ میں سینکڑوں برس کا تفاوت ہے ۞ **نوٹ** - یاجوج و ماجوج دو وحشی قوموں کے نام ہیں جنہوں نے انکو آدم خور لکھا ہے مثل درندوں کے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ذوالقرنین نے دیگر آدمیوں کو انکی مضرت سے بچانیکے لئے انکے راستہ میں دو پہاڑوں کے درمیان لوہے اور تانبے کی ایک دیوار بنائی جو سد سکندری کے نام سے مشہور ہے طول اس دیوار کا ۱۵۰ فرسخ اور عرض ۵۰ میل اور ارتفاع ۲۰۰ گز ہے بعض نے لکھا ہے کہ یاجوج سے ترک اور ماجوج سے گیلانی مراد ہیں۔

(۱۲) یعقوب بن اسحٰق اپنے بھائی عیص کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئے انکو اسرائیل بھی کہتے ہیں ان کے ۱۲ بیٹے تھے ان ۱۲ کی اولاد بہت بڑھی اور انہیں کو بنی اسرائیل کہتے ہیں پھر تمام یہودیوں کیلئے بنی اسرائیل کا لفظ عام ہو گیا پیدایش مسیح سے ۱۸۳۷ سال پہلے حسب تحقیق اہل فرنگ۔ بھائیوں نے حسد کر کے یوسف کو بیچ ڈالا اسی کے فراق میں یعقوب اتنا روئے کہ اندھے ہو گئے بعد میں جب انکا کرتہ لاکر یعقوب پر ڈالا گیا تو پھر بینا ہوئے ۱۴۷ برس کی عمر میں انتقال ہوا ۳۱۹۴ سال بعد ہبوط آدمؑ ۞ **(۱۳) حضرت یوسف بن یعقوب** - حضرت یوسف ۳۲۵۶ سال بعد ہبوط آدمؑ یعنی مسیح سے ۱۷۴۸ سال پہلے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ۱۱ ستارے اور چاند اور سورج مجھے سجدہ کرتے ہیں چونکہ باپ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے باپ سب سے زیادہ چاہتا تھا بھائیوں نے رشک کر کے پہلے تو کنوئیں میں ڈالدیا پھر جب ایک قافلہ کے لوگوں نے انہیں نکال لیا تو تھوڑے داموں میں بھائیوں نے یوسف کو اسی قافلہ میں ایک سوداگر کے ہاتھ بیچ ڈالا باپ کو آکر کہدیا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا اسوقت حضرت یوسف کی عمر ۷ سال اور بقولے ۱۷ یا ۱۸ سال کی تھی قافلہ والوں نے ریان بن ولید عمالقی بادشاہ مصر کے وزیر فوطیفار کے ہاتھ انہیں فروخت کر ڈالا جسکو عزیز مصر کہتے تھے اس نے انہیں اپنے گھر میں رکھا چونکہ یوسف حسین تھے عزیز کی زوجہ راعیل (زلیخا) انپر عاشق ہو گئی اور بدکاری کی خواہاں ہوئی جب انہوں نے نہ مانا انپر تہمت لگا کر اپنے شوہر سے قید کروا دیا ۷ برس قید میں رہے قید خانہ میں دو آدمیوں نے ان سے تعبیر خواب پوچھی انہوں نے جو تعبیر بتائی وہی پیش آیا۔ ایک دفعہ بادشاہ نے ایک خواب دیکھا اسکی کوئی تعبیر نہ بتا سکا جب معلوم ہوا کہ یوسف تعبیر خواب خوب بتاتے ہیں تو انکو قید خانہ سے بلا کر تعبیر پوچھی اور اپنا مقرب بنا لیا یہانتک کہ عزیز مر گیا اور یوسف اس کی جگہ خزانوں کے مہتمم ہو گئے اور بادشاہ سے دوسرے درجہ پر انکا رتبہ ہو گیا پھر ان کے بھائی مصر میں آئے یوسف بحیثیت فروخت پیش آئے اور اپنے باپ اور کنبہ کو مصر میں بلا لیا یعقوب مصر میں آنیکے ۱۷ برس بعد مر گئے یعقوب اور یوسف میں جدائی ۲۲ سال رہی تھی حضرت یوسف نے ۱۱۰ سال کی عمر میں انتقال کیا ۞ **(۱۴) حضرت ایوب بن موص** - یہ عیص بن اسحٰق کے پوتے تھے اور حضرت یوسف کی پوتی کے بیٹے۔ حضرت لوط کے نواسے۔ بڑے مالدار تھے بڑی بڑی تکلیفوں میں مبتلا ہوئے مال و عیال تلف ہو گئے بیماری برسوں رہی تمام بدن میں کیڑے پڑ گئے مگر ہمیشہ شکر خدا کرتے رہے اور اتنا صبر کیا کہ صبر ایوب ضرب المثل ہو گیا ہے۔ ۱۸ سال تک یہی حال رہا مگر بعد میں خدا نے تمام مصائب سے نجات دی بالکل صحیح و سالم ہو گئے پہلے سے زیادہ دولت و اولاد دی۔ بعض بیان کی عمر ۹۳ - اور بعض نے ۱۴۰ سال لکھی ہے۔ یہ دمشق علاقہ شام میں رہتے تھے۔

(۱۵) حضرت شعیب بن نویہ - حضرت ابراہیم کے بیٹے مدین سے پوتے تھے شہر مدین والیکہ پر مبعوث ہوئے۔ اور بعض کے نزدیک اصحاب الرس (مراد اہل یمن سے ہے) اپنی بیٹی صفورہ کا نکاح حضرت موسیٰ سے کیا مدت تک امت کو بت پرستی سے روکا جب نافرمانی کی اور انپر تین شبانہ روز باد سموم نہایت گرم چلی - آگ برسی زلزلہ آیا جس سے وہ قوم ہلاک ہو گئی یہ واقعہ ۳۸۱۲ سال بعد ہبوط آدمؑ کے ہوا - عمر شعیب ۱۴۰ یا ۳۰۰ یا ۲۴۰ سال۔

✱ چند بنیالی مورخین کی تحریر کے موافق بعض نے قربانی کا معاملہ حضرت اسحٰق کی نسبت لکھا ہے یہ درست نہیں [illegible] فرنگ الٹی کو معتبر لکھتے ہیں [illegible] اس وقت اسمٰعیل

(۱۶) حضرت خضر بن ملکان۔ ذوالقرنین کی فوج کے رہنما بنکر ظلمات میں لے گئے وہاں چشمہ حیوان سے آب حیات پیا کہ تا قیامت زندہ رہینگے مشہور ہے کہ سیاحت کرتے رہتے ہیں انکا اصل نام الیا ہو خضر اس سبب سے نام ہوا کہ جس چیز کو انکا بدن لگجاتا سبز ہو جاتی تھی بعض انکو حضرت میشا بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحق لکھا ہے۔ مجمع البحرین پر انہیں سے حضرت موسےٰ کی ملاقات ہوئی تھی۔ (۱۷) حضرت موسیٰ بن عمران۔ عمران حضرت یعقوب کے پوتے کے پوتے تھے لقب اسکے کہ کوہ طور پر موسیٰ سے خدا ہمکلام ہوا تھا انکو کلیم اللہ بھی کہتے ہیں تمام یہودی اور قبطی انہیں کی امت میں ہیں یعنی یہودی حضرت موسےٰ ہی کی شریعت کے پیرو ہیں۔ حضرت موسےٰ پر کتاب توریت نازل ہوئی۔ دو معجزے انکے مشہور ہیں ایک یہ کہ جب فرعون بادشاہ مصر کے سامنے ساحروں نے اپنی لاٹھیاں پھینکیں اور وہ سانپ بنکر پھرنے لگیں تو حضرت موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا وہ اژدہا ہو کر ان سب کو نگل گیا جب ہاتھ میں اٹھایا پھر عصا ہو گیا دوسرا معجزہ یہ کہ جب جیب میں ہاتھ ڈالکر نکالتے آفتاب سے زیادہ روشنی دیتا یہ بیضا [illegible] جب فرعون نے بنی اسرائیل کو بہت تنگ کیا تو مصر سے فلسطین (شام) کی طرف بنی اسرائیل کو لیکر چلے۔ فرعون نے لشکر کیساتھ تعاقب کیا۔ راستہ میں بحر قلزم کی ایک شاخ حائل ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے اپنا عصا مارا۔ پانی پھٹ گیا اور دو جانب پانی کی دیواریں بن گئیں بیچ میں خشکی نکل آئی۔ حضرت موسےٰ اسمیں سے بنی اسرائیل کو لیکر نکل گئے جب فرعون اپنے لشکر کو لیکر مع فوج اسی راستہ میں داخل ہوا پانی پھر مقام پر آگیا اور وہ مع اپنی فوج کے غرق ہوا۔ اسوقت موسیٰ کی عمر اسی سال کی تھی مصر سے نکل کر بنی اسرائیل کو بحکم خدا ارض شام میں لیجانا چاہا بنی اسرائیل نے نہ مانا اسکی سزا میں چالیس سال تک بنی اسرائیل وادی تیہ میں سرگرداں پھرتے رہے (یعنی چالیس سال [illegible]) [illegible] حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے [illegible] حضرت موسیٰ کی زبان میں لکنت ہو گئی تھی اسی سبب سے ان کے بڑے بھائی حضرت ہارون بھی ان کے ساتھ ہدایت میں شریک تھے۔ حضرت موسیٰ [illegible] سال کی عمر میں مشرف بہ نبوت ہوئے تھے بفرمان الٰہی موسیٰ نے طلا سے ایک صندوق بنا کر وہ لوحیں جو کوہ طور پر خدا کی طرف سے احکام شرعی کی عطا ہوئی تھیں اس میں رکھیں اور ایک قبہ اسپر ۳۵ گز عریض اور ۱۰ گز بلند اور گرد قبہ کے سراپردہ ۱۰۰ گز طویل اور ۵۰ گز بلند بنایا۔ خزانۃ الالواح کا صندوق اور قبہ کا ہیکل اور سراپردہ کا بیت المقدس نام رکھا۔ چونکہ فرعون کے حکم سے بنی اسرائیل میں جو فرزند نرینہ پیدا ہوتا تھا قتل کیا جاتا تھا اسی سبب سے جب موسےٰ پیدا ہوئے تو انکی ماں نے ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہادیا وہ صندوق بہتا ہوا محل فرعون میں پہنچا آسیہ زوجہ فرعون نے صندوق سے نکلوا کر ترس کھا کر فرعون سے انکی پرورش کی اجازت حاصل کی اور قدرت خدا سے حضرت موسیٰ نے فرعون ہی کے محل میں پرورش پائی۔ ۵۷۵ سال بعد حضرت ابراہیم کے پیدا ہوئے تھے عمر ۱۲۰ سال [illegible] ۱۳۰ سال لکھی ہے محققین فرنگ لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ [illegible] سال بعد ہبوط آدم کے پیدا ہوئے اور لکھتے ہیں کہ فرعون کی دختر نے انکو نکالکر پرورش کیا اور انکی ماں کو انکو دودھ پلانے کیواسطے نوکر رکھا۔ [illegible] برس کی عمر میں ہدایت شروع کی۔

(نوٹ) قارون لیوی بن یعقوب کا پڑپوتا تھا حضرت موسیٰ کا چچازاد بھائی ہوتا تھا [illegible] عالم [illegible] تھا سب کچھ حضرت موسےٰ سے سیکھا تھا کیمیاگری کے فن میں بھی ماہر تھا اسکے پاس اتنا خزانہ تھا کہ اسکے خزانہ کے صندوقوں کی کنجیاں [illegible] خچروں پر لدتی تھیں حضرت موسےٰ پر تہمت لگانے کے سبب انکی دعا سے مع مال و منال زمین میں سما گیا۔ یہ قارون وہ نہیں ہے جسکے [illegible] کیا تھا جسے انگریزی کتابوں میں کریسس لکھا ہے جو لیدیا کا بادشاہ تھا یونان کے ایک حصہ کا حاکم تھا انگریزی کتابوں میں کروسس لکھا ہے۔

(۱۸) یوشع بن نون۔ حضرت موسیٰ کے وصی تھے بعد موسیٰ کے [illegible] ہوئے [illegible] لوگوں کو جمع کر کے [illegible] آدمی مارے گئے۔ یوشع غالب آئے ۱۱۰ سال کی عمر میں مرے [illegible] ۱۴۲۶ سال پہلے وفات پائی [illegible] تابوت سکینہ جو انکو حضرت موسیٰ سے پہنچے تھے اولاد ہارون برادر موسیٰ کو سپرد کئے۔ (۱۹) حضرت حزقیل بن بوزی [illegible]

[illegible] بنی اسرائیل حضرت [illegible] کے زمانہ میں مصر میں آئے تھے ۲۱۵ برس بعد مصر سے نکلے [illegible] حضرت موسیٰ [illegible] [illegible] ۱۲۰ سال کی عمر میں [illegible]

[illegible] نے ڈھائی سو سال لکھا ہے [illegible] حضرت عیسیٰ سے [illegible] برس پہلے پیدا ہوئے [illegible] حضرت یوسف کے پوتے کے بیٹے [illegible]

[illegible] کے متعلق اس وقت یوشع کی عمر [illegible] سال تھی انکی دعا سے [illegible] سورج بھی [illegible]

[illegible] نازل ہوا تھا [illegible] انبیا علیہم السلام کے [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] صندوق [illegible] بنی اسرائیل [illegible]

بعض نے ان کو ذوالکفل بھی لکھا ہے۔ چونکہ اپنی ماں کی ضعیفی میں پیدا ہوئے ابن العجوز بھی کہلاتے ہیں ان کے عہد میں ۶۰ ہزار آدمی خوف طاعون سے بھاگ کر صحرا میں جا کر سب ایک جگہ مر گئے۔ ۷ برس گزر گئے ان کی ہڈیوں کا انبار پڑا رہا جب حضرت حزقیل کا وہاں گذر ہوا حضرت نے دعا کی اور وہ زندہ ہو کر قریہ میں آئے اور پھر صاحب اولاد ہوئے۔ مزار شریف کوفہ کے قریب ہے۔

(۲۰) **حضرت الیاس بن لیسر** الیاس بن لیسر بن فنحاص بن عیزار بن ہارون بن عمران ہیں علاقہ بعلبک[۱] پر مبعوث ہوئے تھے۔ امت سے تنگ آ کر پہاڑ میں چلے گئے۔ تفریق کی ۳ برس مینہ نہ برسا قحط ہوا۔ بادشاہ نے انکی گرفتاری کو پچاس آدمی بھیجے کہ پکڑ لائیں۔ بددعا کی آگ نے گھیر کے سب کو ہلاک کیا خدا نے انکو لباس نور پہنایا اور زندہ آسمان پر بلا لیا وقت ارتفاع اپنی عبا الیسع کے واسطے ہوا سے پھینکی۔ مورخین فرنگ لکھتے ہیں ۸۹۶ قبل مسیح میں الیاس آسمان پر بلائے گئے اس حساب سے یوشع کی وفات کے بہت دنوں بعد پیدا ہوئے ہوں گے طبری نے لکھا ہے کہ نفخ صور تک زندہ رہینگے۔

(۲۱) **حضرت الیسع بن اخطوب** حضرت الیاس کے چچا زاد بھائی تھے۔ معجزہ انکا پانی پر چلنا۔ اندھے اور مبروص کو شفا دینا اور مردہ جلانا۔ ۸ برس امت کو ہدایت کرتے رہے بعض نے ان کی عمر ۲۴ سال لکھی ہے جو صحیح نہیں معلوم ہوتی حضرت عیسےٰ سے ۸۱۵ سال پہلے وفات پائی۔

(۲۲) **حضرت ذوالکفل** اصل نام ان کا بدیا پسر اوریم ہے کہ حضرت یسع کی خلافت بموجب وفائے عہد ملی اور بعض نے لکھا ہے کہ ابن ایوب ہیں کہ ملک روم و شام پر مبعوث ہوئے تھے۔ ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ نابلس کے قریب کفل میں دفن ہوئے بعض نے حضرت حزقیل کو ذوالکفل سمجھا ہے۔

(۲۳) **لقمان بن باعورا** لقمان حضرت ایوب کی خالہ یا بہن کے بیٹے آزر کے پوتے تھے انکی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علوم اور حکمت میں حضرت داؤد سے تعلیم پائی علاقہ موصل میں زیادہ رہے لقمان حکیم کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ عمر ایک ہزار سال۔ پیدائش انکی نوبہ میں ہوئی سیاہ فام تھے۔ نوٹ۔ یونانیوں نے لکھا ہے کہ ایسپ حکیم اور لقمان ایک ہی شخص سے مراد ہے مگر لقمان حضرت داؤد کے زمانہ میں تھا جو حضرت عیسےٰ سے ۱۰۸۵ برس پہلے پیدا ہوئے ہیں اور ایسپ مسیح سے ۶۰۰ برس پہلے مرا ہے۔ اور یونانیوں نے اس کی عمر صرف ۴۰ سال لکھی ہے اور ایک لقمان بن عاد صاحب نسور یقیناً عادی تھا اس کی عمر ساڑھے تین ہزار برس کی ہوئی۔

(۲۴) **حضرت شمویل بن القنا** لیوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اور اوصیاء موسےٰ سے ہیں اور انکی شریعت پر تھے۔ غزہ اور عسقلان کے عمالقہ پر مبعوث ہوئے۔ ۴۰ برس انبیں رہے عمر ۵۲ سال وحی الٰہی سے طالوت کو بنی اسرائیل پر انہوں نے بادشاہ بنایا۔ طالوت نے کافروں کے بادشاہ جالوت سے لڑنے کے واسطے داؤد کو روانہ کیا اور جالوت سنگ داؤد کی ضرب سے مارا گیا۔ حضرت عیسےٰ سے ۱۱۴۰ برس پہلے پیدا ہوئے۔

(۲۵) **حضرت داؤد بن یشا** ۱۰۸۵ سال حضرت عیسےٰ سے پہلے پیدا ہوئے مسیح سے ۱۰۱۴ برس پہلے ۷۰ سال کی عمر میں انتقال کیا نبی بھی ہوئے اور بادشاہ بھی۔ معجزہ سے لوہا ہاتھ میں موم ہو جاتا۔ زرہیں بنا کر اسکی اجرت پر گزارہ کرتے حضرت موسےٰ سے تقریباً ۵ سو برس بعد پیدا ہوئے زبور انہیں کی کتاب کا نام ہے خوش آواز ایسے تھے کہ جب تلاوت زبور آہنگ میں کرتے تو جانور اور کوہ و شجر وجد میں آتے دریا کا پانی روانی سے رک جاتا ۳۰ سال کی عمر میں جالوت کو مار کر بادشاہ ہوئے اور ۴۰ سال نبوت اور بادشاہت کر کے انتقال کیا۔ انہوں نے تمام ملک شام جزیرہ اور آرمینیہ وغیرہ فتح کر لیا تھا یہودا کی نسل سے ہیں۔ یہ قصہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ زن اوریا پر عاشق تھے۔ اوریا کو لڑائی پر بھیجکر قتل کرادیا اور اسکی بیوی سے شادی کر لی اس قصہ کو محققین نے موضوع کہا ہے۔

(۲۶) **حضرت سلیمان بن داؤد** حضرت عیسےٰ سے ۱۰۳۳ سال پہلے پیدا ہوئے۔ حضرت عیسےٰ سے ۹۷۵ سال پہلے وفات پائی مسلمانوں کی تحریر کے بموجب مشرق سے مغرب تک سارے عالم پر جن و انس وحش و طیر و دیو پری پانی و ہوا و باقی مخلوقات ان کی تابع رہی۔ مقام لشکر گاہ سو فرسخ کا ہوتا تھا پچیس فرسخ خشت طلا کو فرش کہا جاتا تھا جسکو بساط سلیمانی کہتے ہیں مطبخ عظیم الشان تھا جسکی ہر دیگ کے اندر بیس اونٹ کا گوشت پڑتا تھا۔ جب حکم دیتے انکا تخت ہوا پر روانہ ہوتا۔ دنیا میں سب سے عقلمند آدمی مشہور ہیں حیوانات کی بولی سمجھتے تھے اور انکی زبان میں انکا جواب دیتے تھے۔ ۴۰ برس نبوت و بادشاہت کی ۱۴ برس کی عمر میں باپ کے جانشین ہوئے

---

[۱] بعل ایک بت کا نام اور بک کے معنی شہر یعنی بعل کے لوگ بعل کی پرستش کرتے تھے حضرت الیاس دس برس ہدایت کرتے رہے آسمان پر بلائے گئے ۲۵
[۲] توریت میں طالوت کا نام ساؤل لکھا ہے۔ جالوت قوم عمالقہ کا بادشاہ تھا توریت میں نام گولیتھ لکھا ہے۔

عمر ۹۵ سال - آصف برخیا ان کا وزیر تھا شہر سبا سے ملکہ بلقیس[۱] ان کے پاس آئی تھی - مسجد اقصےٰ جنوں نے ان کے حکم سے تعمیر کی جو اب بیت المقدس کے نام سے مشہور ہے جس کو ۴۰۵ برس بعد بخت نصر بادشاہ بابل نے خراب کیا - اسی طرح کئی دفعہ تعمیر اور خراب ہوا آخر میں حضرت عمرؓ نے پھر اسکی تعمیر کی اور پھر ولید بن عبدالملک نے مرمت کی - کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان کے پاس ایک انگوٹھی نہایت روشن تھی جسکی بدولت حضرت سلیمان کو یہ تمام کمال حاصل تھا ؛ **نوٹ** :- سلیمان کے زمانہ میں ہاروت و ماروت فرشتے بابل میں آئے تھے جو اللہ کے حکم سے لوگوں کو آزمانے کے واسطے جادو سکھلاتے تھے جس سے مرد و عورت میں جدائی پڑ جائے اور جو گمراہوں ہی پر موثر ہوتا تھا -

(۲۷) **حضرت عُزیر بن شرحیا** نسل ہارون سے تھے - انہیں بھائی عزرہ کیا تھا توام پیدا ہوئے انکو بھی بخت نصر نے قید کیا تھا جب اُسکی قید سے چھوٹ کر وطن آئے راستہ میں قریۂ ایلیا پر گزر ہوا - وہاں لاکھ آدمی جو طاعون کے خوف سے بھاگے تھے مرے پڑے تھے استخوان کا انبار ہو گئے تھے تعجب سے کہا خدا کیونکر انکو جلائیگا اور پھر کھا پیکر وہاں سو گئے مگر قبض روح ہو گئی اُسوقت ۴۰ برس کی عمر تھی خدا نے سو برس بعد پھر جلایا اپنے گدھے کو بدستور بندھا ہوا اور اپنا کھانا بدستور ویسا ہی پایا اپنے بھائی کے پاس آئے بیس برس اور زندہ رہے پھر دونوں بھائی ایک ساتھ انتقال کر گئے بعض یہودیوں نے کہا کہ عزیر پسر خدا ہیں ان کا زمانہ ۵۸۰۵ سال بعد ہبوط آدم - حضرت دانیال کے ہمعصر تھے - ان کے بعد شمعون الصدیق نبی ہوئے - یہ بھی نسل ہارون سے تھے ؛

(۲۸) **حضرت دانیال** - یہودا پسر یعقوب کی نسل سے ہیں عقلمندی میں حضرت سلیمان کے بعد ان کا نام مشہور ہے - ان کی طفولیت تھی کہ بخت نصر بادشاہ بابل نے بیت المقدس فتح کر کے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور انہیں پکڑ کر لے گیا اور کنوئیں میں ایک شیرنی کے ساتھ بند کر دیا - وہاں اس کا دودھ پی کر بسر کی - آخر بسبب اپنی عقلمندی کے اس کے وزیر ہو گئے - بخت نصر ۴۳ یا ۴۴ سال بادشاہی کر کے حضرت عیسےٰ سے ۵۶۲ برس پہلے مرا - علم رمل حضرت دانیال کی ایجاد ہے ارمیا بن خلقیا نبی بھی (جنکو بعض نے غلطی سے خضر سمجھا ہے) مصر میں حضرت دانیال اور بخت نصر کے معاصر تھے ؛

(۲۹) **حضرت یونس بن امتی** - بتیس یا چالیس برس کی عمر میں نویں صدی قبل مسیح میں موصل کے قریب نینوہ والوں پر مبعوث ہوئے تھے امتی انکی والدہ کا نام ہے - صرف عیسےٰ اور یونس اپنی والدہ کے نام سے مشہور ہیں انکو دریائے دجلہ میں ایک مچھلی نگل گئی تھی تین روز یا سات دن اور بقولے ۴۰ دن اُس کے پیٹ میں رہے اسی سبب سے انکو ذوالنون یا صاحب الحوت بھی کہتے ہیں - پھر بحکم خدا صحیح و سالم باہر آئے عمر ۱۲۷ سال کی لکھی ہے ؛

(۳۰) **حضرت زکریا بن برخیا** - مقتدائے اکابر بنی اسرائیل - ذاکر توریت - ولی نذور و ہدایائے بیت المقدس تھے - یہودا یا سلیمان کی نسل سے ہیں - حضرت مریم بنت عمران کے خالو تھے - چونکہ سوائے زکریا کے کوئی مرد بیگانہ حضرت مریم کے پاس ہرگز نہ جا سکتا تھا اور حضرت مریم کو بغیر شوہر کے بحکم خدا حضرت عیسےٰ کا حمل رہا عوام الناس کو حضرت زکریا کی نسبت زنا کا گمان ہوا - اور انہیں قتل کرنا چاہا وہ خوف سے بھاگے سامنے ایک درخت نظر آیا وہ شگافتہ ہوا اسمیں سما گئے مگر گوشۂ دامن باہر رہ گیا اس پر قوم نے پہچانکر اُس درخت کو مع حضرت زکریا کے آرہ سے چیر دیا - عمر ۱۰۰ سال - انکی شہادت مسیح کی پیدائش کے تھوڑے دنوں بعد کا واقعہ ہے ؛

(۳۱) **حضرت یحییٰ ابن زکریا** - حضرت عیسےٰ سے چھ مہینے پہلے پیدا ہوئے - سات برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے - ہیرودس بادشاہِ وقت دختر خواہر یا بنت زوجہ پر کہ شوہر اول سے تھی عاشق ہوا اور معشوقہ بھی راغب عقد تھی - حضرت یحییٰ مانع ہوئے کہ خلاف شریعت عیسےٰ ہے اور آخر اس عورت زانیہ کے کہنے سے بادشاہ نے حضرت یحییٰ کو قتل کرا دیا - یہ واقعہ حضرت عیسےٰ کے اُٹھائے جانے سے ایکسال پہلے کا ہے - اس قتل کا عوض خدا نے اس طرح لیا کہ طیطوس[۲] (ٹائٹس قیصر روم) نے مملکت شام پر چڑھائی کر کے بیت المقدس کو برباد کیا اور ۱۱ لاکھ بنی اسرائیل کو قتل کیا ؛

---

[۱] حضرت سلیمان نے ہدہد کو ملکہ کے پاس بطور قاصد کے بھیجا تھا [۲] بعض تفسیروں اور تاریخوں میں لکھا ہے کہ خردوس یا خردوش بابلی نے بیت المقدس کو تباہ کیا اور انتقام یحییٰ میں ۷ ہزار بنی اسرائیل کو قتل کیا اگر یہ صحیح ہے تو خردوس یا خردوش تخلیف ہے جودرس کی - ابن اثیر نے جودرس ہی لکھا ہے اور جودرس معرب گودرز کا ہے اور اس گودرز بن بلاش ہے جو ایران کی اشکانیہ خاندان کا سولہواں بادشاہ تھا بعض نے بہرام بن شاہ پور کو لکھا ہے جو اشکانیوں کا پانچواں بادشاہ تھا اور جسے گودرز بھی کہتے تھے مگر یہ غلط ہے کیونکہ یہ بہرام گودرز حضرت یحییٰ سے بہت پہلے ہوا ہے - انجیل میں جان دی بپٹسٹ جہاں آیا ہے حضرت یحییٰ ہی سے مراد ہے ؛

(۱۳۲) حضرت عیسیٰ بن مریم ۵۰۰۰ سال ہبوط آدم کے پیدا ہوئے تیس سال کی عمر میں دعوت شروع کی۔ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر بلائے گئے۔ مردہ کو جلاتے۔ اندھے اور ابرص اور ہر قسم کے بیمار کو چنگا کرتے پچاس ہزار اچھے کئے کھانے پینے اور غیب کی خبر دیتے مٹی کا پتلا بناکر اڑاتے۔ پتھر اور ٹھیکرے کو جواہرات بنا کر دکھاتے۔ انجیل ان پر نازل ہوئی۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کو پکڑ کر سولی دینی چاہی یہودا اسکریوطی نے جاسوسی کی۔ جب لوگ پکڑنے آئے حضرت عیسیٰ کو روزن سقف سے خدا نے آسمان پر بلا لیا اور یہودا کی صورت حضرت عیسیٰ کی سی ہو گئی اور وہ حضرت عیسیٰ کے بدلے مصلوب ہوا۔ عیسائی خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مصلوب ہوئے۔ حضرت عیسیٰ کے بعد مریم مادر عیسیٰ ۶ سال زندہ رہیں۔ حضرت مریم کی عمر ۵۳ سال ہوئی انکی ۱۳ سال کی عمر میں جناب عیسیٰ پیدا ہوئے تھے حضرت عیسیٰ کے حواری یعنی اصحاب ۱۲ مشہور ہیں شمعون الصفا۔ اندراوس یعقوب بن زبدی۔ یحییٰ یا یوحنا۔ فیلبس۔ بارتولوس۔ یہوتوما۔ لوقا۔ متی۔ یعقوب بن حلفا۔ مارقوس۔ شمعون القنانی۔ یہودا جس نے جاسوسی کی تھی ۞ (۱۳۳) حضرت جرجیس۔ کافروں نے انکا بدن زخمی کیا۔ سر کے چھپر کا کمل باندھا۔ گرم سیخ سے داغا۔ آگ میں میخ لال کر کے سر میں گاڑی۔ پسیا چرخ دے کر پلا پا ستون عمارت کے نیچے دبایا۔ وہ بزرگ ہر دفعہ زندہ ہوئے۔ دعوت حق کرتے رہے۔ آخر آگ سے جلا کر راکھ ہوا میں اڑا دی۔ دیگ میں جیتا ڈالا۔ پانی بھر کے جوش کیا۔ یوں ہی مرتے اور حیات پاتے تھے۔ ۷۰ مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ آخر تیغ انکی قوم نے سر کاٹ ڈالا پھر زندہ نہ ہوئے۔ قوم پر تغیر کی عذاب نازل ہوا۔ ملک فلسطین میں یہ حضرت عیسیٰ کے بعد زمانہ فترت میں ایک نیک بزرگ ہوئے ہیں ۞ (۱۳۴) حضرت حنظلہ بن صفوان۔ اولاد اسمٰعیل سے زمانہ فترت میں اصحاب رس پر مبعوث ہوئے۔ انہوں نے ۳ پیغمبروں کو مار ڈالا تھا بلاد اندلس یا حضرموت میں رہتے تھے بعض کے نزدیک خراس منتہائے آذربیجان میں اصحاب الرس کی حکومت تھی۔ عورتوں ہے اور دوسری آپس میں مساحقہ کرتی تھیں۔ درخت صنوبر اور باکرہ دختر کی پرستش کرتے تھے۔ جب انقریب پیغمبر نے درخت سوکھا تو مشغلہ کو قفس آہنی میں بند کر کے تہ دریا میں گاڑ دیا اس پر قہر خدا سے آگ مثل شعلہ گوگرد تحت قدم سے نکلی سب کو جلا دیا۔ ایک روایت میں ہے ایک پرندہ دراز گردن جس کو عنقا کہتے ہیں بچوں کو نگل گیا اور بڑوں کو ہلاک کر گیا۔

(۱۳۵) حضرت محمد مصطفیٰ بن عبد اللہ

نبی آخر الزمان ہیں ان کے بعد کوئی نبی ہوا نہ ہو گا۔ حضرت عیسیٰ سے ۵۷۰ برس بعد پیدا ہوئے۔ انکا حال پہلے لکھا جا چکا ہے۔

قصہ اصحاب کہف

شہر افسوس کے باشندے تھے۔ دقیانوس یعنی دقیانوس [۲] بادشاہ کے کفر اور دعویٰ خدائی سے ناراض ہو کر یہ ۶ آدمی شکار کے بہانہ شہر سے بھاگ گئے ان کا کتا ہمراہ ہو ا جس کا نام قطمیر تھا راستہ میں ایک ساتواں شخص مرطوس نام بھی ساتھ ہو لیا وصید نام ایک غار کوہ میں چھپ گئے بعض نے اس پہاڑ کو کوہ رقیم لکھا ہے۔ یہاں خدا نے انکی روح قبض کی۔ ۳۰۹ برس بعد زندہ ہوئے۔ باہر نکلے۔ زمانہ کو پلٹا ہوا دیکھا۔ پھر مرنے کی آرزو کی۔ اسی پہاڑ میں جا کر مر گئے ۞

چونکہ بوجہ ترمیم و ازدیاد مضامین اس تیسرے ہی حصہ پر کتاب پہلے سے حجم و قیمت میں دگنی ہو گئی ہے اس سبب سے اسکا چوتھا حصہ جو ۵۰۰ مشاہیر اسلام کے حالات میں تھا مشاہیر کی تعداد ۵۰۰ کر کے جدا چھاپا گیا ہے۔ اس کی قیمت ۱۲ ار ہے۔

ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

[۱] حضرت مریم کے والد کا نام عمران اور والدہ کا نام حنا تھا حنہ کی بہن الیشاع حضرت زکریا کی بیوی تھیں جو حضرت یحییٰ کی والدہ تھیں [۲] بعض لکھتے ہیں کہ دقیانوس آذربیجان کا بادشاہ اور تنجیاق اس کا پایہ تخت تھا اس نے ایک فرسخ طول و عرض کا ایک محل بنایا تھا۔ ۴ ہزار ستون طلا و نقرہ جڑاؤ بے شمار قندیل جواہر نگار اس میں تھیں۔ غرض نہایت عظیم الشان سامان رکھتا تھا اور بہت بڑا بادشاہ تھا ۞

تعلیقات

(۱) کروسیڈ یعنی صلیبی لڑائیاں

جنگ صلیبی کے حالات جس عمدگی اور خوبی سے اور ساتھ ہی ما قل و دل کے مصداق مولوی سید امیر علی بالقابہ نے اپنی مختصر تاریخ اسلام میں بزبان انگریزی قلمبند کئے ہیں اس سے بہتر مجھے عربی فارسی انگریزی اردو کی کسی تاریخ میں نظر سے نہیں گزرے لہذا اس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

اول جنگ صلیبی ۱۰۹۶ء ۴۹۰ھ اسی زمانہ میں تعصب جہالت کا طوفان بے تمیزی جو عیسائی تاریخوں میں مقدس جنگوں کے نام سے مشہور ہے بڑے زور شور کے ساتھ مغربی ایشیا میں برپا ہو گیا۔ یورپ کی تاریخوں میں ان جہادوں کے ذکر میں بڑی چرب زبانی اور فسانہ نویسی سے کام لیا گیا ہے اور عیسائی سپاہی یا سرہنگ کو رستم و اسفندیار کا ثانی بنایا گیا ہے چونکہ میرا مسلک صداقت شعاری ہے میرا فرض ہے کہ اس تمثالی خانہ کا پردہ اٹھا کر اصلی واقعات پبلک کے سامنے پیش کروں اور بالاختصار ان جنگوں کی ہولناکی اور ان کے کرنے والوں کا ظلم وحشیانہ پن اور بے ایمانی اور دغابازی کا راز افشا کروں اور ان خوفناک بربادیوں اور تباہیوں کا مرقع کھینچوں جو ان جنگوں سے مغربی ایشیا پر وارد ہوئیں ایک باخبر مورخ لکھتا ہے کہ صلیبی لڑائیاں تاریخ میں سخت دیوانگی کے واقعات کا مجموعہ ہے تین صدی تک بغیر کسی انگیخت کے عیسائیت اسلام پر اُمڈ اُمڈ کر حملہ آور ہوتی رہی آخر ناکامی نے اسکا خاتمہ کرایا اور اعتقاد باطل اور وہم و وسواس کا ایوان اپنی ہی بوجھ کے نیچے دب کر رہ گیا۔ یورپ میں انسان اور روپے کا قحط پڑ گیا اور حالت ایسی نازک ہو گئی کہ اگر سوشل تباہی کا نہیں تو سوشل زوال پذیر کا خوف تو ضرور ہی دامنگیر ہو گیا لاکھوں آدمی لڑائی بھوک اور بیماری کے بھینٹ چڑھ گئے۔ اور ہر ایک ظلم جو احاطۂ وہم و تصور میں آ سکتا ہے صلیبیوں کے ہاتھ در دل سرزد ہوا۔

اسلامی حکومت میں عیسائیوں کی حالت۔ جب سے اسلامی حکومت قائم ہوئی عیسائیوں کو اعلیٰ درجہ کی مذہبی آزادی حاصل رہی اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے میں اور ملکی حقوق و مراعات میں انکی حفاظت اور حمایت کی جاتی تھی وہ سلطنت کے ہر حصہ میں آ جا سکتے تھے ممالک غیر کے عیسائی بادشاہوں سے سلسلۂ خط و کتابت قائم کر سکتے تھے اور جن شرطوں پر مسلمانوں کو زمینیں اور جائیدادیں مل سکتی تھیں انہیں شرطوں پر انہیں بھی مل سکتی تھیں سرکاری عہدے (باستثناء بعض ظالم گورنروں کے) حکومت کی طرف سے انکے لئے ایسے ہی کھلے تھے جیسے مسلمانوں کیلئے ہر جگہ عیسائیوں کے گرجا اور خانقاہیں موجود تھیں۔ اور عیسائی زائرین کو بغیر کسی روک ٹوک کے دور دراز ممالک سے فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت تھی۔ سچ پوچھو تو بیت المقدس کے زائرین میں عرب فتوحات سے بجائے کمی کے اضافہ ہو گیا عرب صرف عیسائی رقیب فرقوں میں امن قائم رکھنے پر اکتفا کرتے اگر وہ ایسا نہ کرتے تو عیسائی گرگ اسی مزار پر جسکی زیارت کا وہ دم بھرتے تھے ایک دوسرے کو پھاڑ کھاتے۔ بیت المقدس میں جسے دونوں مذہب کے آدمی مقدس جانتے تھے ایک خاص حصہ بطریق (اسقف اعظم) اور اسکے ماتحت پادریوں کے لئے وقف تھا جس کو مسلمان ضبط نہیں کر سکتے تھے۔ ۴۶۹ھ میں جب فلسطین اور شام مصر کے فاطمی بادشاہوں کے تصرف میں آ گیا تو اس انقلاب حکومت سے بھی عیسائی فائدہ ہی میں رہے کیونکہ فاطمی بادشاہ ہوتے عیسائیوں کی تجارت کو ترقی دی اور انکے مربی و حامی رہے مگر جاہل اور متعصب عیسائیوں کو کسی قسم کی آزادی خوش نہیں کر سکتی تھی کیونکہ بیت المقدس (یروشلم) میں مسلمانوں کی موجودگی ہی ان کی آنکھوں کا کانٹا سا کھٹکتی تھی وہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کے آنے سے بیت المقدس کی زمین ناپاک ہو جاتی ہے عیسائی زائرین عربوں کی حمایت و حفاظت میں آرام کرتے مسلمان حقوق مہمان نوازی ادا کرتے لیکن عیسائی تخم عداوت اپنے دلوں میں بو کر لیجاتے دسویں صدی کے انجام کے قریب یہ خیال عام ہو گیا کہ نزول مسیح کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ لاطینی دنیا سے گروہ کے گروہ عیسائی فلسطین میں آمڈنے شروع ہو گئے اور گیارہویں صدی میں تو انکی تعداد خطرناک درجہ تک پہنچ گئی اس زمانہ میں فلسطین ایک ترکمان خاندان ارتق کے قبضہ میں آ گیا تھا۔ یہ خاندان خاندان سلجوقیہ بادشاہ شام کے باجگذار حکمران کا برائے نام تابع فرمان تھا۔ اجنبیوں کی کثرت اور ان کی سرگرمی اور جوش کا باعث جاہل و ناتراشیدہ ترکمانوں کی سمجھ میں نہ آتا تھا اور کبھی کبھار زائرین کو ساتھ بدسلوکی یا ان کے لوٹ لینے کا واقعہ پیش آ جاتا تھا جیسا کہ آجکل مسلمان بدوی اپنے مسلمان بھائی حاجیوں کو لوٹ لیتے اور ان کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔[۱]

---

[۱] گسٹیو لیبان فرانسیسی مورخ تمدن عربیہ میں لکھتا ہے کہ باستثناء چند راسخ الاعتقاد اشخاص کو بیت المقدس کی اکثر عیسائی زائرین اس قسم کے بدمعاش ہوتے تھے جنکی فطرت میں جرم کی شرارت بھری ہوئی تھی اس سبب سے شام کے حاکم ترکمانوں نے اصرار کیا کہ وہ بغیر اجازت کے ایک اسلامی ملک میں زیارت کیلئے نہ آئیں بجائے اس کے کہ وہ بیت المقدس میں نہایت شان سے باجے بجاتے ہوئے اور مشعلیں روشن کئے ہوئے (جیسا کہ عربوں کے زمانہ میں دستور تھا) داخل ہوں ترکمانوں نے انہیں مجبور کیا کہ وہ نہایت فروتنی کے ساتھ آئیں بلکہ انپر انواع و اقسام کے تشدد بھی کئے ۔۔۔۔ کسی سپاہی بھی لیا اس کا نام پطر تھا وہ راہب بنگیا تھا یہ شخص فی الحقیقت مخبوط الحواس نہایت متعصب اور مستعد تھا مورخین نے اسکو پیغمبری ہر میٹ

بدسلوکی کی حسب معمول مبالغہ آمیز داستانوں نے فرنگیوں کی مدت کی دبی ہوئی دشمنی کو اکسا دیا۔ پوپ اربن دوم نے مارچ ۱۰۹۵ء میں ایک کونسل مقام پلاسنشیا پر اور نومبر ۱۰۹۵ء میں دوسری کونسل مقام کلیرمونٹ پر منعقد کی۔ یہاں پوپ نے حکم دیا کہ ان کافروں پر جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی قبر پر قبضہ کر رکھا ہے جہاد کیا جائے اور وعدہ کیا کہ جو لوگ اس جہاد میں شریک ہوں گے ان کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو لڑائی میں مارے جائیں گے وہ بہشت میں جائیں گے اس کروسیڈ کا اصلی محرک مذہبی تعصب تھا مگر اس کے ساتھ ہی دوسرے اغراض بھی شامل تھے جیسی کہ نئی سلطنتیں قائم کرنا اور مال و دولت کا حاصل کرنا۔ اور چونکہ ایشیائی شراب اور یونانی عورتوں کے حسن و جمال کا شہرہ سنے ہوئے تھے عیاشی اور نفس پرستی نے بھی زور کیا اس طرح اس مذہبی لڑائی کی تحریک میں مذہب و ایمان کے ساتھ حرص لالچ اور شہوت پرستی بھی شریک تھی۔

ہیلم صاحب لکھتے ہیں کہ عام جوش پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کام لیا گیا۔ جب تک جہادی عیسائی صلیب لگائے رہتا وہ سب قرضوں اور ٹیکسوں سے بری رکھا جاتا اور اس کا نفس گرجا کی حفاظت میں ہو جاتا۔ ان دنیاوی فائدوں کے علاوہ اس کے گناہ معاف کئے جاتے۔ کفارہ معاف ہو جاتا سعادت ابدی کا یقین دلایا جاتا۔ ہر شخص کو یقین کلی تھا کہ اگر وہ جہاد میں مارا جائیگا تو ضرور ثواب اور رتبہ شہادت پر فائز ہو گا۔

عیسائی مجاہدین کا پہلا دستہ جو والٹر کو تھیر دی پینی لس (کنگال) کی سرکردگی میں روانہ ہوا تھا۔ اس کو بلغاری عیسائیوں نے قتل کر ڈالا سنہ ۱۰۹۶ء میں تمام قوموں اور زبانوں کے چالیس ہزار مردوں عورتوں بچوں کا ایک دوسرا گروہ پیٹر دی ہرمٹ کی ماتحت (جس کو عرب مورخوں نے بطرس الناسک لکھا ہے) روانہ ہوا۔ مقام سیملے ول پر پہنچکر انہوں نے اپنے پیشرو دستہ کا اسطرح انتقام لیا کہ شہر پر حملہ کیا سات ہزار باشندوں کو قتل کر ڈالا۔ اور ہر قسم کی بدمستی اور بدکاری سے کام لیا۔ ہنگری اور بلغاریا پیٹر کی فوج نے ویران کر دیا الکسیس قیصر نے انکو شہر میں نہ گھسنے دیا اور جہازوں میں بٹھا کر باسفرس میں پار اتار دیا۔ پھر ایشیا میں آکر انہوں نے دل کھول کر ظلم شروع کر دیا۔ میشو (Michaud) مورخ بیان کرتا ہے کہ انہوں نے ایسے ایسے ظلم کئے جن کو دیکھکر فضا ذرہ کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ انہوں نے ماؤں کی گود میں بچوں کو ذبح کیا اور ان کے اعضا کاٹکر ہوا میں اچھالے۔ اسطرح ظلم و جور کرتے ہوئے وہ خاص نیقیہ (Nicaea) کی دیواروں تلے آپہونچے مگر سلطان نے ان پر پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) فوج سے حملہ کیا۔ مجاہدین کے سردار رینجی نلڈ اور اس کے بعض ہمراہیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ باقی نیست و نابود کر دئے گئے۔ تیسرا گروہ جو بقول مسٹر گبن کمال احمق اور خبیث پاجیوں کا تھا۔ ایک جرمن جوگی گوڈشل (Gottschalk) نامی کی ماتحتی میں روانہ ہوا۔ ان کے اس مذہبی کام کے ساتھ غارتگری۔ زنا کاری اور شراب خواری مخلوط تھی بقول مسٹر میشو وہ غلط کاریوں میں یہانتک از خود فراموش ہوئے کہ قسطنطنیہ اور یروشلم کو بھی بھول گئے۔ جہاں جہاں سے گزرے لوٹ مار زناکاری۔ قتل و غارت اپنی یادگاریں چھوڑتے گئے۔ تنگ آکر اہل ہنگری نے انکا مقابلہ کیا۔ بلگریڈ کے میدان مجاہدین کی ہڈیوں سے پٹ گئے اور گوڈشل کے جتھے میں سے صرف تھوڑے سے جان بچا کر بھاگے جنہوں نے اس حادثہ کی خبر جاکر سنائی۔ اس طوفان بے تمیزی کی چوتھی لہر انگلستان۔ فرانس۔ فلینڈرز اور لورین سے اٹھی مل صاحب لکھتے ہیں کہ یہ وحشیوں اور آوارہ لوگوں کا ایک دوسرا گروہ تھا۔ ترک تو دور تھے انہوں نے یہودیوں ہی کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ مقام کولون (Cologne) میں ہزاروں یہودی قتل کر دئے اور لوٹ لئے گئے۔ اور دریائے رائن اور دریائے موسل کے کناروں پر دوسرے شہروں میں بھی یہودیوں کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا۔ صرف مقام مے انس (Mayence) میں سات سو قتل کئے گئے۔ بقول مل صاحب یہ جہنمی گروہ اپنے معمول کے بموجب قتل و غارت کرتا ہوا جنوب کی طرف روانہ ہوا مگر مقام مسبرگ پر ہنگیری کی ایک فوج نے اس کو تہس نہس کر دیا۔

دوسرے سال ۱۰۹۷ء میں یورپ کے چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے بہ نسبت سابق کسی قدر باضابطہ گروہ تیار کیا۔ مشرق کی طرف جاتے ہوئے اس گروہ نے بھی ویسا ہی قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ گوڈفرے آف بولون کی سرکردگی میں مجاہدین قسطنطنیہ تک آپہونچے قیصر الکسیس نے بڑی استادی اور ہوشمندی سے شہر کو ان کے حملے سے بچایا اور ان ناخواندہ مہمانوں کو جہازوں پر بٹھا کر باسفرس کے پار اتار دیا۔ اور مئی ۱۰۹۷ء میں وہ نیقیہ کے میدان میں آکر جمع ہو گئے یہ تعداد میں ساتھ لاکھ تھے اور یہ اتنی بڑی فوج تھی کہ سلجوقیوں کی ساری فوج کو خس و خاشاک کی طرح بہا لیجا سکتی تھی۔ سلطان کے دارالحکومت نیقیہ کا محاصرہ کر لیا گیا اور شہر کو تباہ و برباد کرنے کی دھمکی دی گئی مگر قیصر الکسیس نے سلطان کو صلاح دی کہ شہر میرے حوالہ کر دو۔ سلطان نے شہر اس کے حوالے کر دیا۔ قیصر کے جھنڈے کو قلعہ پر لہراتا ہوا دیکھکر وحشی جوش میں

آکر آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے مگر اس ترکیب سے شہر بچ گیا۔ نیقیہ سے مجاہدین انطاکیہ کی طرف بڑھے ہیں قتل و غارت۔ تباہی و بربادی ایشیا
میں ان کی پیشقدمی کی علامتیں تھیں۔ ۹ ماہ تک انطاکیہ کا محاصرہ رہا۔ آذوقہ ختم ہو گیا اور صلیب کے بہادر آدم خوری پر اتر آئے۔ ملر صاحب
لکھتے ہیں کہ مردار کا گوشت تو علانیہ کھایا جاتا تھا اور انسان کا گوشت مخفی طور پر۔ وون سبل (Von Sybel) ملر اور بہت سے مورخ
لکھتے ہیں کہ ان مجاہدین میں سے اراذل علانیہ طور پر آدمی کا گوشت کھاتے تھے۔ مردوں کی اعضا تراشی ان کی دل لگی تھی۔ دو ہزار ترکوں کے
سر جو انطاکیہ کے محاصرہ سے نکل کر حملہ آور ہوئے تھے کاٹ لئے گئے۔ ان میں سے بعض تو فتح کی نمائش میں تشہیر کئے گئے بعض کیمپ کے ارد گرد چوبوں پر
نصب کئے گئے اور بعض شہر کے اندر پھینک دئے گئے دوسرے موقع پر انہوں نے قبریں کھود کر مسلمانوں کی لاشیں گھسیٹ لیں اور روتے اور سر پیٹتے
باشندوں کو پندرہ سو سر دکھائے۔ میشو لکھتا ہے کہ سلجوق امیر کا بیٹا جو انطاکیہ کا حاکم تھا ان مجاہدین کے ہاتھ آ گیا اس پر انہوں نے اس کے خاندان
کے لوگوں کو ترغیب دی کہ اس کے فدیہ میں شہر اس کے حوالہ کر دیں۔ جب انہوں نے انکار کیا تو مجاہدین نے اپنے نوجوان قیدی کو سخت وحشیانہ
عقوبت دینی شروع کر دی۔ مہینہ بھر تک ہر روز اس کو نئی نئی تکلیفیں دیتے رہے آخر کار وہ اس کو فصیل کے نیچے لے گئے اور اس کے
والدین اور شہریوں کے سامنے اسے ذبح کر ڈالا۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ وحشیانیت کے ساتھ عیاشی اور شہوت پرستی پہلو بہ پہلو ہوا کرتی ہے یہ حملہ آور بہت جلد شیطانی جذبات کا شکار
ہو گئے۔ ایک مورخ لکھتا ہے کہ کبھی دنیاوی جنگوں میں بھی ایسی زناکاری اور بدکاری نہیں دیکھی گئی اور میشو صاحب رقمطراز ہیں کہ اگر ہمعصر بیانات پر
اعتبار کیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ بدنام بابل کی تمام برائیاں ان خداوند یسوع مسیح کی خانقاہ کو آزاد کرنے والوں میں پائی جاتی تھیں۔

سلجوقی جرنیل کربوغا (کربوقا) کی نالائقی کے باعث شہر کو خلاص کرانے کی کوشش میں ناکامی ہوئی کچھ تو یہ جرنیل تھا ہی نالائق اور کچھ ان سرداروں
اور امیروں سے جو اس کے شریک ہوئے تھے اس نے ایسا برا برتاؤ کیا کہ وہ دل توڑ کر نہ لڑے آخر بے ایمانی اور دغا سے شہر حملہ آوروں نے لے لیا۔ ایک بے ایمان
ارمنی نے جس کا نام فیروز تھا اور جسے عربوں نے بہروز لکھا ہے رات کے وقت فصیل پر سے رسّے لٹکا دئے جن کے ذریعہ سے مجاہدین فصیل پر چڑھ گئے۔
انہوں نے بعض برج فتح کر کے محافظوں کو قتل کر دیا پھر ایک پھاٹک کھول دیا اور تمام فوج "ڈیولی وو" (Dieu le veut) کا نعرہ لگاتی ہوئی
شہر میں گھس گئی۔ اور پھر قتل و غارت کا ایسا سین پیش کیا جس سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ملر صاحب لکھتے ہیں کہ ان لاطینی وحشیوں نے
بوڑھوں کی ضعیفی بچوں کی بیکسی عورتوں کی خوبصورتی اور بے بسی کسی بات کا لحاظ نہیں کیا۔ کوئی بات ان کے دل میں ذرا بھی رحم پیدا نہ کر سکی۔
گھروں کے اندر بھی پناہ نہ تھی اور مسجد کا تقدس تو ان کے ظلم کی آگ کو اور بھی بھڑکاتا تھا۔ یہ جون ۱۰۹۸ء کا واقعہ ہے۔ ہر مکان سنگ مرمر کے
محل سے لے کر چھوٹی سی چھپریا تک مسمار کر دیا گیا۔ تنگ گلیوں سے لے کر چوڑے چکلے بازاروں اور چوکوں تک میں ہر جگہ خون کی نہریں اور دریا بہتے
تھے۔ سب سے کم اندازہ کے بموجب دس ہزار (10000) آدمی انطاکیہ میں تلوار کے گھاٹ اتارے گئے۔ عربوں کو قتل کر چکنے کے بعد حملہ آور بدترین برائیوں میں
مبتلا ہو گئے۔ انطاکیہ سے وہ معرۃ النعمان کی طرف بڑھے جو شام کے نہایت آباد اور بارونق شہروں میں سے تھا اسے فتح کر کے ایک لاکھ آدمیوں کو قتل
کیا۔ سڑکوں میں لہو بہتا تھا اور یہ نوبت پہونچی کہ قتل کرنے والے تھک گئے پھر بوہمنڈ (بیمنڈ) نے اپنے قیدیوں کا معائنہ کیا۔ ملر صاحب لکھتے ہیں کہ
ان میں جو زور آور اور خوبصورت تھے انکو انطاکیہ کی بردہ فروشی کی منڈی کیلئے رکھ لیا مگر کمزوروں اور بوڑھوں کو تلوار کی نذر کیا۔ معرۃ النعمان میں بھی آدم خوری
بکثرت جاری رہی یہ بھی لکھا ہے کہ آدمی کا گوشت عیسائیوں کے کیمپ کی دکانوں میں کھلم کھلا بیچنے کے واسطے رکھا جاتا تھا۔

معرۃ النعمان سے صلیب کے بہادر یروشلم (بیت المقدس) پر چڑھ آئے۔ اور ہلہ کر کے فتح کر لیا (۲۳ شعبان ۴۹۲ھ مطابق ۱۵ جولائی ۱۰۹۹ء)
یہ شہر جیسا کہ اس زمانہ میں تھا اس کا حال ناصر خسرو کے سفرنامہ میں نہایت دلچسپ لکھا ہے فرنگیوں کے فتح کرنے سے تھوڑے دنوں پہلے مصر کے خلفائے
فاطمیہ کے قبضہ میں آ گیا تھا۔ میشو نے یہاں کے قتل کا مرقع اس طرح کھینچا ہے "عرب بازاروں اور گھروں میں تہ تیغ کئے گئے مفتوحین کے لئے
یروشلم میں پناہ کی کوئی جگہ نہ رہی بعض موت سے اس طرح بھاگے کہ اپنے کو فصیلوں پر سے گرا دیا۔ بعض پناہ کے لئے محلوں برجوں۔ اور زیادہ تر
اپنی مسجدوں میں گھس گئے مگر عیسائی انکو کب چھوڑنے والے تھے۔ مجاہدین نے مسجد عمر پر جہاں عربوں نے کچھ عرصہ تک اپنے کو بچائے رکھا قبضہ

کر کے وہاں بھی ایسا افسوسناک نظارہ پیش کیا جیسے قیصر ٹائٹس کے فتح پر بھی پانی پھر گیا[۱] پیادے اور سوار بھاگتے ہوئے لوگوں پر ٹوٹ پڑتے تھے اس ہنگامۂ قیامت میں سوائے چیخوں رونے پیٹنے اور موت کی آوازوں کے اور کچھ نہ سنائی دیتا تھا۔ خارج زندوں کے تعاقب میں جو بیفائدہ بچنے کی کوشش کرتے تھے مُردوں کو پامال کئے ڈالتے تھے۔ مشہور مؤرخ ریمنڈ ڈی ایجلز کا چشم دید واقعہ بیان کرتا ہے کہ مسجد کی دہلیز تلے گھٹنوں گھٹنوں خون بہہ رہا تھا۔ اور گھوڑے کے لگام تک پہنچا ہوا تھا قتل وغارت میں صرف اتنا وقفہ ضرور پڑا جتنی دیر میں مجاہدین نے فتح کا شکرانہ ادا کیا۔ مگر نماز شکرانہ ختم ہوتے ہی پھر وہی نمونۂ محشر قائم ہو گیا اب وہ تمام قیدی جو پہلے قاتلوں کے قتل کر جانے سے بچ گئے تھے اور تمام وہ لوگ جو بھاری زرفدیہ کی امید پر قتل نہیں کئے گئے تھے۔ نہایت بے رحمی سے قتل کر ڈالے گئے عربوں کو برجوں اور کوٹھوں پر سے سرنگوں پھینکا گیا۔ زندہ جلائے گئے۔ تہ خانوں میں سے گھسیٹ گھسیٹ کر نکالے گئے اور بازار میں لا کر مُردوں کے ڈھیر پر قتل کر دئے گئے۔ نہ عورتوں کی آہ وزاری نہ بچوں کی چیخ پکار اور نہ اس جگہ کا نظارا جہاں یسوع مسیح نے اپنے قاتلوں کے گناہ کو بخشا تھا۔ ان فاتحوں کے غضب کو فرو کر سکتا تھا" مل لکھتا ہے کہ یہ ٹھان لیا گیا تھا کہ مسلمانوں پر ذرا بھی رحم نہ کیا جاوے۔ مغلوب لوگ کشاں کشاں بازاروں میں لا کر قتل کئے جاتے تھے۔ عورتیں لڑکوں لڑکیوں کو گود میں لئے ہوئے لائی جاتیں اور قتل کر دی جاتیں۔ چوک، بازار اور یروشلم کے غیر آباد مقامات تک پھر مردوں اور عورتوں کی لاشوں اور بچوں کے اعضائے بریدہ سے پٹ گئے۔ کسی کو ذرا بھی ترس نہ آتا تھا شہر میں ستر ہزار سے زیادہ آدمی تلف ہوئے۔ یہودیوں کا جن سے خاص عداوت تھی اور بھی برا حال کیا گیا انکی عبادت گاہ میں جنہیں انہیں بھگایا گیا تھا آگ لگا دی اور وہ سب شعلوں میں جل کر خاک ہو گئے" مشو لکھتا ہے "ایک ہفتہ تک قتل عام رہا تھوڑے جو بچے انکو غلام بنایا گیا اور ان کے ساتھ خوفناک برتاؤ کیا گیا۔ اس زمانہ کے عیسائی مؤرخ ان خوفناک واقعات کا کمال استقلال اور بے فکری سے بیان کرتے ہیں نہایت مکروہ اور دردناک واقعات کے بیان کرنے میں بھی ان کی زبان وقلم سے کوئی لفظ خوف یا ترس کا نہیں نکلتا"۔

غرض یہ تمام مظالم توڑنے کے بعد گوڈ فرے آف بولوں (گڈ فرے) یروشلم کا بادشاہ بنایا گیا۔ بس دن بعد جب وہ عکہ کے محاصرہ میں تیر سے مارا گیا تو بالڈوین (بلڈوین) بادشاہ ہوا جس نے قیساریہ[۲] کا محاصرہ کر لیا۔ بہادرانہ مدافعت کے بعد محصورین نے معقول شرائط پر شہر کو حوالہ کر دینے کی تجویز پیش کی۔ یہ شرائط منظور کر لی گئیں تو شہر کے دروازے کھول دئے گئے مگر فرنگیوں نے شہر میں گھستے ہی تمام شرائط کو بالائے طاق رکھدیا۔ اور بے رحمی سے بے بس اور نہتے باشندوں کا قتل عام شروع کر دیا طرابلس (الشام) (ٹریپولی) صور (ٹائر) اور صیدا (سیڈون) کا کم وبیش یہی حشر ہوا۔ اس زمانہ میں فنیقیہ (فنشیا) کے ساحل کے شہر کمال رونق پر تھے ناصر خسرو لکھتا ہے کہ طرابلس ایک خوبصورت شہر تھا اس کے مضافات اور آس پاس کی گاؤں لہلہاتے ہوئے اناج کے کھیتوں، انگورستانوں اور شکرستانوں اور نارنگیوں، چکوتروں، کھجوروں اور دیگر میوہ دار درختوں کے باغوں سے عجب بہار دیتے تھے۔ خود شہر بڑا آباد اور بارونق تھا۔ چار پانچ اور چھ منزل تک کے مکان اسمیں بنے ہوئے تھے۔ دوکانیں ایسی عالیشان کہ ان پر محل کا گمان ہوتا تھا اور بازار ہر قسم کی اشیائے خوردنی و پوشیدنی اور آرائش وزیبائش سے پٹے پڑے تھے۔ چوک۔ اور بازاروں میں فوارے جاری تھے جامع مسجد سنگ مرمر کی نہایت خوبصورت اور عالی شان زیب وزینت سے آراستہ تھی علاوہ ایک بڑے عام کتبخانہ کے یہیں ایک مشہور کالج اور ایک کاغذ بنانے کا کارخانہ بھی تھا جسمیں سمر قند جیسا عمدہ کاغذ تیار ہوتا تھا" ۱۱۰۹ء میں مجاہدین نے ٹینکرڈ کے ماتحت پیسا کے ایک بیڑے کی مدد سے اس مقام کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں نے کئی مہینہ تک شہر کو بچایا۔ آخر محاصرین نے شہر کو فتح کر کے لوٹ مار شروع کر دی۔ باشندے تلوار کی نذر ہوئے اور کتبخانہ کالج اور کاغذ کا کارخانہ آگ لگا کر خاک سیاہ کر دئے گئے

---

[۱] ٹائٹس رومتہ الکبریٰ کا بادشاہ تھا اس نے ۷۰ء میں یروشلم فتح کر کے قتل عام کرایا تھا۔

[۲] عرب اس کو قیساریہ (Caesarea) کو جو ارسوف کی نواح میں ہے قیساریہ اور اسکو جو حماہ سے ایک منزل پر ہے شیزر کہتے ہیں۔

اس طرح فلسطین اور شام کا ایک حصہ فرنگیوں کے قبضہ میں آگیا انہوں نے اپنے جدید مقبوضات میں اپنے وطن کا جاگیری انتظام جاری کر دیا مسلمان ادنیٰ درجہ کے کاشتکار بنائے گئے۔ عدالتی تحقیقات کے بدلے ڈیول یا اور ڈیل[1] سے آزمائش کرنے کا رواج ہو گیا۔ اور جیسا کہ اس زمانہ میں یورپ میں رواج تھا غلاموں کے غول زنجیروں سے باندھ کر بیچنے کے لئے بازاروں میں لئے پھرتے تھے۔ امیر اسامہ نے جو اسکے چند سال بعد یروشلم میں آیا تھا ان بیچاروں کی ایک تعداد کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اسامہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹمپلرز (بیت المقدس کے زائروں کی حفاظت کرنے والے) تو کسی قدر مہذب ہو گئے تھے لیکن نو وارد بہنگم وحشی تھے انہی نے جو خاکہ مجاہدین کی بداخلاقی اور بدچلنی کا کھینچا ہے اس سے انکی خباثت اور کور باطنی کا پورا ثبوت ملتا ہے۔

خدا جانے ارادتاً ایسا کیا گیا یا اتفاق ہی ایسا ہوا عیسائی دنیا کو ایشیا پر حملہ کرنے کیلئے اس سے بہتر موقع نہیں مل سکتا تھا جاگیری انتظام نے سلجوقیوں کی زبردست سلطنت کو کھوکھلا کر دیا تھا جسطرح فرانس کی کارلوونجین بادشاہوں کی سلطنت اسی انتظام سے کھوکھلی ہو گئی تھی الپ ارسلان نے ایشیائے کوچک کی حکومت اپنے چچا زاد بھائی سلیمان کو بخشدی تھی ملک شاہ شام کا ملک اپنے بھائی تاج الدولہ تتش کو دے چکا تھا یہ دونوں بادشاہ سلیمان اور تتش سلطان کی سرداری اور بزرگی کو تسلیم کرتے تھے مگر ان دو سلطنتوں کے علاوہ الجزیرہ شام اور فلسطین میں چھوٹے چھوٹے سردار بھی حکومت کرتے تھے جن کا صرف یہ فرض تھا کہ اپنے سردار بادشاہ کو بوقت ضرورت فوج سے مدد دیں جبتک نظام الملک وزیر کی دانشمندی اور ملک شاہ کی شخصیت کا اثر سلطنت پر رہا یہ سردار اور شاہزادے خوشی خوشی سلطان کی فرمانبرداری کرتے رہے لیکن ان دونوں کی آنکھیں بند ہوتے ہی ہر طرف بدامنی کے آثار نمایاں ہو گئے امن امان یکجہتی و اتفاق کا خاتمہ ہو گیا ہنگامہ و خیال و فساد و ہنگامہ برپا ہو گیا سب سے پہلے ملک شاہ کی بیوی ترکان خاتون اپنے بیٹے محمود کیطرف سے سوتیلے بیٹے برکیاروق سے لڑی پھر جب تھوڑے دنوں بعد محمود مر گیا اور برکیاروق سلجوقیوں کا سلطان اعظم تسلیم کیا گیا اور خلیفہ مقتدی نے اسی سلطان کا خطاب دیا تو برکیاروق اور اسکے چچا تتش میں جو خود سلطان اعظم بننا چاہتا تھا ہنگامہ برپا ہو گیا تتش کی شکست اور وفات سے بھی پریشان سلطنت میں امن قائم نہ ہوا کیونکہ برکیاروق کو اپنے بھائی محمد سے نبرد آزمائی کرنی پڑی جو کئی سال تک جاری رہی۔

مجاہدین صلیبی سے بھاگ کر لوگ دھڑا دھڑ بغداد میں آنے شروع ہو گئے رمضان کا مہینہ تھا روزہ داروں کے دن چند بد نصیب آدمیوں نے جو عیسائیوں کو قتل اور ان کے غلام بنانے کی آفت سے بچکر آئے تھے جب عیسائیوں کی کشت و خون اور قتل و غارت کی داستان بیان کی تو تمام شہر رنج والم کے سمندر میں غرق ہو گیا لوگ روزہ بھول گئے اور جامع مسجد میں جمع ہو کر زار و قطار رونے لگے خلیفہ مستظہر باللہ نے دربار کے سربرآوردہ امیروں کو برکیاروق اور محمد کے پاس روانہ کیا جو حلوان میں جنگ و جدال میں مشغول تھے التجا کی کہ آپس کی باہمی نزاع کو چھوڑ کر اپنے مشترک دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہو جائیں مگر خلیفہ کی التجا کا کوئی اثر نہ ہوا کیونکہ برکیاروق کے زیر کمان سے چلانے سے پہلے ہی ملک کا کلا پکڑنے کو تیار ہو گئی ہو مورخ بڑے درد کیساتھ یہ بھی لکھتا ہے کہ ان دونوں سلطانوں کو نزاع باہمی نے فرنگیوں کو اسلامی ممالک میں پاؤں جمانے کا موقع دیدیا۔

برکیاروق ۴۹۸ھ میں مر گیا اور محمد غیاث الدنیا والدین کے خطاب[2] سے اس کی جگہ سلطان مقرر ہوا اور ۱۳ برس تک حکومت کرتا رہا اگرچہ یہ بڑا بہادر نیک نہاد منصف فیاض اور غریب پرور تھا مگر سلطنت کی انتظامی حالت ایسی خراب ہو گئی تھی کہ دشمن کے مقابلہ میں کوئی متفقہ کارروائی محال ہو گئی تھی۔ الجزیرہ اور شام کے مختلف جاگیردار آپس کے رشک و حسد سے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے

[1] اور ڈیل تحقیقات اس طرح ہوتی تھی کہ ملزم سے کہا جاتا تھا کہ ہاتھ کھولتے ہوئے پانی یا جو شعلہ تپا ہو آگ میں ڈالے یا انگارہ سرخ لوہے کی سلاخیں اس کے ہاتھ میں دی جائیں اگر ہاتھ نہ جلا تو بے قصور سمجھا جاتا تھا متخاصمین آپس میں جنگ کرتے جو مغلوب ہوتے تھے اس کا نام ڈیول تھا۔ [2] سلطان محمد کی بیٹی خاتون خلیفہ مقتدی کے نکاح میں تھی تعلیم یافتہ تھی اور ملکی انتظام کی معقول لیاقت رکھتی تھی وہ درگاہ خاتون میں جو ایک محل کا نام تھی رہتی تھی۔ سلطان امام ابو حامد غزالی کی نہایت قدر کرتا تھا۔

تتش کا بیٹا رضوان ؎ جو حلب کا حاکم تہا دغا باز آدمی تہا اور دوسرے اگرچہ سلطان کی اطاعت پر رضا مند تھے مگر ذاتی اغراض میں اس قدر منہمک ہوگئے تھے کہ قومی بہبود کا مطلق خیال نہ کرتے تھے۔ فاطمی خلافت جو اس زمانہ میں شام کے ساحل اور فلسطین پر قابض تہی اسکا شیرازہ ایسا بکہر گیا تہا کہ ان شہروں کی مدد جن پر صلیب کے بہادروں نے حملہ کیا تہا دشوار بلکہ محال ہوگئی تہی فاطمی خلیفہ مستعلی بالکل نا قابل شخص تہا اور اس کا امیر الجیوش (کمانڈر انچیف) جسکے سپرد عنان حکومت تہی بجائے اس کے کہ سلطنت کے فوجی نظام کو درست کرتا اور دل توڑ کر کام کرتا قاہرہ میں گلچھرے اڑاتا تہا یا اپنے رقیبوں کے برخلاف سازشیں کرنے میں وقت ضایع کرتا تہا۔

طبریہ کی پہلی لڑائی۔ ایک دو دفعہ سلطان محمد کے کہنے سے سرداران سلجوقیہ نے اپنے باہمی اختلاف کو بالائے طاق رکھکر حملہ آوروں کے مقابلہ میں متفقہ کارروائی کی تھی ۱۱۱۳ء کے شروع میں بالڈوین بادشاہ یروشلم نے جسے ابن اثیر نے بغدوین اور دیگر مورخین عرب نے بردویل لکھا ہے دمشق کے تعلقہ میں تاخت و تاراج مچا دی دمشق کا حکمران طغتگین تہا اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تہا اس لیے اس نے موصل کے بادشاہ مودود سے مدد مانگی جولائی ۱۱۱۳ء میں موصل دمشق سنجار ؎ اور ماردین کے حکمرانوں کی متحدہ فوجیں فلسطین میں آ دھمکیں طبریہ کے قریب لڑائی ہوئی فرنگیوں نے شکست کھائی اور ان کا بڑا نقصان ہوا بہت سے جہیل طبریہ اور دریا اردن میں ڈوب کر مر گئے۔

جون ۱۱۱۹ء میں ایلغازی حاکم ماردین نے انکو مقام البلاط پر ایک اور شکست دی ساحل پر مصریوں نے بھی چند کامیابیاں حاصل کیں مگر مجاہدین صلیبی کی پشتی پر تو سارا یورپ تہا عیسائی دنیا کے تمام حصوں سے انکو کمک پہنچتی رہی ادہر جنگ طبریہ کے بعد مودود ایک فدائی کے ہاتھ سے مارا گیا اور سرداروں میں تفرقہ پڑ گیا ان سب باتوں نے مجاہدین کو اپنے کھوئے ہوئے علاقوں کو دوبارہ فتح کر لینے میں کامیاب کر دیا اسطرح پر مجاہدین شہر بشہر فتح کرتے ملک کو ویران باشندوں کو قتل کرتے اور غلام بناتے رہے۔

۵ ذی الحجہ ۵۱۱ھ مطابق ۱۸ اپریل ۱۱۱۸ء کو سلطان محمد کا انتقال ہوگیا اس کے بعد خلیفہ مستظہر بھی مر گیا سلطان محمد کی جگہہ اسکا بہائی سنجر سلطان اعظم ہوا اور اس کے ذاتی علاقہ پر اس کا بیٹا محمود مقرر ہوا سلطان محمود ہی کے سایۂ عاطفت میں اسلام کا وہ پہلا بہادر نشو و نما پایا جس نے نہ صرف فرنگیوں کی ٹکڑی کو جھیلا بلکہ انکو مقبوضات کے چپہ چپہ زمین سے نکال باہر کیا۔ عماد الدین زنگی جسکو عیسائی مورخوں نے سنگوین لکھا ہے سلطان ملکشاہ کے ایک بڑے سردار قسیم الدولہ اقسنقر نامی کا بیٹا تہا وہ باپ کی وفات پر دس برس کا تہا مگر اس کے ماتحت سرداروں اور جاگیرداروں نے اس کے ساتھ نمک حلالی کی اور انکی بدولت اسکو استحکام حاصل ہوگیا اور وہ بہی شروع ہی سے کمال مستقل مزاجی مستعدی اور اعلیٰ درجہ کی انتظامی اور جنگی قابلیت کے آثار ظاہر کرنے لگا ۵۱۶ھ میں زنگی کو سلطان محمود نے واسط کا شہر جاگیر میں دیا اور بصرہ کی شحنگی اور ۵۲۱ھ ۱۱۲۷ء میں موصل اور بالائی جزیرہ کی حکومت عطا فرمائی اور اتابک یعنی اتالیق شاہی کا خطاب مرحمت کیا خلیفہ کے فرمانوں نے اسکو اس عہدہ پر استحکام حاصل ہوگیا۔ اس طرح عماد الدین زنگی اتابکان موصل کے ایک بڑے سلسلہ کا بانی ہوا ابن الاثیر اس زمانہ کے مسلمانوں کی کمزوری اور کفار کی قوت و طاقت کا نقشہ اس طرح کھینچتا ہے عیسائیوں کی فوج لا انتہا تہی انکی شدت اور غارتگری دن بدن بڑہتی جاتی تہی اور ہر قسم کی زیادتی و خرابی پیدا کی ہوئی تہی ان کا علاقہ شہر ماردین جو بالائی جزیرہ میں واقع ہے سے شہر عریش تک جو مصر کی سرحد پر ہے پہیلا ہوا تہا حران اور رقہ میں انہوں نے بڑی بڑی زیادتیاں کیں اور غارتگری کرتے ہوئے نصیبین کے دروازہ تک گئے تھے انہوں نے دمشق کے تمام راستے سوائے اس ویران راستہ کے جو رحبہ کیطرف تہا قطع کر دئے تھے انہوں نے شہر پر ایسا دھاوا کیا اور خراج لگا دیا تہا اور حلب کی آمدنی پر اور نیز اس کارخانہ کی نصف پر جو باب الجنان کے قریب واقع ہے ادھوا لگا دی تہی۔ کوئی شخص خواہ وہ توحید خدا کا قائل تہا خواہ منکر ان کی دستبرد سے نہ بچتا تہا زنگی حکومت کے انتظام اور فوج کی درستی میں ہمہ تن مصروف ہوگیا اور تھوڑے عرصہ میں وہ کافی فوج میدان جنگ میں لانے اور

؎ تتش دو بیٹے چھوڑ مرا تہا۔ رضوان جو حلب پر اور دقاق جو دمشق پر قابض ہوگیا تہا۔ دقاق کے ایک بیٹے کو ظہیر الدین طغتگین نے شکست دیکر دمشق پر قابض ہوگیا تہا ؎ سنجار کے حاکم کا نام تمیرق تہا ؎ اقسنقر سلطان ملک شاہ کا حاجب لائق سپاہی اور دانشمند منتظم تہا تتش کیطرف سے حلب کا گورنر مقرر ہوا تہا۔ اس نے ملکشاہ کی وفات کے بعد پر آشوب زمانہ میں کارہائے نمایاں کئے تھے اس کے تمام علاقہ میں انصاف کا دور دورہ تہا نرخ ارزاں راستے محفوظ اور رعایا امن اور تمام علاقہ میں خوش انتظامی۔ اس کی یہ پالیسی کہ جس ضلع کی حدود میں کوئی جرم مثل خون یا لوٹ وغیرہ کے سرزد ہو اس کا خمیازہ وہ ضلع بھگتے آج تک چلی آتی ہے۔ اگر کوئی قافلہ لٹتا تو سب سے قریب کے گاؤں کو خمیازہ بھگتنا پڑتا اور اسی طرح تمام آبادی کو مسافروں کی حفاظت اور انتظام قایم رکھنے کا خیال تہا (امیر علی)

؎ دمشق کے گرد اگرد کی مضافات غوطۃ الدمشق کے نام سے مشہور ہیں ادبی نام غوطہ اور اکثر کے سرسبز باغات کا تہا وہ میدان جو مشرقی اور مغربی لبنان کے درمیان واقع ہے ۴۴

؎ عماد الدین زنگی کا اسم سلطان صلاح الدین کے والد ہوتا کے ساتھ تعلق ہے (امیر علی)

فرنگیوں کو جزیرہ سے نکالنے کے قابل ہو گیا ۔

۵۲۲ھ / ۱۱۲۸ء میں منبج اور بزاعہ کی فتح سے وہ موصل کے وسیع علاقہ کا مسلم حکمران ہو گیا۔ ۱۱۲۸ء میں اہالیان حلب کی درخواست پر جن کا مجاہدین صلیبی کی غارتگریوں سے ناک میں دم آگیا تھا وہ حلب پر قابض ہو گیا۔ حماہ نے بھی حلب کی تقلید کی۔ ۱۱۲۹ء میں زنگی نے صلیبیوں کو اثارب کی فصیل تلے شکست دی۔ اور سخت لڑائی کے بعد قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ جوسلن (Joscelin) حاکم رہا (اڈیسہ) سے جو بقول ابن اثیر اعظم الشیاطین تھا تھوڑے دنوں کیلئے صلح ہو جانے سے زنگی کو اس اثنا خانہ جنگی میں شریک ہونے کا موقع مل گیا جو سلطان محمود کی وفات[۵۱] پر برپا ہو گئی تھی محمود کے بعد اس کا بھائی مسعود بادشاہ ہوا مگر دوسرے بھائی سلجوق شاہ نے تنازع برپا کر دیا۔ ایک مختصر لڑائی کے بعد دونوں بھائیوں نے ملاپ کر لیا اور اپنے چچا سنجر پر چڑھ گئے اور ۵۲۶ھ / ۱۱۳۲ء میں بمقام دمرج شکست کھائی۔ سنجر ان باغیوں سے بملاطفت پیش آیا اور ان کو ان کے مقبوضات پر بحال رکھا۔ پھر خلیفہ مسترشد اور مسعود میں جھگڑا ہو گیا۔ مسترشد گرفتار ہو گیا اور جب وہ مسعود کے کیمپ میں تھا ۵۲۹ھ / ۱۱۳۵ء میں ایک فدائی نے اسے مار ڈالا۔ اس کے بیٹے راشد باللہ کو معزول کر کے مقتفی بن مستظہر کو خلیفہ بنایا گیا۔

زنگی نے اپنی کو زیادہ عرصہ تک مشرقی مشکلات میں پھنسائے رکھا۔ اسے شام میں کارہائے نمایاں کرنے تھے۔ صلیبی پھر جوش و خروش دکھلا رہے تھے۔ یورپ سے انہیں بھاری کمکیں پہنچ گئی تھیں۔ اور قیصر جان کومنےنس خود بھی فوج اپنے ساتھ لیکر ان سے آن ملا تھا انہوں نے ۵۳۲ھ / ۱۱۳۸ء میں بزاعہ فتح کر لیا تمام مرد باشندوں کو قتل کر ڈالا اور عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ پھر وہ شیزر پر چڑھ آئے جو حماہ سے ایک دن کی مسافت پر ہے شیزر کا قلعہ جس میں امیر مؤید الدولہ اسامہ[۵۲] پیدا ہوا تھا ایسا مستحکم تھا کہ اس کا تسخیر کرنا قریب ناممکن کے تھا۔ ایک پہاڑ پر بنا ہوا تھا اور سوا ایک راستہ کے جو پہاڑوں کے پہلو کا ٹکر بنایا گیا تھا اور کوئی راستہ نہ تھا اس تنگ راستہ میں بھی دریائے عاصی (اورنطس Orontes) کو عبور کرنا پڑتا تھا پھر پہاڑ کے بیچ میں سے گزرنا ہوتا تھا اور آخر میں ایک گہری کھائی تھی جس پر کاٹ کا پل بنا ہوا تھا۔ اگر پل ہٹا دیا جاتا تو کوئی قلعہ کے قریب نہ جا سکتا تھا۔ پانچویں صدی ہجری کی شروع سے قبیلہ کنانہ کے عرب بنی منقذ اس پر قابض تھے اور وہی موروثی طور پر اس قلعہ اور گرد و نواح کے علاقہ پر حکومت کرتے تھے۔ چونکہ یہ مقام نہایت مستحکم تھا اور شہر حماہ اور دیگر جہادی مرکزوں کے قریب تھا اس سبب سے فرنگی اور عرب دونوں اس کو نہایت ضروری اور کارآمد سمجھتے تھے اس لئے جو میں اسامہ کے چچا ابو العساکر سلطان نے جو اس وقت شیزر کا حاکم و بادشاہ تھا زنگی سے درخواست کی۔ وہ بھی زنگی مدد کو چل پڑا اس کے پہنچتے ہی فرنگیوں نے محاصرہ اٹھا لیا اور ہٹ گئے۔ رومی اپنے ملک کو واپس آ گئے۔ زنگی نے موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ ارکہ کا قلعہ جو کونٹ آف ٹریپولی (نواب طرابلس الشام) کے علاقہ میں واقع تھا حملہ کر کے فتح کر لیا۔ اور مسمار کر ڈالا اور بعلبک کو فتح کر کے صلاح الدین کے باپ نجم الدین ایوب کو وہاں کا حاکم بنا دیا مگر جب تک دمشق کا علاقہ خود مختار سردار کے قبضہ میں رہا، زنگی کے لئے فرنگیوں کو شام سے نکالنا ناممکن تھا۔

(رُہا کی فتح جمادی الثانی ۵۳۹ھ / دسمبر ۱۱۴۴ء) ۵۳۹ھ میں اس نے فرنگیوں کو جزیرہ کی نواح میں (جسکو عیسائی مؤرخ مونٹ فرینڈ کہتے ہیں) شکست دی اور اس پر قابض ہو گیا یہ صلیبیوں کے نہایت مستحکم قلعوں میں سے تھا اور یہاں سے وہ حماہ اور حلب کے درمیانی علاقہ پر قتل و غارت کے حملے کرتے رہتے تھے مگر اسکی سب سے بڑی فتح جو بقول ابن اثیر در حقیقت فتح الفتوح تھی ۵۳۹ھ میں رُہا کا فتح کرنا تھا جہاں جوسلن حکمران تھا۔ رُہا کو عیسائی نہایت شریف اور متبرک مقاموں میں سے سمجھتے تھے یہاں بھی عیسائیوں کا لاٹ پادری رہتا تھا سب سے بڑا لاٹ پادری یروشلم کا ہوتا تھا اسکے بعد انطاکیہ کا اس کے بعد رومۃ الکبریٰ کا پھر قسطنطنیہ کا پھر رُہا کا۔ یہ شہر گویا الجزیرہ کی آنکھ تھا اس پر قابض ہونے کے سبب سے عیسائی گرد و نواح کے علاقے فتح کرنے کے قابل ہو گئے تھے اور بہت جلد کے علاقہ حران کے پاس بڑے بڑے مستحکم قلعے بنائے تھے۔ رُہا کے قریب پہنچ کر اس نے باشندوں کو جان و مال کی حفاظت کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے غیظ و غضب کیساتھ نامنظور کیا۔ پھر دھاوا کر کے شہر کو فتح کر لیا اس کا دل تو یہ چاہتا تھا کہ یروشلم اور انطاکیہ کی فتح کے وقت جو جو ظلم عیسائیوں نے مسلمانوں پر توڑے تھے انکا پیٹ بھر کے انتقام لے۔ مگر الٹ بیت اور رحمدلی غیظ و غضب

---

[۵۱] حلب سے ۶ فرسخ پر ہے [۵۲] سلطان محمود کا ۵۲۵ھ / ۱۱۳۱ء میں انتقال ہوا [۵۳] اسامہ نے شروع کی جنگہائے صلیبی میں بڑے کارہائے نمایاں کئے تھے جن کا دلچسپ تذکرہ اپنی کتاب الاعتبار میں کیا ہے [۵۴] ابن الاثیر۔

پر غالب آگئی سوائے ان لوگوں کے جو مقابلہ سے پیش آئے تھے اور ان مہلتوں اور پادریوں کے جو فرنگی سپاہیوں کو لڑنے کی ترغیب دیتے ہوئے دیکھے گئے تھے کسی کو بھی قتل نہیں کیا گیا۔ مرد عورتیں اور بچے جو فاتحوں کے ہاتھ پڑے تھے آزاد کر دئے گئے اور ان کا مال واسباب بڑی ایمانداری سے ان کے حوالہ کر دیا گیا ایک زبردست فوج شہر میں متعین کر کے زنگی فتح و ظفر کے پرچم اڑاتا ہوا آگے بڑھا اور سروج البیرہ اور دیگر قلعے یکے بعد دیگرے صلیبیوں سے چھین لئے اسکے بعد قلعہ جعبر کے محاصرہ میں مصروف تھا کہ اس کے دشمنوں نے اس کے غلاموں میں سے کسی کو ملا کر اسکے قتل پر آمادہ کیا جسنے اسے رات کو سوتے میں قتل کر ڈالا اور اس طرح اپنے زمانہ کا ایک اعلیٰ ترین بہادر دنیا سے رخصت ہو گیا[۱]۔ زنگی کے چار بیٹے تھے سب سے بڑا سیف الدین غازی جو موصل کی ریاست پر اس کا جانشین ہوا۔ دوسرا نور الدین محمود جسنے اپنے باپ کی بہادری اور عزم کا ورثہ پایا اور حلب اس کی جاگیر میں تھا۔ تیسرا قطب الدین مودود اور چوتھا نصر الدین امیر میران۔

سیف الدین اور نور الدین دونوں نے اپنے باپ کے کیمپ میں تعلیم پائی تھی مگر نور الدین صرف سپاہی ہی نہ تھا بلکہ فقیہ[۲] و فاضل بھی تھا اور علوم و فنون کا بڑا مربی۔ اسنے اپنی سلطنت کے ہر حصہ میں کالج اور شفاخانے بنائے عالموں فاضلوں کا اسکے دربار میں جمگھٹا لگا رہتا تھا اور وہ انکا بڑا حامی و مددگار تھا وہ اول شخص ہے جسنے وہ عدالت عالیہ قایم کی جس کا نام دار العدل ہے گبن اپنی حسب معمول دقیقہ سنجی اور باریک بینی سے بیان کرتا ہے کہ بادشاہوں کی اصلی تعریف وہ ہے جو انکے مرنیکے بعد اور ان کے دشمنوں کی زبان سے ہو۔ صور (ٹایر) کا بشپ (لاٹھ پادری) ولیم اس کو عیسائیت اور عیسائیوں کا جانی دشمن قرار دیتا ہوا اسنے یہ مجبور ہوا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے بیان کے بموجب ایک منصف مزاج مستعد عاقبت اندیش اور دیندار بادشاہ تھا اس کا بڑا دعا یہ تھا کہ اس کی رعایا آباد و خوشحال رہے اور اس کی رعایا اسکے انصاف رحم اور تحمل و بردباری کے سبب حلقہ بگوش بنی ہوئی تھی۔ نور الدین کے بادشاہ ہونے کے تھوڑے ہی دنوں بعد رہا کے عیسائی جوسلن کے ماتحت بہت سے فرنگیوں سے مدد پاکر دغابازی سے مقیمی فوج کے مقابلہ میں اٹھ کھڑے ہوئے اور شہر کے باشندوں اور سپاہیوں کو قتل کر ڈالا۔ نور الدین برق و باد کی طرح شہر پر آن پڑا

---

[۱] اتابک زنگی دانا منصف اور دانشمند بادشاہ تھا۔ رعایا سے پدرانہ شفقت سے پیش آتا تھا۔ جب وہ جزیرہ کا حاکم ہوا تو شام اور جزیرہ کا بہت سا حصہ آباد تھا کاشتکار اور باشندے (دیہاتی اور شہری) سخت ردی حالت میں تھے۔ تجارت فرنگیوں کی غارتگری سے بند ہو گئی تھی زنگی نے ملک کو مزروعہ اور آباد کرنیکے لئے سخت کوشش کی چنانچہ کاشتکار فوج در فوج اپنی زمینوں میں واپس آگئے برباد شہر دوبارہ تعمیر اور آراستہ کئے گئے قطاع الطریق اور ڈکیتی کا سختی کے ساتھ انسداد کیا گیا اور چونکہ فرنگی غارتگر اور رہزن ساحل کیطرف بھگا دئے گئے تجارت میں پھر جان پڑ گئی عورتوں کی حفاظت کا اسے بہت ہی خیال تھا اگر کوئی انکی عصمت پر ہاتھ ڈالتا یا ان پر ظلم و تعدی کرتا تو وہ اس کو شدید سزا دیتا تھا۔ اس کی فیاضی حد سے بڑھی ہوئی تھی ہر جمعہ کو علانیہ ایک سو دینار خیرات کرتا تھا باقی دنوں میں ایک معتبر نوکر کے ہاتھ سے مخفی طور پر بڑی بڑی رقمیں تقسیم کراتا تھا وہ وفادار دوست اور قدردان آقا تھا لشکر گاہ میں قواعد کی پابندی کرانے میں بڑا احتیاط تھا اسکا انتظام حکومت بلحاظ وسائل کی افراط کا ادنیٰ مثال جیسی اور مستعدی اور فوج و بلاد میں کمی کثرت کے سلطان کے انتظام سلطنت سے لگا کھاتا تھا علما کو دوست رکھتا تھا اور اس کا وزیر ابو جعفر محمد جمال الدین جس کا لقب جواد تھا اس کو علم کی سرپرستی میں ایسی ہی سرگرمی سے مدد دیتا تھا جیسی سلطنت کے انتظام میں جمال الدین ریاست کا مشرف (انسپکٹر جنرل) بھی تھا۔ اور مجلس شوریٰ کا پریسیڈنٹ بھی تھا ابن خلکان لکھتا ہے کہ جمال الدین کی رفاہ عام کی بہت سی یادگاروں میں ایک نہر ہے جو ایام حج میں بڑے فاصلے سے عرفات تک پانی پہنچاتی تھی۔ اس نے پہاڑ کے دامن سے پہاڑ کی چوٹی تک ایک زینہ بنوایا اور مدینہ کے گرد فصیل تعمیر کی ہر سال بہت سا روپیہ مکہ اور مدینہ روانہ کرتا اور کپڑا بھیجتا تھا جو غریبوں اور محتاجوں کو سال بھر کیلئے کافی ہوتا تھا اسنے ایک خاص رجسٹر تیار کرایا تھا جس میں ان لوگوں کے نام درج تھے جن کو وہ وظیفہ دیا کرتا تھا یا جو مالی امداد کی درخواست کرتے تھے۔

ایکدفعہ موصل میں قحط پڑا تو اسنے رعایا کی مصیبت کم کرنیکے لئے جو کچھ اس کے پاس تھا سب خرچ کر دیا ہے وزیر سے چنیں شہریار سے چنان۔ زنگی ہی نے اپنی نسبت کہا تھا کہ میں ریشمی نرم بستر سے گھوڑے کی پشت کو۔ نہایت خوش الحان گانے سے جنگ کے شور کو۔ زہرہ جبیں معشوق کی میٹھی باتوں سے ہتھیاروں کی جھنکار کو زیادہ پسند کرتا ہوں[۳]۔ ابن اثیر نے اسے ہر جگہ شہید لکھا ہے۔

[۲] انصاف، خیرات اور خدا پرستی سے متعلق اسنے رسول اللہ صلعم کی احادیث کا ایک مجموعہ تیار کر کے اس کا نام فجر المنیری رکھا۔ ... کی حکومت کا ... اور انتظام میں اسنے ... کو طولانی اور عظیم الشان عہد میں پاس رکھی دستور العمل بنایا۔ امیر علی۔

اور ایک دفعہ ان لوگوں کو مزا آ گیا اور اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ تاج کسی بادشاہ کو غضبناک کرنا کیا ہوتا ہے اور ایک حق بجانب بادشاہ کا قہر کیا تباہی ڈھا سکتا ہے۔ جوسلن کے سپاہیوں اور ان دغابازوں کو جو اس کے مددگار ہوئے تھے تلوار کے حوالے کیا گیا [illegible] صلیبیوں کے ساتھ جاسوسی کر کے بغاوت کو بھڑکاتے تھے شہر بدر کر دیئے گئے اور شہر کی فصیل ڈھا دی گئی۔

دوسری جنگ صلیبی ۵۴۲ھ / ۱۱۴۷ء رہا کے دوبارہ ہاتھ سے نکل جانے سے یورپ میں ہل چل مچ گئی اور سینٹ برنارڈ آف کلیرووے نے اسلام پر دوبارہ جہاد کرنے کا وعظ کیا۔ ۱۱۴۷ء میں کونراڈ سوم شہنشاہ جرمنی اور لوئیز ہفتم شاہ فرانس نے بدبختوں کی بگڑی ہوئی قسمت کو سنبھالنے کے لئے اس مقدس جنگ کا بیڑا اٹھایا اس زمانہ کے مورخوں نے لکھا ہے کہ وہ اپنے متحدہ جھنڈوں کے ساتھ ۹ لاکھ سے زیادہ آدمی لے کر اپنے شام اور فلسطین کے بھائیوں کی مدد کے واسطے روانہ ہوئے۔ لوئیز ہفتم کے ساتھ اس کی بیوی ایلینر آف [illegible] (جس نے بعد میں انگلستان کے بادشاہ ہنری دوم سے شادی کی) اس کی دیکھا دیکھی اور بھی عورتیں اس بدنصیب مہم میں شریک ہونے کے لئے ساتھ ہو گئی تھیں عورتوں کی ایک معقول فوج برچھیوں اور ڈھالوں سے مسلح ایل آف جرمنی کے ساتھ سوار چلی آتی تھی فرانسیسیوں کے ساتھ بھی کچھ کم عورتیں نہ تھیں۔ ان عورتوں کی ہمراہی کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ بداخلاقی اور شیطانی افعال کا زور ہو گیا ان دونوں فوجوں پر جو بیتی وہ سب کو معلوم ہے۔ شام کو کوچ کرتے ہوئے دونوں بادشاہوں کو شکست فاش ملی۔ کونراڈ کی بہت سی فوج مقام لاذقیہ (Laodicea) کے نواح میں نیست و نابود کر دی گئی اور لوئیز کی فوج جو سمندر کے کنارہ کنارہ بڑھ رہی تھی اس کو سلجوقیوں نے آ لیا اور کوہ کیڈمس پر جسے اب کل بابا داغ کہتے ہیں تباہ و برباد کر دیا۔ جب لوئیز انطاکیہ کے علاقے میں پہنچا جو ایلینر کے چچا ریمنڈ آف پائٹیرز کے قبضہ میں تھا تو اس کی تین چوتھائی فوج کام آ چکی تھی۔ اس عیاش اور شہوت پرست شہر میں اس وقت یہ نواب زادیاں موجود تھیں کونٹس آف فلانڈرز، کونٹس آف [illegible]، سیبل آف فلانڈرز، [illegible] کونٹس آف روزی، ٹالکیری ڈچس آف بولون اور بہت سی بیگمات جو اپنے خاندان اور حسن میں شہرۂ آفاق تھیں مگر ملکہ ایلینر ان سب کی سرتاج تھی انطاکیہ میں صلیبیوں کے بہادر شتر بے مہار کی مانند طرح طرح کی خرابیوں اور بدکاریوں میں مبتلا ہو گئے۔ ریمنڈ کی ضیافتوں کے جلسوں میں بدمستیاں ہوتی تھیں۔ اور ملکہ ایلینر کے آنا وانا چال چلن اور آوارگی سے [illegible] دنیا اور شاکی تھی۔ جب صلیبی بہادر انطاکیہ میں اچھی طرح آرام لے کر تازہ دم ہو گئے تو ان کی متفقہ فوج دمشق پر چڑھ آئی جس کا انہوں نے [illegible] تک محاصرہ رکھا مگر سیف الدین غازی (عماد الدین زنگی کا بیٹا موصل کا بادشاہ) اور نور الدین محمود (سیف الدین کا بھائی بادشاہ حلب) [illegible] آن پہنچے صلیبیوں نے مجبور ہو کر محاصرہ اٹھا لیا اور بعجلت تمام فلسطین کی طرف واپس ہٹ آئے۔ اس کے بعد کونراڈ اور لوئیز نے یورپ کی مراجعت کی اور اس طرح دوسری جنگ صلیبی کا خاتمہ ہوا۔

اب نور الدین محمود نے فرنگیوں کا ناک میں دم کرنا شروع کیا اس نے الحریمہ فتح کر لیا جو ساحل شام پر ان کا نہایت مضبوط قلعہ تھا [illegible] مہینے میدان [illegible] انطاکیہ میں [illegible] جسے ابن اثیر نے [illegible] لکھا ہے شکست فاش دی۔ انب کی فصیل تلے مغرور ریمنڈ [illegible] والی انطاکیہ (جسے عرب مورخین برنس لکھا ہے جو شہزادہ کے معنوں میں پرنس کا معرب ہے) مارا گیا۔ اس کی فوج نے شکست کھائی [illegible] مارے گئے اس نے ایک کم سن لڑکا بوہمنڈ (Bohemond) نامی اپنی بیوی کی سرپرستی میں چھوڑا اس عورت نے تھوڑے دنوں بعد دوسری شادی کر لی مگر اس دوسرے شوہر کا بھی وہی حشر ہوا جو پہلے کا ہوا تھا۔ وہ بھی ایک لڑائی میں نور الدین کے ہاتھ میں اسیر ہوا اور فرنگیوں [illegible] ۵۴۴ھ / ۱۱۴۹ء میں نور الدین نے افامیہ کے مشہور قلعہ کو فتح کر لیا جو حماۃ و [illegible] کی راہ پر واقع ہے مگر ۵۴۶ھ / ۱۱۵۱ء میں جوسلن سے شکست کھائی [illegible] میں مسلمانوں نے جوسلن کو گرفتار کر لیا جس کی گرفتاری کو عربوں نے بڑی کامیابی سمجھا۔ ابن الاثیر لکھتا ہے کیونکہ جوسلن فرنگیوں [illegible] شیطانوں میں سے تھا اور مسلمانوں سے سب سے زیادہ نفرت اور دشمنی رکھتا تھا جب کبھی فرنگی مہم پہ پہنچے وہ کمانڈر اس کو مقرر کرتے [illegible] بہادری، دور بینی، اسلام سے دشمنی اور مسلمانوں کے ساتھ اس کی سنگدلی کی قدر کرتے اور [illegible] مانتے تھے [illegible]

؎ اسی سال ماہ ذی الحجہ میں سیف الدین غازی کا انتقال ہو گیا اور چونکہ لا ولد تھا اس کا بھائی [illegible] اس کی جگہ موصل کا بادشاہ ہوا۔

نورالدین کا کام آسان ہوگیا اور اُس نے بہت جلد صلیبیوں کے شہر اور قلعے فتح کر لئے مثلاً تل باشر۔ عین تاب۔ نہر الجوز (نہر الجوز) برج الرصاص وغیرہ
ایک اور لڑائی مقام ولوک پر ہوئی وہ بھی فرنگیوں کے حق میں ایسی ہی مصیبت انگیز تھی اور اس سے ریاست الرہا کا بڑا حصہ مسلمانوں کے قبضہ میں
آگیا مگر جب تک دمشق پر خود مختار بادشاہ حکمران رہا جسکی وفاداری پر کسی طرح بھی بھروسہ نہیں ہو سکتا تھا نورالدین کو پنج باپ کی طرح صلیبیوں سے جنگ کرنے میں
سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ادھر صلیبی ساحل بحر پر عسقلان کی فتح سے دلیر ہو کر پھر شام کے دار السلطنت[1] (دمشق) کو فتح کرنے کی تجویز
لڑانے لگے اس نازک وقت میں دمشق کے باشندوں نے نورالدین سے مدد کی درخواست کی اس نے انکی التجا قبول کرلی اس نے اس شہر کے بادشاہ
(مجیر الدین ایبک[2]) کو شہر حمص جاگیر میں دیدیا اور خود دمشق کا بادشاہ بنگیا۔ جس پر باشندوں نے بڑی خوشیاں منائیں۔ یہ
ماہ صفر ۵۴۹ھ (۲۶ اپریل ۱۱۵۴ء) کا واقعہ ہے دمشق کی اس بے جنگ کی فتح پر (کیونکہ خود باشندوں نے اپنی خواہش سے نورالدین
کو دمشق کا بادشاہ بنایا تھا) خلیفہ بغداد نے اس کو ملک العادل کا خطاب دیا۔ نورالدین اور صلیبیوں میں تھوڑے دنوں صلح رہی اس عرصہ میں
اس کو اس تباہی و بربادی کی تلافی کا موقع مل گیا جو زلزلے نے ملک شام پر طاری کی تھی اور جس نے بہت سی قدیم یادگاروں کو برباد کر دیا تھا۔
مصر کے آخری فاطمی خلیفہ عاضد کا وزیر شاور جب وزارت سے معزول ہوا تو بادشاہ دمشق (نورالدین) کے پاس آکر مدد کی درخواست کی اور اُسکی
مواخذہ میں صلیبیوں کے مقابلہ میں مصری فوج سے مدد دینے بعض علاقوں کے حوالہ کرنے اور بہت سا خراج دینے کا وعدہ کیا۔ نورالدین نے
صلاح الدین کے چچا شیرکوہ (اسد الدین) کو ایک فوج کے ساتھ اس کے ہمراہ کر کے مصر واپس بھیجا۔ یا اگر دوبارہ وزارت پر قائم ہو کر اس دغاباز
نے فرنگیوں سے مل کر اسد الدین اور اس کی فوج کو متفقہ فوج سے مقام بلبیس (بیلوسیئم) پر شکست دیکر مصر خالی کردینے پر مجبور کیا۔ یہ
۵۵۹ھ (۱۱۶۴ء) کا واقعہ ہے۔

رمضان ۵۵۹ھ (اگست ۱۱۶۴ء) میں فرنگیوں اور رومیوں کی متفقہ افواج نے نورالدین پر حملہ کر دیا۔ حارم کی دیواروں تلے
جو لڑائی ہوئی شدید صلیبی لڑائیوں میں سے تھی۔ فرنگیوں نے نہایت سخت ہزیمت اٹھائی اور ان کے بہت سے سردار مثل بوہمنڈ شاہ انطاکیہ
ریمنڈ شاہ طرابلس الشام جوسلن دوم اور رومی جرنیل کالامار کے گرفتار کر لئے گئے اس عظیم الشان فتح سے حارم۔ بانیاس۔ المنیطرہ وغیرہ
نورالدین کے قبضہ میں آگئے۔

ربیع الثانی ۵۶۲ھ (جنوری ۱۱۶۷ء) میں شیرکوہ پھر مصر میں داخل ہوا اور پھر شاور نے فرنگیوں کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ اموری (Amaury) نے
جو اب تخت یروشلم پر متمکن تھا خود ملک مصر پر قبضہ کر لینے کی امید پر شاور کی مدد کیلئے ایک فوج بسرعت تمام روانہ کردی شیرکوہ کی پیشقدمیوں
اور واپسیوں اور آخر میں متفقہ فوجوں پر بمقام بابین فتح حاصل کرنے سے بقول مسٹر سٹیونسن صاحب ثابت ہوتا ہے کہ شیرکوہ ایک بڑا ماہر جرنیل تھا
ابن الاثیر نہایت جوش سے لکھتا ہے کہ تاریخ میں کوئی اس سے زیادہ عجیب واقعہ درج نہیں ہے کہ شیرکوہ نے صرف دو ہزار سواروں سے مصریوں
اور فرنگیوں کی متفقہ افواج کو شکست دی۔ اس عظیم الشان کامیابی کے بعد شیرکوہ نے اسکندریہ فتح کرلیا اور وہاں کا حاکم بنگیا آخر
مصریوں اور رومیوں میں اور ایک طرف اور نورالدین کے نائب میں دوسری طرف صلحنامہ لکھا گیا جس کی رو سے اموری نے مصر سے اپنی فوجیں
ہٹالیں اور آئندہ مصر کے معاملات میں دخل دینے سے باز رہنے کا اور شیرکوہ نے پچاس ہزار دینار تاوان لیکر مصر کو خالی کرکے شام کو واپس
چلے جانیکا اقرار کیا۔ مگر فرنگیوں نے شاور سے ایک خفیہ عہدنامہ کرکے قاہرہ میں اپنا رزیڈنٹ مقرر کر نے اور بعض شہروں میں فوجی قبضہ رکھنے
کے حقوق حاصل کر لئے اور ساتھ ہی ایک لاکھ دینار سالانہ خراج کے لینے کئے۔ یہ امر اس عہدنامہ کے جو شیرکوہ سے کیا گیا تھا بالکل خلاف تھا
آخر ان صلیبیوں نے جو قاہرہ اور دیگر مقامات میں مقیم تھے یہاں تک تنگ کیا اور انکا ظلم اس قدر بڑھ گیا کہ خود خلیفہ عاضد نے نورالدین سے مدد کی
درخواست کی جس کے جواب میں نورالدین نے پھر شیرکوہ کو اپنی فوج کے ساتھ مصر کی طرف روانہ کیا جو فرنگیوں سے بخوبی مقابلہ کرسکے شیرکوہ

---

[1] طغتکین کے زمانہ میں صلیبیوں نے قسطنطین سے سمجھوتہ کرکے دمشق پر حملہ کیا تھا مگر منہ کی کھاکر واپس ہوئے تھے [2] مجیر الدین بعد میں فرنگیوں سے مل گیا تھا اور حمص سے بالس بھیج دیا گیا تھا جہاں وہ اپنی وفات تک قابض رہا۔

کے آتے ہی صلیبی بسرعت تمام مصر سے نکل گئے اور اپنا تمام مال غنیمت بھی چھوڑ گئے اور ۸ جنوری سنہ ۱۱۶۹ء کو شیر کوہ پھر قاہرہ میں داخل ہوا اور عاضد فاطمی خلیفہ نے اس کو مصر کا نجات دہندہ سمجھ کر نہایت تپاک سے اس کا خیر مقدم کیا۔ عاضد فاطمی بادشاہ نے شاور کو مروا ڈالا اور اس کی جگہ شیر کوہ کو وزیر اعظم اور امیر الجیوش (کمانڈر انچیف) مقرر کیا۔ دو ماہ بعد شیر کوہ کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بھتیجا صلاح الدین یوسف جسکو انگریزی تاریخوں میں سالاڈین لکھا ہے ملک الناصر کے خطاب سے مقرر کیا گیا۔ اگرچہ صلاح الدین خلیفہ مصر کا وزیر سمجھا جاتا تھا۔ مگر وہ اصل میں اپنے کو نور الدین کا نائب خیال کرتا تھا اور نور الدین بھی ہمیشہ اس کو امیر سپہ سالار کے لقب سے مخاطب کرتا تھا صلاح الدین نے اپنی فیاضی اور انصاف سے سب کے دلوں میں گھر کر لیا جب عاضد مہلک بیماری میں مبتلا تھا صلاح الدین نے جو ایک پکا حنفی تھا اطمینان کے ساتھ مصر میں عباسی خلیفہ کا روحانی اقتدار قایم کر دیا۔

سنہ ۵۶۶ھ ۱۱۷۰ء میں مستنجد خلیفہ بغداد کا انتقال ہوا اور اس کا بیٹا مستضی خلیفہ ہوا۔ اسی سال قطب الدین مودود مر گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا سیف الدین غازی ثانی موصل کا بادشاہ ہوا۔

محرم سنہ ۵۶۷ھ میں بنی فاطمہ کے آخری بادشاہ عاضد کے انتقال پر صلاح الدین مصر کا بادشاہ بن گیا۔ نور الدین کی حیات تک اس کا نائب اور اسکی وفات سے آزاد بادشاہ ہو گیا۔ اس وقت صلاح الدین کی عمر ۳۵ سال کی تھی اس کا باپ نجم الدین ایوب بن شادی اپنے بھائی شیر کوہ کی طرح عماد الدین زنگی اور نور الدین محمود کے معتمد افسروں میں سے تھا۔ قاضی ابو المحاسن بہاء الدین یوسف جو عموماً ابن شداد کے نام سے مشہور ہے اور صلاح الدین کا قاضی عسکر اور مشیر خلوت تھا کہتا ہے کہ "صلاح الدین بہادر منصف فیاض اور اولو العزم بادشاہ تھا نہایت رحمدل متقی پرہیزگار ممنوعات شرعی اور عادات قبیحہ سے سخت متنفر اور رعایا کی فلاح و بہبود کا دل و جان سے خواہاں تھا۔"

سنہ ۵۶۹ھ ۱۱۷۴ء میں نور الدین سے منظوری لیکر اپنے بھائی توران شاہ کو بھیج کر یمن بھی فتح کر لیا جب اسی سال ماہ شوال میں نور الدین کا انتقال ہو گیا تو صلاح الدین تمام مصر ایک حصہ نوبیا اور حجاز و یمن پر اپنی آزاد سلطنت جمانے کے قابل ہو گیا نور الدین کی جگہ اس کا اکلوتا یازدہ سالہ بیٹا ملک الصالح اسمعیل بادشاہ ہوا تو صلاح الدین نے اس کا سکہ اور خطبہ جاری رکھا لیکن جب بادشاہ کی کم سنی سے امرا اور جاگیردار فائدہ اٹھانے لگے تو صلاح الدین نے ان کو تنبیہ کی کہ دغابازی سے باز آئیں ورنہ میں اپنے بادشاہ کی حقوق کی حفاظت کرنے کے لیے خود دمشق آتا ہوں اس پر ایک امیر گمشتگین نام ملک الصالح کو حلب کی طرف لے اڑا اور دمشق کو فرنگیوں کے حملہ کے لیے چھوڑ دیا بھلا صلیبی کب موقع ہاتھ سے دینے والے تھے آکر شہر کا محاصرہ کر لیا اور جب ایک بھاری رقم زر خلاصی کے طور پر دیگئی تو انہوں نے محاصرہ اٹھایا اسبات سے غضبناک ہو کر اور بعض رؤسائے شہر کے بلانے سے صلاح الدین نے سات سو سواروں کے ساتھ بسرعت تمام آکر شہر پر قبضہ کر لیا وہ نور الدین کے محل میں داخل نہیں ہوا بلکہ اپنے گھر میں ٹھیرا جہاں اس کا باپ دمشق کی سکونت کے دوران میں رہتا تھا یہاں سے اس نے نوعمر ملک الصالح کو ایک مودبانہ خط لکھا جسمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا اور یقین دلایا کہ میں حضور کی حفاظت کی غرض سے شام میں آیا ہوں جواب جو اس کے دشمنوں سے لکھوایا گیا تھا اس میں بجائے شکر گزاری کے اس پر بغاوت اور نمک حرامی کا الزام لگایا گیا اس بات پر برانگیختہ ہو کر وہ حلب کی طرف روانہ ہوا کہ ملک الصالح سے بالمشافہ گفتگو کرے مگر ملک الصالح نے گمشتگین کے کہنے میں آکر صلاح الدین کو دوستانہ نظروں سے نہ دیکھا۔ جب صلاح الدین حلب کے قریب پہنچا تو ملک الصالح اگرچہ اس وقت صرف ۱۲ برس کا تھا گھوڑے پر سوار ہو کر بازار میں آیا اور لوگوں کو اپنے باپ کے احسانات یاد دلائی اور ان سے متقاضی ہوا کہ اس نمک حرام کے مقابلہ میں جو باہر کھڑا ہے میری مدد کرو۔ اہل حلب ہتھیار باندھ کر صلاح الدین کے مقابلہ کیلیے اٹھ کھڑے ہوئے صلاح الدین نے کہا خدا گواہ ہے میں ہتھیاروں سے کام لینا نہیں چاہتا لیکن چونکہ تمہاری یہی مرضی ہے تو ہتھیار ہی فیصلہ کر دیں گے پس لڑائی ہوئی۔ حلبیوں کی فوجیں شکست کھا کر منتشر ہو گئیں اور بھاگ کر شہر کے اندر چلی گئیں اور اب صلاح الدین کے مقابلہ میں اپنے کو عاجز و ناچار پاکر گمشتگین نے صلاح الدین کے مقابلہ میں حشیشیوں کے [illegible] پہنچوا دئے جب حشیشیوں کا حملہ بھی

کارگر نہ ہوا اور نوجوان کے نالائق محافظ گمشتگین نے صلیبیوں سے اور ملک الصالح کے چچا زاد بھائی سیف الدین غازی دوم اتابک موصل سے مدد مانگی۔ پس صلیبیوں نے آکر حمص کا محاصرہ کر لیا مگر صلاح الدین کے پہنچنے پر پیچھے ہٹ گئے۔ صلاح الدین نے ملک الصالح سے پھر صفائی کرنے کی کوشش کی اس نے ایک مودبانہ خط میں لکھا کہ اگر آپ مجھے دمشق اور مصر پر اپنا نائب کہیں تو حمص، حماۃ اور بعلبک پھر آپ کو دے دیا جائے۔ لیکن یہ درخواست حقارت کے ساتھ رد کر دی گئی اور شہر پناہ کے نیچے ایک لڑائی ہوئی جس میں ملک الصالح کی فوج کو شکست ہوئی اور حلب کا سرگرمی سے محاصرہ کیا گیا۔ گمشتگین اور سیف الدین غازی نے مجبور ہو کر صلح کی درخواست کی۔ انہوں نے نور الدین کی بیٹی کو جو ابھی بچی ہی تھی مفید مطلب شرائط اور رحم پیدا کرنے کی غرض سے صلاح الدین کی لشکر گاہ میں بھیجا۔ صلاح الدین اس لڑکی سے کمال مہربانی سے پیش آیا اس کو بے شمار تحفے دئے اور اس کی درخواست پر وہ تمام شہر واپس دے دئے جو اس نے علاقہ حلب میں فتح کئے تھے۔ اسی عہد نامہ کی رو سے دمشق قطعی طور پر صلاح الدین کے حوالہ کر دیا گیا۔ اس وقت سے شام کا نام اور مصر کے خطبہ سے ملک الصالح کا نام خارج کر دیا گیا اور خلیفہ نے جو تمام جائز اختیارات کا سرچشمہ سمجھا جاتا تھا صلاح الدین کی خودمختاری کو تسلیم کر کے خلعت عطا فرما کر سلطان کا خطاب دیا۔

ملک الصالح کے لاولد وفات پانے سے اس کا علاقہ اس کے چچا زاد بھائی عز الدین کو جو موصل میں سیف الدین ثانی کا جانشین ہو گیا تھا ملا۔ اس نے سنجار کے بدلے میں حلب کا علاقہ اپنے بھائی عماد الدین کو دے دیا۔ عماد الدین نے بعض گراں قدر جاگیروں کے عوض میں حلب کا علاقہ صلاح الدین کے حوالے کر دیا۔ دونوں بھائیوں نے صلاح الدین کو اپنا سرپرست بادشاہ تسلیم کر لیا۔

غرض ملک الصالح کی وفات کے بعد مغربی ایشیا کے سب حکمرانوں نے جنہیں سلطان قونیہ اور والی ارمینیہ کلاں بھی (جس کا دار الحکومت خلاط تھا) شامل تھے صلاح الدین کو اپنا سردار و سرپرست مان لیا اور اس کو حق حاصل ہو گیا کہ بوقت ضرورت وہ ان کو میدان جنگ میں لے آئے۔ یروشلم کی فرنگی بادشاہی کو یورپ کے تمام حصوں سے آدمیوں اور سامان کی مدد مل رہی تھی بہادر نام پیدا کرنے کی غرض سے قسمت آزمائی اور دولت حاصل کرنے کے لئے جاہل متعصب کافروں (یعنی مسلمانوں) سے لڑنے کے شوق میں مجرم سزا سے بچنے کے لئے غرض سب رنگ کے عیسائی شام کے ساحل پر جمگھٹا لگا رہے تھے اس وقت تک اموری مر چکا تھا اور اس کا بیٹا بالڈون رابع تخت پر بیٹھا تھا مگر وہ جذام میں مبتلا ہونے کی سبب امور سلطنت کو انجام نہ دے سکا۔ اس کی بہن سبیلا مارکوئیس آف مونٹ فیراٹ سے بیاہی ہوئی تھی جس سے اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا اس کا نام بھی بالڈون رکھا گیا مونٹ فیراٹ کی وفات پر سبیلا نے گائی ڈی لوسگنان سے شادی کر لی تھی۔

اس کو بالڈون رابع نے مدار المہام بنا لیا تھا تھوڑے دنوں بعد اس نے گائی ڈی لوسگنان کو موقوف کر کے ریمنڈ کونٹ آف تریپولی کو مدار المہام بنایا ساتھ ہی بوجہ بیماری تخت سے دست بردار ہو کر اپنے بھانجے کو حکومت سپرد کر دی جو بالڈون خامس کے نام سے بادشاہ ہوا اس کی عمر اس وقت صرف پانچ سال کی تھی بیچارہ تھوڑے ہی دنوں بعد اپنی ماں کے ہاتھ سے یا اس کے اشارہ سے مارا گیا اور سبیلا یروشلم کی ملکہ تسلیم کر لی گئی۔ اس نے تاج سلطنت اپنے خاوند کے سر پر رکھ دیا۔ اس طرح ۱۱۸۶ء میں فلسطین کا تخت سبیلا اور گائی ڈی لوسگنان کے قبضہ میں تھا۔

بالڈون چہارم کے زمانہ میں سلطان اور فرنگیوں کے درمیان چار سال کی التوائے جنگ کا عہد نامہ لکھا گیا تھا۔ مشوڈ لکھتا ہے کہ یہ قابل غور ہے کہ مسلمانوں نے کبھی اپنے قول کی پابندی کی مگر عیسائیوں نے نئے سرے سے لڑائی چھیڑ دی رینالڈ یا ریجی نالڈ آف شیٹلون (Renaud or Reginald of chatillon) جس کو سیاسی مورخین نے ارناط لکھا ہے جس نے ریمنڈ آف پوئٹیرس کی بیوہ کانسٹنس سے شادی کی تھی ایک مدت تک نور الدین محمود کے ہاتھ میں گرفتار رہا تھا۔ ملک الصالح نے اسے رہا کر دیا تب اس نے ہمفری آف تھورون کی بیوہ سے شادی کر لی جس سے اسے کرک اور منطقہ یان پر حکومت حاصل ہو گئی۔ ۱۱۸۶ء میں التوائے جنگ کے عہد کو جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ہوا تھا بالائے طاق رکھ کر اس نے ایک مالدار قافلہ پر جو اس کے قلعہ کے پاس سے گزر رہا تھا حملہ کر کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور مال لوٹ لیا۔ سلطان نے غضبناک ہو کر یروشلم کے عیسائی بادشاہ سے اس کی تلافی چاہی اس کے انکار کرنے پر صلاح الدین خود اس کی گوشمالی کے لئے روانہ ہوا۔ کرک کا محاصرہ

کر لیا گیا اور صلاح الدین کے بڑے بیٹے ملک الافضل علی کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ جلیل (گلیلی) کی طرف بھیجا گیا تاکہ فرنگیوں کی نقل و حرکت کی خبر رکھے۔ مگر جونہی فرنگیوں کو کر کے محاصرہ اور ملک الافضل کی پیش قدمی کی خبر ہوئی اپنی فوجیں منتشر کر کے اس پر چڑھ آئے ادھر سے سلطان بسرعت تمام اپنے بیٹے کی مدد کو جا پہنچا۔ دونوں فوجیں تقریباً دو لاکھ فرنگی صفوریہ کے میدان میں (جسے قدیم زمانے میں ڈائیو سیزریا کہتے تھے جلیل کا ایک بڑا گاؤں تھا) جمع ہوئی تھیں مگر صلاح الدین نہایت چال سے طبریہ کی نواح میں تل حطین کے قریب پہاڑوں سے گھری ہوئی ایک وادی میں لے آیا۔

فرنگی پہاڑ سے اتر کر معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ حرکت کر رہا ہے ان کے مورچے جبل طبریہ کی طرف تھے سلطان کی فوج جبل کے سامنے پڑا جا ہوئی تھی اس طرح فرنگی پانی سے منقطع ہو گئے۔ دوسری جولائی جمعرات کی شام کو دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں سلطان نے تمام رات دوسرے دن کی فیصلہ کن لڑائی کی درستی اور انتظام میں کاٹی۔ ۲۴ ربیع الثانی ۵۸۳ھ (۴ جولائی ۱۱۸۷ء) جمعہ کے دن جو لڑائی ہوئی اس نے کافی حد تک ارض کنعان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا سخت گرمیوں کے دن تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیوں نے شکست فاش کھائی دس ہزار صلیبی کھیت رہے اور ان کے بڑے بڑے سردار گرفتار ہو گئے یا قتل کر دیئے گئے جن میں گائی ڈی لوسگنان اور اس کا بھائی جو فرسٹ اور رینالڈ آف شیٹیلون جو اس جنگ کا بانی مبانی تھا ہمفری آف تھورن کا بیٹا ہمفری آف ٹورن۔ لارڈ آف ٹائبیریا کا بیٹا اور دونوں فرقوں کے گرانڈ ماسٹر بھی تھے جن کے علاوہ اور بھی بڑے لوگ گرفتار ہوئے۔ کونٹ ریمنڈ آف طرابلس لارڈ آف ٹائبیریا۔ لارڈ آف سیڈن (صیدا) اور عالی انطاکیہ کا بیٹا یا پانچوں فوقاقت سے بچ کر جو ان فوجوں کو چیر کے ساحل تک جا پہنچے گائی ڈی لوسگنان سے اچھا سلوک کیا گیا مگر رینالڈ آف شیٹیلون اور کئی اور جو اس کی طرح التوائے جنگ کے زمانہ میں عہد شکنی کی تھی اور مسلمانوں کو قتل کیا تھا قتل کر دیئے گئے سلطان نے اس شکست کے بعد دشمن کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا اور جلدی سے حطین پر قبضہ کر لیا طبریہ کا قلعہ تسخیر کر لیا گیا ریمنڈ آف طرابلس کی بیوی سلطان کے قابو میں آگئی۔ سلطان نے اس کو عزت و احترام کے ساتھ اس کے خاوند کے پاس بھیج دیا کسی عورت کی عصمت پر ہاتھ نہیں ڈالا گیا نہ کسی بچے کو ستایا گیا۔ تھوڑے دنوں بعد سلطان عکہ (ایکر) کی فصیل تلے آ موجود ہوا۔ یہ شہر چھ دو سال تک عیسائیوں کی نہایت خوفناک فوجوں کا مقابلہ کرتا رہا تھا صلاح الدین نے دو دن میں فتح کر لیا۔ نابلس (نیو پولس) اریحا (جریکو) رملہ۔ قیساریہ۔ ارسوف یافا۔ بیروت۔ اور بہت سے دیگر شہروں نے بلا مقابلہ کئے دروازے کھول دیئے۔ ساحل بحر پر صرف صور (ٹائر) طرابلس شام (ٹریپولی) اور عسقلان صلیبیوں کے قبضہ میں رہ گئے تھوڑے دنوں کے محاصرہ کے بعد عسقلان نے بھی اطاعت مان لی اور اس کو بھی نہایت فیاضانہ شرطیں منظور کر لی گئیں۔

تب سلطان یروشلم (بیت المقدس) کی طرف متوجہ ہوا جس کی فصیل پر اس وقت علاوہ شہریوں کے ساٹھ ہزار سپاہی موجود تھے جب شہر کے پاس پہنچا تو اس نے سربرآوردہ باشندوں کو بلا بھیجا اور کہا جیسا کہ تم جانتے ہو میں بھی بیت المقدس کو خانۂ خدا سمجھتا ہوں میں اس کو خون سے ناپاک کرنا نہیں چاہتا اگر محصور فصیل کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں تو میں تم کو اپنے خزانہ کا ایک حصہ اور اتنی زمین دوں گا جتنی تم کاشت کر سکو گے اپنی مخصوص جہالت اور جوش سے صلیبیوں نے اس رحیمانہ اور فیاضانہ درخواست کو نامنظور کیا بلکہ اس انکار سے غضبناک ہو کر سلطان نے قسم کھائی کہ اب میں اس شہر سے اس گذشتہ خون کا انتقام لوں گا جو گوڈفرے آف بولون کے سپاہیوں اور ساتھیوں نے مسلمانوں کا بہایا تھا تھوڑے ہی دنوں کے محاصرہ کے بعد صلیبیوں کی ہمت ٹوٹ گئی اور انہوں نے امان کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے سلطان کی نرم دلی اس کی کوشش پر غالب آگئی روحی اور شامی عیسائی جو یروشلم میں تھے انکو اجازت دے دی گئی کہ سلطنت میں جہاں چاہیں آباد ہو جائیں انکو وطنی ملکی حقوق پورے طور پر حاصل رہیں گے اور ان فرنگیوں کو جو سلطان کی رعایا بن کر فلسطین میں رہنا چاہتے ہوں چونکہ اجازت دے دی گئی شہر کے اندر جو لڑنے والے تھے انکو حکم ہوا کہ چالیس دن کے اندر اپنی عورتوں اور بچوں کو لے کر

---

[1] ... پہاڑیوں کے سلسلہ کا جنوبی ڈھلان ... ایک وسیع سطح مرتفع ہے جو گھاس سے ڈھکا ہوا ہے جبل طبریہ سے ایک ... کی راہ ... کے درمیان ... ٹائبیریا ... ایک ... اور صرف ایک ہی لکھا ہے۔

سلطانی سپاہیوں کی نگرانی میں شہر سے نکل جائیں اور صور یا طرابلس الشام کیطرف چلے جائیں۔ ہر مرد کا زر خلاصی دس دینار عورت کا ۵ دینار اور بچہ کا ایک دینار شامی مقرر کیا گیا۔ اور جو مقررہ زر خلاصی ادا نہ کر سکے وہ بندی میں رہے مگر یہ شرط محض برائے نام تھی دس ہزار آدمی کا زر خلاصی تو صرف سلطان نے ادا کر دیا اور سات ہزار کا اس کے بھائی سیف الدین نے۔ رہا کر دئیے کئی ہزار بغیر زر خلاصی کے صلاح الدین کے رحم کی بدولت رہا کر دئیے گئے۔ پادریوں اور دیگر اشخاص کو اپنا روپیہ اور قیمتی مال و اسباب لیجانے میں مطلق کسی قسم کی روک نہیں کی گئی چند عیسائی اپنے کمزور اور سن رسیدہ والدین یا دوستوں کو اپنے کندھوں پر لیجاتے ہوئے دیکھے گئے۔ ان کی یہ حالت دیکھکر سلطان کے دل پر اثر ہوا۔ بہت سا روپیہ انہیں خیرات دیا اور ان کے بوجھوں کو لیجانے کے واسطے خچر بھی عطا کئے جب یروشلم کی ملکہ سبیلا اپنے خاص خاص سرداروں اور عورتوں کے ساتھ سلطان سے رخصت ہونے آئی تو سلطان نے اسکی مصیبت پر اظہار افسوس کیا اور نہایت مہربانی اور نرمی کیساتھ اس سے ہمکلام ہوا سبیلا کے پیچھے بہت سی عورتیں روتی پیٹتی اپنے بچوں کو گودیوں میں لئے جا رہی تھیں۔ انہیں سے کئی سلطان کے قریب آکر کہنے لگیں "آپ ہم کو جو ان بہادروں کی مائیں بہنیں بیویاں، بہوئیں، بیٹیاں ہیں جو آپکی قید میں ہیں یا پیادہ دیکھ رہے ہیں ہم آپکے ملک کو خیرباد کہہ رہی ہیں۔ وہ ہماری دستگیری کرتے تھے ان کے نہ ہونے سے ہماری آس ٹوٹ گئی اور تمام امیدیں منقطع ہو گئیں اگر آپ انہیں ہمارے ساتھ کر دیں تو ہماری مصیبت کے دن کٹ جائیں اور ہم دنیا میں بے سہارے نہ رہیں" صلاح الدین کا دل انکی منت وزاری پر بھر آیا اور فوراً ماؤں کو ان کے بیٹے اور بیویوں کو ان کے شوہر حوالہ کر دئیے اور وعدہ کیا کہ جو ابھی تک میری حراست میں ہیں ان سے اچھا سلوک کیا جائیگا یتیموں اور بیوہوں پر اس نے بہت سا روپیہ خیرات کیا اور صلیبی ڈاکٹروں کو اگرچہ انہوں نے اس کے مقابلہ میں ہتھیار اٹھائے تھے اجازت دی کہ بیماروں کی تیمارداری زخمیوں کی مرہم پٹی اور عیسائی زائروں کی خبرگیری بدستور کئے جائیں۔

صلاح الدین کی نرمی اور انسانیت اور ہمسایہ عیسائی بادشاہوں کی سنگدلی اور وحشانیت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ملز کہتا ہے بہت سی عیسائی یروشلم سے نکل کر انطاکیہ گئے۔ بوہیمنڈ نے بجائے انکی دلداری اور مہمانداری کرنے کے ان کو لوٹ لیا۔ وہ مسلمانوں کے علاقے میں آگئے۔ اور یہاں ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا گیا۔ یروشلم کے جلاوطنوں کے ساتھ جو ان کے ہم مذہب عیسائیوں نے کٹر پنے اور بے رحمی کا برتاؤ کیا میشو صاحب نے اس کی چند عجیب و غریب واقعات قلمبند کئے ہیں اپنے ہم مذہب ایشیائی بھائیوں سے دھکے کھا کر وہ بحالت تباہ شام میں آوارہ پھرتے رہے بہت سے غم و فاقہ سے ہلاک ہو گئے۔ طرابلس والوں نے ان کو شہر میں گھسنے نہ دیا اور ایک عورت نے مایوس ہو کر ان عیسائیوں کو کوس کر جنہوں نے ان کی مدد کرنے سے انکار کیا تھا اپنے کم سن بچہ کو سمندر میں پھینک دیا" مقتولوں کے درد و غم کا پاس کرکے صلاح الدین اس وقت تک شہر میں داخل نہیں ہوا جبتک کہ سارے صلیبی نکل کر چلے نہ گئے۔

۲۷ رجب سنہ ۵۸۳ھ کو جمعہ کے دن سلطنت کے ان تمام شاہزادوں، امیروں اور سرداروں کے ساتھ جو فتح کی مبارکباد دینے آئے تھے وہ یروشلم میں داخل ہوا۔ جنگ میں جو نقصانات شہر کو پہنچے تھے انکی مرمت کی گئی مسجدیں اور مکانات جن کو فرنگیوں نے مسمار کر دیا تھا از سر نو تعمیر کئے گئے۔ ملک کی حکومت میں فرزانہ و منصفانہ انتظام کا آغاز ہوا جو صلیبیوں کی وحشیانہ ظلم سے بالکل مختلف تھا۔

یروشلم سے صلاح الدین صور پر چڑھ گیا جہاں کسی قدر بے دوقوفی سے ان صلیبیوں کو جنکو اس نے اپنے قلعوں حدلی سے آزاد کیا تھا چلے جانیکی اجازت دی تھی چونکہ طرح صور کی فوج کو ہر طرف سے مدد مل گئی تھی اسلئے جم کر مدافعت کی تیاری کر لی۔ اس فوج کی کمان کونرڈ ماکوئیس آف مونٹ فیراٹ[1] کے ہاتھ میں تھی جو بڑا لائق اور ہوشیار آدمی تھا سلطان نے اسے پیغام بھیجا کہ شہر کو حوالہ کر دو اس نے یہ جواب دیکر انکار کیا کہ میں سمندر تک کے بادشاہ کا محکوم ہوں۔ صور کے محاصرہ پر وقت ضایع کرنا مناسب نہ سمجھکر صلاح الدین کچھ عرصہ کے لئے ہٹ گیا اور شمالی ساحل کی طرف بڑھ کر لاذقیہ، جبلہ، صیہون، بکاس (Bagras) بوزریہ (Bozaet) دربِ ساک اور دیگر مستحکم مقامات کو جو ابتک فرنگیوں کے قبضہ میں تھے یکے بعد دیگرے فتح کر لیا۔ اس نے گائی ڈی لوسگنان کو اس کے اس عہد پر کہ وہ فوراً یورپ کو روانہ ہو جائے گا۔

---

[1] جس کو عرب مورخین نے مقدمہ یا عرف مرکیس اور کبھی ماکیس لکھا ہے جو مارکوئیس کا معرب ہے [illegible]

آزاد کر دیا۔ مگر اس عیسائی بہادر نے آزاد ہوتے ہی اپنے عہد کو توڑ دیا اور بچی کھچی صلیبی فوج اور یورپ کے نو واردوں کی مدد سے عکہ کا محاصرہ کر لیا اور دو سال تک یہ مقام تینوں براعظم ایشیا، یورپ اور افریقہ کی امیدوں کا مرکز بنا رہا۔

تیسری جنگ صلیبی - یروشلم کی فتح سے سارے یورپ میں ہل چل مچ گئی۔ پادریوں نے لوگوں کو طیش دلانے اور یورپ کے بادشاہوں اور نوابوں کو ایک اور جہاد کرنے کی ترغیب دی۔ انکی کوششیں پوری کارگر ہوئیں۔ صور اور عکہ کے کیمپ میں کمک پر کمک پہنچنی شروع ہو گئی اور یورپ کے تین بڑے بادشاہ فریڈرک، بار بروسہ، شہنشاہ جرمنی۔ فلپ اگسٹس بادشاہ فرانس اور رچرڈ کور ڈی لیوں بادشاہ انگلستان اس مہم میں ہمہ تن شریک ہو گئے۔ اگر صلاح الدین اس موقع پر اپنی معمولی تیز فہمی اور پیش بینی سے مصر اور شام کے بیڑوں کو ملا کر فنیقیہ کے ساحل کی ناکہ بندی کر دیتا تو وہ صلیبیوں کے ہاتھ کاٹ دیتا۔ اور اس کمکی فوج کو خشکی پر اترنے سے روک دیتا جو تھوڑے ہی عرصہ میں یورپ سے آ پہنچی۔ وہ اس بات ہی کو بھول گیا کہ فنیقیہ کی حفاظت اسی امر پر منحصر ہے کہ بحری حملوں سے بچات رہے اور خشکی پر کی کوئی فتح سمندر پار کے ملکوں کو نہیں روک سکتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہل جنوا، اہل وینس، اہل پیشیہ (پیسا) ہر روز آلات جنگ اور رسد لاتے اور صلیبیوں کو بڑی بڑی امدادیں پہنچاتے۔ اس مشہور و معروف محاصرہ کے حالات جس کے دوران میں صلاح الدین اور رچرڈ کے نام بہادری میں مشہور ہوئے ہیں۔ ہم نے ابن اثیر اور ابن شداد سے لئے ہیں اور کسیقدر انہیں کے لفظوں میں نقل کئے ہیں۔ ابن اثیر لکھتا ہے کہ "جب کبھی صلاح الدین کسی شہر یا قلعہ کو فتح کرتا تھا وہ باشندوں کی جان بخشی کرتا تھا لوگوں کو امان دیتا تھا اور فرنگی اپنی تمام دولت اور عورتوں بچوں کو لیکر صور کیطرف چلے آتے تھے۔ اس طرح اس شہر میں دشمن کی جمعیت بہت زیادہ ہو گئی تھی اور ہر سمندر پار سے انکو متواتر کمکیں پہنچتی رہتی تھیں یورپ کے لوگوں کو برانگیختہ کرنے اور طیش دلانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ یروشلم کے بطریق (اسقف اعظم) نے جس کے ساتھ صلاح الدین ایسی مہربانی سے پیش آیا تھا فرنگی شہروں میں ایک تصویر کو گشت کرایا جسمیں حضرت یسوع مسیح کو زخمی دکھلا کر ایک عرب کو حملہ آور بنایا ہوا تھا۔ اور اسطرح عیسائیوں کا غیظ و غضب انتہائی وحشیانہ درجہ کو پہنچ گیا تھا اسطرح اس نے فلسطین کی فرنگیوں کی مدد کیلئے بڑی فوجیں فراہم کر لیں۔ عورتیں تک جنگ کے لئے فوج میں شامل ہو گئیں۔ ایک نوجوان عیسائی قیدی نے جو اپنی بیوہ ماں کا اکلوتا بیٹا تھا جو صرف ایک چھوٹے سے مکان کی مالک تھی مورخ سے بیان کیا کہ میری ماں نے مکان کو بیچکر مجھے لڑائی کے واسطے مسلح کیا۔ اور مسلمانوں سے لڑنے کے واسطے بھیج دیا" (عکہ کے محاصرہ کی ابتداء ۱۵ رجب ۵۸۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۱۸۹ء) فرنگی خشکی اور تری ہر طرف سے دھڑا دھڑ اپنی فوجیں لا رہے تھے اور جب وہ سب مقام صور پر اکٹھے ہو گئے تو پہلے انہوں نے صیدا پر حملہ کرنے کی ٹھانی مگر بعد میں عکہ کو فتح کرنے کا عزم بالجزم کر لیا۔ پس ایک بہت بڑی فوج عکہ پر چڑھ آئی انہوں نے سمندر کے کنارے کنارے کا راستہ اختیار کیا اور اپنے جہازوں کو اپنے ساتھ ساتھ رکھا۔ فی الحقیقت سمندر ان کا بہت بڑا معاون تھا کیونکہ اسی کے ذریعہ سے انکے لئے ان کے وطنوں سے سامان جنگ اور آذوقہ اور کمک ہمیشہ پہنچتی رہتی تھی۔ ۱۵ رجب ۵۸۵ھ کو عکہ کے سامنے آ پہنچے اور پہنچتے ہی شہر کا محاصرہ کر لیا۔ جونہی صلاح الدین نے فرنگیوں کی نقل و حرکت کی خبر سنی اس نے جنگی کونسل منعقد کی۔ اسکی اپنی ذاتی رائے یہ تھی کہ ان پر راستہ ہی میں حملہ کر دیا جائے مگر اس کے امیروں نے اس کو باز رکھا اور کہا کہ عکہ کے سامنے کے کھلے میدان میں ان پر حملہ کرنا چاہئے۔ جب صلاح الدین اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ صلیبی عکہ کے ارد گرد چھائے ہوئے ہیں اور انکی فوج کے بازو سمندر پر ہیں اسطرح شہر کو ایسا تنگ گھیر رکھا ہے کہ خشکی کی طرف کا تمام راستہ بند کر رکھا ہے۔ مورخ کہتا ہے "اگر صلاح الدین اپنی رائے کے موافق چلتا اور فرنگیوں پر رستہ ہی میں حملہ کر دیتا پیشتر اس کے کہ وہ عکہ کے سامنے آکر جم جاتے تو شہر بچ جاتا مگر جب خدا کو کوئی کام کرنا منظور ہوتا ہے تو اسباب بھی ویسے ہی پیدا کر دیتا ہے۔" سلطان نے صلیبیوں کے مقابلہ میں چھاؤنی ڈال دی اور تل کیسان پر اپنا ڈیرہ کھڑا کر دیا۔ اس کا میمنہ تل عیاضیہ تک پھیلا ہوا تھا اور میسرہ دریائے بیلس[1] تک جس کو ابن اثیر نے نہر الجاری اور ابن شداد نے نہر الحلو لکھا ہے۔ [illegible] کے پاس کچھ کمک

---

[1] جس کو عرب مورخین ابن شداد اور نیز خطیب الاسد المسیحی بیدریکا دس اول لکھا ہے۔

موصل، دیار بکر، سنجار اور حران سے آپہنچی۔ جب مسلمانوں کو اس طرح خشکی کی طرف سے کمک پہنچی فرنگیوں کی کمک سمندر کی طرف سے
آپہنچی۔ شعبان ۵۸۵ھ کے شروع میں صلاح الدین نے فرنگیوں پر حملہ کر دیا اس کے بھتیجے تقی الدین نے ایسا سخت حملہ کیا کہ عیسائیوں کو
اپنے مورچے اور خیمے چھوڑنے ہی پڑے۔ اور اس طرح مسلمانوں نے عکہ کا راستہ نکال لیا ابن اثیر کہتا ہے اگر مسلمان رات تک لڑتے
جاتے تو پورے طور پر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے مگر فرنگیوں کے آدھے مورچے فتح کرنے کے بعد انہوں نے لڑائی کو دوسرے دن پر ملتوی
کر دیا۔ صلاح الدین نے اب تازہ فوج کو عکہ میں مزید سامان جنگ اور آذوقہ بھیجا، منجملہ ان امیروں کے جن کو اس نے شہر میں
بھیجا حسام الدین ابو الہیجا المعروف السمین بھی تھا۔ ۲۰ شعبان (۴ ستمبر ۱۱۸۹ء) کو فرنگیوں نے جنگ شروع کر دی انہوں نے اپنے مورچوں
سے نکل کر عربوں پر بڑے زور سے حملہ کیا مگر مسلمان ایسی بے جگری سے لڑے کہ حملہ آوروں کی لاشوں کے پشتے لگا دئے اور عیسائی مجبور ہو کر اپنے مورچوں
کے پیچھے واپس بھاگ گئے۔ اس وقت صلاح الدین کی فوجیں تمام ملک میں پھیل گئیں، ایک فوج ابو الہیجا والی انطاکیہ کی نگرانی پر متعین تھی دوسری
طرابلس کے سامنے مقام حمص پر اس سرحد کی حفاظت کر رہی تھی تیسری صور کی نگران تھی چوتھی دمیاط اور سکندریہ وغیرہ پر متعینات تھی کہ
فرنگیوں کو بحری حملوں سے حفاظت رکھے اس لئے باوجود اس کمک کے جو سلطان کو پہنچی تھی اس کی فوج صلیبیوں کی فوج سے کم تھی عیسائیوں نے
یہ خیال کر کے کہ سلطان کو مزید کمک پہنچنے سے پہلے کچل دینا چاہئے۔ دوسرا حملہ کیا جس میں شروع شروع میں انہوں نے کسی قدر کامیابی حاصل
کی مگر آخر کو خوفناک شکست کھائی اس لڑائی میں دس ہزار صلیبی مارے گئے صلاح الدین نے اس معرکہ کی صفائی کا انتظام کیا اور لاشوں
کو سمندر میں پھینکوانے کی کوشش کی مگر پھر بھی بیشمار بے گوری لاشوں سے ہوا میں زہر پھیل گیا اور عفونت وبائی صورت اختیار کر گئی خود سلطان
اس کے اثر میں مبتلا ہو گیا اور طبیبوں اور جرّاحوں کی صلاح سے کیمپ توڑ دیا گیا اور صلاح الدین اور اس کی فوج نے خروبہ میں
پڑاؤ کیا۔ جب مسلمان چلے گئے تو فرنگیوں کو اطمینان ہو گیا اور پھر عکہ کا محاصرہ کر لیا (۱۵ رمضان ۵۸۵ھ مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۱۸۹ء)
اور اپنے کو صلاح الدین کے حملوں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے انہوں نے اپنے کیمپ کے گرد خندق کھود لی اور ایک اونچی دیوار کھڑی کر لی جس کے
پیچھے شکست کھانے کے بعد وہ پناہ لے سکیں۔ صلاح الدین نے حالات دیکھ کر صبر کیا۔

صفر ۵۸۶ھ میں (مارچ ۱۱۹۰ء) [illegible] صلاح الدین پھر میدان میں اُتر آیا اور اپنی جگہ پر آ جما فرنگیوں نے شہر کی دیوار
پر حملہ کرنے کی غرض سے بڑے بڑے تین [illegible] دمشق کے ایک انجینئر کی ہدایت سے نفط کے
اور شورے کے گولے ان متحرک میناروں پر [illegible] اسی زمانے میں سلطان کے پاس جزیرہ
کی طرف سے کچھ فوج آگئی مصری بیڑا [illegible] ایک بحری لڑائی ہوئی جس میں فرنگیوں کو سخت
شکست ہوئی اور مصری جہاز لنگر گاہ میں [illegible] ملک الالمان (فریڈرک باربروسہ) شہنشاہ جرمنی ایک بھاری
فوج لئے ہوئے قسطنطنیہ کی طرف [illegible] آدھے پیچھے رہ گئے [illegible]
سپہ کو دبانے جا رہا تھا [illegible] قلیج ارسلان (ریلا دالاوفن) میں جو لعون (لیون) [illegible] کی حکومت
میں تھا عبور کر لیا [illegible] کامیاب ہو گیا سلطان نے بسرعت تمام اپنے معاونین [illegible] کی خاطر [illegible]
سلطان مراکش کے پاس بھی ایک سفارت بھیجی [illegible] اس طرح صلاح الدین یورپ کی
متحدہ فوجوں کے مقابلہ میں اکیلا [illegible]
(جسے قدیم زمانہ میں کیلی کدنس کہتے تھے) [illegible]
گھوڑوں کو [illegible]
جہاز میں سوار ہو کر وطن کو روانہ ہو گئے [illegible] بہت سے ڈوب گئے۔

۱۵ [illegible]

۲۰ جمادی الثانی ۵۸۶ھ (۲۵ جولائی ۱۱۹۰ء) کو فرنگی اپنے مورچوں سے نکلے اور جنگ کا ڈھنگ ڈالا انہوں نے بھاری شکست کھائی بہت سے مارے گئے اور اُن کے مقتولوں اور مجروحوں سے میدان پٹ گیا۔ اب صلیبیوں کا جی چھوٹ گیا مگر دو دن بعد کونٹ ہنری (کونٹ ہنری شیمپین) کے ماتحت سمندر پار سے ایک بھاری کمک آ پہنچی۔ یہ نوجوان بادشاہِ انگلستان کی سوتیلی بہن کا بیٹا تھا اور بادشاہ فرانس سے بھی رشتہ رکھتا تھا اس نے بغیر کسی توقف کے اپنی فوجیں عکہ کے پاس لا اتاردیں اور صلیبیوں سے جو وہاں پہلے سے چھاؤنی ڈالے پڑے تھے آملا اس نے کیمپ کو خوب مضبوط کرلیا اور اپنی فوج کو مجتمع کر کے سلطان پر حملہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اس پر صلاح الدین اپنی فوج کو خروبہ کی طرف واپس لے آیا تاکہ اپنی فوج کی صف آرائی کے واسطے زیادہ وسیع میدان مل جائے اور عکہ کے سامنے کی پہاڑیوں سے محفوظ رہے۔ سلطان کی فوج کے ہٹ جانے سے صلیبیوں کو سختی سے محاصرہ کرنے کا موقع مل گیا مگر محصور مسلمانوں نے انہیں خوفناک حملہ کا مردانگی اور استقلال سے مقابلہ کیا۔ مورخ بیٹو لکھتا ہے کہ امیر قراقوش اور امیر حسام الدین برابر سپاہیوں کے دل بڑھا رہے تھے وہ بہت ہوشیار اور چوکنے رہتے ہر موقع پر جا پہنچتے تمام قوت اور ہر ترکیب کو کام میں لاتے اور فرنگیوں پر اچانک حملہ کرنے یا ان کے حملوں کو پسپا کرنے کا موقع ہاتھ سے نہ دیتے تھے انہوں نے محاصرین کی کلیں جلادیں اور کئی دفعہ شہر سے باہر نکل کر غنیم کو اس کے کیمپ کی طرف بھگا دیا اس پر کونٹ ہنری نے محاصرہ کو ناکہ بندی سے بدل دیا مگر سلطان بیروت سے براہِ سمندر محصورین کو رسد پہنچاتا رہا۔

ناچار ہو کر فرنگیوں نے رومۃ الکبریٰ کے بادشاہ بابا (پوپ) کو ایک خط لکھا جو ان کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا ہے جس کے لفظ ان کے نزدیک ایسے ہی قابل ادب و تعمیل ہیں جیسے رسول کے ارشاد مسلمانوں کے نزدیک۔ اور اس کے زور دینے پر ہر طرف سے مدد آنی شروع ہو گئی۔ جب کونٹ ہنری کے پاس یہ کمکیں پہنچ گئیں تو وہ سلطان سے لڑنے کے لئے اپنے مورچوں سے نکلا۔ سلطان بھی اپنی فوج کو خوب آراستہ کر کے ان کے مقابلہ میں آیا اس کے بیٹے علی ظفر خضر غازی قلب میں کمان کر رہے تھے اس کا بھائی سیف الدین مصری فوج لئے ہوئے میمنہ پر تھا اور والیان حماہ و سنجار اور دیگر علاقوں کے جاگیردار سردار میسرہ پر متعین تھے بدقسمتی یہ ہوئی کہ صلاح الدین اس روز ایسی بیماری میں مبتلا تھا جو اسے اکثر ہوا کرتی تھی اور صرف ایک خیمہ میں جو ایک ایسی پہاڑی پر نصب کیا گیا تھا جہاں سے وہ میدان جنگ کا کچھ نظارہ کر سکتا تھا وہ لڑائی کو دیکھتا رہا بہت عرصہ تک لڑائی ہوتی رہی۔ آخر فرنگی سخت نقصان کو سنبھال کر اپنی پناہ گاہوں کی طرف ہٹ آئے۔ اگر اس روز صلاح الدین بیمار نہ ہوتا تو لڑائی کا اسی دن فیصلہ کر دیا ہوتا۔ اب فرنگی قحط سے تکلیف اٹھانے لگے اور سردی کی آمد سے انہوں نے مجبور ہو کر اپنے سپاہیوں کو جاڑوں میں [illegible] سے قریب کے جزیرہ میں بھیجا۔ سیف الدین علی بن احمد المشطوب شہر کی کمان پر مقرر کیا گیا مگر بدقسمتی سے مقیمی فوج جو کمزور ہو گئی تھی بدلی نہ گئی اور باوجود سلطان کی تاکیدی حکم کے امیر ملک نے شہر والوں کو دوبارہ رسد پہنچانے کے موقع کو بھی ہاتھ سے دے دیا۔ موسم بہار کے شروع ہوتے ہی فرنگیوں کے جنگی جہاز پھر بے شمار تعداد میں آموجود ہوئے۔ اور پھر عکہ کے محصورین کے وسائل آمد و رفت کو بند کر دیا۔ صرف ایک غوطہ خور چٹھیاں لیکر سلطان کے کیمپ تک پہنچ سکا۔ ۱۲ ربیع الاول ۵۸۷ھ (۹ اپریل ۱۱۹۱ء) کو فرنگیوں کیلئے ایک تازہ کمک آئی اور عکہ کے سامنے چھاؤنی ڈالدی فرانس کا بادشاہ فلپ (فلپ آگسٹس) جو ان کا نہایت شریف اور عظیم الشان بادشاہ ہونے والا تھا۔ اگرچہ اس کا علاقہ بہت وسیع نہیں پھر بے شمار فوج لے کر آن پہنچا۔ صلاح الدین نے جو اس وقت شفر عم میں چھاؤنی ڈالے ہوئے تھا اپنے جاگیرداروں سے کمک منگائی مگر پیشتر اس کے کہ یہ کمکیں سلطان تک پہنچ سکیں صلیبیوں کو بادشاہ انگلستان (ملک انکلتر یعنی رچرڈ کور ڈی لیون) کے آ پہنچنے (۱۳ جمادی الاول ۵۸۷ھ ۸ جون ۱۱۹۱ء کو مقام عکہ پر آدھمکا) جو فوج اور سامان جنگ سے لدے ہوئے بیس جہاز ساتھ لایا تھا بڑی بھاری مدد پہنچ گئی اور ان کی قوت بہت بڑھ گئی۔ اب صلیبیوں کے پاس بے شمار فوج ہو گئی اور [illegible] انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ [illegible]

له ۲۰ جمادی الثانی ۵۸۶ھ مطابق یکم اگست ۱۱۹۰ء [illegible] بادشاہ انگلستان اور بادشاہ فرانس
بخار میں مبتلا ہو گئے صلاح الدین کو جب [illegible] میوہ
سے ان کی بیماری کے تمام دوران میں [illegible]

رچرڈ اپنے زمانہ میں بہادری مکاری چالاکی اور تحمل میں مشہور تھا جب صلاح الدین کو اس کے آنے کی خبر پہنچی تو اس نے حکم دیا کہ سامان رسد سے بھرا ہوا ایک جہاز بیروت سے عکہ کو بھیج دیا جائے۔ مگر منزل گاہ میں پہنچنے سے پہلے صلیبیوں نے اس جہاز پر حملہ کیا۔ اس جہاز کے حاکم یعقوب الحلبی جاندار نے یہ دیکھکر کہ جہاز دشمن کے قبضہ میں آ جائیگا جہاز کے تہ خانہ میں جا کر جہاز کے پیندے میں سوراخ کر دیا اور وہ مع اپنے آدمیوں کے غرق ہو گیا۔ اب عکہ کے محاصرہ میں کمال شدت کی گئی کچھ عرصہ تک محصورین بہادرانہ مدافعت کر کے حملہ آوروں کو پسپا کرتے رہے بالآخر انہوں نے جو مدد کا اقرار کیا تھا وہ ابتک نہ آئی تھی اور باوجود بار بار لڑائیاں لڑنے کے سلطان محاصرین کو محاصرہ اٹھانے پر مجبور نہ کر سکا۔ لڑائی وبا اور قحط سے کمزور ہو کر محافظین اب اس لڑائی سے جو دو برس سے جاری تھی ضیق میں آگئے آخر جب مقابلہ کا ذرا بھی سکت نہ رہا تو شہر کا گورنر مشطوب فلپ کے پاس آیا اور کہا ہم چار برس سے اس شہر پر قابض ہیں جب ہم نے اس شہر کو فتح کیا تھا تو ہم نے سب باشندوں کو آزادی دے دی تھی کہ اپنے تمام مال اور بال بچوں کو لے کر جہاں چاہیں چلے جائیں۔ آج ہم شہر کو تمہارے حوالہ کرتے ہیں اور انہیں مراعات کے ملتجی ہیں جو ہم نے عیسائیوں کے ساتھ کی تھیں" فرانس کے بادشاہ نے جواب دیا جبتک یروشلم اور وہ تمام شہر جو جنگ طبریہ کے وقت سے صلیبیوں سے مسلمانوں نے لئے ہیں واپس نہ کر دیں گے میں عکہ کی افواج محصورہ یا باشندوں میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑونگا" مسلمان امیر یہ کہکر کہ جبتک دم میں دم ہے لڑتے جاؤں گا اور آخر شہر کے کھنڈرات میں دبکر رہ جاؤنگا شہر کو واپس آیا۔ ایک عرصہ تک مایوسانہ لڑائی جاری رہی مگر بارے فاقوں کے محصورین چلا اٹھے اور سلطان کی فوج کمک نہ پہنچنے کے سبب سے بس پڑی تھی آخر شہر کے مسلمانوں نے یہ پختہ وعدہ لیکر کہ فرنگی کوئی جان ضائع نہیں کریں گے شہر کو حوالہ کر دیا اور مسلمانوں نے یہ عہد کیا کہ اصلی صلیب کی لکڑی اور ۱۶ سو قیدی واپس دیدینگے اور دو لاکھ دینار بطور زر فدیہ صلیبیوں کے سرداروں کو دینگے۔ زر فدیہ کے ادا کرنے میں ذرا تاخیر ہو گئی تھی پھر کیا تھا انگلستان کے شیر دل بادشاہ نے محصورین کی فوج کو باہر نکالا اور ان کے بھائی بندوں کے سامنے انکو نہایت بیرحمی اور سفاکی سے قتل کر ڈالا[1]۔ عکہ کی فتح میں صلیبیوں کے ساٹھ ہزار آدمی ضائع ہوئے۔

مشو کہتا ہے کہ آخر عکہ کی فتح کے بعد صلیبیوں کو وہ آرام و اطمینان حاصل ہو گیا جو شام میں داخل ہونے کے وقت سے خواب میں بھی نہ دیکھا تھا۔ امن کے مزے خوراک کی کثرت۔ قبرس کی شراب اور وہ عورتیں جو قریب کے جزیروں سے آئی تھیں ان سب باتوں کا یہ اثر ہوا کہ انہیں یہ بھی یاد نہ رہا کہ وہ کس غرض و غایت سے وہاں آئے تھے۔ حسب معمول دم لینے کے بعد وہ رچرڈ کے زیر کمان عسقلان پر چڑھ گئے صلاح الدین بھی ان کے ساتھ ساتھ روانہ ہوا اور اس ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ میں گیارہ مشہور لڑائیاں ہوئیں ارسوف کی لڑائی میں صلاح الدین کے آٹھ سو نہایت بہادر آدمی مارے گئے۔ اپنی فوج کو اتنا کمزور پا کر کہ فلسطین کے مضبوط سے مضبوط مقام کو بھی وہ صلیبیوں کے ہاتھ پڑنے سے نہیں بچا سکتا۔ وہ بسرعت تمام عسقلان جا پہنچا اور تمام لوگوں کو باہر نکالکر شہر کو زمین کے برابر کر دیا۔ رچرڈ پہنچا تو دیکھا نہ آدم ہے نہ آدم زاد۔ ایک بڑے شہر اور قلعہ کے کھنڈر ہیں جنپر بیکسی چھا رہی ہے اور ایک کمال مستقل ارادہ اور ہمیشہ مستعد رہنے والا شخص اس کے مقابلہ میں کھڑا ہے صلاح الدین کی مستعدی اور استقلال کا رچرڈ کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ وہ صلح کر لینے کا آرزومند ہو گیا۔ وہ خود اس لڑائی سے عاجز آ گیا تھا

[1] صلیبی مجاہدین کی وحشیانیت پر جو تعجب ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا اگر ہم اس پر غور کریں کہ خود ان کے گھروں میں ان کے عادات و اطوار کا کیا رنگ تھا۔ بڑے کمرہ میں شراب و کباب اڑانے کے بعد نشہ میں چور ہو کر نواب اور اس کے سردار اپنی عورتوں کی گود میں سر ڈالے ہوئے جا بجا پڑ جاتے تھے بیچ میں ایک مسخرا یا مطرب کھڑا ہوتا تھا جو کبھی گا کر اور کبھی بد اخلاق اور وحشیانہ مسخرے پن سے انکی خوشی اور سرور کو بڑھاتا تھا انگلستان کے سیکسنوں کے عہد میں دیوان خانہ کی ایک بڑی دل لگی یہ تھی کہ مقید دشمن کو طرح طرح کی تکلیفیں دیکر دل بہلایا جاتا تھا۔ ولیم آف مامزبری ۱۱۲۵ء میں لکھتا ہے کہ سیکسن تمام ساری رات اور سارا دن شراب پینے میں گزارتے تھے اور کمینہ اور رذیل گھروں میں اپنی دولت اڑاتے تھے۔ سر کے بال کٹواتے تھے داڑھیاں منڈواتے تھے۔ انکی بازو سونے کے کڑوں سے لدے رہتے تھے۔ اور اپنی جلدوں کو گدوا کر طرح طرح کے نقش و نگار بنواتے تھے اتنا کھاتے تھے کہ حلق تک آ جاتا تھا اور اتنی شراب پیتے تھے کہ قے ہونے لگتی تھی اور ان سے یہ پچھلی صفتیں انکے فاتح نارمنوں کو پہنچیں۔ نارمن لوگ سویرے ہی دوپہر سے پہلے کھانا کھا لیتے تھے ہاتھ دھو کر شرابیں اڑاتے تھے نہایت نیاز بستے اور مسخرے عورتوں تک کی موجودگی میں نہایت فحش اور بد اخلاقی کے کام کرتے اور اس کا کچھ تعجب بھی نہیں کیونکہ عورتوں ہی کے اخلاق ہرگز درست نہ تھے جرمنی میں اس سے بھی بدتر حال تھا (امیر علی)

جس کا سوائے پریشانی مصیبت اور آدمیوں کو چھیجنے کے کوئی نتیجہ نہ تہا اور چاہتا تہا کہ اپنی محذوش الحال سلطنت کیطرف مراجعت کرجائے۔ اسی لیئے اس نے سلطان کے بھائی ملک العادل سیف الدین کو بلا بھیجا کہ مجھسے آکر دو دو باتیں کرجایئے۔ دونو بادشاہ ملے اور ابن ہمفری (ہمفری آف تھورن) دونوں کے درمیان ترجمان تہا رچرڈ نے صلح کی خواہش ظاہر کرنے میں طولانی گفتگو کی جو شرطیں اس نے تجویز کی تہیں بیان کیں۔ مگر وہ ایسی شرطیں تہیں جنکا قبول کرنا ناممکن تہا اور اس سبب سے اس ملاقات کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

مارکوئیس آف مانٹ فیراٹ نے رچرڈ کے رویہ سے ناراض ہوکر اپنی طرف سے سلطان کے پاس قاصد بھیجکر اس شرط پر صلح کرلی کہ صیدا اور بیروت اُسے دیدیے جائیں۔ سلطان نے منظور کیا بشرطیکہ پہلے وہ ان شرائط کو پورا کرے جو اس عہدنامہ میں اس سے متعلق ہیں۔ شاہ انگلستان نے پھر قاصد بھیجکر صلح کی تجویز پیش کی اور دو خط انہیں قاصدوں کے ہاتھ ایک ملک العادل کے نام جسے بھائی اور دوست کرکے مخاطب کیا تہا اور دوسرا سلطان کے نام لکھکر بھیجے اسوقت رچرڈ نے صرف یہ شرائط پیش کیں کہ ساحل پر جو شہر صلیبیوں کے قبضہ میں ہیں وہ انہیں کے پاس چھوڑدیئے جائیں اور یروشلم اور اصلی صلیب کی لکڑی ان کے حوالہ کیجائے سلطان نے بڑی شد و مد کے ساتھ یروشلم کے واپس دینے سے انکار کیا مگر صلیب کی لکڑی کو اس شرط پر دینے کا وعدہ کیا کہ صلح اس کی منشاء کی موافق ہو۔ شاہ انگلستان نے از سرنو ملک العادل سے خط و کتابت کرکے عہدنامہ پر راضی کرلیا۔ بشرطیکہ سلطان بہی ان شرائط کو منظور کرلے۔ شرائط یہ تہیں کہ رچرڈ کی بہن یعنی شاہ سسلی کی بیوہ ملک العادل سے بیاہی جائے اور رچرڈ ان شہروں کو جو سمندر کے کنارے اُس کے قبضہ میں ہیں اُس کے جہیز میں دے۔ سلطان اُن شہروں کو جو اُس نے فتح کیئے ہیں اپنے بھائی کو دیدے۔ یروشلم پر یہ دونوں میاں بیوی قابض رہیں۔ اور مسلمان اور عیسائی دونوں آزادانہ آئیں [illegible] طرفین کی تمام قیدی تبادلہ کرلیئے جائیں صلیب عیسائیوں کے حوالہ کردیجائے اور ان مذہبی ڈاکٹروں کی جنہوں نے زائرین کی تیمارداری کیلیئے اور اس فوجی گروہ کے جسنے زائرین کی حفاظت کیلیئے یروشلم میں رہایش اختیار کی تہی حقوق و مراعات بدستور قائم رہیں۔ سلطان نے دیکہا کہ ان تجاویز سے مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنمیں مدت سے خونریزی برپا ہے امن قائم ہوجائیگا اور فوراً ان شرطوں کو منظور کرلیا اگر رچرڈ کے پادری اس معاہدہ کی تکمیل ہو جانے دیتے تو غالباً یہ اُس تفرقہ کو مٹا دیتا جو اب تک عیسائیوں اور مسلمانوں میں چلا آتا ہے۔

پادریوں نے سیف الدین جیسے بہادر اور اولوالعزم مسلمان کے ساتھ عیسائی شاہزادی کے بیاہ ہو جانے کی تجویز پر ایک شور قیامت برپا کردیا انہوں نے رچرڈ کو مذہب سے خارج کردینے کی دھمکی دی اور سسلی کی خارج شدہ ملکہ رچرڈ کی بہن کو مذہب بہشت ہو جانے کا اندیشہ دلایا۔ رچرڈ ان کی دھمکیوں سے ڈر گیا اور ملک العادل کو اپنے معمولی القاب بھائی اور دوست کے خطاب سے لکہا کہ آپ عیسائی ہوجائیں تو ایسا ہوسکتا ہے۔ یہ کب ہوسکتا تہا سیف الدین نے انکار کردیا۔ اسی اثناء میں مارکوئیس کونراڈ حاکم صور کی طرف سے جو بڑے شیاطین فرنگ سے تہا قاصد آپہونچے اس پر رچرڈ نے سنان کے حشیشین کو گانٹھا کہ مجھے اس ناموافق شریک سے نجات دلواؤ اور ۱۳ ربیع الثانی ۵۸۸ھ (یکم مئی ۱۱۹۲ء) کو دو فدائیوں نے کونراڈ کا کام تمام کردیا[1]۔ اب رچرڈ بذات خود یروشلم پر چڑھ گیا مگر سخت مونہہ کی کھائی اور اب اس نے قطعی ارادہ کرلیا کہ فلسطین کو چھوڑکر چلا جائے اُس نے تمام سابقہ شرائط کو منسوخ کرکے نئی شرائط تجویز کرکے پھر سلطان کے پاس قاصد بھیجے شاہ انگلستان سلطان کو لکہتا ہے "میں تمہاری دوستی اور محبت کا بھوکا ہوں مجھے اس ملک میں سلطنت کرنے کی خواہش نہیں ہے جس طرح میں اپنے آدمیوں کو آئندہ ضایع کرنا نہیں چاہتا ہوں خیال کرتا ہوں کہ ویسے ہی آپ بھی اب اپنے آدمی ضایع کرنے پسند نہ کریں گے میں اپنے بھانجے کونٹ ہنری کو وہ علاقہ دیتا ہوں جو تیرے قبضہ میں ہے"

[1] ون ہیمر اپنی حشیشین کی تاریخ میں قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ کونراڈ رچرڈ کی سازش سے مارا گیا مگر ابن اثیر نے لکہا ہے کہ صلاح الدین نے حشیشین کو گانٹھکر دس ہزار دینار مقرر کیا تہا کہ خواہ رچرڈ کو ماردیں خواہ کونراڈ کو۔ انہوں نے رچرڈ کا مارنا تو مناسب نہ سمجہا کونراڈ کو ماردیا فرانسیسیوں نے خیال کیا کہ رچرڈ نے اس خیال سے مروایا کہ فلسطین کے فرنگی علاقوں کا وہی اکیلا حکمراں رہے الغرض کونراڈ کے مارے جانے پر کونٹ ہنری صور کا بادشاہ ہوا جو رچرڈ کی مادری بہن اور شاہ فرانس کی پدری بہن کا بیٹا تہا کونٹ ہنری نے بادشاہ ہوتے ہی کونراڈ کی بیوی سے جو حاملہ تہی نکاح کرکے دخول کیا یہ وہی کونٹ ہنری ہے جس سے گائی ڈی لوسگنان کی وفات پر سبیلا نے شادی کرلی تہی اور اس طرح یروشلم کی بادشاہی اسکو حاصل ہو گئی تہی۔

اور اب میں اُسے آپ کے سپرد کرتا ہوں وہ آپکی فرمانبرداری کریگا اور مشرقی مہموں میں آپ کے ہمرکاب رہیگا میں آپ سے یروشلم کا گرجا مانگتا ہوں اور بس"۔ سلطان نے اپنی مجلس شوریٰ کی صلاح سے جو ملک میں امن قائم کرنا اور سپاہیوں کو آرام دینے کی ضرورت دیکھتی تھی منظوری کا جواب بھیجا یہی قاصد پھر کونٹ ہمفری کے بیٹے کے ساتھ بادشاہ انگلستان کیطرف سے بہت سے تحفے لیکر سلطان کے کیمپ میں حاضر ہوا اور کہا کہ ہم یروشلم سے متعلق تمام دعاوی سے دست بردار ہوتے ہیں صرف عسقلان دارُوم وغزہ یہ تین شہر عمدہ حالت اور عام امن کی صورت میں طلب کرتے ہیں۔ سلطان نے جواب دیا کہ والیٔ انطاکیہ سے ہم جدا صلح کریں گے اور یہ کہ بجائے عسقلان کے ہم رچرڈ کو لدہ دے سکتے ہیں مگر وہ دوسرے شہر نہیں دے سکتے اتنے میں سلطان کو معلوم ہوا کہ صلیبی بیروت پر چڑھے چلے آتے ہیں۔ پس سلطان نے کیمپ کو توڑ دیا اور پھر جنگ کرنے کو روانہ ہوا اور یلغار کرکے یافا کو فتح کر لیا۔ مگر قلعہ کو رچرڈ نے خلاص کرالیا اور پھر درخواست کی کہ ملک العادل اپنے سفیروں کو بھیجے تو ان سے گفتگو کی جائے چنانچہ ملک العادل کے سفیر اس کے کیمپ میں پہنچے تو رچرڈ کی طرف سے سلطان کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ سلطان سے التجا کرو کہ خدا کے واسطے صلح کرلے اس کی التجا کے جواب میں سلطان نے رچرڈ کو صور سے قیساریہ تک کا ساحلی علاقہ دینا کیا بعد رچرڈ نے یافا اور عسقلان مانگا۔ سلطان نے جواب دیا کہ رچرڈ یافا تو دیدونگا مگر عسقلان تو کسی صورت سے بھی ہرگز نہ دونگا۔ آخر رچرڈ نے عسقلان کا دعویٰ چھوڑ دیا اور ۲۲ شعبان ۵۸۸ھ (۲ ستمبر ۱۱۹۲ء) کو طرفین سے صلح کا معاہدہ ہوگیا۔ ایک اعلان مشتہر کیا گیا کہ اب عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح ہوگئی ہے دونوں مذہب کے ممالک میں جنگ وجدال موقوف کردیا جائے۔ برابر امن وامان قایم ہوجائے۔ اور ہردو مذہب کے لوگ ایک دوسرے کے ملک میں بلا روک ٹوک کے آجا سکتے ہیں۔ اس روز لوگ جوق جوق اس اعلان کے سننے کیلئے جمع ہوئے اور طرفین نے بے انتہا خوشیاں منائیں۔ فوجیں جو دور دراز ملکوں سے کمک پہنچانیکی غرض سے آرہی تھیں انکو واپس چلے جانے کی اجازت ہوگئی اور وہ اپنے اپنے ملک کو واپس چلی گئیں تھوڑے دنوں بعد رچرڈ بھی اپنے ملک کو واپس چلا گیا اُس کا انجام جو کچھ ہوا وہ ہر تاریخ انگلستان پڑھنے والے کو معلوم ہے ۞ اسطرح تیسری جنگ صلیبی کا خاتمہ ہوا جس میں بیشمار آدمی تلف ہوئے مشرق و مغرب میں ہزارہا گھر برباد ہوگئے۔ جرمنی اپنے ایک عظیم الشان قیصر کو کھو بیٹھا جو بڑی ہوشیار اور فرانس اور انگلستان کے بڑے بڑے بہادر ہمیشہ کیلئے رخصت ہوگئے اور اس تمام قربانی اور نقصان کا نتیجہ کیا نکلا عکہ کی فتح۔ اور بس ؟

رچرڈ کی روانگی کے بعد صلاح الدین نے تھوڑے دنوں یروشلم میں آرام لیا اور پھر ایک رسالہ کو ساتھ لیکر ساحل کا دورہ کیا کہ بحری قلعوں کی حالت دیکھکر انکی مرمت کرے اپنے کاتب بہاؤ الدین ابن شداد کی نگرانی میں (جسنے اُس کی سوانح عمری بھی لکھی ہے) اس نے یروشلم میں ایک شفاخانہ اور ایک کالج تعمیر کرایا پھر وہ دمشق واپس آیا اور اپنے کیمپ میں رہا یہاں تک کہ بدھ کے دن ۲۷ صفر ۵۸۹ھ (۴ مارچ ۱۱۹۳ء) کو انتقال کرگیا ایک مسلمان مورخ لکھتا ہے کہ اس کی وفات کا دن اسلام اور مسلمانوں کیلئے ایسی مصیبت تھی اور انکو ایسا صدمہ ہوا کہ خلفائے راشدین کی وفات کے وقت سے انکو کبھی ایسا صدمہ نہیں پہنچا تھا۔ محل سلطنت اور دنیا رنج والم کے سمندر میں ڈوب گئے۔ شہر میں ماتم سے قیامت صغریٰ کا عالم تھا۔ سارے لوگ اس کے جنازہ کے پیچھے روتے پیٹتے چلے جاتے تھے ۞ اسطرح دنیا کا ایک سب سے بڑا اور سب سے زیادہ بہادر بادشاہ دنیا سے رخصت ہوا اپنی وفات سے پہلے بلا لحاظ مذہب وملت غریبوں میں بہتیرا روپیہ خیرات کیا جو قاصد صلاح الدین کی وفات کی خبر بغداد لایا وہ اس کا زرہ بکتر گھوڑا ایک دینار اور ۳۶ درہم ساتھ لایا اور یہی کل کائنات تھی جو اس نے چھوڑی تھی اس کی خصلت کا اندازہ اس کے ہمعصروں کے بیان سے بخوبی ہوتا ہے بقول اُن کے وہ نرم دل مہربان حلیم بامروت خلیق صابر اور شفیق آدمی تھا۔ وہ علماء و اتقیا کا حامی و دوستدار تھا انکو اپنی صحبت میں رکھتا اور ان سے شاہانہ سلوک کرتا۔ کوئی شخص خواہ کسی فن میں دسترس رکھتا ہو اس کے دربار سے کبھی بے نیل مرام واپس نہ آیا اس نے اپنی سلطنت میں جابجا شفاخانے اور کالج جاری کئے۔ بڑے یہودی فلسفی میمونی کا مربی تھا اس کی بہت قدر کرتا تھا۔ سلطان کا وزیر قاضی الفاضل (مجیر الدین ابو علی عبدالرحیم اللخمی العسقلانی) جو ایوبی خاندان کے تین بادشاہوں کا وزیر رہا۔ علوم وفنون کی سرپرستی میں اپنے

اُتا کی ہمسری کرتا تھا۔ صلاح الدین کی مجلس شوریٰ میں صرف جنگی ہی آدمی نہ تھے مثلاً قراقوش، حسام الدین اور مشطوب وغیرہ کے بلکہ عالم و فاضل لوگ بھی مثلاً قاضی کاتب عماد الدین آلوہ (جو سلطان کا سکرٹری آف اسٹیٹ تھا) اور فقیہ الہکاری کے جو اکثر مولوی کا لباس اُتار کر سپاہی وردی پہن کر میدان جنگ میں بھی شریک ہو جاتا تھا۔ اس طرح اور بہت سے لائق آدمی مجلس کے رکن تھے۔

مشہور سیاح عبداللطیف جو صلاح الدین سے رچرڈ کی صلح کے بعد ملا تھا لکھتا ہے کہ صلاح الدین ایک بڑا بادشاہ تھا اسکی صورت ہر دل میں محبت اور عظمت پیدا کرتی تھی وہ کہتا ہے کہ اول شام جو میں نے اس کی صحبت میں گذاری تو میں نے دیکھا کہ عالم لوگ اس کے گرد جمع ہیں اور علم کی ہر شاخ پر گفتگو کر رہے ہیں۔ سلطان اُن کی گفتگو توجہ سے سن رہا تھا اور کبھی کبھی خود بھی بحث میں شریک ہوتا تھا۔ وہ ان زمانہ میں یروشلم کے گرد خندق اور فصیل بنانے میں مصروف تھا خود اس کا اہتمام کرتا تھا اور اکثر پتھر اپنے کاندھے پر لیجاتا تھا وہ سورج نکلنے سے پہلے اس مقام پر جا موجود ہوتا تھا۔ دوپہر کو کھانا کھانے آتا۔ کھانا کھا کر آرام کرتا سہ پہر کو پھر سوار ہو کر وہاں جاتا اور رات کو مشعل کی روشنی میں واپس آتا۔ اور رات کا بہت سا حصہ دوسرے دن کے کاروبار میں صرف کرتا۔ ذہبی مورخ کہتا ہے کہ صلاح الدین کو اپنے سپاہیوں کا بڑا خیال رہتا تھا اور کہتا ہے کہ عکہ کے سامنے جو ایک کیمپ قائم کیا گیا تھا اس میں بازار بہت سی زمین میں پھیلا ہوا تھا اور علاوہ بنگلوں اور سالوتریوں کے ڈیروں کے اس میں سات ہزار سے زیادہ دوکانیں تھیں اور ایک ہزار حمام جنکے مغربی مہتمم تھے۔"

بدقسمتی سے صلاح الدین نے اپنی وفات سے پہلے جانشینی کا کوئی بندوبست نہ کیا اور اس کوتاہ اندیشی نے اس کی ایوان حکومت کو تباہ و برباد کر دیا۔ اب اس کی سلطنت اس کے تین بڑے بیٹوں میں تقسیم ہو کر تین آزاد حکومتوں میں منقسم ہوگئی۔ ملک الافضل (نور الدین ابو الحسن علی) شام اور فلسطین پر قابض ہو گیا اور تمام سلطنت کا دار الحکومت دمشق پر قبضہ ہونے کے سبب اسے اپنے بھائیوں پر برتری حاصل ہوگئی۔ ملک العزیز (عماد الدین ابو الفتح عثمان) جو اپنے باپ کے زمانہ سے مصر کا حاکم تھا۔ مصر کا بادشاہ مشہور ہوا۔ اور ملک الظاہر (غیاث الدین غازی) حلب کی ریاست پر حکمران ہوا۔ صلاح الدین کا بھائی ملک العادل (سیف الدین ابوبکر) والی کرک و شوبک جو فوج میں بڑا ہر دلعزیز تھا جزیرہ کے ایک حصہ اور فرات کی نواح میں کئی شہروں پر قابض ہو گیا۔ شیر کوہ کی اولاد حمص میں متمکن تھی اور دیگر مشہور جاگیروں پر اس خاندان کے دوسرے بھائی بند قابض ہو گئے تھے۔ یمن میں صلاح الدین کا ایک دوسرا بھائی حکمرانی کرتا تھا اگر اس بڑے سلطان کے بیٹے متفق رہتے تو غالباً باوجود سلطنت کا تیا پانچا ہو جانے کے بھی انکے بعد انکی اولاد کو بھی انکا ملک پہنچ جاتا۔ ان کے باہمی نزاع اور نالائقی نے ملک العادل کو اپنے بھائی کی سلطنت پر متصرف ہو جانیکا موقع دیدیا۔ افضل اور عزیز کی باہمی لڑائیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ افضل کو دمشق چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور اس وقت یہ شہر عادل کے حوالہ کر دیا گیا اور افضل نے شہر صرخد پر قناعت کی۔ عزیز کی وفات پر اس کا ایک خورد سال بیٹا ملک المنصور محمد رہ گیا۔ افضل اس کی اتابیقی کے واسطے بلایا گیا پھر افضل اور عادل میں بگڑ گئی اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ افضل اور اس کا بھتیجا منصور دونوں مصر سے نکالے گئے۔ انکو جزیرہ میں جاگیریں دیدی گئیں جن پر وہ اور انکی اولاد بسر اوقات کرتے رہے۔ عادل ۱۶ ربیع الثانی ۵۹۶ھ (۴ فروری ۱۲۰۰ء) کو تخت قاہرہ پر متمکن ہو گیا تھوڑے ہی دنوں بعد اس نے شام مشرقی جزیرہ، خلاط اور ارمینیا کلاں کو زیر نگیں کر لیا۔ ۶۱۲ھ (۱۲۱۵ء) میں یمن پر بھی متصرف ہو کر اپنے پوتے یوسف (ملک المسعود صلاح الدین ابو المظفر) کو اس کا گورنر بنا کر روانہ کیا۔ کہتے ہیں کہ ملک العادل سیف الدین بڑا باتدبیر، دوربین، کمال عاقبت اندیش، پاک طینت، نیک نہاد، اور مستقل مزاج بادشاہ تھا۔ اپنے بھائی کی طرح علم و ہنر کا مربی تھا۔ اب ملک العادل، شام بالائی جزیرہ، مصر اور عرب کا شہنشاہ بن گیا اور اس کی سلطنت قریب قریب اپنے برادر اعظم کی سلطنت کے برابر وسیع ہو گئی۔ تمام شہروں پر اسکے نام کا خطبہ پڑھا جاتا اور سکہ اس کے نام کا مضروب ہوتا تھا (ابو الفدا)

چوتھی جنگ صلیبی

صلاح الدین کی وفات کے دو ہی برس بعد پوپ سلسٹین ثالث نے عیسائیوں کو پھر جہاد پر آمادہ کیا مگر صلاح الدین اور رچرڈ کی لڑائیوں کے ساتھ یورپ کی لڑائیوں کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اس کے بعد جب کبھی ہلال اور صلیب کی ٹکر ہوتی تو ان لڑائیوں کے مقابلہ میں خفیف و کمزور بلکہ

بالکل معمولی تھی۔ باوجودیکہ اسلامی کیمپ میں تفرقہ پڑا ہوا تھا پھر بھی عیسائیوں کا یہ حملہ بھی مثل سابق کے کچھ کارگر نہ ہوا۔ مورخ ملنر رقمطراز ہے کہ "یورپ کی تمام قوتیں شام کی ایک چھوٹی سی گڑھی فتح کرنے کی کوشش میں ضایع ہوئیں" صلاح الدین کے ساتھ جو عہدنامہ ہوا تھا اور جس کو نباہنے کی قسمیں شام کے تمام حاضرالوقت عیسائی شاہزادوں نے کھائی تھیں علانیہ بالائے طاق رکھکر صلیبیوں کا ایک بڑا لشکر ساحل فنیقیہ پر اُترکر بیروت پر قابض ہوگیا۔ اس وقت تک صلاح الدین کے بیٹوں کی بادشاہی قایم تھی مگر ملک العادل اسلام کا سب سے زیادہ تجربہ کار بہادر ہونے کی حیثیت سے فرنگیوں کو روکنے کی غرض سے اپنی ریاست سے بسرعت تمام روانہ ہوا اور ۵۹۳ھ ۱۱۹۷ء میں جبکہ صلیبی طبنین کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اس نے دھاوا کرکے یافا فتح کرلیا۔ محاصرہ میں بھی عیسائیوں نے ایسی مونہہ کی کھائی کہ صلح کی درخواست کرنے پر مجبور ہوئے۔ پس تین سال کے لئے التوائے جنگ کا فیصلہ ہوا۔ اس جہاد میں بھی بہادران صلیب کی کمال وحشیانہ زیادتیاں اور سفاکیاں وقوع میں آئیں ٭ **پانچویں جنگ صلیبی**۔ تین سال بعد ۱۲۰۱ء میں پوپ انوسنٹ ثالث نے جو بقول ایک فرنگی مورخ کے عیش و عشرت منانے اور اپنی حرص و آز مٹانے کے لئے روپیہ حاصل کرنا چاہتا تھا ایک اور جہاد کا اعلان کیا۔ اور عیسائی دنیا کے بادشاہوں کو اسمیں مصروف ہونے کی ترغیب دی۔ انگلستان کے بادشاہ رچرڈ نے پوپ کی تحریک کی مطلق پروا نہ کی اس نے پوپ کے قاصدوں سے غضبناک ہوکر کہا "تم مجھے صلاح دیتے ہو کہ اپنی تین بیٹیوں فخر۔ حرص اور نفس پرستی کو رخصت کردوں سو میں انکو ان کے مستحقین کے نام لکھے دیتا ہوں یعنی اپنا فخر ناٹس ٹمپلرز کے نام اپنی حرص سسٹرشین (Cistercians) کے راہبوں کے نام۔ اور اپنی نفس پرستی پادریوں کے نام لکھتا ہوں" مگر یورپ کے دوسرے بادشاہ اتنے دانشمند نہ تھے اور بیشمار فوج ایشیا پر حملہ کرنے کیلئے جمع ہوگئی۔ اسلام کی خوش قسمتی سے وہ شام کیطرف جانے کی بجائے قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوگئی۔ یہ امر تعجب خیز ہے کہ ابن اثیر نے جو اس جنگ صلیبی کے حالات قلمبند کئے ہیں وہ فرنگستانی مورخین کے بیانات سے بالکل مطابق ہیں اس نے بالاختصار لکھا ہے کہ کسطرح [illegible] نے اپنے بھائی (آئزک اینجی لس) کو اندھا کیا اور جیلخانہ میں ڈالدیا اور کسطرح اس قیدی کا نوجوان بیٹا الکسس بھاگ کر اس فوج سے آملا تھا جو فلسطین پر حملہ کرنیکے لئے جمع ہوئی تھی اور کسطرح اُس کی درخواست پر قسطنطنیہ کے اندھے اور معزول بادشاہ کی مدد پر آمادہ ہوگئے تھے۔ پھر چند قدر دمیں شہر کی جو الگنی آگ سے اُس کی تباہی اور اس قتل و غارت کا جو اس عیسائی شہر میں ان جان نثاران صلیب نے برپا کی خاکہ کھینچا ہے۔ بقول ابن اثیر ایک چوتھائی قسطنطنیہ آگ سے راکھ کردیا گیا اس کی ابتدا بعض فلیمش (بلجیم) زائرین میں ہوئی تھی۔ مسجد یا معبد یہود کو (جس میں ایک خدائے بلا شریک و فرزند کی عبادت کیجاتی) دیکھکر مارے تعصب کے آگ بگولہ ہوگئے تھے۔ انکا چلتا ہوا منشا یہ تھا کہ کافروں (ایک خدا کے ماننے والوں) پر تلوار سے حملہ کریں اور انکے مکانوں میں آگ لگادیں مگر وہ اور بعض عیسائی بمشکل اپنے جان و مال بچانے کی فکر میں پڑگئے اور اس آگ نے جو تعصب نے لگائی تھی ان مسجدوں اور معبدوں کو جلاکر خاک سیاہ کردیا۔ گبن لکھتا ہے کہ آٹھ شب و روز میں آگ بندرگاہ سے لیکر پروپونٹس تک جو تین میل سے زیادہ فاصلہ ہے شہر کے نہایت گنجان اور نہایت آباد حصہ پر پھیل گئی جب صلیبیوں نے قہر و غلبہ سے شہر کو لے لیا رومیوں (یونانیوں) کو چن چن کر قتل کیا۔ سن رسیدہ وِل ہارڈوین لکھتا ہے "کیسا خوفناک نظارہ تھا۔ عورتیں اور بچے خوف سے کانپتے بیچارے حیران و پریشان ادھر ادھر بھاگتے پھرتے تھے۔ روتے پیٹتے رحم کی التجائیں کرتے تھے" ملز اور گبن لکھتے ہیں کہ ان شدائد و مظالم کا جنکے نادرین صلیبی مرتکب ہوئے پوپ انوسنٹ ثالث نے کمال ماتم کیا۔ وہ ایسے مظالم تھے جنکا بیان کرتے ہوئے خوف آتا ہے صلیبی جانتے ہی نہ تھے کہ رحم ہوتا کیا ہے۔ کئی دن تک قسطنطنیہ کے اندر اور باہر انہوں نے قتل و غارت کا ایسا دردناک نظارہ پیش کیا کہ خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے۔ میشو لکھتا ہے کہ گلاتہ گو شہر کے باہر باغوں کے مکانات تباہ و برباد کردیئے اور لوٹ لئے تو حیران و سرگرداں مظلوموں کے ہجوم سے سڑکیں پٹ گئی تھیں۔ جو مضطرب و پریشان سراسیمہ و حیران ادھر ادھر مارے مارے پھرتے تھے جو مکان سے جو راحد پژمردہ ہوکر آہ و نالہ کی آوازیں بلند کرتے تھے" قسطنطنیہ کا مورخ نائیسیٹس خود جس کی بیٹی بمشکل تمام اس خطرہ سے بچی تھی

صلیبیوں کو لعنت ملامت کرتا ہوا لکھتا ہے کہ "انکی دحشانیت تو ترکوں سے بھی بڑھ گئی" وہ انکو صلاح الدین کے سپاہیوں کی مثال یاد دلاتا ہے جنہوں نے جب یروشلم کو فتح کیا تو نہ کسی کواری یا جوان عورت کی عصمت میں ہاتھ ڈالا۔ نہ عیسائیوں کو آگ تلوار بھوک اور برہنگی سے ہلاک کیا۔ "صلیبیوں نے مقدس پیالوں کے زرو جواہر اکھاڑکر ان کے شراب پینے کے ساغر بنائے جن پر دل پر یسوع مسیح اور بزرگان دین کی تصویریں بنی ہوئی تھیں انپر وہ جوا کھیلتے اور کھانا کھاتے تھے اور عیسائی عبادت کی نہایت مقدس چیزوں کو پاؤں میں روندتے تھے۔ سنٹ صوفہ (یا صوفیہ) کے گرجا میں صرف سنہری جھالر کی خاطر انہوں نے عبادت گاہ کے لیے چوڑے پردہ کو پھاڑ ڈالا۔ اور قربانگاہ (مذبح) کو جو صنعت و دولت کی ایک اعلےٰ یادگار تھی ٹکڑے ٹکڑے کرکے آپس میں بانٹ لیا منبروں اور دروازوں پر سے چاندی اکھاڑ اکھاڑ کر انہوں نے اپنے خچروں اور گھوڑوں پر لادلی اگر ان کی جانور اس بوجھ کے مارے لڑکھڑا کر ٹھوکر کھاتے تو ان کے بے صبرے ہنکانے والے انکے پیٹ میں خنجر بھونک دیتے اور گرجا کے مقدس فرش پر خون کی ندی بہنے لگتی۔ بطریق اسقف اعظم (Patriarch) کے تخت پر ایک شیطان کی خالہ چڑیلوں کی چیلی بٹھادی گئی۔ یہ دختر بلیل جیسا کہ اس کا نام رکھا گیا ہے گرجا میں ناچ گا کر مشرقیوں کے بھجنوں اور جلوسوں کی کھلی اڑاتی تھی۔"

چھٹی جنگ صلیبی ۱۲۱۶ء۔۱۷ ۱۲۱۶ء میں انوسنٹ ثالث نے چھٹی جنگ صلیبی کا فتوےٰ دیا۔ عورتیں۔ بچے۔ بوڑھے۔ اندھے۔ لنگڑے کوڑھی سب اس مقدس فوج میں بھرتی ہوئے۔ شاہ ہنگیری۔ نوابانِ آسٹریا و لبواریا اور زیریں جرمنی کے تمام حکمرانوں نے اپنی فوجیں مشرق کے اس مجوزہ حملہ کے واسطے متفق کرلیں۔ غرض ڈہائی لاکھ آدمی خصوصاً جرمنی پہلے شام میں اُترے اور ساحل کے کچھ حصہ کو غارت کرنے کے بعد مصر کی طرف متوجہ ہوگئے۔ دریائے نیل کے مشرقی دہانہ پر پہنچکر انہوں نے دمیاط کا محاصرہ کرلیا۔ ملک العادل شمالی شام سے بسرعت تمام مصر کی طرف آرہا تھا کہ راستہ میں دمشق کے قریب پہونچکر، ۷ جمادی الآخر ۶۱۵ھ (۱۳۱ اگست ۱۲۱۸ء) کو ملک الموت سے دوچار ہوا۔ اس نے بیس برس سلطنت کی۔ اس کا عہد سلطنت کسی طرح بھی ٹبرانہ تھا اس نے بارہا فرنگیوں کو شکستیں دیں اور ان کے بری اور بحری حملے روکتا رہا۔ اس کی سلطنت اس کے بیٹوں نے آپس میں بانٹ لی۔ ملک الکامل ابو المعالی ناصر الدین نے مصر لیا ملک المعظم (شرف الدین عیسیٰ) نے شام کا ملک پایا جو حمص سے العریش سرحد مصر تک پھیلا ہوا تھا اور جسمیں فلسطین۔ یروشلم۔ کرک وغیرہ شامل تھے۔ اور ملک الاشرف (مظفر الدین موسےٰ) کو حلب کا علاقہ ملا۔ ۱۰ رمضان ۶۱۶ھ (۱۹ نومبر ۱۲۱۹ء) کو ۱۸ مہینے کے محاصرہ کے بعد صلیبیوں نے دمیاط کو فتح کرلیا اس شہر میں بھی وہ اسی وحشیانہ جوش سے داخل ہوئے جس سے ان کے متقدم صلیبی بھائی سنہ ۱۰۹۹ء میں یروشلم میں داخل ہوئے تھے۔ جب وہ اول اول یروشلم میں داخل ہوئے تھے۔ مگر جب صلیبیوں نے انتقام کی غرض سے اپنے شکار ڈھونڈے تو کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ دیکھتے کیا ہیں کہ دمیاط ایک بڑا قبرستان یا مرگھٹ بنا ہوا ہے۔ ہو کا عالم ہے۔ اسمیں محاصرہ سے پہلے ۷۰ ہزار آدمی کی آبادی تھی جسمیں سے صرف تین ہزار اپنی مصیبت کی داستان سنانے کیلئے بچے تھے اس خوفناک نظارہ نے بھی صلیبیوں کے دل میں ترس یا رحم پیدا نہ کیا۔ اور انہوں نے ان فاقہ زدہ بچے کھچوں کو نہایت بے دردی سے قتل کر ڈالا۔ پھر وہ قاہرہ کی طرف بڑھے۔ کامل نے گو کہ اسے اپنے بھائیوں کی طرف سے کمک پہنچ گئی تھی صلیبیوں کی بیشمار فوج کے مقابلہ کی طاقت اپنے میں نہ دیکھکر صلیبیوں کو پیغام دیا کہ اگر وہ دمیاط چھوڑدیں تو وہ انکو وہ تمام امصار و قریات واپس کردیگا جو صلاح الدین نے فتح کئے تھے مگر چونکہ صلیبیوں کو مصر فتح کرلینے کا کامل یقین تھا انہوں نے کامل کی درخواست کو منظور نہ کیا۔ اسوقت دریائے نیل میں طغیانی شروع ہوگئی تھی۔ مسلمانوں نے دریا کے بند توڑ دیے اور ملک میں پانی پھیلا دیا اب وہ صلیبی جو آگے بڑھے تھے اپنی اصل چھاؤنی اور لشکر سے بالکل منقطع ہوگئے ایک جہاز جو رسد لا رہا تھا گرفتار کرلیا گیا اور اب ان کے لشکر میں قحط کے آثار نمودار ہوگئے۔ ساتھ ہی مسلمان متواتر حملے کرنے لگے۔ فرنگی صلح کی درخواست کرنے پر مجبور ہوئے۔ طرفین نے اپنے اپنے آدمی یرغمال میں دئے اور آخر ۱۹ رجب ۶۱۹ھ (۸ ستمبر ۱۲۲۱ء) کو صلحنامہ لکھا گیا۔ جس کی رو سے صلیبی دمیاط کو خالی کر دینے پر راضی ہوگئے۔ بشرطیکہ وہ صحیح سلامت ساحل تک پہنچ جائیں۔ زائرین کو کچھ مراعات

دیجائیں۔ اور اصلی صلیب کا مشکوک تبرک انکو واپس دیدیا جائے۔ اسطرح چھٹی جنگ صلیبی کا خاتمہ ہوا۔

ساتویں جنگ صلیبی) عیسائیوں کے جانیکے بعد بھائیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ کامل کو تخت سے محروم کردینے کی غرض سے ملک المعظم نے جلال الدین خوارزم شاہ کو اپنے سے گانٹھ لیا۔ اور کامل نے فریڈرک ثانی شہنشاہ جرمنی سے خط و کتابت شروع کردی جو اسوقت پوپ کی مرضی کے خلاف جہاد کی تیاریاں کررہا تھا۔ ذیقعدہ ۶۲۴ھ (اکتوبر ۱۲۲۷ء) میں ملک المعظم فوت ہو گیا اُس کی جگہ اُس کا بیٹا ملک الناصر داود دمشق کا بادشاہ ہوا۔ کامل اور اشرف نے دمشق ناصر سے چھین لیا۔ اور اس کے بدلہ حران۔ رُہا (اڈیسہ) اور رقہ کے علاقے دیدیئے۔ ۱۸ فروری ۱۲۲۹ء کو فریڈرک جسے عربی لوگ انبرور (یا انبرطور) کہتے ہیں شام میں آپہنچا۔ اُسمیں اور کامل میں بہت کچھ سلسلہ نامہ پیام جاری رہا۔ آخر انمیں دس سال چھ مہینے دس دن کے لئے عہد نامہ ہوا جس کی رو سے بغیر لڑائی جھگڑے کے یروشلم، بیت اللحم اور ناصرہ (نزاریہ) اور تمام وہ شہر جو یافہ اور عکہ کے درمیان واقع تھے فریڈرک کو دیدیئے گئے مسلمانوں کے ساتھ صرف یہ رعایت رکھی گئی کہ حوالہ کردہ شہروں میں وہ اپنے مذہبی فرائض بہ آزادی ادا کرسکتے تھے۔ اور یروشلم میں مسجد عمر مسلمانوں کے قبضہ میں رہے۔ اس عہدنامہ سے مسلمان عیسائی دونوں ناراض رہے۔ مسلمانوں کو تو یہ رنج تھا کہ صلاح الدین کے فتح کئے ہوئے تمام شہر اُن کے ہاتھ سے جاتے رہے اور عیسائیوں کو یہ رنج تھا کہ مسلمانوں کو ان کے شہروں میں مذہبی آزادی کیوں دیگئی۔ اس عہدنامہ کے تھوڑے سے ہی دنوں بعد فریڈرک اپنی سلطنت کو پوپ کی دستبرد سے بچانے کے لئے یورپ کو روانہ ہو گیا۔ ۱۲ رمضان ۶۳۵ھ (۸ مارچ ۱۲۳۸ء) کو کامل کا انتقال ہو گیا۔ امیروں نے اس کے نوجوان بیٹے ابوبکر ملک العادل کو جو عیش پسند اور کمزور طبیعت کا آدمی تھا تخت پر بٹھا دیا مگر ذیقعدہ ۶۳۷ھ (۱۲۴۰ء) میں اُس کے بھائی ملک الصالح ایوب نے (جو سرکش فوجی مملوکوں کو جنہوں نے اتنا زور پکڑ لیا تھا کہ مصر کے امور سلطنت کی باگ کے مختار بن گئے تھے ہانکنے کی زیادہ قابلیت رکھتا تھا) اُسے برطرف کردیا۔ ۶۴۲ھ (۱۲۴۴ء) میں ابو نصر داود والی حران نے پھر یروشلم کو عیسائیوں سے چھین لیا اور اس کی فصیل گرادی۔

اس وقت مغربی ایشیا میں ایک ابتری مچی ہوئی تھی صرف خلیفہ کی عملداری میں امن وامان کی صورت نظر آتی تھی کیونکہ مقتفی، مستنجد اور مستضئ کے عہد میں خلفائے عباسیہ عراق عرب، زیریں جزیرہ، فارس، اہواز اور لُٹا

---

۱۵ انبرور شہنشاہ کا معرب۔ ابو الفدا نے فردریک لکھا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ کو قاضی جمال الدین سے جسے سلطان بیبرس نے یورپ میں سفیر بنا کر بھیجا تھا معلوم ہوا ہے کہ انبرور فرنگیوں کے تمام بادشاہوں میں اپنے علم و فضل فلسفہ منطق اور طب کے مذاق میں ممتاز تھا۔ مسلمانوں کی صحبت کا شوقین تھا کیونکہ اس نے صقلیہ میں تعلیم پائی تھی جہاں کے اکثر باشندے مسلمان تھے۔ ۶۵۹ھ میں ملک الظاہر سلطان بیبرس نے جو مصر و شام کا بادشاہ تھا قاضی جمال الدین بن سالم بن واصل کو جو ریاست حماہ میں قاضی القضاۃ تھا سفیر بنا کر شہنشاہ منفرڈ کے پاس بھیجا جسے عرب انبرور یا انبرطور منفرڈ کہتے ہیں۔ ابو الفدا لکھتا ہے کہ اس کی سلطنت میں سسلی، لومبرڈی، اور رومۃ الکبرٰی (یعنی روم اعظم) [illegible] شامل ہیں منفرڈ کا حال جمال الدین نے اسطرح لکھا ہے کہ اس بادشاہ کے باپ کا نام حسب کہ انبرور میں بھیجا گیا تھا فریڈرک ثانی تھا وہ ملک الکامل سلطان مصر سے دوستی رکھتا تھا۔ ۶۴۸ھ میں اسکی جگہ اسکا بیٹا کونرڈ (قرا) بادشاہ ہوا۔ اور کونرڈ کے بعد اس کا بھائی منفرڈ۔ تمام فرنگی شہزادوں میں منفرڈ مسلمانوں سے دوستی اور محبت رکھنے میں اور علم وسائنس کے شوق میں ممتاز تھا۔ جب میں اس کے دربار میں پہنچا اس نے میری بڑی تعظیم و تکریم کی اور اپنے ایک شہر میں مجھے رہنے کی جگہ دی [illegible] [illegible] اس کو اقلیدس کی دسویں مقالہ حفظ تھے۔ اس کے قریب ایک شہر مسلمان تھا جس کا نام لوچیرا (لوسیرا) تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وہاں رہتا تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کے صوبہ (لطیجہ وغیرہ) پر اپنی دنیاوی حکومت انسیر لو قایم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے انکا مذہبی اقتدار بھی اس قدر بڑھ گیا تھا کہ واثق کی وفات کے وقت ہی کسی اور خلیفہ کو میسر ہوا تھا مستضئ کی وفات (۵۷۵ھ/۱۱۸۰ء) پر اسکا بیٹا ناصر لدین اللہ ۴۷ سال تک نہایت لیاقت اور کامیابی سے حکومت کرتا رہا۔ اس کی سلطنت میں کامل امن و امان رہا۔ ہر جگہ رعایا امن اور خوشحالی میں بسر کرتی تھی اس نے ایک زبردست فوج مرتب کی اور اس کو تمام ہمسایہ حکمران اس کی عزت کرتے تھے اور اس سے ڈرتے تھے۔ اس کی وفات (۶۲۲ھ/۱۲۲۵ء) پر ظاہر جو منصف حلیم اور نیک نہاد تھا ایک سال حکومت کر کے مر گیا۔ اس کے بیٹے مستنصر نے بھی خلافت کی عظمت و اقتدار کو سنبھالے رکھا وہ بہادر دلیر منصف عاقل اور پارسا بادشاہ تھا اس نے تاتاریوں کی دستبرد سے اپنی سلطنت کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک زبردست فوج تیار کی۔

سلجوقیہ سلطنت کا خاتمہ ہو کر خوارزم شاہیہ سلطنت قائم ہو چکی تھی ۶۱۲ھ میں اس کا بھی مغلوں کے ہاتھوں خاتمہ ہو چکا تھا اور جب ۶۳۵ھ/۱۲۳۸ء میں مغلوں نے پہلے پہل ایشیا کوچک پر حملہ کیا تو علاؤالدین کیقباد جو سلطان سلیمان کی ساتویں پشت میں تھا تخت قونیہ پر متمکن تھا ۶۳۴ھ میں انہوں نے کیقباد کے بیٹے اور جانشین غیاث الدین کیخسرو کو شکست دیکر اسے خراج دینے پر مجبور کیا اور اس کے دربار میں اپنا ایک ریذیڈنٹ جس کو پروانہ کہتے تھے متعین کیا۔

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ کس طرح ملک الصالح ایوب ۶۳۷ھ میں مصر کا بادشاہ بن گیا تھا اس نے بتدریج شام کو مسخر کر لیا اور ایوبی خاندان کے شاہزادوں کو جو اس ملک میں حکمرانی کرتے تھے اپنا فرماں بردار بنا لیا۔ جب وہ اپنے ملک میں امن و امان قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا محمد خوارزم شاہ کی فوجیں مغلوں کے آگے آگے بھاگتی ہوئی شام میں داخل ہو گئیں انہوں نے وہاں ابتری پھیلا دی کبھی ایک امیر کے پاس نوکر ہو بیٹھیں کبھی دوسرے کے پاس اور آخر کو تمام کے شاہزادوں کی اطاعت چھوڑ کر انہوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا آخر کئی معرکہ آرائیوں کے بعد ۶۴۴ھ میں انکا استیصال کر دیا گیا

آٹھویں جنگ صلیبی جب ملک الصالح شام میں برسر پیکار تھا فرنگی آٹھویں جہاد کیلئے ٹوٹ پڑے۔ ان صلیبیوں کا سردار لوئیز شاہ فرانس تھا جس کو عرب مورخوں نے ریذ فرنس لکھا ہے۔ لوئیز دمیاط میں اترا مسلمان یہاں سے نکل گئے۔ لوئیز نے مسجد کو گرجا بنا کر اور شہر میں سکونت اختیار کی شہر میں داخل ہوتا تھا کہ فرنگیوں نے اپنے معمولی افعال شروع کر دئے۔ نواب و رئیس [illegible] جلسے کرتے تھے اور عوام الناس بدترین شیطانی افعال میں مبتلا ہو گئے ان کی بدکاری اور بداخلاقی اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ بادشاہ تک اس عام طوفان کی روک تھام سے عاجز آ گیا۔ [illegible] لکھتا ہے کہ قماربازی کا جن سپاہیوں سے لیکر سرداروں تک کے سر پر سوار تھا۔ [illegible] ہار چکنے کے بعد وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کو داؤ میں لگا دیتے تھے یسوع مسیح کے جھنڈے کے نیچے صلیبی ہر قسم کی حیوانی حرکت کے مرتکب ہوتے تھے۔ زناکاری کا زور تھا ہر طبقہ اور درجے کے لوگوں میں ناگفتہ بہ بدکاریوں کا بازار گرم تھا عیش و عشرت کی خواہش کو حسب دلخواہ پورا کرنے کی غرض سے ہر قسم کے تشدد سے کام لیتے تھے سرداران فوج ان تاجروں کو لوٹ لیتے تھے جو کیمپ اور شہر میں رسد پہنچاتے تھے نیز بیوپاری بھاری ٹیکس لگا [illegible] اور زیادہ تر یہی امر قحط پڑ جانیکا باعث ہوا [illegible] گشت لگاتے تھے قافلوں کو لوٹ لیتے تھے شہروں کھیتوں کو غارت کرتے تھے اور مسلمان عورتوں کو ان کے گھروں سے نکالکر [illegible] دمیاط میں لے آتے تھے "جوئین ویل لکھتا ہے کہ تمام سپاہی کنواری اور بیاہی عورتوں سے زنا بالجبر کرتے تھے"

فرنگی ابھی دمیاط ہی میں تھے کہ ۱۵ شعبان ۶۴۷ھ (۲۳ نومبر ۱۲۴۹ء) کو ملک الصالح ایوب کا انتقال ہو گیا اس نے قریب دس برس سلطنت کی [illegible] منصف [illegible] راستباز [illegible] قول کا سچا [illegible] اور بارعب [illegible] بادشاہ تھا [illegible]

[illegible] سرداروں [illegible] ایوب کے بیٹے ملک المعظم توران شاہ [illegible] شام [illegible]

[illegible] ایوب کا مرنا تھا کہ فرنگی دمیاط [illegible]

فرنگی [illegible] اور ان کا بادشاہ [illegible]

اور اس کے بعد [illegible]

(۴) جنگ عظیم یا جنگ عالمگیر

جو ۴ر اگست ۱۹۱۴ء سے ۱۱ر نومبر ۱۹۱۸ء تک برابر ہوتی رہی

چونکہ اس جنگ کو ممالک اسلامیہ سے بہت کچھ تعلق ہے اس سبب سے تاریخ اسلام میں اس کا کسی قدر ذکر کر دینا بے جا نہ ہوگا؛

یہ وہ جنگ ہے کہ ابتدائی آفرینش سے آج تک کبھی ایسی جنگ نہیں ہوئی تھی جس میں اتنا جان و مال کا نقصان ہوا ہو جس میں ہر قوم و نسل کے آدمیوں نے حصہ لیا ہو جس میں طرح طرح کی عجیب عجیب آلات حرب اور انسانی ہستی کو فنا کرنے کی ترکیبیں کام میں لائی گئی ہوں نئی روشنی کے زمانہ میں سب سے بڑے اندھیر کا ثبوت اسی لڑائی سے ملتا ہے کیسے کیسے وحشیانہ طریقوں سے انسانی ہستیوں کو فنا کیا گیا ہے سبب اس کا یورپ کی بڑی سلطنتوں کی بلند نظری۔ تمام سلطنتوں پر حاوی ہو جانے تمام دنیا کا مالک بنجانے کا شوق۔

اس میں سب سے بڑا [illegible] جرمنی کا ہے جو ۴۰ سال سے چپکے ہی چپکے تمام دنیا پر اپنا سکہ بٹھانے کے لئے جنگی تیاریاں کر رہا تھا یہاں تک کہ جہاں کہیں بھی جنگی مورچے بنانے مقصود تھے وہاں جرمن جاسوسوں نے لڑائی سے پہلے ہی ہمسایہ ملکوں میں جاکر زمینیں مکانات اور دوکانیں کرایہ پر لے کر جرمنی توپیں لگانے کے لئے زمینوں کو پختہ کر لیا تھا۔ سب تیاریاں پوری ہو چکی تھیں صرف بہانہ ڈھونڈا جا رہا تھا۔

بوسینا جو اس وقت آسٹریا کا اور ایک زمانہ میں سرویا کا صوبہ تھا۔ یہاں لوگ اکثر سلیو نسل کے ہیں اور حکومت سرویا بھی اسی نسل کی ہے آسٹریا اور جرمن ٹیوٹن نسل کے ہیں۔ اس لئے بوسینا کے سلیو آسٹریا کی ٹیوٹن نسل کی ماتحت رہنا نہیں چاہتے تھے۔ درپے بغاوت تھے اہل بوسینا کے سمجھانے اور ان کا جوش فرو کرنے کے واسطے آسٹریا کا ولیعہد فرانسس فرڈی ننڈ اپنی بیوی سوفیا چوٹک کے ساتھ جو ہوہن برگ کی شہزادی تھی ۲۸ر جون ۱۹۱۴ء کو بوسینا کے دار الحکومت سارا جیو میں وارد ہوا اسی تاریخ کی صبح کو جب وہ دونوں گاڑی میں سوار شہر کی تنگ سڑکوں سے گزر رہے تھے ان پر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا مگر ان کو کوئی ضرر نہ پہنچا اسی دن سہ پہر کو ان کا جلوس نکلا تو ایک بیس اکیس برس کے طالب علم نے جس کا نام گاوریلو پرنسیپ تھا پستول سے ولیعہد اور اس کی بیوی کو ہلاک کر دیا اب کیا تھا جرمنی تو اسی لگن میں تھا۔ آسٹریا کے جرمنی دربار نے سرویا کو لکھا کہ یہ کام حکومت سرویا کی سازش سے ہوا ہے سرویا نے جواب دیا کہ شاہزادی خود سلیو نسل کی تھی اور شاہزادہ آسٹریا کی تمام خاندان شاہی اور اہل دربار سے زیادہ قوم سلیو کی پاسداری اور طرفداری کرتا تھا ہمیں اس قتل سے مطلق کوئی تعلق نہیں ہے مگر آسٹریا نے اس جواب پر ۲۳ر جولائی کو سرویا کے سامنے گیارہ مطالبے پیش کئے اور ۲۵ر جولائی شام کے چھ بجے تک ان مطالبوں کے جواب کا الٹی میٹم دیدیا سرویا نے سوائے دو شقوں کے اندر میعاد جواب بھیجدیا جو دربار آسٹریا میں قابل اطمینان نہ سمجھا گیا جرمنی نے آسٹریا کی طرفداری کی اور انگلینڈ اور روس کو لکھا کہ اگر آسٹریا سرویا پر حملہ کرے تو روس کو سرویا کی مدد کرنے سے روکدیا جائے۔ مگر انگلینڈ اور فرانس نے اس مطالبہ کو نامنظور کیا۔ روس جو سرویا کا ہم مذہب اور ہم قوم ہے آسٹریا کی الٹی میٹم ہی سے سمجھ گیا تھا کہ ضرور جنگ کا ارادہ ہے پس روسی فوج آسٹریا کی سرحد پر نقل و حرکت کرنے لگی۔ روس۔ انگلستان اور فرانس نے طرح طرح سے کوشش کی بہت سمجھایا کہ کسی طرح جنگ نہ ہو۔ مگر بیکار۔ ۲۸ر جولائی کو قیصر جرمن کا پیغام زار روس کو پہنچا کہ سرویا کو سزا ملنے دے ہرگز اس کی مدد نہ کرے زار نے فوراً جواب دیا کہ اس معاملہ کو ہیگ کی کانفرنس پر منحصر رکھا جائے اس کا جواب قیصر نے کچھ نہ دیا [illegible] کو آسٹریا نے سرویا کو اعلان جنگ دیدیا۔ اور بسرعت تمام اپنی فوجیں سرویا کی سرحد پر لا ڈالیں روسی فوج کی نقل و حرکت جو اس وقت تک آہستہ آہستہ سرحد آسٹریا کی طرف جاری تھی اب نہایت سرعت کے ساتھ ہونے لگی۔ اور ۳۰ر جولائی کو اعلان ہو گیا کہ تمام روسی افواج نقل و حرکت کے واسطے تیار ہو جائیں۔ ۲۹ر جولائی کو قیصر نے انگلستان کو بھی پیغام دیا کہ اگر جنگ ہو تو مطلق دخل نہ دے۔ مگر انگلستان نے اس مطالبہ کو نامنظور کر دیا۔ ۳۱ر جولائی کو قیصر نے زار روس کو سختی کے ساتھ لکھا کہ ۱۲ گھنٹے کے اندر اندر فوجوں کی نقل و حرکت بند کر دی جائے۔ زار نے کچھ جواب نہ دیا اس پر جرمنی نے

[illegible] جاسوسوں نے علاوہ فرانس، بلجیم، روس، انگلستان اور یونائیٹڈ سٹیٹس میں بڑی بڑی کارستانیاں کیں۔

یکم اگست ۱۹۱۴ء یوم شنبہ کو روس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اور ۲ اگست کو بلجیم کو اطلاع دی کہ فرانس پر حملہ کرنے کی غرض سے ہماری فوج تمہارے ملک سے گزرے گی۔ بلجیم کے وزیر مقیم لندن نے دفتر خارجہ انگلستان میں فریاد کی جواب ملا کہ اگر جرمن بلجیم میں گھس آئیں گے۔ تو انگلستان جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔ پس ۳ اگست کو بلجیم نے اعلان کر دیا کہ بلجیم نیوٹرل ہے یعنی جنگ میں کسی کا طرفدار نہیں بلکہ غیر جانبدار ہے اور اگر فرانس۔ انگلستان۔ جرمنی یا کوئی اور قوم ہمارے ملک پر حملہ آور ہوگی تو ہمارا عزم بالجزم ہے کہ اپنے ملک کو بچائیں گے مگر ۴ اگست کو جرمنی فوجیں بلجیم کے حدود میں گھس آئیں اور بلجیم کی فوج کو لی اینٹز کی طرف مار بھگایا۔ بلجیم کے بادشاہ البرٹ نے فوراً انگلینڈ۔ فرانس اور روس سے مدد طلب کی کہ حملہ آور کو باہر نکال دیں اس پر انگلستان نے جرمنی کو الٹی میٹم دیا کہ جرمنی ۴ اگست کی آدھی رات تک اس امر کا پختہ یقین دلا دے کہ بلجیم کو غیر جانبدار ہونے کا لحاظ رکھے گا۔ جرمنی نے کچھ جواب نہ دیا تو انگلستان نے اعلان جنگ کر دیا۔ انگلستان کا اعلان جنگ کرتے ہی جا بجا سے اعلان جنگ ہونے لگے۔ جرمنی کا ساتھ صرف آسٹریا۔ ٹرکی اور بلغاریہ نے دیا اور ۲۸ حکومتیں اس سے لڑنے کو کھڑی ہو گئیں لیکن جرمنی تمام دنیا کے سامنے خم ٹھونک کر کھڑا ہو گیا یہ لڑائی چار برس ۳ مہینے اور ۱۵ روز یعنی ۱۵۶۷ دن تک دنیا کے مختلف حصوں میں ہوتی رہی۔ تمام جنگوں میں خواہ وہ بڑی ہیں خواہ چھوٹی چار سال تک جرمن کا پالسہ زبر رہا اور اگر آخر میں امریکہ (یونائٹڈ سٹیٹس) اپنی ۳۰ لاکھ فوج فرانس میں نہ لا اتارتا تو اتحادی (فرانس۔ انگلستان۔ روس۔ بلجیم وغیرہ) ہرگز جرمن کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہو سکتے۔ اور اس کا سکہ تمام سلطنتوں پر بیٹھ جاتا ؛

دنیا کی ۳۰ سلطنتیں جو اس جنگ میں لڑتی ہیں ان کی آبادی حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سلطنت	آبادی	نمبر شمار	نام سلطنت	آبادی	نمبر شمار	نام سلطنت	آبادی
۱	یونائیٹڈ سٹیٹس	گیارہ کروڑ ۱۱۰۰۰۰۰۰۰	۱۱	جرمنی	۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ۶۷۰۰۰۰۰۰	۲۱	پانامہ	۴ لاکھ ۴۰۰۰۰۰
۲	آسٹریا ہنگری	۵ کروڑ ۵۰۰۰۰۰۰۰	۱۲	برطانیہ مع مقبوضات	۴۴ کروڑ ۴۴۰۰۰۰۰۰۰	۲۲	پرتگال مع مقبوضات	ایک کروڑ ۵ لاکھ ۱۰۵۰۰۰۰۰
۳	بلجیم	اسی لاکھ ۸۰۰۰۰۰۰	۱۳	یونان	۵۰ لاکھ ۵۰۰۰۰۰۰	۲۳	رومانیا	۷۵ لاکھ ۷۵۰۰۰۰۰
۴	بلغاریہ	پچاس لاکھ ۵۰۰۰۰۰۰	۱۴	ہیٹی	۳۰ لاکھ ۳۰۰۰۰۰۰	۲۴	روس	۱۸ کروڑ ۱۸۰۰۰۰۰۰۰
۵	برازیل	۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ۲۳۰۰۰۰۰۰	۱۵	ہونڈیوراس	۶ لاکھ ۶۰۰۰۰۰	۲۵	سان مرینو	دس ہزار ۱۰۰۰۰
۶	چین	۴۲ کروڑ ۴۲۰۰۰۰۰۰۰	۱۶	اٹلی	۳ کروڑ ۶۷ لاکھ ۳۶۷۰۰۰۰۰	۲۶	سرویا	۴۵ لاکھ ۴۵۰۰۰۰۰
۷	کوسٹاریکا	چار لاکھ ۲۵ ہزار ۴۲۵۰۰۰	۱۷	جاپان	۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ۵۴۰۰۰۰۰۰	۲۷	سیام	۹۰ لاکھ ۹۰۰۰۰۰۰
۸	کیوبا	۲۵ لاکھ ۲۵۰۰۰۰۰	۱۸	لائبیریا	۲۰ لاکھ ۲۰۰۰۰۰۰	۲۸	ٹرکی	ڈیڑھ کروڑ ۲ لاکھ [illegible]
۹	فرانس مع آبادیات	۹ کروڑ ۹۰۰۰۰۰۰۰	۱۹	مونٹی نیگرو	۵ لاکھ ۵۰۰۰۰۰		میزان	ایک ارب ۵۵ کروڑ ۱۵ لاکھ ۳۰ ہزار ۱۵۵۱۵۳۰۰۰۰
۱۰	گواٹیمالا	۳۰ لاکھ ۳۰۰۰۰۰۰	۲۰	نکاراگوا	۷ لاکھ ۷۰۰۰۰۰			

دنیا کی ۲۰ سلطنتیں جو امن لڑائی میں شریک نہیں ہیں بلکہ ان کی آبادی حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سلطنت	آبادی	نمبر شمار	نام سلطنت	آبادی	نمبر شمار	نام سلطنت	آبادی
۱	ابیسینیا	اسی لاکھ ۸۰۰۰۰۰۰	۶	چلی	۵۰ لاکھ ۵۰۰۰۰۰۰	۱۱	موناکو	۲۳ ہزار ۲۳۰۰۰
۲	افغانستان	ساٹھ لاکھ ۶۰۰۰۰۰۰	۷	کولمبیا	۵۰ لاکھ ۵۰۰۰۰۰۰	۱۲	نیپال	۴۰ لاکھ ۴۰۰۰۰۰۰
۳	اندورا	۶ ہزار ۶۰۰۰	۸	ڈنمارک	۳۰ لاکھ ۳۰۰۰۰۰۰	۱۳	ہالینڈ مع مقبوضات	۴ کروڑ ۴۰۰۰۰۰۰۰
۴	ارجنٹائنا	۹۰ لاکھ ۹۰۰۰۰۰۰	۹	ایکواڈور	۱۵ لاکھ ۱۵۰۰۰۰۰	۱۴	ناروے	۲۵ لاکھ ۲۵۰۰۰۰۰
۵	بھوٹان	۲ لاکھ پچاس ہزار ۲۵۰۰۰۰	۱۰	میکسیکو	ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ۱۵۰۰۰۰۰۰	۱۵	پیراگوئے	۸ لاکھ ۸۰۰۰۰۰

۱۷	ایران	۹۰ لاکھ	۹۰۰۰۰۰۰	۱۸	سپین	۲ کروڑ	۲۰۰۰۰۰۰۰	۲۰	وینزویلا	۲۸ لاکھ ۲۸۰۰۰۰۰
۱۸	سالوڈور	۱۲ لاکھ ۷۵ ہزار	۱۲۷۵۰۰۰	۱۹	سوئٹزرلینڈ	۳۷ لاکھ ۶۵ ہزار	۳۷۶۵۰۰۰		میزان	سو ۱۳ کروڑ ۸۵ لاکھ ۷۶ ہزار

اس طرح ۱۳۲۸۵۷۶۰۰۰ آدمیوں کی آبادی اس جنگ سے متعلق رہی اور صرف ۲ کروڑ ۸۸ لاکھ ۷۶ ہزار بے تعلق رہی اگرچہ تجارتی اثر اس جنگ کا کل دنیا پر پڑا۔

ان ۲۸ لڑنے والی سلطنتوں میں سے اصل لڑنے والی ۱۲ سلطنتیں ہیں جنکا جانی و مالی نقصان حسب ذیل ہوا۔

نمبر	نام سلطنت	جانی نقصان	مالی نقصان	نمبر	نام سلطنت	جانی نقصان	مالی نقصان
۱	روس	ستر لاکھ آدمی ۷۰۰۰۰۰۰ آدمی	۳۰ ارب ڈالر	۷	یونائیٹڈ سٹیٹس	۲ لاکھ ۳۶ ہزار ایک سو سترہ ۲۳۶۱۱۷	چالیس ارب ڈالر
۲	فرانس	۴۰ لاکھ ۴۰۰۰۰۰۰	۳۳ ارب ڈالر	۸	جرمنی	۶۳ لاکھ ۳۸ ہزار ۶۳۳۸۰۰۰	۵۴ ارب ڈالر
۳	برطانیہ	۳۰ لاکھ ۵ ہزار ۳۰۰۵۰۰۰	۵۲ ارب ڈالر	۹	آسٹریا ہنگری	۴۵ لاکھ ۴۵۰۰۰۰۰	۲۵ ارب ڈالر
۴	اٹلی	دس لاکھ ۱۰۰۰۰۰۰	۱۲ ارب ڈالر	۱۰	ٹرکی	۷ لاکھ ۵ ہزار ۷۰۵۰۰۰	۵ ارب ڈالر
۵	بلجیم	۳ لاکھ ۵ ہزار ۳۰۵۰۰۰	نامعلوم	۱۱	بلغاریہ	۳ لاکھ ۳۰۰۰۰۰	۲ ارب ڈالر
۶	رومانیا	۲ لاکھ ۲۰۰۰۰۰	۲ ارب ڈالر	۱۲	سرویا	۳ لاکھ ۲۲ ہزار ۳۲۲۰۰۰	۳ ارب ڈالر

اس طرح اس جنگ میں کل ۲۷۶۲۳۰۰۹ آدمی ضائع ہوئے جنمیں سے ستر لاکھ کے قریب مارے گئے اور باقی زخمی ہوئے یا قید ہوئے یا انکا پتہ نہیں۔ اور خرچ کل ۲ کھرب ۹۴ ارب ڈالر کا ہوا۔ ڈالر ایک سکہ ہے جو تقریباً تین روپے کا ہوتا ہے۔

اس جنگ کے مشہور واقعات اس روزنامچہ سے معلوم ہوں گے۔

سن ۱۹۱۴ء

جون

۲۸- آسٹریا کا ولیعہد اور اس کی بیوی بوسینیا کے دار الحکومت سراجیوو میں مارے گئے

جولائی

۵- قیصر نے مقام پوٹسڈیم دربار کیا اور جنگ کی تجویز پاس ہوئی

۲۳- آسٹریا نے سرویا کو الٹی میٹم دیا۔

۲۸- آسٹریا نے سرویا کو اعلان جنگ دیا

۲۹- روس نے اپنی فوج کو نقل و حرکت کا حکم دیا

اگست

۱- جرمنی نے روس کو اعلان جنگ دیا اور لکسمبرگ پر حملہ کیا۔

۱- فرانس نے اپنی فوج کو نقل و حرکت کا حکم دیا

۲- جرمنی نے بلجیم کو اپنی فوج گذرانے کا مطالبہ کیا۔

۳- جرمنی نے فرانس کو اعلان جنگ دیا۔

۳- بلجیم نے جرمنی کے مطالبہ کو نامنظور کیا

۴- جرمنی نے بلجیم پر چڑھائی کردی جرمنی کے جنرل وان کلک نے سرحد بلجیم میں داخل ہو کر لی ایج پر پڑاؤ ڈال دیا۔

۴- برطانیہ نے جرمنی کو الٹی میٹم دیا کہ اس امر کا یقین دلاوے کہ وہ بلجیم کی غیر جانبداری کا لحاظ کریگا مگر جرمنی نے جواب نہ دیا۔

۴- برطانیہ نے جرمنی کو اعلان جنگ دیا اور کچنر وزیر جنگ بنایا گیا۔

۶- آسٹریا نے روس کو اعلان جنگ دیا

۷- جرمن لی ایج میں داخل ہوگئی۔

۷- فرانس کے جنرل جوفرے نے الساس پر حملہ کیا

۷- مونٹی نیگرو نے آسٹریا کو اعلان جنگ دیا

۷- انگلستان کی جنگی فوج اوسٹنڈ کیلے اور ڈنکرک پر آ اتری

۸- برطانیہ نے جرمن ٹوگولینڈ لے لیا

۸- سرویا نے جرمنی کو اعلان جنگ دیا۔

۸- پرتگال نے برطانیہ کا ساتھ دینے کا اقرار کیا

۱۰- فرانس نے آسٹریا کو اعلان جنگ دیا

۱۱- جرمن کروزر گوبن اور بریسلا درہ دانیال میں داخل ہوئے ترکی نے خرید لئے۔

۱۲- برطانیہ نے آسٹریا کو اعلان جنگ دیا

۱۲- مونٹی نیگرو نے جرمنی کو اعلان جنگ دیا۔

۱۷- بلجیم نے برسلز کی بجائے انٹورپ کو دار الحکومت بنایا

۲۰- جرمن نے برسلز فتح کر لیا

۲۳- جاپان نے جرمنی کو اعلان جنگ دیا اور سنگ ٹاؤ پر گولہ باری شروع کردی۔

۲۴- جرمن لیلی کے قریب فرانس میں داخل ہوگئے

۲۵- جرمن نے لووین کو برباد کردیا۔

۲۵- آسٹریا نے جاپان کو اعلان جنگ دیا۔

۲۸- انگریزی بیڑے نے ۳ جرمن کروزر اور ۲ ڈسٹرائر ہیلی گولینڈ کے پاس ڈبو دیئے

۲۸- آسٹریا نے بلجیم کو اعلان جنگ دیا۔

۲۹- روس نے کونگسبرگ کا محاصرہ کرلیا

۲۹- نیوزیلینڈ کی فوج نے جرمن سموآ فتح کرلیا

۳۰- جرمن نے امیئنز پر قبضہ کرلیا۔

۳۰- جرمنی کے جنرل وان ہنڈنبرگ نے روسیوں کو ٹینن برگ پر شکست دی۔

۳۱- زار کے حکم سے سنٹ پیٹرزبرگ کا نام پیٹروگراڈ رکھا گیا۔

ستمبر

۳- جرمن نے پیرس کو گھیر لیا۔ فرانس اپنا دار الحکومت بورڈو میں لے گیا۔

۳- لیمبرگ پر روسیوں نے قبضہ کرلیا

۴- جرمن نے ریمز پر قبضہ کرلیا۔

۵- برطانیہ فرانس اور روس نے آپس میں ایک عہدنامہ پر دستخط کیے کہ ہم میں سے کوئی جدا صلح نہیں کریگا۔

۶-۱۰- فرانس کے جنرل جوفرے نے جرمن جنرل وان کلک کو مارن کی جنگ میں شکست دی اور جرمن فوج پیرس سے ہٹ کر سوئسنز اور ریمز کے محاذ پر آگئی۔

۷- جرمن نے موبیوج فتح کرلیا۔

۱۰- جرمن کروزر ایمڈن نے خلیج بنگال کے تجارتی جہازوں پر تاخت کی۔

۱۱۔ آسٹریلیا والوں نے نیو گنی اور بسمارک آرکی پیلیگو پر قبضہ کر لیا۔
۱۴۔ فرانس نے ایمینز اور ریمز واپس لے لیا۔
۱۶۔ روسی جنرل رینن کیمپف کے ماتحت مشرقی پرشیا سے پسپا ہو کر چلے آئے۔
۱۹۔ برطانوی فوج نے جنرل بوتھا کی تحت جنوب مغربی افریقہ میں جنگ شروع کر دی۔
۲۰۔ جرمن نے ریمز کے گرجا پر گولے مارے۔
۲۴۔ اتحادیوں نے پیرون پر قبضہ کر لیا۔
۲۵۔ آسٹریلیا والوں نے جرمن نیو گنی فتح کر لی۔
۲۸۔ انگریزی اور فرانسیسی فوجوں نے جرمن کیمیرون پر قبضہ کر لیا۔
۲۹۔ جرمنوں نے انٹورپ پر گولہ باری شروع کی۔

اکتوبر

۲۔ برطانوی بحری محکمے نے بحیرہ شمالی میں سرنگیں بچھانے کا ارادہ ظاہر کیا۔
۷۔ جاپان نے جرمن کے جزائر مارشل پر قبضہ کر لیا۔
۹۔ جرمنوں نے انٹورپ فتح کر لیا۔ بلجیم کی حکومت اوستنڈ میں چلی گئی۔
۱۳۔ انگریزوں نے وائی پرس پر قبضہ کر لیا۔
۔۔ جرمن نے گینٹ پر قبضہ کر لیا۔
۱۴۔ کینیڈا کی ۳۳ ہزار فوج [illegible]
۱۵۔ جرمن نے اوستنڈ فتح کر لیا۔ بلجیم کی حکومت فرانس کے شہر ہیورے میں چلی گئی۔

نومبر

۱۔ جرمن بیڑہ نے انگریزی کروزر گڈ ہوپ اور مانموتھ کو چلی کے ساحل کے قریب ڈبو دیا۔
۵۔ برطانیہ اور فرانس نے ٹرکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔
۔۔ انگریزوں نے جزیرہ سائپرس [illegible]
۷۔ جاپان نے جرمن کا علاقہ سنگتاؤ [illegible]
۹۔ جرمن کروزر ایمڈن [illegible]

میں تاخت کرتا پھرتا تھا۔ آسٹریلیا کے کروزر [illegible] نے بحر ہند کے جنوب مغرب میں جزائر کوکوز کے قریب تباہ کر دیا۔
۱۰۔ انگریزوں نے بصرہ پر قبضہ کر لیا۔
۲۷۔ سرویا کا دارالحکومت بلغراد آسٹریوں نے فتح کر لیا۔

دسمبر

۲۔ آسٹریا نے بلغراد فتح کر لیا۔
۳۔ کراکو پر روسیوں نے گولہ باری کی۔
۸۔ انگریزوں نے جزیرہ فاکلینڈ کے قریب جہازوں میں سے شارن ہارسٹ، نائسناؤ، لپزگ اور نیورنبرگ کو ڈبو دیا تھا۔ صرف ڈریسڈن بچ کر نکل گیا۔
۱۴۔ آسٹریا نے بلغراد کو خالی کر دیا۔
۱۶۔ جرمن بیڑہ نے انگلستان کے مشرقی ساحل پر ہارٹل پول، اسکاربرو اور وٹبی پر گولہ باری کی۔
۱۷۔ انگریزوں نے اعلان کر دیا کہ مصر کو حمایت برطانیہ میں لے لیا اور خدیو کو معزول کر کے سلطان [illegible] بادشاہ بنایا۔
۲۰۔ [illegible] چلے گئے۔
۲۴۔ جرمن نے پہلی دفعہ انگلستان پر ہوائی جہاز سے حملہ کیا۔

۱۹۱۵ء

جنوری

۲۴۔ انگریزی بیڑے نے بحیرہ شمالی میں ڈوگر بینک کے قریب جرمن جہازوں کو مار بھگایا اور جنگی کروزر بلوکر کو ڈبو دیا۔
۲۸۔ جرمن کروزر نے جنوبی [illegible] میں امریکہ کا جہاز ولیم فرائی ڈبو دیا۔

فروری

۱۰۔ [illegible]
۱۸۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
۱۵۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں [illegible] پر گولہ باری کی۔

۲۵۔ اتحادیوں کے بیڑے نے درہ دانیال کے بیرونی قلعوں کو مسمار کر دیا۔

مارچ

۱۔ انگریزوں نے اعلان کر دیا کہ کوئی چیز جرمن سے آنے جانے نہ دی جائے۔
۲۔ اتحادیوں کی فوجیں درہ دانیال کے ایشیائی ساحل پر بمقام کم کلی اتریں۔
۱۰۔ انگریزوں نے نیو چیپل فتح کر لیا۔
۱۴۔ انگریزوں نے چلی کے ساحل کے قریب جرمن کروزر ڈریسڈن کو ڈبو دیا۔
۲۲۔ روسیوں نے آسٹریا کا قلعہ پرزمسل فتح کر لیا اور گلیشیا کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔

اپریل

۲۲۔ جرمنوں نے پہلی مرتبہ بمقام وائی پرس (بلجیم) کینیڈا والوں پر حملہ کرنے میں زہریلی گیس کا استعمال کی۔
۲۵۔ اتحادی گیلی پولی جزیرہ نما پر اتر گئے۔
۲۶۔ جرمنوں نے روس کے بالٹک کے صوبوں پر حملہ کیا۔

مئی

۷۔ جرمن تحت البحر جہاز نے امریکہ کے سٹیمر لوسی ٹینیا کو ٹارپیڈو سے تباہ کیا [illegible] جانیں ضائع ہوئیں۔
۲۔ جرمن اور آسٹریا کی متحدہ فوجوں نے دونا جی کی لڑائی میں روسیوں کو [illegible] شکست دیا۔
۔۔ برطانیہ کی جنوبی افریقہ کی فوجوں نے جنرل بوتھا کی سرکردگی میں ونڈہک (جرمن جنوب مغربی افریقہ میں) فتح کر لیا۔
۲۳۔ اٹلی نے اتحاد ثلاثہ کے معاہدہ کو ناپسند کیا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۔ جرمن جنوب مغربی افریقہ کا دارالحکومت ونڈہک فتح کر لیا۔
۲۴۔ اٹلی نے آسٹریا کو اعلان جنگ دیا اور الپس کے محاذ پر حملہ شروع کر دیا۔
۲۴۔ جرمن تحت البحر نے امریکہ کے جہاز نبراسکن پر آئرلینڈ کے ساحل پر ٹارپیڈو لگایا مگر وہ صحیح سلامت لیورپول پہنچ گیا۔
۳۱۔ جرمن کے ہوائی جہازوں نے نواح لندن میں گولہ باری کی۔

جون

۱۔ جرمن نے گلفلائٹ جہاز پر حملہ کرنے کی معذرت کی اور حرجانہ ادا کرنے کا اقرار کیا۔
۳۔ جرمن اور آسٹریا نے پرزمسل کو لڑ کر واپس لے لیا۔
۔۔ انگریزی فوج نے عراق میں قط العمارہ فتح کر لیا۔
۶۔ جرمن ہوائی جہاز نے انگلستان کے شہروں پر گولہ باری کی۔
۱۵۔ اتحادیوں کی ہوائی جہازوں نے کارلسروہ (بادن) پر گولہ باری کی۔
۲۲۔ آسٹریا والوں نے لمبرگ واپس لے لیا۔
۲۶۔ مونٹی نیگرو والے سکوٹری (البانیہ) میں داخل ہو گئے۔

جولائی

۹۔ جرمن جنوب مغربی افریقہ کی فوج نے برطانیہ کی جنوبی افریقہ کی فوج کے سامنے جس کا سردار جنرل بوتھا تھا ہتھیار ڈال دیے [illegible]
۲۵۔ امریکہ کی سٹیمر [illegible] ٹارپیڈو لگایا۔
۳۱۔ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے [illegible] پر گولہ باری کی۔

اگست

۵۔ جرمن نے وارسا فتح کر لیا
۶۔ آسٹریا والوں نے آئی وانگوروڈ فتح کر لیا۔
۶۔ جزیرہ نمائے گیلی پولی کے معرکہ کا دوسرا دور شروع ہوا جبکہ انگریزی فوج جزیرہ نما کی مغربی ساحل خلیج سوولا پر جا اتری۔
۸۔ روسیوں نے جرمن بیڑے کو خلیج ریگا کے دہانہ پر شکست دی۔
۱۹۔ جرمن تحت البحر نے ایک جہاز ساحل قاسٹ نٹ کے سامنے ڈبو دیا ۴۴ جانیں ضائع ہوئیں جن میں ۲ امریکہ والے تھے۔
۲۰۔ اٹلی نے ٹرکی کو اعلان جنگ دیا۔
۲۵۔ بریسٹ لٹووسک (روس کا قلعہ) جرمن و آسٹریا نے فتح کر لیا۔
۲۸۔ اٹلی والے ٹرنٹ کو شمال مشرق میں بہاسیستا تک پہنچ گئے۔
۳۰۔ برطانیہ کی تحت البحر نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا اور گلاٹہ برج کو خراب کر دیا۔
۳۱۔ آسٹریا والوں نے روسی قلعہ لٹسک فتح کر لیا۔

ستمبر

۳۔ روسی قلعہ گرودنو جرمن نے فتح کر لیا
۶۔ نکولس زار روس نے گرانڈ ڈیوک نکولس کی کاکیشیا کی طرف تبدیلی کر دی اور خود روسی فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لی۔
۱۵۔ جرمن نے پنسک فتح کر لیا۔
۱۸۔ روس نے ولنا خالی کر دیا۔
۲۴۔ روسیوں نے لٹسک واپس لے لیا
۲۵۔ اتحادیوں نے مغربی محاذ پر جارحانہ کارروائی کر کے لینس فتح کر لیا۔
۲۸۔ ولنا کو جرمن نے فتح کر لیا۔

اکتوبر

۴۔ روس نے بلغاریہ کو الٹی میٹم دیا۔
۵۔ یونانی حکومت کی دعوت پر اتحادی فوجیں سالونیکا میں جا اتریں۔
〃 یونان میں پولیٹیکل فساد و طوفان برپا ہوا یونانی وزارت نے استعفا دے دیا۔
۶۔ آسٹریا و جرمن کا حملہ سرویا پر شروع ہوا
۹۔ آسٹریا و جرمن نے دوبارہ بلگریڈ فتح کر لیا
۱۱۔ بلغاریہ نے سرویہ پر حملہ کیا۔
〃 یونان کے نئے وزیر زیمیس نے غیر جانبداری کا اعلان کیا۔
۱۲۔ انگریزی نرس اڈیتھ کیول کو برطانیہ کے قیدیوں کو بلجیم سے بھاگ جانے میں مدد دینے کی وجہ سے جرمن نے گولی مار دی۔
۱۳۔ جرمن کے ہوائی جہازوں نے لندن پر گولہ باری کی ۵۵ آدمی مرے ۱۱۴ زخمی ہوئے
۱۴۔ اٹلی نے ٹرنٹینو کی سرحد پر پیگاسینا فتح کر لیا
۱۵۔ برطانیہ نے بلغاریہ کو اعلان جنگ دیا۔
۱۷۔ فرانس نے بلغاریہ کو اعلان جنگ دیا۔
۱۸۔ بلغاریہ والوں نے نش سالونیکا کی ریل کی سڑک ورنجہ کے مقام پر توڑ دی۔
۱۹۔ اٹلی اور روس نے بلغاریہ کو اعلان جنگ دے دیا
۲۲۔ اسکوب (سرویا) بلغاریہ نے فتح کر لیا۔
۲۸۔ پائروٹ بلغاریہ نے لے لیا

نومبر

۵۔ سرویہ کا جنگی دار الحکومت نش بلغاریہ نے فتح کر لیا۔
۹۔ اٹلی کے جہاز انکونا پر بحیرہ روم میں تارپیڈو لگایا گیا۔
۲۰۔ جرمن نے نووی بازار فتح کر لیا۔
۲۱۔ انگریزوں نے عراق میں مدائن فتح کر لیا

۲۳۔ اٹلی نے آسٹریا کو کارسو کی مورچوں سے بھگا دیا۔
۲۴۔ سرویا کی گورنمنٹ سکوٹری (البانیہ) میں منتقل ہوئی۔

دسمبر

۱۔ انگریزی جرنیل ٹونشنڈ مدائن سے قط الامارہ کی طرف پسپا کر دیا گیا۔
۲۔ موناسٹر فتح ہو کر فتح سرویا کی تکمیل ہو گئی
۱۳۔ سرویا دشمن کے ہاتھ میں آ گیا۔ اتحادیوں کی فوجیں اپنی آخری قیام گاہیں چھوڑ کر یونان کی سرحد پار آ گئیں۔
۱۵۔ فرانس کی برطانوی فوجوں کا کمانڈر انچیف بجائے سرجان فرنچ کے سر ڈگلس ہیگ مقرر ہوا
۲۰۔ مہم درہ دانیال کا خاتمہ۔ برطانوی فوجیں انزک اور خلیج سیولا سے ہٹا لی گئیں

سنہ ۱۹۱۶ء

جنوری

۸۔ اتحادیوں نے گیلی پولی کو بالکل خالی کر دیا
۱۱۔ یونان کے جزیرہ کورفیو پر فرانس نے قبضہ کر لیا۔
۱۳۔ مانٹی نیگرو کا دار الحکومت سیٹنج آسٹریا نے فتح کر لیا۔
۲۳۔ سکوٹری آسٹریا نے فتح کر لیا۔
۲۹۔ ۳۱۔ جرمن ہوا بازوں نے پیرس اور انگلستان کے شہروں پر گولہ باری کی۔

فروری

۱۶۔ روسیوں نے ارض روم فتح کر لیا۔
۱۹۔ انگریزوں نے جرمن کیمرون فتح کر لیا
۲۱۔ معرکہ ورڈن شروع ہوا جرمن نے ہامونٹ فتح کر لیا۔
۲۵۔ معرکہ ورڈن میں جرمن نے فورٹ ڈوامونٹ فتح کر لیا۔
۲۷۔ آسٹریا نے دروزو (البانیہ) فتح کر لیا

مارچ

۹۔ جرمن نے پرتگال کو اعلان جنگ دیا کیونکہ جو جہاز جرمن کے گرفتار کئے تھے واپس نہ کئے تھے
۱۵۔ آسٹریا نے پرتگال کو اعلان جنگ دیا۔
۲۴۔ ڈیاپی کے سامنے جرمن تحت البحر نے فرانس کا جہاز سسکس ڈبو دیا
۳۱۔ معرکہ ورڈن میں جرمن نے میلنکور فتح کر لیا

اپریل

۱۸۔ روسیوں نے طرابزون فتح کر لیا
۱۹۔ صوبجات متحدہ کے پریذیڈنٹ ولسن نے جرمنی کو تہدیدی نوٹس دیا کہ بین الاقوامی قانون کے موافق تحت البحر جہازوں سے جنگ کرنا موقوف کرو ورنہ ہمارا تمہارا مقاطعہ ہے۔
۲۰۔ فرانسیسی محاذ پر لڑنے کیلئے روس نے اپنی فوج مارسیلز پر اتار دی۔
۲۴۔ آیرلینڈ کی بغاوت ڈبلن میں شروع ہوئی جمہوری سلطنت کا اعلان کر دیا گیا۔ پیئرس اول پریسیڈنٹ بنایا گیا۔
۲۹۔ ۹ ہزار انگریزی فوج جنرل ٹونشنڈ کی ماتحت قط الامارہ میں گھر گئی اور ترکوں کے آگے ہتھیار ڈال دئے
۳۰۔ آیرلینڈ کی بغاوت کا خاتمہ پیئرس اور دوسرے لیڈروں نے ہتھیار ڈال دئے اور کورٹ مارشل کو بعد پھانسی دے گئے

مئی

۴۔ جرمن نے ولسن کی نوٹس کی جواب میں ولسن کی بات کو مان لیا۔
۸۔ ساحل آیرلینڈ کے سامنے جرمن نے کمرک جہاز پر تارپیڈو مارا۔
۱۴۔ آسٹریا والے اٹلی کی مورچوں میں گھس آئے۔
۱۵۔ انگریزوں نے وامی رج فتح کر لیا۔
۲۶۔ بلغاریہ نے حملہ کر کے سٹرومائیر کے ارد گرد یونانی قلعے فتح کر لئے۔

۳۱- جٹلینڈ کی بحری لڑائی میں جرمن اور برطانوی نقصان بہت ہوا۔

جون

۵- کچنر برطانیہ کا وزیر جنگ جبکہ ہمپشائر جہاز پر روس کو جا رہا تھا۔ جزائر آرکنی کے سامنے جرمن نے ڈبو دیا۔
۶- معرکہ ورڈن میں جرمن نے فورٹ وو فتح کر لیا۔
۸- روسی قلعہ لسک جرمن سے واپس چھین لیا گیا۔
۱۷- بکووینیا کا دارالحکومت زرنووٹز روسیوں نے فتح کر لیا۔
۲۱- حسین شریف مکہ نے مکہ۔ جدہ اور طائف پر قبضہ کر لیا۔
۲۸- اٹلی نے ضلع ٹرنٹائنو میں موسٹی ٹراپونا پر حملہ کیا۔

جولائی

۱- برطانیہ اور فرانس نے سوم کی شمال اور جنوب پر حملہ کیا۔
۹- جرمن کا تحت البحر تجارتی جہاز ڈیوچلینڈ بالٹی مور (امریکہ) پہنچ گیا۔
۱۵- انگریزوں نے لونگیول فتح کر لیا۔
۲۵- انگریزوں نے پوزیرز فتح کر لیا۔
" روسیوں نے ارزنجان فتح کر لیا۔
۲۸- روسیوں نے برودی فتح کر لیا۔
۳۰- برطانوی اور فرانسیسی فوج ڈلول وڈ اور سوم کے درمیانی علاقہ میں آگے بڑھی۔

اگست

۳- فرانس نے فلوری دوبارہ فتح کر لیا
۹- اٹلی والے گورٹزیا میں داخل ہو گئے۔
۱۰- روسیوں نے سٹینسلاپر قبضہ کر لیا۔
۱۱- یونانی بندرگاہ کوالہ پر بلغاریہ کا قبضہ
۲۷- رومانیہ نے آسٹریا کو اعلان جنگ دیا۔
۲۸- اٹلی نے جرمنی کو اعلان جنگ دیا۔
" جرمنی نے رومانیا کو اعلان جنگ دیا۔
۲۹- ہنڈنبرگ تمام جرمنی افواج کا سپہ سالار بنایا گیا۔
۳۰- ٹرکی نے رومانیا کو اعلان جنگ دیا
" رومانی ٹرانسلوینیا میں گھس گئے۔
۳۱- بلغاریہ اور ٹرکی نے رومانیا کو اعلان جنگ دیا۔
" یونان میں بغاوت۔

ستمبر

۲- بلغاریہ نے رومانیا کی ڈوبرو جیہ والی سرحد پر حملہ کیا۔
۴- جرمن مشرقی افریقہ میں دارالسلام انگریزوں نے فتح کر لیا۔
۱۲- یونانی فوج کے چوتھے دستہ نے کوالہ پر اپنی خوشی جرمن کے آگے ہتھیار رکھ دئے اور وہ جرمنی بھیجے گئے۔
۱۴- اٹلی نے آسٹریا کو کارسو پر شکست دی۔
۱۵- برطانیہ نے مغربی محاذ پر فلرس کورسیلٹ اور دیگر جرمن مورچے فتح کر لئے۔
۱۸- فرانس اور روس نے ملکہ فلورینا فتح کر لیا
۲۶- برطانیہ اور فرانس کی افواج نے کومبلز اور تھیپول فتح کر لئے۔
۲۹- رومانیا نے ٹرانسلوینیا سے پسپائی شروع کیا۔

اکتوبر

۲۲- جرمن اور بلغاریہ کی افواج نے کونسٹنزا فتح کر لیا۔
۲۴- ورڈن پر فرانسیسیوں کی فتح۔
فرانسیسیوں نے ڈوامونٹ واپس لے لیا۔

نومبر

۲- جرمن نے فورٹ وو خالی کرا دیا۔
۱۳- انگریزوں نے انکر پر چڑھائی کی۔
۱۹- بلغاریہ اور جرمن نے مونا سٹر خالی کر دیا
۲۱- برطانیہ کا ہسپتالی جہاز برٹینک بحیرہ ایجین میں سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔
۲۲- آسٹریا کا بادشاہ فرانز جوسف رحلت کر گیا چارلس اول بادشاہ ہوا۔
۲۳- جرمن جنگی جہازوں نے انگلستان کے ساحلی علاقوں پر گولہ باری کی۔
۲۸- رومانیا کی حکومت بکارسٹ سے جسی میں آگئی۔
۲۹- مٹی وسکا جہاز بحیرہ روم میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

دسمبر

۱- اتحادیوں نے یونان کو ہتھیار اور سامان جنگ حوالہ کر دینے پر اصرار کیا۔
۶- آسٹریا و جرمن نے بکارسٹ فتح کر لیا۔
۷- اسکوئتھ کے استعفا دینے پر لائڈ جارج انگلستان کا وزیراعظم ہوا۔
۱۸- ولسن نے فریقین کو صلح کر لینے کی تجویز پیش کی۔
۲۱- انگریزوں نے العریش پر قبضہ کر لیا۔
۲۶- جرمنی نے منظور کر لیا کہ صلح کی کانفرنس منعقد کی جائے۔
۳۰- فرانس نے ولسن کے نوٹ کے جواب میں کہا کہ جب تک جرمنی تاوان جنگ دینے پر اور مقامات کی درستی کرنے اور گارنٹی دینے پر راضی نہ ہو صلح کی گفتگو نہیں ہو سکتی۔

۱۹۱۷ء

جنوری

۱- ٹرکی نے برلن کے عہد نامے کو بالائے طاق رکھ دیا یورپ کی طاقتوں کی محکومیت کا جوا اتار پھینکا اور کامل مطلق العنانی کا اعلان کیا۔
" آئیورنیا جہاز بحیرہ روم میں غرق کر دیا گیا۔
۵- جرمن نے بریلا پر قبضہ کر لیا۔
۳۱- جرمن نے اعلان کیا کہ جزائر برطانیہ کے گرد جنگی حلقہ میں جتنے جہاز ملیں گے ڈبو دیے جائیں گے۔

فروری

۳- یونائٹڈ سٹیٹس نے جرمنی سے قطع تعلق کر دیا جبکہ ہوسٹانک جہاز ڈبو دیا گیا
۷- کیلیفورنیا جہاز آئرلینڈ کے ساحل کے سامنے ڈبو دیا گیا۔
۱۳- الیفرک جہاز کو ایک آبدوز نے ڈبو دیا
۱۷- انکر کے قریب برطانوی فوجوں نے جرمن مورچے چھین لئے۔
۲۵- لاکونیا جہاز ساحل آئرلینڈ کے سامنے ڈبو دیا گیا۔
۲۶- انگریزی جنرل ماڈ نے قط العمارہ دوبارہ ترکوں سے چھین لیا۔
۲۸- فروری کے مہینے میں جرمن آبدوزوں سے کل ۱۳۴ جہاز ڈوبے۔

مارچ

۲- جرمن نے میکسیکو کو ملانا چاہا مگر اس نے انکار کیا۔
۱۱- جنرل ماڈ نے بغداد فتح کر لیا۔
۷- پیٹروگراڈ میں بغاوت کی تحریک شروع ہوئی
۱۴- چین نے جرمنی سے قطع تعلق کر دیا۔
۱۵- زار نکولس تخت سے دست بردار ہوا۔
۱۷- باپوم انگریزوں نے اور روئے اور لیسگنی فرانس نے فتح کر لیا۔
۱۸- پیرون، چولنس، نیسلی اور نویون کو جرمن خالی کر کے ۸۵ میل کے محاذ پر چلے گئے۔
امریکہ کے جہاز سٹی آف میمفس، الی نوئس اور ویجیلنشیا تارپیڈو سے تباہ کر دئیے گئے۔
۱۹- بریاں کی جگہ ریبٹ فرانس کا وزیراعظم ہوا۔ امریکہ کا جہاز ہیلڈ من جب ٹارپیڈو ... سمندر میں ڈبو دیا گیا۔

۲۶-۱۹-۱۱- انگریزوں کی کیمبرے پر چڑھائی۔

اپریل

۱- امریکہ کا مسلح جہاز ازٹک آبدوز علاقہ میں ڈبو دیا گیا۔

۵- امریکہ کا سودیشی جہاز بحیرہ روم میں ڈبو دیا گیا۔

۶- یونائیٹڈ اسٹیٹس نے جرمنی کو اعلان جنگ دیا۔

۷- کیوبا اور پاناما نے جرمنی کو اعلان جنگ دیا۔

۸- آسٹریا نے یونائیٹڈ اسٹیٹس سے مقاطعہ کیا۔

۹- انگریزوں نے جرمن کو ویمی سے پسپا کیا۔

۱۰- برازیل کا جرمن سے مقاطعہ ہوا۔

۱۳- بولیویا نے یونائیٹڈ اسٹیٹس سے مقاطعہ کیا۔

۱۶- [illegible] بیلجیم اور فرانس کی افواج [illegible] کینیڈا کی انگریزی فوج نے لے لئے۔

۲۰- ترکی نے یونائیٹڈ اسٹیٹس سے مقاطعہ کیا۔

۲۳- انگریزوں نے سامرہ پر قبضہ کر لیا۔

مئی

۵- لائبیریا نے جرمنی سے قطع تعلق کیا۔

۱۸- روس کے مزدوروں و فوجی نمائندگی کونسل نے صلح کی کانفرنس منعقد کرنے کا مطالبہ کیا۔

۱۵- جنرل فوش تمام افواج کا سپہ سالار مقرر ہوا۔

۱۹-۲۰- آرس کی لڑائیوں میں انگریزوں نے بلی کور فتح کر لیا۔

۱۷- ہونڈراس نے جرمنی سے مقاطعہ کیا۔

۱۸- [illegible] نے جبری فوجی بھرتی کا بل پاس کیا۔

۱۹- نکاراگوا نے جرمنی سے مقاطعہ کیا۔

۲۳-۲۶- اٹلی والوں کی چڑھائی کا [illegible]

جون

۷- انگریزوں نے میسینز فتح کر لیا۔

۸- امریکہ کی پہلی فوج [illegible] انگلستان [illegible]

[illegible]

۱۸- ہیٹی نے جرمنی سے مقاطعہ کیا۔

۲۶- صوبجات متحدہ امریکہ کی اول فوج فرانس میں اتری۔

۲۹- جنرل ایلنبی فلسطین کی انگریزی فوج کا سپہ سالار بنایا گیا۔

جولائی

۱- روس نے کرنسکی وزیر جنگ کی سرکردگی میں گلیشیا میں جارحانہ حملے شروع کر دئے۔

۵- کینیڈا میں جبری بھرتی کرنے کا قانون پاس ہوا۔

۱۰- روسیوں نے گلیشیا میں ہیلکز فتح کر لیا۔

۱۲- یونان کے شاہ قسطنطین [illegible] الیگزینڈر کو بادشاہ بنا کر خود تخت سے دستبردار ہو گئے۔

۱۷- برطانیہ کے شاہی خاندان نے اپنا نام خانہ ونڈسر مقرر کیا۔

۱۹-۲۳- گلیشیا میں ۱۵۰ میل کے محاذ پر روسی فوج [illegible] سے نکل گیا۔

۲۰- [illegible] کی جگہ کرنسکی روس کا وزیر اعظم ہوا۔

۲۲- سیام نے جرمنی اور آسٹریا کو اعلان جنگ دیا۔

[illegible]

۲۴- آسٹریا اور جرمن نے [illegible] فتح کر لیا۔

اگست

۱- پوپ بینی ڈکٹ پانزدہم نے [illegible]

[illegible]

۳- آسٹریا اور جرمن کی افواج نے [illegible] فتح کر لیا۔

۱۴- لائبیریا نے جرمنی کو اعلان جنگ دیا۔

۱۴- چین نے آسٹریا و جرمنی کو اعلان جنگ دیا۔

۱۵- [illegible]

۱۹- اٹلی نے [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

۲۸- پوپ بینی ڈکٹ کی درخواست صلح کو پریذیڈنٹ ولسن نے نامنظور کیا۔

ستمبر

۳- جرمن ریگا پر قابض ہو گئے۔

۷- [illegible] جہاز [illegible] کے ساتھ ڈبو دیا گیا۔

۱۴- [illegible] کی جمہوریت کا اعلان کر دیا۔

۲۰- کوسٹاریکا نے جرمنی سے مقاطعہ کیا۔

۲۶- انگریزوں نے [illegible] فتح کر لئے۔

۲۸-۲۹- عراق میں مقام رمادی انگریزوں نے ترکی فوج کو شکست دی [illegible]

[illegible]

اکتوبر

۶- پیرو اور یوروگوئے نے جرمنی سے مقاطعہ کیا۔

۹- [illegible]

۱۲- جرمن [illegible]

۱۸- امریکہ کا جہاز [illegible]

[illegible]

نومبر

۱- جرمن [illegible]

۵- انگریزی فوج اٹلی میں پہنچ گئی۔

[illegible]

۷- [illegible]

۹- اٹلی والوں کی طرف پسپا ہو گئے۔

۱۰- [illegible]

۱۷- [illegible]

۱۸- ماڈ فاتح بغداد عراق میں مر گیا۔

۲۰- انگریزوں نے کیمبرے کے سامنے فتح پائی جرمن کے کئی مورچے فتح کر لئے۔

۳- اٹالویوں نے آسٹریا کی افواج کو [illegible] دریائے پیاوے [illegible]

۱۴- عراق میں ماڈ کی جگہ جنرل مارشل مقرر ہوا۔

۳۰- جرمنوں نے کیمبرے کو [illegible] پر حملہ کیا۔

دسمبر

۱- انگریزوں نے تمام جرمن ایسٹ افریقہ فتح کر لیا۔

۳- بالشویکوں اور جرمن میں صلح ہو گئی۔

۵- انگریز کیمبرے سے [illegible] مورچے چھوڑ کر چلے آئے۔

۶- [illegible] امریکہ کا جہاز [illegible] جرمن آبدوز نے ڈبو دیا۔

[illegible] رومانیہ بھی صلح پر راضی ہو گیا۔

[illegible] جہاز مونٹ بلانک [illegible] ہیلی فیکس کی بندرگاہ میں [illegible] سے ٹکرا کر [illegible] گیا۔ ۱۵۰۰ جانیں ضائع ہوئیں۔

[illegible] فن لینڈ نے آزادی کا اعلان کر دیا۔

۹- [illegible] یروشلم [illegible] سال سے مسلمانوں کے قبضہ میں [illegible] انگریزی جنرل ایلنبی نے فتح کر لیا۔

۱۰- ایکواڈور نے جرمنی سے مقاطعہ کر دیا۔

۱۰- پاناما نے آسٹریا کو اعلان جنگ دیا۔

۱۱- صوبجات متحدہ امریکہ نے آسٹریا کو اعلان جنگ دیا۔

۱۵- جرمنی اور روس کی عارضی صلح [illegible] بریسٹ لٹووسک [illegible] تحفظ ہو گئے۔ ایک طرف روس دوسری طرف جرمن آسٹریا بلغاریہ اور ترکی۔

۱۹- یوکرین والوں نے بالشویکوں سے مطالبہ کیا کہ یوکرین کی جمہوریت کو تسلیم کریں۔

۱۹۱۸ء

جنوری

۱۹- امریکی فوج نے [illegible] کا شمالی مغربی محاذ لے لیا۔

۲۰- [illegible] کے سامنے برسلو جہاز ڈبو دیا گیا اور گوبن خراب کر دیا گیا۔

۲۹- اطالویوں نے [illegible] لے لیا۔

فروری

۱- جرمن و آسٹریا نے یوکرین کی جمہوریت تسلیم کی۔

۶- امریکہ کا جہاز ٹسکینیا [illegible] کے سامنے تباہ کیا گیا ۱۰۱ جانیں ضائع ہوئیں۔

۱۸- جرمن اور روس میں پھر لڑائی ہو گئی۔

۲۰- انگریزوں نے دریائے [illegible] سے ۱۴ میل شمال [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

۱۲۔ انگریزوں نے یریکو فتح کر لیا۔
۲۳۔ ترکوں نے ایرزروم پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔
۲۵۔ جرمن نے ریوال لے لیا۔
۲۶۔ انگریزوں کا ہسپتالی جہاز گلینارٹ کیسل تارپیڈو سے تباہ کر دیا گیا۔
۲۷۔ جاپان نے اتحادیوں کے ساتھ سائبیریا میں روسیوں سے لڑنے کی تجویز کی۔

مارچ

۱۔ امریکہ نے شمالی کرشال میں فتح پائی [illegible]
۳۔ بریسٹ لٹوسک [illegible] (جرمن آسٹریا) [illegible]
بلغاریہ اور ٹرکی میں بمقام بریسٹ لٹوسک [illegible]
[illegible] اور [illegible]
میں [illegible] ہو گئیں۔
۷۔ جرمنی اور فن لینڈ کی درمیان صلح نامہ [illegible]
۹۔ روس کا دارالحکومت بجائے پیٹروگراڈ کے ماسکو مقرر ہوا۔
۱۰۔ انگریزوں نے ہیت (عراق) پر قبضہ کر لیا۔
۱۱۔ ترکوں نے ارض روم واپس لے لیا۔
۱۳۔ جرمن فوج اوڈیسہ میں داخل ہوئی۔
۱۴۔ سوویٹ کانگرس نے ماسکو میں روس اور جرمن معاہدہ کو منظور کر لیا۔
۱۹۔ اتحادیوں نے جرمن اور روس کے صلح نامہ پر اعتراض کیا۔
۲۱۔ جرمن نے [illegible] انگریزوں کا [illegible]
[illegible]
۲۳۔ جرمن نے لمبی رینج کی توپوں سے ۷۵ میل کے فاصلہ سے پیرس پر گولہ باری کی۔
۲۸۔ [illegible] دوبارہ فتح کر لی
۲۹۔ [illegible] تمام اتحادی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر ہوا

اپریل

۵۔ جاپانی اور برطانوی فوجیں ولاڈی واسٹک (سائبیریا) میں اتریں۔
۶۔ ترکوں نے اردہان پر قبضہ کر لیا۔
۱۰۔ جرمن نے [illegible] پر قبضہ کر لیا۔
۱۰۔ [illegible]
۱۱۔ جرمنوں نے [illegible] فتح کر لیا۔
۱۴۔ ترکوں نے [illegible] لے لیا۔
۱۵۔ جرمنی نے [illegible] پر قبضہ کر لیا۔
۱۵۔ جرمنی نے [illegible] اور [illegible]
[illegible]

۱۰۔ کوئٹے مالا نے جرمن کو اعلان جنگ دیا۔
۲۳۔ انگریزی بحری فوج نے زیبرگ اور اوسٹنڈ پر دھاوا کیا اور بلجیم کے جہازوں [illegible] کو ڈبو دیا۔
۲۶۔ جرمن نے کمل فتح کر لیا۔
۲۷۔ انگریزوں نے [illegible] کو فتح کر لیا۔
۔ ترکوں نے قارص پر قبضہ کر لیا۔
۳۰۔ جرمن نے وائی بورگ لے لیا۔

مئی

۱۔ جرمن نے سباسٹوپول پر قبضہ کر لیا۔
۷۔ جرمنی اور رومانیہ کے مابین بمقام بخارسٹ صلح نامہ [illegible] گیا۔ نکاراگوا نے جرمن [illegible] کو اعلان جنگ دیا۔
۹۔ انگریز بحر کو کی میں داخل ہو گئے جو موصل سے ۹۰ میل جنوب مشرق کو ہے۔
۲۴۔ کوسٹاریکا نے جرمن و آسٹریا کو اعلان جنگ دیا۔
۲۸۔ امریکہ نے کنٹگنی فتح کر لیا۔
۲۹۔ جرمن نے سوئسوں فتح کر لیا۔
۳۰۔ جرمن [illegible] میل پر آ گئے۔
۳۱۔ جرمن دریائے مارن کو عبور کر کے پیرس سے ۴۰ میل [illegible] پہنچ گئے۔
۔ امریکہ کا جہاز [illegible] ڈبو دیا گیا۔

جون

۱۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کلون پر گولہ باری کی۔
۲۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے [illegible] پر دھاوا کیا۔
۳۔ امریکہ والوں نے جرمن کو دریائے مارن پار دھکیل دیا۔
۱۱۔ جرمن پیش قدمی کو [illegible] نے روک دیا۔
۱۴۔ ترکوں نے تبریز پر قبضہ کر لیا۔
۱۶۔ جرمن اور فرانسیسی [illegible]
۳۰۔ فرانس میں امریکی فوج کی تعداد ۱۹۱۱ [illegible]

جولائی

۱۔ امریکہ نے [illegible] لے لیا۔
۳۔ محمد خامس سلطان روم کا انتقال ہوا
۵۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کونسٹنز پر گولہ باری کی۔
۔ برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے قسطنطنیہ پر گولہ باری کی۔
۱۳۔ البانیہ میں آسٹریا کا [illegible] اٹلی نے لے لیا۔
۱۴۔ [illegible] اور جرمن [illegible] کے اقرار نامہ پر دستخط ہو گئے
۱۵۔ [illegible] جرمنی کو اعلان جنگ دیا۔
۱۶۔ [illegible] [illegible] مار دیا گیا۔
۱۸۔ [illegible] جرمن [illegible] لیا گیا۔
۱۹۔ امریکہ کا [illegible]
[illegible] ڈبو دیا گیا۔
۲۰۔ [illegible]
[illegible]

۔ جنسٹی کا جہاز آئرلینڈ کے سامنے ڈبو دیا گیا۔
۲۱۔ جرمن آبدوز نے ۴ جہاز کیپ کوڈ کے سامنے ڈبو دیئے۔
۔ فرانسیسیوں نے جنیو یتی ایری پر قبضہ کر لیا۔
۲۳۔ فرانسیسیوں نے جرمنی کو ایرتی اور مارن کی درمیان ۷ میل پیچھے ہٹا دیا۔
۔ اتحادیوں نے جرمن کو ویزلی کی طرف پورا پورا پسپا کر دیا۔

اگست

۲۔ فرانس نے سوئسوں کو واپس لے لیا۔
۳۔ امریکہ روس کی مخالفت میں اتحادیوں کا شریک ہو گیا اور انگلستان فرانس و جاپان کے ساتھ [illegible] سائبیریا اور ولاڈی واسٹک پر فوجیں بھیجنے پر راضی ہو گیا۔
۔ اتحادیوں نے سوئسوں اور ریمز کے درمیان کا میدان صاف کر لیا، دشمن کو اپنے پیچھے [illegible] ہٹا کر دیا اور [illegible] و ویزلی وائی [illegible] میل محاذ پر [illegible] کر لیا۔
۴۔ جرمن پسپا ہو گئی، اتحادیوں نے [illegible] لے لیا۔
۶۔ فرانس امریکہ کی فوجوں نے ویزلی عبور کر لیا۔
۸۔ اتحادیوں کا پکارڈی میں مارشل ہیگ کی سرکردگی میں دشمن کے ۱۴ میل کے محاذ میں [illegible]
۱۰۔ مونٹ ڈیڈیر فرانس نے واپس لے لیا۔
۱۳۔ لیسگنی فرانس نے لے لیا۔
۱۵۔ کینیڈا کی فوج نے ڈامری اور [illegible] لے لیا۔
۔ اتحادی [illegible] کی طرف بڑھ گئے
۱۹۔ انگریز مرویلی میں داخل ہو گئے۔
۲۱۔ انگریزوں نے [illegible] لے لیا۔
۲۳۔ انگریزوں نے [illegible] پر قبضہ کر لیا۔
۲۸۔ فرانس نے [illegible] لے لیا۔
۲۹۔ انگریزوں نے باپوم اور فرانس نے نویوں لے لیا
۳۰۔ جرمن [illegible] چھوڑ کر چلے گئے۔
۳۱۔ انگریزوں نے کیمل ہل واپس لے لیا

ستمبر

۱۔ اتحادیوں نے پیرون لے لیا۔ انگریز مقدونیہ [illegible] آگے بڑھے۔
۔ امریکہ نے [illegible] فتح کر لیا۔
۳۔ جرمن [illegible] کی طرف پیچھے ہٹے۔
۱۲۔ امریکہ کی فوج نے سینٹ میہل [illegible] جرمن [illegible]
[illegible]
۔ جرمن [illegible] فتح کر لیا۔
[illegible] اتحادیوں نے [illegible] کو [illegible]
[illegible] دیا۔
۔ فرانس [illegible] لے لیا
۔ انگریزوں [illegible] لے لیا۔
۲۵۔ [illegible] ۲۰ ہزار [illegible]

۲۶۔ سٹرومتزا (بلغاریہ) اتحادیوں نے لے لیا۔
۲۷۔ فرانس اور امریکہ نے دھاوا کر کے ریمز سے ارگون تک بیس ہزار آدمی قید کئے۔
۲۹۔ بلغاریہ نے التوائے جنگ کی درخواست کی اور ہتھیار ڈال دیئے۔
۳۰۔ بلجیم اور انگلستان نے رولرز لے لیا

اکتوبر

۱۔ فرانس نے سینٹ کوینٹن لے لیا۔
۔ انگریزوں نے دمشق فتح کر لیا۔
۳۔ جرمن نے لیلی خالی کر دیا۔
۔ سربیا کی فوج نیش میں داخل ہوئی۔
۴۔ یونانی ڈراما میں داخل ہو گئے۔
۔ اطالیہ نے البانیہ کو آسٹریا والوں سے صاف کر دیا۔
۴۔ جرمن پسپا ہوئے انگریز لیلی سے آگے بڑھ گئے۔
۵۔ بلغاریہ کے بادشاہ فرڈیننڈ نے تخت سے دستبرداری کی۔ بورس بادشاہ ہوا۔
۔ پرنس میکس بیڈن جرمنی کے جدید چانسلر نے صدر ولسن سے درخواست کی کہ اتحادیوں سے التوائے جنگ کرا دو۔
۶۔ امریکہ کی فوج نے سینٹ ایٹین لے لیا۔
جرمن نے لی کیٹو خالی کر دیا۔
۸۔ ولسن نے جرمن چانسلر سے دریافت کیا کہ آپ کے التوا کا پیغام رعایا کی طرف سے ہے یا ان لوگوں کی طرف جو لڑ رہے ہیں۔
۔ انگریزوں نے بیروت پر قبضہ کر لیا۔
۹۔ اتحادیوں نے کیمبرے لی کیٹو اور [illegible] پر قبضہ کر لیا۔
۱۰۔ لینسٹر (مسافروں کا جہاز) جرمن آبدوز نے آئرش چینل میں ڈبو دیا۔ ۵۰۰ سے زائد جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ جرمن کا آخری بحری ظلم ہے۔
۱۲۔ جرمن وزیر خارجہ نے ولسن کو جواب دیا کہ درخواست التوا جرمن قوم کی طرف سے ہے اور انگریز کے تمام علاقے چھوڑ دینے پر واپس ہو جائیگا۔
۱۳۔ فرانس نے [illegible] فتح کر لیا۔
۔ اتحادیوں نے [illegible] پر قبضہ کر لیا۔
۱۴۔ [illegible] اور [illegible] کو چھوڑ دیا۔
۔ امریکہ والوں نے [illegible] [illegible]
[illegible] فتح کر لیا۔
۱۴۔ [illegible] لے لیا
[illegible]
[illegible] کے تمام [illegible]
[illegible]
[illegible] التوائے جنگ [illegible] پیش کرے۔
۔ انگریزی فوج [illegible] میں داخل ہو گئے۔
۔ [illegible]
۔ [illegible] لے لیا
۔ [illegible] اتحادیوں [illegible] پر قبضہ کر لیا

۱۴۔ جرمن نے ولسن کی شرطوں کو مان لیا اور اپنے آبدوزوں کو ان کے مرکزوں پر واپس بلا لیا۔
۱۷۔ جرمنی میں قیصر کو تخت سے اتارنے کے مطالبے ہونے لگے۔
۲۳۔ ترک تبریز چھوڑ کر واپس آ گئے۔
۲۵-۲۹۔ اٹلی نے دھاوا کر کے دشمن کے ۵۰ ہزار آدمی گرفتار کر لئے۔
۲۶۔ انگریزوں نے حلب پر قبضہ کر لیا۔
۲۷۔ برطانوی اور اطالوی فوجوں نے پیاوی کو عبور کیا۔
۲۸۔ برطانوی فوج لس میں داخل ہوئے۔
۳۱۔ ترکی نے ہتھیار ڈال دئیے۔ دوپہر کو التوائے جنگ ہو گیا۔ شرط یہی تھی کہ درہ دانیال سے سپاہ آزادی سے گزر سکیں۔

نومبر

۱۔ بیوڈاپسٹ میں ہنگری کی اور ویانا میں آسٹریا کی جمہوریت کا اعلان ہوا۔

" پیرس سے اطلاع ملی کہ ۱۸ جولائی ۱۹۱۸ء سے اب تک جرمنی کے ۳ لاکھ ۶۲ ہزار ۳ سو ۵۵ آدمی گرفتار کئے ہیں جن میں ۷۹۹۰ افسر ہیں ۶۲۱۷ بھاری توپیں اور ۳۸۶۲۲ مشین گنیں اور ۹۲۷ سرنگ بچھانیکے آلات چھین لئے ہیں۔
۳۔ اٹلی نے ٹرنٹ فتح کر لیا۔
" سرویا نے بلگریڈ پر قبضہ کر لیا۔
" آسٹریا نے التوائے جنگ کے عہد نامہ پر دستخط کر دئیے اور اٹلی کے آگے ہتھیار ڈال دئیے بعد جنگ کے اس کے ۵ لاکھ آدمی پکڑے گئے۔
۴۔ انگریزوں نے ویلن شینز لے لیا۔
۷۔ امریکہ نے سیڈان لے لیا۔ کیل اور ہمبرگ میں بغاوت کے ہنگامے برپا ہوئے باغیوں نے جرمن جہازوں پر قبضہ کر لیا۔
۸۔ بویریا کی جمہوریت کا اعلان ہوا۔
۹۔ اتحادیوں نے موبوج فتح کر لیا۔
" قیصر تخت سے دستبردار ہوا۔
۱۰۔ تمام جرمنی میں انقلاب اور ہنگاموں کی ہوا پھیل گئی۔ قیصر ہالینڈ کو بھاگ گیا۔
" کلینڈ اسی برطانوی فوج نے دوبارہ انگریز سے

سونس فتح کر لیا۔
۱۱۔ جرمن نے ہتھیار ڈال دئیے اور ۱۱ بجے دن کو التوائے جنگ کے عہد نامہ پر دستخط کر دئیے اور سیڈان کے محاذ پر امریکہ کا جھنڈا لہرانے لگا۔
۲۱۔ جرمن جہازوں کا بیڑا انگریزوں کے حوالہ ہو گیا۔
۲۵۔ جرمن مشرقی افریقہ میں جو فوجیں باقی تھیں انہوں نے بھی ہتھیار ڈال دئیے۔
فرانسیسیوں کا سٹراسبرگ میں فاتحانہ داخلہ۔

دسمبر

۱۔ قیصر ولیم ثانی نے تخت جرمن سے علیحدہ ہو جانے پر باقاعدہ دستخط کر دئیے۔
۹۔ امریکہ کی فوج مینس میں اور بلجیم کی ڈسلڈرف میں داخل ہو گئی۔

۸۔ برطانوی فوج کولون میں داخل ہوئی۔

۱۹۱۹ء

جنوری

۱۸۔ اتحادیوں نے پیرس کے پاس ورسیلز[۱] میں صلح کی کانفرنس منعقد کی۔

مئی

۷۔ شرائط صلح جرمن نمایندوں کے حوالہ کر دی گئیں اور ۲۸ جون ۱۹۱۹ء کو صلحنامہ پر دستخط ہو گئے۔

جولائی

۲۰۔ شرائط صلح آسٹریا کے نمایندوں کے حوالہ کر دی گئیں۔

(۳) انقلابات جو جنگ عظیم سے رونما ہوئے

لڑائی اسی وقت سے بند ہو گئی جبکہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء کو دن کے ۱۱ بجے التوائے جنگ کے عہد نامہ پر دستخط ہوئے قیصر التوائے جنگ سے دو دن پہلے ۹ نومبر ۱۹۱۸ء کو تخت سے دستبردار ہو گیا تھا جرمنی میں قومی مجلس قائم ہو گئی تھی جمہوری سلطنت ہو گئی جس کا اول پریسیڈنٹ ۱۱ فروری ۱۹۱۹ء کو مقرر ہوا۔ (۱) عہد نامہ صلح کی شرائط مرتب کرنیکے لئے پیرس کی نواح ورسیلز میں اتحادیوں نے ۱۸ جنوری ۱۹۱۹ء کو صلح کا نفرنس منعقد کی جس نے شرائط صلح ۷ مئی ۱۹۱۹ء کو جرمن نمایندوں کو اور ۲۰ جولائی ۱۹۱۹ء کو آسٹریا کے نمایندوں کو حوالہ کر دیں لیکن ان شرائط کے پورے پورے استحکام و استقرار میں اتحادیوں کی گورنمنٹ و وزیران اعظم اور پارلیمنٹوں کی توجہ ایک سال تک مبذول رہی۔ کیونکہ فرانس اٹلی یونان جرمنی وغیرہ میں پولٹیکل تنازعات اور خانہ جنگیاں رونما ہو گئی تھیں جو ایک عرصہ میں فرو ہوئیں۔ جرمنی کی صلحنامہ کی منظوری ۱۰ جنوری ۱۹۲۰ء کو ہوئی اس ورسیلز کی عہد نامہ کی رو سے (۱) رہینلینڈ اور سار کے کوئلہ کی کانیں ۱۵ سال کیلئے فرانس کے حوالہ کر دی گئیں (۲) موریسنٹ اور مالمیڈی بلجیم کو دیدیے گئے (۳) السیس۔ لارین جو ۱۸۷۱ء کی لڑائی میں جرمنی نے فرانس سے چھین لئے تھے فرانس کو واپس ملے (۴) اپر سلیشیا اور پوسن اور مغربی پروشیا کا تقریباً تمام علاقہ پولینڈ کی جمہوریت کو دیدیے گئے (۵) شمالی سلزوگ ڈنمارک کو دیا گیا (۶) ڈانزگ کو آزاد بندرگاہ قرار دیا گیا اور اس کے گرد سمندر کا حلقہ بھی آزاد کر دیا گیا (۷) نہر کیل تمام اقوام کیواسطے کھلی رہے اس کے استحکامی قلعے اور ہیلیگولینڈ کے قلعے مسمار کر دئیے جائیں (۸) دریائے رائن کے مشرقی کنارہ پچاس میل کی عرض تک جرمنی کوئی جنگی قلعہ یا جنگی فوج نہ رکھے نہ کوئی جدید قلعہ تعمیر کرے (۹) جرمنی تمام روسی علاقوں کی آزادی منظور کرے اور نومبر ۱۹۱۸ء سے قبل جو عہد نامے جرمن و روس کے درمیان ہوئے ہیں منسوخ سمجھے جائیں (۱۰) جرمن اپنی سب نوآبادیات سے دستبردار ہو جائے یعنی ان تمام مقبوضات سے جو دوسرے براعظموں اور سمندروں میں تھیں جنکا مجموعی رقبہ ۱۱ لاکھ ۴۳ ہزار ۹۳۲ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۵۰ لاکھ تھی اور لیگ آف نیشن[؟] بین الاقوامی مجلس نے ٹوگولینڈ انگریزوں کو اور جرمن کیمرون فرانس کو نامزد کر دیا جرمن ایسٹ افریکہ برطانیہ کو اور جرمن سوتھ ویسٹ افریکہ یونین آف سوتھ افریکہ کے نام ہوا۔ بحر الکاہل کے جزیرے خط استوا سے شمال کی جاپان کو اور جنوب کے آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کو دئیے گئے (۱۱) جرمن ان تمام حقوق سے جو اس نے چین میں حاصل کئے تھے دستبردار ہو چکا۔ اور کیاؤچو جاپان کے حوالہ کیا جائے (۱۲) سیام لائبیریا اور مراکش میں جو حقوق و مراعات حاصل کئے تھے جرمن ان سب سے دستبردار ہو جائے اور مراکش پر فرانس کی سرپرستی کو تسلیم کرے (۱۳) جرمنی مصر پر انگلستان کی سرپرستی کو تسلیم کرے (۱۴) جرمنی

---

(۱) صحیح تلفظ ورسیلیز ہے۔

تاوان جنگ ادا کرے ۔ اس عہدنامہ پر بمقام ورسیلز ۲۸ جون ۱۹۱۹ء کو دستخط ہوئے اور ۱۰ جنوری ۱۹۲۰ء کو اس کا پورا پورا استقرار و منظوری ہو گئی۔

(۲) آسٹریا کے صلحنامہ پر بمقام سنٹ جرمین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۹ء کو دستخط ہوئے اور ۱۶ جولائی ۱۹۲۰ء کو اس کا استقرار و منظوری ہوئی آسٹریا ہنگری کی متحدہ سلطنت توڑ دی گئی اسمیں تین ۳ آزاد جمہوری حکومتیں قایم کر دی گئیں (۱) آسٹریا جسمیں آسٹریا خاص۔ کارنتھیا۔ سٹریا۔ ٹرال کے صوبے شامل ہیں اسمیں سے اٹلی کو ٹریسٹ کا کچھ حصہ یعنی علاقہ گوئٹز۔ گراڈسکا۔ ٹری ایسٹ۔ کارمولا۔ اور چند جزیرے زارا۔ کرسو۔ لیسین لاگوسٹا اور پیلاگوسا اٹلی کو دیدئے گئے۔ فیوم کی ایک آزاد ریاست قایم کر دی گئی۔ (۲) ہنگری جس کے صوبجات سلاوونیا۔ کارنیولا۔ کروشیا اور بوسینا ہرزیگوینا سربیا میں شامل کر دیے گئے اور سربیا کی سلطنت کا نام یوگوسلاویا قرار پایا ہنگری کا صوبہ ٹرانسلوینیا رومانیا کو دیدیا گیا (۳) زیکوسلوواکیا جسمیں بوہیمیا۔ موریویا اور گلیشیا شامل ہیں۔ گلیشیا کا ایک حصہ پولینڈ اور روس میں شامل ہوا۔ ہنگری چونکہ التوائے جنگ سے کچھ پہلے جنگ سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ اس سے جدا صلحنامہ لکھا گیا جسپر ۴ جون ۱۹۱۹ء کو بمقام ورسیلز دستخط ہوئے اور سال کے انجام پر اس کا استقرار و منظوری ہوئی۔ ہنگری کی جمہوریت کا اعلان ۱۷ نومبر ۱۹۱۸ء کو ہوا۔

(۳) بلغاریہ کے صلحنامہ پر بمقام نیولی ۲۷ نومبر ۱۹۱۹ء کو دستخط ہوئے اور ۹ اگست ۱۹۲۰ء کو اسکی منظوری ہوئی اس عہدنامہ کی رو سے جنوبی ڈبرودیہ کا علاقہ رومانیا کو اور مشرقی اور مغربی تھریس یونان کو دلایا گیا

(۴) ٹرکی کا صلحنامہ مئی ۱۹۲۰ء میں بمقام سیورے لکھا گیا جس سے اس جنگ کا خاتمہ ہوا اور اسپر ۱۰ اگست ۱۹۲۰ء کو دستخط ہوئے جسکی رو سے یورپ میں صرف قسطنطنیہ مع اپنے گرد کے تھوڑے سے علاقہ کے جسکی آبادی ۱۲ لاکھ ہے اور مع جبل ٹرکیس جسکے پانی سے شہر سیراب ہوتا ہے ترکی علاقہ قرار پایا اور کچھ عرصہ کیلئے اتحادیوں کے زیر حراست رکھا گیا باقی یونان کو دیدیا۔ ایشیا میں ایشیا کوچک جسکا رقبہ ایک لاکھ چالیس ہزار مربع میل اور آبادی ۸۰ لاکھ ہے اور جسکو اناطولیا کہتے ہیں سلطانی علاقہ قرار دیا گیا اسمیں سے بھی ولایت ایدین (سمرنا) ۱۹۲۰ء کو ۵ سال تک کیلئے یونان کو دیدی گئی اس کے بعد باشندوں کی مرضی پر منحصر رکھا گیا کہ کسکی حکومت میں رہنا چاہتے ہیں ولایت قونیہ (رقبہ ۴۰ ہزار مربع میل) اس شرط پر اٹلی کے اور ولایت سائی لیشیا (ادانہ) فرانس کو حوالہ کر دی گئی۔ آبنائے کی حکومت بین الاقوامی کمیشن کو دیدی گئی ترکی آرمینیا اور کردستان آزاد کر دئے گئے اور سلطنت روم کے دیگر صوبے بھی آزاد قرار دئے گئے۔ بحیرہ ایجین کے جزیرے اور ڈوڈیکانیز یونان و اٹلی کو دئے گئے۔ سائپرس۔ مصر اور سوڈان انگریزی سرپرستی میں دئے گئے۔ شام۔ لبنان اعظم۔ عراق۔ فلسطین۔ حجاز آزاد قرار پائے۔ لیکن شام کو فرانسیسیوں کی اور فلسطین و عراق کو انگریزوں کی سرپرستی میں رکھا گیا۔ فلسطین میں دریا جورڈن کے مشرق کا علاقہ کر کے حسین بن علی شاہ حجاز کے بیٹے عبداللہ کے زیر حکومت رکھا گیا اور کچھ عرصہ کے بعد امیر فیصل کو جو شاہ حسین والی حجاز ہی کا بیٹا ہے عراق کا بادشاہ بنایا گیا۔ ۱۹۲۱ء کے آخر میں اٹلی نے قونیہ سے اور فرانس نے سائی لیشیا سے اپنی اپنی فوجیں ہٹالیں۔ دوران جنگ میں نومبر ۱۹۱۸ء میں یوسف گولی سے مارا گیا اور محمد سادس وحید الدین خان بن عبدالمجید خلیفہ بنایا گیا آخر ستمبر ۱۹۲۲ء کو محمد [illegible] تخت سے دستبردار ہوا اور عبدالمجید بن عبدالعزیز خلیفہ بنایا گیا۔ دوران جنگ میں ترکان احرار نے مصطفیٰ کمال پاشا کی سرکردگی میں اناطولیا کے بہت سے حصہ پر قبضہ کر کے انگورا میں ایک جمہوری حکومت قایم کر لی تھی انہوں نے روم کو تباہی سے بچا لیا۔ چنانچہ ترکان احرار کی فوج نے زیر کمان جنرل عصمت پاشا ۸ ستمبر ۱۹۲۲ء کو یونانیوں کو شکست فاش دیکر سمرنا کے تمام علاقہ سے نکال باہر کیا اور سمرنا فتح کر لیا۔ اس کے بعد ترکان احرار کی فوج قسطنطنیہ میں داخل ہو گئی جو ابھی اتحادیوں کی حراست میں تھا اور جنرل ہیرنگٹن انگریزی فوج سے اسپر قابض تھا۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں ترکان احرار کا یہ جوش دیکھکر اتحادیوں نے مقام مدانیہ پر جو بحیرہ مارمورا کے ایشیائی ساحل پر ہے۔ ایک عارضی صلح کر لی جسکی رو سے ترکوں کو قسطنطنیہ اور مشرقی تھریس پر قبضہ دیدیا گیا۔ اس عہدنامہ کی پختگی ایک کانفرنس پر مشروط تھی جسکے واسطے مقام لوزین (سوئٹزرلینڈ) تجویز ہوا۔ نومبر ۱۹۲۲ء میں سلطان محمد سادس وحید الدین مخفی طور پر انگریزی جہاز میں بیٹھکر مالٹا کو روانہ ہو گیا اور ترکان احرار نے عبدالمجید بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنا لیا۔ ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء سے جو اس صلحنامہ کی پختگی کیلئے لوزین میں بین الاقوامی کانفرنس شروع ہوئی اور بعد بڑی بحث کے ۱۹۲۳ء میں ترکوں کے حسب منشاء شرائط پر عہدنامہ لکھا گیا اسی سال کے آخر میں یا ۱۹۲۴ء کے شروع میں ترکان احرار نے دو عملی کو مانع انتظام سمجھکر اعلان کر دیا کہ خلیفہ کی کوئی ضرورت نہیں چنانچہ سلطان عبدالمجید معزول کر دیا گیا اسپر خاندان عثمانی کا اور ساتھ ہی اہل سنت کی خلافت کا خاتمہ ہو گیا۔

(شام) دوران جنگ عظیم میں انگریزی اور کسیقدر فرانسیسی اور عربی دستوں نے ۱۹۱۸ء میں ترکوں کو شام اور لبنان سے نکال دیا اور ان علاقوں اور ضلع سائی لیشیا پر قبضہ کر لیا اور اتحادیوں کی مجلس اعلیٰ نے فیصلہ کیا کہ ان

علاقوں کی حکومت فرانس کے ماتحت رہے۔ فیصل پسر حسین شاہ حجاز جو شروع ہی سے حلب، حماۃ اور حمص کا حکمران بن گیا تھا جو سنہ ۱۹۱۶ء
کے معاہدہ کے موافق (جو فرانس و انگلستان میں ہوا تھا) اور عرب علاقہ قرار دے دیئے گئے تھے اور ارادہ تھا کہ امیر فیصل کو فرانس کی سرپرستی
و نگرانی میں رکھا جائے۔ لیکن ۸ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کو تمام دمشق شامیوں کی ایک کانگریس ہوئی جس نے شام کو آزاد قرار دیا۔ اور امیر فیصل شام کا
بادشاہ بنایا گیا۔ مگر اتحادیوں نے اس کانگریس کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا اور فرانس کے جنرل گورو نے دمشق، حلب، حماۃ اور حمص پر قبضہ
کر لیا۔ اور ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء کو فیصل کو معزول کر دیا۔ امیر فیصل نے ملک کو چھوڑ دیا اور بعد میں عراق کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ غرض شام اب
فرانسیسیوں کی حکومت میں ہے جنہوں نے ملک کو چار حکومتوں گریٹ لبنان، دمشق، حلب اور علوی (لاذقیہ کے گرد کا علاقہ) میں تقسیم کر رکھا ہے
ہر حصہ میں ایک فرانسیسی کونسل رہتا ہے اور یہ چاروں فرانسیسی ہائی کمشنر کے ماتحت ہیں جو بیروت میں رہتا ہے۔ حلب کے شمال کا علاقہ جو عہد نامہ سیورے
کی رو سے اتحادیوں کو دیا گیا تھا کمال اتاترک نے قبضہ کر لیا۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں دروزی مسلمانوں نے شام کو آزاد کرانے کیلئے فرانس سے بغاوت کی
بہت جگہ فرانسیسیوں کو شکست دی مگر کچھ علاقے لینے فرانسیسیوں نے گولہ باری کر کے دمشق کو برباد کر دیا۔ جنگ ایک حد تک جاری ہے [illegible]
(عراق) مئی سنہ ۱۹۲۰ء کے سیورے کے عہد نامہ کی رو سے ٹرکی عراق سے دستبردار ہوا۔ اور اس کا انتظام انگریزوں کے سپرد ہوا۔ چنانچہ عراق میں انگریزی
کمشنر نے نومبر سنہ ۱۹۲۰ء میں مشروطی عارضی عرب حکومت قائم کی اور ۲۳ اگست سنہ ۱۹۲۱ء کو امیر فیصل تخت عراق پر بٹھا دیا گیا تھا اور اب حکومت ہے۔
(سنہ ۱۹۱۱ء اور جنگ عظیم کے درمیان جو انقلاب سلطنت ٹرکی میں ہوئے) سنہ ۱۹۱۱ء میں ٹرکی اور اٹلی کی جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء کو شام اوشی میں
پھر ایک عہد نامہ لکھا گیا جس کی رو سے طرابلس اور بنغازی کا علاقہ اٹلی کو دیدیا گیا مگر اسی سال کے آخر میں جنگ بلقان چھڑ گئی اور ٹرکی کو بلغاریہ، مونٹی نیگرو
سرویہ اور یونان کی متفقہ فوجوں سے جنگ شدید کا سامنا ہوا۔ ٹرکی کو شکست ہوئی اس وقت تک یورپ میں ٹرکی کا علاقہ مغرب میں بحیرہ ایڈریاٹک تک
شمال میں بوسنیا و ہرزیگووینا تک پھیلا ہوا تھا مقدونیہ، تھریس اور البانیا اس میں شامل تھا۔ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۳ء میں لندن کا صلح نامہ ہوا جس کی رو سے
شمال مغربی حد یورپین ٹرکی کی وہ خط قرار پایا جو انیس (ساحل بحیرہ ایجین) سے میڈیا (ساحل بحر اسود) تک کھینچا گیا۔ اس طرح ایڈریانوپل بھی ٹرکی سے نکل گیا جو ایک
طولانی محاصرہ کے بعد بلغاریہ نے فتح کر لیا تھا لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد دوسری جنگ بلقان ہوئی یعنی بلغاریہ کی لڑائی سرویہ اور یونان کی متفقہ فوجوں سے
ہوئی جن کی پشتی پر رومانیا تھا اس وقت ٹرکی نے بلغاریہ کو جنگ میں پھنسا ہوا دیکھ کر موقعہ پایا اور ایڈریانوپل اور اس کے مضافات کو فتح کر لیا اور اپنے
کھوئے ہوئے علاقہ کو حاصل کر لیا۔ سنہ ۱۹۱۴ء و سنہ ۱۹۱۸ء کی جنگ عظیم کے موقعہ پر ٹرکی دول متوسط (جرمنی و آسٹریا) کے ساتھ مل گیا اور مصر اور جنوبی عرب پر ناکام
حملے کئے۔ انگریزوں نے گیلی پولی پر مہم روانہ کی جو ناکامی کے ساتھ واپس بلائی اور فلسطین و عراق پر فوجیں روانہ کر کے ٹرکی کو آزاد کرا دیا۔ شام کو بھی آزاد کرا دیا۔ اور
عربوں نے عرب کے علاقوں میں بغاوتیں کر کے اپنے علاقے آزاد کرا لئے۔ آخر ٹرکی نے اتحادیوں سے شکست کھائی۔ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء کو صلح کی شرائط طے ہوئیں اور
۱۰ مئی سنہ ۱۹۲۰ء کو سیورے کا عہد نامہ لکھا گیا جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ (۵) (روس) یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ء سے دول متوسط سے مصروف جنگ رہا۔
۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۷ء کو ڈوما (مجلس) کی مخالفت کے سبب زار نکولس دوم تخت سے دستبردار ہوا اور اس کا مقرر کردہ جانشین بادشاہ نہیں بنایا گیا
اور پرنس لووف کے ماتحت عارضی مشروط حکومت قائم کی گئی۔ ۱۶ مئی سنہ ۱۹۱۷ء کو الکزینڈر کرنسکی کے ماتحت جمہوری حکومت قائم ہوئی لیکن انتظام نہ ہو سکا
بدنظمی پھیل گئی اور فوج نے دول متوسط سے جنگ بند کر دی اور اپنے گھر چلی گئی۔ ۷ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء کو ایک فوجی انقلاب نے کرنسکی کی جمہوریت کا تختہ الٹ دیا اور
رعایا کے کمشنروں کے ہاتھ میں منتقل کر دیا جو آل رشیا کانگریس آف سوویٹ [illegible] کونسل [illegible] تمام ملک کے
مزدوروں، فوجیوں اور [illegible] کی طرف سے مقرر ہوئے [illegible] بالشویکی حکومت [illegible]
ہیں بلکہ دنیا کی تمام غریبوں مزدوروں کی [illegible]
[illegible]

اتحادیوں کے ہاتھوں ہوگیا۔ ۴۔ اتحادی بالشویکی اصول کے خلاف تھے۔ اس سبب سے انہوں نے اُن لوگوں کو مدد دی جو روسی علاقوں میں بالشویکوں کے مخالف تھے (۱) سائبیریا میں ایڈمرل کولچک کو (۲) جنوبی روس میں ڈینیکن کو (۳) شمالی روس میں چیکو وسک کو کیونکہ بالشویکوں نے اپنے اصول کے مخالفوں کو اعلان جنگ دیدیا تھا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں سوویٹ کی فوجیں برابر سائبیریا کی فوج سے مقابلہ میں کامیاب رہیں کولچک کو کوہ یورال کے پرے بھگا دیا اور اُس کی فوج منتشر کر دی گئی سردار پکڑا اور مارا گیا اور اتحادیوں کی بھیجی فوجیں جو سنہ ۱۹۱۸ء میں کمک کو گئی تھیں سنہ ۱۹۱۹ء کے خزاں اور جاڑے کی موسم میں بہ تبدیل مرام روس سے واپس بلالیں یعنی آرکنجل و مرمنسک سے جو شمال میں ہیں۔ اوڈیسہ سے جو جنوب میں ہے اور ولاڈی ووسٹک سے جو سائبیریا میں ہے۔ بالشویک جو سرخ قوم کہلاتی ہے اور اُن کے روسی مخالف جو (سفید قوم کہلاتے ہیں) اتحادیوں کی واپسی سے پہلے ہی آپس میں گتھ گئے تھے۔ اور سنہ ۱۹۲۰ء کی گرمی ختم ہونے ہوتے سائبیریا کا بڑا حصہ اور آرکنجل کا علاقہ سوویٹ حکومت میں ملالیا گیا اب وہ روس جس پر ایک زار مطلق العنانی سے حکومت کرتا تھا ذیل کی جداجدا ۱۶ جمہوری اور ۲ شخصی حکومتوں میں منقسم ہوگیا۔

دارالحکومت	سنہ تقرر	آبادی	رقبہ	نام حکومت		دارالحکومت	سنہ تقرر	آبادی	رقبہ	نام حکومت	
۰	ستمبر ۱۹۱۸ء	۱۲۵۰۰۰۰	۳۸۰۰۰	تیرریک	۱۰-؍؍	ماسکو	نومبر ۱۹۱۷ء	۱۰۰۰۰۰۰۰۰	۱۹۰۵۰۰۰	سوویٹ رشیا	(۱) جمہوری
نووچرکس	جنوری ۱۹۱۸ء	۳۷۰۰۰۰۰	۶۳۰۰۰	ڈون	۱۱-؍؍	ہلسنگفورس	سنہ ۱۹۱۸ء	۳۳۱۳۸۱۴	۱۲۵۵۸۸	فنلینڈ	۲-؍؍
اکاٹری نوڈر	نومبر ۱۹۱۸ء	۳۰۰۰۰۰۰	۳۶۵۰۰	کوبان	۱۲-؍؍	ولنا	سنہ ۱۹۱۸ء	۵۰۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰	لتھوانیا	۳-؍؍
تفلس	شروع ۱۹۱۸ء	۲۱۷۵۱۵۲	۴۵۰۰۰	جارجیا	۱۳-؍؍	ریگا	سنہ ۱۹۱۸ء	۲۷۵۵۰۰۰	۲۸۰۰۰	لٹویا	۴-؍؍
باکو	سنہ ۱۹۱۸ء	۵۰۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰	آذربیجان	۱۴-؍؍	ریوال	سنہ ۱۹۱۸ء	۱۸۰۰۰۰۰	۲۴۱۶۰	استھونیا	۵-؍؍
بالٹک	مئی ۱۹۱۸ء	۳۵۰۰۰۰۰	۱۵۳۲۲۵۲	باکشک	۱۵-؍؍	وارسا	نومبر ۱۹۱۸ء	۳۱۵۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰	پولینڈ	۶-؍؍
تاشقند	جنوری ۱۹۱۹ء	۱۰۰۰۰۰۰	۴۲۰۰۰۰	ترکستان (خوقند)	۱۶-؍؍	کیئو	۱۷ نومبر ۱۹۱۷ء	۳۵۰۰۰۰۰۰	۱۷۴۰۰۰	یوکرین	۷-؍؍
بخارا	سنہ ۱۹۱۷ء	۱۲۵۰۰۰۰	۸۵۰۰۰	بخارا	(۱) شخصی	سمفروپول	مارچ ۱۹۱۸ء	۲۰۰۰۰۰۰	۲۳۳۱۲	توریڈا	۸-؍؍
خیوا	سنہ ۱۹۱۷ء	۸۰۰۰۰۰	۲۱۰۰۰	خیوا	(۲) ؍؍	سامارا	سنہ ۱۹۱۸ء	۳۷۰۰۰۰۰	۵۸۳۲۰	تاتار باشکر	۹-؍؍

خلاصہ یہ کہ اس جنگ عظیم نے مفتوحین (جرمنی۔ آسٹریا۔ روم اور بلغاریہ) اور روس کی سلطنت کو تو بالکل تباہ اور پارہ پارہ کر دیا۔ اور جانی و مالی بے حد نقصان میں فاتح اور مفتوح دونوں شریک ہیں۔ اتنا بڑا انقلاب جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی کسی جنگ میں نہیں ہوا۔

(۴) مراکش۔ مصر۔ افغانستان۔ بلوچستان اور ایران کے انقلابات

(۱) مراکش۔ آٹھویں صدی عیسوی کے آخر سے سنہ ۱۹۱۲ء تک مراکش میں مسلمانوں کے مختلف خاندان خود مختارانہ حکومت کرتے رہے چنانچہ فلالی خاندان سنہ ۱۶۴۹ء سے حکمران تھا۔ حکومت مطلق العنان تھی۔ اس اثناء میں فرنگیوں نے کئی دفعہ مداخلت کی یہاں تک کہ انیسویں صدی کے آخر برسوں میں فرانسیسیوں نے غلبہ حاصل کرلیا جن کا ملک الجزائر مراکش کی شرقی حد سے ملا ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۰۴ء میں انگریزوں اور فرانسیسیوں میں ایک عہد نامہ ہوا جس کی رو سے انگریزوں نے فرانس کو حقوق مراکش تسلیم کر دئیے مگر سنہ ۱۹۰۵ء میں جرمنی نے معاملات مراکش میں اپنے تعلقات جتانے کا اظہار کیا اور سنہ ۱۹۰۶ء میں جزیرۃ الخضراء میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں طاقتوں نے اپنے اپنے تعلقات و مفاد کی حد مقرر کر دی اور باقاعدہ پولیس کی فوج سے ملک میں امن قائم کرنے کی کوشش کی سنہ ۱۹۰۷ء اور سنہ ۱۹۱۱ء کے درمیان فرانسیسی فوج اور مراکش کی قبائل کے درمیان اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اور سنہ ۱۹۰۸ء میں اندرونی فسادوں اور نا اتفاقیوں کا انجام یہ ہوا کہ امیر حفیظ نے اپنے بھائی سلطان عبدالعزیز چہارم کو شکست دیکر معزول کر دیا۔ اور خود بادشاہ ہوگیا۔ اور طاقتوں نے سنہ ۱۹۰۹ء میں اس کو مراکش کا سلطان تسلیم کرلیا۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں سلطان حفیظ نے تخت سے دستبرداری اختیار کر کے فرانس سے پنشن لینی منظور کی اور اُس کی جگہ اس کا بھائی مولائے یوسف تخت نشین ہوا۔ اب مراکش فرانس کی زیر حمایت ہے اس کا بہت سا انتظام فرانس کے ہاتھ میں ہے۔ دیگر طاقتوں نے بھی اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ فرانس کے علاوہ کئی صدی سے سپین کے تعلقات بھی مراکش سے ہیں چنانچہ پندرھویں صدی کے آخر سے سپین کے قبضہ میں ہے ساحل بحیرہ روم یعنی رِف کا علاقہ بھی انہیں کے ماتحت ہے اور اسکے قریب کے جزیرے الحسیما (الحسیما) اور فاریس (صفاریس) پر سپین کے مقبوضات میں ہیں۔ سنہ ۱۹۲۱ء سے غازی محمد عبدالکریم کی سرکردگی میں اہل رِف سپین کے خلاف لڑ رہے ہیں اور کئی دفعہ سپین والوں کو سخت شکستیں دے کر فتح نمایاں حاصل کر چکے ہیں اور ابتک کامیابی کے ساتھ جنگ جاری رکھی ہے۔ سنہ ۱۹۲۵ء سے فرانس

سلہ یعنی روس کا وہ حصہ جو بالشویکوں کی حکومت میں ہے۔

بھی سپین کا شریک ہو گیا۔ مگر محمد بن عبد الکریم فرانس کو بھی شکستیں دے رہا ہے۔ مراکش کا بہت سا جنوب مغربی علاقہ بھی سپین کے قبضہ میں ہے۔

(۲) مصر ۳۰ قبل مسیح سے ۶۳۹ء تک مصر رومن امپائر کا ایک صوبہ رہا۔ ۶۴۱ء میں مسلمانوں نے فتح کیا۔ ۱۵۱۷ء میں سلطان روم نے فتح کیا۔ اور اٹھارھویں صدی کے آغاز تک یہاں کی حکومت کیلئے قسطنطنیہ کی طرف سے پاشا (گورنر) مقرر ہوتے رہے اس کے بعد مملوکوں یعنی بوڑھی گارڈوں میں سے گورنر منتخب ہوتے رہے ۱۷۹۸ء سے ۱۸۰۱ء تک فرانسیسی فوج مصر پر قابض رہی جس کا منشا یہ تھا کہ مملوکوں کو مغلوب کر کے سلطان کی حکومت مصر میں بحال کر دے جب فرانسیسی ملک کو خالی کر کے چلے گئے تو محمد علی پاشا نے جو ۱۸۰۵ء میں مصر کا گورنر مقرر ہوا ۱۸۱۱ء میں مملوکوں کی بیخ کنی کر دی اور آخر اسکی حکومت مصر و سوڈان پر موروثی کر دی گئی اس فرمان کی رو سے جو سلطان نے ۱۳ فروری ۱۸۴۱ء کو صادر کیا تھا۔ محمد علی نے اپنی ہی زندگی میں ۱۸۴۸ء میں مصر کی حکومت پر اپنے بیٹے ابراہیم کو مقرر کر دیا اور ابراہیم کچھ ماہ بعد مر گیا تو اسکا بھتیجا عباس اول ۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۴ء تک حکمران رہا اس کے بعد سعید بن محمد علی ۱۸۶۳ء تک اس کے بعد ابراہیم کا بیٹا اسمٰعیل ۱۸۷۹ء تک جس کو ۸ جون ۱۸۶۷ء کے فرمان کی رو سے خدیو کا خطاب دیا گیا تھا اس کے اب تک مصر کے حکمران والی کہلاتے تھے اس کے ابتدائی عہد میں مصر کی سلطنت بہت وسیع ہو گئی یہاں تک کہ ۱۸۷۸ء میں اس کے ملک کا رقبہ ۱۵ لاکھ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کو پہنچ گئی مگر فضول خرچ بہت تھا جس کے سبب یورپ کا بہت قرضدار ہو گیا اور ملک کی مالی حالت نے اس قدر ابتری پیدا کر دیا کہ فرانس و برطانیہ کو مداخلت کرنی پڑی اور اسے حکومت سے دستبردار ہو جانے پر مجبور کیا۔ اور اس کے بیٹے توفیق کو اس کی جگہ مقرر کر دیا۔ جو ۱۸۷۹ء سے ۱۸۹۲ء تک حکمران رہا۔ ۱۰ نومبر ۱۸۷۹ء کے خدیوی فرمان کی رو سے انتظام اور مالی حالت کو درست کرنے کیلئے انگریزوں کی طرف سے میجر ایولن بیرنگ اور فرانسیسیوں کی طرف سے موسیو ڈی بلنیر دو کنٹرولر جنرل مقرر ہوئے چنانچہ ۲ سال تک یہ دوعملی رہی اور بہت سی اصلاحیں ہوئیں اتنے میں مصری فوج کی بغاوت نے جس کا سردار عرابی پاشا تھا آگے کی اصلاحوں کو روک دیا اس بغاوت نے بڑا زور پکڑا فرانسیسی حکومت نے تو عمل دخل سے انکار کر دیا لیکن انگریزوں نے خدیو کا اختیار بحال کرنیکی غرض سے فوجی مہم روانہ کر دی۔

۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء کو خدیو کے ایک فرمان کی رو سے یہ دوعملی توڑ دی گئی اور کنٹرولر جنرل کے بدلہ ایک انگریز مالی مشیر مقرر کیا گیا۔ جنوری ۱۸۸۴ء میں سر ایولن بیرنگ جو پہلے کنٹرولر جنرل رہ چکا تھا برطانیہ کی طرف سے کونسل جنرل مقرر ہوا اور انگریزی فوج بغاوت فرو کرنے کی غرض سے بطور قابض فوج کے مصر میں رہی اسی اثنا میں شیخ محمد احمد ساکن ڈنگولہ نے مہدویت کا دعوے کر کے جنوبی صوبوں میں بغاوت برپا کر دی جس کی وجہ سے کچھ عرصہ تک اینگلو ایجپشن سوڈان کو عارضی طور پر چھوڑ دینا پڑا ۱۸۹۲ء میں توفیق کی وفات پر اس کا بیٹا عباس ثانی خدیو ہوا جو ۱۹۱۴ء میں معزول کر دیا گیا اور سر ایولن بیرنگ کو ارل آف کرومر کا خطاب دیا گیا۔ ۱۹۰۷ء میں اپنے عہدہ برٹش ایجنٹ و کونسل جنرل سے مستعفی ہوا۔ اور اس کی جگہ سر ایلڈن گورسٹ مقرر ہوا جب وہ بھی ۱۹۱۱ء میں مر گیا تو وائی کونٹ کچنر اس کی جگہ مقرر ہوا۔ جب کچنر جنگ عظیم کے دوران میں انگلستان کا وزیر جنگ مقرر ہوا تو لارڈ الینبی فاتح فلسطین اس عہدہ پر مامور ہوا جو اب تک ہے۔

۱۹۱۴ء تک خدیو مصر تو بالا آزاد تھا صرف ۵۰ لاکھ سالانہ خراج سلطان روم کو دیتا اور اپنے کو روم کا ماتحت سمجھتا تھا مگر انگریزی فوج اسکے ملک پر قابض تھی جب جنگ عظیم شروع ہوئی تو عباس ثانی قسطنطنیہ چلا گیا اور جرمن و آسٹریا سے مل گیا انگریزوں نے اس کی معزولی کا اعلان کر کے اس کے بھائی حسین کامل پاشا کو تخت پر بٹھا کر سلطان کا خطاب دیکر روم کی ماتحتی سے نکال دیا۔ اور اپنی حمایت میں لے لیا۔ اور ۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء کو اس کا اعلان کر دیا سلطان حسین کامل کا ۹ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو انتقال ہو گیا اور اس کا بھائی احمد فواد پاشا سلطان بنایا گیا جو اب تک ہے۔ ۱۹۲۳ء تک مصریوں نے کوشش کر کے اپنے کو انگریزی حکومت سے نیم آزاد کر لیا تھا مگر ۱۹۲۴ء میں کرنل سٹیک کو کسی مصری نے مار ڈالا اس بہانہ سے انگریزوں نے مصریوں کے وہ حقوق بھی چھین لئے۔ اور ان پر بہت کچھ تشدد جاری کر دیا۔

(۳) افغانستان ۱۹۰۴-۵ء میں انگریزوں نے کابل میں ایک سفارت بھیجکر ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو اس عہدنامہ کی تجدید کی جو ۱۸۸۰ء سے امیر عبد الرحمٰن کے وقت سے چلا آتا تھا۔ ۱۹۰۷ء میں انگریزوں اور روسیوں کے باہمی اتفاق سے روس نے افغانستان کو اپنے اثر میں لانے سے باز دعوے دیدیا۔ ۲۰ فروری ۱۹۱۹ء کو امیر حبیب اللہ خاں کو کپتان علی رضا خاں نے گولی سے ہلاک کر دیا۔ تو اس کا بھائی نصر اللہ خاں تخت پر قابض ہو گیا۔ مگر امیروں نے حبیب اللہ خاں کے تیسرے بیٹے امان اللہ خاں کو امیر بنایا اور امان اللہ امیر تسلیم کر لیا گیا۔ امان اللہ خاں نے علی رضا خاں کو گولی مارنے کے جرم میں پھانسی دی۔ اور حبیب اللہ خاں کے بھائی نصر اللہ خاں اور عنایت اللہ خاں اس قتل کی سازش کے شبہ میں عمر قید کر دیئے گئے۔

۳ مئی ۱۹۱۹ء کو افغانی فوج ہندوستانی سرحد میں گھس آئی۔ فوراً انگریزی فوج نہ صرف بلکہ بھیجی گئی کہ ان کو مار کر نکال دے۔ لڑائی ہوئی اور انگریزوں نے ڈکہ پر قبضہ کر لیا۔ آخر کو اگست ۱۹۱۹ء میں صلح ہوگئی اور صلحنامہ میں یہ شرائط لکھی گئیں۔ (۱) کابل کے پہلے امیروں کو جو یہ حق حاصل تھا کہ ہتھیار و سامان جنگ ہندوستان کے راستے منگا سکتے تھے اب یہ حق واپس لے لیا جاتا ہے (۲) مرحوم امیر کا وظیفہ جو انگریزوں پر باقی تھا ضبط کر لیا گیا اور اب سے امیر کا وظیفہ بند۔ (۳) ۶ ماہ بعد امیر کابل اپنی سفارت ہندوستان بھیجکر دیگر معاملات کی بابت جو طرفین کی بہتری پر مبنی ہوں گفتگو کریں۔ ان شرائط پر حکومت افغانستان نے اس سرحد کو منظور کر لیا جو امیر مرحوم نے منظور کر لی تھی۔ اور خیبر کے مغرب میں جہاں کہ افغانی فوج حملہ آور ہوئی تھی اس حد کو منظور کر لیا جو انگریزی کمیشن مقرر کردے۔ اس عہدنامہ کی رو سے افغانستان اندرونی اور بیرونی تمام معاملات میں بالکل ایک آزاد سلطنت تسلیم کر لی گئی اس لڑائی سے پہلے کے تمام عہدنامے منسوخ کر دئے گئے۔ ۱۹۲۲ء میں تمام سلطنتوں نے افغانستان کی مطلق العنانی تسلیم کر لی تمام ملکوں میں افغانستان کی سفارت مقرر ہو گئی اور یہاں کا حکمران بجائے امیر کے بادشاہ کہلانے لگا۔ ۱۹۲۰ء میں حکومت کابل اور حکومت ہند کے نمائندے بمقام منصوری ان مسئلوں پر بحث کرنے کیلئے جمع ہوئے جو دونوں حکومتوں کے باہمی تعلقات سے متعلق تھے۔ امان اللہ خاں کے عہد میں ملک میں ترقی کے وسائل جاری ہوئے اور ترکوں و ایرانیوں سے کمال اتحاد کے عہدنامے ہوئے۔

(۴) **بلوچستان**۔ افغانستان اور بلوچستان کی حدبندی ۹۷-۱۸۹۶ء میں طرفین کی رضامندی سے مقرر کی گئی۔ بلوچستان تین حصوں پر منقسم ہے۔ (۱) برٹش بلوچستان جس کا رقبہ ۹۰۹۶ مربع میل۔ یہ وہ علاقے ہیں جو ۱۸۷۹ء کے عہدنامہ سے انگریزوں کے حوالہ کر دیئے گئے۔ (۲) ایجنسی ٹیریٹری۔ رقبہ ۴۵۱۳۲ مربع میل۔ جو وقتاً فوقتاً ٹھیکہ وغیرہ سے انگریزی حکومت میں آگئی ہیں۔

(۳) قلات اور لس بیلا کی دو دیسی حکومتیں۔ رقبہ ۸۰۴۱۰ مربع میل۔

انگریزی ریزیڈنٹ تو انیسویں صدی کے وسط سے خان قلات کے دربار میں رہتا تھا اور انگریزی فوج نے درہ بولان سے قندھار پر چڑھائی کی تھی مگر پھر بھی ۱۸۷۵ء تک بلوچستان آزاد ہی سمجھا جاتا تھا۔ ۱۸۷۶ء میں سر رابرٹ سنڈیمن جو انگریزی صوبہ بلوچستان کا بانی ہوا اول اس ملک میں داخل ہوا اور ۱۸۷۷ء میں کوئٹہ کی چھاؤنی پر جو اب دارالحکومت انگریزی علاقہ کا ہے انگریزی فوج نے قبضہ کر لیا اور ۱۸۷۹ء میں خان قلات کیطرف سے علاقہ کوئٹہ کا انتظام انگریزوں کو سپرد ہوا۔ جنگ افغانستان (۱۸۷۸ء سے ۱۸۸۱ء تک) سے اضلاع پشین، ہرنی، تھل چوٹیالی، شورارود، دکی، سیبی، شاہرگ انگریزوں کے حوالے کر دئے گئے اور نومبر ۱۸۸۷ء میں اس تمام علاقہ کا نام برٹش بلوچستان قرار پایا۔ ۱۸۸۳ء میں اضلاع کوئٹہ و بولان خان نے ۲۵ ہزار و ۳۰ ہزار روپے سالانہ پر انگریزوں کو دیدیئے۔ ۱۸۸۶ء میں لورا لائی پر قبضہ ہوا جس میں لورا لائی کی چھاؤنی ہے۔ ۱۸۸۷ء میں کھیتران کا علاقہ جو اب بار کھان تحصیل کہلاتا ہے انگریزی قبضہ میں آیا۔ ۱۸۸۹ء میں ژوب و بوری اور کاکر خراسان پر اور ۱۸۹۶ء میں چاغی اور مغربی سنجرانی پر قبضہ ہوا اور ۱۸۹۹ء میں ۹ ہزار روپے سالانہ پر نوشکی کی نیابت خان قلات نے انگریزوں کو عطا کی۔ اور ۱۹۰۳ء میں ایک لاکھ ۱۲ ہزار ۵ سو روپے سالانہ پر نصیر آباد کی تحصیل خان قلات سے حاصل کی۔ پس اب کل انگریزی علاقہ کا رقبہ ۵۴۲۲۸ مربع میل اور آبادی ۴۱۴۴۱۲ ہے۔ چیف کمشنر جو ایجنٹ ٹو دی گورنر جنرل ہے حکومت کرتا ہے۔ اس علاقہ میں ضلعے ہیں۔ کوئٹہ پشین، سیبی، ژوب، لورالائی، بولان و چاغی۔ ہر ضلع میں ایک ایک پولیٹیکل ایجنٹ رہتا ہے درہ بولان کا پولیٹیکل ایجنٹ قلات اور لس بیلا کا بھی پولیٹیکل ایجنٹ ہے۔ خان قلات میر محمود خاں اپنے باپ میر خداداد خاں کی دستبرداری کے بعد نومبر ۱۸۹۳ء میں تخت نشین ہوا۔ اس کی ماتحت اور بہت سی چھوٹی ریاستیں ہیں تمام ضروری معاملات میں ایجنٹ ٹو دی گورنر جنرل (مقیم کوئٹہ) کے مشورہ سے چلتا ہے رقبہ ۷۳۲۷۸ مربع میل۔ آبادی ۳۵۹۰۸۶۔ آمدنی علاوہ اس کرایہ کے جو انگریزوں سے ملتا ہے ۱۳ لاکھ روپے سالانہ۔

لس بیلا کا خان جام کہلاتا ہے موجودہ جام کا دادا جام میر خاں ۱۸۸۸ء میں اور باپ جام علی خاں ۱۸۸۹ء میں اور خود یہ جام میر کمال خاں ۱۸۹۶ء میں تخت نشین ہوا۔ رقبہ ۷۱۳۲ مربع میل۔ آبادی ۶۱۲۰۵ آمدنی لاکھ روپیہ سالانہ۔

لس بیلا انگریزی قبضہ سے پہلے خان قلات کا باجگذار تھا۔ لیکن اب بالکل جدا ہے۔ مگر قلات کے انگریزی پولیٹیکل ایجنٹ کی ماتحت ہے۔

(۵) **خلیج فارس**۔ بحرین کا شیخ ۱۸۸۰ء سے گورنمنٹ ہند کے معاہدہ کی رو سے [illegible] اس کے دارالحکومت [illegible] انگریزی پولیٹیکل ایجنٹ

رہتا ہے۔ راس الخیمہ سے عدن تک سمندری ڈاکو ساحلی علاقوں کی آزاد سرداروں نے ہی ۱۸۲۰ء سے انگریزوں سے معاہدہ قیام امن کیا ہوا ہے خلیج فارس کا انگریزی پولیٹکل ریزیڈنٹ ان قبائل کے جھگڑوں کا تصفیہ کرتا ہے ۱۸۹۲ء میں ان قبائل نے انگریزوں سے عہد کر لیا کہ کسی اور طاقت سے معاہدہ نہ کریں گے

(۴) ایران ۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں احمد شاہ بوجہ نالائقی کے معزول کر دیا گیا سلطنت بالکل جمہوری ہو گئی سپہ سالار وزیر اعظم آقا رضا خان جمہوریت کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا لیکن حال میں خبر آئی کہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۵ء کو رضا خان کے سر پر تاج شاہی رکھ دیا گیا۔ آقا رضا خان نے معزول بادشاہ کے بڑے بیٹے محمد رضا کو ولیعہد مقرر کیا۔ احمد شاہ معزول بادشاہ ابھی فرانس ہی میں ہے۔

(۵) سلاطین نجد

(۱) محمد ابن سعود۔ ۱۱۳۹ھ ۱۷۲۶ء سے ۱۱۷۹ھ ۱۷۶۵ء تک۔ سلطنت نجد کا بانی محمد بن سعود قبیلہ بنی حنیفہ سے تھا جس قبیلہ سے مسیلمہ کذاب گذرا ہے یہ درعیہ میں بڑا شیخ مانا جاتا تھا گویا درعیہ کا حاکم تھا۔ جب یہ درعیہ میں حکمرانی کر رہا تھا ایک شخص محمد ابن عبد الوہاب نامی نے جو ۱۱۱۵ھ میں مقام عیینہ میں جو نجد ہی میں واقع ہے پیدا ہوا تھا اور ۱۲۰۶ھ میں مرا یہ قبیلہ بنی تمیم سے تھا۔ اس نے اپنے خیال میں مذہب اسلام میں اصلاح یا تجدید کی اور اپنے عقائد اپنے وطن میں پھیلانے لگا۔ جب لوگ اس کے پاس جمع ہونے لگے تو شہر کا حاکم مزاحم ہوا محمد بن عبد الوہاب

سلہ محمد ابن عبد الوہاب کو باپ نے بڑی کوشش سے اس کو شریعت اسلام کی تعلیم دی بعدہ اس نے مکہ معظمہ اور بصرہ میں علوم دین تحصیل کیا اور کتب احادیث صحاح ستہ کا عالم ہوا پھر اپنے والد کے ساتھ مکہ معظمہ کا حج کیا اور مدینہ طیبہ میں زیارت کر کے شیخ عبد اللہ ابن ابراہیم کا مرید ہوا بصرہ و بغداد میں تعلیم حاصل کی بعدہ اپنے وطن کو واپس گیا۔ ظاہر اشریعت اسلام اور اس کے اصول میں فرق نہ کیا یعنی فال دیکھنے شگون ماننے مزارات کی تعظیم کرنے یا ان کو آراستہ کرنے مسکرات کے استعمال اور حریر پہننے کو ممنوع بتایا اور ان کے کرنے والوں کو برا کہتا تھا صرف قرآن اور احادیث کو ہادی و رہنما قرار دیا۔ اس کے معتقدوں کو یہاں تک خیال تھا کہ جو کچھ محمد بن عبد الوہاب کہتا ہے جو شخص اس سے نہ مانے وہ کافر مشرک ہے اس کا جان و مال حلال ہے ابن عبد الوہاب کے عقائد میں سے بعض یہ ہیں (۱) جو شخص محمد یا کسی اور نبی یا ولی یا صالح کو پکارے یا اس سے سوال شفاعت کرے وہ مشرک ہے (۲) آنحضرت اور انبیاء و اولیاء و صلحا کی زیارت کو جانا شرک ہے (۳) کسی نبی یا ولی کو وسیلہ سمجھ کر پکارنا شرک ہے مثلاً یا محمد یا علی یا عباس کہہ کر پکارنا ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو اس کا قتل حلال ہے (۴) اور جو کسی کام کو سوا اللہ کے کسی کی طرف منسوب کرے گو بطور مجاز عقلی کے ہو یہ بھی کفر ہے جیسے کہ اس دوا نے نفع پہنچایا یا اس ولی کی وجہ سے میرا یہ کام ہو گیا (۵) کسی پیغمبر یا امام یا ولی کو کسی قسم کا تصرف بندوں کے معاملات میں حاصل نہیں اور نہ بعد وفات آخرت میں ان کو کوئی مدد دینے یا فائدہ رسانی کا منصب حاصل ہو سکتا ہے (۶) قرآن کی تاویل کرنا کفر ہے جو مسلمان تاویل کریں ان سے جنگ کرنا لازم ہے (۷) جو فرقہ اسلام ہمارے طریق پر نہیں ان سے محاربہ کرنا لازم ہے یہاں تک کہ ہمارے طریق کو اختیار کریں یا مثل کفار کے جزیہ دیا کریں جزیہ دینے کی حالت میں لباس موٹا پہنیں گھوڑے پر سوار نہ ہوں مکانات عالیشان نہ بنائیں (۸) خمس و زکوٰۃ کے سوا جو خراج لیا جائے وہ غیر مشروع ہے (۹) محمد و علی کی قسم کھانا حرام ہے کیونکہ وہ کسی غیبی بات پر شہادت نہیں دے سکتے کیونکہ سوائے خدا کے کوئی مخفیات سے واقف نہیں ہو سکتا (۱۰) قبر پر گنبد وغیرہ بنانا اور زیارت مزارات انبیا و اولیا کو جانا بت پرستی ہے اس لئے مزارات انبیا و اولیا کو توڑ ڈالنا چاہئے (۱۱) دولت مال و سامان آرائش وغیرہ کا دنیا سے حرم کا مخصوص صرف کرنا اللہ پاک کی خوشنودی کا باعث ہے (۱۲) مرد و دیگر تعزیت حرام ہے (۱۳) حقہ پینا حرام ہے (۱۴) تسبیح اور تعویذ غیر مشروع ہیں (۱۵) اموات سے طلب حاجت کرنا شرک اکبر ہے (۱۶) اللہ کے سوا دوسرے کی نذر یا دوسرے کے نام پر ذبح کرنا شرک ہے۔

محرم ۱۲۱۸ھ میں فتح مکہ کی حالات میں وہابیوں کا ایک رسالہ ہے جو فتح کے وقت لکھا گیا تھا اس میں لکھتے ہیں ہمارا مذہب اصول دین میں وہی ہے جو اہلسنت والجماعت کا ہے اور ہم طریقہ سلف پر چلتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہم اسبات کے مقر ہیں کہ آیات و احادیث میں جو صفات الٰہی وارد ہوئی ہیں وہ اپنی ظاہر ہی پر محمول ہیں اور معانی ان کے اللہ جانتا ہے اور خیر و شر جانب اللہ کی مشیت کے ہیں جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے بندہ کو افعال کے پیدا کرنے پر قدرت نہیں بندہ کا سبب جس کی وجہ سے اللہ اس کو ثواب از راہ فضل دیتا ہے اور عذاب بوجہ عدل کرتا ہے اللہ پر کوئی شے واجب نہیں اللہ کا دیدار قیامت میں بلا کیف اور بلا احاطہ کے ہو گا اور ہم فروع میں امام احمد بن حنبل کے پیرو ہیں اور ائمہ اربعہ کے مقلدوں کو برا نہیں جانتے ان کے سوا اسلام میں جو مذاہب ہیں ان کو ہم نہیں جیسے زیدیہ اور امامیہ وغیرہ سو ہم ایسے لوگوں کو ائمہ اربعہ کی تقلید پر مجبور کرتے ہیں قرآن و حدیث کے نص جلی کے خلاف ہم اجتہاد کو نہیں مانتے۔ ان باتوں کو کہ جن کا حکم دین میں جو ظاہر شرع سے مفہوم ہوتی ہیں اور علماء کی پیدا کی ہوئی باریکیوں پر عمل نہیں کرتے قرآن کے سمجھنے کیلئے تفاسیر متداولہ معتبرہ سے مدد لیتے ہیں ایسی تفاسیر ہمارے نزدیک یہ ہیں۔ تفسیر ابن جریر طبری۔ اور اس کا مختصر تفسیر ابن کثیر شافعی بغوی بیضاوی خازن جلالین تفسیر حداد وغیرہ اور احادیث کے سمجھنے کیلئے شروح [illegible] ہمارے نزدیک معتبر ہیں عسقلانی قسطلانی شرح بخاری نووی شرح مسلم اور مناوی کی شرح جامع صغیر ہم صحاح ستہ اور ان کی شرحوں کو زیادہ رغبت رکھتے ہیں ہم سب کتابوں کو اچھا سمجھتے ہیں سوائے ایسی کتابوں کے جن سے شرک پیدا ہو مثلاً روض الریاحین یا جن سے عقائد میں خلل آتا ہو جیسے علم منطق اس کو ہم [illegible] نہیں ہمارے نزدیک خیر دین شاہ ذاصحاب تابعین تبع تابعین کے بعد جو بات نکلی وہ مطلقاً مذموم ہے بدعت حسنہ و سیئہ کی تقسیم درست نہیں ہے

بھاگ کر درعیہ کے زبردست حاکم محمد بن سعود کے پاس چلا آیا اُس نے اُس کی حمایت کی اور اس جدید مذہب کو اپنی سلطنت کی توسیع کا ذریعہ سمجھ کر اختیار کرلیا۔ جو محمد بن عبدالوہاب کے نام پر وہابی کہلاتا ہے۔ محمد بن سعود کی حمایت کی وجہ سے وہابی[1] سلسلہ قایم ہوا۔ اور پھر رئیس درعیہ نے اس جدید مذہب والے سے خاندانی رشتہ و قرابت قایم کرکے اس کو تقویت دی اور وہابی تحریک کے پھیلانے کی غرض سے اطراف کے اضلاع اور شہروں سے ۱۱۵۹ھ ۱۷۴۶ء میں جنگ شروع کردی اور بہت جلد الحسا کے مشہور قبیلہ بنی خالد اور نجران کے قبیلہ مکرمی کو مداخلت کرنی پڑی لیکن وہ بھی اس سیلاب کو نہ روک سکے شرفائے مکہ نے ان کو ایک جدید فرقہ سمجھ کر حج سے روک دیا۔ اس واقعہ کی سب سے پہلی اطلاع جو شریف مکہ نے قسطنطنیہ بھیجی تھی وہ ۱۱۶۲ھ ۱۷۴۹ء میں وہاں پہونچی محمد بن سعود نے ۱۱۷۹ھ ۱۷۶۵ء میں تیس برس حکومت کرکے انتقال کیا۔

(۲) عبدالعزیز بن محمد بن سعود ۱۱۷۹ھ ۱۷۶۶ء سے ۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ء تک۔ اس کی حکومت کے پہلے دس سال ہمسایہ قبائل یعنی خالد بنی ظفر اور بنی منتفق سے لڑنے میں گزرے۔ ۱۲۰۸ھ ۱۷۹۵ء میں عبدالعزیز نے الحسا اور قطیف پر قبضہ کرکے خلیج فارس کے ساحل پر اقتدار قایم کرلیا بصرہ و بغداد کے ترکی والیوں اور ان کے اتحادی بنی منتفق کی مسلسل کوششیں ناکام رہیں۔ ۱۲۱۴ھ ۱۷۹۹ء میں پاشائے بغداد اور عبدالعزیز میں چھ سال کی عارضی صلح ہوگئی۔ ۱۱۸۶ھ ۱۷۷۲ء میں سرور شریف مکہ نے ان کو ایک خاص محصول کی ادائگی پر زیارت مقامات مقدسہ کی اجازت دیدی لیکن اس کے جانشین غالب نے ۱۲۰۳ھ ۱۷۸۹ء سے اس رعایت کو موقوف کردیا اس پر وہابیوں نے ۱۲۰۴ھ ۱۷۹۰ء و ۱۲۰۹ھ ۱۷۹۵ء اور ۱۲۱۳ھ ۱۷۹۸ء میں حجاز پر حملے کیے۔ آخر وہابیوں کے حملوں سے مجبور ہوکر ۱۷۹۹ء میں شریف غالب نے صلح کرلی ان کو حج کی عام اجازت دیدی اور عبدالعزیز نے وعدہ کیا کہ آئندہ وہ شریف کے زیر اثر علاقہ پر تاخت و تاراج نہ کریگا۔ ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۱۶ھ ۱۸۰۲ء کو عبدالعزیز نے اپنے بیٹے سعود کے ماتحت فوج روانہ کرکے کربلا فتح کرالیا۔ سعود نے وہاں حکم دیا کہ ان کا فروں مشرکوں کو مارو اور قتل عام کرایا۔ ۷ ہزار کربلائی مارے گئے ان مقتولوں میں مولینا فخرالدین عبدالصمد ہمدانی صاحب بحرالمعارف بھی ہیں۔ روضہ سید الشہدا[2] کا کچھ ادب نہ کیا۔ مقدس مقامات کی بے حرمتی کی جو کچھ نقد و جنس خزانہ درگاہ میں جمع تھا سب وہابیوں نے لے لیا اور درعیہ کو لے گئے۔ ۱۲۱۴ھ ۱۸۰۰ء اور ۱۲۱۵ھ ۱۸۰۱ء میں سعود بن عبدالعزیز نے حج کیے اور اس وقت عسیر، تہامہ اور بنی حرب کے قبائل جو اب تک شریف غالب کے ماتحت تھے سعود سے آملے اور اس کے بعد پھر شعلہ جنگ بلند ہوگیا۔ ۲۵ شوال ۱۲۱۷ھ (۱۸ فروری ۱۸۰۳ء) کو انھوں نے طائف پر قبضہ کرلیا ہزارہا آدمی قتل کیے اور ۸ محرم ۱۲۱۸ھ (۳۰ اپریل ۱۸۰۳ء) کو سعود فاتحانہ مکہ معظمہ میں داخل ہوا۔ ۱۴ روز وہاں مقیم رہ کر مسلمانوں کو اپنے طریقہ کی ہدایت کی اور سلطان روم کو اپنے مکہ فتح کرلینے کا حال اور اس کو اپنا ہدایت نامہ بھیجا اور جو اصلاحیں اس نے اپنے خیال میں کی تھیں لکھ بھیجیں۔ اور پھر جدہ کا محاصرہ کرلیا شریف غالب جو وہاں موجود تھا جواب دیتا رہا اتنے میں سعود کو خبر پہنچی کہ (۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ء میں) عبدالعزیز حالت نماز میں ایک شیعہ عبدالقادر باشندہ عمارہ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ پس سعود جدہ کا محاصرہ اٹھا کر درعیہ کو چلا گیا اور اپنے باپ کی جگہ نجد کا سلطان ہوا اور شریف غالب نے میدان خالی پاکر مع فوج سلطانی جو شریف پاشا کے ماتحت تھی مکہ کو کوچ کیا اور وہاں از سر نو قبضہ کرکے جو وہابی موجود تھے انکو نکالدیا لیکن ان کے لیے مزید مراعات منظور کیں اور طائف وہابیوں کے قبضہ میں رہا جہاں پر عثمان مضائقی انکی طرف سے منتظم تھا۔ انہیں واقعات کے ساتھ ساتھ ۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ء وہابیوں نے خلیج فارس کے ساحل پر اپنا اقتدار جمانا شروع کیا۔ اور چند ہی سال میں بحرین پر قابض ہوگئے اور راس الخیمہ کے قبائل جو قاسم بھی ان کے ماتحت میں آگئے۔

(۳) سعود بن عبدالعزیز ۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ء سے ۱۲۲۹ھ ۱۸۱۴ء تک۔ بغداد اور عمان پر متعدد خفیف حملوں کے بعد سعود نے بہتری صورت یہ خیال کی کہ شریف مکہ کی حکومت کا خاتمہ کردے چنانچہ ۱۲۲۰ھ ۱۸۰۵ء میں اس نے مدینہ منورہ[3] اور اسی سال کے ذی الحجہ میں مکہ معظمہ پر قبضہ کرلیا اپنی بقیہ حکومت کے استحکام کیلئے شریف غالب نے اطاعت قبول کرلی۔ مگر کامل ۹ سال تک ان مقامات میں وہابیوں کی حکومت رہی

[1] فرقہ وہابیہ کو نجدیہ بھی کہتے ہیں۔ [2] ... اولیا کی قبور کے گنبد توڑ ڈالے حجرہ مبارک کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا اور قبر نبوی[illegible] سے چادر اتار لینے کا ارادہ کیا لیکن خواب میں دیکھا کہ حضور منع کرتے ہیں کہ ہرگز یہ چادر نہ اتارو لہذا یہ باز رہا ... [3] ... اپنی طرف سے مدینہ کا حاکم مقرر کردیا ... سخت محاصرہ کے بعد لوگ بھوکے مرنے لگے کتے حلال کرکے کھانے لگے۔

اور وہابی تحریک تمام حجاز میں پھیلتی رہی۔ حاجیوں کے کاروان جو ترکی حکومت کے ماتحت یہاں آ رہے تھے روک دیئے گئے۔ خطبہ سے سلطان روم کا نام نکال دیا گیا۔ اور سعود نے ایک خط میں مطالبہ کیا کہ نہ صرف والی دمشق بلکہ خود سلطان وہابی تحریک کو قبول کرے والی دمشق نے جواب صاف دیا۔ تو سعود نے جولائی ۱۸۱۰ء میں حوران کو لوٹ لیا۔ اب سعود نے خلیج فارس میں بھی تاخت و تاراج شروع کر دی اور اس طرح انگریزوں کو ۱۸۰۹ء میں ایک بیڑا روانہ کرنا پڑا۔ جس نے ۱۳ نومبر ۱۸۰۹ء کو راس الخیمہ پر قبضہ کر کے سعود کے بیڑے کو برباد کر دیا۔

سلطان روم خود نصاریٰ سے جنگ میں مصروف ہونے کے سبب کمزور ہو رہا تھا یہاں وہابیوں نے اس قدر زور پکڑا کہ اپنی سلطنت جاتے رہنے کا خوف پیدا ہو گیا اس نے محمد علی پاشا کو جو مصر میں موجودہ خدیوی خاندان کا بانی ہوا ہے اور جس نے بزور فرمان آزادی حاصل کیا تھا حکم دیا کہ مصری فوج لے کر سعود کی سرکوبی کرے۔ محمد علی نے اپنے بیٹے طوسون پاشا کی سرکردگی میں سعود کے مقابلہ میں فوج روانہ کر دی۔ جس نے نومبر ۱۸۱۱ء میں ینبع البحر اور ینبع البر فتح کر لیا لیکن مدینہ کی طرف پیشقدمی کرتے وقت صفرا اور جدیدہ کے مقام پر سعود کے بیٹوں عبداللہ اور فیصل نے ان عربوں کی مدد سے جو ان کی امداد کو جمع ہوئے تھے ذیحجہ ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء میں ایسی شکست دی کہ مصری فوج ینبع کیطرف بھاگ گئی اور بہت کم لوگ بچ کر گرتے پڑتے مصر کو واپس ہو سکے تمام مال و اسباب وہابیوں کے ہاتھ لگا۔ ۱۲۲۷ھ / ۱۸۱۲ء میں مصریوں نے دوسرا حملہ کر کے ماہ نومبر میں مدینہ منورہ پر قبضہ کر لیا۔ اور جنوری ۱۸۱۳ء میں مکہ معظمہ میں داخل ہو گئے مگر دوسری طرف سعود نے مصریوں کو تربہ کی طرف پیشقدمی کرنے سے روک دیا۔ اگست ۱۸۱۳ء / ۱۲۲۸ھ میں محمد علی خود جدہ آیا۔ اور اس کی فوج تمام مقبوضات وہابیہ کو فتح کرتی ہوئی صفرا اور جدیدہ تک پہنچ گئی اور اسے بھی ماہ رمضان میں نہایت حسن تدبیر کے ساتھ عربوں کو ملا کر بلا مقابلہ فتح کر لیا۔ سپہ سالار لشکر وہابیہ کو ایک لاکھ ریال رشوت میں دیئے۔ اور دوسرے افسروں کو اٹھارہ اٹھارہ ہزار ریال دئے اور ان کو وظیفہ مقرر کر دیئے یہ سارا کام شریف غالب کی پیروی اور کوشش سے ہوا۔ جو بظاہر وہابیوں کے ہمراہ تھا مگر درپردہ یہ کارروائیاں کر کے ان کی بیخ کنی کرتا تھا۔ ذیقعدہ ۱۲۲۷ھ میں لشکر سلطانی مدینہ میں داخل ہوا اور اوائل محرم ۱۲۲۸ھ میں دریا کے راستہ جدہ میں آ اترا۔ شریف غالب چھپ کر فوج وہابیہ سے نکل کر سلطانی لشکر میں چلا گیا اور مکہ اور جدہ میں سلطانی فوج کے داخل ہوتے ہی عثمان مضایفی طائف سے فرار ہو گیا۔ لیکن آخر کار گرفتار کر کے قسطنطنیہ بھیجا گیا اور وہاں قتل ہوا پھر محمد علی پاشا نے تمام وہابیوں کو حجاز میں سے چن چن کر قتل کرا دیا۔ اسی اثنا میں ۸ جمادی الاول ۱۲۲۹ھ مطابق ۲۷ اپریل ۱۸۱۴ء کو سلطان سعود ۶۸ سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔ اور اس کا بیٹا عبداللہ اس کا جانشین ہوا۔

(۴) **عبداللہ بن سعود** ۔ ۲۷ اپریل ۱۸۱۴ء / ۱۲۲۹ھ سے ۹ ستمبر ۱۸۱۸ء / ۱۲۳۳ھ تک۔ محمد علی نے حملہ کر کے ۱۵ جنوری ۱۸۱۵ء کو تربہ فتح کر لیا۔ پھر بیشہ کیطرف بڑھا اور قنفدہ ہوتا ہوا مکہ آیا۔ مارچ میں طوسون پاشا حناکیہ کی سمت سے نجد میں داخل ہوا اور الراس کے قلعہ بند شہر پر قبضہ کر لیا یہاں عبداللہ بن سعود سے دو چار ہوا وسط ۱۸۱۵ء تک صلح کی طویل گفتگو ہوتی رہی مگر صلح نہ ہوئی اور ستمبر ۱۸۱۶ء میں ابراہیم پاشا بن محمد علی نے مصری فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لی اور ۱۸ مہینے کی خوفناک خونی جنگوں کے بعد درعیہ کے دروازوں تک پہنچ گیا۔ دارالسلطنت کا محاصرہ اپریل ۱۸۱۸ء سے ستمبر تک قائم رہا لیکن ۹ ستمبر کو شہر فتح ہو گیا اور سلطان عبداللہ نے تین دن تک قصر الدرعیہ میں محصور رہ کر ہتھیار ڈال دیئے ابراہیم پاشا نے عبداللہ اور محمد بن عبدالوہاب کے خاندانوں کو قاہرہ بھیج دیا۔ محمد علی نے قاہرہ سے سلطان عبداللہ اور اس کے رفقا کو قسطنطنیہ روانہ کر دیا۔ جہاں ۱۷ دسمبر ۱۸۱۸ء کو ان کو قتل کر دیا گیا۔

(۵) **مشاری بن سعود** ۔ ۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۹ء سے ۱۲۳۵ھ / ۱۸۲۰ء تک۔ طوسون پاشا نے ۱۸۱۹ء میں نجد چھوڑا تو عبداللہ مقتول کے بھائی مشاری نے درعیہ میں پھر حکومت قائم کر لی۔ محمد علی نے اس کے استیصال کے لئے حسین بیگ کو روانہ کیا جس نے اسے

گرفتار کرکے قاہرہ روانہ کر دیا۔ لیکن وہ راستہ ہی میں مر گیا۔

(۶) ترکی بن عبداللہ بن سعود۔ ۱۲۳۵ھ ۱۸۲۰ء سے ۱۲۴۹ھ ۱۸۳۴ء تک ترکی مصری حملوں کے وقت سدیر بھاگ گیا تھا۔ مشاری بن سعود کے بعد اس نے اپنے کو ریاض میں خود مختار بنانے کی کوشش کی لیکن مصریوں نے شکست دیکر نکال دیا۔ ۱۲۳۷ھ ۱۸۲۲ء میں اس نے ریاض کی کمزور مصری دستہ پر اچانک حملہ کر دیا اور حجاز کے والیوں سے لڑنے کے بعد وہ محمد علی کو سالانہ رقم دینے پر راضی ہو گیا۔ ۱۸۳۰ء میں اس نے علاقہ الحسا کو جس پر ۱۸۱۳ء سے ترک قابض تھے فتح کر لیا اور بحرین پر بھی تسلط جما لیا۔ اسی سے وہابیوں کا دارالحکومت درعیہ کی جگہ ریاض قرار پایا۔ لیکن ۱۲۴۹ھ ۱۸۳۴ء میں مشاری بن عبدالرحمٰن بن حسن بن مشاری بن سعود نے ترکی کو قتل کر کے خود تخت پر قبضہ کر لیا۔

(۷) مشاری بن عبدالرحمٰن ۱۲۴۹ھ ۱۸۳۴ء صرف چالیس روز حکومت کرنے پایا تھا کہ فیصل بن ترکی بن عبداللہ نے اسے بمقام ہفوف قتل کر کے سلطنت پر قبضہ کر لیا۔

(۸) فیصل بن ترکی بار اول ۱۲۴۹ھ ۱۸۳۴ء سے دسمبر ۱۲۵۴ھ ۱۸۳۸ء تک ۱۸۳۷ء میں فرمانروائے سوم سعود کے بیٹے خالد نے مصری فوج کی مدد سے بغاوت کی اور فیصل کو ریاض پر شکست دی اور مصری فوج کے سپہ سالار خورشید پاشا نے بھی فیصل کو ۲۵ رمضان ۱۲۵۴ھ (۱۰ دسمبر ۱۸۳۸ء) کو دلم پر شکست دی اور قید کر کے مصر بھیجا جہاں وہ قید کر دیا گیا اور بعد میں ۱۸۴۳ء میں رہا کر دیا گیا۔

(۹) خالد بن سعود ۱۲۵۵ھ ۱۸۳۹ء سے ۱۲۵۷ھ ۱۸۴۱ء تک ۱۸۴۰ء میں مصری فوج کی واپسی کے بعد عبداللہ بن ثنیان بن ابراہیم بن ثنیان بن سعود نے دسمبر ۱۸۴۱ء ۱۲۵۷ھ میں اسے ریاض سے نکال دیا اس نے جدہ میں جا کر سکونت اختیار کی اور وہیں ۱۸۶۱ء میں سپرد خاک ہوا۔

(۱۰) عبداللہ بن ثنیان ۱۲۵۷ھ ۱۸۴۱ء سے ۱۲۵۹ھ ۱۸۴۳ء تک بمشکل سال بھر حکومت کر سکا تھا کہ فرمانروائے ہشتم فیصل بن ترکی نے جو ۱۸۴۳ء میں رہا ہو چکا تھا ریاض فتح کر کے اسے قید کر لیا اور وہ قید ہی میں مر گیا۔

(۱۱) فیصل بن ترکی بار دوم ابتدا ۱۲۵۹ھ ۱۸۴۳ء سے دسمبر ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء تک۔ یہ مدبرانہ عاقلانہ اور مصلحانہ کوششوں سے نجد میں حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوا اسی کے عہد میں جبل شمر کے قبیلہ ابن رشید نے جو اس کا دوست تھا بنا ڈالی شروع کی ۲۱ رجب ۱۲۸۲ھ مطابق دسمبر ۱۸۶۵ء کو ریاض میں مر گیا۔ ۱۸۶۲ء میں انگریزی سیاح پالگریو اور ۱۸۶۵ء میں سر لوئس پیلی اس سے ملاقی ہوئے تھے۔

(۱۲) عبداللہ بن فیصل بن ترکی بار اول دسمبر ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء سے ابتدا ۱۲۸۸ھ ۱۸۷۱ء تک ۱۲۸۸ھ میں اس کے بھائی سعود بن فیصل نے تخت سے اتار کر خود قبضہ کر لیا اور عبداللہ جلا وطن ہو گیا۔

(۱۳) سعود بن فیصل بن ترکی ۱۲۸۸ھ ۱۸۷۱ء سے ۱۲۹۱ھ ۱۸۷۴ء تک۔ اس کے ابتدائی عہد حکومت میں جلا وطن عبداللہ کی درخواست پر ترکوں نے الحسا اور قطیف پر قبضہ کر لیا اور باوجود سعود کی مسلسل کوششوں کے ترک ہی کے قبضہ میں رہے یہانتک کہ سعود نے انتقال کیا۔

(۱۴) عبداللہ بن فیصل بن ترکی بار دوم ۱۲۹۱ھ ۱۸۷۴ء سے ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۴ء تک سعود کی وفات کے بعد اس نے پھر تخت حاصل کر لیا اور اپنے بھائی محمد اور سعود کے بیٹوں کی مخالفت کے باوجود قابض رہا ۱۸۸۴ء میں اس کو محمد بن رشید والی حائل کی جنگ میں شرکت کرنی پڑی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سعود کے بیٹوں نے آخر ۱۸۸۴ء میں جلا وطن کر دیا۔

(۱۵) محمد بن سعود بن فیصل ۱۸۸۵ء۔ اس کا عہد حکومت بہت ہی مختصر اور غیر اہم ہے اس کے بعد اس کا چچا عبدالرحمن بن فیصل تخت پر بیٹھا۔

(۱۶) عبدالرحمن بن فیصل ۱۸۸۶ء اس کو محمد ابن رشید والی حائل نے تخت سے اتار دیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن فیصل بن ترکی کو نجد کی حکومت دیدی۔

(۱۷) عبداللہ بن فیصل سہ بارہ ۱۸۸۷ء سے ۱۸۸۹ء تک۔ ۱۸۸۹ء میں مر گیا اور باوجود عبدالرحمن کے حصول تخت و تاج کی سعی کے ریاض حائل کا محکوم ہی رہا۔ ۱۸۹۱ء میں محمد بن رشید والی حائل نے ریاض فتح کر لیا اور وہاں کا تخت فیصل کے تیسرے بیٹے محمد کو دیا۔

(۱۸) محمد بن فیصل۔ محمد بن فیصل کی وفات کے بعد جس کی صحیح تاریخ معلوم نہیں۔ ریاض پر محمد ابن رشید والی حائل کے عمال حکومت کرتے رہے۔

(۱۹) عبدالعزیز السعود بن عبدالرحمن بن فیصل۔ عبدالعزیز نے کویت کے شیخ مبارک کی مدد سے جس کے پاس اس کے باپ نے بھی پناہ لی تھی مارچ ۱۹۰۲ء میں ریاض پر قبضہ کر لیا اور ابن رشید کے حملوں کو کامیابی سے روکتا رہا۔ ابن رشید نے ترکوں کی مدد بھی حاصل کی لیکن چونکہ خود حائل میں بداننی پھیل گئی تھی اس لئے کچھ نہ ہو سکا اور سلطان عبدالعزیز نے باشندوں کی مدد سے ایک مرتبہ پھر ریاض کی خود مختار حکومت قائم کر لی۔ ۱۹۱۳ء میں الحسا اور اس کا مشہور شہر حفوف ترکوں سے فتح کر لیا۔ اور الحسا کو سلطنت نجد میں شامل کر لیا۔ اور ۱۹۲۳ء میں عبدالعزیز السعود نے عبداللہ بن متعب الرشید امیر جبل شمر حائل کو اپنا ماتحت بنا لیا۔ ۱۹۲۴ء کے آخر میں عبدالعزیز نے طائف اور مکہ شریف حسین کو بھگا کر فتح کر لیا۔ یمن اور مدینہ سے مبارکباد کے وفد آئے اور اہل مدینہ نے مدینہ پر قبضہ کر لینے کی درخواست کی۔ عبدالعزیز نے دسمبر ۱۹۲۵ء میں مدینہ بھی فتح کر لیا۔ ۱۹۲۴ء سے شریف حسین تخت حجاز اپنے بیٹے علی کو حوالہ کر کے عراق میں فیصل کے پاس چلا گیا اور بعد فتح مکہ علی نے اپنی سکونت و حکومت جدہ میں قایم کی۔ دسمبر ۱۹۲۵ء میں ابن سعود نے جدہ بھی فتح کر لیا اور اور علی بغداد اپنے بھائی فیصل کے پاس چلا گیا ۞ ۞ ۞

تمت

ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

مختصر فہرست مضامین تاریخ اسلام جلد اول

بغیر اُستاد کی مدد کے انگریزی سکھانیوالی بے نظیر کتابیں

(۱) **اتالیق انگریزی** - جلد اوّل یعنی مخزن الفوائد ۱۲۰ صفحے قیمت عہ اسمیں (۱) اُردو نام و عبارت کو انگریزی میں لکھنے (۲) اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے (۳) انگریزی چٹھی لکھنے (۴) صحیح کرنے (۵) تلفظ کے قاعدے (۶) انگریزی اور اردو بول چال کے کئی سو فقرے (۷) ایکہزار کے قریب اُردو فقرے واسطے انکے سوا اور بتیس حکایتیں انگریزی میں ترجمہ کرنے کیلئے درج ہیں اس کتاب کے پڑھنے سے ایسا مبتدی بھی جو انگریزی کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہے بغیر اُستاد کی مدد کے قلیل عرصہ میں بہت خاصی استعداد حاصل کر سکتا ہے (۲) **اتالیق انگریزی** جلد دوم یعنی مخزن المحاورات والالفاظ ۱۲۰۰ صفحے قیمت مجلد عہ اسمیں (۱) ایکہزار دو سو انگریزی محاورے اور ۵۰۰ ضرب الامثال مع ترجمہ اُردو (۲) ۱۰۰۰ لفظ و محاورہ مع ترجمہ انگریزی بترتیب حروف تہجی اور ۳-۴ ہزار کے قریب ایسے ناموں اور چیزوں کی انگریزی جن سے کام پڑتا رہتا ہے - درج ہیں ؛

(۳) **ہادی الترکیب** اتالیق جلد سوم ۱۲۵ صفحے قیمت ۸ر (۱) اسمیں ڈکٹیشن لکھنے (۲) انگریزی پڑھے لفظوں کے صحیح ہجے کرنے اور (۳) صحیح تلفظ اور (۴) پارسنگ کرنے کے قاعدے نہایت عمدہ مثالیں اور نمونے دیکر سمجھائے ہیں (۴) **اتالیق جلد چہارم** - انگریزی بولنا قیمت ۸ر ۳ ہزار بول چال کے فقرے مع ترجمہ اور مخزن الفوائد کی اُردو جملوں کا ترجمہ - (۵) **اُردو سے انگریزی ڈکشنری** یعنی اتالیق جلد پنجم ۱۵۰ صفحے قیمت ۸ر اسمیں ۷ ہزار ۵ سو ایسے اُردو لفظ جو اکثر تحریر و تقریر میں آتے ہیں بترتیب حروف تہجی اُردو خط میں لکھے ہیں اور ان کے آگے انکی انگریزی انگریزی خط میں ہے (۲) ۴ سو انگریزی لغت جو اُردو میں مستعمل ہیں جنکی اصل سے واقفیت ضروری ہے (۳) کئی سو ایسے مخففات انگریزی جو عموماً تحریر میں آتے ہیں درج ہیں (۶) **کامل القواعد** یعنی اتالیق جلد ششم طبع جدید نو ترمیم ۲۳۲ صفحے قیمت ۱۰ر اسمیں صرف و نحو کے تمام کمال قاعدے جو ترجمہ اور انشا پردازی سے متعلق ہیں نہایت ہی خوبی اور وضاحت سے درج ہیں ۶۷ اعلیٰ درجہ کی مستند انگریزی گرامروں کا لب لباب ہے (۷) **خلاصۃ القواعد** یعنی اتالیق جلد ۳۰۹ صفحے نو ترمیم قیمت ۵ر اسمیں مبتدی کو پارسنگ کرنا اور اُردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنا بخوبی سمجھایا ہے (۸) **نیو مینول گرامر** کا اردو ترجمہ ۱۹۰۳ء کی نو ترمیم کا یعنی اتالیق جلد ہشتم (پہلا جزو) قیمت ۵ر اسمیں تمام آرتھاگرفی اور ایٹی مولوجی وغیرہ کا ترجمہ ہے نیو مینول گرامر کا اُردو ترجمہ (دوسرا جزو) قیمت ۷ر اسمیں تمام سنٹیکس کے قاعدے لوٹوں مثالوں اور پاس اور کرکٹ کے فقروں کا ترجمہ ہے اور تمام کرکٹ کے فقروں کو کرکٹ یعنی صحیح کر کے بھی لکھا ہے (تیسرا جزو) انالسس سے آخر کتاب تک قیمت ۵ر (۹) **انگریزی اُردو خط و کتابت** یعنی اتالیق انگریزی جلد نہم - ہر قسم کی چٹھیاں - عرضیاں - درخواستیں - نوٹس اور ہر قسم کی تحریروں کے کامل قاعدے اور نمونے مع ترجمہ اُردو قیمت ۴ر (۱۰) **ضمیمہ مخزن الفوائد** یعنی اتالیق جلد دہم ۱۲۵ صفحے قیمت ۸ر اسمیں اتالیق جلد اول یعنی مخزن الفوائد سے علاوہ ۳۰ اعلیٰ قاعدے سمجھا کر ترجمہ کیواسطے ایکہزار فقرے اور بہت سی عبارتیں دی ہیں طبع جدید میں علاوہ ترمیم کے انشا پردازی اور جواب مضمون وغیرہ سے متعلق بہت قواعد زیادہ کئے گئے ہیں اور کئی سو مترادف لفظوں یعنی ہم معنی الفاظ کا فرق سمجھایا گیا ہے (۱۱) **اتالیق جلد یازدہم** مخزن الحکایات یعنی ۲۰۰ انگریزی کہانیاں مع اُردو معنی و تلفظ قیمت ۵ر (۱۲) **اتالیق جلد دوازدہم** یعنی ضمیمہ مخزن المحاورات قیمت ۸ر (۱) ایکہزار چھ سو دو سو ایسے انگریزی محاورے اور بامحاورہ فقرے مع ترجمہ اُردو جو اتالیق انگریزی جلد دوم میں موجود نہیں درج کئے گئے ہیں (۲) ۷ سو ۸۹ ایسے نوٹس اینڈ کمنٹس اور ورڈس وغیرہ الفاظ کے استعمال کے متعلق ترجمے لکھے گئے ہیں جنکے ساتھ خاص پریپوزیشن استعمال ہوتے ہیں اور جنکے ساتھ مخصوص پریپوزیشن کے سوا کسی اور پریپوزیشن کا استعمال غلط ہوتا ہے (۱۳) **انگریزی خوشنویسی** یعنی اتالیق حصہ سیزدہم جسمیں انگریزی لکھنے اور خوشنویسی کے تمام قاعدے مع نمونوں اور تصویروں کے درج ہیں قیمت ۱ر (۱۴) **تاریخ اسلام اُردو جلد دوم** قیمت عہ اسمیں ملک عرب کا مفصل جغرافیہ عرب کے زمانہ جاہلیت کی مفصل تاریخ لکھنے کے بعد رسول اللہ کی پوری سوانحعمری زمان پیدائش سے وقت وفات تک لکھی گئی ہے بعثت - ہجرت - جنگ بدر - جنگ احد - جنگ خندق - جنگ خیبر - فتح مکہ معظمہ - جنگ حنین - حجۃ الوداع - تجہیز جیش اسامہ - ایام مرض - پیشنگوئی حضرت ابوبکرؓ - تجہیز و تکفین حضرت رسولؐ اور قضیہ فدک کے حالات کمال تحقیق و تفصیل سے لکھے گئے ہیں (۱۵) **تاریخ اسلام جلد سوم** قیمت عہ اسمیں خلفائے اربعہ یعنی حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی علیہ السلام کی پوری پوری سوانحعمریاں کمال تحقیق کیساتھ لکھی گئی ہیں واقعات سقیفہ معاملات خلافت فتوحات مصر و شام و ایران اور جنگ جمل و صفین و نہروان کے تفصیلی حالات نہایت تحقیق کیساتھ درج کئے گئے ہیں جلد چہارم ابھی تیار نہیں ہوئی (۱۶) **ضمیمہ تاریخ اسلام جلد اوّل** قیمت ۱۲ر اس میں ۳ ہزار سے زیادہ مشاہیر اسلام صحابہ تابعین علماء فقہا محدثین مفسرین مؤرخین - ادبا و شعراء حکماء - اطباء اور ہر علم و فن کے کاملین کے حالات اور انکی تصنیفات مع سنہ وفات لکھی گئی ہیں ؛

آئینہ تاریخ ہند - یہ تاریخ ہند کا پورا خلاصہ بڑے کاغذ پر چھپا ہوا ہے کہ دیوار پر بطور نقشہ لٹکایا جاسکتا ہے قیمت ایک آنہ -

تنبیہ - درخواست کنندہ کو اپنا نام اور پتہ اور ڈاکخانہ کا نام بہت صاف لکھنا چاہئے اور صورت جواب مانگنے کی جوابی پوسٹکارڈ بھیجنا چاہئے کتابیں صرف نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہونگی

المشتہر - ذاکر حسین جعفری مالک دفتر اتالیق انگریزی - کلاں محل دہلی

Date	No.	Date	No.